

وَيُحَذِّرُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ

وَيُحَذِّرُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ

يُحَذِّرُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ

وَيُحَذِّرُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ

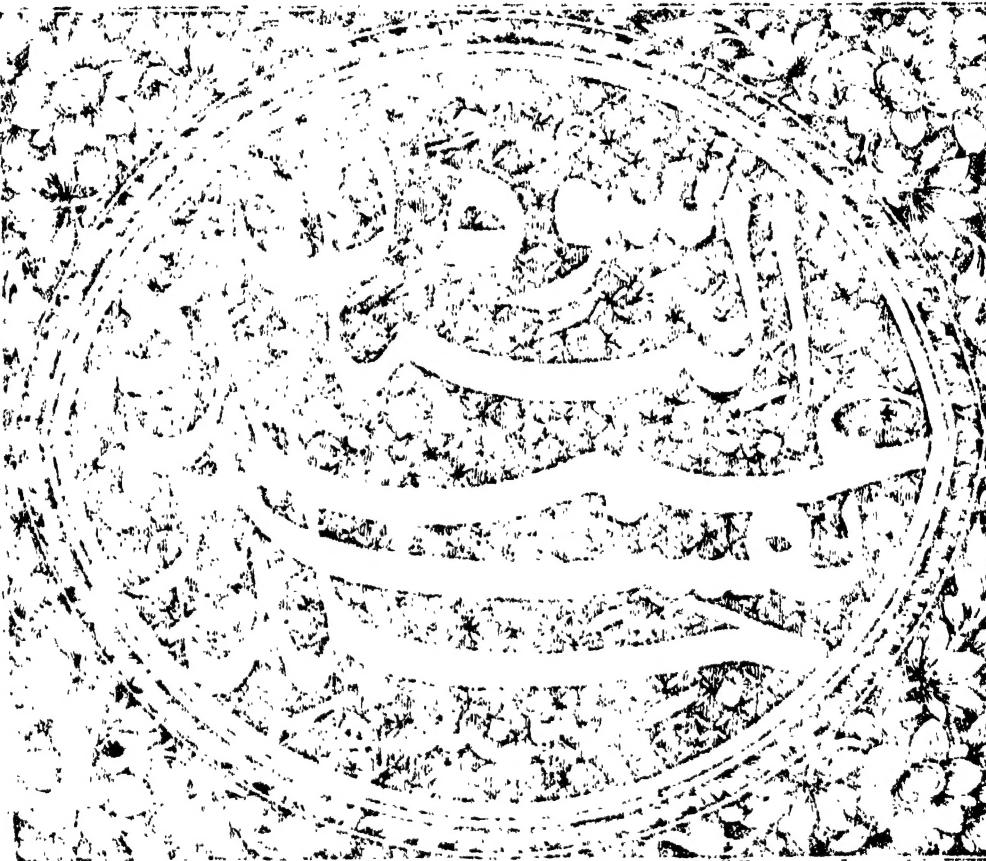
وَيُحَذِّرُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْوِهِمْ هُمْ عَصَابُونَ ۚ

عبد الله بن عباس  
 بن مسعود  
 بن مسعود  
 ١٥ ٢٤



وَلَا تَأْتُوا بَدْعًا كَإِذَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ

بَدْعٌ مَخْلُوعٌ



بَدْعٌ مَخْلُوعٌ

بَدْعٌ مَخْلُوعٌ













٤

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय



محسن کہ شہر ہرگز میں پس تین سال ہر دین میں اس کی شہر کی جہت سوچا اور ابو بکر نے اس شہر کی خبر کی تو حضرت فرمایا کہ ابو بکر خطا کی گئی  
 ہو کہ بقیع میں سو نو تک ہوتے ہیں پھر اور مال عدت میں یہ کہ ابو بکر نے جا کر نو برس تک غرق ہو کر اور سوانہ کی شہر کی اور یہ موت شہر کی نیکی  
 حرام ہو گئی پہلے مقرر ہوئی تھی اور بعد کو حرام ہو گئی اب یہی شہر جائز نہیں اور ابو بکر نے مکہ سے باہر جانا چاہا تو ابی بن خلف نے کہا کہ بدین ضابطہ میر  
 جھکنا نہیں چاہئے ویتا بیٹا نکاح بعد شہر خاص لاہور کا ہوا اور حضرت ابی بن خلف نے کہا کہ مکہ سے دو سٹہنگ لحد سے جا تو بعد شہر سے نکلو پڑ لیا اور کہا کہ بدین  
 خاص میں جو جھک بھی مکہ سے باہر نہیں جانے دیتا ابی نے بھی اپنا خاص میں یا اور اس کی لڑائی میں جا کر مسلمانوں کے لڑا اور وہاں سے زخمی ہو کر مکہ میں آیا اور گویا  
 ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی جہت فتح پائی شکرین پر تو یہ جہت خبر گئی کہ ردیوں کے فارسیوں نے فتح پائی یہ خبر سکر مسلمان بہت  
 خوش ہوئے اور ابو بکر نے ابی بن خلف کو ان لوگوں کے پاس جا کر مال شہر کا وصول کیا اور جناب سونہ کی خدمت میں لاکر حاضر کیا حضرت فرمایا کہ سکو تصدیق  
 کرو اور تواریخ کی کتابوں میں فارسیوں کے روایات اور پھر روسیوں کے فارسیوں کے خالک ان تفصیل لکھا جس کو یہ تصدیق کی غبت ہو وہ تواریخ کی کتابوں کا  
 مطالعہ کرو اور حضرت امام محمد باقر سے ایک ایسی طرح ہے کہ جہت جناب سونہ صلعم نے طرفینہ کی ہجرت کی اور سلام کو طحا کیا تو قیصر روم کو ایانہ  
 لکھا اور مضمون اسکا ہدایت اور طلب فہام کی تھی اور اپنی ایچی کے ہاتھ وہ ناسیہ روم کے پاس لے گیا اور یہی ایک ناسیہ فارسی کے بادشاہ کے پاس  
 بھیجا بادشاہ روم تو حضرت نام کی بہت عظیم و تکریم کی اور حضرت کے قاصد بہت مہربانی خرچ کی اور بادشاہ فارس حضرت کے نامہ کو خفیف سمجھا کر  
 اور اس نامہ میں بادشاہ روم بادشاہ فارس کا جنگ کرتا تھا اور سلطان خج اش اس کی کہتے تھے کہ بادشاہ روم کا بادشاہ فارس پر فتح پائی جس وقت بادشاہ  
 فارس کا بادشاہ روم پر غالب ہو تو سلطان کو بہت ناخوش معلوم ہوا اور بخیرہ ہو کر شہر سے نکلی تو اس کی تالی کو طویات نازل کی کہ اتم غلبہ روم فی ابدی الارض  
 وہم من یغلبہم ینغلبہم **اللہ الامر** خاص اس طرح ہے حکم من قبل پہلے غلبہ فارس کے سر روم ہو من بعد اور مجھے غالب رہنے کے  
 سو فارس یعنی ہر وقت حکم نکالے اور سب کام انکی قبضہ قدرت میں ہیں پس غالب ہونا اور مغلوب ہونا اولیٰ و آخریٰ ہے  
 کہ وہ حکم پہلے ہی ہے کہ حکم کرے اور بعد کے حکم کرے **و کو مین** اور اس میں ذی یعنی جس میں نہ کہ رومی سے  
 خوشی جو یونین بتصر اللہ ساتھ دیکھنے کے اہل کتاب اس قوم پر جو کہ کتاب نہیں لکھی ہیں ی نصر صرت کرتا یہ خاص کیشا کہ جسک  
 چاہتا ہو **والعزیز** اور وہ غالب مطلق ہے **السنجدہ** مہربان **عذ اللہ** وعدہ کرنا خدا کا وعدہ کرنا غلبہ روم کا فارس پر اور وعدہ قدرت  
 سونیر کہ **لا یخلف اللہ وعدہ** کا نہیں خلاف کرتا یہ خدا وعدہ اپنے کو **لکن الذل الناس** اور لیکن اکثر آدمی **لا تعلمون** نہیں  
 جانتے ہیں وعدہ کو اور وعدہ کی صحت کو سب حیالت اور نال کرتے **یعلمون** ظاہر جانتے ہیں ہر کو میں **الحیوة** اللہ کی زندگی دینی  
 مال اور متاع اور عباد اور دولت اور بہا تجارت وغیرہ فائدہ دل اور منافع کو جانتے ہیں جو کچھ دنیا کا ضرر ہے انکو جانتے ہیں **و انکم عن الآخرة** اور  
 آخرت کے نہایت قصوری **انکم عافون** وہ غافل ہیں نہایت خیر ہیں اس میں ہمیشہ دنیا کے آباد کر نہیں اور آخرت کے خواب کے نہیں سمجھتے ہیں  
 اور بعضی علماء کہتے ہیں کہ بخدا سگنہ کامل ہونا اور دنیا میں اس نیت کو بچھا کہ درم کو اپنی ناخن سے پلٹ کر اسکو وزن خبر دیتے ہیں طرح سے کہ وہ اور نماز کو ہرگز  
 نہیں جانتے ہیں کہ کس طرح ادا کرنی چاہئے اور کیونکر صحیح ہوتی ہے اور کس کے کرے جانی رہتی ہے اور حضرت صادق سے تفسیر **یظنون** ظاہر کی دریافت کی گئی تو فرمایا کہ  
 علم بجز اور بخیر کہ دل کو تدبیر ہو رہی ہے وہ بھی ایسی ہے اور فرمایا کہ **اولکم یتفکروا** کیا نہیں فکر کرتے ہیں اس وجہ سے ہیں **فی انفسہم** بیچ انفس  
 اپنی کے کہ وہ حسب ذہن کے زیادہ نزدیک و قریب لگتے ہیں تاکہ ثابت ہو انکو قدرت انکی پیدا کریم کی انکو پھرنے پر کسی انکو پھرنے پر قدرت تھی ابی ہی  
 دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قدرت **اللہ السّموت والارض** نہیں پیدا کیا خدا آسمانوں اور زمین کو وہاں تک تھا اور پھر کو کہ  
 و ربان ان دنو آسمان و زمین کے ہی **الابلیحی** مگر ساتھ حق و طو غرض صحیح کے کہ انکو دلیل لاتے ہیں انکی توحید اور قدرت کا طرہ پر او عین اور بخاندہ انکو  
 نہیں پیدا کیا بلکہ پیدا کیا ہی انکو ایک فائدہ کیلئے **واجل مسمی** اور ایک نام رکھی گئی اور مقرر کر دیا کہ جب مذکّر جاتا ہو پھر وہ مسمیٰ بانی بنی ہو



اور وہ روز قیامت کے جس وقت کئی تہی ہوگی اور وہ باقی رہے گا۔ **وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ** اور تحقیق کہ بہت آدمی نہیں بقاء دہم ساء  
 ہنچے جزا پر وہوگا اپنے کے قیامت کے ہوسے لکافرون۔ لہذا کہ کفر کیا ہے اور نہ کار کرنا ہے اور نہ ایمان کا یہ جو کہ دنیا ہمیشہ اور آخرت ہمیں اولیٰ  
**سِرُّهُ فِي الْأَرْضِ** کیا نہیں سیر کرتے ہیں وہی زمین کے وقت تجارت کے طرف میں رشام وغیرہ جس جگہ کہ غا اور ثمود اور سوا انکو عذاب ملے گا ہو ہیں  
**فَنَظَرُوا كَيْفَ كَانَ** پس دیکھیں کہ کیونکر ہوا **حَاقِبَةُ الَّذِينَ** انجام ان لوگوں کا کہ تھو وہ **مِّن قَبْلِهِمْ** پہلے انہوں کے کا نوا تھے وہ  
**أَنشَأَ مِنْهُمْ** زیادہ سخت مکہ والوں سے قوت میں یہ نیز واقع ہوا یعنی بڑی زبردست آدمی تھے باعتبار طاقت و آثار والارض  
 اور کھنڈ اور اٹ پٹ کیا اور جو انہوں کے زمین میں وسطیٰ زرعیت اور دخت بونے کے اور حبشیہ جاری تھے **وَعَمَرُوهَا** اور آباد کیا انہوں کے انکو عمارتیں بنا کر  
**الْأَعْمَارُ** وہاں ان کے کتبہ کے آباد کیا ان کے مکہ والوں کے انکو مکہ والے اپنی میں میں تھو ہیں وہاں نہ آب شریح اور نہ زراعت اور باوجود  
 انکو کھجور اور سرکشی تھو ہیں **وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ** اور ان کے پاس پہنچے بالبنات ساتھ لیلوں و شبن کے اور عجول خلکے اور وہ لوگ  
 ایمان لائے ہوئے خدا کے تھے پھر ہلاک کیا **كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ** پس تھا خدا کہ ظلم کرے انہیں بدوں جرم کے اور بدوں سنجہ پیوستہ لیکن انہوں  
 کفر کیا اور پیوستہ کھنڈا یا سوا عذاب میں گناہ ہوئے **وَلَكِن كَانُوا** اور لیکن تھے وہ **لَا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ** جانوں اپنی پر ظلم کرتے تھے بسبب اختیار کرنے  
 ان کے **كَانَ حَاقِبَةُ الَّذِينَ** آسماؤا پھر ہوگا انجام ان لوگوں کا کہ بڑا کیا انہوں کے کفر کو اختیار کیا انہوں کے **السُّوءِ** برائی کے وہ عذاب ہو یا  
 اور آخرت کا اور اہل کوفہ نے غارت کو منصوب پڑھا ہے یعنی جنہوں نے برائی کی یہی انجام انکا برائی کے وہ عذاب نیا اور آخرت کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سنی نام فوج کا  
 جسے حسی باطنی نام بہشت کا یعنی انجام انکا فوج کا ہو ہلاک ہو وہ **أَن كَذَّبُوا** سو انکو کھنڈا یا انہوں کے اور تکذیب کی **بِآيَاتِ اللَّهِ** ساتھ ایسے  
 عطا کے قرآن کا عطا کیا اور ان کے نصیحت پکری **وَكَانُوا هُمَا** اور ہیں وہ ساتھ ان آیتوں کے **يَسْتَهْزِئُونَ** ہنسی کے کہ انکو خدا کی طرف جانتے نہیں  
**اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ** خدا پیدا کرتا ہے خلقت کو لفظ سے **تَرْتَعِيلُهُ** پھر عاودہ کر گیا انکا کہ بعد ان کے انکو پھر زندہ کر گا **لَقَدْ أَلْبَسَهُ** پھر ان کے  
 وسطیٰ جملے اعمال کے **تَرْجَعُونَ** پھر گئے تم اور ابوبکر نے یہ جوں پڑھا ہے غائب کا معنی یعنی طرف کی پھر گئے **وَلَوْ تَقَوُّمُ السَّاعَةِ** اور بدوں  
 قائم ہو قیامت میں **يُجْرِمُونَ** نامید اور خاموش اور حیران ہوں گھٹا کہ کوئی محبت اور تکرار انکو باقی نہ رہی **وَلَوْ يَكُنْ هُم مِّنْ**  
**شَرِّكَائِهِمْ** اور نہ وہیں اسے انکو شریک ہو کہ جنکو خدا کا شریک کہتے تھے **شَفَعَاءُ** سفارش کرنا کہ انکو عذاب سے خلاصی لوں گھٹا کہ کہتے تھے کہ ہمارے  
 معبود قیامت میں ہمارے سفارش کریں گے خدا تعالیٰ فرماتے ہیں **وَرَوْاهُ** سفارش کر سکیں گے **وَكَانُوا** اور جو تھے ہیں **وَمَدَّ** پھر **بِشَرِّكَائِهِمْ** ساء  
 شریکوں کے **وَيَوْمَ** کفر کرنا اور بڑا کرنا کہ جس وقت انہیں ناہید ہوں **وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ** اور جس دن قائم ہوگی قیامت **يَوْمَئِذٍ**  
**أَن يَتَفَرَّقُونَ** متفرق ہونگے اور آپس میں جدا ہونگے آدمی کہ بعضے تو بہشت کو سدھارنا اور بعضے فوج کو روانہ ہونگے **فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا**  
 پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہوئے **وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** اور عمل کی ہیں انہوں کے **أَجْرُهُمْ فِي رَوْضَةٍ** بہت باندوں جیسے ہوئے بیویوں کے  
**يَتَجَرَّوْنَ** شاد اداں اور خوش کسی جائینگے طرح سے کہ انتر فوج اور شریک انکو چروکے نمایاں ہوگا سو انکو گرامی کو جائینگے بکر بہت خدا اور نعمتوں  
 لذت پائینگے اور تلخ انکو سیر ہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے سور سننا رک ہے کہ انکو سننے سے بہشت میں لذت پائینگے اور کہتے ہیں کہ ایک ابلیس نے  
 رسول خدا کو چھو کہ بہشت میں آگ بھی ہے فرمایا ہاں بہشت میں ایک شہر کہ انکو کنارہ پر بارہ حوریں تھیں ہر ایک کے گوری گوسے بدن میں ان بڑی بڑی انھیں ہیں  
 حوریں پائیں ہیں ان کو کہ بھی شہر ان کے نہ سنی ہوگی اور یہ بہشت کی نعمتوں سے بہتر نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ وہ حوریں خدا تعالیٰ کی تسبیح کرنا کی سلی آواز  
 خوش ہوگی اور کہتے ہیں ایک شخص رسول خدا سے پوچھا کہ یا رسول خدا بہشت میں از خوش ہے کہ مجھے راک سنی کا بہت خوش ہے فرمایا کہ ہاں بہشت میں ایک  
 دخت کہ جسو خدا تعالیٰ انکو وحی کرے کہ سیر کندوں راک سناجن کوں کہ دنیا میں راک سیر نہ کیا ہے وہ دخت از خوش ہے حق تعالیٰ کی تسبیح کرے اور از  
 کہ خلافت کے کہی اپنی سنی ہو اور سوا اسکو بہت دیتا ہے ہمدرد میں ہیں **أَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا** اور لیکن جن کوں کہ کفر کیا ہے **وَكَذَّبُوا** یا آیتنا اور







وَلَهُ الْمَثَلُ اَوْرَاطُوں خُدا کے وصف عجب الشان ہو مثل قدرت کا ملک کے اور ایک ہوا ذات کے اور بزرگ ہوا صفات کا انکو غیر کوئی نہیں کہلا  
برتر ہو اپنے غیر کو کہ برابر انکو کوئی نہیں جو سکنا تو حضرت صبا وق علیہ السلام فرمایا ہو کہ وَلِلَّهِ الْمُلْكُ الْعَلِيِّ یعنی وہ شخص ہے کہ نہیں مشابہ ہو انکو کوئی چیز  
اور نہ وصف کیا جاتا ہو اور نہ وہم میں لایا جاتا ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام فرمایا ہو کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے حضرت علیؑ کو کہ لے علیؑ تو مثل اعلیٰ ہو  
غرض یہ کہ خدایتجا موصوف ہے ان مشابہ بزرگ کے سائر فی السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے کہ جو کوئی آسمانوں میں اور زمین  
میں انکو ان صفوں کا دکرے ہر ہوا الْعَزِيزُ اور وہ غالب ہے سب چیزوں پر کہ انکی قدرت کے متعلق ہے اور ان سب کے قدرت  
اول پیدا کرنیکی اور دوبارہ زندہ کرنیکی بھی ہوا الْحَكِيمُ وہ حکمت والا ہو کہ موافق مصلو کے کرتا ہو ضرب لکھ بان کی ہوا ضابط  
تھا مَثَلًا مِّنْ نَّفْسِكَ مثال کملی گئی ہوا حوال نفسوں تمھاری ہوا وہ کہ ہَلْ تَكْفُرُ بِمَا مَلَكَتْ  
آيَاتُنَا کہ انیس کہ مالک ہو ہی تمھارے کہ وہ لونڈی اور غلام تمھارے ہیں کیا وہ دلو تمھارے میں شریکاء شریکوں نہیں ہوا آیتوں تمھارے  
بیچ انجیر کے کہ روزی ہی ہوا جس نے تمکو یعنی تمھارے لونڈی اور غلام کیا تمھارے شریکوں سے ہیں اس معنی میں ہوا کہ قَاتِلُوا نَفْسًا مِّنْ غُلَامٍ  
تمھاری فی سَوَاءٍ بیچ اُن روزی تمھاری برابر ہو کہ جطرح ہو کہ تم اپنے مالک مال میں تصرف کرتے ہو بطرح وہ بھی اپنا تصرف میں اس  
تمھاری روزی میں بلکہ تم ہرگز نہ چاہو کہ وہ تمھارے مالک میں تمھاری تصرف کریں وہ لونڈی اور غلام ہی ہیں تَحَا قَوْمًا مِّنْ دُونِهِمْ اُنکو  
وہ اپنا تصرف کے مالک متقل ہو جائیں تَحَفِيتُكَ مَثَلٌ مِّنْ تَمَّ اَزَادُوں كَفَّ نَفْسُكَ نَفْسوں سے کہ وہ نفس تمھاری شریک آزاد ہوں ہند  
تعالیٰ نے آزاد شریکوں نفس نکال فرمایا ہو یعنی تم اپنی ان غلاموں کے شریک ہو جائیں تصرف کہ نیسے اپنی روزی سے جو بھی کہ کوئی آزادوں کے شریک ہو ہو  
دور نا ہو خلاصہ یہ کہ ہوا آزاد ہو رہی ہو اس میں کہ اپنے غلاموں کے مالک مال میں شریک کرو کہ وہ تمھاری اپنا تصرف میں نہ تصرف میں تمھاری برابر  
ہو جائیں اُنکو مالک شریک نیسے تم خوف ہو کہ بعضے آزاد بعضے آزادوں کے شریک نیسے خوف کرتے ہیں جمع وقت کہ تم راضی ہو اپنی غلام اور لونڈی  
کے شریک نیسے تو بہن مگر رضی تے ہو تم میری دیکھ کہ میں بکلا آزاد کا بھی اور غلام کا بھی پروردگار ہے یہ غلاموں اور بندوں کو میرے شریک  
کرتے ہوا اور یہ کیوں کر روا رکھتی ہو کہ جسکو میں پیدا کروں اُنکو تم میرے شریک مقرر کرو کَذٰلِكَ نَفَعُ لَّهِ سَطْحُ مَفْصَلٍ بَیِّنٍ ہر ہر  
وَلِیْلٍ حِیْدٍ اِنَّمَا لِقَوْمٍ لِّعَقْلُوْنَ وَاَطُوں ہر مے کہ عقل کم کام فرماتے ہیں وِعَقْلٌ وَلٰہِی کو فائدہ نہ پہنچتا ہے کہ کچھ سمجھتے ہیں ہر  
جاہل غلام ہیں مگر حقیقت ہے جبر ہر چنانچہ فرماتا ہو کہ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ بَلَّغُوا لِقَوْمٍ اِنَّمَا لِقَوْمٍ لِّعَقْلُوْنَ بَلَّغُوا لِقَوْمٍ اِنَّمَا لِقَوْمٍ لِّعَقْلُوْنَ  
پر شریک کو نہیں کہ اَهْوَاۤءُ نَمَّ خُوشوں ہی کے یعنی بیروی کی ہوا انہوں نے خُوشوں ہی کے لَعْدِ عَلٰیہِمۡ بِدُوْنِ اَمْرِ اَمْر  
اگر دشمن ہو تو خوش ہوئی بیروی کرتے اور اُنکی عقل اس بیروی ہوا انکو مانع ہوتی تَمَنُّ یَحْدِیْ پس کوں کہ راہ دکھلاؤ مَن  
اس شخص کو کہ خود دیکھا خدا اُنکو گمراہی میں لکھو حال پر کہ لطف اپنا اور توفیق اپنی تھو ہوا اُٹھلی ہے یعنی جسکو کہ خدایتجائی اپنی علم سے جاگاہد اور توفیق  
اُنکو فائدہ نہ پہنچا اُنکو عدا اور انکار کی جیت باوجود و کھنجر مچا کہ تو خدا تعالیٰ نے اُنکو لکھا حال پر چھوڑ دیا ہو اور وہ ایسا ہو کہ اُنکو کوئی ہدایت نہیں  
وَمَا لَهُمْ اُوْرَیہیں میں ہوا اُن شریکوں کے مِّنْ نَّاصِرٍ نَصرت اور مدد نہ ہو کہ اُنکو گمراہی نکالیں اس گمراہی کی سزا کہ وہ خدا بناؤ  
آخرت کا ہو نجات لو ہر اہم رستہ جاتا ہو اُنکو صلعم کہ مشرکین ہا بیت کہ نیسے ہدایت نہیں پاتے ہر قَوْمٍ قَوْمٍ وَجْهَكَ لِس قَامِ کر تو منہ ہو کو اور رستہ تو  
لِلَّذِیْنَ وَاَطُوں حق کے یعنی مین اسلام پر قائم رہ کہ حَنِیْفًا میل کرنے والا دین باطل سے طرف مین حق کے ہے اور دوسروں کی طرف ہوا دین  
اسلام شوقہ مت ہو یہ خطا جنت کی طرف اور مرد اُسے جمیع مومنین میں معنی ہندی سیر دین اسلام پر ثابت قدم ہیں و حَنِیْفًا حَال مانع ہوا فِطْرَہ  
اللہ فِطرت یعنی بدیش کے ہے اور یہاں اُسے دین اسلام ہوا اور فطرت مفعول جو ترجع مقدر کا اس صورت میں کہ یہاں کہ پیری تو دین اسلام کی کہ  
سُبْحٰنَ سُبْحٰنَ الْاَلٰہِ عَلٰیہِمَا وہ دین کہ پیدا کیا ہو خدا آدمیوں کو اور یہاں مین یعنی جوڑ کا پیدا ہوا ہو وہ دین اسلام پر

پیدا ہوا لیکن صحبت میں آنے والے دین راہی قوم کے بچا ہی میں اختیار کرتا ہوا اور عالم کے جو لوگوں میں شاہد ہوئے تو یہی علوم ہوا کہ ہر آدمی خود الدین کے  
 دین چاہے اور یہی میں کہ چھانگنا کر کے اختیار کرتا ہوا ہندو ہو خواہ مسلمان خواہ یہودی خواہ نصرانی اور تحقیق کر کے مذہب کو کوئی اختیار نہیں کرتا  
 ہی بلکہ نہایت فیصل آدمی کو بمنزلہ ناکہ ہیں اور جناب سولہ صلہ سے رویت بھی شہرے کما قال لہنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من مکتوب الا مکتوب علی  
 فطرۃ الاسلام ثم ابوا ہونہ وادہ او یخترانہ او یجتانہ کہ ہر ایک کا دین اسلام پر پیدا ہوا ہے لیکن وہ الدین اسکو اگر پہنچے ہیں تو پہنچے ہوئے ہیں اگر نصرانی ہو تو  
 اسکو نصرانی کر دیتے ہیں اگر مجوسی ہیں تو مجوسی کر دیتے ہیں اور حضرت صادق سے سوال کیا گیا کہ اس فطرت کیا مراد فرمایا کہ دین اسلام مراد ہے  
 پیدا کیا خدا کو اس پر جس وقت کھائے برقرار ہے تو جید برقرار کروایا اور حضرت امام باقر سے فرمایا کہ یہ ایک ایک خدا اپنی توحید پر جس وقت اس پر عمل لیا اپنے  
 پروردگار سے جو بیکار ہو رہا ہے اور اگر یہ مرنے والا تو نہ جانتی وہ کہ کون ہے پروردگار اسکا اور راز حق اسکا اور کھتی ہیں اسلام کا نام فطرت ہے جو ہے کہ اگر بندہ خود  
 گمراہ ہو کر اپنے انکار کو حال پر چھوڑ دے اور جس امر پر کہ وہ پیدا ہو اس امر پر انکو بھی دین ہے دین اسلام کو لازم ہے کہ اس میں اس کا ایک جہاں  
 اسکو کھانے کے قتل کے تھے حضرت منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ بیکارہ ہیں کوئی عوض کی کہ یا رسول اللہ یہ شکر میں کی اولاد میں مایا خدا کوئی اسکا نہیں  
 ہے مگر کہ وہ سیدش اسلام پر پیدا ہوا اور ہمیشہ ہی پیدائش پر باقی ہو جائے کہ دوسرا مذہب اسکی بات ظاہر ہوا اور الدین اسکی پہنچی اور نصرانی اسکو  
 کر دیتے ہیں **لَا یُکَلِّدُ خَلْقَ اللّٰہِ** نہیں بدل جانا اور مخلوق اور پیدائش خدا کے یعنی جس میں کہ خدا کو اس بندہ کے پیدا کیا ہے اس میں  
 وہ بدل جاتا نہیں ہے بلکہ جاسی کہ اس میں بدل نہ ہو دوسروں کے اور بندہ اس میں پر قائم رہو اس میں کا بدلنا نہ سزاوار نہیں ہے اور یہاں معنی میں  
 دین خدا کو کوئی نہیں مٹا سکتا **ذٰلِکَ الدِّیْنُ** وہ دین کہ جس میں کہ خدا کو اس بندہ کے پیدا کیا ہے اس میں وہ دین **الْقَدِیْمُ** قدامت اور  
 درست ہے کہ کس طرح کی کجی نہیں ہے **وَلٰکِنَّ الْاَکْثَرَ النَّاسِ** اور لیکن اکثر آدمی **لَا یَعْقِلُوْنَ** نہیں جانتے ہیں اسکی رستہ کو بسبب  
 کجی بصیرت اور نہ تامل کرنے ولیلوں حقیقت اسکی اور حق یہ ہے کہ جیسا کہ پاک اور ضایہ مذہب اسکا کوئی مذہب ہی زمین پر نہیں ہے جیسے کہ تفریہ اور  
 تقدیس اسکی اور ہر عباد و شرکاء و نقصان پاک ہونا خدا کا اس مذہب میں ثابت کسی اور مذہب میں نہیں ہے پس مذہب تو ہم طرف نہیں ہے کہ او نہ کر دھڑ  
**اَسْکَ مُنْبِیِّیْنَ** جس وقت کہ جو عمر نبی ہو **اَلِیْہِ طَرَفٌ مِّنْہِمْ** اور سو اسکا اور دینوں کو چھوڑ کر اسکی طرف پھرتے ہو نبیین حال واقع ہوا  
**وَالْقَوٰلَہُ** اور درود میں خدا اسکی نافرمانی اختیار کرنے میں **وَالْقَوٰلَہُ الصَّلٰوۃُ** اور قائم کر دتم نماز کو اور ہمیشہ پڑھتے رہو مع تملظ اور  
 ارکان کے **وَلَا تَکُوْنُوْا مِّنْ مُّشْرِکِیْنَ** اور نہ ہو تم شرک کرنا والوں سے اسو اسکی کہ عبادت ہوں خلوص کے اسکی وہ دعا ہی خدا کے  
 فائدہ نہیں بخشی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اسکی یہ ہے کہ مت ہو تم شرک کرنا والوں سے نماز کو عبادت کر کے اسکی کہ حدیث میں ارہو ہوا کہ عباد نماز کو ترک  
 کھرے اور مراد اس سے یہ ہے کہ اگر ترک کر دیکو حلال جانے تو ہوتا کہ فرہو جاتا ہو **مِنَ الَّذِیْنَ اُنْکَرُوْا** یعنی مت ہو تم شرک کرنا والوں سے  
**اُنْکَرُوْا** کہ فرقہ **اَدِیْنُہُمْ** مت فرقہ اور فرقہ فرقہ کر دیا انہوں نے دین اپنی کو **کَالْوَشِیْعَہِ** اور گوی وہ گروہ گروہ اور ملو اس کے خلاف  
 انکا ہی پیغمبر میں کہ جسکی پرستش کرتے ہیں اپنی نفس کی خوشی کے موافق دین اسلام کو چھوڑ کر مثلاً مشرکین کہ کوئی تو نہیں ہے بت پرستی کہ تالیق کوئی تالیق کو  
 پوجتا ہے اور کوئی فرشتہ کو مانتا ہے اور ایسے ہی یہو و نصاری میں کہی کہی تھے ہیں **کُلَّ حِزْبٍ** ہر گروہ **بِاَلٰہِیْمُ** ساتھ اپنے کے کہ نزدیک  
 ان کا ایک دین اور میں کہ انہوں نے اختیار کیا ہے اس میں **فَرَحُوْا** خوش میں اور اپنی گمان میں اس میں کہی جاتے ہیں واقع میں وہ دین ہل ہو  
**وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ** اور جس وقت پہنچے آدمی کو **خُصْرٌ** سختی مثل بیماری اور فقیری اور ہلاکی اور اسکی سبب در ماندہ ہوں **دَعُوْا** پکارتے  
 ہیں زاری اور عاجزی سے **رَبِّہُمْ** پروردگار اپنی کو **مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ** کہ رجوع کرنا اسکی طرف اسکی حال واقع ہوا یعنی نہایت خلوص  
 سے خدا کو پکارتے ہیں اور اسکی غیر سے ہوتے منقطع ہو جاتے ہیں **اِذَا دَاۤءَکُمْ** پھر جس وقت چھائی انکو یعنی طاعن کرے خدا انکو **مُنِیْبِیْنَ** ہی  
 پاس **رَحْمَۃً** بخشش کو مثل محبت یا تو نگرانی یا دفع ہلا کے اور وہ اس بلا سے نجات پائیں **اِذَا دَاۤءَکُمْ** ہوتا اسکا کہ وہ انیس **اَوْ اَمَّ یَوْمَ یُشْرِکُوْنَ**



ساتھ رہتے ہیں اس حمت کے عطا کرنے کی عوض میں بستی کرتے ہیں کفر کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ **لَا تَكْفُرُوا** تاکہ کفر نہ  
 کرنا۔ **مَا آتَاكُمْ** تمہارا جو کچھ کہ دی ہو چھوٹے انکو نعمت تو نگرانی و رفاقت کی **فَقَسُوا** پس فائدہ اٹھاؤ تم یہ شرکین و مبین و غفلت  
 دنیا کا فسوف **تَعْلَمُونَ** پس یہ کہ جانو گے تم انجام میں فائدہ اٹھانیکا کہ وہ عذاب آخرت ہو **أَمْ أَنْزَلْنَاهُ عَلَيْكُمْ** کیا نازل  
 کیا ہے چھوٹے اور ان کا فروع کو یعنی کیا بھیجا ہے چھوٹے اور انکو **بِسُلْطَانٍ** کسی حجت اور کتاب کے کہ انکو سند پہنچے ہیں ان پر مذہب کے حق ہو تو اس کے  
**قَهُو** پس وہ کتاب بیکلام کہے **بِمَا كَانُوا بِهِ يَشْرِكُونَ** ساتھ ان کے کہ ہیں و شرک کرتے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے دین کی  
 حقیقت ثابت کرنے پر کسی حجت اور دلیل سے قدرت نہیں رکھتے ہیں اور فرماتا ہے کہ **وَإِذَا آتَيْنَا النَّاسَ** اور جبوقت چکھائیں ہم  
 آدمیوں کو **رَحْمَةً** رحمت کہ کوئی نعمت ہم انکو عطا کریں مثل صحت اور تو نگرانی وغیرہ کے تو فرحوں ایسا خوش ہوتے ہیں ساتھ انکو **وَأَنْ**  
**تَصْبَهُمْ سَيِّئَةً** اور اگر چھوٹے کو کوئی برائی مثل بیماری اور فقیری اور خوف اور مثل اسکو **بِقِلَافٍ** مت **أَيُّدِيهِمْ** سبب  
 ان کے بھیجا ہے انھوں نے کہ اعمال بد انھوں نے کی ہیں مثل کفر اور شرک کے تو **إِذَا هُمْ يَنْتَبَهُونَ** ہوتے نہ انھیں ہو میں حمت  
 اور خیر اور فرم اور بے صبری کرتے ہیں رحمت خدا کی انھیں نہیں کھتے کہ اپنی حمت کو نازل کے اس سختی کو دور کر دے نہ نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں  
 بلا پر صبر کرتے ہیں **أَوْ لَمْ يَكُنْ** کیا نہ دیکھا ہے انھوں نے یعنی کیا نہیں جانتا ہے کہ **إِنَّ اللَّهَ** تحقیق خدا **يَبْسُطُ الرِّزْقَ**  
 کشادہ کرتا ہے روزی کھلے **دِيْنًا** دین جس شخص کے چاہتا ہے اپنی مصلحت کے **وَيَقْدِرُ** اور تنگ کرتا ہے **وَهُوَ** مصلحت  
 اختیار کرتا ہے **إِنَّ فِي ذَلِكَ** تحقیق یہ ہے کشادگی اور تنگی کے **آيَاتٍ** لہذا نشانیاں عبرت و نصیحت کی ہیں **لِقَوْمٍ**  
**يُؤْمِنُونَ** وہ مومن ہیں قوم کے کہ جو ایمان لاتے ہیں اور باور کرتے ہیں حکم خدا کا فراخی اور تنگی میں ان کو سودگی میں شکر گزار کرتے ہیں  
 تنگی میں صبر کرتے ہیں اور فرماتا ہے کہ **فَاتَّقُوا اللَّهَ** پس تو بے رحم و صابر **حَقَّ** حق اٹھائیں جو کہ تیرے قریب میں  
 نبی ہاشم میں انکو مال غنیمت وغیرہ میں حق انکا ادا کر یہ بت فدا کے سعدہ میں نازل ہوئی ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا  
 میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبوقت آیت پیغمبر خدا پر نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے فاطمہ زہراؓ کو طلب کیے فدک عطا کیا  
 سورہ نبی اسرائیل میں تفصیل سے لکھا ہے کہ **وَالْمُسْكِينُ** اور مسکین کو دی تو حق اٹھا جو کہ ایک سال کا کھانا انہیں پاس نہیں کھتا  
**وَأَنَّ السَّبِيلَ** اور مسافر کو دیو جو کہ ایک سو روپے مقرر ہوتا **ذَلِكَ خَيْرٌ** بہہ دنیا حقوق کا ہر سے دین سے **لِلَّذِينَ**  
**يُؤْتُونَ** وہ مومن ہیں **وَجْهَ اللَّهِ** ذات خدا کو یعنی رضامندی خدا کی اور قربت اسکی طلب کرتے ہیں کوئی اور  
**وَأُولَئِكَ** وہ لوگ دین و **أَكْثَرُ** اکثر **الْمُفْلِحُونَ** ہیں رہی ہیں رستگاری پانچو کہ انھوں نے مال کو خرچ کر کے رضامندی خدا کی  
 کی ہے **وَمَا أَسْأَلُكُمْ** اور وہ چیز کہ دینی ہو **مِنْ رَبِّكَ** زیادتی حرام معاملہ میں کہ جسکو سود کھتے ہیں قول بعض مفسرین کا ہے کہ اس  
 زیادتی یہاں سود حرام مراد دینی ہے اور بعض کہیں کہ مراد اس زیادتی سے ہدیہ اور عطیہ ہے کہ اس سے زیادہ حاصل ہونے کی امید پر دیتی ہیں اور انھیں  
 قربت کی اور رضامندی انکی ملحوظ نہیں ہوتی جیسے کوئی کسی کو سو روپے دیو اس پر کہ یہ مجھ کو اسکی عوض میں ایک سو پانچ روپہ دیو گا لیکن  
 زیادہ لینو کی نہیں کہو کہ اگر نہ لیا جائیگا تو وہ زیادتی حرام ہو جائیگی اور اگر نہ لیا جائیگا اور وہ ہدیہ لینو والا مثلاً سو روپہ لینو والا اپنی خوشی سے ایک  
 سو روپہ کی عوض میں ایک سو پانچ روپہ دیو تو وہ پانچ سو روپہ کا سود ہے لیکن نفع دینو کا نہ ہو گا ایسا ہی حال قرض کا ہے کہ کوئی دینے والا دے کہ وہ چیز  
 ہر دم زیادتی سے خواہ وہ حرام ہو جیسے کہ سود یا مباح بدون ثواب جیسے کہ ہدیہ **لِذَلِكَ** تاکہ زیادہ کرے وہ چیز **فِي أَمْوَالِ النَّاسِ**  
 بیچ مالوں یا دیوں کے انکو مالوں میں لکھنے جو چھ کہ زیادتی حرام کہ معاملوں میں ہو یا زیادتی مباح کہ مال کے بٹھنے کی امید میں جائز **فَلَا يَكُنْ**  
 پس نہیں زیادہ ہونا ہوا مال انکو لینے سے **عِنْدَ اللَّهِ** مانزدیک خدا کہ بکرت نہیں جاتی ہوتی ہے سو اٹھے کہ اگر وہ سود حرام ہے تو اس کے لینو کا

نہیں اور اگر صیاح ہو تو نہیں نیت قربت کی نہیں کہ جو موجب پاک ہے پہلا قول حسن اور جہانی کا ہے اور دوسرا قول بن عباس اور  
 ماؤس مبنی کا ہے اور یہی منقول ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر علیہما السلام سے چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہے کہ وہ یہ  
 کہ نوبی آدمی کیسکو کچھ دیوے تاکہ اسکے عوض میں اس سے زیادہ کیوں بدوں شرط کے تو نہیں ثواب ہے اور نہ گناہ ہے اور حضرت صادق علیہ السلام  
 فرمایا ہے کہ رباؤ طرح کا ہے ایک تھال ہے اور دوسرا حرام ہے لیکن جو کہ حلال ہے وہ تو یہ ہے کہ کوئی اپنی کسی اور مومن کو قرض دے یا اس طرح پر کہ  
 بھجھکوں کی عوض میں زیادہ دے اور زیادہ لینے کی نہیں شرط کرے تو وہ رباؤنی مباح ہے اسکے دھڑ اور خد کے نزدیک اسکو نہیں ثواب نہیں ہے  
 یہی آدمی قول تھا سی فلانہ لکھنا اور لیکن حرام وہ ہے کہ آدمی اپنی برادر مومن کو قرض دے اور اس نہیں شرط کرے کہ اسکی عوض میں کچھ نہ دے یا  
 اس سے زیادہ دے پس یہ حرام ہے اور دوسری قیام میں حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ رباؤ طرح کے ہیں ایک باتو دے کہ کھایا جاتا ہے اور دوسرا  
 ہے کہ نہیں کھایا جاتا لیکن جو کہ کھایا جاتا ہے پس یہ تیرا ہی طرف کسی کے کہ طلب کرتا ہے تو اس عوض کو نہ اس کے جوئے نہ کھو دیا ہے اور یہ بھی غیر شرط زیادہ  
 ہے اور وہ جو نہیں کھایا جاتا اسکو امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ باہر ہے کہ جسکو خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے اور اس کے کھانے کے منع میں نوح کا کیا پس  
 موم ہوا یہ قول امام علیہ السلام سے اگرچہ یہ ربا مباح ہے لیکن لینا اسکا بھی چھپا نہیں کہ اس میں کسی طرح کا ثواب نہیں اور نہ خدا کو قاتل ہے اور  
 کچھ دیتے ہو تم زکوٰۃ زکوٰۃ میں سے کہ وہ جب ہو یا صدقہ مستحب ہے کہ اسکو میں تریدوں وجہ اللہ طارادہ کہتے ہو تم  
 خدا کا کہ اسکی ضماندی کو چاہی ہو اور ثواب آخرت طلب کرتے ہو اور نہیں یا اور سوا خوشنودی خدا اور کسی طرح کی غرض نہیں قاولیک  
 ہے لوگ جو کہ خالص طور ضماندی خد کے دیتے ہیں **هَمْ لِمُضْعِفُونَ** وہی ہیں جنہ و چند کہ نیت ثواب کے کہ ایک کی عوض میں دینا  
 بر بلکہ سات سو برابر آخرت میں پانچ برابر یا ایک وہ چند و چند کہ نیت مال پر کے ہیں کو قہ یو کی برکت سے اور اس سے معلوم ہوا کہ  
 قہ اور صدقہ دینے میں جب کہ نیت خالصہ اللہ کے اور قرض دینے میں دن طم مز زیادہ لینے کے صدقہ سے بھی زیادہ ثواب ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام  
 فرمایا ہے کہ شہد دروازہ پر کھایا ہے کہ قرض دینا اٹھارہ درجہ برابر اور صدقہ دینا نول درجہ برابر اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی فیصلہ میں پانچ تا ہر کہ  
**لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ** خدا وہ شخص کہ پیدا کیا ہے تو کو جو کہ تم بالکل نیست بناو تھے **لَمْ تَرْزُقْکُمْ** پھر روزی ہی اسکی تک جب تک کہ زندہ ہو  
**مِمَّنْ شَرَّکُمْ** پھر مارا لیکھا مگر جو کہ تم تھاری ت عمر کے **لَمْ یَخْلُقْکُمْ** پھر زندہ کر کا تو قیامت کے روز وہی خدا ہی مال کے **هَلْ**  
**مِمَّنْ شَرَّکُمْ** گا لکھ گیا ہے شرکیں تمھاری ہیں کہ جسکو تم خدا کا شریک کہتے ہو **مِمَّنْ یَفْعَلْ** وہ شخص کہ کرے **مِنْ دَلَمَ اَنْ یَّکُنْ** اور روزی  
 نے اور مارا لکھو اور زندہ کر نہیں **مِمَّنْ تَنْوِیْ** کچھ تاکہ اسکو سب سے بھی پرستش کی جائے اور جسکو کہ وہ کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں تو قابل پرستش  
 سے نہیں ہیں **سُبْحَانَہٗ** پاک ہو خدا و تعالیٰ اور برتر اور بلند ہے **عَمَّا یَشْرَکُوْنَ** اچھے کہ شرک کہتے ہیں وہ اور خدا سے  
 کہ کہنے اور توحید کے ترک کر نیکی انجام دینے فرماتا ہے **ظَهَرَ الْفَسَادُ** ظاہر ہوئی تباہی فی الارض جنگل کے و باؤ خشکائی  
**الْبَحْرِ** اور بحر و ریگ طوفان ہو اور غرق ہو گشتیوں کو سے یعنی خشکی اور ریامیں تباہی واقع ہوئی **یَا اَکْسَدَکَ** بسبب بچہ کے کہ کہلایا ہے  
**یٰۤاٰی النَّاسِ** اٹھو آدمیوں کے نے یعنی آدمیوں کو کثرت کھڑا و گناہ ختم کیا ہے اس سبب یہ وقوع میں آیا ہے اکثر مفسرین کہتے ہیں  
 اور فساد سے نہ برسانا مینہ کا ہے اسکا کہ اگر مینہ نہ پڑے تو صحرائیں سخت اور گھائیں نہ آگے اور ریامیں معنی اور جو اہر پیدا نہیں اور حضرت صادق علیہ السلام  
 فرمایا کہ زندگی و ایک جانور کی بدن جنت سے ہے جسوقت کہ بند ہوئی بارش خشکی اور ریامیں تباہی ظاہر ہوتی ہے اور یہ ہفت ہفتا کا آدمی گناہ  
 سے کہنے لگتا ہے یہ تباہی ہو چکی ہے کہ **لَیْسَ لَیْقَہُمْ** تاکہ کھچاؤ خدا کو بعض **الَّذِیْ عَمِلُوا الْعَمَلِ** اس امر کی عمل  
 سے لایا ہے کہ تمام مہر مہر تین چھینکے اور یہ تھوڑا سا عذاب نیامیں ہو چکا یا کہ **لَعَلَّہُمْ** شاید کہ وہ اس عذاب کے چھٹنے سے  
**یَجْعُوْنَ** پھر یہ شرک سطر فوجہ کے اور تو بہ کریں گناہ و طرف طلعت کے جمع کریں **قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ** کھڑے

محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے پہلی امتیں ہلاک کر دی ہیں **فَانْظُرْ اِلَيْكَ كَانَتْ** پس دیکھو تم کہ کیونکر موعا قیۃ  
**الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ** ان لوگوں کا کہ پہلے انہی تھے کہ قلعہ شکن اور محل شکن ہو کر تیلے بنگی ہیں اور ان لوگوں کا کہ میں نے انہیں نام نشان باقی نہ رہا  
**كَانَ الْاَكْثَرُ هُمْ** تھے اکثر ان مشرکین شرک کرنے والے کہ انکی منزل میں سب ہلاک ہو کر تھیں اور کثرت سے مرا جمع ہیں اور انکی ہمت  
کثرت کا مقام جمع کے کلام عرب میں بہت ہوتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراؤ میں میں ہر گز نہیں یہ کہ قرآن کو دیکھو کہ انہیں تھی پہلی ہتھی  
ہلاک ہو کر سب کچھ ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی یہی روایت ہے اور فرمایا ہے خدا کہ کفار مکہ سے نصیحت نہیں کرتے ہیں تو **فَاَقِمْ**  
**وَجْهَكَ لِشَرْقٍ** پس قیام کر تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم منہ اپنی کو اور رہت کر اور سب جہ سے ہتھی ہو جاوے اور اپنی تئیں آماوہ کر تو **لِلَّذِينَ الْقَدِمُ** دھڑوین  
رہت اور سیدھی کے اور انہیں کی سیطیح کی گئی نہیں یعنی بن سلام کی راہ پر ثابت قدم رہ **مِنْ قَبْلِ اَنْ يَأْتِيَ** پہلے اس کے آئے  
**يَوْمَ لَا مَرْجُ لَكُمْ** دن کہ نہیں پھرنا جو واسطے اس کے **مِنْ اِلٰهِ** خدا کے پاس سے یعنی وہ دن ایسا ہے کہ کوئی اسکو نہیں سکتا  
یعنی یہ نہیں سکتا کہ اسکو ہتھی دیوے اور خدا پاس اسکو پھر دیوے بلکہ وہ ضرور ہوتا ہے **يَوْمَ لَا يَصْلَحُ** اس میں نہ شرف ہوگا اور قیامت  
ہو جائیگا کہ کوئی توبہ نہ کرے اور کوئی فوج کو روانہ ہوگا چنانچہ فرمایا کہ **مَنْ كَفَرَ** جو کوئی کفر کرے **فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ** پس اسکو کفر کا  
انکی جہاں ہمیشہ وہ فوج میں ہوگا **مَنْ عَمِلَ صَالِحًا** اور جو شخص عمل کرے نیک **فَلَا يَفْسُدُ** پس اسکو فساد سے نہ  
**يُؤْتِي** نہیں دے گا **مِنْ اَمْرِ** اس کے **مَنْ عَمِلَ** جو عمل کرے **مِنْ اَمْرِ** اس کے **مَنْ عَمِلَ** جو عمل کرے **مِنْ اَمْرِ** اس کے  
اسکو کائنات کو درست کرتا ہے اور فوج میں جیسے کہ کوئی تم میں سے ہوتا ہے کہ خادم اسکا واسطے اس کے مکانوں کو راستہ کرتا ہے اور فوج میں جیسے کہ کوئی  
یہ جو کہ اہل بہشت عمل نیک کے وسیلہ سے بہشت میں اپنی واسطے فرس بجاتے ہیں **لِيَجْزِيَ** لے جائے **الَّذِينَ اٰمَنُوا** ان لوگوں کو  
کہ ایمان لائے **مِنْ اَمْرِ** اس کے **مَنْ عَمِلَ** جو عمل کرے **مِنْ اَمْرِ** اس کے **مَنْ عَمِلَ** جو عمل کرے **مِنْ اَمْرِ** اس کے  
یہ یعنی جزا دیوے محض اپنی فضل اور کرم سے نیک اعمال کرنے والے مومنین کو اور یہ فضل اور کرم خاص مومنین کو پہنچا ہے نہ دھڑو کے اگرچہ وہ  
عمل نیک کریں مثل سچاوت و صلہ رحمی کے ہو دھڑو کہ شرط قبول جو عمل کے ایمان صحیح ہے اور جب ایمان سے وہ خالی ہو تو خدا تعالیٰ انکو  
ہمیشہ و زخمیں کھاتا ہے **اِنَّهٗ لَا يَهْدِي** نہ ہدایت **الْكَافِرِيْنَ** کافروں کو تحقیق کہ وہ خدا نہیں دوست کھتا ہے کفر کرنے والوں کو کہ انکو مومنین کے ہمراہ بہشت  
میں جمع کرے بلکہ انکو اپنی جگہ کے فوج میں داخل کرے **مِنْ اٰيٰتِهٖ** اور نشانوں سے **اِنَّهٗ لَا يَهْدِي** نہ ہدایت **الْكَافِرِيْنَ** کافروں کو  
یہ کہ بھجنا ہے ہواؤں کو یعنی باد شمال اور باد جنوب کو کہ یہ ہوا ہیں رحمت کی ہیں بھجنا ہے **مُبَشِّرَاتٍ** خوشخبری کی **وَالْيَاثِرَاتِ** یوں  
باراں کی اور **مُبَشِّرَاتٍ** حال واقع ہوا پس ان ہواؤں کو باران کی آئینی خوشخبری کی **وَالْيَاثِرَاتِ** مقرر کر کے بھجنا ہے **وَلِيَدُنَّ** اور تاکہ  
چکھاؤں کو **مِنْ رَحْمَتِهٖ** رحمت کی **مِنْ رَحْمَتِهٖ** رحمت کی **مِنْ رَحْمَتِهٖ** رحمت کی **مِنْ رَحْمَتِهٖ** رحمت کی  
دریا میں ان ہواؤں کو چلنے سے **وَيَاثِرَاتٍ** ساتھ **وَيَاثِرَاتٍ** ساتھ **وَيَاثِرَاتٍ** ساتھ **وَيَاثِرَاتٍ** ساتھ  
فضل اس کے کہ خدا تعالیٰ محض انکو فضل سے **وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** اور تاکہ شکر کرو تم ان نعمتوں کا اور فرمایا **وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا**  
اور لہتہ تحقیق بھیجے **مِنْ قَبْلِكَ** پہلے تجھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم **لِسُلٰلٍ** پیغمبروں کو **اَوْ مِثْلِهِ** کی **اَوْ مِثْلِهِ** کی **اَوْ مِثْلِهِ** کی  
**هَمَّ** پس آوے **مِنْ قَبْلِكَ** پہلے تجھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم **لِسُلٰلٍ** پیغمبروں کو **اَوْ مِثْلِهِ** کی **اَوْ مِثْلِهِ** کی  
نے تو قبول کیا اور بعضوں نے انکار اور سرکشی کی **فَاَنْتَقَمْنَا** لے لیا ہم نے **مِنْ اَلَّذِيْنَ اٰجَرَمُوْا** ان لوگوں سے کہ گناہ  
کیا انہوں نے اور کافر ہو گئے تھے اور انکو ہنسنے ہلاک کیا اور مومنین کی مدد کی **وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا** اور ہے جب اوپر ہمارے **نَضْرُ**  
**الْمُؤْمِنِيْنَ** مدد کرنی مومنین کی واسطے بلکہ کرنے علیہ السلام کے اور دفع کرنے دشمنوں کو ان سے مقبول ہے کہ جناب و محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی



مرد مسلمان نہ ہو کہ دفع کرے مومن کی آبرو یعنی اگلی آبرو کو نگاہ رکھے اور بچائی اور ہتک لگی ہو تو مگر یہ کہ وہ چاہے اور ہتک لگے مگر ہتک  
 آتش و فرخ کو یعنی جو کہ مومن کی آبرو کو بچائی تو وہ چاہے خدا پر کہ اس آتش و فرخ کو دفع کرے اور ہتک میں داخل ہو گا اس کو حق میں حکم دیکھو اور  
 بعد اس کو حضرت سیات تداوت فرمائی و کان حقاً علینا نظر فرمیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ کافی ہی مومن کی نصرت کو ملو یہ  
 مگر کہ وہ ہتک و دشمن کو دیکھتا ہی خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے اور ہمال بکشتے ہوئے اللہ الذی یُرسل الریاح خلد حق و شخص کہ  
 بھیجتا ہوا و نکو فتنہ و سحابا پس اٹھاتی ہیں وہ ہوائیں اور بکشتی ہیں بادل کی بکشتہ ہیں جیلاتا ہی خدا اس بادل کو اور  
 جہاں چاہتا ہی لیجاتا ہی اور منتشر کرتا ہے اس کو فی السماء یج آہاں کف کثیثاً بحطر حاصی علیہ روانہ کر دے جس طرح کہ  
 اوچے بادل پر بادل کے کھو و جھٹکے اور کر دیتا ہی اس بادل کو کسفا قطعہ قطعہ قل اول ذی پس بکشتا ہی تو  
 باران کو حکم خدا ہے مگر من جلالہ بکشتا ہی در میان اس کو سے فاذا اصاب بہ پس حوت کہ یعنی خدا اس  
 باران کو من یشتاء جس شخص کو کہ چاہی من عبدہ بندوں اپنی میں سے کہ آگیاں میں یا اپنی نراعت میں ہر سکتا و اذ اھم  
 ہوت۔ یسببشرون خوش دل ہو ہیں وان کانوا اور تحقیق کہ تھے وہ یہ ان شخص کے ان مشغل اور ہم ہکا کہ وہ  
 ضعیف مگر ہی مخدوف یعنی اور تحقیق تھے من قبل ان یازل علیہم پہلے اس کے نازل کیا جاو مینہ اور ان کے  
 من قبل پہلے اس کے یعنی پہلے ظاہر ہو بادل کے و یبطلین لہتم ناہید نبولے بکمان حمت فانظر و پس کھتو الی  
 اتلا تحت اللہ طرف نشانیوں حمت خٹکے کہ وہ باران ہی اور جنوں آثار کو اثر مہا ہی یعنی طرف باران کے دیکھو تو کہ کف  
 کیونکہ خدا تعالیٰ اس باران کے یعنی اراض زندہ کرنا ہی زمین کو قسم قسم کے درختوں و گھاسوں و پھولوں و پھلوں بعد موتھا  
 دیکھتے مگر اور خشک ہو ان کے ان ذلک تحقیق کہ وہ قادر ہی زمین زندہ کرنے پر بعد اس کے ان کے تو لعلی الموی  
 لہتم وہ زندہ کرنا ہی مرد و نکل ہو سکتا کہ زندہ کرنا زمین کا مثل اس کے ہی اور حوت زمین بھی زندہ کیا اپنی قدرت تو مرد و نکو زندہ کرنے کی بھی قدرت  
 رکھنے والا ہو کھو علی کل شئی قد یزور اور وہ خدا اور ہر چیز کے قادر و لکن ارسلا اور اگر بھیجیں ہم رہنما ہو  
 کہ تباہ کرنا ہی ہو اور ہی زراعت پر کہ وہ چلے قس او کہ پس کھیں اس اثر حمت کو یعنی زراعت کو سبب طے با و مخالف کے مصداق  
 زرد کہ بعد سبزی کے وہ زرد ہو گئی ہو اور ہر باد ہونے کے نزدیک پہنچی ہو تو ظلو امین بعد لہتم ہو جائیں۔ بیچو زردی سے  
 یکفرون کہ کھڑ کرین پہلی نعمتوں کا اور سبب ان کو یہ تھا کہ ہوتے ہیں پناہ طرف خٹکے لیجاتے اور اس کی حمت مابوں ہوتے تاکہ اپنی ہر  
 بھیجتا کہ جسے سبب مینہ برسا اور زراعت بحال اور سبب ہو کہ ٹھیل اور پھل لگتے اور جو وہ کفار ان علامات قدرت کا مہر پندیر ہو تو جھٹکے  
 نے اپنی حبیب خطاب کیا کہ یہ لوگ سببنا اور ہکا کے تامل اور فکر جو خدا کی قدرت کی نشانیوں میں نہیں کہتے ہیں لوگ بدیت بائیکے اور تری  
 نصیحت کو دل سے ہرگز نہیں سنتے ہیں انہیں یمن کیوں اتنا ہے فانک پس تحقیق کہ تو لا لسمع الموی نہیں سنا سکتا ہی مرد و نکو  
 یعنی کفار کو کہ انہوں نے اپنی حواس کو منع کیا ہی حق کے دریافت کرنے سے گویا کہ وہ مرنے میں ولا لسمع الظم الدنحاء اور نہیں  
 سکتا ہی تو بھروں بکا زیکو کہ وہ کفار سبب متوجہ نہ اپنے کانوں کے طرف سننے حق کے حکم بھروں کا رکھتے ہیں دا و لکھا حوت کہ ہر مہ چکار  
 والے ہی مہل بن بن پشت پھر نہ ہو کر اور ابن کثیر اور عباس نے شمع کو یا پھر مہا ہی غائب کا مینعا اندر بن حال واقع ہو گیا یعنی کفار سبب  
 سننے حق کے حکم بھروں کا رکھتے ہیں جو کہ کفار شیوہ کی طرف پشت رکھتے ہیں ہوا ہی کہ جو پھر کہ منہ اپنا طرف بگائے والو گئے رکھتا ہی اگر چہ اگلی آواز کو نہیں سنا ہی  
 لیکن اشارہ ہاتھ کے کچھ دریافت کر سکتا ہی اور جو پھر کہ پشت اپنی طرف بکا زیکو کے کچھ کی طرح ہی دریافت نہیں کر سکتا ہی پس حال ان کفار کا بھی یہاں  
 ہی و انت بھک العی اور نہیں تو ہو محمد صلم راہ دکھلانیوالا اندھو کا عن ضلال لہم اس کی ہی یعنی کفار جو مثل انھوں







اور امام ابو حنیفہ علیہ السلام منقول ہو کہ یہ بات ان لوگوں کو سنائیں کہ جو لوٹیاں گانے والیاں کرتے تھیں اور لوگوں کو اٹھا گانا سننا کر سخن حق کے  
سننے سے باز رکھتے تھے اور انہیں نہ نہاد رکھتے اور جو کوئی ارادہ مسلمان ہونیکا کرتا تھا انکو اوراک میں مشغول رکھتے اور احسان لہذا و زحوشا نکاسنوا کر اسلام  
سویا رکھتے تھے اور وہ امام کے منقول ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا ایسا نے مجھ کو بھیجا تاکہ مادی اور حسی عالم کے لوگوں کا ہوں اور مجھ کو فرمایا کہ ہر مایہ و رتو کو  
توڑ دوں اور نافع نے ابن عباسؓ کی یہ کہاکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو توڑ دیا اور آخرت کی تفسیر میں وہ شغل ہے کہ لعباء بل میں بہت حرج کرے اور ایک  
دیگر شخص کہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کلام نہیں سنا کہ وہ انہیں سمجھ اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ راکہ چیز ہے کہ جو اسے خدا ایسا نے وعدہ آتش و دوزخ کا کیا  
ہو اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن خدا ایسا فرمایا کہ کہاں ہیں لوگ جنہوں نے اس کا منو کو لہو اور فرسہ سو گاہ دکھا تاکہ انکو میں شک کے باوجود  
جگہ دوں و رحمہ ثوابی انکو سنواؤں انکو کہوں کہ آج جو دن تمکو چھ خوف نہیں اور نہ تم نگلیں گے اور قنادہ سو منقول ہو کہ مرو کہرا ہی کیو تو ہی کافی  
ہو کہ باطل باتوں کا و قصہ کو سخن حق پر چھڑا کر دے کہ حق باتوں کو سننے کی طرف متوجہ نہ ہو اور لغو اور باطل باتوں کو سننے و لذت کے لیے اور حسی  
پڑھی جاویں اور بہت اور ستم اور ستم دیا کے قصے خریدیں یا لوٹیاں گانیں اور یوں بدینوں کی انا انا آیتیں باری تو ولی ہے پھر کیا  
مستکبر جسوقت تکبر اور سرکشی کرے تو انکو سننے سے روک دیا ہو جانا کہ گان کر لیم معہا گو یا کہ نہیں سننا ہے اسے آیتوں کو  
گان فی اذنبہ و قرأ لکیم و دھوکا نوں اسکیے گرائی ہو کہ قدرت کو سننے کی نہیں کہتا ہے فلسفہ کہ خوشخبری دے تو ہو کہو بعلاب  
الیم ساتھ عذاب و ناک کے معنی انکو خبر کر عذاب و ناک کی اور بشارت دینی انکو عذاب و ناک کی مزاح کی راہ ہے اور حضرت امام محمد باقر  
علیہ السلام فرمایا کہ وہ شخص ضرر جارت بن علقمہ بن کلدہ تھا قبیلہ بن عبد شمس بن قصی انکو لوگوں کو قصص اور شہار بہت یاد تھو اسکے واسطے کہ وہ بڑا فصیح و بلیغ  
و اذ اسالی علیہ آیتا اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ وہ جن سے حق پر اور اسکے ساتھ ٹھٹھا کرنا اور وہ ٹھٹھا کرنا وہ کہہ اوہل وغیرہ لاکھتے جو کہ  
وہ کہتے تھے کہ وہ گرد و فرش کی خبر دے کہ وہ کھلاؤں میں تلکوز قوم میں سے کہ جس سے تمھارا یا تمکو خوف لاتا ہو اور ڈراتا ہو اور اسکے سسر اور خرابیاں اور  
کھلا بھیجا کہ یہ یزید قوم یہ یزید قوم کے ساتھ ٹھٹھا کیا تھا اور اب منین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ان الذین امنوا تحقیق کہ جو  
لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا پر اور رسول خدا پر و عملوا الصالحات اور عمل کنویں نہیں چھو لھم جنات النعیم و ملو ان کے ہیں  
بہشتیں نعمتوں کی خالدین فیہا ہمیشہ رہنے والے ہیں و ہج ان بہشتوں کو وعدہ اللہ وعدہ کرنا خدا کا ہی حقا حق اور وعدہ شدہ  
مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور حقا صفت مصدر کی اور تقدیر کی ہے کہ وعدہ شدہ وعدہ خالصی محذوف کا وعدہ کرنا حق و هو العزیز  
اور وہ خالص ہے کہ کوئی شخص اس پر غالب نہیں ہو سکتا الحکم حکمت والا ہو کہ جو چہ کہتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے کہ تاجی اور ابی قدرت کی ویلین سانج تاجی  
چنانچہ فرماتا ہے کہ خلق السموات پیدا کیا ہو خدائے آسمانوں کو بغیر عمل بدوں ستوں کو ادھر کہ ترفھا دیکھتے ہو تم انکو متعلق  
کھڑا ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ آسمانوں کو ستون ہیں لیکن وہ کھلائی نہیں دی ہیں انکو بیان کرتا ہے کہ پیدا کیا ہو آسمانوں بدوں ستوں کہ وہ کچھ تم انکو اور  
شروہا کو صفت عملی کہتے ہیں و الفی اور ڈالی یعنی رکھی فی الارض دج زمین کے بعد پیدا کرتے زمین کے ذوالیسی پہاڑوں کو  
مضبوط ان قیاد بکم و ملو کہ وہ جانے ہیں اس کے حرکت کا اور وہ گامے زمین تلکوا اور کہتے کہ ان قیاد سے پہلے مقدمہ مفعول نہ  
واقع ہوا ہے کہتے ہیں کہ زمین پہاڑ و کچھ پیدا کرنے پہلے بانی کے اوپر نزل کشتی کے حرکت کی تھی چھٹکے پہاڑ پیدا کیے اور پھر زمین کی مضمین یا زمین انکو  
لنگر سے چھڑائی اور حرکت دینے ساکن ہوئی تاکہ کہتے ہیں کہ ان پہاڑوں کو زمین کی مضمین کیا از بجل کہ وہ قاف ہو اور ان قیاد میں جو وہی رطوبت میں  
و بت فیہا اور کھلا اور کھیرے ہیں ان میں من کل ذلک ہر ایک مانی و انہیں سے یعنی ہر ایک طرح کا حیوان پیدا کیا اور زمین پر  
انکو جگہ دی اور فرماتا ہے کہ و انزلنا من السماء ماء فانی کو فانی بنا فیہا پس لگا یا ہنوز  
ان میں سے بسبب ان کے من کل زوج کریم ہر قسم کی ویدگی کیونکہ کوئی نہ نفعت ہو کہ نہیں بہت فائدہ ہو ہلا یعنی یہ جو

عبدالرحمن بن عبدالمطلب

کچھ کہہ کر سچا، امان اور زمین اور پہاڑ اور حیوان اور پتھر سب خالق اللہ پر پیش خدا کی جو فائز ہیں مھلاؤ تم مجھ کو  
 لے کا فو و شرک کرنا لو کہ دنیا میں متاد انخلق کیا پیدا کیا ہے اللہ بن من دونہما انہو کہ سوسا اس کے ہیں کہ  
 جبکہ تم شرک مہما مقرر کرتے ہو تاکہ وہ مستحق اس کی شرک کے ہوں بل المطالمون بلکہ ظلم کرنا کہ اپنے نفسوں کو فخر و خیار کو کہ  
 فی ضلال مبین بیچ مگر ای ظاہر کے ہیں کہ مخلوق کو پرستش میں خالق کے شرک کرتے ہیں ام ربخیر تعالیٰ حضرت لقمان کا  
 اور بھی حکمت کا قصہ بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی ولقد آتینا لقمان الحکمة اور یہ ہے تحقیق وہی ہی لقمان بن یعقوب کو کہ  
 کہ وہ قول و فعل کامل ہی اور سہیں بھی اننا توحید کا ہی اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد حکمت عقل اور فہم ہی اور حکمت ہی کہ قسم  
 لقمان کا اور مستند اس کی نزدیکی ہو دیکھو بہت شہرت کتنی تھیں آج عریضہ حال تھا کہ اگر کوئی محض تصوف میں ان کی طرف رجوع کرتا تھا تو وہ  
 حکمت لقمان سے انکو واسطے مثال لاتے تھے حق تعالیٰ نے انکو اخلاق پسندیدہ میں انہی توحید و خبری تاکہ وہ انکی پیروی کریں شرک سے یا  
 انیں آج بھی ہیں لقمان حضرت توبہ کا بھائی تھا اور بعضی خالہ کا بیٹا کہنے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ لقمان پسر باعقوب بن اخور بن تارخ تھا اور تارخ  
 حضرت ابراہیم کا باپ تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ لقمان اوڈ کی سلطنت میں پیدا ہوا تھا اور حضرت یونس کے زمانہ تک باقی رہا اور کتنے ہیں کہ ہزار برس تک  
 زندہ رہا اور کثر کہا کہ نزدیک لقمان پیغمبر تھا بلکہ حکیم تھا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی پیغمبر خدا سنہ ہجرت کے تھے کہ لقمان پیغمبر تھا بلکہ نبیہ طبع خدا  
 کا تھا اور فکر بہت کرتا تھا اور دوست خدا کا اور نیک عقائد تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ سید کا غلام تھا اور حروا تھا اور بخاری کا کام کرتا تھا اور  
 بعضے کہتے ہیں کہ حبشی تھا اور زمانہ نبی ہرسل میں تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے کہنے سوال کیا لقمان سے اور انکی حکمت سے تو فرمایا کہ قسم ہے  
 خدا کی نہیں یا گیا تھا لقمان حکمت سبب سے کہ اور نہ بہ سبب بل او جمال کے اور نہ سبب شجاعت اور جرم سے اور کثرت بل کے اور لیکن وہ تھا  
 ایک وقوی اور مضبوط حکم خدا میں بہرہ گار سبب سے خدا کے راہ خدا میں افراموش رہتا تھا اور فکر اور تامل بہت کرتا تھا اور فکر کا بہت  
 عمیق تھا اور تیر نظر تھا اور دن کو کبھی سوٹا تھا اور مجلس میں کبھی نہ لگاتا تھا اور نہ وہاں کھوتا تھا اور نہ کسی چیز کے ساتھ بازی کرتا تھا اور کبھی  
 اکل و پل و برا کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ غسل کرتے ہوئے دیکھا اور نہ پوشیدہ کھنڈی اور چھپائی جہت بدن ہی کو اور فکر کے غور کی جہت اور اپنی مری  
 حفاظت کی جہت اور کبھی کسی چیز پر وہ ہنس نہیں گناہ خوف سے اور نہ کبھی غصہ کیا اور نہ کبھی ہی خوش طبعی کی اور نہ دنیا کی چیز کے ہاتھ لگنے  
 کو کبھی شش تھا اور نہ کبھی کسی چیز کے جلتے رہنے سے ملگن ہوا اور حور و نسیان سے کھل گیا اور بہت ولاد انکی پیدا ہوئی اور کثر ان میں سر  
 مری اور کسی کے مرنے پر نہ روبا اور جوق و آدمیوں جھگڑنے والوں پر گزرتا تھا تو انہیں صلح کروا دیتا تھا اور جس سے یکاقل سناعتا تو  
 انکی تفسیر سے سوال کرتا تھا کہ اس شخص سے یہ قول حاصل کیا ہو اور کثر فقہاء کی ہمیشگی کرتا تھا اور حکما کو اور قاضیوں و بادشاہوں کے  
 حکموں و تفتیش کرتا تھا پس اس وقت گریہ کرتا تھا قاضیوں کو و ظلمیوں کو کہ جس میں مبتلا ہو ہیں اور رحم کرتا تھا بادشاہوں اور ستھار  
 کرتا تھا و ظلم کے سبب رگڑنے والوں کے دینا پر خدا اور واکو مطمئن ہو کر کے دنیا پر اور نصیحت کرتا تھا اور سیکھتا تھا اچھو کہ جسکے سبب نفس پر  
 غالب اور جہاں کری خود پس نفس ہو اور پرہیز کرے شیطان اور انچل کی دوا فکر کرتا تھا اور نفس کی و نصیحت کرتا تھا اور نہیں چلتا تھا  
 اور نہیں شروع کرتا تھا اگر پیغمبر میں کہ لگو فائدہ بخشے اور نہیں نظر کرتا تھا اگر پیغمبر میں کہ انکی مدد کو پس ان معنات کی جہت سے خدا تعالیٰ نے  
 انکو حکمت عطا کی اور خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو گروہ کو حمد یا جوق و پیر ہوئی اور فیلولہ کا انکو کو غلبہ ہوا وہ فرشتے لقمان پاس ہی اور لقمان کو  
 آواز دی لقمان انکی آواز کو سنا تھا لیکن ان فرشتوں کو دیکھتا نہیں تھا ان فرشتوں سے کہہا کہ ہی لقمان تو چاہتا ہے کہ خدا انکو جھکے باوشتا  
 اور خلیفہ زمین میں کرے کہ تو لوگوں پر حکم کرے لقمان کہہا کہ اگر خدا تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہو اور لگو ہی دستور ہے تو بسو چشم منی قبول کیا  
 ہوا ہو کہ اگر وہ مجھ کو کرنا تو میری مدد بھی کریگا اور مجھ کو گناہ رکھیگا اور اگر مجھ کو سنو اختیار دیا ہو تو میں عافیت کو قبول کرتا ہوں اور سلطنت نہیں



نہیں قبول کرتا ہوں فرشتوں نے کہا کہ یہ لعنان یہ کس نے کہا فرمایا کہ سو اٹھو کہ حکم کرنا اور میان آدمیوں کو نہایت سختی سے جو کچھ آدمیوں سے اور  
انہیں بہت بلائیں ان فتنوں میں اور ظلم ہو سکود جان پہنچا ہی ہر مکان اور وہ شخص دوم کے درمیان اگر مطابق حق کے کہا تو سلامت ہو اور اگر  
خفا کی تو بہشت کی راہ چوکا اور جو کوئی نیامیں رخ ار اور دلیل اور رنا تو ان کے تو اپہر آخر کے سب اور انسان ہیں جو کوئی نیامیں حکم اور  
شریف ہے اپہر آخر کی سختی اور دشواری ہے اور جو کوئی آخر کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کرے گا وہ نو کا نقصان ہوگا پس تعجب کیا فرشتوں کی حکمت  
اکی ہو اور پسند کیا خدا کو یابی کو رکھی اور جب کہ شبائی اور لقمان کے خواب کی طرف توجہ کی تو جب کہ فہم شکنے اپہر حکمت نازل کی اور پھر قدم تک  
انکو حکمت سے ہمراہ جس وقت کہ وہ سوتا تھا اور حکمت میں انکو پوشیدہ کر دیا پس جب وقت کہ وہ بیدار ہوا تو انکو برابر ان زمانہ میں معنی حکیم تھا اور  
گھر سے باہر نکل کر آدمیوں میں آیا تو حکمت سے کلام کرتا تھا اور حکمت کو لوگوں میں پھیلاتا تھا فرمایا امام علیہ السلام نے پس جس وقت خلافت کی سوط حکم کیا گیا  
اور انکو نہ قبول کیا تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم کیا انہوں نے حضرت داؤد کو خلافت کی سوط کہا داؤد نے انکو قبول کیا اور جو بشرطیں ان کے  
انہیں کی تھیں داؤد نے انکی خلافت کے انکو از میں میں غلبہ کیا اور کئی مرتبہ داؤد آزمایا گیا اور ہر مرتبہ غرض اس کے اولیٰ ہر میں ہوتی تھی  
اور خدا تعالیٰ انکو معاف کرتا تھا اور لقمان کثر زیارت کو داؤد کی جاتا تھا اور انکو نصیحت کرتا تھا اپنی نصیحتوں اور حکمتوں کو ساتھ اور داؤد  
انکو فرماتے تھے کہ خوشحال تیرا ہو لقمان کہ تو حکمت دیا گیا ہو اور بلا تجھے دور کی گئی اور بھڑکی گئی ہے اور داؤد خلافت دیا گیا ہے اور جو کچھ  
آزمایا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے لقمان کو حکمت دی اور فرمایا **اِنَّ الشُّكْرَ لِلّٰهِ** یہ کہ شکر کر تو وہ سوط خدا کے حکمت کی نعمت کا اور سوا اسکو جو کچھ  
ہم نے تجھ کو بخشا ہے **وَمَنْ لِّشُكْرٍ** اور جو کوئی کہ شکر کرے **وَقَامًا لِّشُكْرِ نَفْسِهِ** پس سوا اسکو نہیں کہ شکر کرتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے  
کہ فائدہ شکر کرنا کہ ہمیشہ رہنا نعمت کا دنیا میں اور زیادتی نعمت ہے یہ وہ فائدے ہیں شکر کرنا کے اور آخرت میں انکو واسطے  
**وَمَنْ لِّغُرٍّ** اور جو کوئی کہ ناشکری کے نعمت پر **فَاِنَّ اللّٰهَ** پس تحقیق خدا غلے سے بے نیاز اور بے پروا ہے جسکی شکر کرنا  
حیثکہ گھبرا گیا ہے اپنی ذات میں اور سختی تعریف کرنا جو چاہے کوئی اکی تعریف کر چاہے کرے اور تمام مخلوقات بان حال سے تعریف  
کرتے ہیں اب یہاں سے خدا تعالیٰ ان صفتوں کا ذکر کرتا ہے کہ جو کہ لقمان نے انکو بیٹے کوئی تھیں چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِّابْنِهِ**  
اور یاد کر تو مجھ کو صلیم فرستو کہ کہا لقمان نے سوط بیٹے کے کہ یعنی لقمان نے انکو بیٹے سے کہا **وَهُوَ لِعِظَةٍ** جس وقت کہ وہ لقمان نصیحت کرتا تھا انکو  
اور بندہ تیرا تھا کیانی **اَوْ** فرزند تیرا اور بھیرا کی سوط شفقت اور محبت کے یہ یعنی بے بیوی کے **لَا تَشْرِكْ بِاللّٰهِ** نہ شکر کر تو ساتھ  
**اِنَّ الشِّرْكَ** تحقیق شرک کرنا خدا کی ذات میں **ظُلْمٌ عَظِيمٌ** کہ بڑا ظلم ہے اور خدا بہت گزر جاتا ہے سوط کہ جو کہ طرح کی نعمتیں  
تجھ سے انکو برابر ہو شکر کرنا کہ جو سبط کی نعمت دین کی قدرت اور بیاقت نہیں لکھتا ہے البتہ یہ بڑا ظلم ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے  
فرمایا کہ ظلم تین طرح کا ہے ایک تو وہ ظلم ہے کہ بخشا جاتا ہے اور ایک وہ ظلم ہے کہ خدا انکو نہیں بخشا ہے اور ایک وہ ظلم ہے کہ نہیں چھوڑتا ہے انکو  
خدا لیکن وہ ظلم کہ بخشا ہے انکو خدا وہ ظلم آدمی کا جو نفس ہے کہ خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور لیکن وہ ظلم کہ جسکو خدا نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور وہ  
ظلم کہ جسکو چھوڑے گا خدا وہ ظلم اس شخص کا وہ سر شخص جو معاملات میں جتنا کہ نہ بخشے گا تو معاف ہوگا منقول ہے کہ پسر اور زوجہ لقمان کی کان  
تھے اور لقمان انکو ہمیشہ نصیحت کرتا تھا یہاں تک کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور عقائد کیا اور جس وقت خدا تعالیٰ نے  
تاکید کی اپنی نعمت کی شکر گزاری کی تو بعد انکو حکم کیا والدین کی شکر گزاری کا کہ حقوق انکی نعمت کے فرزند پر بہت ہیں اور شکر کرنا انکی نعمت کا  
واجب ہے چنانچہ فرماتا ہے **وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ** اور وصیت کی جسے آدمی کو یعنی حکم کیا جسے انکو **وَالِدَيْنِ** ساتھ ماں اور  
باپ کی شکر گزاری کرنی اور فرمانبرداری اور شکر کرنا کہ ہمیشہ اپنی والدین کے ساتھ نیکی کرتا ہے اور انکی فرمانبرداری میں مصروف ہے اور ہر دم انکا  
شکر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنی شکر کے ہمراہ والدین کے شکر کا ذکر کیا ہے **وَالِدَيْنِ** شکر کرنا کہ وہ پیدا کرنا والا ہے اور والدین اسطرح ہیں پیدا کرنے اور پرورش کے

اور انبیاء علیہم السلام کی نعمت کی یاد دہانی کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ حکمت اللہ انھیں ایسا ہی کو ہوا کہ میں اُمّہ اس کی نے نوچنے بلکہ  
 زیادہ تک کہ انھیں نہایت سست و رناتوان معنی تھی وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ سست ہونا اور سست ہونے اور وہنت  
 معقول مطلق ہے فعل مخذوف کا وہ حال واقع ہوا یعنی ہن و ہننا اور علی ہن صفت ہو نہائی وَفَصَالُہُ اور جدا کرنا تھا اور چھوٹا  
 وودو فی عامین بیچ دو برس کے یعنی پیدا ہونے کو وقت دو برس تک بچہ کو دو دو پلایا جائے وقتیت کی یعنی فرزند کو ان  
 الشکر لی یہ شکر کر تو واسطی سے حمد اور طاعت کے ولوالدینک اور واسطی ماں اور باپ کے کے ساتھ نکلی کر کے اَلْمَسْ  
 الْمَصْدُورِ طرف سے پھرنا ہے سب کا اور شکر کرنے اور ناشکری کرنے پر سب کو خدا کا اور ایک حدیث میں حضرت امام رضا سے منقول ہے فرمایا کہ  
 حکم کیا گیا ہے شکر کا واسطی خدا کے اور واسطی ماں اور باپ کے میں جو کوئی کہ نہ شکر کرے والدین کا اسے نہ شکر کیا خدا کا اور دوسری حدیث میں  
 فرمایا ہے کہ جو کوئی شکر نہ کرے یا آدمی نعمت دینے والے کو تو نہ شکر نہ کیا خدا کا اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص نے پوچھا کہ میں تم کے  
 ساتھ نیکی کروں یا کہ اس کے ساتھ اور پھر پوچھا تو فرمایا ماں کے ساتھ اور پھر پوچھا تو فرمایا باپ کے ساتھ اور چوتھی مرتبہ پوچھا تو فرمایا باپ کے ساتھ  
 وَاِنْ جَاهَكَ اَوْ اَرَاكَ كُوشٍ كَرِيْمٌ وَوَنُومًا اور باپ تیرا واسطی عَلٰی اَنْ تَشْرِكَ بِي اور پھر اس کے کہ شکر کرے تو ساتھ  
 سے یعنی تجھ کو وہ شریک کرے تو نہیں مَالِکِ لَكَ بِہِ عَلَمٌ اَنْ جِز کو کہ نہیں ہے واسطی تیرے ساتھ اس شریک  
 کرنے کے علم کہ قطعی بیرونی انہی ہے بد و ن دلیل سے کہ ولالت کرے اس شریک کے مستحق ہونے پر بلکہ  
 دلیل مستحق ہونے کی موجود ہے پس سہوت میں وَلَا تَطْعُمُ مَا بَيْنَہُمْ کہاں تو ان کو کا ماں اور باپ اس میں کچھ کھنے کی چیز کو  
 سب شریک مقرر ہے وَصَاحِبُہُمْ اور مصاحب کہ تو ان کو دوسری فی الدنیا بیچ و نیل کے معروفًا مصاحبت نیک  
 کہ جسکو شروع پسند کرے اور گرم تقاضا کرتا ہو اور معروفًا صفت ہے مصدر مخذوف کی یعنی مصاحبہ معروفًا اور حضرت صادق سے فرمایا ہے کہ  
 ایک وجہ اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی متیں آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھ کو نصیحت فرمایا کہ نہ شریک کرے تو خدا کا کسی چیز کو اگرچہ تو ان میں  
 جلا یا جاوے اور خدا کا جاوے مگر شوق کہ دل تیرا مطمئن ہو یا کہ ان اور باپ کی بیروی کر تو اور نیکی کر ان کو کے ساتھ زندہ ہوں خواہ  
 مرے ہوں اور اگر حکم کریں وہ مجھ کو یہ کہ بھلا تو ان پر مال سے تو پس ایسا ہی کر کہ ان کو الگ کر دی ہو اس کے یہ علامات بیان ہے اور بعد  
 مرے نیکی کرے یہ مراد ہے یا نام کی کہ کچھ ثواب کا اور صدقہ وغیرہ کا چھٹی تارہ اور حضرت امام رضا سے کسی پوچھا کہ اگر ماں اور باپ سے دین تو  
 پر نہیں تو میں ان کو واسطی دعا کروں اور صدقہ کا ثواب کچھ بچاؤں فرمایا کہ دعا کرو تو واسطی اور صدقہ دی خدا کی راہ میں ان ثواب کا کچھ  
 چھٹی تارہ زندہ ہوں اس حق کو بخانی ہوں اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو نصیحت کرنے سے تم سے بھیجا، حقوق کیساتھ اور دوسری باتیں  
 یہ کہ فرمایا امام رضا نے کہ نیکی کرنی والدین کے ساتھ ہے اگرچہ وہ شریک ہوں رجوع کر خدا نزدیک ہے انہیں انکی فرمانبرداری چاہی اور  
 نیکی کرنی فرمانبرداری اس واسطی کہ مخلوق کی فرمانبرداری اس میں جائز نہیں کہ جس شخص کی نافرمانی ہو اور حضرت صادق سے فرمایا ہے کہ  
 نیکی کرنی والدین کے ساتھ خدا تعالیٰ کی معرفت نیک ہے اس واسطی کہ کوئی عبادت جلدی خدا کی ضامندی کے قریب پہنچنے میں الدین کی  
 حرمت کو نیکی سوا نہیں یعنی والدین کی حرمت کر نیسے خدا جلدی رہی ہوتا ہے ہندہ حرمت کر نیسے جس کو کہ ماں اور باپ انگو مسلمان ہوں  
 اس واسطی کہ حق الدین کا حق خدا میں سے نکلا ہو جو وقت کہ وہ دو نوراہ دیں اور سنت پر قائم ہوں اور نہ خدا کی طاعت سے منع نکلتے ہوں اور خدا  
 کی نافرمانی کے طرف نہ لیجائے ہوں اور یقین سے طرف شک کے نہ لیجائے ہوں اور نہ ہر طرف سے طرف ہٹا کر اگر غلط ہو  
 چاہیں تو چھٹا نہ ماننا صیغہ نافرمانی خدا کی ہے اور فرمانبرداری انکی میں نافرمانی خدا کی ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ کوشش کریں تیری  
 دلی میں ہر کہ کیسے تو سب شریک مقرر کرے بد و ن علم کے تو پس کہاں تو ان کا اور نہ نکالی کرنی ان کو ساتھ اس طرح کہ انہیں نرمی کر اور ان کے

آواز سنی کا تحمل ہو اور اگر وہ چھوڑ دے تو اس پر جو عمل ہو وہ متحمل ہو بہن ہو آواز سنی جس وقت کہ تیرا کھانا اگر خدا چھوڑ دے تو ہی ہو جائے گا  
 چھٹائی میں بھی نہ کر اور یہاں تک کہ ہر طرف سے موت پھیرا دینی آواز کو بھی آواز پر بلند کر سو اٹھو کہ عظیم اور بزرگی لگتی ہے خدا ہے  
 اور نیک رہا کہ یہ بات کہ وہ تو بہت سخت باتیں تحقیق کہ انہیں ضائع کرتا ہی اجر بھی کرنا ہو گا و اشعر اور بیرونی کہ توین میں سببیل  
 من آنا ہے یہ طریق ہیں شخص کے جو ع کی ہر طرف سے کہ تھا تو حید کا رکھتا ہو اور طاعت کو خلوص سے چا لاتا ہو اور وہ معلوم  
 ہو اور فرما کر کہ موصوف میں عفت بیان اور خلوص ثرائی کہ جو حکم کہ ہر طرف سے ہو پھر نامتھا رافا نیک کہ میں خبر دو ہو گا  
 میں کہ مالک کہ تخلصون ساتھ پھر کے کہ تو تم عمل کرتے ہو یا بد کہ موافق عمل کے ہو جزا دوں گا اور دھینا انسان سے یہاں تک تھا  
 کی صیتوں نہیں غیر آیت حتی جملہ معتمد اب خدا تعالیٰ پھر لقمان کی وصیتوں کا ذکر کرتا ہو چنانچہ فرماتا ہو لقمان کے قول کو ان کی فرزند کے  
 حق میں یا آیت ہے کہ اس کا تحقیق کہ کوئی خلعت نیک ہو یا بد آدمی کے خلعتوں سے ان تک اگر ہو کہ وہ چھوٹی ہوئی ہو اور  
 دیا ہی ہو میں منقال حبیب من خرد ل برابر دانہ کے رائی سے کہ وہ نہایت چھوٹا ہوتا ہو فتکن پس ہوسے وہ  
 فی صخریٰ حج پھر سخت بڑے کے کہ کانا ہکا نہیں نہایت شمار ہو آویں السموات یا حج آمانو ہو کہ وہ نہایت بلند  
 اور کشادہ ہیں کوئی لارض یا حج زمین کے ہو کیجے اور سخت میں تو یات بحالہ لا یسکا ہو خدا اور حاضر کری ہو تمام حسابیں  
 اور ہکا حسابی ان اللہ لطیف تحقیق کہ خدا باریک بینی والا ہی ہر چیز کا کیسی ہی وہ چیز باریک رہوشیدہ ہو انکو علم نے سب  
 چیز کا احاطہ کیا ہو خبیر خبر دار ہو ہر چیز کے کہنے سے اور اہل مدینہ نے منقال حبیب کو موقع پڑھا ہو اور حضرت امام جعفر صادق فرمایا ہے کہ  
 ڈرو تم اور ہر چیز کو تم گناہوں سے اگر چہ وہ چھوٹے ہوں انکو حقیر مت شمار کرو ہو طو کہ لگے ہو جو زندہ ہی بچا ہے کہ کوئی تم میں سے ہو کہ گناہوں  
 اور پھر ہر شے کو گناہوں سے ہو طو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہو کہ انہاں تک منقال حبیب الایمانی ہو فرزند کے اور الصلوٰۃ قائم رکھو تو  
 نماز کو یعنی ہمیشہ مع شلٹ پڑھا رہو و آخر بالمعروف اور کم کرو سارے نیکی کے و انہ عن النکر اور منع کرو بڑی نیکی سے کہ ہر  
 سبب آدمی صلاحیت پیدا کرے ان تو انکو ثواب میں شریک ہو اور معروف ہے ہی کہ جو شرع اور عقل کے اعتبار سے نیک ہو اور منکر وہ کہ جو کئے  
 مخالف ہو و اصل علیٰ اصحابک او صبر کرو اور پھر کے کہ پیچھے ہو چھوختیوں اور بلاؤں سے نیکی سے حکم کرنے اور برائی سے منع  
 کرنا ان ذلک تحقیق کہ وہ صبر کرنا اور جو کہ ہو چھوکتا ہو کم کیا ہے من عزم الامور ارادہ کے کاموں سے کہ قصد کرنا  
 ان کاموں کا اور بحالہ انکا وجہ اور ترک نہ کرنا جائز نہیں و لا تصغر اور نہ چڑھاؤ خدا لک منہ ہو کو اور ست و تر خوار ہو  
 للناس و ہوا آدمی کو مغرور و شکوہ کی طرح ہو بلکہ عاجز و ذلیل کی طرح ہو ہر ایک کی طرف سے ہو اور لا تصغر کو اہل کوفہ نے سوا عام کئے  
 اور ابو عمر ثامع نے و لا تصاعر پڑھا ہو و لا تمش فی الارض اور ست چل تو بیچ زمین کے مراحط اترتا ہو اور ہر نازاں صبر کہ  
 جہلا دنیا پرست جلتی ہیں نہایت شادی اور خوشی سے ان اللہ لا یحب تحقیق کہ خدا نہیں دوست رکھتا ہی کل مختال ہر  
 اس کے چلنے والے شخص کو نہ کرنا ہو ایک دوسرا مال ہر اور تکبر کرنا ہو ایک کو جتات سو بخارنے منع کیا ہی اس امر سے کہ آدمی تکبر کرتا ہو اچھا اور فرمایا  
 کہ جو کوئی اچھا ہو اپنے اور ہو ہر ایک کو ہر ایک اور تکبر کرے تو وہ صا دیکھا ہو خدا و فرخ کے کھارے اور قارون پاس ہا کر پھر کا ہوا سٹے کہ  
 پہلے سے قارون تکبر کیا پس خدا تعالیٰ نے انکو مع انکو مکان زمین میں صسا دیا اور جو شخص اترائی اور تکبر کرے انکو خدا کے ساتھ ملے  
 کیا انکی بزرگی میں واقفید فی مشیائک اور یہاں روی اختیار کر تو بیچ چلنے کے بہت آہستہ اور بہت تیز ست چل اس کی کہ جلد چلنی  
 میں علامت خفت اور بد وضعی کی ہو اور بہت آہستہ چلنا نشانی تکبر کی ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عزت چلنی کی لیجانی جو چلی  
 مومن کی اور جلال انکا اور متوکل ہے کہ ایام جاہلیت میں انکی نہایت عشی اور تکبر ہو چلنا تھا خدا تعالیٰ نے زمین کو حکم کیا کہ وہ انکو دھسا لیتی ہو



ع ۱۱

قیامت تک پہنچ وہ دستا ہوا چلا جاوگا **وَاعْصِصْ** اور سبت کرو اور نہ کہ تو منج **صَوْتُكَ** آواز اپنی سے یعنی بلند  
 آواز سے کلام مت کر کہ **اِنَّ اَنْتُمْ اَلْاَصْوَاتُ تَحْتِیْ** بدترین آوازوں کی **لِصَوْتِ السَّخِیْطِ** لہنے آواز گدھونکی جی یعنی آواز کے  
 بلند کرنے میں کچھ خوبی اور بزرگی نہیں بلکہ باعث سخت کا ہی اور دیکھو کہ آواز گدھو کی باوجود بلندی کے کسی ناخوش اور مکر وہ اور  
 حضرت صاوق نے فرمایا کہ مراد اس آواز چھینک کی ہے کہ جو قہقہ اور بہت بلند ہوا اور یا آدمی بات کر نہیں آواز کو بلند کرے مگر یہ کہ  
 کسی کو لگا رہا ہو کہ کچھ نہیں کچھ ضائقہ نہیں اگر آواز کو بلند کرے یا قرآن پڑھنے میں آواز کو بلند کرے اور منقول ہے کہ عرب کے مشرکین اپنے  
 بلند کرنے میں فخر کرتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور جناب سونے صلعم آواز نرم کو دوست کہتے تھے اور آواز بلند کو مکر وہ  
 جانتے تھے اور کہتے ہیں ایل میں کو رہی کہ اے عیسیٰ حکم کرو یہ بندوں کو کہ جنت وہ جہنم کی حالت کریں اپنی آوازوں کو سب کریں میں سنتا ہوں  
 اور جو کچھ کہیں انکو میں جانتا ہوں اور کہتے ہیں آواز میں حیوان کی تسبیح ہی مگر آواز گدھو کی کہ شیطان کو دیکھو وہ آواز کرتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ  
 وہ سب گدھو کے بولنے کے اور بھی ہیں شہوتیں بھی آواز کرتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جنت میں آواز گدھو کی سنو تو ہنا ہوا سا نہ خدا شیطان کے سر سے سونے  
 آواز گدھو کی سونے کہ شیطان کو دیکھا ہو اور حدو قاصد پیغمبر ہو روایت کی ہو کہ حدیث کا تین آوازوں کو دشمن کہتا ہے آواز گدھو کی اور آواز گدھو کی اور آواز  
 ناز گدھو کی یہاں تک لقمان کی وصیتیں تھیں اور سونے اسکو اور وصیتیں بھی منقول ہیں اور بعض اُن میں یہ ہیں کہ کہا لقمان اپنے بیٹے کو کہ  
 فرزند میرے جو وقت کہ تو دنیا میں آیا ہو تو تے دنیا کو پشت دی ہو اور آخرت کی طرف تونے اپنا منہ کیا ہے یہی گھر کہ جسکے طرف روانہ ہوتا ہے  
 وہ بہت دیر تک ہے اس گھر کو کہ جس سے توجہ دے تو ہوتا ہے فرزند میرے منشی علم کی غبار کر اور روزانہ ہو کر انکو روبرو اسے بیٹھو اور نہ ہو  
 بطور علاج کے مت کر کہ تجھ کو وہ منع کریں لے تو دنیا میں سے موافق گزارا اور بالکل اسکو مت چھو کہ آفرین تو بھاری ہو جاوگا اور بسا تو دنیا  
 میں داخل مت ہو کہ وہ آخرت کو تیری ضرر کرے اور روزہ رکھ کہ جس سے تیری شہوت قطع ہو جاوے اور ہمارے روزہ مت رکھ کہ جو مانع بنو از معنی  
 سے ہو سونے کہ ناز خدا کو روزہ زیادہ دوست ہے فرزند میرے دنیا کا عیش ہے تحقیق کہ ہلاک ہو کہ میں ہم دم کشیر پس تو کشتی اپنی نہیں بیان  
 اور بادبان شکا توکل کو اور توشہ پناہیں توکل اور پرہیزگاری کو پس اگر نجات پائی تو تو وہ خدا کی رحمت سے ہے اور اگر نولہاک ہو تو  
 ہلاک ہو اپنی گناہوں سے اور فرزند میرے ذر تو خدا ہیسا ورنہ اگر تو قیامت میں نام جن اور نہان کی نیکیاں لیکر جائی تو خوف ہو تجھ کو خدا  
 کر نیکا اور نہید رکھ تو خدا ہی ہدیکہ اگر تو قیامت میں نام جن اور نہان گناہ لیکر جائی تو تجھ کو بھی اسید ہو بخشش کی پس لقمان کے بیٹے  
 نے یہ وصیتیں سنیں تو کہا کہ ای باپ سے کہ تو کھڑا کھڑی ان سب امور کی اور حال یہ کہ میرے وسطی ایک لے لقمان نے کہا کہ فرزند  
 میرے اگر میں کا دل میر نکال کر حیرا جائی تو لہتہ نہیں نور پائی جائیں ایک نور خوف خدا کا اور دوسرا نور ہدیکہ کا کہ وہ دونوں نور باہم وزن  
 کئے جائیں تو ایک نور دوسرے نور سے برابر فرق کے زیادہ نہ سکے اور جو کوئی ایمان لائے خدا پر تو سبت اور درست جانتا ہے اس کو جو کہ  
 خدا فرمایا اور جو شخص کہ خدا کے فرمودہ کو سبت اور حق جانتا ہے تو وہ بجا آتا ہے کہ جو کہ جسکے او اگر نیکا حکم خدا کیا ہے اور جو کوئی نہ بجا آتا ہے  
 حکم کو تو سبت نہیں جانا ہے خدا کے فرمان کو اور نہ شکا عقا د کیا ہے اور جو کوئی ایمان لائے خدا پر تو سبت اور صحیح تو عمل کرتا ہے وہ خدا کے  
 خالص روی ایمان لایا ہے خدا پر سبت اور درست اور جو کوئی فرمان برداری کرے خدا کی تو وہ خدا خوف کرے گا اور جو شخص کہ اس سے خوف کرے گا وہ  
 انکو دوست کہے گا اور جسے انکو دوست کھا وہی انکو حکم کی تابعداری کرے گا اور جسے انکو حکم کی تابعداری کی وہ منہ دار انکی بہشت اور  
 مرضیو نکا ہوگا اور جو کوئی تابعداری کرے خدا کے رضا مندی کی پس تحقیق آسان ہو جاوگا اپنا نارض ہونا نہکانا ہاں مگر ہم خدا کے  
 ناراض ہونے اور نہ رغبت کر تو طرف دیکھو کہ فرزند میرے اور نہ مشغول کر تو ہمیں ال اپنا کہ نہیں ہدیا کی ہے خدا کوئی چیز ذلیل اور خوار دنیا  
 کیا نہیں دیکھتا تجھ کو کہ نہیں کیا ہے خدا انکی نعمت کو ثواب مانبر دار نکا اور نہ انکو بلاؤ نکو عذاب گنہگار نکا اور لقمان حال میں لکھا ہے کہ

و شہزادہ کلیم حکیم کے آپس منقول ہیں آپ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک عالم کا گزیر لقمان پر ہوا دیکھا کہ ایک جماعت اس کی پاس بیٹھی ہے اور ایک عبت کھڑی ہے اور وہ آدمی حکمت کے کلموں سے سنتے ہیں اس عالم نے تعجب کے ساتھ نہارت کی راہ سے لقمان کے کہا کہ ایک لقمان تو وہی غلام سیاہ ہے کہ فلا شخص کا زیور چھرا یا تھا کہا کہ ہاں پھر اس عالم نے پوچھا کہ ایک لقمان کس چیز نے تجھ کو اس بلند مرتبہ پر پہنچایا جواب دیا کہ میں چیزوں سے کچھ کھانا اور آٹے کو نگاہ رکھنا اور نفیس کی آرزو اور خوشبو کا ترک کرنا اور بعضی خفیہ نہیں مگر کہ ایک در لقمان کے آقا نے مع دو ستر غلاموں کے باغ میں اس کو بھیجا کہ وہ سب ہاشمیہ توڑ کر لائیں غلاموں نے باغ میں جا کر میو توڑا اور سارا میوہ جسد کے توڑا تھا کھا گئی اور اپنے آقا سے جا کر کہا کہ لقمان سب سے کھا گیا وہ لقمان پر خفا ہوا لقمان کے کہا کہ وہ جھوٹ کہتے ہیں میری خود انہوں نے کھا یا ہے آقا نے کہا کہ یہ کیونکر دریافت ہو لقمان کے کہا کہ ہم سب گرم پانی پلاؤ اور بعد اسکے سب صحرا میں وڑاؤ تاکہ ہم سب کو قے آویں جس کے پیٹ میں سے میو نکلے وہ غافل اور چور آقا نے ان کو ایسا ہی کیا اور ان سب کو قے ہوئی غلاموں کو حلق میں سے تو میوہ نکلا اور لقمان کے حلق میں سے آقا کا یہ میوہ دیکھ کر لقمان کی عقل اور سمجھ کا بہت معتقد ہوا اور کہتے ہیں کہ لقمان غلام حبشی تھا اس کو آقا نے اس کے کہا کہ گو سفند کو فوج کر اور اس کو عضا میں سے جو عضو کہ زیادہ ناپا اور چھٹ ہے اس کو سیر پاس لا کر چکر کر لقمان کے گو سفند فوج کی اور سیکادل اور زبان نکال کر لایا اور بعد اس کو آقا نے اس کو کہا کہ ایک گو سفند اور فوج کر اور اس کو عضا میں سے جو عضو پاک ہے وہ سیر پاس لا لقمان کے گو سفند فوج کی اور وہی ل اور زبان نکال کر لایا اس کو آقا نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے ایک چیز پاک بھی ہو اور ناپاک بھی لقمان جواب دیا کہ سیکادل اور زبان پاک ہے تو کوئی عضو سیکادل و نو سو زیادہ پاک نہ ہو گا اور اگر سیکادل اور زبان ناپاک ہے تو کوئی عضو نو سو زیادہ ناپاک نہ ہو گا اور کہتے ہیں کہ لقمان سفر سے آتا تھا رستہ میں غلام سے ملاقات ہوتی تھی اس پر باپ کا حال پوچھا اس کو کہا کہ وہ مر گیا لقمان کے کہا کہ اب میں اپنی کار کا مالک ہو گیا اور اپنی نور کا مجھ کو اختیار حاصل ہوا اور بعد اس کو اپنی زوجہ کی خبر پوچھی اس کو کہا کہ وہ بھی مر گئی کہہ کہ فرشتہ رستہ میرا نیا ہو گیا اور بعد اسکے ہن کو پوچھا اس کو کہا کہ وہ بھی فوت ہو گئی لقمان کے کہا کہ اب میرا ناموس پوشیدہ ہو گیا اور بعد اسکے بھائی کا حال پوچھا اس کو کہا کہ وہ بھی گزر گیا لقمان کے کہا کہ ہاں میری کمر ٹوٹ گئی اور میری منقطع ہو گئی اور کہتے ہیں کہ لیسنے لقمان پوچھا کہ سب سے بدترین ترکوں کے کہا کہ وہ شخص اپنی بدی کو لوگوں کو دکھانے سے کچھ خوف نہ کرے یہی طرح لقمان کے قول کتابوں میں بہت مذکور ہیں جبکہ غبت ہو وہ تواریخ اور خلاق کی کتابوں کا مطالعہ کرے اور لقمان کی مہبت کو بعد خدا سے اپنی نعمت کا ذکر کرنا جو چیکہ بند و نکو عطا کی ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ **اَلَمْ تَرَوْا کَیۡنَہٗ دَکَّھَا تَیۡسَیۡرَ اِیۡنَہٗ دَکَّھَا تَیۡسَیۡرَ اِنَّ اللّٰہَ یَخۡتِیۡلُ بَیۡنَہٗ وَبَیۡنَہُمَا لَکَھُمَا حَکۡمٌ** میں کیا ہوئے تھے مافی السموات ان چیزوں کو کہ یہ ہاتھوں میں مثل آتاکے رہا تباہ کے کہ اپنی روشنی سے تم فائدہ حاصل کرتے ہو اور سنا کہ ان کی علامت سے راہ چلتی ہو اور راہ راہوں اور ہوا کہ ان سے نفع حاصل کرتے ہو **وَمَا فِی السَّۡمٰوٰتِ اِلَّا رِجۡۡۢۂۤ اِلَیۡہِۡمَ اَوۡھِیۡۤ اِلَیۡہِۡمَ اَوۡھِیۡۤ اِلَیۡہِۡمَ** اور جو کچھ کہ چہ زمین کے ہر ایک کو بھی تھکا فائدہ کیونکہ اس کی طرح کھائے مثل کہ اور صحرا اور دریا اور حیوانات اور درخت وغیرہ کے کہ یہ سب تمہاری نفع کیونکہ میر **وَاٰتِیۡہِۡمَ اَوۡھِیۡۤ اِلَیۡہِۡمَ اَوۡھِیۡۤ اِلَیۡہِۡمَ** اور تمام کی اور پھر تھکا اور فراخ کی **ظَہَرۡہٗ نَعۡمَۃٌ ظَہَرۡہٗ نَعۡمَۃٌ** نعمت ان کی کہ جو ظاہر کہ حکم کا تم پر نہیں کرتے ہو جس کی تمہارا پیدا کرنا اور زندگی عطا کرنی اور قدرت مبینی اور جو ہوشو کا تم میں پیدا کرنا اور سوا اسکے کہ نہ نعمتیں ہیں کہ وہ ظاہر ہیں **وَبَاۡطِنَہٗۤ اَوۡھِیۡۤ اِلَیۡہِۡمَ اَوۡھِیۡۤ اِلَیۡہِۡمَ** باطن کی نعمت تم پر تمام کی کہ ان کو ہر ایک نہیں جان سکتا ہے مگر جو کہ مائل اور غور کرے او اہل مینہ اور اہل حیرتہ نعمت کو نہم پر عا جمیع کا صیغہ صفا طیف ضعیف اور مراد مختل ظاہر اور باطن سے مختص محسوس اور غیر محسوس میں نعمت ظاہر اور باطن میں غمیرین بہت اختلاف لکھتے ہیں بعض تو کہتے ہیں نعمت ظاہر سے مراد نصرت پیغمبر خدا کی ہے اعداد وین ہر اور امداد و ملائکہ کی اور ابن عباس کے روایت کرتے ہیں کہ نعمت ظاہر وہ نعمت ہے کہ بندہ کو علم اس سے تعلق پڑا ہو اور نعمت باطن مصلحتیں ہیں روئیا کی ہیں سو اذکار کے جو کوئی نہیں جانتا ہے اور دوسری روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ مینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نعمت ظاہر اور باطن کی دریافت کیا فرمایا کہ ابن عباس نعمت ظاہر ہلام ہے اور راستہ اور درست کرنا بدن کا کہ سب عضا

اعتدال کے ساتھ ہوں اور عطا کرنا فرضی کا جھکنا اور نعمت باطن پوشیدہ کر دینا تیری اہمال مہکا اور نہ رسوا کرنا جھکنا ان اعمال سے جو بن  
عباس خدایا فرماتا ہے کہ تیری چیزیں میں نے بندہ کو بخشی ہیں وہ کسی کو نہیں دی ہیں اول یہ کہ قبول کیا ہے مومنین کی عاکو کو حق پر  
بعد منقطع ہو انکو عمل کے اور دوسرے یہ کہ عطا کیا ہے انکو ثلث یعنی تہائی مال تاکہ راہ خدا میں انکو تصدق کر دی اور میں انکو سبب سے  
انکو گناہ کو بخشوں اور تیسرے یہ کہ پوشیدہ کیا میں انکو عمل کے اور دوسرے اس عمل سے رسول کیا اور لوگو کو کوہ نہ دکھلا یا اور بعضے کہتے ہیں نعمت ظاہر نعمت  
عصائی ہے اور باطن دل و عقل اور فہم جو اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر شرع ہے اور باطن شفاعت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر نعمت دنیا  
کی ہے اور باطن نعمت آخرت کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر خوبی اور حسن صورت کا ہے اور درست اور معتدل ہونا عصا کا اور نعمت باطن  
معرفت خدا کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر قرآن ہے اور نعمت باطن تاویل انکو معانی کی اور باطن ہر وہ شہادہ ہو اور باطن وہ کہ جانی نہ  
جائے مگر دلیل سے اور باطن معنائی ظاہر کی ہے اور باطن معنائی باطن کی یا ظاہر ذکر خدا کا ہے زبان سے اور باطن ذکر کا ہے دل سے اور سطح کھڑ  
قول لوگوں میں نعمت ظاہر اور باطن میں اس سبب ہو سکتی ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ نعمت ظاہر تو رسول خدا صلعم ہیں اور  
جو کہہ کہ وہ خدا کے ہاں ہو لائے ہیں معرفت اور توحید خدا اور لیکن نعمت باطن پس دوستی ہم اہلبیت کی ہے اور ہماری دوستی کا مقام دوسرے  
بستہ کرنا اور حضرت امام کاظم نے فرمایا ہے کہ نعمت ظاہر امام ظاہری اور نعمت باطن امام خائب ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام دوسری روایت یہ  
ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اے علی بیان تو یہی نعمت کہ جو کہ خدا تجھے نعام کیا ہے کہ باکہ پیدا کرے اور جو کہ خدا تجھے نعام کیا ہے کہ باکہ پیدا کرے  
سچ کہا تو نے پس کیا ہے دوسری نعمت کہا کہ جہاں کیا ہے چھپ چھپ کہ مجھ کو پیدا کیا کہ مجھ کو زندہ پیدا کیا نہ مر رہا یا نہ  
نعمت کہا کہ پیدا کیا مجھ کو اور شک سے ہکا کہ مجھ کو نیک صفت میں پیدا کیا اور ترکیب میری عصائی معتدل کی فرمایا کہ سچ یہاں  
جو تھی نعمت کہا کہ مجھ کو ذکر نیوالا اور نجات نیوالا کا کیا نہ غفلت کر نیوالا اور فراموش کر نیوالا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے چھپ چھپ کہ  
مجھ کو جو اس عطا کے کہ انہی میں دریافت کر لیتا ہوں جمع چاہتا ہوں اور عطا کیا چراغ روشن ہے وہ عقل ہے فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے چھپ چھپ کہ  
کہا کہ مجھ کو ہدایت کی خدا پاؤں دین کی اور اپنی راہ سے مجھ کو گمراہ نہ کیا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے ساتویں نعمت کہا کہ کسی خدا و سطر میرے جگہ  
پھر تیری اہل زندگانی میں کہ کہی نہ منقطع ہی نہیں ہوئی فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے ہفتم انتھویں کہا کہ مجھ کو مال کیا میرے نفس کا اور  
غلام کسید کا اور ملوک مجھ کو نہ کیا فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے نعمت نویں کہا کہ تسخیر کیا میرے سطر آسمان اپنا اور زمین اپنی اور جو کہہ کہ لنگے  
ورمیان ہے اور انکو اندر سے مخلوقات انکی فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے نعمت سببوں کہا کہ کر دیا مجھ کو مرد قائم ہو نیوالا اپنی حلال عورتوں کو انکی مجھ کو  
عورت فرمایا کہ سچ کہا تو نے پس کیا ہے نعمت سببوں کہا کہ یا رسول اللہ نعمتیں خدا کی بہت ہیں اور اگر شمار کر دو تم خدا کی نعمتوں کو تو نہ احاطہ کر سکو گے مگر  
رسول خدا صلعم نے سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ گوارا ہو تجھ کو حکمت اور علم ہی ابوحسن پہنچ ہی ہے وارث میرے علم کا اور بیان کر نیوالا میری شہادت کیوئے  
جس چیز میں وہ خلیفہ کرینگے بعد میرے منقول ہو کہ نصر بن حارث کہتا تھا کہ قرآن پہلو لوگوں کا قصہ ہے خدایا نے بہت نازل کی و من  
القائیں من یجادل اور بعضا آدمیوں سے وہ شخص ہے کہ جھگڑا اور خصومت کرتا ہے فی اللہ سچ کتاب خدا کے اور کہتا ہے کہ  
قرآن خدا کے پاس سے نازل نہیں ہوا بلکہ لوگوں کو نصیحتیں کہ لوگ محمد صلعم کو تعلیم دے ہیں محمد انکو جو صحابہ کو درپوش تھا انکو کہتے ہیں کہ ایک  
یہودی نے رسول خدا کو بوجھا کہ خدائے اس چیز سے یہی وقت ایک تجلی آئی اور انکو ہلاک کیا اور یہ آیت نازل ہوئی یعنی وہ جھگڑتے ہیں کہ انہی اور خدا  
کی توحید اور صفات میں بغیر علم بدوئے علم کے کہ کوئی دلیل اپنے پاس نہیں کہتی تو لا ھدکے اور نہ کوئی بیان اور بہت ہی  
خدا کی جانب سے انکو پاس تو لا کتاب منیرہ اور نہ کوئی کتاب شمس بلکہ کمال حیا کی ہے انکی اور بعض یہودی بابت او کی ہے  
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نصر بن حارث سے رسول خدا فرمایا کہ جو چہ میرے در و در کا کھیر سے نازل ہوا انکی نوپری کہ کہہ کہ تیرے



اہل کی پیروی کرے گی کہ جیسے اپنے باپ کو پاتا ہے ایت نازل ہوئی وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ  
 اتَّبِعُوا بِرُوحِي كَرِهُوا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اُخْبِرْ كِي كُنَّا نَزَّلَ كِي هُوَ الَّذِي نَزَّلَ كِي هُوَ الَّذِي نَزَّلَ كِي هُوَ الَّذِي نَزَّلَ كِي  
 کرے گی ہم اکی بل تشبہ ہو بلکہ پیروی کرے گی ہم قَاوَحَدْنَا عَلَیْہِ اُخْبِرْ کي کہ پاتا ہے اور اس کے اَبَاکُنَّا بَابُی ہونے کو یعنی اپنے  
 باپوں کے طریق پر ہم چلے خدا فرماتا ہے کہ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ كِيَا اگر ہو شیطان کہ اپنے وسوسوں سے کید عَوْنُکُمْ بَلَاغُکُمْ  
 اِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ طرف عذاب سوزاں کے کہ وہ عذاب فرخ ہے تب بھی ہاکی پیروی کرے گی اور جواب لو کا مخدوف ہے اور وہ ہے  
 کہ تب بھی ہاکی پیروی کرے گی اور یہ ہو کہ ہاکی کہ وہ شیطاں کہ بلائیے اپنی باپوں کی پیروی کرتے تھے وہی ان کو دین میں وسوسہ ڈالتا تھا کہ تم اپنی باپوں کی  
 پیروی کرو اور پیغمبر کا کھانا مانو وَمَنْ يَسْلَمْ وَجْہُہُ اور جو کوئی سہر دے ذات ہی کو یا لی اللہ طرف خدا کہ سب سوا اپنی  
 اس کے سہر دے اور اپنی مثال میں قصد قربت کا کہ اور بالکل متوجہ طرف خدا کے ہو وَاَوْحَسُنَ اور حال ہے کہ وہ نیکی کرے اور الای  
 اپنے عمل میں موافق شرع کے اعمال بجالاتا ہے خالص اسطے خدا کے توفیق اِسْتَمْسَكَ پس تحقیق چنگ پاری ہوا ہے اور لشکا  
 بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى ساتھ رسی اور دست و نیز ہتھوار اور مضبوطی کے کہ خوف اگر شکستگی اور ٹوٹنے کا نہیں ہے یہ تشبیہ ہاکی شخص کے ساتھ کہ  
 ارادہ کرے بلندی پر جائے گا اور مضبوطی کو کہے کہ اسے لٹک کر بلندی پہنچے آسانی اور سہولت سے اور ایسی ہی جو کوئی کلمہ توحید یا قرآن  
 سناہ زیادہ کہ سکون اور مانتی ہو وَلِیْلِی اللّٰہُ اور طرف خدا عَاقِبَةُ الْاُمُودِ  
 یہ ہر سے اور رستی مضبوط میں چنگ مار توفیق اِیْکَ اِسْتَمْسَكَ پس تحقیق چنگ پاری ہوا ہے اور لشکا  
 دنیا اور آخرت میں اس کا نہ ہی کو چھوڑے گا نہ بھگے کہ اَلِیْنَا مَوْجِعُہُمْ طرف ہاکی پھر ناں سب کام موافق اعمال کے انکو سزا دیوے گی  
 فَتَنْبِہُہُمْ پس خبر دے گی ہم انکو ہم اعمال ساتھ اُخْبِرْ کي کہ کی ہے انہوں اور اپنی سزا کو دیکھ جائی اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَفِیٌّ  
 والا ہے اور عالم ہے بِذَاتِ الصُّدُورِ ساتھ سینہ کی باتوں نیک ہو یا بد ہو وہ سینہ کی بات پس سب بندوں کو موافق انکو اعمال کے  
 جزا و نیکامی ہم فائدہ دیتی ہیں ہم انکو مستحق قلیل اَشْوَکَ وہ فائدہ چند روز دنیا کا ہو ثُمَّ نَضْطَرُّکُمْ جھڑنا چار اور اختیار  
 کر کے لیجائیں ہم انکو اَلْعَذَابِ غَلِیْظٍ طرف عذاب بھاری اور سخت کہ نہایت گراں معلوم ہو وَلَیِّنْ سَآلَہُمْ اور رہتا اگر جو چھو  
 لے جو صلعم ان کافروں کو کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو تو لَقِیْوْا اللّٰہَ  
 لہذا کہیں خدا کے سبب ظاہر ہونے علامتوں کو کہ سو خدا کے کہنے نہیں پیدا کیا ہے اور جو قوت انہوں نے اقرار کیا ہے وہ خدا کا کہ جس سے تمام عقائد باطل ہو جائی  
 کہ شراکت بالکل باقی نہیں رہی تو قُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شکر ہے وہی خدا کا تھا روائی نام کھانے پر اور تھا روائی کر کے ہر دم میں پرچا  
 جو تھا کہ عقائد کو باطل کرے بَلْ اَلْاَرْہَمُ بَلْ کُنْ اَلْاَعْلَمُونَ سنہین جان تو ہیں کہ ہر فرسی ہو الزام ہوتا، اللہ غاصر  
 واسطے خدا ہُوَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کہہ کہ ہر کائنات کو ہے اور زمین کے سب ہی کی مخلوقات، سمیوت میں آسمان و زمین  
 اور زمین میں ہوا اس کے کوئی ستمی عبادت کا نہیں اِنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا ہُوَالْعَزِیْزُ بَیْزَا اور ہے اَلْحَمْدُ سُبْحَانَ  
 کیا ہوا اپنی ذات میں مستحق تعریف کا ہر چاہے کوئی اکی تعریف کرے چاہے عروج و غروب کسی کی تعریف کرے کیا نہیں ہے سو کہ ہر کے آخر میں کہ ہوا  
 کہ ہر یوں ہی بغیر خدا پر اعتراض کیا کہ قرآن میں ایک مقام پر نو ہے کہ وَمَنْ یُّؤْتِیْ حَکْمَہُ فَقَدْ اَوْفٰی خَیْرًا کَثِیْرًا یعنی اور جو شخص کو دیا حکمت پس تحقیق  
 دیا گیا وہ خیر کثیر اور دوسری جگہ قرآن میں اِنَّا اَوْفِیْمُ مِنَ الْعِلْمِ الْاَقْلِیَا یعنی اور ہمیں دے ہو تم علم میں مگر حقوڑا اور حکم ان دنوں کا آپس میں  
 ایک دوسرے کے مخالف ہے جناب سو خدا صلعم نے فرمایا کہ ہر چیز علم بنا دینا بہت ہو لیکن بہ نسبت علم خدا کے بہت حقوڑا اور خدا جاننے یہ ایت نازل کی





بہاروں اور بادلوں کو کہ سایہ دے دیتے ہیں اُوقت دَعْوِ اللہ پکارتے ہیں خدا کو مُخْلِصِیْنَ کُفَّارِیْنَ ہیں کہ الدین  
 واپس آئے خدا کے دین کو مخلصین حال واقع ہو گیا یعنی اُوقت خدا کو نہایت غلو سے پکارتے ہیں گو یا کہ مومن خالص ہیں کچھ شرک نہیں ہے  
 ہو گا کہ اُوقت کی آفت اور سختیوں کا پونجی بیروی اور خوش نفس ہو گا اور اہل ہدایت میں جیسے یسوی ہو گا کما جہنم  
 میں جہنم کی نجات ہی خدا کو کہنے سے وہ سلامتی سے لے کر طرف صحرائے خشکی میں تو قیتم ہوتے ہیں بعضے ہیں تو جو کہ مومن ہیں  
 مُقْتَصِدِ عورت اور قائم رہنے والے ہیں طریق عدل پر کہ جیسے توحید سے خدا کو بجا انتخاب بھی توحید پر قائم ہیں اور بعضے ہیں سرکش  
 ہو گئے ہیں توحید اور راہ حق سے اولیٰ نے عقاب بظن بصر کرتے ہیں وَمَا تَحَدُّ بِآيَاتِنَا اُولٰٓئِكَ سَاءَ مَا يَحْكُمُ  
 اور ساتھ نشانیوں سے ہمارے اَلْاٰكِلِ خَشَارٍ مگر یہ بے وفاء خدا کو نہ بوالا اشد کا توڑ نہ بوالا گھوڑا نا شکری کر نہ بوالا خدا کی  
 نعمتوں کا اور اپنے استیسا سے وہی طرف خطاب کے فرماتا ہو کہ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ اِسْبِغُوۤا ثِقَابَكُمْ وَاَنْتُمْ يَوْمًا  
 پلو سے اُنکو عذاب کرے گی فرمانبرداری میں وَاخْشَوۡا يَوْمًا اُوْرُوْهُمۡ اَنْدَکَ یعنی من قیامت کے سو کہ لَا تَخْزِيۤ وَالِدَہٗ  
 کہے باپ عن وَلَدِہٖ فرزند ہونے سے کہ اُنکو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے باپ زندہ کو وَلَا مَوْلٰوْدُہٗ اور نہ فرزند کو جَاۤنَ و  
 رو کر نہ بوالا ہی اور نفع پہنچا نہ بوالا ہی اور منع کر نہ بوالا ہی عَنْ وَالِدِہٖ شَيْۡاۢا باپ سے کسی چیز کو نوا کے یا عذاب کے اور بعضے کہتے ہیں کہ  
 یہ مخصوص کھانے کے واسطے ہے کہ مومن اپنی باپ اور اولاد کی بلکہ غیر وہی بھی شفاعت کیے اگر وہ مومن ہیں اِنَّ وَعَدَ اللّٰہُ حَقٌّ  
 تحقیق وعدہ خدا کا نوا ہے عذاب کا حق ہے اور دروغ نہیں فَلَا تَخۡزَنَکُمْ لِحٰۤیٰۤاتِہٖۤاں کہ نہ فریب ہو گی کو الْحٰیۃُ الدُّنْیَا  
 زندگانی دنیا کی اپنا شوق ملا کر کہ انکی زمینوں پر فائدوں پر فریفتہ ہو جاؤ اور کثرت نعمت اور اپنی سلامتی پر مغرور نہ ہو کہ دونو عنقریب  
 زائل ہو نیوالی ہیں تم رہو نہ تمہارا مال ہیگا رہا باقی دولت پست غرور کیلے مردِ خیرہ اور عمر کی درازی پر گزرنے ناز کہ یہ چند روز کا  
 ہے ترانا زار و غورہ باقی رہیگا تو نہ ترا مال و زر رہے اور حضرت سجاد علیہ السلام فرمایا ہے کہ دنیا و طرح کی ہر ایک تو مساح ہے کہ جو کچھ گزارہ ہو  
 چلے گا اور دوسری طعون ہے کہ جو قدر ضرورت زیادہ ہو اور خدا کو بھلاؤ وَلَا یَعۡرَنَکُمۡ اور نہ مغرور کریں کہو بِاللّٰہِ الْغَفُوْرُ سَاۤتَا  
 بخشش خدا کے شیطان فریب نہ والا کہ خدا کی بخشش پر تکیہ کیے گناہ کریں ملیں ہو جاؤ اور شیطان اُنکو ہدایت کو توبہ کرنے لگا ہر طرح سے کہ  
 کسی امر ممنوع کو کرنا دے کہ وہ آئندہ کو توبہ کر لینگے خدا غفور رحیم ہے اُنکو بخشتیگا اور شیطان بالفعل کو توبہ کرنے دیکو اور توبہ کو تمہاری تاخیر میں  
 ڈال دے اور بیخیال تم کرو کہ ابھی تم زندہ ہیں آئندہ کو توبہ کر لینگے ایسا اُنکو نہیں چاہی نہ تو تم گناہ کرو و نہ خیال ہو کہ خدا اُنکو بخشتیگا اور آئندہ کو  
 ہم توبہ کر لینگے اور نہ تم توبہ کر نہیں دے کر و بلکہ اُدیوت کو توبہ چاہے ہو اُنکو کہ موت کا تو حال معلوم نہیں ہے کہ سوف آما ہی اور اگر بے توبہ مری  
 تو پھر بہت مشکل ہے کہ نگار و نگو و اُنکو بعد مرے کس طرح کے عذاب جو ہیں اِن جناب میرا مومنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ آدمی کو جو تین روز  
 ہیں ایک روز تو وہ کہ جو گزر گیا ہو کل وہ تو ناخوش ہو گیا۔ اُنکو بھرا نہی مہر نہیں ہے اور دوسرا روز یہ چکار روز ہے کہ جو کل کو بھرا گیا ہو ہاتھ لگنے کا  
 یقین نہیں ہے اُنکو کہ موت ہر دم موجود ہے ہو سکتا ہے کہ کل تا کہ زندہ نہ رہیں اور تیسرا روز یہ چکار روز ہے کہ جس میں توبہ آج کو دن کو جو کچھ  
 تجھے ہو سکا اور کل کی کیا خبر ہے زندہ رہے یا نہیں آج بعضے کہتے ہیں کہ جو چیز زندہ کو دیر کرے گناہ پر یہاں تک کہ میل کے وہ طرف گناہ کریں  
 اور خدا اُنکو نکوتر کر دے وہ چیز غور سے خواہ شیطان ہو خواہ غیر اس شیطان کا کہتے ہیں کہ حارث یا وارث بن عمرو محارب بنی کہ صخرہ بنو نضر  
 سے تمہارا سو خد صلح کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد صلح قیامت کب ہوگی اور تم ریزی جو ہمیں زمین میں کی ہے اُنہیں مینہ کب سیرگا اور  
 زوجہ میری حاملہ ہے اُنکا جنوگی یا لڑکی اور کل کو میں کیا کام کروں گا اور میری پیدا ہوئی جگہ کو تو جانتا ہے لیکن بتلا کہ میں من کجنگہ  
 ہو گا اُنہد تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ با نچوں مر خدا خزائن علم میں ہیں اور سو اُنکو اور کوئی نہیں جانتا ہی چنانچہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ









امراض اور دوسوت کے قاصد ہیں اور جسوقت اہل بندہ کی آتی ہو تو ملک الموت حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ بہت خبر کے بعد خبری اور  
 قاصد بعد قاصد آئی اور میں خبر ہوں کہ بعد میری خبر نہ ہوگی اور میں قاصد ہوں کہ بعد میری قاصد نہ ہوگا حکم پروردگار کا قبول کر  
 خواہ رغبت کے خواہ ناخوشی سے اور جسوقت انکی روح کو قبض کرتا ہے اور انکو خوشی اقارب فریاد و فغان میں نکھتا ہے کہ کس طرح فریاد  
 کرتے ہو قسم ہے خدا کی کہ میں شہر ظلم نہیں کیا ہے اور اہل سے پہلے انکی جان نہیں قبض کی ہے بلکہ اسکے خزانے انکو بلایا اور سزا قبول  
 کیا ہے پس چاہیے کہ تم اپنی جانوں پر گریہ اور فغان کرو نہ آپس کہ مجھکو نکھاسی پاس گئی پھیرے کرنے میں یہاں تک کہ سیکو میں زندہ اور باقی نہ  
 چھوڑوں اور بعد اسکے خدا تعالیٰ مشرکوں کے حال سے خبر دیتا ہے کہ **وَلَوْ تَرَىٰ** اور اگر دیکھو تو یہ دیکھو کہ **إِذَا الْهَرَمُونَ**  
 جسوقت گھنگار گھر کیونکہ **اَلْاَسْوَلُ دَرِيْمٌ** اگے والی دھلے ہوئی سروں انہوں کو روز قیامت نہایت ندامت اور شرمندگی سے  
**عِنْدَ رَبِّهِمْ** نزدیک پروردگار پہنچے جسکے حساب کا ہوتا ہے اور جو انکو کی محذوف ہے یعنی اور اگر دیکھو تو جسوقت کہ گھنگار  
 نیچے ڈلو والے سروں انہوں کو ہو تو نزدیک پروردگار پہنچے تو اس حالت کو دیکھ کر نہایت عبرت پکڑی تو اور سزا قبول کھینکے وہ گھنگار  
**رَبَّنَا اَوْپروردگار ہمارا اَبْصُرْنَا** دیکھا ہے جو کچھ کہ تو نے وعدہ کیا تھا **وَلَنَمُوتَنَّا** اور سنا ہے جسے تصدیق تیری  
 پیغمبر کی یا ہول قیامت اور آواز نور کو سنا ہے **فَاذِجْنَا لَعَلَّ صَالِحًا** پس پھر دی تو ہو کہ دنیا میں کام کریں ہم نیک  
 اور اعمال خیر بجالائیں **اِنَّا مُوقِنُونَ** تحقیق کہ ہم یقین کر رہے ہیں قیامت کا اور اعمال کی جزا ملے گا کہ ہم نے اپنی انہوں  
 سے دیکھ لیا ہے اور اب ہمکو سچیں کچھ شک باقی نہیں ہے اور جسوقت مشرکین یہ بات کہیں تو خدا تعالیٰ فرما **لَوْ تَرَىٰ** اور اگر  
 جانتے ہم **لَا تَكُنَّا لَهٗ دِيْنًا** ہم دنیا میں کل نفس **هٰذَا هِيَ** ہر نفس کو رہنمائی انکی یعنی اگر ہم چاہتے تو انکو جبر  
 کر کے ایمان اور عمل نیک پہ لاتے اور انکو ایسی چیز دیتے کہ جسکے وسیلہ سے سب ایمان کو اختیار کرتے لیکن یہ ہم مخالف تکلیف ہے اور تکلیف  
 ہے کہ آدمی اپنی اختیار سے ایمان لائی تاکہ مستحق ثواب اور روح کا ہو پس سب سے ایمان لائیں ہم نے انکو مجبور نہیں کیا بلکہ ایمان کفر کو ہم ظاہر  
 کر دیا اور راہ حق اور باطل و نو بیان کر دی اور ایمان اور کفر انکو اختیار میں کر دیا جسکو چاہیں اختیار کریں لیکن انہوں نے اپنی ارادہ کفر کو  
 اختیار کیا اور ہدایت کو ترک کیا اور اسکے سبب مستحق عذاب کے ہوئے چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلِكَنَّ** اور لیکن ثابت  
 ہوئی ہے یہ بات مجھکے **لَا مَوْلَانِ جَهَنَّمَ** ملہ نہ پروردگار میں فرخ کو میں **الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ** جنوں اور لوگوں  
 کفر کر رہا ہوں **اَجْمَعَيْنِ** سب سے اور کہا جائیگا بروز قیامت کہ تم جو ایمان لائے کافرو باوجود دیکھو معجزوں و دلیلوں ایمان  
**فَدُوْقُوا** پس چھو تم عذاب و فرخ کا یہاں **اَسْبِغْ لَكُمْ** سب کو فراموش کیا تم نے یعنی ترک کیا تم نے مثل فراموشی ہو والو کو  
 نہ رہت جانتے **لَقَاءَ تَوْمِكُمْ** ہذا **مُتَخِفَتَيْنِ** ہنسنے والی کو سبب کہ تم نے ایمان اختیار کیا ہے **اِنَّا لَنَبِيْنَاكُمْ** تحقیق  
 ہم بھول گئے تھو تو اب سے یعنی ترک کیا ہے تھو عذاب دائمی میں پھر ہرگز ہم تمکو یاد نہ کریں ہم سے معاملہ بھول جانیا تو کسا کیا ہے کہ  
 جیسے کوئی کسیکو بھول جاتا، اور پھر یاد نہ کرے ایسے ہی ہم تمہاری کہی خبر لینے اور تمکو دوزخ میں پڑھیں گے **وَذُوْقُوا** اور چھو تم  
 کافرو عذاب **الْخُلْدِ** عذاب ہمیشہ کو یہاں **لَنَمْلُوكَنَّ** تم کو سبب پھیرے کہ تم عمل کرتے کہ کفر اور گناہ کرتے  
 تمے منقول ہے کہ بروز قیامت بندو تمکو مقام حساب میں پھیں اور بعد حساب کرنے اہل فرخ کو دوزخ میں نہ کریں تو فرشتے اٹھیں اور  
 انکی شفاعت کریں حق تعالیٰ بعضے آدمیوں کو دوزخ کی راہ سے پھیرے اور باز رکھو اور بعضے پیغمبروں کی سفارش سے خلاصی پائیں اور بعضی شہداء  
 اور مومنین صالحین کی شفاعت سے رومی پائیں اور بعد اسکے رحمت الہی صحت خوب میں بکرا آئے اور کہے کہ **اَوْخَدَا** مجھکو بھی شفاعت کرنی  
 بھیج سکتی ہے حق تعالیٰ فرمائے کہ شفاعت کرو تو ہر مومن اور مومنین حق میں مجھکو وہ یاد کرتے تھے اور یا مجھے دوزخ میں نہ فرمائیے کہ مجھکو

[illegible]



خلقت کا شروع ہوا اور فرما تا ہی خدا نہیں لوگوں کو حقیر کہ فلا تعلم نفس لیس نہیں جانتا ہی کوئی نفس فرشتہ مقرب زینبیر رسول کہتا  
 اَخْلَعَ لَهْمُ جَوْجَہُہُ بوشیدہ رکھا گیا ہو واسطے ان شب کے اٹھنے والوں اور راہ خدا میں حرج کرنے والوں کو مَن کَرُوْا اَعْلٰیٰ رُشٰی  
 چشم سو کہ جسکے دیکھنے سے آنکھیں روشن اور زندہ ہوں اور رنجی کو جزو اور یعقوب بسکون یا پڑھا ہی اور باقیوں کے بفتح یا اور ابن ہود  
 رویت ہو کہ توبہ میں لکھا ہی کہ جسکے نے تیار کیا ہو واسطے ان لوگوں کو کہ پناہ ملو بستر بٹھاتے ہیں اور مسکندہ کے پیچہ کو کہ کسی نے پیچہ نہیں  
 دیکھا ہی لکھو اور کسی کان نہیں سنا ہی لکھو اور ویس کی مٹی کے نہیں گزرا ہی اور خدا فرما تا ہی کہ یہ مننے ہو واسطے تیار کیا ہی جزاء  
 وطلو بلا دیو کے پاک اتوا ساتھ پیچہ کے کہ تھو وہ خلوص نیت کے یَعْمَلُوْنَ عمل کے تے حضرت صادق علیہ السلام سوا ایک بیٹ  
 کے فقرات میں منقول ہے کہ نہیں ہے کوئی عمل نیک کہ بندہ کرتا ہی مگر کہ واسطے اُنکو ثواب ہے قرآن میں لکھا ہوا اور نماز شب خدا تعالیٰ نے اُنکو  
 ثواب کے بیان نہیں کیا ہو واسطے بزرگ ہوا کی شان کے نزدیک اُنکو پس مایا کہ تھانی جو بیہم سے یعملون تاک بعد چند فقرہ کو اُن حدیث میں  
 مذکور ہے کہ راوی نے کہا کہ قربان نہیں ہتیرا و فرزند رسول صلعم میں جاتا ہوں ایک مکر کے بوجھوں مگر مجھکو شرم آتی ہو فرمایا کہ بچہ تو  
 میں نے بوجھا کہ کیا بہشت میں اک بھی ہو فرمایا کہ بہشت میں ایک دخت ہو کہ ہند تھا ہوا و نکو علم کر گیا وہ اُن دخت پر چلی گئی اُن دخت  
 میں سو اپنی وار نکلی گئی کہ خلق کے بھی اپنی خوش آواز نہیں سنی و فرمایا کہ یہ عروس و اُن اُن شخص کے کہ جنہو ترک کیا ہے دنیا میں شکاراگ کا  
 خدا کے خوف ہو پھر راوی نے کہا قربان ہو میں تم پر کچھ اور زیادہ بیان فرما تا ہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دست قدرت بہشت بنایا ہی اور  
 نہیں دیکھا ہی لکھو کسی آنکھ نے اور نہیں علم ہوا کہ ہر کوئی مخلوقات سے کھولتا ہی لکھو خدا ہر صبح کو اور فرما تا ہی اُن بہشت کو کہ زیادہ کثرت  
 اپنی خوشبو کو اور یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ ہے کہ فلا تعلم نفس لیس نہیں جانتا ہی اہم من فرقہ عین اور جنات سو صلعم نے فرمایا ہی کہ تیار کیا ہی میں  
 وطلو نیک بندہ کو پیچہ کہ نہیں دیکھا ہی لکھو کسی آنکھ نے اور نہ سنا ہی لکھو کسی کان نے اور نہ ویس کی سیکر زیادہ نہیں علم کیا ہی میں لکھو اور ہر کو  
 اگر چاہو تم بڑھو کہ قرآن میں موجود ہے فلا تعلم نفس الا یہ و شیعہ اپنی دو نوکی کتابوں میں کہ ہے کہ ولید بن عتبہ بن معیط کہ براہ راوی  
 عثمان کا تھا یہ لوگوں میں علی بن ابی طالب علیہ السلام مقام میں کھڑا کہ ہو علی توڑ کا ہی اور میری جوانی کی قوت مجھے زیادہ ہے اور  
 زبان آوری میری مجھے بہتر اور سنان میری تیری سنان بہت تیز ہو اور شکر میں یادہ ثابت قدم میں جس مجھے ہر اہل زمین اُنکو  
 جواب میں فرمایا خاموش ہو و ہر کار فاسق چھکو کہاں طاقت کہ میرے مقابلہ میں فخر پنا بیان مجھے اور مجھے تو کھنگو کہ شہد تعالیٰ نے  
 یہ آیت نازل کی کہ اَفْئِن كَانَ مَقْصُودُکُمْ اَنْ تَنْتَفِیْزُوا مِنْ اٰیَاتِ الْاِخْلَافِ اَوْ تَنْتَفِیْزُوا مِنْ اٰیَاتِ الْاِخْلَافِ اَوْ تَنْتَفِیْزُوا مِنْ اٰیَاتِ الْاِخْلَافِ اَوْ تَنْتَفِیْزُوا مِنْ اٰیَاتِ الْاِخْلَافِ  
 فَاَسَقًا مانند شخص کے ہے کہ وہ فاسق بدکار باہر ہو نیوالا حکم خدا سے یعنی ولید بن عتبہ کا کیستون نہیں باہر میں شرفاء  
 رتبہ میں اور ہر ایک حال میں لکھا ہی کہ عثمان بنی خلافت میں ولید کو کوفہ کا حاکم کیا تھا شب کو کھو شراب نوش کی صبح کو مسجد  
 میں آیا اور رام بنکر لوگوں کو نماز جماعت پڑھائی اور نماز صبح کی چار رکعت حالت سستی میں پڑھائی اور نماز میں لوگوں کو طرف منہ کر کے  
 کہا کہ چار رکعت پڑھی اگر کہ تو زیادہ کروں کہ ہفت میں خوشی میں میں لوگوں جاتا کہ یہ سست ہے اور حالت نشہ میں کھتا ہی اور  
 عثمان کو انہوں ایک خط لکھو حال کا لکھا عثمان آدمی بھیج کر لکھو لایا اور بعض آدمی کو فکے بھی لکھو ہمراہ آؤ اور انہوں لکھا ہی  
 دہلی اس کے شراب نوش کی مٹی اور حالت سستی میں دو رکعت کی چار رکعت بھی امد کہ لکھا میں جا رہی بھی زیادہ کروں عثمان نے  
 امیر المؤمنین سے مشورہ کیا حضرت فرمایا کہ لکھو اپنی کوڑی مارنے چاہئیں امیر یہی سبب تھا کہ ولید نے زمانہ خلافت امیر المؤمنین علیہ السلام  
 میں بیعت کی تھی غرض ہے کہ جسکے فرمایا کہ میری رفاقت میں نہیں ہو اُنکو کہ مقام میں بہشت میں ہے اور عجب فاسق کی فرخ  
 میں چنانچہ اُنکی تفصیل میں فرمایا کہ امثال الذین اٰھلوا لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور غیرہ و عیال الصالحات

اور عمل کیوں نہیں ہو سکتا نیک فلہم جنات المأویٰ ہیں اہل ان کے ہیں بہشتیں نبوی کی کہ حقیقت میں جگہ ربی کی مہمیں بیٹے  
وہی ہی ہو سکتا کہ دنیا تو وہ مقام ہی کہ مجبور اور ناجار و بالسنو کو چکرنا ہوگا بخلاف آخرت کے کہ ہمیشہ ربی کی جگہ وہی ہو سکتا ہے جنات المأویٰ  
وہ بہشت ہے کہ جو عرش کے جانب راست ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نام انکا مآویٰ ہو سکتا ہے کہ ارواح شہداء اور صالحین کی انہیں جگہ پر لگی  
اور رحمتی برقرار قیامت میں خالص عقیدہ کو وہ بہشت عطا کرے گا اور وہ بہشت کائنات کی ضیافت میں بیگنا اور نرالا حال واقع  
ہوگا یعنی وہ بہشت کے جسکا نام جنت لہاویٰ ہے وہ پیش کش ہوگا اور ضیافت میں بیگنا مومنین خالص عقیدہ اور نیک اعمال کے ہمارا گناہ  
بغیر ان کے سبب سچے کہ تھو وہ عمل کرتے کہ جسکے سبب مستحق ہیں بخشش ہووے **وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا** اور لیکن جو لوگ کہ باہر  
ہو جو طریق حق سے قیام الگار و یس جگہ رہنے کے کی آتش و فرخ ہے **كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا**  
**مِنْهَا** کہ نکلیں اس آتش و فرخ سے عذاب شدت کی جہت تو **أَعْبُدُوا فِيهَا** کہ پھر وہی جائیگے وہی جگہ پر رہیں  
ہیں اور منقول ہے کہ جو عرش کے آگاہ اور پر کو پھینکیں تو وہ و فرخ کے دروازہ کے نزدیک پہنچ جائیگے اور ارادہ باہر آئیں گے کہ  
نہیں و فرخ کے آگاہ کے گزریں مار کر و فرخ کے تحت میں انکو پہنچاؤ گی **وَقِيلَ لَهُمْ** اور کہا جائیگا **هَٰؤُلَاءِ** یعنی ملائکہ از روئے امانت انکو  
کہیں کہ **ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ** جہنم عذاب الگار **الَّذِينَ كُنْتُمْ بِهِ تَكْدِرُونَ** وہ عذاب کہ تھو تم سب سے ایک کے تکیہ کرتے  
اور تھو تھے عذاب نہوگا اور ہمیشہ انکو جھٹلاتے تھو **وَلَنْدِيْقْتُمْ** اور رہتے جھٹائیگے ہم ان کہ والو انکو **مِنَ الْعَذَابِ** الگار  
عذاب الگار کہ وہ دنیا میں قتل ہونا اور پھر ہونا یا جہت میں عذاب چھنا ہی یا عذاب پھر ہے **دُونَ الْعَذَابِ** الگار سوا  
عذاب الگار کہ وہ عذاب آخرت کے **لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ** تاکہ وہ رجوع کریں اور پھر میں پھر سے طرف طریق حق کے اور حضرت امام محمد باقر  
علیہ السلام منقول ہے کہ مراد عذاب دینی و خروج امام مہدی آل محمد ہے کہ کفار پھر جہنم کرے اور سب کو تباہ اور قتل کریں اور حضرت صادق علیہ السلام  
فرمایا ہے کہ عذاب دینی سے مراد عذاب قبر و آرمی کے لکھا ہے کہ وہ عذاب جہنم شاید کہ وہ رجوع کریں دنیا میں اسکو چھنے عذاب کے اور رجوع کر  
نظر اہل ولایت کر لیں اور کٹر مفسرین کہتے ہیں کہ وہ مصائب ہیں دنیا میں یا قتل ہونا یا بزرگ بد راویا مبتلا ہونا اگر کسی میں سے کبریا  
بریں و خط میں مبتلا رہی یا خاک کہ مرور اور کتا انہوں کے کھایا اور یا عذاب قبر و **وَمَنْ أَظْلَمُ** اور کون سے کفار زیادہ سے **هَٰؤُلَاءِ** ذکر  
**بِآيَاتِ رَبِّهِ** ان شخص کے نصیحت یا جاگ سنا نہ نشانیوں قدرت پرور و گارہی کے یا سنا نہ تھو قرآن کے **لَوْ أَعْرَضَ عَنْهَا** پھر  
شہر پھر لیوے اور تال انہیں کریں **أَلَمْ يَكْرِمْ** تحقیق ہم کھنگاروں سے **مُنْتَقِمُونَ** بدل لینے والے ہیں کہ انکو  
عذاب کریں اور جو شخص زیادہ ظالم ہے انکا تو کچھ ذکر ہی نہیں کہ وہ سخت عذاب میں گرفتار ہوگا اور جو بوقت کہ کفار قریش نے باجوہ و مکنے  
مخبروں دشمن کے بغیر حق کو جھٹلایا تو حضرت کو بہت بچ ہوا خدا تعالیٰ نے وہ لوگ سنی سید عالم کے قصہ حضرت موسیٰ کا بیان کیا چنانچہ فرمایا  
**وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ** اور بہتہ تحقیق می ہمنے موسیٰ کو کتاب کہ وہ نوریت ہو جسے کہ ہمنے جہاں قرآن ماری **فَلَا تَكُنْ**  
**فِي مَرْتَبَةٍ** نہو تو یہ شک کے **لَقَائِهِ** ملاقات اس قرآن کی ہو اور یا ملاقات مئی موسیٰ کے سے نوریت کو نزدیک خدا کے سے  
اور کٹر مفسرین کہتے ہیں کہ یہ بھی نہیں تو یہ شک کے ملاقات کرنی اس موسیٰ کے سے کہ بیشک تو میں دنیا میں ملاقات کر چکا آدمی ہی ہو کہ  
شب علاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ کو ملاقات کی چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بوقت کھنگارہاں پر لکھے تو میں موسیٰ کو دیکھا کہ وہ جہنم  
اور فرما نہ تھا **وَجَعَلْنَاهُ** اور کیا ہے اس موسیٰ کو کتاب کے **هَٰذِي** لینی اسرا ئیل ماہ راست و کھلا ہوا واسطے  
نئی ہر ایک **وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ** انکو ہمنے **أُمَّةً** یقیناً **وَلَقَدْ** امام اور پیشوا کہ ہدایت کرتے تھے وہ لوگوں کو تو رب کے  
چشم و بامریکا ساتھ حکم ہمارے کے **لَمَّا صَبَرُوا** جو بوقت صبر کیا انہوں اور غرہ اور کسانوں نے **لَمَّا كَلَّمَ** کھر سو اور میں کی نصیحت

پڑھا یعنی اسے اسکو صبر کیا ہو انہوں ایمان پر یا قوم کی سختیوں یا خدا کی طاعت کے اختیار کرنے پر یا گناہوں پر پھیر کرنے پر وہاں تو  
**یَا بَنَاتِ** اور تھے وہ ساتھ نشانوں قدرت ہمارے **یَوْ قَدْ قُلْتُنَّ** یقین کرتے اور یہ شمار ہی اس امر کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری اہت میں  
 بھی ہم امام کیلئے یعنی جیسے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ہے ایسے ہی تجھ کو دی ہے ہدایت کرنے کو اور جو جیکہ اسکو اہت میں امام محمد  
 ہدایت کرتے تھے ایسے تیری اہت میں امام مقرر کیلئے کہ وہ ہدایت کریں لوگو کو طرف حق کے اور موسیٰ کی اہت میں بارہ تھے ہتھکام انہیں  
 میں بھی بارہ ہوئے اور مثل ائمہ بنی اسرائیل ہوں صبر کیا تم کے ایذاؤں اور طاعت خدا پر اور لوگو کو ہدایت کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ امام کتاب خدا میں طرح کے ہیں ایک تو ان دنوں سے وہی کہ خدا فرمایا ہو **وَجَعَلْنَا اَیْمُنَہُمْ یَمَیْنُہُمْ** باہر کا یعنی ہدایت کرنے کو  
 ساتھ حکم ہمارے اور نہ ساتھ حکم آدمیوں کو اور مقدم کھینکے حکم کو خدا کو لوگو کو حکم پر ان کے ہاتھ تحقیق کہ ہر دو گار تیرا ہو **یَقْضِیْ**  
**بَیْکُمْ** وہ حکم اور فیصلہ کرے گا اور میان ان آدمیوں کو **یَوْمَ الْقِیَامَةِ** دن قیامت کے **فَیْمَا کَانَ اَوْ فِیْہِ** جہاں آج کے تھوہہ جہاں  
**اَنْتُمْ یَخْتَلِفُوْنَ** اختلاف کرتے ہو دین میں اہل حق کو اہل باطل سے جدا کرے اور ہر ایک کو موافق اہل حق کے جزا دی  
**اَوْ اَمْ یَحْذَرُہُمْ** کیا نہیں ہدایت کی ہے واسطے ان اہل مکہ کے اس امر کے کہ **اَھْلَکُمْ اَمِنْ قَبْلِہُمْ** گننے ہلاک کی ہیں  
 جسے پہلے سے **مِنَ الْقُرُونِ** قرون سے مثل قوم ثمود اور عاد کے کہ **یُحْشَوْنَ فِیْ مَسَاکِنِہُمْ** جتے ہیں کہ وہ کس طرح مسکانوں  
 کے جگہ جوت کہ سفر اصرار کرتے ہیں ان کے مسکانوں کی آوار اور خلاست کو دیکھتے ہیں اور فاعل **لَمْ یُکْمَلْ** کام آگیا میں سے یعنی **لَمْ یُکْمَلْ** نہیں  
**اِنْ فِیْ ذَٰلِکَ** تحقیق کہ سچ اس ہلاک کرنے پہلو فریاد کیا **اٰیَات** لہذا نشانیاں نصیحت اور عبرت کے ہیں سنیوں کو دیکھنے والوں کو  
**اَقْلَامُہُمْ** کیا پس نہیں سکتے ہیں ان باتوں کو دل کے اور ہم کے کانوں سے تاکہ نصیحت کریں **اَوْ لَمْ یَرْوُا** کیا  
 نہیں دیکھا ان بھار کرنے کہ **اَنَّا لَنَسُوْقُ الْمَآءَ** تحقیق کہ ہم چلاتے ہیں پانی کو یعنی بھیجتے ہیں بارانِ رحمت کو **اِلَیْ اَرْضِ الْجَوْدِ**  
 طرف زمینِ سخاوت کے **فَلَنَجْزِیْہِہٖ** پس نکالتے ہیں ہم ساتھ اسکو یعنی ساتھ آب باران کے **نَزْرًا** زراعت کو اور جسے طہی ہو جس چیز نام  
 ایک جگہ کا ہے ولایت میں ہیں کہ پانی نہ پونخوا ہاں نہیں پہنچ سکتا یہ خدا کا آباراں ہیں میں خشکیاں پہنچتا ہوں اور ہر گز نہایت  
 اور دخت اور گھاس پیدا ہوتے ہیں تاکل **مِنْہٗ** کھاتے ہیں اس زراعت کے **اَلْعَامِہُمْ** جو پانی کے یعنی جو سار زراعت کا  
 اور پھر دختوں اور گھاس کو چبا کھاتے ہیں **وَالْفَسْمُ** اور نفس انکو کھاتے ہیں غلہ اس زراعت کا اور میوہ دختوں کا **اَفَلَا**  
**یَبْصُرُوْنَ** کیا پس نہیں دیکھتے ہیں یہ ہلکے کہ رہنمائی پائیں اسے اور راہ لیجائیں ف کمال قدرت خدا اور جانیں جو کوئی کساد  
 زراعت کے آگاہانے پر زمین خشک میں ہے تو وہ قادر زندہ کرنے پر مردوں کو بھی بعد مرنے کے **وَلَقَوْلُوْنَ** اور کہتے ہیں وہ کفار کہ کہ  
**مَقْوَ لَہٰذَا الْقَوْمِ** قریب یہ فتح کہ مومنین کہتی ہیں ہلکے کہ مشرکوں فتح ہوگی یہ وعدہ تھا کہ جلد یہ کو فتح دکھلاؤ ان **کُنْتُمْ**  
**صَادِقِیْنَ** اگر ہوتے راست گواہی وعدہ میں کہتی ہیں مراد اس فتح کے ہے اور بعض کہتی ہیں کہ مراد اس عذاب کے روزِ بدر کا اور  
 بعض کہتی ہیں کہ مراد اس عذابِ زقیامت کا ہے **قُلْ** کہہ دو محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو جواب میں **یَوْمَ الْقِیَامَةِ** دن فتح کا خواہ فتح کہہ دو خواہ  
 جنگ بدر کا کہ **یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا** نہ نفع بخشے گا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے ایمان نہ لائے ایمان تھا ہوا کہ جوت وہ متحمل ہو  
 تو پھر انکو ایمان لانیسے کیا فائدہ ہوگا **وَلَا یَنْظُرُوْنَ** اور نہ وہ مہلت دے جائیگا عذاب قبل کا تو قریب کی اور یہ کہ ایمان لانا برز قیامت  
 انکو فائدہ بخشے یہی نہ ہوگا **فَاَعْرَضْ عَنْہُمْ** پس متوجہ نہ ہوئے تو انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم از روی ایمان کے اور کھوت طوم تک چھوئے **وَاَنْتَظِرْ**  
 اور منتظر رہ تو نصرت خدا کا **اِنَّہُمْ مُّنتَظِرُوْنَ** تحقیق کہ وہ انتظار کریں ایمان لائیں **فَلِیْسَ لَہُمْ سُوْرَةُ الْاِنْشَاقِ**  
 یہ سورۃ ملنی ہے اور ہمیں شمار نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی سورۃ چاہے بہت چھوٹی یا بڑی سورۃ ہر سورۃ میں

الثقلۃ

سورة الاحزاب





اور نہ ہم تک ہیں اور خدا دشمن بن گاہی اور جبریل اور میکائیل اور خدا دشمن کے کافروں کا اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہوں کہ نماز میں کھڑے  
 ہو اٹھ کے کسی دوسری چیز کی طرف متعلق ہو تو وہ شخص قریب اپنے سر اور عید حقیقت پھر کی ہو کہ جس کا ارادہ کیا ہو اپنی نماز میں اور بعد  
 اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور جیسا کہ اکر کے سٹے و دول نہیں ہو سکتی ایسے ہی یکسورت ایک رو کی ماں اور نہ جہ نہیں ہو سکتی چنانچہ عرب کے  
 کھانگن کہتے تھے کہ اگر کوئی اپنی زوجہ کو کھجور پر تو مثل پشت ماں میری کے ہی تو وہ زوجہ مثل اس کے ہو جاتی ہے خدا تعالیٰ لکے  
 گمان کر و کرے کہ **وَمَا جَعَلَ ذُو الْجَنِّتِ إِلَّا لِلنَّاسِ** اور یہیں کیا ہی خدا جو روں تمہاری جس کو کہ **نَظَاهِرُ** میں پشت باغی کہتے ہوتے  
**أَمَّا لَكُمْ فَايَسَّرَ** تمہاری ہوا ہو کہ مرتبہ زوجہ کا خادم ہو گیا ہو اور ماں مخدوم ہوتی ہے یہ دونوں ایک مرتبہ میں کہتے ہیں جمع ہو سکتی  
 ہیں اور تفصیل اسکی سورہ مجادلہ میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کو نفع اور یقوت کے اللہ پر دعا ہے بدون یا کے اور نظائر دونوں میں عام  
 نے بغض تا اور تخفیف ظاہر ہے اور اہل کو تو سوار عام کے بفتح تار اور تخفیف ظاہر ہے اور اہل کو بفتح تار اور تشدید ظاہر ہے اور  
 اور باقیوں کے نظائر دونوں بدون الف کے اور ظاہر اور بار کے تشدید ہے اور جیسا کہ ایک شخص کی ہوا و دول نہیں ہو سکتے ایسی ہی بھی نہیں  
 ہو سکتا کہ ایک شخص کی کیا بنایا ہو اور دوسرے شخص کا بھی بنایا ہو چنانچہ فرمایا ہوں کہ **وَمَا جَعَلَ** اور نہیں کیا ہوا خدا **أَعْيَا** کو بلا لکے  
 تمہاری کہ **أَبْنَا لَكُمْ** بیٹے حقیقی تمہارے کہ اپنی نطفہ سے ہو گا وہ فرزند حقیقی اور پہلی ہوتا ہو اور جو کوئی اپنے نطفہ سے نہیں ہوتا ہی اور نہ کو بائیں  
 کہتے ہیں یہ فرزند میرا ہی تو وہ فرزند عارضی ہوتا ہو ایک شخص میں دو نوم کہتے ہیں جمع ہو سکتے ہیں اصل میں حضرت صادق علیہ السلام  
 ا طرح منقول ہے کہ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا۔ تو لگے مال کی تجارت کے معاملات کیا کرتے تھے ایک مرتبہ بازار  
 عکاظ میں تشریف لگے وہاں یہ بن جانے کو دیکھا کہ فروخت ہو رہا ہو اور حضرت انکو دیکھا کہ تھیل اور فہم ہی انکو خرید کر لیا جبکہ حضرت  
 پیغمبرؐ تو وہ بھی سلمان ہو گیا اور غلام حضرت کا مشہور تھا جس وقت انکو باب حارثہ کو خبر ہوئی تو وہ کہہ میں آیا اور وہ ایک رو حلیل القدر تھا پہلو  
 حضرت ابوطالب کے پاس گیا اور کہا کہ میرا بیٹا قید ہو کر چلا گیا تھا اور میں سنایا کہ تیرے بھتیجے محمد کے پاس ہے تو اپنے بھتیجے سے کہہ یا تو وہ انکو فروخت  
 کرے او یا تنہا فدیہ لے لے اور یا انکو آزاد کرے ابوطالب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا حضرت فرمایا کہ میں انکو آزاد کیا جاؤں چاہی وہ چلا جاوے  
 کھڑا ہوا اور انکو زندہ کاتہ بکڑا کہ اپنی عمر لے جاؤ زندہ ہو کہا کہ اپنے شرف و حسب میں چل کر تجاڑیہ کہہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز نہ چھوڑا کھانا  
 نے کہا کہ تو پہنا حسب رنہب چھوڑ کر قریش کا غلام ہونا ہی زیادہ کھانا میں رسول خدا کو کھپا چھوڑ دینا جب تک کہ میں نہ ہوں انکا باپ غنیمہ ہوا  
 کہا کہ ہو کر وہ قریش کی تم گواہ رہو کہ میں اس سیزار ہوں اور یہ میرا بیٹا نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ سب گواہ رہو کہ زندہ میرا بیٹا ہو اور میں انکا  
 وارث ہوں اور وہ میرا وارث ہے ان فریاد بن محمد کہہا جاتا تھا اور رسول خدا انکو بہت دوست رکھتے اور زندہ انکا نام رکھا تھا جس وقت  
 رسول خدا نے طرف سے ہجرت کی تو زینب بنت جحش سے کہ حضرت کی بیوی تھی انکا نکاح کیا ایک مرتبہ رسول خدا نے ایک گھڑی کام کیا تو انکے لئے توہن  
 زندہ گھڑی تھا لیکن زینب بنت جحش جو وہ میں بیٹھتی تھی رسول خدا کو کہہا کہ حضرت کی نظر زینب بنت جحش پر اور وہ نہایت جنت تھی اہت فرمایا کہ  
 سبحان اللہ خالق انور و تبارک انتہی ان خالقین یعنی پاک ہے بدگر نوالا نور کا اور بزرگ ہے خدا بہتر پیدا کرنے والا سب پیدا کرنے والوں سے اور یہ حکم حضرت  
 وہاں سے چلے آئے اور بعد اسکے زینب بنت جحش میں یا زینب نے انکو خبر کی کہ رسول خدا تشریف لائے اور مجھ کو چھوڑ دیا کہ سبحان اللہ خالق انور و تبارک انتہی  
 حسن الخالقین نے یہ نہ کہہا کہ تو جانتی ہے کہ میں مجھ کو طلاق دے دوں بعد کہ رسول خدا مجھے نکاح کر لیں شاید حضرت کے دل میں تیری طرف سے کچھ اثر ہو  
 زینب نے کہا کہ ہاں ہو کہ تو مجھ کو طلاق دے دو اور حضرت بھی مجھے طلاق کر دیں یہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ کفر بلان ہو میرے والدین یا  
 رسول خدا مجھ کو زینب سے اپنی ہی خبری ہو اگر آپ رضی ہو تو میں انکو طلاق دے دوں بعد کہ حضرت نے نکاح کر لیں حضرت فرمایا کہ نہیں اور جانا  
 خدا ہی ذرا اور اپنی زوجہ کو نگاہ رکھ بعد کہ خدا تعالیٰ نے رسول خدا کو مکہ یا زینب سے نکاح کر لیا بعد طلاق زینب کے اور نہ کہہاں سورۃ میں

نشانہ تھا آئینا اور جب حضرت مجاہدؒ سے نکاح کیا تو منافقین نے حضرت پر طعن کیا کہ یہ کو کھتا ہے کہ زوجہ ہر کی حرام ہے اور خود ہی  
 ہر کی زوجہ سے نکاح کر لیا ان کو کنگھان باطل کو خدا تعالیٰ نے روکیا اور فرمایا کہ خدا کے ہاتھ لکھو بٹیا نہیں کیا ہے اور بیٹا حقیقت میں  
 ہے کہ اپنے نطفہ سے پیدا ہو گا لکن یہ یعنی ایک شخص کے دو دل ہو گا اور زوجہ کا ماں بچانا اور بالک بٹیا ہو جانا **قُلْ لَكُمْ بِأَقْوَامِكُمْ**  
 تمہارا یہو ساتھ مومنوں تمہاری کہ یہ فقط تمہاری منہ کی بات ہے کہ جسکی کوئی حقیقت نہیں ہے زبان کے اپنے جو چاہو سو کہہ دو **وَاللّٰهُ يَقُولُ**  
**الْحَقُّ** اور خدا کھتا ہے حق اور رست جو کہ مطابق واقعہ کے ہے **وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ** اور وہ دکھاتا ہے راہ راست کو اور وہ کہ  
**ادْعُوهُمْ** بکارو تم ان فرزندوں کو اور نسبت **وَلَكُمْ بِأَهْلِهِمْ** وہی باپوں کے کہ جسکی نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں **هُوَ أَقْسَبُ**  
**عِنْدَ اللّٰهِ** وہ بکار زیادہ راست ہے نزدیک خدا کے اور نہایت درست ہے مطابق کچھ **فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ** اگر نہ جانو ان کے باپوں  
 باپوں کو کہ وہ لڑکے کن فرزند ہیں **فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ** پس بھائی تمہاری ہیں مہج دین کے **وَمَوَالِيكُمْ** اور وہ دوست تمہاری  
 دین میں یعنی بہادر اور دوست تمہاری ہیں پس انکو بکارو تو کہو یہ بھائی تمہاری ہیں یا دوست تمہاری اور مولیٰ کلام عرب میں چچا کے بیٹوں  
 وہی بھی ہے **وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ** اور نہیں اور تمہارا گناہ **فِيهِ أَصْحَابُ** چچا کے گناہ کی ہے تنہا اور کسی قباحت کی  
 نہ جانتے تھے مانتے پہلے اور یہ کہ وہ بن محمد کہتے تھے اور با بعد وار وہ بنو منافق بنو لکھتے تھے **وَلَكِنْ** اور لیکن گناہ **فَالْعَمَلُ** قلوب  
 وہ چیز ہے کہ قصد کیا ہے دلوں تمہاری ہے کہ عدا کی نسبت باپ کے غیر پر کھڑے کی ہے باوجود وار وہ بنو منافق کے **وَكَانَ اللّٰهُ**  
 ہے خدا غفوراً بخشنے والا گناہ اس شخص کا کہ خطا کرے **رَحِيمًا** مہربان ہے اگر عدا کھنی والا تو یہ کہہ کہ اسکو گناہ کو بخشدی اور بہت مذہب  
 میں بالک کیو طواریت نہیں اور منقول ہے کہ جب سور سوختا جنگ تبوک کے جا نیکا ارادہ کیا تو سب مانو لگو میرا چلنے کا حکم دیا بعضے نے جواب کہا کہ  
 ہم اپنی باپے رما کے اجازت جانیکی حاصل کر لیں آیت نازل ہوئی **النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ** پیغمبر زیادہ لائق اور سزاوار ہے  
 ساتھ مومنین کے **مِنَ النَّفْسِ** تم نفسوں انکو سے جمیع مومنین میں اور دنیا کے ہو طو کہ جو کچھ وہ فرما تو عین صلاح اور فلاح بندہ کی نہیں  
 بخلاف نفس اپنے کے کہ حکم نکالے نہیں پس واجب ہے سب مومنین پر کہ انکو نزدیک سوئنا زیادہ دوست ہوں انکو نفسوں اور حکم حضرت  
 کا مقدم ہو غیر کے حکم پر اور حضرت فرمایا ہے کہ کوئی مومن نہیں ہے مگر کہ میں اولیٰ ہوں انکو نفس سے دنیا اور آخرت میں اور فرمایا ہے حضرت نے کہ  
 کوئی تم میں سے مومن نہ ہو یہاں تک کہ میں یا وہ دوست نہیں انکو نزدیک اس کے باپے رماں اور فرزند اور جمیع مومنین سے پس چاہیے کہ حکم  
 رسول خدا کا سب سے پہلے ہو کہ سے زیادہ لازم ہو **وَإِنْ أَرَادَ وَاجِدُ** اور بیسیاں اس حضرت کی **أَمْرًا** ان مومنین کی میں تعظیم  
 اور حرام ہونگی جیسے کہ اپنی ماں حرام ہے اور تعظیم انکی لازم ہے ایسے ہی رسول خدا صلعم کی بیسیاں ہیں جب تک کہ طاعت خدا میں باقی ہیں  
 اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ بیسیاں رسول خدا کی حرام نہیں مثل ماؤں تمہاری ہیں اور حضرت صاحب الزماں علیہ السلام فرماتے ہیں چھٹا  
 کیا معنی ہے اس طلاق کے جو کہ رسول خدا امیر مومنین کے تفویض کی تھی فرمایا کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا کہ بیسیاں رسول خدا کی مومنین کی ماؤں ہیں  
 حق تعالیٰ انکو خاص کیا اس شرافت میں کہ انکو مومنین کی ماں فرمایا اور رسول خدا امیر مومنین فرمایا کہ انکو ان میں یہ شرف میری بیٹیوں کو واسطے باقی  
 ہے جب تک کہ وہ طاعت خدا میں ہیں اگر وہ نافرمانہ روی خدا کی کریں میرے تیرے اور خروج کریں پس طلاق کہہ تو انکو اور اس شرف انکو خارج کر  
 کہ اور مومنین کی ماں ہونگی شرافت سے انکو ساقط کر پس شرافت انکو دور ہو جاوگی اور جیسے کہ بیسیاں حضرت کی مومنین کی ماؤں ہیں ایسی ہی  
 رسول خدا صلعم سے مومنین کے باپ ہیں چنانچہ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کہتے ہیں کہ اس آیت کو اس طرح ترجمہ ہے کہ  
**وَإِنْ أَرَادَ وَاجِدُ** انہا انہم وہو ابائہم اور تم نے بھی لکھا ہے کہ وہو ابائہم انہم نازل ہوا اور حضرت کو جو باپ کہتے ہیں وہ حضرت بن ہیں  
 اور دنیا میں باپ ہیں ہونے کی باپے اپنی بہت کا اس جہت کہ حیات باقی کے حال ہونگی اصل ہی ہے کہ جسکے سبب صلاح اور

ازواج بہاء بنور طہران تحت کی نایاب میں





اور خدا کے پیغام کو لوگوں پہنچائی ہیں اس لئے سوال کر کے کہ تم نے پیغام خدا کا اپنی اپنی ہمتوں کو پہنچایا ہے اور یہ پیغام جو پہنچایا ہے تو محض قربت و خلوص سے پہنچایا ہے یا اور ملندی شان کیوں پہنچایا یہ سوال انکی رہتی ہے جسوقت کہ وہ سچ کو بیان کریں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جسوقت بہت کھنڈ اور کھنڈوں میں کسی قصداور کھنڈ اور ارادہ سے رہت کہا تاکہ موافق اسکی ہو جزا دیوں نہیں ونگو کا کیا حال ہوگا اور غرض اس کے ذرا ناگوار کا منظور ہو **وَاعِدَ الْكَافِرِينَ** اور تیار کیا ہے وہ کھنڈ کے **عَذَابُ الْآلِمَاءِ** عذاب وناک اور اپنے ایمان قصہ جنگ خندق کا بیان کیا ہے چنانچہ فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو اذکر فی نعمۃ اللہ علیکم یاوکر تم نعمت خدا کو جو اوپر تمہارے ہوا **إِذَا جَاءَ تَكُمْ** جسوقت کہ تمہاری پاس **جُنُودٌ** فوجیں یعنی قریش اور غطفان اور کھنڈ اور یہو اور قرظہ اور نصیر کہ قریب تیں ہزار آدمی کے تھے سوار اور پیادہ **فَإِنْ سَلْنَا عَنْكُمْ** پس بھیجا میں نے اوپر کو **رِجَالًا** ہوا کہ کہ نہیں خیمے انکے اکھاڑنے اور انکو پرانہ کر دیا **حُودًا** کہ تروہا اور لشکر ونگو فرستوئی لنگر بھیجے کہ وہ ایک ہزار آدمی تھے وہ تو کافروں کو دیکھتے تھے اور کھنڈ کو نہیں دیکھتے تھے اور جیسے کہتے ہیں ملائکہ ہر روز لڑی نہیں لیکن مسلمانوں کو دیکھتے تھے **وَكَانَ اللَّهُ** اور ہے خدا **يَعْلَمُ** ساتھ اسچیز کے کہ کرتے ہو تم تدبیریں اور صلاح اور کوشش مقدمہ میں بن اسلام کے **بَصِيرًا** دیکھنے والا اور نگو اسکی جزا دیگا اور یہاں سے قصہ جنگ خندق کا شروع ہوا یہی منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے بنی نصیر کو انکو گھروسے نکال دیا تو وہ شام کی طرف چلے گئے اور وہ لوگ یہودی تھے اور جسوقت وہ شام کو چلے گئے تو قریش میں سے شل سلام بن ابی احق اور حتی بن خطلہ کھنڈ بن بیع کی بنی نصیر کی ایک جماعت کو ہمراہ لیکر مکہ میں آئے اور ابوسفیان کو کہہ کر قریش کا لشکر لے کر آیا اور رسول خدا صلعم سے جنگ کرنے پر رغبت اور حرص لوائی اور کہا کہ اوسب متفق ہو کر محمد کو مع اسکی گروہ جزا اور بنیاد سے اکھاڑ کر بھینگیں اور اسکو وغذہ سے فارغ ہو جائیں قریش نے کہا کہ اگر وہ یہودی تھے تم اہل کتاب سے اور تم خوب تحقیق کیا ہے یہ کہو کہ دین ہمارا بہتر ہے یا دین محمد کا یہود کہا کہ دین تمہارا بہتر ہے وہ یہ بات منکر بہت خوش ہو اور یہود سمجھا دیا اور بیان کیا کہ ہم تمہاری ہمراہ ہو کر محمد سے لڑیں گے جب قریش نے انہوں کو لڑائی پر آمادہ دیکھا تو انہوں نے طعن ہو کر مکہ سے چلے گئے اور قبیلہ غطفان کے پاس گئے اور انکو پاس کر لیا کہ جو بھی سوئی اسلئے پر حرص لوائی انہوں نے بھی انکا لکھنا قبول کیا اور شل قریش کے لڑنے پر تیار ہو بسطح عرب کے قبیلہ بنو لڑائی پر آمادہ کیا اور فہر قریش کا ابوسفیان تھا اور بنو غطفان کا عقبہ بن جحیم تھا اور سردار بنی مرہ کا حارث بن عوف اور سردار سجع کا سحر بن جلدہ اور سردار بنی تہد کا طلحہ اور سردار بنی ہلم کا ابی عوف اور سردار بنو نازن کا عامر بن طفیل یہ سب متفق ہو کر اور ہم عہد ہو کر مدینہ کو روانہ ہوا اور جسوقت رسول خدا صلعم کو یہ خبر ہوئی کہ وشل ہزار آدمی پہنچا اور قریش وغیرہ جنگ کے ارادہ پر مدینہ کی طرف لے گئے ہیں حضرت مع ابی ہریرہ اور ابی بکر و سائر سات آدمیوں کو مدینہ کے باہر لائے اور کئے چل سنے کے نزول فرمایا اور دشمن آدمی کے کنارہ پر پھیری اور بنی غطفان ایک ہزار آدمی تھے انہوں نے حد کی جانتقام کیا اور حتی بن خطلہ کعب بن لؤی کے قلعہ کے نیچے جا کر ٹھہرا اور کعب بن رسول خدا میں لڑنے کا عہد ہو گیا تھا حتی اسکو قلعہ کے دروازہ پر گیا اور کہا کہ اگر کعب دروازہ کھولے تاکہ تیری قلعہ میں ہم آئیں اور تیری حمایت کریں ورنہ سو جھگڑ جائیں کعب نے کہا کہ تو مرو شو م ہو اور مجھے میں نے محمد پر عہد ہو ساری میں عہد کو نہیں تو راجحی نے ہمدردی میں بہت مبالغہ کیا لیکن کعب نے نہ مانا حتی نے کہا کہ اگر کعب اپنی خست اور بخل کی جہت سے دروازہ نہیں کھولتا ہو کہ ہم تیرے پاس آئیں تو تمہارے کھانا دینا پڑے گا تو لوگوں میں جہت بہت ہوتی ہے اسلئے عہد ہو کر دروازہ کھولا اور جسوقت حتی قلعہ کے اندر گیا تو کہا کہ لے کعب بہت تعجب ہوئے تو کھان کرنا ہو کہ محمد ہمارا مقابلہ کر گیا اور حال یہ ہے کہ تمام کھانے اور غطفان بنی کھانہ اور بنی خزیمہ اور سوانہ کو اور ہم کہ اہل کتاب ہیں سب متفق ہوئی ہیں محمد سے جنگ کرنے پر اور یہیں عہد کیا ہے اسکی بیچ کنی کا تو کسٹے متفق ہمارے نہیں نہ تو ایسی ہی باتیں یہی کی کر کے کعب کو دل سوخا کی طرف پھیر دیا اور رسول خدا صلعم کا عہد تو کر حتی کے ساتھ عہد باندھا کہ اگر نصرت

اسکر میں دیکھتے ہو وہ انکو نصیر سے

کر جنگ خندق

مخبر کی ہو تو میں ہی چراغ قلمہ میں جاؤں کہ جو کچھ میری ہوا ہو وہ ہمارا ہی ہو اور جو بوقت سوختن یا خبر سنی تو سعد و معاذ وغیرہ کو روانہ کیا کہ اگر امر کو تحقیق کرو اور وہ ہائے دریافت کر کے یہاں آؤ اور اگر انہوں نے عہد کو توڑ دالا تو اس امر کو خطا نہ مکرنا کہ مومنین یہ خبر سکر ہر اس سال اور عکسہ دل ہو جاؤنگو اور اگر ان لوگوں نے عہد کو نہ توڑا ہو تو اس کو خطا نہ مکرنا اور انہوں نے جو بوقت ہائے واپس کر سوختن صلعم کو کھانے کے لئے سوا کر کثرت لشکر لگے یہ خبر دی تھی حضرت نے کچھ کبھی دیکھا تو ان کو گمان ہوا کہ عہد نہیں توڑا ہوا ان لوگوں اور اس سبب خوشحال ہو گئے لیکن بعد اگو جو خبر عہد کے توڑنے کی مشہور ہو گئی اور پھر پہنچی اور لشکر کی کثرت سنی تو مسلمانوں کو خوف ہوا سوختن صلعم نے انکی تسلی کر کے وعدہ فتح کا اور صحابہ کرام کی رائے کے مقدمہ میں شور کیا مسلمان فارس کے کہانہ یار سوختن اقلیل آدمی کثیر آدمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں فرمایا کہ پھر کیا کریں مسلمان کہہ کہ ہم جو کرو ایک خندق کھودیں ہمارا دین اور دیناں ایک پر وہ حامل ہو جائے ہمارے پاس آنا ممکن نہ ہوگا اور ہمارا مٹی لایت فارس میں پہنچے ستور جو کہ جب قسم کے لشکر کی کثرت ہوتی ہے تو خندق کھود لیتی ہیں جبریل رسول خدا پر نازل ہوا اور سلمان کی رائے کو پسند کیا اور رسول خدا نے خندق کے کھودنے کا حکم دیا اور مہاجرین اور انصار کو ہوا کھودنے کی حدیں مقرر کر دیں اس میں قدم اور تین تین قدم پر ایک ایک قوم کو ہوا اور مہاجرین اور انصار سلمان کی رائے کو پسند کر کے انکی بہت تعریف کی اور انصار کہہ کہ سلمان ہم میں سے ہے اور مہاجرین کہہ کہ سلمان ہم میں سے ہے اور رسول خدا فرمایا کہ سلمان ہم اہل بیت ہیں جو اور رسول خدا پہلے سے کھودنا شروع کیا اور یہ مومنین مٹی انکی باہر دلوں سے گرتے ہوئے نکال کر یہاں تک سوختن کو عرق آگیا اور تھک گئے اور فرمایا کہ نہیں میں نے مگر آخرت کا خداوند بخشش مہاجرین اور انصار کو جو بوقت مسلمانوں کے دیکھا کہ رسول خدا خندق کے کھودنے میں مشغول ہیں انہوں نے کھودنے میں بہت کوشش کی اور مٹی گڑھوں سے باہر نکال دینے لگے اور دوسرے دن بھی انکو کھودنے میں مشغول ہوا اور رسول خدا اس وقت میں بیٹھ گئے اور مہاجرین اور انصار کھودنے میں مشغول تھے کہ خندق میں ایک بڑا پتھر بہت سخت ظاہر ہوا کدال اس پر کام نہیں کر سکتی تھی لوگوں نے جابر کو حضرت کے پاس بھیجا جابر کہتے ہیں کہ میں سوختن کے پاس آیا دیکھا کہ مسجد میں بیت لیتی ہیں اور جابر سے مبارک کے بیٹے بھی تھے اور پتھر سے بندھا ہوا اپنے غرض کی کہ یا رسول خدا ایک پتھر خندق میں نظر ہوا کہ کدال اس پر کام نہیں کر سکتی تھی حضرت جبریل سے کھڑی ہو گئے اور وہاں تشریف لائے اور پانی طلب کیا جب پانی حاضر ہوا تو ہاتھ نہ اور بائیں وضو میں اپنے سر اور پاؤں مسح کیا اور بعد اگو کچھ ہوا اور کئی کر کے اس پتھر پر ڈالی پھر کدال ہاتھ میں لی اور پتھر پر پاری اس پتھر سے ایک بجلی سی چمکی رشتی میں ہوا شام کے محل پتھر بعد اسکے ایک کدال اور ماری اور پتھر سے ایک بجلی سی چمکی رشتی میں ہوا دامن کے محل لکھے اور بعد اگو ایک اور کدال پتھر پر پاری اور انیس بجلی سی چمکی اور انکی رشتی میں مومنین کے محل لکھے رسول خدا فرمایا کہ قریب کہ خندق سے گری اور شہر و نکو اور ہمارے قبضہ میں لائی اور بعد اگو وہ پتھر زہرہ ریزہ ہو گیا بعض صحابہ انھیں نے جو خبر رسول خدا سنی تو کہنے لگے کہ ہمارے وعدہ شام اور مین کے لینے کا کہتا ہے اور حال ہمارا خوف ہے یہ ہو کہ وہ بے رفع حاجت بھی ہم یہاں سے نہیں جاسکتے اور جابر کہتے ہیں کہ میں رسول خدا کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا دیکھا تو جانا کہ حضرت جبریل کے ہیں مٹی عرض کی کہ یا رسول خدا میں آج واسطے کھانا لاؤں فرمایا کہ کیا ہو تیرا پاس مٹی عرض کی کہ بچہ کو سفند اور ایک صلعم جو کہ جس کے قریب تین سے کے ہوئی فرمایا کہ جا اور ہتھیار کر مٹی اپنی نوجو جاکر کہہ کہ آنا میں اس کو سفند اور مٹی کو سفند کو فوج کر کے صاف کیا اور ہتھیار کا کر مع روٹی کو تیار کیا اور حضرت نے کچھ متین کیا اور عرض کی کہ کھانا تیار ہے اور جب کو آپ چاہیں انکو بھی طلب کیے پھر جناب رسول خدا خندق کے کنارہ پر کھڑے ہو اور فرمایا کہ جو کرو مہاجرین اور انصار کی جابر کی جہانی قبول کرو اور ہر وقت ہر چیز آریا سات سو آدمی تھے جتنی تھے سب سے اور ہر ایک سے کھتے تھے کہ جابر کی دعوت قبول کرو اور مٹی اپنی وجہ سے جاکر کہہ کہ رسول خدا مع جمیع صحابہ کے تشریف لائے ہیں سو کہہ کہ کھانے کی بھی خبر کر دی ہو کہ وہ کھاتے ہیں مٹی کہہ کہ ہاں حضرت جانتی ہیں حضرت تشریف لائے اور دیک کے اندر نظر کی اور فرمایا کہ گوشت انیس کھالوا اور کچھ نہیں منو دو پھر تیرے تشریف لگے اور تیرے منظر کی اور فرمایا کہ روٹیاں انیس کھالوا اور کچھ نہیں منو دو پھر حضرت نے ایک طبق منگوایا اور انیس روٹیاں توڑ کر خوردیں اور منجھ سے فرمایا کہ





دعوی کرتا ہوں وہ سب فریضے کی گنہگار ہیں اور خندق کو دیکھا اور کہا کہ یہ ایک فیض ہے کہ عرب ایسا فریب نہیں کھاتے تھے اور خندق کے ایک تنگ راستے میں وہ داخل ہوا اور گھوڑی اپنے کمانے لگی میرا ہونٹیں سے ایک جماعت مومنین کے انکو دفع کرنے لگا اور عمر بن عبدود گھوڑا اپنی جماعت کے باسر نکالا اور وہ شجاعت اور قوت میں مشہور تھا اور بڑا قوی اور دراز قد اور فریب جوان تھا اور گھوڑی کہ ایک تیرہ وہ اونٹ پر سوار ہوا جاتا تھا راستہ میں ایک قافلہ ملا وہ اونٹ نیچے اتر ا اور اونٹ کی سپہ بنائی اور ایک کھجور کا درخت بڑا تھا انکو بجائی حربہ ہاتھ میں لیکر قافلہ کو لوٹ لیا اور گھوڑا ہزار سوار جنگی کے برابر تھا اور عرب کے بہادر و نہیں شہر تھا اور حضرت میرا ہونٹیں کے مقابل ہوئی وہ یہ کہ جس وقت وہ خندق سے گزر کر گھوڑا کو دے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے کہا کہ کون شخص ہے کہ اس کو کھجور کا درخت کو دفع کرے سب صحابہ نے اپنی سر نیچے کو جھکائی اور کہیں جواب نہ دیا میرا ہونٹیں گھڑی ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں جانتا ہوں نہ کیا کہ وہ عمر ہے تو بیٹھیا اور رسول اللہ نے صحابہ کی صف بندی حکم انکو دے لگا کہ کھڑا کیا تھا جس وقت عمر آیا تو سب سوٹھ لکے پیچھے ہوئے اور حضرت کو لگے انکو لیا اور ایک شخص نے حضرت کے صحابہ میں سے دو سے شخص سے کہ انکو بیٹھوں کھڑا تھا کہ کہ نہیں دیکھتا ہی تو کہ یہ شیطان عمر بن عبدود کے ہاتھ سے کوئی بھی نجات پائیگا اور محمد کو دفع کر دیں اس کی طرف تاکہ انکو قتل کرے اور پھر ہم اپنی قوم میں لجا میں اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ قد علم اللہ المؤمنین منکم الایہ اور عمر نے نیزہ اپنا زمین میں گاڑ دیا اور گھوڑی کو گدانا ہوا پھر تاتا تھا اور زرائی طلبے تاتا تھا اور جگر نہ تھا اور ملاست کرتا تھا اور رکھتا تھا کہ کہاں جنت بختاری جگہ گمان کہتے ہو کہ جو کوئی قتل کیا جاوے اس میں داخل ہوگا صحابہ حضرت کے سب سے تھے اور کچھ نہیں تھے پھر علی بن ابی طالب نے عمر بن عبدود سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں جانتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے اور عمر بن عبدود پھر طلب کیا کہ کوئی مجھے لڑنے لگاؤ اور اپنا فخر اور بہادری بیان کرتا تھا اور ملتانو کی تحارت ظاہر کرتا تھا میرا ہونٹیں گھڑی ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں جانتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں تو بیٹھ جائیے میرا ہونٹیں کہہ کہ اگرچہ عمر ہو اور اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ دم نہ مارتے تھے اور زبانیں اپنی بند کئے بیٹھتے تھے اور نہ نہیں ملے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کوئی ایسا نہیں ہے اس قابل نہیں ہے اور زمین سے پہلے ہی مگر جلتے ہیں تو اس وقت علی کو جہاد کا حکم دیا ابوالقاسم خضاعی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ نے اپنی زرہ علی کو بچھائی اور اپنی شمشیر و لنگڑا انکو دی اور اپنا عامہ انکو سپر باندھا اور فرمایا کہ علی جہاد اپنے کار میں مشغول ہو اور جس وقت علی نے پشت پھری تو حضرت نے دو زبائے اٹھا کر دعلی کہ خداوند اتو ہکا گھسان لگے سو اور پیچھے سو اور دایں سو اور بائیں سو اور لنگی سر اور اس کے قدموں کو پیچھے سو اور حضرت علی انکو پاس نہ لے کر اور اس نے فرمایا کہ جلدی نہ کر تیرا جواب بخیر والا آپ بچھا ہے کہ وہ عاجز نہیں ہے عمر نے کہا کہ تو کوئی فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب ہوں کہ او علی تو اٹھا پھر جا میں نہیں جاتا ہوں تو میرے ہاتھ سے قتل ہو سکتی ہے فوج میں اسے ریر باب میں دسی تھی میرا ہونٹیں نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو میری ہاتھ سے قتل ہو اور لیکن ای عمر نے سنا کہ کوئی بار بار کہا ہے کہ اگر مجھ کو کوئی دو حصلتوں میں سے ایک حاصل ہو جائے تو میں اسکو واسطے قبول کروں اور میں مجھ کو ایک خصلت کی طرف بلاتا ہوں کہ وہ کہہ دے کہ وہ یہ کہ خدا پر اور اس کے پیغمبر پر تو ایمان لا کہ کہہ کہ مجھ کو ایک حیلہ نہیں ہے اور وہ دوسری بات کیا پاتا تھا فرمایا کہ پیادہ ہو جاو گھوڑی سے نیچے اتر تاکہ ہم اور تم آپس میں کہہ کہ ای علی مجھ کو ہوس آتا ہے تو میرے ہاتھ سے مارا جائے اٹھا پھر جاو اور میری نصیحت ان میرا ہونٹیں نے فرمایا کہ تونے کہا ہے کہ جاننا کہ میں میرے ہاتھ سے مارا جاؤں گا اور تو میرے ہاتھ سے مارا جائے عمر غصہ ہو کر گھوڑی سے نیچے اتر ا اور ایک دن نوبت اس میں ملے کیا عمر نے لگے بڑھ کر میرا ہونٹیں سے تلو اور چلائی حضرت علی نے سپر سر رکھی اور علی کو سپر کو کاٹا اور سر نیچے خود کو کاٹ کر سپر بارک حضرت علی کو زخمی کیا میرا ہونٹیں ایک جانب لگاؤ تاکہ اپنے زخم کو باز دھیں اور عمر نے گمان کیا کہ میرا ہونٹیں قتل کیا ہے دوسرے آدمی سے لڑا طلب کیا حضرت علی اپنا زخم باندھ کر کے پاس پہنچے عمر نے کہا کہ تو کوئی فرمایا کہ میں ہی نہیں کہ پہلے تجھے لڑتا تھا کھنکھانگا کہ میرا تصور تو لیا تھا کہ میری ضرب کوئی سلامت نہیں دے گا فرمایا کہ ہو عمر اب بت میری کہہ کہ لایا تیرا پاس سے حضرت علی نے نہر جگہ گھیا عمر نے سپر سر سامنے کی حضرت علی نے ہاتھ اپنا بچا کہ ایک تلوار اسکی ران پر ماری کہ پاؤں اٹھا لگے کہ زمین پر گر پڑا اور عمر بھی لڑنے کو سامنے نہیں آیا

اور حضرت علی علیہ السلام کو دیکھ کر ہنگامہ ہو گیا اور اس کو سر کو تن سے جدا کر کے ہوا تہ میں لیا اس طرح سے کہ دونوں لشکروں نے دیکھا اور پھر ان کو زمین پر ڈال دیا۔ ابابکر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ میں ہیرالمونین کے ہمراہ گیا کہ دیکھوں میں کہ حال علی کا اور عمر کا انہیں کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ لٹے اور دونوں کے علمہ اور شتی سے ہندو غبار اٹھا کہ دونوں غبار میں شیدہ ہو گئے اور میں ان کو نہیں دیکھتا تھا اور بعد ایک عرصے میں علی کی عازر شنی کہ فرمایا کہ ہر شوق منی جاناکہ علی نے عمر کو قتل کیا اور جو آدمی کہ عمر کے ہمراہ تھے وہ سب بھاگ گئے اور نوفل بن عبد اللہ کہ ان کو ہر ایسے سے تھا وہ خندق میں گئے اس میں ان سے پھر مار گئے ہیرالمونین نے سکو دور کیا اور خندق میں جا کر اس سے لڑی اور سکو دور کر دیا اور جس وقت غبار میں وہ دونوں شیدہ ہو گئے تو منافقین نے کہا اے اللہ! مار گیا جس وقت غبار دفع ہوا تو انہوں نے علی کو سلامت دیکھا ان کو سینہ پر اور عمر کو مقتول اور حضرت علی ان کو سر کو لیکر سوئے صلح کے پاس آئے اور خون حضرت علی کے سر سے جاری تھا عمر کے ضرب کا اور تلوار سے بھی خون نکلتا تھا سوئے صلح علی کو بہت پایا گیا اور بہت تعریف کی اور فرمایا کہ نصر بن علی نعم خندق فصل من عبادة الشعلین یعنی ثواب ضربت علی کا بروز جنگ خندق فصل سے ثواب عبادت جن اور اس سے اور یہی جگہ ہے کہ سحر گر بنو و ست حیدر و وفقارہ کے شہدائے شہد کہ اسکا رہا او جس وقت سوئے صلح کا کیا حضرت علی کی نسبت لوگوں نے دیکھا تو بہت شاق ہوا اور کینو دلوئیں یہاں کہ جو بعد سوئے صلح کے سینوں سے باہر نکالا اور حسن بھری سے روایت ہے کہ جس وقت علی نے عمر بن عبد و کو قتل کیا اور اس کا سر جدا کر کے لایا اور سوئے صلح کے روبرو ڈالا تو ابو بکر اور عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور علی کے سر کو نہ پایا اور بروز غدیر خم بھی عمر بن خطاب نے علی سے کہا تھا کہ تو میرا اور جمیع مومنین کا مولیٰ ہو لیکن باوجود اس کے اپنا مطلب لے کر آیا اور ابو بکر بن عباس نے روایت کی ہے کہ علی نے اسے ضرب لگائی کہ اسلام میں اس سے زیادہ بزرگ کوئی ضرب نہیں تھی کہ جس سے اسلام قوی ہوا یعنی وہ ضرب جو عمر بن عبد و کے علی نے لگائی تھی اور ایک ضرب تھی کہ اس سے زیادہ شوم اور بد کوئی ضرب اسلام میں تھی اور وہ ضرب ابن لہج کی تھی کہ جو علی کے لگائی تھی اور باعث شر کو نافر کر کے علی بن ابیطالب ہو گیا کہ عمر کو اور نوفل کو قتل کیا اور صحت علی سے کہا کہ علی زرہ عمر کی تو نے کس واسطے لگی کہ قبائل عرب میں ایسی رہ چکے ہیں تھی فرمایا کہ نہ چاہتا تھا کہ اسکا ستر ظاہر ہو جائے اور منقول ہے کہ مشرکین عمر بن عبد و کا فروہ دہل فرار دینا کو خود کرتے تھے سوئے صلح نے نڈیا اور فرمایا کہ میں مردوں کا مول نہیں کرتا ہوں اور سوئے صلح نے زبیر کو بھیڑا کہ قتل کر دے اور بھیڑا کہ ایک تلوار اس کو سر پر لگائی کہ اسکا سر بھٹ گیا اور عمر بن خطاب نے سوئے صلح کو حکم دیا کہ فرار بن خطاب سے جا کر جنگ کر جس وقت عمر بن خطاب کا مقابلہ ہوا تو عمر نے ضرر کی طرف تیر چلا یا پھر کہا کہ تجھ پر بیٹے ضحاکہ کے کہ تو مجھ پر تیر چلا تاہی لڑ نہیں قسم خدا کی اگر تو مجھ پر تیر چلائیگا تو میں غمی کی اولاد میں سے کیسے کہ میں نہ چھوڑوں گا پھر عمر بھاگ گیا اور اس کو پیچھے ضرر پہنچا اور عمر کے سر پر زہ لگایا اور عمر بھاگ گیا اور مختصر یہ کہ بعد قتل عمر بن عبد و اور نوفل کے کفار کی کمر لوٹ گئی اور حشمت کے درمیان غطفان اور بنی نضیر اور بنو نضیر کے تفرقہ والا دیا اور بنی آپس میں خلائی ہو گئی اور سب اپنی اپنی طرف بھاگ گئے تھے اور موجب ان کو اس کی بر خلائی کا یہ کہ قبیلہ بنی قریظہ بنی بن حبیب بھکا جسے سوئے صلح کا عہد توڑ ڈالا تو سوئے صلح کو اور سلمان کو بھکا بہت سنج ہوا اور آدمی اس کے وقت نعیم بن مسعود بھی سوئے صلح کے پاس آیا اور وہ قریش کے جنگ خندق کے لئے انہیں میں در پہلے آیا یا تھا اس نے کہا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں کائنات لایا ہوں خدا پر اور تیری تصدیق میں کی ہے اور ایمان میرا کفار پر پوشیدہ ہوا اور میرا ایمان لائیکو انہیں سے کوئی نہیں جانتا ہے اگر تم مجھ کو حکم دو نصرت کر لیا اور جان سے لڑائی کر لیا تو میں حاضر ہوں اگر آپ مجھ کو حکم دیں میں امر کا کہ میں میان پہنچوں اور قریش کے تفرقہ والا دلوں اور ایک دو سے کسی برخلاف کر دوں یہاں تک کہ بیٹھی ہو قلعہ سے باہر نکلیں یا کہ یہاں ہی کہ تفرقہ کر دیں یا کہ یہاں سے نزدیک بہت پسندیدہ انہیں عرض کی کہ مجھ کو اجازت ہو کہ آپ حقین جمع چاہوں سو کہوں فرمایا کہ جو تیرا چاہا اور مناسب جانے سو وہ میرے حقین کہ نعیم حضرت کے رخصت ہو کر ابو سفیان کے پاس آیا اور کہا کہ تو میری دوستی کو جو حقین جانتا ہے اور میری نصیحت کو اپنی مقدمہ میں کہ خدا ان کو دشمن نہیں کرے وہ مجھ کو خبر نہی ہے کہ محمد نے یہود کو موافقت کی ہے کہ تمہارا لشکر میں داخل ہوں اور تم پر وہ حملیں اور محمد نے انہیں ایسا وعدہ کیا



اور نبی قریش نے جو محمد کے ساتھ بدرمندی کی ہر سبب سے بہت نام ہو ہیں محمد کے پاس آدمی بھیجا اور کہتے ہیں تو سے نبی جو کا جنگ کیم  
 عرب کی قوم میں سے شراف آدمیوں کو اول میں یعنی بہن میں لکیر تیری پاس بھیجیں تو جو قتل کریں اور بھڑم سے ہمارا ہوا لکیر تیرے سپہ سالاروں  
 میں سے چاہے تو قریش کے ہاتھ لگوانے لشکر میں لے دینا یہاں تک کہ تم انہیں بہن میں چن آؤی انہیں شرف سے نہ لو کہ جو کہہ کر دانا کر دنا کہ تم کو کلاور غدر سے  
 ان میں ہو ابو سفیان یہ لشکر کہا کہ توفیق خیر ہے مجھ کو خدا اور نیک جزا عطا کریں اور ابو سفیان نعیم کے سلام وقت تھا اور نہ کوئی بیٹھو نہیں سے  
 اور بعد اسکے نعیم جلد ہی سے نبی قریش پر دو لشکر میں گیا اور کب سے کہا کہ ایک کعب تم مجھ کو جانتی ہو کہ جو کعب میری دوتی تھی سوا محمد سے دلو کعب ہوا  
 از راہ دوتی میں سے کھتا ہوں کہ مجھ کو خیر مقبرہ پہنچے کہ ابو سفیان کہتا ہے کہ ان ہو دیو کو ہم پہنچا لکیر محمد کی قریش میں کھدیں کہ یہ لڑا نہیں لگے ہوں اگر  
 انہوں نے فتح پائی تو نام ہمارا ہی ہو گا نہ ان کا اور اگر ہلکے گئے تو لڑائی کے لگے وہ ہو گئے وہی قتل کو جانینگے پس مناسبت نہیں ہے کہ ان کو ہلا کر لیں شکر  
 داخل کر دیہاں تک کہ دس آدمی ان کی شراف میں سے بطور رہن کے تم لو کہ وہ تھا کہ قلعہ میں بند ہیں اگر انہوں نے محمد پر فتح پائی تو وہ یہاں حرکت کریں جنگ کہ  
 اس عہد کو نہ پھیریں مگر کہ جو تھا اور محمد کے در بیان تھا ہو کہ اگر قریش جاکر لگو اور محمد پر ان کو فتح نہ ہوئی تو محمد سے لڑ لگا اور لکیر قتل کر لگا ان  
 یہ ہوئے لشکر کہا کہ خدا تعالیٰ مجھ کو لڑائی خیر دے ای نعیم نے خوب کہا اور محمد نے قلعہ میں نہ ٹھہرے یہاں تک کہ ہم انہوں میں کچھ آدمی لویں ان کو لڑائی  
 قلعہ میں بند کر کے رکھیں اور بعد لکیر غطفان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر وہ غطفان میں تم سے ہوں لڑ لگا از راہ دوتی نصیحت کرتا ہوں میں  
 پس چن کچھ کہ قریش کیلئے کہا تھا وہ انہی بھی کہا یہ سب تھا ان قوم کو اس میں خلاف ہو گیا اور ایک قسم کا دوسری قوم مطمئن ہو گیا پس جب  
 دوسرا دن ہوا اور وہ شنبہ کا روز تھا اس روز جو کچھ کام نہیں گئے ہیں ابو سفیان نے انہی شنبہ کی صبح کو سوال کے مہینہ میں سنبہ پانچ بجری پر  
 عکرمہ بن ابوجہل کے مع چند آدمیوں میں سے یہودیوں کو پاس بھیجا انہوں نے جا کر بیان کیا کہ اگر وہ یہودی ابو سفیان کہتا ہے کہ جو بائی ہمارے  
 ہلاک ہوا اور ہم مقام میں نہیں ہیں جلد ہی نکلے کہ محمد سے ہلکے لڑیں ہو کھلا بھیجا کہ آج کا روز شنبہ کا ہے اور ہم شنبہ کے روز کوئی کام نہیں گئے  
 ہیں اور ہم تمہاری ہمراہ ہو کر لڑائی بھی نہیں کر سکتے ہیں محمد سے یہاں تک کہ تم کچھ سناؤ آدمی ہکڑ بہن میں کہ ہم اپر غماہ کریں تم تو جانتے نہیں ہو اور  
 ہکو بلاتے ہو کہ ہم محمد سے جا کر لڑیں ابو سفیان نے یہ لشکر کہا کہ وٹھریہ وہ ہر ہو کہ جس سے نعیم نے ہکو لڑا تھا ابو سفیان نے یہو کو کھلا بھیجا کہ ہم کو پنا  
 ایک آدمی بھی نہ دیو لگا اگر تم چاہتے ہو محمد سے لڑو اور اگر جا بیٹھو رہو ہو کہ کہا کہ وٹھریہ وہ ہر کہ جس کی نعیم طلوع کی تھی اور ابو سفیان نے کھلا بھیجا کہ تم  
 ہم گر نہ لو جو جنگ کہ تم ہکڑ بہن میں سے آدمی و خدا تعالیٰ نے ان قوم کو در میان بر خلائی اور تفرقہ ڈال دیا اور ہر ایک انہیں سے اپنی راہ کو دوسرے  
 کی راہ کے برخلاف بیان کیا تھا اور عہد اور موافقت جو آپس میں کی تھی وہ مخالفت بدل ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے ایک ہوا نہایت سزاور سخت لڑا  
 بھیجی کہ وہ خاک اور تلو لگی لکھو نہیں لاتی تھی اور اگلے کو لکے انہی مجھ دیا اور کھانکی لکھو کو اوندھا کر دیا اور خیمے کو اکھاڑ دیا اور طنائین میں منہ کی  
 توڑ لیں اور کھوٹے ہو جنگ گئے اور جوت یہ ہوا نہر علی تو نہایت حادثہ ہر واقع ہوا اور خوف اور ڈرا لگو لو نہیں پیدا ہوا اور فرشتوں نے طرف جہا  
 لشکر گاہ سے آوازیں کیوں بلند کیں اور خوف ان لوگو کو ہتھڑ ہوا کہ ہر ایک سوار قوم کا کھتا تھا کہ میرا پاس سے دور نہ ہو اور مجھ کو اپنی محافظت پر  
 رکھو اور شب حضرت علیؓ نے لشکر کی محافظت سے تھی اور خندق سے پار اتر کر قریش کے لشکر تک پہنچتے تھے اور کھو دیکھتے تھے اور ساری رات بھرتے تھے  
 جب صبح ہوتی تھی تو اپنے مقام پر آتے تھے اور سوختہ جوت مہاج کا بیقرار ہونا دیکھا سبب کھرچا کے اور حصا میں بند ہو کر تو حضرت نے وٹھا کی  
 خدا تعالیٰ نے وہ ہوا بھیجی کہ جس سے سب کھلا کھلا لکھو اور لکھو اور خوف لکھو دلو میں پیدا ہوا اور سوختہ آفریا کہ جو کوئی ان لوگوں کی خبر میرے پاس  
 لائی وہ رفیق میرا جنت میں ہو اور مہاج جو ہکو اور خوف غالب تھا کوئی نہ اٹھا خذیفہ کہتے ہیں مجھ کو سوختہ لے بلا یمنے ناچار ہو کر جواب دیا کہ  
 حاضر ہوا میں سوختہ معلوم فرمایا کہ تو جا اور قوم کی خبر لاکر آگیا حال ہوا کہ سچی بات نہ کرنا یہاں تک کہ تو اٹھا پھر کر میرے پاس آئی میں گلا اور دیکھا کہ ہوا  
 انکو زبرد کر رکھا ہوا نہ اٹھا خیمہ درست نہ آگ روشن ہے اور نہ لگی دیکھاں جو طھوچ قائم ہیں میں ابو سفیان آیا اور کہا کہ اگر وہ قریش کی لڑی ہو دہر

[illegible]





واقع ہوا اور جمع شیعہ کی ہوا اور معنی شیعہ کے بغیر کے ہیں یہ مراد کہ وہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ فتح اور غنیمت تمہارے واسطے ہونے لگا  
**جاء الخوف** پس خوف کہ تو خوف دشمن کا اور نہ اسکا تو سر آیت **يَتَحَرَّوْا** دیکھو تو انکو کہ نہایت نامردی ہو اور خوف **يَنْظُرُونَ**  
**الیک** نظر کرتے ہیں ہر طرف تیری کہ **تَلُوْا اَعْيُنُهُمْ** پھرتی ہیں آنکھیں انکی چپ راست چہرے کا لکڑی کی جھٹی علیہ  
مانند ہیں شخص کے کہ پوشیدہ کیجاتی ہو عقل و ہر ہنگو یعنی مانند ہیں شخص کے کہ غشی آتی ہو گو میں **الْمَوْتِ** سختیوں موت کے ہوا و ہر ہنگو  
ہو جاتا وہ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہو جانا ہر شدت خوف کا **اِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ** پس خوف چلا جا خوف کا تجارتی فتح کی  
جہت ہو مومنین اور غنیمت تجارتی مانتے تھے تو سنا کہ تو کہ مجھ سے کہتے ہیں وہ تم کو اور سخت باتیں کہتے ہیں **اَلَيْسَ لَهُ حَلَا**  
ساتہ زبانوں تیرے **اَلَيْسَ لَهُ حَلَا** بھلی کرتے ہو **كَلَى الْخَيْبِ** اور پر بھلائی کے کہ وہ غنیمت کے یعنی وقت تقسیم ہونے پر ہر ہنگو غنیمت کے جھگڑتے  
ہیں زیادہ مال لینے کی حرص کرتے ہیں **وَمَنْ يَشِئْ** سخت کلامی کرتے ہیں **اُولَئِكَ** یہ لوگ وہ ہیں کہ کہ **لَوْ مَنَعُوا** نہیں بیان  
لائے ہیں خدا اور غنیمت پر دل سے **فَاَحْطَ اللَّهُ** پس نیست اور نابود کر دے خدا کے اعمال **لَهُمْ عَمَلٌ** انکو ہوا اسے کہ جہاد اور سوا  
اسکے اور اعمال نیک انکو واسطے ثواب نہیں ہے اگر قریب کی نیت نہ ہوں اور اگر خالص وسطی خلصے اور انکی رضا مندی کو وسطی ہوں اور جسو  
انکا بیان رست نہ ہوا تو خدا کیو وسطی وہ اعمال نہ ہوں اور جب انکو واسطے ثواب بھی نہیں ہوگا **وَكَانَ ذَلِكَ** اور یہ وہ یعنی ہر  
اور نابود کرنا اعمال کا **وَعَلَى اللَّهِ** پس ہیں **اَوْرَثَكُمْ** انان کہ کوئی انکا مانع نہیں ہے **اِنَّ اَيَّ شَيْءٍ مِّنْ عَمَلِكُمْ** ہی ہی اعمال  
نیک بجا لا جتنا کہ تمہارا بیان صحیح نہیں ہے تو ان اعمال کا کچھ فائدہ نہیں ہے **يَكْسِبُوْنَ** **اَلْاٰخِرَاتِ** گمان کرتے ہیں  
مناقصین لشکر و کفار کے کہ وہ **لَا يَكْنِزُوْنَ** انہیں گئی ہیں اب تک بلکہ وہ ہیں **اِنَّ اَيَّ شَيْءٍ مِّنْ عَمَلِكُمْ** ہی ہی اعمال  
انہیں باقی نہیں ہے لیکن انکا خوف منافقین پر ہر قدر غالب ہے کہ ان بھاگے ہوئے کو کہتے ہیں کہ وہ **لَا يَكْنِزُوْنَ** ہی ہی اعمال  
وہ منافقین خندق سے بھاگ کر مدینہ میں جاتے ہیں وہاں جا کر پناہ پکڑتے ہیں **اِنَّ اَيَّ شَيْءٍ مِّنْ عَمَلِكُمْ** ہی ہی اعمال  
قبول نہیں کرتے ہیں **اِنَّ اَيَّ شَيْءٍ مِّنْ عَمَلِكُمْ** ہی ہی اعمال **وَاِنْ يَّاتِ الْاٰخِرَاتِ** اور اگر آئیں وہ لشکر کفار کے دوسرے بار تو  
**يَقُوْا** دوست رکھیں اور آرزو کریں منافقین کہ **لَوْ اَلْتَحَرَّوْا** بہتہ تحقیق وہ منافقین **بَادُوْنَ** محل نشین ہو جائیں  
**وَاِنَّ اَعْرَابَ** چھ عربوں جنگ کے رہنے والوں کے یعنی وہ منافقین نہایت خوف اور نامردی سے آرزو کریں کہ کاش ہم مدینہ میں  
نہوتے بلکہ صحرا میں رہتے کہ **يَسْتَلُوْنَ** پوچھتے ہیں **اِنَّ اَيَّ شَيْءٍ مِّنْ عَمَلِكُمْ** ہی ہی اعمال **اِنَّ اَيَّ شَيْءٍ مِّنْ عَمَلِكُمْ** ہی ہی اعمال  
یعنی تمہارا حال کو تحقیق کرتے کہ کیونکر سی غالب ہو گئے ہیں مغلوب ہیں اور تمہاری مغلوب ہوئی کو منتظر ہوئے اور یعقوب کے **يَسْتَلُوْنَ** کو **اِنَّ اَيَّ شَيْءٍ مِّنْ عَمَلِكُمْ** ہی ہی اعمال  
پڑھا ہو یعنی تشدد میں اور خدا کا فراموشی کہ **وَلَوْ كَانُوا فِئْتَمَةً** اور اگر ہو جے چھ تھا کہ ای مومنین یعنی اگر عہد تھا کہ خندق میں ہو  
اور مدینہ میں پھر جا اور کھاسی کا مقابلہ ہوتا تو **قَاتَلُوْا** نہ لڑتے وہ **اَلَا قَلِيْلًا** گر تھوڑے اور انکی ایسا غصہ نہ ہوتا تو  
کو جہاد کرنے پر اور لڑائی پر صبر کرنے پر چاہے فراموشی کہ **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ لِهَٰذَا حَقٌّ** ہو **وَلَوْ كُنْتُمْ** **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ لِهَٰذَا حَقٌّ** ہو **وَلَوْ كُنْتُمْ**  
**اَسْتَوْفُوْا حَسَنَةً** خصلت نیک رہتے ہونا تمہارا چاہی ہو کہ پیروی انکی کرو تمہاری میں ثابت قدم رہو اور سختیوں پر ہیں صبر کہ کے  
صبر کرو جسے کہ وہ ثابت قدم ہو اور صبر کرنا ہے پس حضرت بہت خوب بشیوا ہی میں **لَنْ يَرْجُوا** **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** وسطی اس شخص کے کہ وہ کہ نہیں  
رکھتا ہی خدا کی رحمت کی انکو حال کے شامل ہو **وَالْيَوْمَ الْاٰخِرِ** اور روز آخرت کے نہیں رکھتا ہی میں **وَالْيَوْمَ الْاٰخِرِ** اور روز آخرت کے نہیں رکھتا ہی میں **وَالْيَوْمَ الْاٰخِرِ** اور روز آخرت کے نہیں رکھتا ہی میں  
**لَنْ يَرْجُوا** اور یار کرنا ہی وہ خدا کو یار کرنا بہت مانا اور دل سے ظاہر اور پوشیدہ اور کثیر اصفیٰ ہر صدر خدو فکی یعنی فکر کرنا اور کھتی ہیں سوئے  
**لَنْ يَرْجُوا** اور یار کرنا ہی وہ خدا کو یار کرنا بہت مانا اور دل سے ظاہر اور پوشیدہ اور کثیر اصفیٰ ہر صدر خدو فکی یعنی فکر کرنا اور کھتی ہیں سوئے

انکی خبر دیا ہی چنانچہ فرمایا کہ **وَمَا أَرْأَىٰ مَوْلًىٰ** اور جو مومن کی جگہ خندق کے ایام میں **الْأَحْزَابِ** لشکر و لشکر کے  
کہ جسکے آئینی پیغمبر نے خبر دی تھی جو وقت انہوں نے ان لشکر و لشکر کو کھاتا ہوا دیکھو کہ **قَالُوا كَيْفَ هَذَا** اے اللہ کے رسول  
وچہ کہ وعدہ کیا تھا جسے خدا اور پیغمبر نے **وَصَدَّقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ** اور پیغمبر نے **وَقَالَ أَدَاهُمْ** اور ہندیا وہ  
کیا ان مومنین نے ان لشکر و لشکر کے **الْأَحْزَابِ** اگر ایمان کو خدا اور پیغمبر پر اور بر باد کرنا اور وعدہ کا و کشتی لیتا اور فرمانبردار کی خدائی کو  
انکے رسول کی کہ جس میں سرسوات و نجاشی اور اسبائے ایشیائے خاں تھے تاہی بعضے مومنین کو ایک صلیب کے ساتھ کہ جنہیں وہ موجود تھا چنانچہ بیان کیا کہ  
**مِنَ الْمُؤْمِنِينَ** مومنین میں **لِحَالٍ** کہ جو مرد ہیں **صَدَقُوا** سچ کہا انہوں نے **عَاَاهِدُوا لِلَّهِ** اے اللہ کہ ہم کیا تھا علیہ  
اور ہر گز کہ ثابت قدم رہنا اور ہمیں **رَدُّوا** اور طوفان مندی خدائے ہی اس آیت نزل میں کہ تو ہیں حضرت حمزہ اور مصعب بن عمیر نے کہ حضرت  
کے صحابی تھے تھوڑی دیر کی تھی کہ جس جہاد میں ہم رسول خدا کے ہمراہ ہوں چاہیے کہ ثابت قدم ہو کر خوب لڑائی کریں اور جب تک ہم شہید نہیں آرام نہ کریں  
تھوڑے فرمایا کہ یہ مومنین اس وقت گفتار تھوڑی عہد کر رہے ہیں **فَمِنْهُمْ** پس بعض ان میں **مَرَقَضُوا** و شخص کہ ادا کیا ہو گئے **مَحْبُورٌ** نذر  
اپنی کو اور جہاد کے شہید ہو گئے کہ حمزہ اور مصعب بن عمیر آہستہ ہیں کہ نجیب یعنی موت اور نذر کو بوجہ اہل کھتے ہیں جس کو کہ موت لازم ہے یہی نذر کا وفا  
کہ تلازم ہے پس بعض نے تو اپنی نذر کو وفا کیا **فَمِنْهُمْ** اور بعض ان میں **مَنْ يَنْتَظِرُ** وہ شخص کہ انتظار کرتا ہے شہادت کا سبب تمام مومنین  
باقی کے کہ جو تھوڑے تھوڑے ہیں **وَمَا يَدْرَأُونَ** اور نہیں جانتے کہ انہوں نے عہد کو تبدیل نہ کیا بلکہ لانا کی وجہ کہ منافقین نے بدل آکا، بلکہ وہ بہریت  
قدم رہی ہیں اپنی عہد کو وفا کیا ہے انہوں نے اور حضرت امام محمد علیہ السلام **حَالٍ** صدقوا اے اللہ کہ ہم نے تفسیر میں فرمایا کہ کہی جہاد میں بھاگے  
نہیں میں پس بعض تو نہیں وہ کہ اپنے اپنی نذر کو وفا کیا کہ شہید ہو گیا جسے کہ حمزہ اور جعفر بن ابیطالب اور بعض ان میں **مَنْ يَنْتَظِرُ** اپنی اصل کا یعنی  
علی بن ابیطالب اور حضرت علی نے ایک حدیث میں فرمایا کہ اولیٰ بنہ تحقیق عہد کیا ہے خدا اور رسول پیغمبر اور میرے چچا حمزہ اور میرے بھائی جعفر نے اور میرے  
چچا کے بیٹے عیدہ ایک امر یہ وفا کیا ہے نہ کو خدا حدیث کے اور رسول ان کے پس مقدم ہو گئے ہم سے ہماری سیر اور میں نے بھی چھوڑ رکھا و ہوا را وہ کہنے  
خدا کے پس نازل کی خدا تھوڑے ہمارے مقدمہ میں آیت کہ **حَالٍ** صدقوا آخر آیت تاک اور فرمایا حضرت علی نے دوسری و آیتیں کہ ہمارے مقدمہ میں نازل  
ہوئی ہے آیت **حَالٍ** صدقوا انہوں نے اور وہ مقدمہ میں منتظر ہوں و مینہ میں لاہی کوئی بدلنا اور امام محمد باقر علیہ السلام آیت کو نواسع لہذا وقین کی تفسیر میں  
فرمایا کہ کو نواسع علی بن ابیطالب یعنی ہوتا ہے ساتھ علی بن ابیطالب کے اور آل محمد کے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مومنین **حَالٍ** صدقوا  
عابد اللہ علیہ منہم من فقیہی نجبہ و ہو حمزہ ابن عبد المطلب منہم من منتظر و ہوا علی بن ابیطالب و فرمایا خدا کہ وہاں بدلنا تبدیل اور حضرت صلی اللہ علیہ السلام  
نے فرمایا کہ مومن و قسم کے ہیں ایک مومن تو وہ کہ بہت کہانی عہد خدا میں اور رسول خدا کا طرح ہے کہ اپنی شرط تھی اور رسول کی تحقیق قول حقیق  
کا ہے **حَالٍ** صدقوا اے اللہ علیہ اور یہ وہ شخص کہ نہ پیغمبر گیں اسکو ہوں نیکی اور نہ ہوں آخرت کی اور نہ ان لوگوں میں سے کہ شفاعت کے  
اور نہ کسی کو کسی کی شفاعت کرے گا اور ایک مومن ہاں نہ گھٹاں آخرتوں زراعت کے کہ کہی تو گئی یہ ہوتا ہے اور کہی سیدھا قائم ہوتا ہے پس  
ان لوگوں میں سے کہ نہ پیغمبر گیں اسکو ہوں نیکی اور نہ آخرت کی اور یہ ان لوگوں میں سے کہ نہ کسی شفاعت کا جائی اور وہ کسی شفاعت کرے گا اور نہ  
میں کہے کہ کہ بلا میں صاحب حسین علیہ السلام کے جو کوئی نہیں اور وہ جانیکا و ہوا چہا کہ نہ تھا تو حسین کو نصرت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اسلام علیک  
یا بن رسول اللہ میں ابی جو تھے اسکو حسین علیہ السلام اور فرماتے تھے کہ ہم بھی تیرے جیسے تھے ہیں منہم من فقیہی نجبہ و ہوا علی بن ابیطالب و فرمایا خدا کہ وہاں بدلنا تبدیل اور حضرت صلی اللہ علیہ السلام  
اسنے جو عہد کو وفا کرتے تھے کہ **لَيَنْزِي اللَّهُ تَاكَةً** تاکہ بلا خدا **الصَّادِقِينَ** سچ کھنے والوں کو اور عہد کو وفا کرنا والوں کو **بِصَدَقِهِمْ** صدقہ  
رہتی تھیں یعنی ساتھ وفا کرنے عہد انکے **وَلَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ** اور تاکہ عذاب کرے منافقین کہ ان شاء اگر چاہے یعنی اگر وہ غافل ہو  
میں اور یہ دنیا میں انکو عذاب کرے اور بلا میں مبتلا کرے **أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ** یا تو بہ قبول کرے اور پلٹے اور انکو عذاب بے نجات ہو کر وہ نام

ہو کر پھر اپنی اور فہال بدو بکریں **إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَحْتِیْكَ حَافِظًا** غفوراً بخشنے والا تو بکر بنو النکاح **حِمْیَرًا** مہربان اس شخص کو جو توبہ کیسے مری اور ابوالقاسم خسانی نے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ میں المؤمنین بجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ ما کنتم علیہ نازل ہوئی ہے اور قسم جو خدا کی کہ میں تم پر وہاں اپنی شہادت کا اور کثر مفسرین بکھرتے ہیں یہ آیت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی شانیں نازل ہوئی ہے اور ابوعبیدہ بن حارث کے جو کہ بدر میں شہید ہوئے اور حمزہ کے جو کہ احد میں شہید ہوئے اور جعفر بن ابیطالب کے جو کہ موتہ میں شہید ہوئے اور عیسا و حمزہ اور جعفر تو ہمارے عہد و فالگئے تھے اور امیر المؤمنین نظر تھے اور عبیدہ کا جنگ میں شہید ہونا مذکور ہو گیا ہے اور حمزہ کا شہید ہونا بھی جنگ احد میں مذکور ہے اور جعفر بن ابیطالب موتہ میں شہید ہوئے ہیں خلافت طحسین کے کہ روئے جعفر کو مزار لشکر کا کہ وہاں جہاد کے ردائے کیا اور پریر گاری اور گھبانی لشکر کی اور لڑائی پر صبر کرنا بہت حیات دیکھنی وصیت کی جعفر کا سے خوب ہے اور داؤد شجاعت کی می اور بہت دلی قتل کے آخر کو ایک ملعون آیا اور ہوا ایک نملو اگر وہ ہوتا تو ہمارے سب ہمارے لکھنا کہ گر پڑا نہ ہوتا جرات کے علم اپنا دست چپ میں لیلیا اور ایک دوسرا ملعون آیا اسے دست چپ کا قطع کیا حضرت جعفر نے مکی سولہ کے مایوس بنے اور منہ ہر طرف دینے کے کہ کہ اسلام علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر مکی میری جانب سے آئے سوئے سلام نصحت کرنا لیکن اسلام ملاقات کرنا لیکن اس کا پس لڑائی کر دیا جو جمع ہو اور نہ کو شہید کیا اور نیزہ کی انگوڑ میں برہو اٹھایا اور نیزہ پر انگوڑیں کیا جھٹکا نے نیزہ کی نوک پر انگوڑہ کیا اور وہ نوک تھوکی جگہ دوبارہ نوک تھوکی اور وہ نیزہ پر پرواز کر کے آسمان چلے گئے اور بہشت میں فرشتوں کی ہمراہ ہوا کہ چلے پھر ہیں اس سے ایک جعفر طیارہ تھے ہر کہ وہ اڑتے پھر ہیں پس ابوعبیدہ اور حمزہ اور جعفر تو عہد کو وفا کر گئے کہ شہید ہو گئے اور علیؑ اپنی شہادت کے منظر تھے اور کتھے ہر کہ جس وقت ولنگ ہوئے تھے تھے تھے کہ کسی چیز سے کرتے ہی بدخت ترین است کو کہ اس کے میرے خون خضاب میں کرتے ہی اور بعد کے ابن طحسین ملعون نے انکو شہید کیا اور مقتول ہو کہ جس وقت عبیدہ کو بدر میں اور حمزہ کو احد میں اور جعفر کو موتہ میں قتل ہوئے سوئے ان کے کہ خداوند اٹھو جھکنا ہوا کہ دیا میرے حیات کے یہی ابوعبیدہ کو بدر میں شہید کر کے اور میرے حمزہ کو احد میں شہید کر کے اور میرے جعفر کو موتہ میں شہید کر کے خداوند اعلیٰ ہی ہاں طیالت باقی ہو جھکنا ہوا کہ نا اور میرے میرے پہلے ہکو دنیا سے موت اٹھنا تحقیق کہ تو بہتر وارث ہے سب وارث اور نہ کو تو میرا ہی اور ولیدہ اور غلیفہ وغیرہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فتح جنگ خندق کا وعدہ کیا تھا بے وعدہ لڑائی کی اور کھڑا سب کا کہ **وَرَدَّ اللَّهُ دَرَجَاتِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا** ان لوگوں کو کہ کافر تھے یعنی ابوسفیان کے مع قریش کے اور بنو نضیر کو کہ وہ بھاگ کر اپنے مقاموں کو چلے گئے مایوس ہو کر **لَعِظْهُمْ** ساتھ غصہ سے لکھ لپیٹ شکست ہو اور مراد کو بنو نضیر کے غصہ میں سے ہوئے تھے کہ **لَمَّا الْوَاخِرَ أَمَنَهُ بِيَا أُنْهَوْا عَنْهُمُ ابْنُ كُوفَى** نصرت اور غنیمت انکو میرے ہی **وَلَقَى اللَّهَ** اور کفایت کی خدا **الْمُؤْمِنِينَ** مؤمنین کو **الْقِتَالَ** لڑائی کرنے کے سبب علی بن ابیطالب کے اور مقتول ہوئے کے کہ **لَمَّا سَلَوْا سَبْحًا** سحر کے کہ **وَأَرْسَلْنَا** پریشان اور نیزہ بر کردیا **وَأَنَّ اللَّهَ** اور خدا قویا زبردست عزیز **وَأَنَّ اللَّهَ** غالب بنا ہوا جو جو کہ کری انکا کوئی مانع نہیں ہے اور حضرت صدق علیہ السلام فرماتے تھے کہ وہی امیر المؤمنین قتال علی بن ابیطالب و فتنہ عمر بن عبدود و کان ذاک بسبب یزید بن ابی سفيان اور کفایت کیا خدا مؤمنین سے علی بن ابیطالب کے اور قتل کرنے کے ایک عمر بن عبدود کو اور تھا وہ سبب کہ گنی قوم کا کہ عمر کے قتل بنو قریظہ شکستہ دل ہو کر بھاگ گئے اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن جحش بھی قرات ہی ہو کہ وہی امیر المؤمنین قتال علی بن ابیطالب کے اور مقتول ہوئے کہ جس وقت سوئے ان جنگ خندق سے وہاں سے صحابہ نے شہرہ میں تشریف لائے اور مدین مبارک سے ہتیار رکھنے اور زینب خانم کے حمزہ میں جا کر رہا وہ دونوں میں شغل ہو اور ابھی اوصاف شہرہ دھوا تھا کہ جبریل نازل ہوا ایک عمامہ لٹھی سر پر رکھی تھی اور کہا کہ یا رسول خدا ابھی ملائکہ نے ہتیار نہیں رکھے ہیں اپنے ہتیار کیوں کھڑے خدا تعالیٰ کو حکم کرتا ہے کہ یہ وقت غی قریظہ چڑھائی کرو اور جھکنا حکم ہو کہ میں انکو نیموئی میخیں کھاؤ والوں اور دروازے انکو قلعہ کے کھول دوں روہ لوگ خوف سے مضطرب رہے پریشان ہیں امیر بہت حیران ہیں کہ حکم ہے کہ تو نماز عصر نہ پڑھنا کہ نبی قریظہ میں روہ وقت ظہر کا ہے چو کہ جبریل نازل ہوئے تھے پس سوئے صلعم دولت سراسر آدھو اور حارث بن نعمان حضرت کے آیا حضرت نے پوچھا کہ حارث کیا خبر عرض کی

ذکر می احمد قادیانی قادیانی



قربان میں تہربا پڑاں میری با سو خدا حیثہ کلبی کو نہیں آواز کرتا پھر ہے کہ نازعہ کو کوئی پڑھو گرنی قلعہ میں حضرت کے فرمایا کہ وہ جبریل جو کہ  
 کلبی کی صحت میں فرمایا کہ علی کو بلاؤ جب حضرت علیؑ آیا تو علی سے فرمایا کہ سبے میں آواز کر کہ نازعہ کو کوئی پہنچا بلکہ نبی محمد میں  
 جاکر کہتی ہے حضرت علیؑ نے آواز کی پس سبھا جاکر کہنے اور نبی قلعہ کو روانہ ہو اور حضرت کے اپنا علم جناب الیومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام  
 کو عطا کیا اور انہو لشکر کا کھو مقدمہ بنایا اور جی بن حطب بعد فرما کر کہ قریش کے جنگ خندق ہی نبی قلعہ کے قلعہ میں رہا تھا حضرت علیؑ کو قلعہ کے  
 نیچے آئے اور کھو قلعہ کا محاصرہ کیا کعب بن اسد قلعہ کی دیوار پر چڑھا اور سکو مع رسول کے ناسرا کھنے لگا اور دشنام دہی کرنے لگا الیومنین علیہ السلام  
 وہاں سے پھر اور رسول خدا مع مہاجرین و انصار کے پھلے تھے الیومنین علیہ السلام آگے بڑھ کر عرض کی یا رسول خدا صلعم آپ قلعہ کے نیچے تشریف لے گئے  
 حضرت کے فرمایا کہ اسی تھے انہو کچھ باتیں سنیں ہیں کہ تمکو ناخوش معلوم ہوئیں ہیں کہ ہاں حضرت کے فرمایا کہ مجھ کو دیکھنے کے تو یہاں کلام نہ کرے اور خدا کا  
 دلیل کیا اور حضرت سو خدا قلعہ کے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ اے بھائیوں بندہ رسولؐ کو کوئی اور پشیمان نہ ہو اور اوطافو کے جس وقت ہم انہو دشمنوں کی جگہ پر  
 تو میں ہی صبح و رات کیونگی کھنے کو کہ اے ابوالقاسم تو ہرگز ناواں رہ گالیاں نہ ہو والو نہیں نہیں ہوا اور حضرت کے اپنا سنہ انکھڑے کھیر لیا اور اگر قلعہ  
 کے کھجور کے دخت کھڑے تھے حضرت کے ہاتھ سے انکھڑے شاہ کیا وہ دخت تفرق ہو کر جنگل کے اندر جا پھری اور نبی قلعہ کے چاہے حضرت کے مقام کیا  
 اور مہاجرین کے پیچھے تھے اور متزل ہر اتارے تھے اور ایک عات بعد نازعہ کے وہاں پہنچی اور نازعہ شہوت ہوئی اور کھو تھے کہ ہم کو کوئی گناہ نہیں ہوا  
 حضرت کے فرمایا تھا کہ نازعہ کو نہ پھنا گرنی قلعہ میں اور حضرت کے نوگوں کو چھانکے تھے رستہ میں سکو دیکھا تھا کہا انہو کے کہ ہاں جیہ کلبی کو دیکھا تھا  
 شہر ہوا اور چادر لٹکی اور بھی ہوئے حضرت کے فرمایا کہ وہ جبریل تھا وہ ہوا آہا کہ انکو متزلزل نہ کرو اور خوف نہ کرو میں انہو میں سے ہوں نہ کہ  
 انکو قلعہ کا محاصرہ کیا اور بھی نہیں روز کھتے ہیں ہاں کہ وہ تنگ ہو گئے اور جی بن حطب نے انکو کہا کہ یو قوم دیکھو کہ بلا تہر نازل ہوئی اور تم ابنا جا رہو  
 اور ضرور کہ تین کاموں کا ایک کام کروا کہ یہ کہ ہیں دیر یاں لاؤ اور انکو دھوکہ کو رستہ جانو پھر کہ تہر وضع ہو گیا ہو کہ وہ بغیر خدا کا ہی اور اس کے  
 اوصاف تو یہ ہیں کہ میں بھی ہیں رستہ ہیں اس کے یا رسولؐ کہا کہ ہم ہرگز نہیں ایمان لائیں گے اور ہم اپنی دین کے چھوڑیں گے جی بن حطب نے کہا کہ اگر یہ نہیں سمجھو  
 تو دو سال رہو انہو تو انہو فرزندوں کو اپنی ہاتھوں سے قتل کرو اور قلعہ سے باہر نکال کر جنگ کرو اگر فتح ہوگا نام ہوئی تو زل فرزند ہو جو تہر سے  
 جابو گیا اور اگر فتح ہو خدا کو ہی بذاتی انہو نہ لگائی ہو اس کے یا رسولؐ کہا کہ آج گناہ ہو جو ہم کیونکر یارین و عہدے کس طرح ممکن ہو کہ ہم اپنی ہاتھ سے اپنی  
 زن فرزند کو یارین ہمارا تہر کیونکر لٹھیکے جی بن حطب نے کہا کہ تیسرا طریقہ کہ آجکی شب دشمن ہو اور قلعہ اور انکو مہاجرین کے ہاں کہ ہم شب  
 غنیمت میں کسی کار کو اختیار نہیں کرتے ہیں اس سب سے وہی فافل ہوئے اور ہم پھری میں انہر حلقہ کرین شلہ کام ہلا انہو کا یاروں نے کہا کہ ہم شبہ کی  
 ہتک بہت ہرگز نہیں سکتی اور خلاف طریقہ باہر واد اختیار نہیں کئے کہ آجکی شب ہوشیار ہو کل کو دیکھا جائیگا کہ صلاح کیا ہو دوسرے روز  
 انہو نے اپنا قاصد سو خدا صلعم کے پاس بھیجا کہ ابوبہا کہ نبی عمر ہے انکو ہمارا پاس بھیج دو تاکہ پھر باتیں ہم اس کے کریں رکھا بھیجیں حضرت کے ابوبہا کو  
 انکو پاس آئے کہ دیا جیسا ابوبہا نے انکو قلعہ میں داخل ہو تو دعوتیں اور لٹھیکے پاس آئے اور زار زار سے تھوڑا نہایت بغیر تھو ابوبہا بہ کامل ہر نرم ہوا  
 ابوبہا کے کھنے لگا کہ ہمارے صلح ہے کہ محمد کے حکم پہ قلعہ سے باہر نہیں کہا کہ کیا مضائقہ ہے اور باہر طرف حلق سے شاہ کیا کہ اگر باہر نکلیں گے تو کو مار ڈالیں گے  
 اور بعد انکو ابوبہا پریشان ہو کہ تھو کیوں شاہ کیا کہ خدا اور رسولؐ کی تو خیانت کی ہے نہ ہتک رسولؐ کا پاس گواہ دینہ میں کہ جبریل جو کہ  
 انہو ہاتھ بندھا دیا کہ نہ کو لو مہاجرین ہاتھ کو جتاک رسولؐ نہ کھیں گے اور رسولؐ کا پاس گئی تو حضرت کے پوچھا کہ ابوبہا کہ کہاں انکو لے گیا حال  
 بیان کیا تو حضرت کے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کو اپنے ہتھ کرنا اور اب میں اس کو ہاتھ کو نہیں کھوتا جتاک کہ خدا انکی توبہ قبول کرے اور جو فتح  
 کے خدا شہانے تو بہتگی قبول کی کہ جبریل صبح کی وقت نازل ہوا اور سو خدا کو خبر دی کہ توبہ ابوبہا کی قبول ہوئی اوجہ حضرت ام سلمہ حجرہ میں  
 رونے لگی تو ہم ملے فانی ہیں سو خدا کو مہربانی ہوئی تھا کہ حضرت نے ہر موضع کی یا رسولؐ خدا ہمیشہ دہشت تھا خدا انہو سے عہدہ کا فتح کیا پھر فرمایا کہ



انہیں شام پر کھینکا نہ ہو اگر کیا جس کہ ملاقات کر گیا سلطنت پہلی تہا ایک پہنچ گئی کبے سنکر کہ ہا کہ و محمد یہ سطر ح ہا اگر یہی مجھ کو ملاست نکرتے کہ نہ وقت  
 قتل کے نہاری کی ہو تو ہم میں کیا لایا نا اور تیری تصدیق کہ تاویل کی بتو میں ہر جہ کے دین پر ہوں اسی میں ہر زندہ رہو گا اور سنی میں ہر مرد و عمار سونے کے  
 فرمایا کہ اگر دن مارو گویا قتل کے خندق میں فلاں یا ہا تک کہ سب قتل کر دوں اور بعد قتل کے نکال مال تقسیم کیا سوار کو جو حصہ اویس پاد  
 ایک حصہ اور جس شخص سے مستحق دیا آو گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہاں انکو فروخت کر کے انہی قیمت کے ہتیا مارو گھوڑی  
 خرید کی اور حضرت کے پاس خدیجہ لائی اور سعد معاذ جنگ خندق میں ایک تیر لگا تھا رگ بہت اندام میں اسکو زخم کے صدقہ انہوں نے وفات پائی سو نہ ہو  
 اور حضرت کے صاحبزادے ابی طالب نے کہا اور فتح بنی قریظہ کی آخر و قیودہ سن پہنچ بھری میں مئی اور جنگ خندق شوال سن پہنچ بھری میں طبع ہوئی تھی اور نکال  
 و طبع شام کے نعمتوں کی کے بنی قریظہ کے فتح کی خبر پہنچا چہا فرمایا کہ و انزل الذین اور نازل کیا خدا نے اور سچ انا ان لوگوں کو  
 ظاہر وہم مدعی انہوں نے شکرونی ابو سفیان اور غطفان وغیرہ کے میں اهل کتاب اہل کتاب ہیں کہ وہ بنی قریظہ میں  
 جنہوں نے مدعی تھی انہی اور سچ انا انکو خدا سے صیاصہ میں قتل کرے و قد ف فی قلوبہم الرعب اور  
 و اللہ چہ دلوں انکو عیب کو غیر طیرت کہ فریقاً ایک فرقہ کو یعنی مردوں کو قتل کروں قتل کرے تھو تم و تاسروں فریقاً  
 اور قید کرتے تھو تم ایک فرقہ کو یعنی عورتوں کو اور انکو و اور انکو اور وارث کیا خدا نے انکو ارضہم زمین کی کا زرعی اور سنی کا سکا  
 و دیارہم اور گھوڑوں انکو کا اور قتل انکو کا و امواہم اور مالوں انکو کا نقد اور جنس اور رویشی کا و ارضائہم تطوہا  
 اور ان میں کا کہ نہیں قلم رکھا ہر شے اہل اور ان میں پر تھا قدم نہیں گویا کہ زمین خیر اور فارس اور روم بلکہ ہر زمین کہ مسلمانوں کو تصرف  
 میں آئی ہو و کان اللہ علی کل شئ قدير اور ہر خدا اور ہر جہ کے قدرت رکھو والا بس چاہی کہ قادر ہر فتح شہروں پر  
 و اعلیٰ ظالموں اور کائنات اور تابعداروں سید عالم کے اور منقول ہے کہ جو قتل ہوئے صلح خیبر کو فتح کے بھری اور خزانہ آل ابی بکر کے ہاتھ لگا تو  
 حضرت کی بیویوں کے ہا کہ جو کچھ تیرا تہ لگا رہا وہ ہکو و حضرت فرمایا کہ وہ تو نبی مسلمانوں پر تقسیم کر دیا موافق حکم خدا کے یہ سنکر سب حضرت پر غصہ کیا اور  
 کہہ کہ کیا تو یہ جانتا ہو کہ اگر یہ کو طلاق یگا تو پھر ہماری قوم میں سے ہکو کوئی شوہر نہ ملے گا پس غیر حلالی خدا پر غیظ پڑے کو اور حکم کیا کہ انکو کنارہ کر  
 پس کنارہ کیا انہی رسولی صلح سے اور انکو خدا پر مشر بہ ام ابیہم میں آئیں اور ہر بیانا تک کہ بیویوں کو حضرت کے حیض آیا اور بعد حیض کے ہا کہ نہیں  
 انکو نہ شکر و تیرا تہ لگا رہا و یا لہا البے او غیر برگزیدہ قل و لک کہ تو وہ او بیویوں کی ان کو کشتن  
 نزلت الحیۃ الدنیا اگر سو تم کچھ تیرا تہ لگا رہا دنیا کو یعنی اسکی نعمتوں کو اور زیادہ طلب کرتے ہو دنیا کو و رشتہا اور ان میں  
 دنیا کو کہ پوٹا کیس نفیس اور زیور گراں قیمت شکر چاہی تو فاعالین امتیغکن پس اتم کہ متعہ اور فائدہ دونوں شکر جیسے کہ طلاق  
 دیکھ گئے کو دیتی ہیں سو اتم کے اور متعہ کی تحقیق تفصیل سے سورہ بقرہ میں گزری ہو اور بعضے کہتی ہیں کہ مراد اس سے تمام مہر ہے و اسر حکم ان  
 رہا کہ زمین سے سراجا حبیلہ را کر نانیک کہ طلاق و ان دن نزاع اور جھگڑی کے کہ جو دریاں وجہ اور سو ہر ہوتا ہوا ان  
 کنتن نزلت اللہ اور اگر سو تم کچھ تیرا تہ لگا رہا کو و رسولہ اور سوال کر و اللہ لاخرۃ اور خانہ آخرت کو تو  
 فان اللہ پس تحقیق میں اعدا تیار کیا و الحسنات و طہنی کرنا انکو منکن تم میں سے جو کوئی کہ دوسرے ہر کو  
 اختیار کرو اجر عظیم ماہر بزرگہ ان نیا کا انکو قابل میں کچھ حقیقت نہیں کتا ہوا بعد نازل ہوئے اس کے رسول اللہ صلح سے سب بیویوں  
 بلا کر جمع کیا اور یہاں تک کہ وہ بڑھ چکی و اختیار دیا و نوامر میں پہلو سے اتم سلمہ کھڑی ہوئی اور کہہ کہ منی تو خدا کو اسکو پوچھ کر اختیار کیا اور  
 بعد انکو سب بیویاں کھڑی ہوئیں اس کے کہہ کہ خدا اور رسول اللہ کو اختیار کیا اور بعد انکو یہ آیت نازل ہوئی کہ جی میں لٹا رہیں تو وہی آدمی  
 متعین رہے تو ہیں سب آیت نازل ہوئی کہ یہ کہ حضرت کی بیویاں حضرت کے مقدور زیادہ کھانا اور لباس غیر طلب کی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے





کرم و زوال

بیت من بنی اسرائیل

نہیں بلکہ خدا کی اور کو پیغمبر کی فرمانبرداری ہے **فَلَا تَخْضَعْنَ بَيْنَ يَدَيْكُمْ** کہ تم اپنے ہاتھ نہ رکھو کہ تم کو بالقرآن سے اپنے کیونگی  
 جس وقت کہ تم کسی بات کو تو نرم آواز سے بات کرو جس کی طرف توجہ ہو کہ یہ گمانہ مردوں کی طرف غبت کرتے ہیں جیسا کہ نصیب میں **قِطْعَةً**  
**الذی فی قلبہ مرضٌ** طبع کر دے وہ شخص بچہ ال کے باری کی بکارت کی کہ تمہاری بات کو سنکر کادل تمہاری طبع کر دے اور اس کو  
 نہیں شک ہے **وَقَالُوا لَا مَعْرُوفَ** اور کہہ دو تم بات نیک کہ دور ہو شک نہ تمہارے کہ آواز تمہاری نہ اکت اور زنی و نہ جو بوقت کہ تم دوسرے  
 سیات کرو اور یہی ہی مونس کی عورتوں کو چاہئے کہ اپنی آواز نرم دوسرے مرد کو کہ جنہی ہی نہ سنائیں بلکہ بے ضرورت آواز مطلق مرد بیکانہ کو نہ سنائیں  
 اور منقول ہو کہ جیسویہ آیت نازل ہوئی تو بعضے عورتوں کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی بچہ دروازہ پر آواز دیتا اور مرد و دوسرے بوقت گھر میں نہ ہوتا تو وہ سنہ پچا اگلی  
 رکھ کے بڑی سخت و رکروہ آواز سے جواب دیتی تھیں **وَقَدْ رَفَعْنَا** خدا کہ **وَقَدْ رَفَعْنَا** اور پھر یہی ہوتی تھیں گھر میں آگے اور قریب  
 رہتا عورتوں کی اور صورت گھر سے باہر نہ نکلتی تھیں کہ سودہ زوجہ پیغمبر کا کوئی گھر کا کہ توجہ اور عمر کیوں نہیں آواز کرتے جس کے اور لوگ  
 کرتے ہیں یا کہ ایک بار مجھ کو جب بجالائی اور اس کو بعد چ اور عمر میرا یہ ہے کہ میں اپنی گھر سے باہر نہ نکلوں چنانچہ خدا فرمایا ہے کہ **وَقَدْ رَفَعْنَا** اور  
 ارادہ میلو کہ باؤل بنائیں حجرہ سے کہ جس میں سو کھانچہ کھانچہ تھیں وہیں میں باہر نہ نکلوں بہانہ کہ مراؤں پس خانہ ہی تھا حجرہ ہی باہر نکلا اور  
 وہ اپنی زندگی میں حجرہ ہی نکلی اور کلام میں اس کو کیا یہ طرف نشہ کے کہ اس مخالفت کی حکم خدا کی اور اس پر سوار ہو کر واسطے جنگ علی بن ابی طالب علیہ السلام  
 کے باہر نکلی اور بقابلہ پیش آئی اور بعد اس کے حجرہ پر سوار ہو کر باہر نکلی اور حسن بن علی علیہما السلام کے خانہ پر تیر لگوائی اور ابن مسعود روہف کہ فرمایا سو کھانچہ  
 کہ تحقیق یوشع بن نون بھی حضرت موسیٰ کا تھا بعد موسیٰ کے اور تین سہن نہ رہا اور صفراء بنت شعیب نے موسیٰ نے یوشع کی لڑائی کی اور فوج ہمارا لیکر  
 یوشع ہجر چائی کی اور کہ کہ خلافت کی حدار میں ہوں رہتہ جنگ کی کہ انہیں بہت آدمی ماری گئے اور قریب کہ دختر ابو بکر خدائی کی لڑائی پر بھی ہزار  
 آدمی ہمارا لیکر میری شک کو گونیس اور یہی لڑائی کر گئی کہ بڑا کھیت پڑ گیا اور حضرت صادق علیہ السلام من بات منکن باحتم کی تفسیر میں منقول ہے کہ  
 مراوفا حتم سے خروج کرنا ہی تلوار لیکر اور قرن کو اہل مینہ نے بفتح قاف پھاہی اور باقیوں قاف کے سرور **وَلَا تَرْجِعْ** اور ظاہر ہے کہ تو قرینت کو  
**تَرْجِعْ لِحَالِیَّةِ الْأُولَى** ظاہر کرنا چاہیے کہ اس کا وہ زمانہ کہتے ہیں داؤد اور سلیمان علیہما السلام کہ انہیں مانہ مع میں دن سیاہوا کہ پڑائی  
 تھیں اور عشاء کو ظاہر ہو جاتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ زمانہ حضرت ابراہیم کا تھا کہ انہیں مانہ کی عورتیں نہ لباس میں معنی ہاتھی تھیں اور مردان اپنی نیت کو  
 ظاہر کر کے تھیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ زمانہ اوس کے تھے کہ انہیں مانہ سے نفع نہ تھا اور کھتے ہیں کہ مراو تہرج سے یہ کہ عورت اپنی فرضی ہر  
 دلالت تھی اور بدن کو اس سے نہیں ہشتی تھی نہ نیت اور زیور کا پوشیدہ ہو جا آویس کو کہتے ہیں کہ جاہلیت اولیٰ سے مراو قبل اسلام اور جاہلیت ثانی  
 فق و فوج سے اسلام میں جاہلیت سے پہلے خروج کرنا صفراء بنت شعیب کی کا یوشع بن نون ہمارا جاہلیت کے آخر خروج کرنا عائشہ کا علی بن ابی طالب  
 علیہ السلام پر **وَأَمَّا صَلَواتُہُمْ** فاکرم و تم ناز کو کہ ہمیشہ پڑتے رہو ان کو و قوتوں پر کہ اصل عبادت بنی کی ہے **وَأَتَيْنَ الزَّكَاةَ** اور دو تم  
 زکوٰۃ کو عورتوں کی کہ اصل عبادت ملی کی وہی **وَأَطَعْنَا اللَّهَ** اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی تمام حکمتوں **وَأَسْمَاوَلَهُ** اور پیغمبر کے راہ پر  
**أَنَّا یُرِيدُ اللَّهُ** سو اس کو نہیں ارادہ کرتا ہے **خَلَّیْکُمْ عَنْکُمْ** اگر جس تاکہ بجا و تم سے نا پاکی کو گناہ کے **أَهْلَ بَلَدٍ**  
 اور اہلیت **وَلِیْطَهَّرْکُمْ** اور پاک کرے **لَکُمْ** اور پاک کرے **نَظَرًا** پاک کرنا یعنی اور اہلیت پیغمبر ارادہ الہی متعلق ہوا اس پر کہ تمہارے گناہوں  
 اور خطاؤں کو دھو دے کہ صفراء اور کبیر سے تم پاک ہو جاؤ یہاں جاہلیت سے پہلے اہلیت سے پہلے اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کی شانیں نازل  
 ہوئی ہو اور کثرت میں اہلیت کی بھی ہی ہر ولایت کرتی ہیں چنانچہ صحیح بخاری میں جمع بین صحیحین میں عائشہ سے منقول ہے اور صحیح ابوداؤد و ترمذی  
 مالک میں اس سے اور سند احمد حنبل میں ام سلمہ سے اور تفسیر ثعلبی میں ابو سعید خدری سے اور اسکا اسکی بہت کتابوں میں اہلیت کی مذکور ہے کہ یہ بہت شانیں  
 علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کے نازل ہوئی ہو اور سند احمد حنبل میں قوم ہر کے عطا بن سباح کہتا ہے کہ تم سلیہ نے فرمایا ایک دن فاطمہ نے ہر نے

مسیحی کی ہانسی میں کھانا پکایا تھا اور وہ کھانا بجا کر سوختے پاس لایا اور پھر فرید عالم سیر گھر میں نفع یافتہ جیتو خاندان پر گھر کو کھانا حاضر کیا تو کھانا  
 نے فرمایا کہ یہ فرید میری علی اور حسن علیہم السلام کو بجا کر مسک پاس لایا تاکہ سیر گھر یہ کھانا کھائیں جیتو وہ حاضر ہو تو پانچوں بزرگوں نے جمع کر  
 وہ کھانا تناول فرمایا جبریل خلعت جلیل کے پاس پہنچا یہ آیت لیکر نازل ہوئی کہ جو جناب سوختے نے چاہی علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام پر مالی  
 اور فرمایا کہ خداوند ایہیں اہلبیت میری خاص میری خلعت و لباس لیا تو ہونا پاکی کو گناہوں کی پس جیتو وہ دعا حضرت سنی تو میں کو بجا کر سوختے  
 میں بھی تم میں ہوں مایا کہ تو بھی میرے لیکن اہلبیت میں نہیں ہے اور سطح جامع الاصول میں ہے جو کہ جامع سنی ہے اور دوسری دیکھ  
 ائمہ سنیہ سے ہے کہ میں بھی چادر کا گوشہ بکریہ دخل ہوئی اور کہا میں بھی تم میں ہوں سوختے ائمہ نے چادر کو میراتہ میں سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تو  
 خیر ہے یعنی لیکن اہلبیت میں نہیں ہے اور علی بن عبد اللہ بن جعفر طیار سے روایت کی ہے اور آخر میں اہل بیت کا یہ ہے کہ فرمایا سوختے کے خداوند نامہ ہے  
 و علی اہل ہوتی ہیں یہ چاروں اہل میری ہیں پس خدا ہیگائے یہ آیت نازل کی کہ نبی و جہ سوختے نے کہا کہ یا سوختے میں داخل ہو جاؤ تم میں مایا کہ  
 تو اپنی جگہ ہو تو خیر ہے یعنی اہلبیت میں نہیں ہے اور علی بن جعفر سے روایت کی ہے کہ ایک روز میں اپنی ماں کے ہمارے عائشہ کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ دیکھا تو  
 کہ بروز جبنا جل خروج کیا تھے اور باہر ہو گئی تو حکیم الہی ہو کہ فرمایا ہو و قرن فی ہر جن عائشہ نے کہا کہ وہ قضا و قدر الہی سے تھا اور پھر میری عائشہ سے  
 علی کے حال سے پوچھا۔ کہا کہ مجھ سے اس شخص کے حال سے پوچھا کہ جسکو سب میرے بھائی زیادہ سوختے دوست رکھتے تھے اور میں ہرگز سوختے کہ جسکو سب سے  
 زیادہ دوست رکھتے تھے اور تم ہو خدا کی دیکھا میں نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کو کہ سوختے انکو اپنی جامعہ میں لیا اور میں نے کہ کوئی سر فرالا  
 اور فرمایا کہ خداوند ایہیں اہلبیت میری اور یگانہ میرے پاس پاکی کو اپنی دھڑکرا اور گھوپاں اور پاکیزہ کر تو اود کی مصیبت عائشہ تھی میں نے کہا کہ یا سوختے  
 میں تیری اہلبیت میں میں تھا مایا کہ تو میری اہلبیت میں نہیں ہے اور میری محرقہ میں ہے کہ سیر میں کو کہ سوختے فرمایا کہ یا دولا تا نہیں  
 نکو خدا کو سیر اہلبیت اپنی کے ہمیں زید بن ارقم سے پوچھا کہ اہلبیت سنی کون ہیں عورتیں سنی ہیں کہ انہیں میں تم ہو خدا کی تحقیق عورت ہوتی ہو ہمراہ  
 کرو ایک نام تک پھر طلاق دیتا ہو تو وہ عورت اپنی باپے قوم کے گھوٹلی جاتی ہے اور اہلبیت سنی ہیں کہ رشتہ دار اور قریب کی ہیں جس پر صدقہ  
 حرام ہے اور صحیح داؤد اور موٹاؤ مالک میں ہے کہ انہیں روایت کی ہے کہ جیتو سوختے صلح و طے نما صبر کے نکلتے تھے تو فاطمہ کے دروازہ پر آواز دیتی تھے  
 بعد نازل ہوئے ایک کہ ناز کا وقت ہو گیا ہو نماز صحیح کو ادا کرو تم ہو اہلبیت انما یرید اللہ لیب علم الحسن اہل بیت و بطہرکم تطہیر یہ حال روایت  
 اہل سنت کا اور ہل آیت میں تھا کہ صبر کا یہ روایت سے مراد بیت نبوت در رسالت نہ خانہ ازواج اور اہلبیت سوختے تعین فرمادی کہ وہ علی  
 اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام میں رزنا پاکی سہرا و ناپاکی گناہوں کی چنانچہ فرما زنی نے تفسیر گھر میں لکھا ہے کہ سچا تم سو ناپاکی کو یعنی دور کری  
 تم پر گناہ ہو چکا اور پاک کریں گھوٹلی پھنڈاؤ گھوٹلی ہمت کا اور تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کہ یہاں ہتھارہ کیا ہے واسطے گناہوں کی ناپاکی کو اور  
 و طہر تعوی کے تطہیر کو اور محل جو لغت کی کتاب ہے آئیں لکھا ہے کہ تطہیر کے معنی پاک کرنا ہے اور بدی ہے اور غلبہ مہمانی نے لکھا ہے کہ تطہیر  
 میں اور اخلاق اور محال میں میں کی جاتی ہے فرمایا خدا ہیگائے و شہاب تکمیر یعنی اور کہنے کو پس پاک کر تو سیل اور نجاست مثل گوہ اور پیشاب زہر  
 خون کے یہاں مراد پاک کرنا جسم پارٹہ ہو نجاستوں سے اور فرمایا خدا کہ قابرید لہد لہد بے علم الحسن اہل بیت و بطہرکم تطہیر اور غلبہ کہ یہاں  
 ارادہ پاک کرنے پر اور بدن کا نہیں ہے نجاستوں سے بلکہ بیانی پاک کرنا نفس کا جس کے سبب سزاوار ہے اور تعریف کا ہو اور لفظ اہلبیت اگر جامع  
 سب کو گھوٹلی کے شامل تھا لیکن جیتو سوختے خاص کر دیا اور فرمایا کہ میں اہلبیت میری اور کوئی تو سچا ان چار بزرگوں کو اور سچا ہو گیا اور یہی  
 اہلبیت میں داخل ہے یہ ثابت ہوئی ہے عصمت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کی اگر کوئی شخص نہاد کہے لیکن بعض علماء اہلبیت جلی عاوت  
 کہ اہلبیت کے فضائل کے ناقص نے اور ضعف کے نے اور وضع کر کے اس میں مل ہو کہ یہاں کہ فضیلت کی نشانی فضیلت زیادہ ہو جاوے لوگ کہتے ہیں کہ  
 یہ آیت سوختے صلح کے بیوی کی شاہین ہے اور اہلبیت سے مراد بیباں حضرت کی ہیں اور علان ہے کہ کوئی دوسری شاہین نہیں ہے کہ جیتو ہو کہ سوختے صلح فرمایا ہو کہ یہ





رسول خدا کے ذکر مراتب تطہیر کو دخل کر دیا یہ متنس ہو کر واسطے ہو کر ضعیف و ناتوان کی کیونکر مطابق ہوگی غیر جبر منونہ کو کہ مخالف قسم کے ہو اور  
منونہ واحد کو جمع مذکر کے صیغہ سے بیان کرنا کہیں نہیں آیا اور وہ تو نسو ثابت ہوتا کہ آیہ تطہیر تنہا نازل ہوئی ہو اور ان پہلی اور چھٹی آیتوں کو بیان ہو کر  
نازل نہیں ہوئی جو جامع قرآن ان آیتوں کو جمع میں آیت کے والد یا بچہ ازواج سے آیت کو کیا معلق ہے اور بیگم مراد ازواج کا بیت نہیں ہو سکتا  
ہو کہ پہلی اور چھٹی آیتوں میں جمع کا لفظ اگر ازواج کی طرح ہوتا تو یہاں بھی جمع کا صیغہ ہوتا تاکہ مطابق ہوتا چھٹی اور چھٹی آیتوں میں مراد  
بیگم بیت نبوت نہ بیت کل ازواج اور آیات کثرت و دلالت کرتی ہیں بیت ازواج اس سے مراد نہیں ہے اور ابو القاسم خٹکانی نے جابر روایت کی ہے  
چنانچہ فرماتے ہیں جا کہ یہ تطہیر جو وقت رسول خدا نازل ہوئی تھی اس وقت حضرت سیدہ جبرہ میں حضرت کے پاس سوائی علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کے کوئی  
تھا اپنے خطبہ کا ان پانچوں سے ہو اور اس وقت ہی اہلبیت اور اہلخانہ تھے ازواج سمیع نکر داخل ہو کر اور کثرت روایات میں آیا ہے کہ بیت نبوت پانچوں کو شامل ہے  
اور رسول خدا کو ارشاد کو ترک کے اپنی راہ کو دخل دینا اور اپنی طرف سے ایک مضمون ایجاد کرنا قابل سماعت نہیں ہے اور یہ جو کھتی ہیں آیہ تطہیر تو ازواج کے  
شائین ہے اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو رسول خدا اپنی عاقلین عدہ میں داخل کیا ہے یہ قول نہایت پرجہ اور وہی ہو اور یہ قول صاحب تصنیف کا ہے  
مخالف جمع مفسرین کے اور دعا حضرت کے نام کو ثابت نہیں ہے ہو کہ دعا میں تو یہ کہ ہوا لا الہ الا انتی یہ ہیں اہلبیت میری اور کوئی ہو کہ واسطے جو تو  
وعدہ کیا ہو کہ وفاء اور حسب قول سخن کہ سنتی ہے وہ بھی صاحب تصنیف پر اعتراض کر کے ہی کھتا ہو اور دعا حضرت کی واسطے جو ذکر کرنے نجاست کی ہے نہ  
واسطے جو دخل کرنے ان چاروں کو اگر کوئی اہلبیت میں اور ام سلمہ کو جو عبا میں داخل نہیں کیا ہو کہ وہ اہلبیت میں سے نہ تھی نہ ہو کہ وہ اہلبیت میں سے  
تھی اور اس کو دخل کوئی شخص حاصل کی ہوئی تھی اور نہ جمیع اقارب حضرت کے اہلبیت میں داخل ہیں اور نہ سب کے واسطے دعا کی تھی بلکہ وہی خاص شخص ہر  
کہ جنکو عبا میں لیا تھا اور یہی چاروں بزرگ و اہل بیت میں اور کوئی ہا و رہا نہیں ہو سکتا کہ خدا کا کسی چیز کا ارادہ کرے اور پھر وہ قومیں آئی  
خدا کا فرمانا لغو نہیں ہے کہ کسی چیز کو کہی کہ میں ادا نہ کرتا ہوں اور پھر اس کو نہ کرے اور اس کا یہ مقام صحیح کا ہے اور یہ قول لایک تھا ہی تعظیم پر اور فقط  
ارادہ کر نہیں کہ ہم صحیح اور تعظیم نہیں ہے اور یہ جو کھتی ہیں کہ آل عبا تو پاک تھے یا کوئی خدا کا پاک کر گیا یا مراد ازواج کی واسطے بھی ہو سکتا ہے معلوم ہو کہ پہلی وہ  
نا پاک تھے کہ اخذ تعالیٰ ان کو پاک کرتا ہو اور یہ لوگ تطہیر کے معنی ہی نہیں سمجھے ہو کہ معنی اس کی یہ ہیں طہارت پر ثابت تھی تو خدا ہی کہ اہل انصراط  
استقیم پر یعنی ثابت تھے تو ہر گز سیدھی پر اور طہارت نجاست بھی ہوتی ہو اور معنی سے بھی ہوتی ہو ایک معنی یہ ہے کہ مراد نہیں ہو سکتی اس  
مقام کو دیکھنا چاہئے کہ ہا کوئی معنی مناسب میں غرض ہے کہ باوجود منقول سے کثرت احادیث کے شائین آل عبا کے پھر جو ہیں آئینہ و عکس کے ہے چاہے کہ  
یہ فضیلت آل سون کی ہو یا ثابت ہو بلکہ ازواج کی واسطے ہو ہیں ان لوگوں کو کچھ مفادہ نہیں ہے پھر اس کو کہ آل سون فضیلت میں تھے نہ پائیں اور  
عصمت بھی ثابت نہ ہو کہ وہ دلیل ہو جائی خلافت اور امامت کی واسطے اور لوگ جو ٹٹنہ سے زیادہ بزرگ بننے لگیں لیکن انکی وہی تاویس کر سیکے  
کہ نہیں ہو تا اور چاند پر ان کے چاند پوشیدہ نہیں ہو تا ہی اہلبیت کا ذکر ہو گا تو اس سے مسلمان آل عبا کو سمجھینگے نہ ازواج پیغمبر صلعم کو جس قدر یہ کوشش کرے  
ہو لے سون کی فضائل کے کھنڈہ میں ہندو خدا کو فضائل کو روشن کرتا ہو اور خدا تعالیٰ پھر ازواج پیغمبر کی طرف خطاب کرتا ہو کہ وَاذْكُرْ  
اور یاد کرو تم و عورتوں پیغمبر کی مائتے فی بیوتکم انہیں کو کہ پھر ملے تمہاری عورتوں آیات اللہ آیتوں  
خدا کی ہیں وَالْحِكْمَةُ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ اُنّ اللّٰہ تحقیق کہ خدا گان لطیفاً ہو لطف کر نوا لایکوں صحابہ را خبر وارتھاری گفتار اور کردار  
سوا در تذکر کر نوا لایکوں کہ ہیں ہمیں تمہاری صلاح ہو اور دیکھتے ہیں کہ ہمارے نبی عیسیٰ انہیں شہر حضرت طیار کے ہمراہ جنت کو رحمت کی اور دینہ میں انہیں کو  
رسول صلعم کی بیسیوں کو پاس آئی اور پوچھا کہ ہمارے مقدمہ میں یعنی عورتوں کو حق میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہو کہا کہ نہیں رسول خدا کے پاس  
آئی اور عرض کی کہ یا رسول خدا ام عورتیں بالکل نا سید ہیں اور نبی و انھیں ہیں حضرت پوچھا کہ کیوں کہا کہ ہو کہ قرآن میں جابر و دیگر ذکر ہے

ع

اور جو تو کما کسی آئینہ کر نہیں معلوم ہوا کہ ہم شامین نہیں ہیں نہ ہماری عبادت و طاعت مقبول ہو نہ تعالیٰ نے یہ بتا دی کہ ان مسلمانان  
تحقیق فرما نہ داری کہ نبی اکرم و المسلمینات اور فرمانبرداری کرنا یا ایسا نہیں و المؤمنین و المؤمنات اور بیان  
لا یشکوا و بیان لا یوالیان مع تریں در سوختہ صلعم نے فرمایا ہے کہ مسلمان شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے سلامت ہیں سلطان اور مومن ہر کہ  
سلامت ہے ہمسایہ انداؤل اسکی سے اونہیں کا لیا یہی مجھ پر شخص شے سیر ہو کر سویا اور ہمسایہ کا بھوکا ہوا اور سوختہ صلعم نے فرمایا کہ بیان  
سوغت اور عقاب و دل سے اور اقرار ہر زبان سے اور عمل سے ارکان بن برآ و حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ سلام تو وہ ہے کہ جس کے سبب سے  
خون بچ رہی ہو اس رمانت و اکیجانی ہے اور نکاح استہجن جائز ہے ہیں ام ربیثا تیری لیتے ہیں ام ربا ان ہے کہ جو دل میں باور و سریعت میں ہے  
کہ ثواب بیان پر موقوف ہے اور ایک عربی کی صورت میں جبریل سوختہ صلعم کے پاس آیا اور سوختا انگو نہیں بھجواتے تھے انہوں نے سوختا  
سو بچھا کہ با محمد صلعم کیا ہے بیان فرمایا کہ عقاب و دل سے تو خدا کا اور آخرت دن کا اور فرشتوں کا اور کتاب کا اور پیغمبروں کا اور زندہ ہو کر انھوں کا  
بعد مرنگی کہ کہہ سچ کہانے ہو محمد لیں کیا ہے سلام فرمایا کہ گوہی تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود سوا خدا کے اور محمد بندہ ہکا ہے اور پیغمبر سکا ہے خاتم  
نارگو اور تو کو کوہ کو اور ماہ رمضان کے روز ویکے تو اور بیت لہذا کہ جو کر تو کہہ کہ سچ کہاتو جو محمد صلعم اور پھر حق تعالیٰ مرد و عورت کا ذکر کرے  
و القانتین و القانتات اور ہمیشہ عبادت کرنا اور ہمیشہ عبادت کرنا یا ایسا نہیں و الصادقین و الصادقات  
اور بہت گھٹی و کم اور بہت کھنے والیاں عین میں ہر ام میں و الصابرین و الصابرات اور صبر کرنا اور صبر کرنا یا ایسا نہیں  
عورتیں طلعتوں عبادتوں پر اور گناہوں پر نہ کرے بروا کناشعین و کناشعات اور عاجزی کرنا اور عاجزی کرنا یا ایسا نہیں  
عورتیں خدا کے سامنے اور خدا کے درمیان مرد و عورت مل سو او عھاسی و المتصلین و المتصلات اور صدقہ و نیو  
مرد و اور صدقہ و نیو والیاں عین میں انہوں نے صدقہ و جب صدقہ سنت اجرت و الصائتین و الصائمات اور روزہ رکھنے  
و کم و عمر روزہ رکھنے والیاں عین میں اسطے خدا کے روزہ و جب است و الکافین و الکافیات اور نگاہ رکھنے  
و کم و دستروں انہوں کو حرام سے اور نگاہ رکھنے والیاں عین میں و الذکرین و الذکرات اور ذکر کرنا اور ذکر کرنا یا ایسا نہیں  
و کم و مقدر کی یعنی ذکر کرنا و الذکرات اور ذکر کرنا یا ایسا نہیں و الذکرات اور ذکر کرنا یا ایسا نہیں  
خدا کے اسطے یعنی اسطے اور عورت کے معفرت بخشش کو گناہوں و اخرجنا خطیئنا اور اجر کرنا اور عطا کرنا یا ایسا نہیں  
کہ جو کوئی نبی میں خدا کے پیغمبر کے داخل ہو اسکی قول میں کہ ان اسلمین و اسلمات ہوا جو کوئی اقرار کرے خدا کا اور اس کے رسول کا تو تصدیق کرے  
علی بن ابیطالب کے ولایت کی اور اسکی اولاد پاک کی اور دل ہکا زبان سے موافق ہو تو وہ حق میں داخل ہے کہ وہ مومنین و مومنات اور جو کوئی  
فرمانبرداری کرے خدا کی فرض میں فرمانبرداری کرے پیغمبر کی سنت میں شخص داخل ہو و القانتین و القانتات میں جو کوئی زبان بکھارے  
و روع سے وہ شخص داخل ہو و الصادقین و الصادقات میں جو کوئی عہد کرے طاعت پر اور مصیبت پر نہ کرے پر وہ شخص داخل ہو و الصابرین و الصابرات  
میں جو کوئی ناز ہے اور چہرہ است گاہ کرے وہ داخل ہو و الخاشعین و الخاشعات میں جو کوئی ہفتہ میں یکدم صدقہ دے وہ شخص داخل ہو  
و المتصلین و المتصلات میں جو کوئی ہر مہینہ میں تیرہ صوم و صومینہ صوم کو روزہ رکھو وہ داخل ہو و الصائتین و الصائمات میں جو کوئی چار  
تہیں حرام کرے گاہ رکھو وہ داخل ہو و الکافین و الکافیات میں جو کوئی پانچ وقت کی نمازیں ادا کرے مع شرط اور ارکان وہ داخل ہو و الذکرین  
و الذکرات میں جو حضرت امام صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی سچ ہو پیغمبر حضرت علی بن ابی طالب کی پیروی و الذکرات میں جو  
ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب سوختہ صلعم نے زینب بنت جحش کی خوشگاری جو کہ نبی بھوپہ کی نبی نبی و طو زید بن جابر ثننی اساز و کوئی ہو  
انہی کی تو زینب نے پہلے تو ان کے کہ وہ حضرت پیر و سخن نگاری کرے ہیں قتل کیا اور جو وقت معلوم ہوا کہ زید کیو طو جا ہر قتل کیا ہو طو کہ





علیہم السلام کی قدرت میں جبکہ ہماری نیک نیتیں نکاح کیا ہی تھیں لیکن ایک ایسا موقع ملا کہ ہم جو جتنے علی المؤمنین خرچ ہو  
مؤمنین کے بھی یا کوئی گناہ فی الزواج اذ عیالہم خرج ورجوہت کرنے عورتوں کے بالکوں انکی کے بعد طلاق کے یا بعد مرجانے  
شوہر کو اذ قضاو لہن و طلاق موت کہ ادا کر لیں اور حاجت کو کہ وہ نکاح اور طلاق و عتہ ہی یعنی اس نکاح میں نہ رہے  
کیا کہ تمام مؤمنین تیری پیروی ہونے لگے بالکوں عورتوں کے نکاح کر لیوں یا میں کچھ ترود نہ کر یں رجالیہ کے رسم کو ہنسنے منسوخ کیا و کان  
اھو اللہ اور جو کا خدا کا جس کا کہ وہ ارادہ کرے مفعولہ کیا گیا یعنی جرجیر کا کہ خدا ارادہ کرے کہ وہ وہ قومیں آئیں جس کو کہ نکاح زینب کا حضرت  
رسالت نہاتے اور ان میں ملک سے بقول یہ کہ جو وقت عتہ زینب کی منقضی ہوئی تو رسول خدا نے زینب کو فرمایا کہ تو جا اور زینب کی خوشنکاحی سے رو  
کر زینب کو کہتا ہے کہ میں نے نکاح سے پاس کیا ہوں وقت ملے کو خیر کرتی تھی جو وقت میں ہو سکے دیکھا تو میری نظر نہیں نہایت عظیم الشان اور بلند مرتبہ معلوم  
ہوئی کہ مجھ کو یا راہنہ نگاہ کرنا نہوار سو خدا کی حرمت کی جہت سے میں نے اپنی پشت انکی طرف سے کہہا کہ خوشخبری ہو مجھ کو اور زینب کہ رسول خدا صلعم تیری  
خوشنکاحی کرتے ہیں سن کر خوش ہوئی اور کہا کہ میں یہ کام نہ کروں یہاں تک کہ انی پروردگار سے یہ کام میں مشورہ کر دوں ہاں سو اٹھ کر مکتل پر  
گئی اور سو خدا سے مناجات کی حقیقتی نے وہ آیت نازل کی اور بعضی روایتیں آتی ہیں کہ رسول خدا بعد نازل ہوئے اس کے بعد اجازت حاصل ہوئی زینب  
کے گھر میں تشریف لے گئے زینب کو کہا کہ یا رسول خدا بدو نکاح میرے گھر میں میں آئی ہو حضرت فرمایا خدا نکاح کرنا والا اور جبریل کو گواہی بعد اس کے زینب اپنے گھر  
سب بیویوں سے فخر کرتی تھی اور کہتی تھی کہ خدا میرا نکاح پیچھے سے کیا ہے اور تجھارا نکاح تمھارے والی کرتے ہیں اور زینب کے رسول خدا کو کہا کہ میں یہ بیویوں کا وہ  
مرتبہ رکھتی ہوں اور میرا قرب آپ سے زیادہ ہے تین چیز کے سبب ایک تو یہ کہ جدید اور جدید تھا را ایک یہ کہ وہ عبد طلب سے اور حقیقتی نے میرا نکاح سے  
آہان پر کیا اور جبریل علیہ السلام اور گواہ عقد کا ہوا کہ ان تین چیزوں کی وجہ سے تمھاری سیر شریک نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ رسول خدا نے زینب کی عروسی کے بعد اسے  
ولیمہ تیار کیا تھا اور لوگوں کو مہمان کیا اور سو زینب کے اور عروسی میں اپنی بیویوں سے ولیمہ نہیں کیا اور شام تک لوگوں کو کھانا کھلایا اور بعضی مخالفین  
ہیں قصہ کو طرح بیان کرتے ہیں بالکل مخالف شرع کے ہوتے ہیں کہ رسول خدا نے زینب پر عاشق ہو گئے تھے جس کو کہ وہ زینب کی وجہ تھی اور بیشک ہر مذہب  
اور حصیت اور نبیہا ان سب کو سزا دے گا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث میں سنا ہے کہ رسول خدا صلعم نے زینب کا نکاح کیا پس  
وہ زینب پاس ہی بعد ہوا ان دنوں میں شاع واقع ہوا اور اپنا جھگڑا رسول خدا کے پاس لائی رسول خدا کی نظر زینب پر پڑی تو نہایت تعجب کیا اور خوش  
آئندہ معلوم ہوئی زینب کو کہا کہ اگر حضرت کم دیویوں میں اسکو طلاق دیدوں تو اسکو کہہیں کہ میں نے اسکو نکاح کیا اور یہ اپنی باج مجھ کو نہایت یاد دیتی ہے حضرت نے  
فرمایا کہ خدا تو اسکو طلاق کیوں دیتا اور اپنی زوجہ کو اپنی پاس رکھ اور اس سے نیکی کر بعد اسکو زینب نے اسکو طلاق دی اور جب عتہ گزر گئی تو خدا تعالیٰ نے  
اسکو نکاح کا حکم رسول خدا صلعم سے نازل کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام عصمت نبیہا کی حدیث میں فرمایا ہے کہ قول حقیقی کا و تحقیقی فی انسا کہ نہایت  
مرا وہ ہے یہ کہ حقیقتی تمام انکو بیویوں کے جسد کہ دنیا میں ہو کر اور جسد کہ آخرت میں سب سے جدید بتا دیتے تھے اور فرمایا کہ وہ مؤمنین کی باتیں ہیں  
اور ایک کا نام نہیں زینب سے اور وہ آج کے دن وجہ زینب بن جائے گی جو ہیں رسول خدا کا نام اسکا بیوی میں نہیں شہد رکھا اور اسکو ظاہر کیا تاکہ منافقین میں سے  
کوئی نہ ہو کہ اسے ایک عورت کو کہ وہ ایک عورت کے گھر میں اپنی زوجہ میں سے کہا اور مؤمنین کی باتیں سے اور خوف کیا منافقین کے کہنے سے رسول خدا نے فرمایا کہ جو  
انسان اس لیے حق ان تشہد یعنی خدا زیادہ لائق ہے کہ تو اس سے جو جہیز ہے نہ کہ آدمیوں اور خدا سے انہیں متولی ہے اس کے لیے نکاح کا اپنی خلقت میں ہو کر  
وہ اس نکاح کو تمھارا ہے اور رسول خدا نے زینب سے چنانچہ فرمایا ہے کہ زینب کا کہا اور بافاطمہ کا علی کو کہ آہان پر کیا ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ علم سے جانا کہ قریب ہے کہ  
منافقین حضرت زینب سے نکاح کرنے میں عینکے ہو اسکو یہ آیت نازل کی کہ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فَمَا كَانَ عَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ مِنْ حَرَجٍ فَمَا كَانَ عَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ مِنْ حَرَجٍ  
سنگی اور گناہ فیما قرض اللہ لا طبع اسکو کہ مقدور مقرر کیا ہو خدا نے اسکو اس سے جو عورتوں سے بالکوں کو ابھر حلال کی ہیں جو وقت کہ وہ  
مرجائیں یا طلاق دیوں اور یہ خصوصیت پیغمبر کی نہیں ہے بلکہ سنا اللہ سنت اور طریقہ مقرر کیا گیا خدا کا ہے فی









[illegible]



[illegible]









آتا ہوا کہ ہاں جلتا ہی وہ فرشتہ کہتا ہی کہ خداوند تو عالم ہی کہ میں ایک بندہ کہ درود کو تیری رسول کی قبر پہ پہنچا گیا تھا خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے رسول نے انکو جواب میں کیا کہا فرشتہ کہتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عوف میں ہر ایک کو میری طرف سے اس شخص کو دے دو جو روئے نہ تھا اور فرمایا کہ اگر تو ایک روئے نہ تھا تو میرا بہشت میں ہوتا اور جہنم کے قریب دے دوں۔ روئے نہ تھا تو اب کی تو کچھ انتہا ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ یہ سن کر کہتا ہی کہ میری طرف سے اس بندہ کو رحمت پہنچا اور اس کے کہہ تو کہ اگر تو میرے حبیب پر ایک روئے نہ تھا تو میں تجھ کو دوزخ میں داخل کرتا اور جہنم کے قریب دے دوں۔ روئے نہ تھا تو اس کا کیا ذکر ہے اور پھر فرمایا ہی خدا کہ بزرگ کہ وہ تم میرے بندہ کے درود کو علیین میں جمع کرو تم انکو اس دوزخ کے پہلو کہ جس میں شکوہ تھا یہو کی اس شخص کا ہر ایک حرف سے صلوة کے ایک فرشتہ کو پیدا کرتا ہی کہ اس کے تین سو ساٹھ سو جتنے ہیں اور ہر ایک سر میں تین سو ساٹھ سو جتنے ہیں اور ہر ایک منہ ہو ہیں اور ہر ایک منہ میں تین سو ساٹھ سو جتنے ہیں اور ہر ایک زبان میں تین سو ساٹھ سو جتنے ہیں اور ہر ایک لبی سے خدا تعالیٰ کی وہ تسبیح اور حمد کرتا ہی اور ثواب لکھتا ہے بندہ کے اعمال میں لکھا جاتا ہی اور انیس چار فیں میں لکھا ہی اور واحد بن دے رویت ہی کہتا ہی کہ میں نے بیت اللہ کا راہ وہ کیا اور ہمراہ میرے ایک مددگار وہ سفر میں میرا رفیق تھا اور میرا حامی وہ اٹھتا اور بیٹھتا اور سوتا اور بیدار ہوتا اور سوا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پہنچاتا تھا میں نے اس کو کہا کہ اے شیخ تو سوا انکو کوئی وظیفہ نہیں جانتا ہی کہ ہر وقت تو درود پہنچاتا ہی نہ میرے اس شخص نے کہا کہ سوا درود کے میں کوئی وظیفہ بھی جانتا ہوں لیکن میں نے درود پڑھنے سے ایک عظیم دیکھا ہی وہ وہی ہے سب طائف چھوڑ دے اور ہر وقت درود پڑھنے میں مشغول رہتا ہوں میں نے اس کو کہا کہ مجھ کو اس عظیم سے مطلع کر کہہا کہ میں ان کو باپ کے ہمراہ تھا سفر حجاز میں ایک شب بنی خواہ میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ کو آواز دیتا ہی اور کہتا ہی کہ اے بندہ خدا اہلہ تو کہ باپ تیرا مر گیا اور نہ تھا سیاہ ہو گیا میت سن کر اٹھا اور چراغ کو روشن کیا اور انکو منہ کو دیکھا تو جیسا کہ اُس شخص نے کہا تھا ویسا ہی تھا وہ اور سیاہ رو پایا یہ دیکھ کر میں بہت دیا اور کہا کہ بڑی سوائی ہوئی اور اس لبت و خوار کو میں کس طرح پوشیدہ کروں گا جہنم کے آدمی صبح کو اس کے غسل کیوٹو حاضر ہوگا اور ایک چادر میں اس کے اوپر ڈال دی اور انکو منہ کو پوشیدہ کر دیا اور بعد ہی پھر میں سے گیا اور خواب میں منی جا رہا وہ نکو دیکھا کہ بڑی سخت اور بے صورت تھا اور میرے باپ کے نزدیک لگی عذاب کیسے وہی اور ارادہ کیا کہ انکو لگ کو ہتھوڑ سے عذاب کریں کہ ہمیں ایک مرد نہایت حسین اور خوب صورت بن رہا ہے نہ ہوئے آیا اور انکو چہرہ نور سے تمام گھر روشن ہو گیا اور انکو بدن کی خوشبو سے سب رو دیا اور سطر ہو گیا اور وہ مرد بزرگ میرے باپ کے سر کا جاگڑ بیٹھا اور انکو منہ سے کپڑا اٹھایا اور اپنا دست مبارک انکی چہرہ پر پہلے فی ان کی چہرہ میرے باپ کا مثل چاند کے روشن ہو گیا اور میرے باپ سے فرمایا کہ اٹھ تورا رنج مت کر تو اور کسی چیز سے خوف مت کہ کم یا تو دوست کو ضائع نہیں کرتے ہیں اور یہ فرما کر بن بزرگ نے ارادہ کیا کہ کیا تو میں انکو دیکھ لبت گیا اور قدموں پر انکو گر بڑا اور خدمت میں انکو بیوقوف کی کہ ہو دور کر نیوالے سختیوں کے میں ان کے ہمہ بارک سے مطلع نہیں ہوا فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء محمد بن عبد اللہ ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عوف کی کہ بار سو خدا میری باپ کا منہ سیاہ سوٹو ہو گیا تھا فرمایا کہ تم باپ ہمارا ہی روگردانی کرتا تھا اور نہ ہی برگشتہ رہتا تھا اور جہنم ہی لکھا انکو پہنچا تھا تو وہ خواب ہوتا تھا اور سنا عکس کر کے اور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جزا ان سے عداوت اور حسد رکھنے کی سیاہ ہونا سن کر انکی اور پھر میں نے ان کی کہ بار سو خدا آپ کے ہمہ کر سوٹو رحم کیا اور سوٹو ہو خدا کے نجات ہی فرمایا کہ باپ تیرا ہمیشہ مجھ پر روئے نہ تھا یہ سبب انکو نجات جہنم پہنچا تھا حال کی خبر ہوئی تو میں آیا اور انکی سوائی کو میں نے دور کیا اور قیامت میں انکی شفاعت کروں گا پس وہ کہتا ہی کہ جب بنو درو کی عظمت پہنچی تو طائف چھوڑ دے اور درود میں مشغول رہتا ہوں اور بعد ہی انکی جہنم کے مقدمہ میں ماتا ہی جو دلائل کے تیرا ہی حضرت کے کمال تقیہ پر اللہ الذین تحقیق جو لگ کہ **لَوْ دُونَ اللَّهِ وَرَسُوْلُهُ** آید ایتو ہی خدا کو اوپر نہیں لے کر کیا ہر اختیار کر کے کہ جو موجب غرضی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جسے کہ خدا کی رخصت اور فرزند مقرر کرنے اور مثل کفر اور عصیان کے اور یا یہ کہ ان حضرت کو اید ایتو پہنچاتے ہیں بالکل کہ نالائق باتیں ان حضرت کو کہتے ہیں کہ یہی شاعر کہتے ہیں اور یہی مجنون کہتے ہیں اور طرح ہی حضرت کو اید ایتو پہنچانے ہیں اور پشیمان





کرمیں ہیں بلکہ ان میں معذور رکھا اور بیکوئی کام پر مجبور دی کہ جسکے لئی ہم پیدا ہوئے ہیں اور بعض کو نزدیک مراد میں اہل آسمان اور زمین اور جبال ہیں  
پس ان میں سے کئی معنی ہو سکتے ہیں کہ پیش کیا جسے امانت کو ہمانو کو لوگوں پر کہ وہ ملاکر ہیں اور زمین کے باشندوں پر کہ وہ حیوانات شہری ہیں اور  
پہاڑوں کے رہنے والوں پر کہ وہ حیوانات جنگلی ہیں سب بیکار کیا خوف سے نہ مخالفت کی جیسے **وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ** اور اٹھایا ہوا امانت کھنڈن  
نے باوجود ضعف اور کم طاقتی کے اور اقرار کیا ادا کر کیا کیلئے **كَانَ تَحْقِيقَ** وہ آدمی ہو **طَلُوْماً** ظلم کرنا والا اپنی جان پر کہ بڑے بڑے جسم  
والوں نے اٹھائیے پہلو تہی کی اور نہ ہی باوجود ناتوانی اور کم طاقتی کے قبول کیا اور نہ ہمان **جَحُوْلًا** بہت نادان اٹھو انجام کا اور نہ  
جانتا کہ اس امانت کی خیانت میں عذاب ہے **س** یہاں بار امانت نہ تو نہت کشیدہ فقرہ فال بنام میں دیوانہ وندہ آور ہے جسکے ہر کہ مراد امانت کی  
عقل اور تکلیف شرع کے احکام کی ہیں پس معنی آیت سطح ہو سکتا ہے پیش کیا جسے عقل اور تکلیف کو آہان پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر انہوں نے  
اٹھائیے ہمارا سبب قابلیت بکھنے کے اور نہ ان کی اپنی قابلیت کی جیسے اٹھو قبول کیا اور وہ ظالم ہو سبب غالب ہو قوت غصبی کو نہیں  
اور جاہل ہو سبب غلبہ قوت خواہش نفس کے اور جسے کھتی ہیں آدمی اٹھو قبول کیا کہ نظر اس کی اس امانت پیش کرنے پر تھی نہ امانت پر اور پیش  
کرنے کی امانت کی گرائی اور نکالت کو فراموش کر دیا ہو سبب لطیف بانی نے زبان عنایت فرمایا کہ اٹھانا جسے ہی اور نگاہ رکھنا ہمارا جسے  
اور جو قوت رغبت تو نے امانت میری کھائی تو میری سب دریاں بھجوا اٹھایا اور مراد نہاں ہے حضرت آدم نہیں ہو سکتے ہو سبب کہ خدا اٹھو برگزیدہ  
کیا ہو چنانچہ فرمایا کہ ان اللہ طفلی آدم اور جو کوئی برگزیدہ ہو سبب وہ ظلم اور جہول نہیں ہو سکتا اور بعض روایات ائمہ معصومین علیہم السلام میں آتی ہیں  
مراد امانت ہو امانت کے اور ولایت ائمہ معصومین علیہم السلام کی اور نہ ان کے مراد خاص ہو سکتا ہے اس امانت کو نہاں ظالم اور جاہل نے ہو سبب اٹھایا کہ  
**الْعَذَابُ لِلَّهِ** عذاب کے خدا کے **وَاللَّائِيْفَاتِ** منافق مردوں کو **وَلِلْمُفْلِقَاتِ** اور منافق عورتوں کو امانت میں خیانت کرنیکی جہت سے  
**وَلِلْمُشْرِكِيْنَ** اور مشرک مردوں کو **وَلِلْمُشْرِكَاتِ** اور مشرک عورتوں کو امانت اور کفر کی جہت سے **وَلِلْمُفْلِقَاتِ** اور منافق عورتوں کو امانت میں خیانت کرنیکی جہت سے  
اور پر ایمان لائیے **وَلِلْمُؤْمِنَاتِ** اور ایمان لائیوالی عورتوں کو سبب حفاظت اور دیانت امانت **وَكَانَ اللّٰهُ اَوْسَدَ عَفُوًّا** بخشنے والا  
تو برگزیدہ اور بخشنا سزا **س** یہاں کہ اٹھو مراد کو پہنچاتا ہو **سورة السبا** یہ سورہ مکی ہو اور سہین پچیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق  
علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی دو چکر کو بھے یعنی سہا اور قاطر کو تمام کورائے وقت تو تمام شب حفظ فرمائیں ہو اور اگر ان دو کو دون کو پڑھو تو اٹھو کوئی  
کرمہ میں نہیں پہنچے اور خوبی دنیا اور آخرت کی ہر قدر دی جاگے جو کوئی دین گزری ہو اور کسی روز ہو سوا ہو **سورة السبا**  
**الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ** جہت تعریف و طوق خدا ہی **الَّذِيْ لَهُ دُخَانُ السَّمٰوٰتِ** وہی ہے **مَا فِي السَّمٰوٰتِ**  
**وَمَا فِي الْاَرْضِ** جہت کہ ہر آسمان و زمین کے سب مخلوق اس کے ہی **وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاَرْضِ** جہت کہ ہر زمین کے سب مخلوق اس کے ہی **وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ**  
تعریف ہے جہت کہ ہر آسمان و زمین کے سب مخلوق اس کے ہی **وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ** جہت کہ ہر آسمان و زمین کے سب مخلوق اس کے ہی  
ہو سبب موافق جہت کہ ہر آسمان و زمین کے سب مخلوق اس کے ہی **وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ** جہت کہ ہر آسمان و زمین کے سب مخلوق اس کے ہی  
مثل پر بار **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی  
نازل ہوتی ہو **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی  
مثل **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی  
**قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی  
ہو سبب کی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی  
ایسی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی **وَمَا يَكْسِرُ يَمِيْنُهُنَّ** اور نہ ہی

سورة السبا  
۷۷







[illegible]

ایک مسجد بنائیں وہ اور فرزند لگی جو کہ بعد اسکے پیدا ہوئی نہیں ملوث تھیں جن وقت انہوں نے چاہا کہ مسجد بنائیں کہ وہ بنائیں اس کے لئے انہوں نے  
کیونکہ کھڑا ہوا اور کہا کہ میں میری بیعت ثابت ہو میری بیعت کہ تم بدو ن میری اجازت کے یہاں میرے ملک میں مسجد بناؤ ان لوگوں کو کہا کہ  
اس میں میں نے یہودیوں کا حق جو کہ اجازت تھی جو تو پہلی دفعہ سے درگزر کرنا کہ میں بہت محتاج ہوں اگر چاہوں مجھے خرید کر لیا اور جو نہیں  
ثابت ہو گا وہ لوگ حضرت داؤد کے پاس آئے اور اس کے درمیان سے کوئی خبر کی اور فرمایا کہ انکو رخصتی کرنا چاہئے وہ لوگ گئے اور انکی قیمت مقرر کی وہ  
شخص اس قیمت پر رضی ہوا اور کہا کہ میں اس قیمت کو تو نہیں چاہتا انہوں نے قیمت کو دو چاند کہا اسکو بھی قبول کیا یہاں تک کہ سو کو سفند تک بت پہنچی  
پہر ہی اپنی ہوا بعد ہر سو گاؤں کے اور بعد انکو اتنا دیا کہ وہ رضی ہو جائیں قیمت لگی یہاں تک پہنچی کہ گرو اسکے دیو اور بنائیں اور ہر کو چاندی پر کو  
ہو وقت اس شخص نے کہا کہ میں اس قیمت پر رضی ہوں اور جو وقت انکو تعین ہوا کہ یہ سچ نہ مانے پرستندیں اور رقبہ الی اللہ انکو بنا چاہتے ہیں جن وقت  
اس کو کہا کہ میں اس شخص سے گدرا اور معاف کیا اور برابر ایک سو لگی قیمت میں اس شخص نے غرض میری قیمت طلب کی جسے تھان تھا اور تھان تھا ان میں سے  
اگر وہ اب مسجد کو بناؤ وہ لوگ مسجد بنائیں شغل ہو اور حضرت داؤد مع صلحا بنی اسرائیل کے بنی اہستہ بہتیرا تھا تھے اور دیوار بنانے تھے یہاں تک کہ  
دیوار مسجد کی آدمی کے قدم کے برابر بلند ہوئی تھانے حضرت داؤد کو وحی کی کہ تیرا حقہ مسجد بنائیں اس سے زیادہ نہیں ہے انکو سطح چھوڑ دو کہ باقی کو  
تیرا بیٹا بنا لیا اور داؤد نے بنانا اٹھا وقف کیا اور مع صلحا بنی اسرائیل کے اس مسجد میں عبادت کرنے لگے اور سو وقت عمر انکی ایک سو ستائیس سال کی ہوئی  
تھی اور جو وقت ایک سو چالیس برس کی پہنچی تو انہوں نے وفات پائی اور جو وقت سلیمان ہو جب میت پھر تیرہ سال کی عمر میں باپ کی جگہ پر بیٹھے  
تو حضرت علی نے وحی پہنچی کہ مسجد کو تمام کر حضرت سلیمان بنو جن اور داؤد کو جمع کیا اور ہر ایک کو موافق طاقت اور قوت انکی کے ایک کام سپرد کیا  
اور دیو و لوگوں کو ہجاء و پہاڑ و دین سے پتھر سفید اور زندہ اور تیرا لگاتے تھے اور ایک شہر کے گرد تیار ہوا اور ہر بارہ محلے کے شمار قوسوں بنی اسرائیل کے  
وہ بھی بارہ تھا اور جو وقت تیار ہوا تو انہیں بارہ قومیں بنی اسرائیل کی آباد کیں اور بعد اسکے مسجد بنائی شروع ہو دیو و لوگوں کو ہجاء و گئی اور چاندی اور  
سونہ اور یاقوت اور زبرجہاد و دریا کے جواہر اور شکر و عذیر اور کافور وغیرہ قیمتی چیزیں لائی اور ہر قدر کثرت لاکر جمع کئی کہ جس کے شمار کر نہیں جاسکتے  
اور یہاں حائیں اور کار گروں کو جمع کر کے حضرت سلیمان نے حکم کیا کہ گول و چوبی ہونا اور سورنح میں کروڑ گریب سب زیادہ سخت ہوئی اس کام کو کوئی نہ سکا  
حضرت سلیمان نے تدبیر انکی دیو و سب کو بھی سب کہا کہ اس کام کو مقررین سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہوا وہ قید میں ہے حکم ہوا کہ وہ حاضر ہو جو حضرت سلیمان  
نے ایک کمر اتانہ کا اٹھایا اور پھر ہر لہنی کی اور دستور تھا کہ کوئی دیو سرکش اس ٹھہر کو دیکھتا تھا ہی وقت ہ تاج ہجاء تھا جس وقت قاصد سلیمان کا  
اس ٹھہر کو صفحہ کے پاس لگیا وہ ہی وقت کھڑا ہوا اور قاصد کے ہمارا سلیمان کے پاس حاضر ہوا حضرت سلیمان نے قاصد کو چہا کہ صفحہ میری فہر کو دیکھ کر راہ  
میں کیا کہا تھا کہ کہ کچھ نہیں کہا تھا لیکن کہی خندہ کرتا تھا اور صفحہ کہا کہ یا رسول اللہ عجیب کو دیکھتا تھا اسلئے مجھ کو خندہ آتا تھا سلیمان نے چہا کہ  
وہ کیا تھا کہا کہ راہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ موزہ سینے والے سے کہتا تھا کہ ہیا مونہ چاہتا ہوں میں چار برس تک ہر مجھ کو اسکی عقل پر ہنس رہی تھی کہ  
عتبار اکر و زکی زندگی کا نہیں ہے اور یہ چار سال کو کھتا ہوا بعد اسکے ایک و کو دیکھا کہ لوگو کو غیب کی خبر دیتا ہوا وہ بیٹھا تھا وہاں خزانہ  
رکھا ہوا اور لوگوں کی کچھ خبر نہیں ہے مجھ کو پھر ہنس رہی تھی سلیمان نے اس کو چہا کہ کوئی ایسی چیز ہے کہ جس سے جو بہتر ترسل اور رسوخ کریں کہ ایک پتھر  
ہے سفید کہ انکو میاں مور کھتے ہیں اور لباس یعنی ہیرا بھی کھتے ہیں لیکن میں نہیں جانتا کہ کس کان میں ہے وہ لیکن ایک صندوق سنگ سخت کا بناؤ  
اور اس میں عقاب بچو کہ کو وہ ایک جانور شکاری مثل باز کے ہر رکھو اور چاروں طرف انکو بند کر دو کہ ان میں کوئی سوراخ باقی نہ رہے جس وقت عقاب بچھٹکا  
کہ ان میں بچو کی پاس چلے گی کوئی راہ نہیں ہے تو وہ ضرور ہن تھکر لا کر صندوق میں سلخ کر کا سہا ہی کیا اور عقاب اس پتھر کو لایا اور اس نے اسے  
صندوق میں سلخ کیا اور پتھر بچو کی پاس گیا حضرت سلیمان نے ایک جماعت جن کو بنی عتاک کہہ لیا وہ اس پتھر کو کثرت سے لائے سلیمان جو اہل علم  
اور پتھر و لوگوں سے ترشوا یا اور ان میں سلخ کئی اور مسجد بیت المقدس کی بنانی شروع کی اور تختیاں قیوت و زمرہ کی اور مونی قیمتی اور روشن و سونا و

جانی کی دیواروں میں لگاؤ اور فرش اسکا فیروزہ کی تختیوں سے کیا اور ستون انکی یا قوت در زبرد کی تختیوں سے بنائی اور جب تک چار سو چار اکلے  
رات کے وقت مسجد سے قدر روشن ہوئی تھی کہ پہنچ جہان کی نہ تھی اور جس درگاہہ تعمیر تمام ہوئی تو سب نے اس درگاہہ کی اور ایک اور عجیب سہیل  
یہ تھا کہ اگر کوئی موصاح اور نیک نہیں داخل ہوتا تو وہ اپنے منہ کو ہنس جواہر میں سفید اور روشن دیکھتا اور مرد و بدکار اگر داخل ہوتا تو پنا منہ ہنسنے لگتا  
اور سیاہ دیکھتا اور کہتے ہیں کہ ایک عصاب بنوس کا انکا گوشہ میں کھاتا اگر پیغمبر کی اولاد میں سے کوئی نہیں ہوتا تھا ملتا تو انکو کوئی رنج نہ پہنچتا اور اگر کوئی  
جھوٹا دعویٰ کرتا اور کہتا کہ میں پیغمبر کی اولاد میں سے ہوں انہیں عصاب پر ماتہ ملتا تو ماتہ نہ کھاتے بلکہ جاتا اور دس ہزار قاری قریش کے بنی اسرائیل کے  
عابدوں میں سے مقرر کرتے کہ انہیں قریش کی تلاوت کیا کریں یا پیغمبر کی اولاد میں سے کسی سے نہ ہوتی تھی یہاں تک کہ زمانہ  
بخت نصر کا آیا اور وہ بنی اسرائیل پر غالب ہوا انہی تمام مسجد کو خراب کیا اور جو اس کا کھار کر عراق میں لیکھا جہاں رہتا تھا غرض ہر جگہ دیووں  
سلیماں کے وہ مسجد بیت المقدس کی بنائی اور سو اکلے اور بیت مکان کا و تمنا میں اور تصویریں بنا میں ملائکہ اور نبیوں کی تاکہ بندگان خدا  
انکی عبادت اور اعمال نیک میں نظر کر کے مثال انکی طاعت خدا میں مشغول ہوں اور منقول ہے کہ تصویر دو شیر کی سلیماں کے تخت کے نیچے بنائی  
تھی اور صورت دو لکڑی تخت کے اوپر اور جو بت سلیماں چاہتے تھے کہ تخت پر سوار ہوں اوقت وہ دو شیر بازو انکی بلند کرتے تھے کہ سلیماں ان پر پاؤں رکھ کر  
اوپر جاتے تھے اور جو بت تخت پر بیٹھے تھے تو وہ دو لکڑی اپنے پر سے ان پر سایہ کرتے تھے اور سو سلیماں کے اور کوئی تخت پر نہیں جاسکتا تھا اور بعد سلیماں  
کے بخت نصر جو بت بنی اسرائیل پر غالب ہوا کہ اس تخت پر سوار ہو جو بت انی پاؤں اپنا اٹھایا شیر کی صورت ہاتھ پائے اٹھا کر ایک بچہ اسکے  
پاؤں مارا کہ زخمی ہو گیا اور بخت نصر بہوش ہو کر زمین پر گر پڑا لیکن یہ روایت جاندار کی تصویر کا کی صحیح نہیں ہے اور صحیح وہ ہے کہ جو حضرت  
صاوق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم خدا کی مراد شامیل سے صورت مردوں اور عورتوں کی نہیں ہے بلکہ صورت درختوں وغیرہ کی تھی سو تصویر جاندار  
کے وجہ ان اور یہاں جو میں ان سنگین بجا تھے وہ جن سلیماں کے وہ کھوکھلا تھا اندھون میں جسے کی طرح کے ہزار آدمی انکی گردن میں لپیٹ کر  
سے کھانا کھاتے تھے اور سلیماں ان پر تو نیلے لشکروں کھانا کھاتے تھے وہ درخت سلیماں کے اور دیکھیں بلند اور بڑی بڑی بنائے تھے  
پایوں پر رکھتے تھے کہ نہایت بڑی ہوئی جب تک کوئی انکو ہلا نہیں سکتا تھا اور جن میں سے کسی نے نہیں اتار سکتا تھا اور ان کی پیٹھ پر  
کھانا بچکے جنوں اور آدمیوں کو لٹک کر کھاتے تھے اور رات بھر اٹھتا تھا اور باورچی ان کی پیٹھ پر کھانا کھاتے تھے اور خدا تعالیٰ نے یہ نعمت بزرگ انکو دی تو  
حکم کیا اس نعمت کی شکر گزاری کا چنانچہ فرمایا کہ **اَلَا تَشْكُرُوْنَ** اور تم لے آؤ کی شکر کا کہ خدا تعالیٰ کی نعمت کی عوض  
میں اسکا شکر کرتے رہو کہ نعمت کمزور یا وہ ہوتی رہے کتے ایک آؤ دے شہ و کو وہ شکر گزاری کے تقسیم کیا تھا اور ہر ساعت میں ایک شخص  
انہیں شکر کرنے کے قائم رہتا تھا اور عبادت خدا کی کرتا رہتا تھا اور کثرت آدمی جو فرمانبردار خوش نفس کے ہیں شکر کرنے کو طوفان نعمت کہتے ہیں اسلئے  
خدا تعالیٰ نے فرمایا **وَقُلْ اِنَّ عِبَادِيَ لَشٰكِرُونَ** اور تم میں سے ہر ایک شکر کے کرنیو کہ کثرت اوقات میں ہوا اور زبان سے شکر گزاری ہر  
اور شکر آدمی جو کہ شکر کرتا رہا اور باوجود اسکے شہ و شکر کرتا رہا لیکن پھر انہیں شکر کے اور ان میں طہر اور قاصر جیسا ہو طہر کہ توفیق شکر کی بھی  
ایک نعمت ہے اور طہر بھی ایک شکر ہے اس طرح شکر کی نہایت نہیں ہے پھر کہ شکر کے حق کو ادا کر سکیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہے کہ  
حضرت سلیماں نے دیووں کو حکم دیا کہ میرا ایک محل شیشہ کا بناؤ انہوں نے ایک محل شیشہ کا بموجب حکم سلیماں علیہ السلام بنایا حضرت سلیماں اس  
محل میں عصابا ہاتھ میں لپیٹے پھرتے تھے انکے تھے محل میں عصاب پر تکیہ کے کھڑے ہو اور دیووں کو طرف دیکھتے تھے کہ مسجد کے بیچ میں کس طرح کام کرتے  
ہیں تاکہ انکی نظر ایک دہریہ نہ ہو وہ اس محل میں کھڑے ہو کھوکھلا کھڑے اور پوچھا کہ تو کون ہے انکی کہہ کہ میں ہوں شہ و شکر قبول نہیں کرتا ہوں  
اور نہ بادشاہوں کے دربار ہوں میں ملکوت ہوں رو میں انکی صغ قبض کی اور وہ اس طرح عصاب پر تکیہ کی ہو کھڑے تھے اور جن انکو کھڑا ہوا ہوا  
تھکہ وہ زندہ ہیں ایک سال تک تکیہ کی ہو کھڑے تھے اور جن انکو زندہ جاتا انکی خوف سے کام کرتے رہا اور خدا تعالیٰ نے دیکھ کر پید کیا زمین میں کہ



انھوں نے کہا اور وہ عصا ٹوٹ گیا اور سلیمان گر کر مر گیا اور ہوتی ہوئی اس کا نام موقوف کیا اور یہ حال گئی  
 چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **فَلَمَّا قَضَيْنَا سَبْعَ مِائَاتٍ مِّنْ نَّارٍ مِّنْ جَهَنَّمَ** اور سلیمان کے موت کو اور وہ عصا پر تکیہ کیا ہوتی تھا  
**مَا دَلَّهُمْ بِهِ نَافَاةً** انھوں نے کہا اور وہ ناکل مدینا نہ تھا تا عصا کو تو کھڑا کر کے اور وہ زمین پر پڑ گیا  
 اور وہ دیکھتا تھا اور زمین سے ٹکڑے نکالتا تھا اور وہ ناکل مدینا نہ تھا تا عصا کو تو کھڑا کر کے اور وہ زمین پر پڑ گیا  
 جانا جو **أَن لَّوْكَانَا نَافَاةً** کہ اگرچہ ہم نے کہا کہ یہ ناکل مدینا نہ تھا تا عصا کو تو کھڑا کر کے اور وہ زمین پر پڑ گیا  
 بھی یہی ہے کہ **فَلَمَّا قَضَيْنَا سَبْعَ مِائَاتٍ مِّنْ نَّارٍ مِّنْ جَهَنَّمَ** اور سلیمان کے موت کو اور وہ عصا پر تکیہ کیا ہوتی تھا  
**وَالْعَذَابُ لَهُمْ فِي سَبْعَ مِائَاتٍ** عذاب کے معنی عمارت کے کام کر کے مشقت اور محنت میں تھے ہوتے سلیمان کو مردہ  
 جاتا تھا جاکر جلتے لیکن انکو تو ایک سال تک جب تک سلیمان کو مر گیا تھا اس کی مشقت اور محنت میں تھے ہوتے سلیمان کو مردہ  
 زمین پر گر گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مر گئے ہیں اور یہی ہے کہ **فَلَمَّا قَضَيْنَا سَبْعَ مِائَاتٍ مِّنْ نَّارٍ مِّنْ جَهَنَّمَ** اور سلیمان کے موت کو اور وہ عصا پر تکیہ کیا ہوتی تھا  
 اس آیت کی تفسیر میں **سَبْعَ مِائَاتٍ** سے مراد ہے کہ سلیمان بن داؤد نے ایک روز اپنی صاحبزادی کو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو بادشاہی دی ہے یہی کہ نہیں سزاؤں  
 وہ اس کے بعد میر ہوا کہ میر حکم میں آج اور برکت اور جزندو میر تاج کنی اور سکھائی ہوئی ہوئی پرندوں کی اور ہر ایک چیز مجھ کو دی  
 باوجود اس کے میں یہی بادشاہی یا گیا ہوں لیکن ایک روز کی بھی خوشی مجھ کو حاصل نہیں ہوئی چاہتا ہوں کہ کل کو اپنے محل میں داخل ہو کر محل  
 کے اوپر چڑھوں اور اپنے ملک کو طرف نظر کروں میر پاس تم محل میں کبھی نہ جاؤ نہ سب کے کہا کہ بہت غصے سے سرور و حضرت سلیمان عصا ہاتھ  
 میں لیکر محل میں تشریف لے گئے اور اس کو اوپر چڑھے اور جو جگہ کہ زیادہ بلند تھی باقی چھوڑا اور عصا پر تکیہ کر کے کھڑے ہوئے اور اس کے ملکوں کی طرف نظر  
 کرتے تھے خوش ہو کر کہ ناگاہ ایک جمعہ ان کے بصرے خوش لباس نظر پڑی کہ محل کے کونوں میں سے ظاہر ہوا جو وقت حضرت سلیمان آج آگے ہو کر  
 کہا کہ مجھ کو اس محل میں کس نے داخل کیا ہے میں نے تو ج ارادہ مکان کھالی ہونیکا کیا تھا اس جوان نے کہا کہ مجھ کو اس محل میں محل کے پروردگار نے  
 داخل کیا ہے اور اس کے اون کے داخل ہوا ہوں سلیمان نے کہا کہ ہمارے پروردگار مجھے زیادہ حقدار ہے لیکن کون ہے کہا کہ میں ملک الموت ہوں  
 فرمایا کہ تو یہاں کس واسطے آیا ہے کہا کہ تیری جان کو قبض کرنے کے لئے فرمایا کہ جس کام کا تو حکم کیا گیا ہے وہیں مشغول ہو خدا تعالیٰ کو میری خوشی منظور  
 نہیں ہے اپنی ملاقات چاہتا ہوں ملک الموت اکی روح قبض کی اور وہ سپر عصا پر تکیہ کر کے کھڑے تھے اور بعد روح قبض ہونیکو بھی کھڑے ہوئے  
 پر تکیہ کر کے کھڑے رہی ایک وقت تک راوی انکو دیکھتے تھے اور نہ نہ جاتے تھے اور ہمیں اختلاف کیا بعض نے تو کہتے تھے کہ سلیمان اپنے عصا پر تکیہ کر کے  
 مدت و راز تک کھڑا رہا اور نہ تھکا اور نہ شویا اور نہ اٹھایا اور نہ بیجا تحقیق وہ لہتہ پروردگار پہنچا کہ وہ ہے ہمیں عبادت کی اپنی چاہی ہو کہ تم انکی  
 عبادت کریں اور ایک قسم نے کہا کہ سلیمان جادو گر ہے کہ ہولنے تین عصا پر تکیہ کر کے ہونے دکھاتا ہے اور ہاری انھوں نے یہ سوچا جادو کر دیا ہو کہ  
 ہم انکو عصا پر تکیہ کر کے کھڑے دیکھتے ہیں آج سوچیں کہ کہا کہ سلیمان بندہ خدا کا ہے اور یہ غیر نکال کر تا ہے خدا اسکے ہر کو جس طرح کہ چاہتا ہے پس حق  
 لوگو نہیں اختلاف ہوا تو خدا تعالیٰ نے دیکھ کر بھیجا کہ وہ سلیمان کے عصا کو اندر لے گیا اور جو وقت عصا کو کھایا تو وہ ٹوٹ گیا اور سلیمان جو اس کو سہا کر  
 کھڑے تھے وہ گر پڑے اپنے محل پر اور یہ وہی دیکھ کا شکر کیا اور یہی جہنم جہاں ایک ہو گا وہاں پانی اور مٹی موجود ہوگی اور حضرت صاب  
 علیہ السلام فرمایا ہے کہ یہ آیت طرح سے نازل نہیں ہوئی ہے کہ فلما خربت بیت المقدس ہونگی کہ فلما خربت بیت المقدس  
 ان جہنم کا نوا معلوم نہیں ہے البتہ غامض ہے اور حضرت سلیمان کی ایک بہت میں جناب سوئے صلعم سو سات توبارہ برس  
 کی بکھی ہو اور اس اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ تریٹن سال کی بکھی جالینس میں بادشاہی کی اور جبر و زبا و شاہ ہو گئے تھے ان ذریعہ برس کی عمر تھی اور جنت  
 ابتدائی سلطنت چار برس کی ہو تو تعمیر بیت المقدس کی شروع کی اور حضرت صادق علیہ السلام کہنے پوچھا کہ کیوں کہ چھتے تھے شیطانی فتنان کے

نہیں بنایا وہ

اور حال یہ کہ وہ مثل آدم بنوئے تھے پیدائش میں اور کثافت جسم میں اور سلیمان بن اوڈے سے عمار میں سی بڑی بڑی بجا تھی کہ وہی جسمیں عاجز ہوں اور  
 لہو نہ بن سکین یا کدہ سلیمان کیوہ کشف جسم واکر وکے تھی جسے کہ لگی تنہ میں اور کزیر حکم کے گئے تھے اور مہل میں وہ جسم لطیف تھی ہیں  
 اور دلیل ان کو لطیف ہے پورے کہ وہ آسمان پر چڑھ گئے تھے چہرے ہی و فرشتوں کا کلام سننے کیوہ لگی اور جسم کشف بدون شیر صبی کے ہرگز نہیں چڑھ سکتا ہے اور یا  
 کوئی سبب ہو گا واسطے اور بعد قصہ سلیمان کے اور حکم ادا کیوہ لگی اور ال اوڈے کے قصہ سبکوہ خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ قصہ ولایت کرتا ہے و کسر  
 کہ یہ کہ نیک بجا کی پراوند شکاری کی بد بجا کی بر چنانچہ فرماتا ہے **لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ لِّبْنَةِ تَمِيمٍ قُرْآنٌ** لہوہ تحقیق تھی واسطے اولاد سب ابن شخب بن نجیر  
 بن قحطان **فِي مَسْجِدٍ مِّنْهُمْ جُحُودٌ** کہ کہ بدہ مار بلایت میں میں تھے **اِنَّ** ایک نشانی ولایت نیوالی عالم کے پیدائش کے  
 اور میں امر کہ وہ بڑا قادی ہے اور جو امر عجیب ہے یہ کہ کہ ہر ایک فرزند ان سب کو بار میں تھے یا مار کے اطراف میں کہ ولایت میں میں  
 سے ہے مقام تھا وہ پورا و نوک و سبب تھا اور پانی کو وہ ایک چیمہ میں سے لیتے تھے کہ پہاڑ کے نیچے تھا اور کہی لیا ہوا کہ زیادہ پانی ولایت شجرہ ہی اگر لگے  
 پانی میں ملتا تھا اور وہ دونوں پانی بہت نقصان کرتے تھے اور ضرر پہنچاتے تھے ان لوگوں کے بلقیس سے کہ بادشاہ اس ولایت کی تھی فریاد کی اوڈے  
 و خوشی کی کہ اس ایک بند یہاں بجا کی کہ پانی تیسے رک جائے وہاں ایک بند لگا دیا سب پانی مہل اور زائد وہاں بھر گیا اور میں مہل  
 نہیں لگائیں اور پیچھے پہاڑ اور پکی موری کو کھولتے تھے اور پانی ہٹا کر اعتوں و باغوں میں لگا تھے اور جس وقت اوپر کا پانی خرچ میں آجاتا تھا  
 اور خرچ ہوتی تھی تو پھر کی موری کو کھولتے تھے اور بعد کو نیچے کی موری اور ان لوگوں کو دہو اور بائیں جانب کثرت کے باغ تھی چنانچہ خدا تعالیٰ  
 فرماتا ہے **جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ** دو باغ تھے سب اوکو واسطے **ثَمَرُهُنَّ يَتَّخِذُونَ** دہنی جانب اور بائیں جانب اگر وہ دہنی جانب کثرت کے  
 باغ تھے اور ایسے ہی بائیں جانب لکھن خدا تعالیٰ نے ایک باغ دہنی جانب فرمایا اور ایک باغ بائیں جانب ہو گا کہ دہنی جانب کے باغ ہی اس پر  
 ملے ہوئے تھے کہ وہ ہنر لیا ایک باغ کے تھے اور ایسے ہی بائیں جانب کے باغ پس ایک باغ دہنی جانب تھا اور ایک باغ بائیں جانب ہو گا وہ باغ دہنی  
 اور بائیں مہل اور جنتان ہل ہے آیت سوا آیت ہم کان لہو اور عن ہن و مثل صفت جنتان کی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد آیت سوا بادی انجول  
 اوکی ہو کہ کثرت تھی وہ کہ اگر کوئی نوکر اپنے سرور رکھ کر ان باغوں کو درختوں کے نیچے سگڑتا تو بدون اس کہ وہ آیت سوا کو توڑی تمام لوگوں  
 ہٹا دیوے پور جاتا تھا اور منقول ہے کہ اولاد سب کی بارہ بستیاں تھیں اور ایک بتی میں ایک پیغمبر تھا کہ کو خدا کی توحید کی طرف بلاتا تھا اور انکو  
 کھاتا تھا **كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ** کھاؤ تم روزی پروردگار اپنے کے سے کہ یہ باغ تلوہ نام کی ہیں **وَالشُّكْرُ لِلَّهِ** اور شکر و تم  
 و اس کے اس نعمت کی کثرت پر اور یہ شہر کہ جس میں خدایا تلوہ روزی تیا ہوا **طَبَقَةٌ** وہ شہر پاک ہے کہ ہوا اس کی معتدل ہے کہ ہمیشہ  
 تندست تھی اور پانی اس شہر سے اور خاک اس کی نہایت کیرہ ہے کہ نہیں سنا ہے بچتو اور پتھر اور چول و رستو اور کھنڈ وغیرہ نہیں پاتا ہے اور بدہ  
 خبرمند اور خدوئی کی **وَلَا يَمَسُّهُ** اور پروردگار کا ہتھار کہ کو روزی تیا ہے اور طالب شکر کا ہے خوشی والا ہے اس شخص کو جو کہ شکر و  
 توبہ کرے جس وقت ان لوگوں کو پیغمبر سے یہ سنا تو **لَعَنُوا** شکر گزاری اور اپنی اپنی سچی پیغمبروں کو جھٹلایا اور کہا کہ  
 کوئی نعمت خدائی ہمارا پاس نہیں ہے اور اگر کوئی یہ نعمت ہم کو دی ہو تو ہمارا کہہ کہ یہ نعمت ہم کے ہے اور کہتے ہیں کہ اس خبر پر جو لوگ پاس یا زمانہ میں بادشاہ  
 ذی الاموال کے تھا اور بعد آسمان پر چائے علیہ السلام ہو گا انہوں نے بہت زار و نحوہ خدائی سے کہ بند کے نیچے خدائی جو یہی پیدائش کے انہوں نے  
 اس بند میں راح کر دی اور آدمی رات کو جوت کہ سب سے تھو وہ بند ٹوٹا اور پانی روکا اور مہلوں میں رہا غنیمت یا سب کو خراج دیا اور کثرت آدمی  
 اس پر آئے مگھے اور جو کہہ کہ باقی رہو وہ متفرق اور پر لگندہ گئے اور خدائی فرمایا کہ انہوں کو جو ہماری شکر گزاری ہو سنے پہلا اور ہماری نعمت  
 کی ناشکری کی تو **قَالَ تَشْكُرُونَ** پس بھی ہمارا کہ **سَيُنَالِ الْعِزَّ** رو بند ہوا کی کہ جسکو بلقیس نے بنایا تھا اور مہل نے  
 لکھا ہے کہ میں میں ایک دریا تھا اور سلیمان بنو لشکر کو حکم دیا تھا کہ دریا میں سے لوگوں کو واسطے نہر نکالیں شہر وہاں تک نہوں اسیا





[illegible]



گوئی اور علی برا و محبی ہوا حضرت صادق علیہ السلام ایک سی پوچھا کہ خبر تو مجھ کو پیچیدہ کے حال ہے کہ عام سب آدمیوں کو واسطے پیغمبر تھے  
کیا خدا تعالیٰ قرآن میں نہیں فرماتا کہ وہاں رسالت الکاظمہ للناس یعنی اہل مشرق اور مغرب پر سب پیغمبر کے یہیجا چھو گیا رسول خدا نے  
اپنی رسالت سب کو پہنچا دی ہے اس لیے کہ ہر جگہ میں اور کہ ہر رسول خدا ہم نہیں باہر کے مدینہ میں نہیں کہو پھر پہنچا دیں  
نے رسالت اپنی مشرق اور مغرب کو لوگوں کو بھی فرمایا کہ حکم کیا تھا کہ جس کو پس نہیں زمین اکھاڑا اور اپنی پروں پر اکھاڑ کر رسول خدا کے  
رو برو کیا وہ حضرت کے سامنے مثل سیلاب کے تھے کہ ہوتے حضرت کل اہل مشرق اور مغرب کی طرف نظر کرتے تھے اور خدا کی توحید کے  
طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور اپنی موت کے طرف پس کوئی شہر اور گاؤں باقی نہ رہا کہ یہ کہ رسول خدا صلوات اللہ علیہ انوارہ اجمعین نے ان کی رسالت اپنی پہنچا دی یہ  
روایت ایسی ہے جیسے کہ آیہ لست برکم قالوا بلی اور صلیح ہے کہ وہ حضرت کل آدمیوں کو پیغمبر ہیں لیکن حضرت کو سب جگہ جانا اور پھر ہر  
شہر اور ملک میں ضرور نہیں ہے خدا تعالیٰ نے لوگوں کو عقل دی ہے وہ خود چاہتے کہ دین حق کو تلاش کریں لیکن لوگوں کو دین کا پھر  
خیال نہیں ہے اور نہ انکی جستجو منظور ہے بلکہ دنیا کی تلاش میں جا بجا پھرتے ہیں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلوات اللہ علیہ انوارہ اجمعین نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ  
نے مجھ کو پانچ خصلتیں دی ہیں کہ انہیں ساقین میں سے دو خصلتیں کیونکہ نہیں دی ہیں اور یہ میں اپنا ذکر کر کے نہیں کرتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو  
شمار کر کے کہتا ہوں اور وہ ادا کرنے کے ان کے شکر کے کہتا ہوں ایک تو یہ کہ میں پیغمبر ہوا ہوں ہر حالے اور گوری پر اور ترک اور ہذا اور عرب پر ہر  
تعدو و سر یہ کہ زمین کو میری واسطے پاک کیا ہے اور تمام زمین کو مسجد بنایا جس جگہ جا ہوں تم کمرہ در نماز پڑھوں اور تیسرے یہ کہ غنیمت حاصل کیا  
ہے اور چارے یہ کہ وہاں حال نہیں کیا تھا اور چوتھے یہ کہ نفرت پائی ہے فیصد مشنوں پر خوف کے ساتھ ایک بیوی اور بیوی سے ذکر کیا گئی تھی اور پھر قابل  
کی تائید نہیں ہوتی تھی اور پانچویں کہ بال شفاعت ہستی میرا ہے میں ہی ہر ہر بندہ کی میں شفاعت کرتا ہوں کہ شریعت میں ہے اور خصوصیت اور بندگی ہوں  
حضرت کی کہ پیغمبر ہوں کل آدمیوں اور جنوں اور سوا ان حضرت کوئی پیغمبر نہیں رہا اور ان میں سے ایک اور کہتے ہیں وہ  
اکھاڑا اپنی جہالت اور عناد اور کراہی ہے کہ **مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ** کہ یہ وعدہ تو اب مضارب کا اور قیامت کا ان **لَنْتَمِثَّ صَادِقًا**  
اگر تم پیغمبر ہو میناں کہو کہ **قُلْ** کہہ تو یہ جو محمد صلوات اللہ علیہ وسلم کہ **لَكُمْ مِيعَادٌ يَوْمَ مَطْمَاسٍ** کہ جس وقت سنئے وہ دن تو گلا  
**لَسْنَا خِرْوَدْنَهٗ تَاخِرُ** کہ تم عتہ نہیں فرماؤ ساعۃ ایک ساعت کا **يَسْتَعِدُّ مَن كَانَ يَوَّسَعُ** کہ اور سب کو بڑھو یعنی تم قادر  
نہیں ہو کہ روز قیامت کو وقت معین اور مقرر سے پیچھے یا پہلے کر دو یا اپنی اہل کی دن کے کم یا زیادہ کر دے اور صحیح یہ ہے کہ مراد روز قیامت سے ہے  
اور کہتے ہیں کہ کفار کہ نے بعضے ہو تو یہ کہ جان لائے تھے پوچھا کہ محمد صلوات اللہ علیہ وسلم قیامت کی جگہ کہا ہے کہ ہو دگی یہ رست ہی یا نہیں ان لوگوں کو کہ  
بعضے تعریف کی کہ انہیں نہیں بھی ہے کہ وہ پیغمبر حق ہے ابو جہل وغیرہ نے کہا کہ ہم تمہاری کہیں بھی جان میں تمہاری سیادت نازل ہوئی وقال  
**الَّذِينَ كَفَرُوا** اور کہا ان لوگوں کو کہ کافر ہو بعض اہل کتاب سے کہ جان لائے تھے کہ **لَنْ تَكُونَ** ہرگز نہ جان لائے تھے کہ اور نہ تھا کہ یہ کافر  
**يَهْدِي الْقُرْآنُ** ساتھ اس قرآن کہ محمد پر نازل ہوا ہے **وَلَا الَّذِي** اور نہ ساتھ اس کلام کی کہ **يَكْفُرُ** کہ کفر ہے کہ وہ  
تو رست و نخل ہے اور اب اللہ تعالیٰ کو انجام کار سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرمایا **وَلَوْ تَرَىٰ** اور اگر دیکھ تو لے محمد صلوات اللہ علیہ وسلم اذ **الظَّالِمُونَ**  
**مَوْفُوقُونَ** جس وقت ظلم کریں تو انہیں انفسوں پر کفر کے کٹریں کئے جائیں گے **عِنْدَ جَهَنَّمَ** نزدیک پروردگار اپنے کے وہاں جہانم کے تو اہل  
کار سخت اور بڑے ہوں گے تو کہ **يَرْجِعُ** رجوع کرے گا **بَعْضُهُمْ اِلَى الْبَعْضِ** بعضاں بعضاں **بِضَرْ الْقَوْلِ** بات کو کہ ایک شخص دوسرے شخص سے  
گھٹا کر گھٹا کر چکے کی راہ سے **يَقُولُ** کہ **اَسْتَعْصِفُ** کہ وہ لوگ کہ بچا لے گئے تھے اور پھر تھے **الَّذِينَ اَسْتَكْبَرُوا**  
ان لوگوں کو کہ سر کشی اور تکبر کیا ہوں اور وہ ان بچا لے لے تو ان کے پیشوا اور سرور ہی ہو گئے پس وہ ناتوان لوگ ان سرکشوں کو کہتے کہ  
**لَوْلَا اَنْتُمْ** اگر نہ ہوتے تم یعنی اگر تم ہکو نہ ہتے تے **لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ** کہتے ہو ہم جان لائے ہوا انہیں خدا اور پیغمبر لیکن تھے ہکو کہ راہ کیا

۲۰۰



اور پان باز رکھا اور جوتہ سرکش کیے تو قال الذین استکبروا کہ وہ لوگ کہ سرکشی کی ہی انہوں از روی ہمارے للذین  
استضعفوا اور ان لوگوں کو کہ ناتوان اور بیچارے رہی ہیں کہ استضعفوا کہ ان کو چھوٹا کر دیا جائے اور ان کو چھوٹا کر دیا جائے  
بعد از جاکہ کہ چھوٹا کر دیا جائے وہ رہنمائی ہمارے پاس بل کہ نہ کرے کہ تم اپنی ذات چھوڑ دینا گناہ کرنا اور شرک کو  
ختم کرنا اور نہ ہی کو کہ نہ نہیں کیا یہ تم اپنے ختمیاری بدوں بہانے کفر اور شرک کرتے تھے وقال الذین استضعفوا اور کہنے لگے  
لوگ کہ ناتوان اور بیچارے تھے للذین استکبروا اور ان لوگوں کو کہ سرکشی کی تھی انہوں نے کہ یہاں نہیں ہے کہ جو تم کہتے ہو کہ ہم بہتر  
ہے یا تمہیں مگر البتہ ہمارے بلکہ کرات کا اور دن کا تمہارا ہمارا کان منع کرنا والا ہوا ذناہم و انما جہنم کرم کرتے تھے  
ہموان تکفربا لله یہ کہ کفر کریں ہم ساتھ خدا کے و تجعل لہ اور کرویں ہم و طو لکے ان لاد ان شرک پس منور نے تابع اور  
متبع بعد گفتار کے بیان ہوں و انشر الذکامۃ اور پوشیدہ رکھیں وہ پشیمانی کو ہر ایک و ہر سے سبب خوف اور رسوا ہونے کے  
لما راوا العذاب حبسوا کہ وہ عذاب کو اور یاد کہ وہ پیشوا بہکائیوں مذہب کو پوشیدہ رکھیں ان لوگوں کے جن کو بہکایا تھا  
حبسوا کہ وہ حبس میں وہ عذاب کے وجعلنا الاغلال اور کرویں ہم طوقوں کے اغلال الذین کفروا یہ کفر و انہوں ان لوگوں کو کفر کیا ہی  
انہوں نے خواہ تاج پہننے والے ہوں ہل خیر و ان کی زبانوں میں یہ نہیں جانتے تھے انہوں نے جو مانگے وہ اکاما کا انہوں نے مانگے وہ عمن نے لویہ  
اکو واسطے تسلی رسول کے فرمایا کہ و انزلنا اور نہیں سہجائے فی قرینہ من الذین یحسب انہیں کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی نہیں  
نہیں سہجائے الا فان ملو فوجہا کہ یہ کہانیت میں ہوں ان کے نے یعنی ان سب سے سرکشوں کے ہاں یہ نہیں گمان کیا تھا  
انزلنا یہ کافر و تحقیق کہ ہم ساتھ خیر کے کہ ہم کو ہوتے ساتھ ان کو کفر کرنا ہی ان ہم تمہارا ان لایکے وقالوا نحن الذین  
ہموا و اولادنا ان لوگوں کے ہم زیادہ ہیں باضداد لوگ اور اولاد یعنی ہمارے ہم سے مال اور اولاد زیادہ اور اولاد اولاد ہم  
واقع ہو ہیں یعنی حبس ہمارے مال اور اولاد ہم سے زیادہ ہو تو ہم سے ہو کہ دعویٰ میں زیادہ لائق ہیں و اما نحن بعد یقین اور  
نہیں میں ہم عذاب کے گویا ہو کہ خدا ہکو دنیا میں نعمت ہی تو آخرت میں بھی ہکو عذاب کے خواہ اور ذلیل کر کیا اور یاد کہ ہم سے عذاب  
ہی کے منکر تھے کہ عذاب ہی نہ ہو کہ عذاب ہی اب اللہ تعالیٰ کو گمان رکھتا ہے کہ دنیا میں مالدار ہونا آخرت کے عذاب کے منع نہیں کرے  
چنانچہ فرمایا کہ قل کہ تو ہر صلح کو جواب میں ان ربی تحقیق پروردگار میرا یسقط الرزق فرج کرتا ہے روزی کو  
ملین لیستاء و اے جس کے چاہتا ہے کافر و نیس سے موافق مشیت اور صلح کے نہ وہ بزرگی و فضیلت کو کے و یقدر اور نہ گناہوں  
جس کے وہ چاہتا ہے روزی کو موافق صلح کے نہ وہ بزرگی و فضیلت کے و لکن الذین انما یسقط الرزق فرج کرتا ہے روزی کو  
نہیں جانتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ مال اور اولاد و شرافت کی جہ سے و ما اموالکم اور نہیں ہیں مال تمہارا کہ تمہیں کو ہیں  
و اولادکم اور نہ فرزند تمہارا کہ تمہیں کو گئے ہیں بالی تغیر بہ وہ چیز کہ نزدیک کرے کہ عندنا زلفہ انہوں کو ہمارے  
قریب کو ہو کہ قرابت کاری یا مال و اعمال نیک ہی ہوتی ہی اور نہ وہ نصیب نہیں چنانچہ فرمایا کہ الا امن امن مگر جو شخص ایمان لای  
و عمل صالح اور عمل نیک ہو ہمارے قریب حاصل ہوتا ہے نہ مال و اولاد و اولادک پس اگر وہ جو کہ ایمان لائے ہیں و عمل نیک کرتے  
ہیں کہ جزاء الضعفاء و طو لکے ہی بدلا و چند ایک کے بدلے و مل بلکہ سات سو بلکہ ہر ایک کے بدلے و فضل و عنایت سے  
ہم اعلیٰ اسباب میں جہ کے کہ عمل کیا ہی انہوں نے محض ان خوشنودی کے و هم فی الغر فایتیہ و بیچ بالا خانوں  
بہشت کے امین ہیں میں نیلے ہیں محض ان خوشنودی کے و الذین یسعون اور جو لوگ کہ کوشش کرتے ہیں فی ایلینا  
یج یوتانی کے کہ ان کو باطل کر دینا کہ ہیں رہنمائی میں معار حوزین و ماجر کرنا کہ ہو کر یہ عمل افہام یعنی ہر گمان میں عاجز

ع ۱۰









وہ ہوتی قرار کر میں لگی وحیثیت کا اور پھر ایمان لائیں **وَأَنی لَھمَّ الْبَیِّنَاتِ** اور کہاں کے طریقے لینا ایمان کا من مکنان  
**بَعِید** مکان و سو کوہ آخرت یعنی آخرت میں ایمان کیونکر لے سکتے ہیں ایمان کو نبی لینا چاہئے کہ مقام ایمان ختم ہا کر دنیا میں ہے  
اور عذاب جو ایمان لائی یہ ایمان فائدہ نہیں بخشا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ایمان عید مراد بہت دور اور بلند ہے جیسی کہ کوئی چیز کو بہت بلند کیا  
سے ہاتھ اونچا کر کے نہیں لے سکتا ہے کہ محال ہے ایسی ہی عذاب کو دیکھ کر ایمان لانا ہے کہ وہ قبول نہیں ہو سکتا ہے اور وہ ایمان فائدہ ہے اور مراد  
دور سے ہو مکان کو دور سے فائدہ کا ہے کہ ایمان میں فائدہ نہیں اور حیثیت فائدہ ہوا تو ایمان لانا اور نہ لانا دونوں برابر ہوا ہے بعد میں  
عذاب کا ایمان لانا کیونکر مقبول ہو گا **وَقَدْ کَفَرَا بِہِ** اور جان ہے کہ تحقیق کفر کیا ہے انہوں نے ساتھ میں خدا کے یا محمد کے بارے میں  
قیاس کے قبل پہلو اس ایمان لانا زمانہ میں **وَقَدْ کَفَرَا بِہِ** اور فلتو تھے وہ بالعبث ساتھ نبی کے من مکنان  
**بَعِید** مکان و سو یعنی غیب کی باتوں کو مکان و سو کہتے تھے ایمان کے گمراہی نہیں کہتے تھے کہ اس سے بہت سو فحوا و علم تھا  
انکو تھا محمد صلعم کو بخون اور جاوید اور شاعر کہتے تھے اور قرآن پر طعن کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نہ بہت ہے نہ دفع ہے نہ قیامت ہے اور  
کہتے تھے کہ جیسے ہکو یہاں آسودگی ہے اگر قیامت ہے تو وہاں بھی ہکو آسودگی ہوگی اور عذاب ہکو ہرگز نہ ہو گا یہ سب باتیں وہ کہتے ہیں کہ  
جبکی کچھ خبر نہیں **وَحِیْلَ بَیِّنَاتٍ** اور جدائی الی الی ہوگی درمیان کو **وَبَیِّنَاتٍ** کا کیشتم ہوگا اور درمیان پھر کچھ خوش  
کر رہے ہیں ایمان میں ایمان ہمارا قبول ہو یا وقت میں کوئی یعنی لہذا ایمان کا قبول کرنا اسی خدا کیا گیا ہو گا اور وہ اپنی آرزو کو پہنچیں **کَمَا فِی**  
**الْبَیِّنَاتِ** عہد میں کیا گیا ہے ساتھ گروہوں انکی کے قوم کفار میں سے **مَنْ قَبْلَہِ** پہلے اس سے کہ وہ بھی عذاب دیکھ کر ایمان لانے لگے تھے  
قبول کیا گیا اور عذاب سے انکو نجات ملی اور بعض کہتے ہیں مراد اسو حجاب قبل میں جو کعبہ کو تھا آئی تھے انہم تحقیق وہ کا نوا  
**فِی مَکَہَ** شریف تھے یہج شک کے اضطراب میں آؤں دلوں کو یعنی محمد صلعم کے مرہم کا راضرت میں اور عذاب ہکو میں ہت  
شک کے **سُورَةُ الْفَاطِرِ** سورہ فاتی ہو کر دو آیتیں ہوتی ہیں مکی نہیں ہیں انکے ان الذین یقولون الکتاب آخر تک روئے  
خدا اور کتاب آخر تک اور کل آیتیں سبکی چھالیں ہیں اور ثواب ہکا سورہ سب میں گز گیا ہے اور ہکو سورہ ملائکہ بھی کہتے ہیں -  
**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** سب تعریفیں اسطرح خدا ہیں وہی سزاوار تعریف ہے **وَفَاطِرِ السَّمٰوٰتِ**  
**وَالْاَرْضِ** پیدا کر نوا آسمانوں کا اور زمین کا **جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُجُوْدًا** اور فرشتوں کا **سَلٰمًا** پیغام لیا ہوا ہے پہلے اس  
اور بہا لہام اولی کے پاس اور سچے خواب میں منین کے پاس **اُولٰٓئِکَۃُ** کہ صاحبان پر اور بازو ہیں وہ فرشتے کہ وہ بازو تھے  
دو دو ہیں **وَتِلْکَۃُ** اور تین تین ہیں **وَزَبٰنٌ** اور چار چار ہیں اور اُولٰٓئِکَۃُ صفت رسالتی ہے اور تین اور ثلاث اور ربیع صفت  
چھ کی ہے اور فرق بازووں میں فرشتوں کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ باعتبار مرتبوں انکو کہے ہو اور ان پر بازو متفاوت آئے  
ہیں اور چھتے ہیں اور سرعت سے ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ بعض فرشتے چہ بازو رکھتی ہیں دو بازو کو تو بدن پر بیٹھتے ہیں  
اور وہ سے اڑتے ہیں اور وہ منہ پر رکھتی ہیں چار اور خوف خدا اس سے معلوم ہوا کہ مراد تعالیٰ کی خصوصیت عدد سی نہیں ہے کہ چار سے زیادہ  
نہیں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **تَزِدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ** زیادہ کرنا ہے سچ پیدا ہونے کے جو چاہتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ  
رسول خدا صلعم نے شب معراج میں کو دیکھا کہ ایک چہ بازو تھے اور ابن شہاب سے روایت ہے کہ فرمایا کہ نبی جبریل سے کہا کہ  
میرا چاہتا ہوں تجھ کو اس صفت پر کہ صحت پر چھو خدا نے پیدا کیا ہے جبریل نے چاندنی رات میں پہن کھوئے اور تمام رنگ زمین کو گھیر لیا  
میں لگو دیکھو یہ پیش ہو گیا جو صفت ہو میں انکو خدا نے پہنچا ہے جو صفت ہو میں انکو خدا نے پہنچا ہے کہ ہا کہ بار سو خدا میری بیدارش سے آپ تعجب تے ہیں یہ پیش  
ہو کر اگر ہر فیصل کی خلقت کو دیکھو تو کیا حال ہو وہ بازو رکھتا ہے کہ ایک بازو شمال مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں اور عرش اس کا نہ ہو ہے

سورة الفاطر یا سورۃ مزلزلہ  
وکر ملائکہ

اور پاؤں لگو ساتوین من پہ بیان رہے رکاع شش گزر گیا اور باوجود اسکے کہ بی خوف خدا مانڈھڑایک ہو جاتا ہو اور دوسری دہیت میں کہ  
فرمایا حضرت کہ خدا کا پیدا کیا ہوا ایک شتہ ہے کہ انکو دروہل کھتی ہیں اسکے ستولہ ہزار بازو ہیں اور ہزاروں کے درمیان آہوا اور وہ ہوا آہوا  
ہو کہ جیسے میں سے آہوا اور بعضی رہتیں ہیں کہ بعض فرشتہ ہندو ہندو ہیں اور انکھوں کے ہندو کے قطرہ میں کشتی کئی سو برس تک چلی جائے  
اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو وقت خدا کا ایک سال ہو حکم کرتا ہو دنیا میں آری کا تو ہوتا کہ پاؤں لگا دینا آہوا ساتوین ہزار دروہل  
پاؤں میں ساتوین ہزار اور کچھ خدا کا کئے فرشتہ ہیں کہ آہوا تو رکت ہو ہیں اور وہ آگ آہوا کھتے ہیں کہ جو جمع کر نیو کہ برف اور آگ کے ثابت  
رکھ تو ہمارے دلوں کو بی طاعت برادر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ ہیں کہ انکے کان آگ کے تانے کی یا سو برس کی راہ کا ہو اور فرشتہ نہ کھاتے  
ہیں نہ پیتے ہیں نہ نہ جماعت کرتے ہیں اور عرش کی ہوا زنگانی کرتے ہیں اور بعض فرشتہ ایسے ہیں قیامت تک کو میں ہیں اور بعض قیامت  
تک سجدہ میں ہیں اور فرشتوں سے زیادہ کوئی خلقت خدا کی نہیں ہے اور ہر دن یا ہر رات کو ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں ان کا عہدہ تعبہ کا طواف  
کرتے ہیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے ہیں اور پھر امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس ہیں اور پھر حسین علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں اور  
قیامت کرتے ہیں انکی پاس اور بوقت حشر کے وسطیٰ زمین رکھا جاتا ہو اور پھر وہ کہی نہیں گئے ہیں اور یہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے سینے خدا تعالیٰ کی قدرت  
سوال کیا تھا حضرت کہ کھڑی ہو خطبہ پڑھا اور خدا تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے پورے فرشتے ہیں اگر ایک فرشتہ ان فرشتوں سے  
زمین پر آری تو زمین کی گناہش نہ رکھو کہ نہایت بڑا ہو وہ اور یہی ہے اسکے ہزار بازو ہندو ہیں اور بعضے ان سے بھی ہیں اگر جن اور نہان  
کو تکلیف دیا ہو کہ ان کا وصف بیان کرو تو نہ بیان کر سکیں گے بدنوں کے جوڑوں کے کہیں نہایت دور ہو سبب اور بھی مکتوب حسن کی کتب کی  
جسٹ اور کیونکر وصف بیان کرے کوئی ان فرشتوں کا کہ جبکہ دونوں شانوں کے درمیان سات برس کے راہ کا فاصلہ ہے اور بعضا  
ان سے بھی کہ ایک ہزار سو تمام دنیا کو گھیر لے ہو اور اسکے بدن کا ٹوکیدو کرے اور بعضے ان سے بھی ہیں انکے نیچے کی جگہ تک  
ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ قدم انکی نیچے کے ہوا پر ہیں کہ انکو قرار نہیں ہے اور ساتوں زمینیں انکی کھٹنوں تک ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ اگر  
تمام پانی انکو انکھ کے کڑھو میں لے جائیں تو ان میں سا جابیں اور بعضے ان سے بھی ہیں کہ اگر کشتی انکو ان میں ڈالی جا تو ہمیشہ جاری  
رہے پس رگ اور برکت والا خدا بہت نیک پیدا کر نیوالا اور بعضے کھتی ہیں کہ مراد زیادہ کرنے خلقت سے عام ہے خواہ ملائکہ ہوں خواہ جن اور  
نہان اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قضا اور قدر مخلوق خدا کی ہیں اور خدا زیادہ کرتا ہو پیدائش میں چاہتا ہو ان  
اللہ تحقیق خدا علیٰ کل شیء قدير اور ہر چیز کے قاصر پیدائش کے زیادہ کرنے پر اور ملائکہ کے بھی پر مایق  
اللہ جس چیز کو کہتے ہو اور کشادہ کرتے خدا للتائیں و اطوا آدمیوں کی یعنی ان پر ہوتا ہو خدا میں رحمت اور بخشش  
ہی میں ہے جیسے کہ نعمت و عافیت و صحت و علم اور سوا انکو تو فلا ممسك ہا پس نہیں کہی بند کر نیوالا و اطوا اسکے اور تا شریطہ مفول  
یفتح کا ہو اور ایسے ہی امسك کا حال ہو و لا ممسك اور جس چیز کو کہتے ہو خدا ہی بخشش اور رحمت میں سے واسطے مصلحت کے تو  
فلا مرسل لہ پس نہیں کوئی بھیجے والا و اطوا اسکے من بعدہ بھیجے کہ خدا جسکو روکے وہو العزیز وودہ  
خدا غالب ہے ہر چیز میں ہی کشادہ کرے چاہے روک کھو کوئی اس سے نزاع کر نیوالا نہیں ہے انکے حکم و حکمت والا ہی کہ کشادہ کرنا اور بند کرنا انکا  
موافق حکم ہے اور اب خدا تعالیٰ ہی نعمتوں کو ذکر اور شکر کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرمایا کہ یا ایہا الناس وادعوا لربکم  
اور یاد کرو تم زبان اور دل سے نعمت اللہ نعمت خدا کو کہ ان کی ہو علیکم وادعوا ربکم کہ ان کو یاد کرو تم انکو عطا کر نیوالے کی  
طاعت میں مشغول ہو اور بعد ان میں مرکا ذکر کرتے کہ جبکہ سب سے متقی عبادت کا وہی ہے نہ غیر انکا چنانچہ فرمایا کہ کل من خالق کیا ہے  
کوئی پیدا کر نیوالا یعنی نہیں غیر اللہ سوا خدا کہ یوز فکر روزی تیا ہو کو من السماء آسمان باران رحمت نازل کر کے





بڑی عمل کو چھوڑ دیتا تھا وہ ابوجہل تھا کہ شرک کو اور غیر کی تکذیب کے چھوڑ جاتا تھا اور جسے کہتی ہیں مراد ہیں سے بیٹو اور نصاریٰ میں عباد  
 رسول خدا کو چھوڑ جاتی تھے اور یا خوارج ہیں اور سورہ عمل انکا تاویلین باطل ہیں **فَإِنَّ اللَّهَ يَسْخَرُ مِنْهُمْ خَصَصَ** چھوڑ دیتا ہے مگر ایسی  
 پڑا ہوا من کیشتاء جسکو چاہتا ہے اور وہ شخص ہے کہ بسبب یا دنی مغنا اور انکار کے لطف الہی اس پر نہیں کرتا اور جس شخص کو خدا تعالیٰ  
 نے ہلکا کر کے حال پر چھوڑ رکھا ہے اور اس سبب سے وہ بڑی کو اچھا اور اچھے کو بُرا دیکھتے ہیں **يَسْخَرُ مِنْهُمْ خَصَصَ** اور رہنمائی کرتا ہے  
 جس شخص کو چاہتا ہے اور وہ شخص ہے کہ طالب حق کا ہوا اور انکی تلاش کرتا ہوا اور نیک کو نیک اور بد کو بد جانتا ہے خدا تعالیٰ انکو توفیق اور  
 لطف عطا کرتا ہے کہ وہ بد کو ترک کرے اور نیک پر عمل کرتا ہے **فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ فِي السَّيْرِ** کہ نہ جا نفس تیرا یعنی مال نہ ہو علیحدہ اور  
 تو نہیں انکی گمراہی پاؤں چھوڑتا ہے تو نفس مال نہ کر **حَسَنَاتٍ** و اچھوڑتوں کے اور فہوسوں کے کہ انکی ایمان نہ لانے پر تو رکھتا ہے یہ بخیر  
 واقع ہوتا، اور یا مصلحت سے فعل محذوف کا یعنی حسرت کہے تو بہت ہی حسرتیں کرنی طرح طرح کے بڑی فعلوں پر کہ ہر فعل کا تقاضا ہوسر  
 کر سکا کر لے یعنی انکو فعال چسرت سے کہ **إِنَّ اللَّهَ تَحْقِيقُ هَذَا عَالِمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ** جاننے والا ہر عالم ہے ساتھ ہیچ کے کہ  
 کہتے ہیں وہ اور انکو ان فعلوں پر خدا تعالیٰ انکو سزا دیکھا اور اپنی توحید کی تلبیس بیان کرتا ہے جابجا فرماتا ہے **كُلُّ مَا يَفْعَلُ** اور خدا  
 تعالیٰ وہ شخص ہے کہ **أَرْسَلَ الرِّيَّاحَ** ہیچہ انہو ہواؤں کو **فَتَشْرِيبُ** لٹاتی ہیں وہ ہوائیں **فَتَكُنَّ** بادل کو **فَسُقْنَهَا** پس چلاؤ  
 اُس بادل کو **إِلَىٰ بَلَدٍ قَبِيْطٍ** طرف شہر مذکور کے یعنی طرف میں خشک **فَأَخْبَيْنَاهُ** پس نہ کیا منے ساتھ اُس پانی کے جو اُس بادل سے  
 نازل ہوتا، **أَلَا تَرْضَىٰ لَئِنْ كُنَّا بَعْدَ وَرَثَةٍ** بعد مرنے انکے یعنی زمین کو بعد خشک ہونے کے کہ ہوائیں پانی سے تروتازہ اور ہلا اور سبز کیا  
**لَذَٰلِكَ سَبَّحُ** یعنی شل نہ ہونے زمین کے بعد مرنے **التَّشْوِيقُ** اٹھنا ہر قبر سے زندہ ہو کر آدمی کو بچا بعد مرنے کے یہ دونوں خدائی قدرت کے  
 نزول کے برابر ہیں اور دونوں کیا ہیں پھر کیا دیکھا کہ تم مردہ زمین کے زندہ ہونے کا تو قہر کرتے ہو اور آدمیوں کا بعد مرنے کے قہر نہیں کرتے ہو  
**مَنْ كَانَ فِي ذَلِكُمْ يَلْتَمِزْ** جو کوئی ہو کہ ارادہ کرے اور چاہے **الرَّحْمَةُ** عزت اور بزرگی کو تو خدا عزت و کبریا **وَقَوْلُهُ الرَّحْمَةُ** جمع ہے اسطو  
 خدائے عزت ساری اور جیسے حال واقع ہوا، یعنی خدا تعالیٰ کی عزت ہی عزت حاصل ہوتی ہے اور پیغمبر اور مومنین اسکی عزت و عزت و اہر  
 وہ اہل عزت اسکی فرمانبرداری میں، اور ولایت اسکی مخالفت میں اور رسولی صلعم نے فرمایا ہے کہ پروردگار عالم ہر روز کہتا ہے کہ میں ہوں  
 عزت والا پس جو کوئی ارادہ دنیا کی اور آخرت کی عزت کا کری تو پس چاہئے کہ وہ عزت والے کی فرمانبرداری کرے اور رسولی صلعم نے فرمایا  
 ہے کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ مینی پانچ چیزیں پانچ چیزوں میں کھتی ہیں اور آدمی تلاش کرتے ہیں انکو دوسرے پانچ میں کب پائینگے وہ یعنی  
 نہ پائینگے مینو رکھا ہے عزت کو اپنی فرمانبرداری میں اور آدمی تلاش کرتے ہیں اسکو بادشاہوں کے دروازوں سے پس کب پائینگے وہ آدمی رکھا  
 ہے علم اور حکمت کو بھوک میں اور آدمی طلب کرتے ہیں انکو سیری میں پس کب پائینگے وہ آدمی رکھا ہے رحمت اور آرام کو بیٹھ میں اور آدمی  
 تلاش کرتے ہیں اسکو دنیا میں پس کب پائینگے وہ ہکو آدمی رکھا ہے تو مگر کو قناعت میں اور آدمی طلب کرتا چاہتے ہیں کثرت مال میں پھر  
 کب پائینگے وہ ہکو آدمی رکھی ہے رضا مندی ہی مخالفت میں خوش نفس کی اور آدمی تلاش کرتے ہیں اسکو خوش طبعیت میں پس کب  
 پائینگے وہ ہکو آدمی رکھا ہے عزت کہ خدا و خدا جو کوئی کہ دوست کھے بھوک میں مرنے کی تو ہکو موافق گزارہ اور حاجت اور جو کوئی مرنے کو بھوک پر  
 کثرت کی تو ہکو مال اور اولاد غرض حضرت کی یہ کہ کثرت مال اور اولاد میں خدا کو بھول جاوے گا اور اسکا غافل ہو جائیگا اور ہمیشہ اپنے مال اور  
 اولاد و نظام میں ہیگا اور اس سبب جہنم میں داخل ہوگا اور بعد از خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس سے عزت حاصل ہو وہ ایمان اور نیک عمل سے چنانچہ  
 فرماتا ہے کہ **إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ** طرف اُس خدا کے جو صائب کلام پاک یعنی قبول ہوتا ہے اسکی درگاہ میں اور کہتے ہیں کہ لفظ طہر  
 ہے ہوا اسکی صفت طیب آیا ہے کہ وہ فکر ہے اور اگر وہ جمع ہوتا تو صفت اسکی طیبہ آتی نہ طیب اور کہتے ہیں کہ لفظ طہر جمع ہو کر لفظ طہر

[illegible]





دستی اور خرابی اور نفع اور ضرر شیکے کوئی چیز نہ ملے مثلاً خبیرہ ان خبردار کہ جو کہ حقیقت سے حساب کرے وہ حق ہے اور وہ خدا پاک ہے کہ  
ہر ایک کی حقیقت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور جانتا ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ جو چیز بھی تم کو ضرر دے گی، ہول اور خوف کی بہشت کی نیز اول یہ سب حق ہے سو اٹھو کہ  
میں ہم کی خبر دیتا ہوں اس سے بہت خبردار ہوں کہ حق خبردار ہو گیا ہے اور اب خدا تعالیٰ ہی بے نیازی و برتری کا خیر اور محتاج ہونا  
کرتا ہے کہ جس سے کما حق ہونا اور غیو کا مائل ہونا لازم ہو چنانچہ فرماتا ہے کہ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ يَا أَيُّهَا الْفُقَرَاءُ إِنَّ اللَّهَ يَمْتَحِنُكُمْ**  
طرف خلیقے ہی جانوں میں ام ریزی میں اس کی کوئی بھی نہیں اور بہت کچھ داخل کر میں **وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ** اور خدا ہی پاک ہے نیاز سے کما غنی  
دینو والا **الْحَمِيدُ** معبر الگیا اپنی ذات میں ام رفظ ہو کا فصل ہے درمیان مبتدا اور خبر کے اور اب خدا تعالیٰ ہی غنی ہے ہر چیز میں فرماتا ہے  
**إِنْ يَشَأْ أَكْرِضْكَ بِعِلْدَانٍ عِبَادٍ لِّكَ** اور بلاک عیسیٰ کافر و کلمات **يَا أَيُّهَا الْفُقَرَاءُ** اور خدا تعالیٰ ہی غنی ہے  
مہتر سوا اور قوم کو پیدا کرے کہ وہ فرمانبرداری کریں **وَقَدْ ذَلَّلْنَا لَهُم مِّن لَّدُنَّا مَآثِرًا** اور لانا قوم کو دیکھ کہ **عَلَى اللَّهِ بَعِزُّهُ**  
اور ہر خدا و شواہد بلکہ نہایت سائن اور ابانی وصل کا ذکر کرتے چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَلَا يَزِيدُ الْوَاسِرَةَ** اور نہیں اٹھاتا ہی کوئی نفس  
اٹھائیوا **الْوَارِثَ** آخری بوجہ گناہ دوسرے کا یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کا گناہ ہو ذمہ نہیں سکتا ہی بلکہ ہر آدمی ہی گناہ کا بوجہ  
اٹھائیگا نہ دوسرے کے گناہ کا اور نیز کافر کا فاعل آرزو کی ضمیر مونث کی نفس طرف پھرتی ہے اور ختمی کا لفظ بھی مونث نفس کی جیسے آیا ہے  
مراد اس نفس **وَأَنْ تَذَعُ مَثَلَهُ** اور اگر ملائی نفس پھرتی ہو اور جھل گناہوں کو دوسرے نفس کو **إِلَى جَمَلِهَا** طرف تھا ان گناہوں  
آگ کی تو **كَلَّا يَكُن مِّنْهُ** نہ اٹھائی جائیگی اس شے کوئی چیز اس کے گناہوں میں **وَلَوْ كَانُ** اگر جہ ہو کہ وہ شخص جس کو ملا تا ہی گناہ  
اٹھائیگا **وَأَقْرَبُ** صاحب ثابت کا اور کج گلت کا مثل ایسے میں اور بجائی اور ہر جہ سے ہوا کہ سب ماندہ اور بے حال میں کس قدر ہو گئے  
کتنی ہیں قیامت میں ہاں اور سب کو فرزند کو میدان شرمیل کر کھڑا کریں وہ تو گناہوں کے گناہ ہوں اور ماں ہو گناہوں کو باور کے ہو فرزند سے  
کہو کہ حق چنچو اور وہ دھوکا اور پرورش کے کا بجالا اور ایک گناہ کو دیکھ تو اٹھا فرزند کو کہ میں دور ماندہ ہوں رہی گناہوں میں کس قدر ہوں لہل  
عنا و اور کھارگو جو فرانا اور وعدہ عذاب کا ذکر کرنا کچھ فائدہ نہیں آتی تو فرماتا ہے کہ **إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ** سوائے انہیں کہ فرماتا ہے تو  
ان لوگوں کو جو صلح کر چکے **وَلَا يَكُونُونَ** کرتے ہیں ہر دور و گارانی سے **بِالْعَيْبِ** ساتہ عیب کے کذاب غائب ہیں اور چھوڑ دیں گنا  
ہو اور بدون عیب ہو اس سے ڈرتے ہیں اور حقیقت لوگوں غائب ہے میں تنہائی میں رہو شیدہ سے عبادت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ خوف  
کے رہتے ہیں **وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ** اور قائم کرتے ہیں نماز کو کہ ہمیشہ پڑھتے ہیں **وَمِنْ تَزَكَّى** اور جو کوئی پاکیزہ اور پاک ہو چکے  
گناہوں کا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** پس سوائے انہیں پاک ہو چکے **لِنَفْسِهِ** وہ لوگوں نے اپنے کے کہ وہ پاکیزگی کو نفس کو فائدہ بخشنے والی **وَاللَّهُ**  
**الْمَصِيرُ** اور طرف خدا کے ہر ناسب کو طرزی اعمال کے پس پاکیزہ لوگوں کو عوض نیک عطا ہو گا اور فرماتا ہے کہ **وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى**  
اور نہیں سب برابر اندھا کہ وہ گراہ یا جاہل ہے **وَالْبَصِيرُ** کا مدینا کہ وہ مومن یا عالم ہے اور بچھے کہتی ہیں بیشمال اور پورے عالم کے ہر چیز کو  
ہو یعنی بت کہ کسی چیز کو دریافت نہیں کرتے میں اور خدا تعالیٰ جا کا مدینا ہو سوائے فرمایا کہ نہیں سب برابر اندھا اور بینا **وَلَا الظُّلُمَاتُ** اور  
نہ اندھیری کہ وہ باطل ہے **وَلَا النُّورُ** اور نہ روشنی کہ وہ حق ہے **وَلَا الظُّلُ** اور نہ سایہ کہ وہ نواب ہے **وَلَا الْحَرُّ** اور نہ دھوپ کا  
گرمی کہ وہ عذاب ہے و فرج کا یعنی اندھا بینا کے برابر نہیں اور اندھیرا روشنی کے برابر نہیں اور سایہ دھوپ کی حرارت کے برابر نہیں اور بچھے  
کہتے ہیں شب کی ہوا گرم کو حرور کہتی ہیں اور دن کی ہوا گرم کو تھوم **وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ** اور نہیں سب برابر **وَلَا الْأَمْوَاتُ**  
اور نہ مرنے والے یعنی مومنین والے مرنے والے ہیں بلکہ معرفت وہ برابر کافروں کو نہیں مگر ان کو مرنے والے ہیں بہت شکر کہ **إِنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ خَفِيَّاتُ**  
خدا سنوتا رہتا ہے ہر باتوں میں **يَسْمَعُ خَفِيَّاتُ** جس کو چاہتا ہے تو فوق اور لطف عطا کرے جو کوئی طالب حق کا ہوا اور بہت پائی تلاش میں ہونے والو کہ

طریق غدا اور سرکشی میں قنابوں باوجود دیکھنے دلیلوں اور مجرور ظاہر کے وقفا انت اور نہیں تو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سنائی والا بات کا منہ  
فی القبول ان شخصوں کو کہ سچ قبروں میں یعنی جو لوگ کہ سخت کافر ہیں حق کو نہیں سنتے ہیں خدا تعالیٰ نے انکو مردی فرمایا ہے جو کہ قبروں میں  
ہوتے ہیں اور ہمیں جانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناہید کر کیا ہو کفار کے ایمان کیسے یعنی جس کے سزا نامرد و مکا و شواہد تجرید ایسے ہی سنو اناسحق حق کا پورا  
ہے جبکہ ان لوگوں کو کہ ہمارے ہیں کفر پر اور حق کھنسنے سے نفع جو حال نہیں ہے ہر حق وہ گو یا ہو کہ سننے ہی نہیں ہیں اسو طری فرمایا کہ وہ سننے نہیں  
ہیں مثل مردوں جگہ قبروں میں ہیں تیر قول ان انت نہیں ہے تو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الا ان کن کفر اگر ڈرائیو الا کہ تو ہمارے عذاب انکو دے  
اور ایمان و طری انکو ناجار کرنا ہے ورنہ نہیں ان اسلناک بالحق تحقیق کہ ہے یہی جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ دین حق کے کہ وہ سلام  
بیتار و نذر انکو شجرہ فی نوا الابرہشت کی زمینیں کو ڈرائیو الا کافروں اور گنہگاروں کے عذاب اور پشیم اور نذر حال جامع ہے ہیں و ان  
من اممہ اور نہیں کوئی امت پہلی اتوں میں الا خلافت ہاگر کہ گزرا ہو در میان ہونیکل لہ ڈرائیو الا کہ وہ پیغمبر یا وہی پیغمبر ہونیکل کہ زمانہ  
تحت خدو خالی نہیں تھا اور بعد اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے فرمایا ہو کہ و ان لیکن لوک اور اگر جھٹلائیں وہ جھگڑے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کفار و کف  
تو انکی کا تعجب ہے کہ اور سچ ہی طبیعت مبارک کوست نہیں کافر کذاب الذین پس حق جھٹلایا ان لوگوں کہ من قبلہم پہلو  
لئے یہی پیغمبر ہی کو کہ جاء ستمہم وسلم انکے پاس تمیز کے بالبینات ساتھ معجزوں کے اور دلیلوں و شہدوں کے و بالذکر اور  
ساتھ نوشتوں ایمانی کے کہ وہ حقیقت شہادت اور ادریش ایمان بہیم کے حق و بالکتاب المیز اور ساتھ کتاب و شہد کے بیان کر سکا حلال اور  
حرام حکموں کے تھو مثل تعزیت و بخل کے اور ان لوگوں کو جھٹلایا اور ایمان نہیں لائی نخر خذت الذین کفر و لہم کراہیو ان  
لوگوں کو کہ کافر ہو اور عذاب میں انکو گرفتار کیا ہو جھٹلے کے سبب فکف کان لکین پس کہو نہ تھا کراہیو اور نازل ناعذاب  
انپر اور ہم دلیلیں قہر کی بیان کیا کہ انکو کر کیا نہ دیکھا تو یہ دیکھنے کے کہ ان اللہ تحقیق خدا کی قدرت اور رحمت و انزل  
من السماء نازل کیا یہ ایمان صاع ایمانی کو کہ وہ باران رحمت و اخر جنا پس نکالا ہے ہی قدرت سی رہ ساتھ انکی شہادت  
پہلو کو کہ مختلفا الوانہا مختلف ہیں گناہی اور قسم قسم کے میں مثل خرم اور انکو اور انار کے اور مختلفا صفت شہادت کی ہو اور الوانہا فل  
مختلفا کا ہو ومن الجمال اور پہاڑوں کے پیدائی ہو ہمارے ہیں جلد و رسی ہیں بیض و سفید و مکر و سرخ کہ مختلف  
الوانہا مختلف ہیں گناہی کو کہ کوئی زیادہ سرخ ہو اور کوئی کم سرخ ہے و غرایب مسودہ اور سیاہ نہایت کالے و من الناس اور  
ادویوں والذوات اور زمین پر چلنے والے جانداروں و الانعام اور چوپایوں کے یہ سب پیدائی ہمارے ہیں مختلف الوانہ  
مختلفا و طرح طرح کے ہیں ناک انکو لک سہیج ہے کہ یہ پاک بھونکو اور پہاڑوں کے مختلف ہیں فرمایا ہو کہ انما یخشی اللہ  
سوا انکم نہیں کرتے ہیں حق ہو من عبادہ بندوں انکو من العلماء علماء ہوا کہ شہ خوف کی نیکی جاننا خدا کا اور وقف ہونا اسکی  
صفیات و صفات کا ہو اور ہی تمام ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میر خوف خدا تعالیٰ سے مستی زیادہ اور یہ فرمایا ہو کہ جو کوئی تم میں خدا کو زیادہ  
جاننا ہو وہ خدا زیادہ درتا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ علمای وہ لوگ مراد ہیں کہ جکا قول مطابق انکی فعل کے ہو اور جو کوئی  
ایمان نہیں کہ وہ عالم نہیں اور حضرت سجاد علیہ السلام فرمایا ہو کہ علم خدا کا اور جاننا کا عمل ہو ملا ہو اسچ کوئی کہ پہچاننا خدا کو تو خوف  
کرنا اس اور برنگشتہ کرنا کہ خدا کا پہچاننا طرف عمل کے کہ وہ مشغول ہو طاعت خدا میں او علما اور پیروی کرنا علم کے وہ لوگ کہ پہچاننا  
ہیں خدا کو پس عمل نیکی سے ہیں اسکا اور غبت کے ہیں فلا سکو و تحقیق فرمایا ہو خدا ناعبتی اللہ من عبادہ العلماء ان اللہ  
مکرین تحقیق کہ خدا غالب ہے بلائی میں ان لوگوں کو کہ کفر پر ہمارے ہیں رحمت گزرتے ہیں غفوک بخنے والا انکو جو کہ توبہ کرے تو  
اور گناہوں ان الذین یتلون کتاب اللہ تحقیق ہو کہ پڑھتے ہیں خدا کو یعنی قرآن اور انکو حکموں پر عمل ہے ان اقاموا الصلوٰۃ



اور قائم کرتے ہیں ان کو کہ ہمیشہ ہر نظر اور ارکان بجا رہیں **وَانْفَقُوا** اور خرچ کرتے ہیں راہ خدا میں **فَمَّا زَكَّاهُمْ** انہیں خیر سے  
 روزنی ہی ہوئے ان کو **بَشَرًا** پوشیدہ یعنی پوشیدہ راہ خدا میں تو یہی رہا ہے غفاریں **وَعَلَّامٌ لِّلْغَيْبِ** اور ظاہر ہوتی ہیں اور لوگوں کو بھی نبی کی نسبت  
 ہوا اور یا یہ کہ صدقہ سنت کو پوشیدہ ہے اور رجب ظاہر میں مذہبی کی نسبت غفاریں رہا ہے دو نو تیر واقع ہو ہیں اور اس میں ہے  
**يَكُونُ سَهِدًا** ہوتا ہے **وَيَكُونُ لَكَ تَبَرُّدٌ** سو داگری کی کہ ہرگز نہ ہلاک ہوا اور نہ ٹھوٹے اور نقصان و کم ہونے وہ مراد اس نواب  
 ہمیشہ کا کہ کسی منقطع نہ ہو یعنی سہید رہتی ہیں اس تجارت کی کہ یہی سب نقصان نہ ہو **لِيُؤْتِيَهُم مَّا كَانُوهُا يَرْجُونَ** اجر  
 ان کے عملوں کو **وَيَزِيدُهُمْ** اور زیادہ دے ان کو زیادہ کرے ان کی نیکیوں میں **فَضْلًا** فضل آپ سے دیکھ یعنی ان کی غلوں میں نیکیوں کو زیادہ کرے ان کو  
 اپنی فضل و کرم سے اور زیادہ دے اور رسوخ صلیح سے فرمایا کہ وہ شفاعت کہ خدا تعالیٰ دیکھ اس شخص کو پہلے کہ بہر فرخ جب بھی ہو  
 اور اس کو ساتھ اسے دنیا میں بھی کی ہوا **لَهُ** تحقیق کہ وہ خدا غفور بخشنے والا **اِنَّ كُنَّا نَمُنُّوْكَ** کہ قدر و اتان کہ ضروری ہے **وَاللّٰهُ**  
 ہے ان کی طاعت کا اور بعضی روایت کرتے ہیں یہ آیت ان لوگوں کو حق میں کہ جو بامید ثواب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں **اِنَّ رَآءَ سُوْحٍ مِّنْ حُرُوفٍ**  
 خطاب کے فرمایا کہ **وَاللّٰهُ** اور وہ چیز کہ حق کی ہر طرف تیری میں ان کتاب کتاب کہ وہ قرآن کہ **هُوَ الْحَقُّ**  
 وہ حق ہے کہ **مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ** دہر اس کے کہ ان کے آگے میں مثل توریت و انجیل کے اور مطابق ہو ان کے توحید و عقائد میں  
 اور مصدق حال واقع ہوا **اِنَّ اللّٰهَ** تحقیق کہ خدا عبادہ کجائے سادات بندوں کے کہ بہرہ دار ہو کہ ان کی نیتوں کا جانتا ہے **لِيُصَدِّقَهُ**  
 دیکھو والا **اِنَّ ظَاهِرَ حَالِ** کو اور قرآن کی تصدیق یا کذب کی کہتے ہیں اس پر پوشیدہ نہیں **لَا تُزَالُ** پھر وارث کیا ہے **اَلْكِتَابُ** کتاب کا معنی  
**قُرْآنُ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا** ان لوگوں کو کہ بگڑیہ کیا ہے ان کو میں عبادنا بندوں میں سے **مُخْتَارًا** مفعول کہ وہ ضمیر ہم کی ہوا **الَّذِيْنَ**  
 کی طرف پھرتی ہے وہ مخدوف ہے یعنی بعد اس کے کہ جب یہ منی تجھے قرآن کو پس ارث کیا ہے **رُكَاوَاتٍ** میں دیکھتے ہیں ان لوگوں کو کہ بدعتی فاسق  
 ہوئی ہے **يَكْتُمُ** وہ بگڑیہ ہاں ہیں **فَمِنْهُمْ** میں بعضی ان بندوں میں **ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ** ظلم کرنے والے ہیں اور بعضی نے کہ ان سے قصور ہوا  
 قرآن پر عمل نہیں **وَمِنْهُمْ** اور بعضی نہیں **مُقْسِدٌ** لیانا رو میں کہ اوقات قرآن پر عمل کرتے ہیں **وَمِنْهُمْ** اور بعضی نہیں **سَابِقٌ**  
**بِالْخَيْرَاتِ** ان کے برحق طے ہیں ساتھ نیکیوں کہ ہمیشہ قرآن پر عمل کرتے ہیں **بِاِذْنِ اللّٰهِ** بحکم خدا اس کی توفیق عطا کرے اور یہی تفسیر لوگوں میں  
 ہے اور ضمیر ہم کی **الَّذِيْنَ** مٹھنیا کی طرف پھرتے ہیں اور صحیح ہے کہ ظالم نفسہ وہ شخص ہے کہ جو حق امام زمانہ کا نہ پہچانے اور مقصد وہ کہ جو حق امام زمانہ کا پہچانے  
 اور سابق باخیرات امام اور ضمیر ہم کی **ظَاهِرَ حَالِ** پھرتی ہے **الَّذِيْنَ** مٹھنیا کی طرف ہوا کہ جو بگڑیہ ہیں **ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ** نہیں ہوتے اور اس کی تفسیر میں ابو وردا  
 سے روایت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ سابق تو وہ کہ بغیر حساب بہت میں جا گیا اور مقصد وہ کہ جس سے تھوڑا سا حساب لیا جائیگا اور ظالم نفسہ  
 بعد سے بہشت میں داخل ہوگا اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جو کہنے کے شکر ہو خدا کا کہ جسے کج گوئی اور عافیت سے روایت بیان کرتے ہیں **اِنَّ سَوِيْءَ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ**  
 جانتے لیکن سابق تو وہ کہ جو سوچنے کے زمانہ میں راہی اور حضرت اشک بہشتی ہوئی گواہی دیتی ہے اور مقصد وہ کہ حسن ان حضرت کے جلن کی گواہی  
 کی جو ان کے صاحب ہیں یہاں کہ نہ جانے چلا اور ظالم نفسہ مثل سیر اور تمہاری ہے اور دوسری روایت میں عائشہ سے یہ کہ سابق وہ کہ جو بہت سے  
 پہلے بیان لایا ہے اور مقصد وہ کہ جو بعد ہجرت بیان لایا ہے اور ظالم ہم ہیں اور عمر بن خطاب سے روایت بیان کرتے ہیں **اِنَّ سَوِيْءَ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ**  
 مقصد ہمارا ناجی ہے اور ظالم ہمارا نجس کیا ہے اور بعضے لوگ نہیں سمجھتے ہیں کہ ظالم وہ کہ جس کا ظاہر بہتر ہو لیکن باطن سے اور مقصد وہ کہ جس کا ظاہر اور  
 باطن یکساں ہو اور سابق وہ کہ جس کا باطن بہتر ہو لیکن ظاہر اور سفیان ثوری نے سدی رحمت کی ہے کہ **اِنَّ الْمُنِيْنِ** امام تھیں نے فرمایا کہ نبی رسول  
 صلعم اس آیت کی تفسیر میں سنا ہے کہ ان حضرت فرمایا کہ مراد **الَّذِيْنَ** مٹھنیا ہے اور ان کتاب سیدی اور ابو دین اور بروزی قیامت تیری اولاد قبول سے  
 باہر نکلیں تو تین گروہ ہوں گی ایک وہ کہ دیکھے تو بگڑیہ ہیں دوسرے وہ کہ نیکیاں اور بدیاں ان کی برابر ہوں **رَئِيْسُهُ** وہ کہ نیکیاں ان کی گناہوں سے

یہ آیت قرآن مجید میں ہے

زیادہ ہوں۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام منقول ہے کہ برگزیدہ اور وارث علوم نبیہم ہیں بے شبہ یہی صحیح اور حق ہے، ہوا کہ وہی ہیں جو حقیقتوں ان کی کو اور بچانے کے حلال اور حرام کے اور حکام ملک عظام کے اور ابو حمزہ ثانی نے روایت کی ہے کہ میں نے تیسیر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے بھائی کے دو مرد عراق کے رہنے والے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اگر زید و سید ابیہو خبر کر آیت کی تفسیر فرمایا کہ اہل علاقہ تم یہ جانتے ہو کہ یہ آیت صحت محمد صلیم کے حق میں نازل ہوئی ہے پس تم لازم آئے کہ تمام آیت محمد بہشت میں داخل ہو جیسے کہ آیت بعد کی آیت و ظاہر ہے اور میں جو قوت سخن ان حضرت کے سنا تو عرض کی کہ یہ زید و سید ابیہو نے آیت کو جو حق میں نازل ہوئی ہے فرمایا کہ وہ ہماری بیعت حق میں نازل ہوئی ہے اور میں تیرے بہرے طرح فرمایا پھر میں نے پوچھا کہ ای فرزند رسول خدا علی بن ابی طالب کی اولاد میں ظالم النفسہ کون ہے فرمایا کہ جسکی نیکیاں برابر ہوں اور پھر میں نے پوچھا کہ مقتدا میں سے کون ہے فرمایا کہ جو لوگ بے سکانوں میں عبادت خدا میں مشغول ہوں اور تلاوت قرآن میں اپنی وفات کو صرف کرتے ہوں یہاں تک کہ موت آئے اور پھر میں نے پوچھا کہ سابق باخیرات کون لوگ ہیں انہیں سے فرمایا کہ جو راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور جو گورہ راست کی طرف نکلتے ہیں جس کی علی بن ابی طالب و اولاد میں سے کسی کے معصوم ہیں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد حق میں ہے لیکن میں داخل ہے امین فاطمہ کی اولاد میں سے وہ شخص جسے تلوایہ کہیں چاہی اور جو کو کو طرف گمراہی بلایا یعنی جھوٹا دعویٰ امامت کا کیا کہنے پوچھا کہ ظالم النفسہ کون ہے فرمایا کہ جو گھر میں بیٹھے والا کہ نہیں بچا پتا ہی حق امام کا اور مقصد وہ ہے کہ حق امام کا بچا پتا ہے اور سابق باخیرات امام ہے اور امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ یہ سب حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد کے لوگ ہیں سابق باخیرات امام ہے اور مقصد امام کا بچا پتا ہے والا ہی اور ظالم النفسہ وہ ہے کہ جو امام کو نہیں بچا پتا اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے یہ ہے کہ ظالم النفسہ ہم میں سے وہ شخص ہے کہ حق امام کا نہیں بچا پتا اور مقصد ہم میں سے وہ ہے کہ حق امام کا بچا پتا ہے اور سابق باخیرات امام ہے اور یہی حضرت صادق علیہ السلام طرح منقول ہے کہ یہ آیت خاص اولاد فاطمہ کے و طرح ہے لیکن جسے تلوایہ کہیں چاہی اور جو کو کو طرف گمراہی کہنے اولاد فاطمہ میں سے تو وہ اہل تین داخل نہیں کہنے پوچھا کہ کون شخص داخل ہے ہمیں فرمایا کہ ظالم النفسہ وہ ہے کہ نہ بلائی اور جو کو طرف گمراہی اور نہ طرف ہدایت اور مقصد ہم اہلبیت میں سے وہ ہے کہ حق امام کا بچا پتا ہے اور سابق باخیرات امام ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ یہ آیت ہم اہلبیت کے حق میں نازل ہوئی ہے کہنے پوچھا کہ ظالم النفسہ کون ہے فرمایا کہ جسکی نیکیاں برابر ہوں اور پھر میں نے پوچھا کہ مقتدا میں سے کون ہے فرمایا کہ جو لوگ بے سکانوں میں عبادت کر رہے ہیں اور خدا کی دونو حال میں آسودگی و صحت میں بھی اور فقیری اور مرض میں بھی یہاں تک کہ موت آئے اور سابق باخیرات کو پوچھا تو فرمایا کہ وہ شخص جسے تلوایہ کہیں چاہی اور جو کو کو طرف گمراہی کہنے پوچھا کہ ظالم النفسہ کون ہے فرمایا کہ جو امام کو بچا پتا ہے اور سابق باخیرات امام ہے حاصل کہ مراد ان لوگوں سے اولاد فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں طرح کی دین نہیں ہے اور میں عرض اس سے یہ ہے کہ وہ شخص جسے تلوایہ کہیں چاہی اور حضرت علی علیہ السلام کی اور اولاد فاطمہ کی ہوا کہ جو کوئی برگزیدہ اور وارث نبیہا کا ہی وہی امام ذلک وہ وارث کرنا اور برگزیدہ کرنا ہے جو کہ اوپر کی آیت میں اسے ہوا الفصل البکیر وہی فضل بڑا اور بزرگ ہے اور وہ فضل کیا ہے کہ خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ جنات عدن بہشتیں ہیں جن کی اور جنات عدن فضل کی تفسیر بھی ہو سکتی ہے اور بدل بھی اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ وہ مقصد اور سابق باخیرات ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان بہشتوں میں ہوا کہ جناب سوخی صلعم نے فرمایا ہے کہ سابق باخیرات بدون حساب بہشت میں جائیں گے اور مقصد ہی تو اس حساب ہوگا اور ظالم النفسہ جو وہ مقام حساب میں برتاک ہوگا اور بعد ان بہشت میں جائیں گے کون فیہا زید و سید ابیہو جائیں گے وہ ہیں ان بہشتوں کے









نہیں قلیر قدرت کھنے والا ہے خیر برادر کوئی خیر ہو عاجز نہیں کر سکتی اور اسکی قدرت کسی کی قدرت نہیں پہنچتی ہے اور کیونکر برابر ہو قدرت  
کیسی اسکی قدرت کے کہ وہ پیدا کر نیوالا قدرتوں کا سب کی ہر اور مخلوق ہر باطن کے کیونکر ہو و لو یواخذ الله الناس و اگر وہ  
کہتا خدا آدمیوں سے ہمہ السبب لسانہ انجیر کے کہ جس کیسے ہوا نہ ہو نہ کرنا اور ظلم کو تو مانتا کہ علی ظہرہا نہ ہو نہ تا اوست  
ان میں من ذالہ کوئی زمین پر چلنے والا جاندار کیا آدمی اور کیا جانور کیا حیوان بلکہ آدمی کی شامت گناہ و سب ہلاک ہو اور کوئی مافی  
نہ رہتا جیسے کہ حضرت نوح کے زمانہ میں گوئی کھڑکی شونی ہو تمام جانور ہلاک ہو کر ایک ایک جگہ پر جو کہ کشتی میں تھے وہ بچ رہے ہیں سوقت بھی اگر  
انکو گناہ میں گرفتار کریں سب ہلاک ہوں ولکن یوحیہم اور یوحیہم پہل دیتا ہوا انکو الی اجل مسمیٰ مطلق  
مدت نام رکھی گئی ہے کہ وہ قیامت ہے اور ان مافی رویت کرتا ہو کہ ایک مرد ایک شخص کی کا حکم کرتا تھا ایک شخص کا گز رہا ہوا اسی کہ ہلاک ہو گیا  
کہ ظلم بخرقا ملو کھڑ نہیں تا ہی ابو داؤد سے سن کر کہا کہ تو دروغ کہتا ہو قسم خدا کی کہ جان میری جی قبضہ میں ہے کہ جانو راجی آشیانہ میں گرفتاری سے  
ہلاک ہوتا ہو آدمی سبب سے ہی آدمی اور ابو جہرہ ثانی بیان کیا ہے کہ معنی اسکی یہ کہ یہ ایک خدا تھا آدمیوں کو گناہوں کی شونی سے پہلے نہیں سنا تا کہ یہ سنا  
مہر جائے اور دوسری واپس ابو جہرہ ثانی سے یہ کہتا کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سنا ہوں کہ وہ کہتے کہ کسی سال میں مینہ دو سو سال سے نہیں  
برستا ہو لیکن خدا تعالیٰ اسکی عوض میں دوسری جگہ برساتا تھا اور جسوقت لوگ گناہ کرتے ہیں تو جو باران کہہ دو سو مقرر ہوا تھا اس سال میں اسکی عوض میں  
طرف اور ہماروں اور جنگوں اور دریاؤں میں سنا ہوا اسکی نہیں میں نہیں سنا ہے اور خدا تعالیٰ عذاب ہے جو اسکی جگہ لیر کو جو کہ گور میں سے  
نکلتا ہو اور اسکو عذاب ہے باران نہ کر کے کہ اسکی سوراخ میں کچا ہو اسکو کہ حسن میں میں اسکا سوراخ ہو وہاں نہیں سنا ہوا کہ اسکو کو گناہوں کی بہت  
سی اور اسکو عذاب میں سے کہتا ہے کہ وہ گناہوں کے محلہ میں کہوں باوجودیکہ خدا و اسکی راہ جانے کی اور اس میں اسکو جائی بنا دوی تھی پھر  
وہاں کیسٹ گیا تھا اسکو عذاب ہے تا ہی اور بعد اسکا امام علیہ السلام فرمایا کہ صیحت کہ تو تم کو عذاب لیکن خدا تعالیٰ اسکو نہیں ہلاک نہاں ایک وقت قیامت  
اسکا قیاد اجاء اجلہم پس جسوقت اسکی اجل آئی یعنی جسوقت کہ اسکی ہلاکت آئی تھی تو فات اللہ کان پس تحقیق کہ خدا بعبادہ سنا  
بندوں اپنے کے بصیر آئینا اور دیکھنے والا اور جانچا ہو کہ سچی ہلاک ہو نیکاکوں اور لائق نجات کوں اور ہر ایک کو موافق اسکی عمل کے جزا اور  
سزا دینا سورۃ القیس یہ سورہ ملی ہے اور اس میں آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک لہو ہوتا ہے اور دل قرآن کا  
لہو ہے اور جو کوئی دن میں اس سے کہ کو تلاوت کرے اسے خدا تعالیٰ کی ماں میں ہوا اور جو کوئی شب کو تلاوت کرے پہلو اس کے خواب ہے خدا تعالیٰ ہر  
فرشتے اسکو مل کر اسکو دیکھتا ہے اور وقت تک بعد اسکو جنازہ کے ہمراہ جائیں ہتھار کرتے ہو اور اسکی ہمراہ قبر میں جائیں قیامت میں ثابت  
میں شمول ہیں اور تو اب تک اس بندہ کو جیسے اسکی قبر کو شادہ کریں ہاتھ تک لگا پڑھتی ہو اور ہمیشہ اسکی قبر پر نور روشن ہو اور یہاں پہنچے قیامت  
تک جسوقت وہ اپنی قبر اٹھو تو وہ فرشتے اسکو ہمراہ ہوں اور ہنس کر اس باتیں کریں ہر ایک خیر کی اسکو جو شجرہ میں یہاں تک حراط اور ریزش اسکو کرے  
ملا کہ مقررین انہیں اسکی مقام پر اسکو پہنچا دیں اور اسکو تین اسکا کریں اور اسکو خطبات بالغزت کا اسکو بھیجے کہ اسکو ہر جگہ جسکی تو چاہا شفاعت کرے  
شفاعت تیری جس میں اسکو کو کہ جسکی تو شفاعت کرے قبول ہے اور جو کچھ تو مجھے چاہے کہ ماہ مقصود تیرے اسکو بخشوں پس کہ وہ بندہ شفاعت  
کرے اور جو کچھ طلب ہے خدا تعالیٰ اسکو عطا کرے اور ہر گز نہ اسکا حساب کرے اور کسی گناہ کا اسکو کوخذہ کرے ورنہ قیامت لوگ کہیں سبحان اللہ ہر گز نہ اسکو گناہ چھو  
بھی نہیں چاہے تاکہ اسکو کوخذہ ہو اور جناب سید محمد صالح سے یہ کہتے ہیں کہ حضرت فرمایا کہ جو کوئی قرآنی اللہ میں سورہ کو پڑھو تمام گناہوں سے بخشا جائے اور  
تو اب بارہ قرآن کے ختم کر لیا اسکو ہو اور دوسری واپس ہے کہ بانیس قرآن کے ختم کا تو اب اسکو دین اور اگر یہاں سے رہا ہے اس سورہ کو پڑھیں تو بارہ مرتبہ  
وس فرشتے اسکی پاس حاضر ہوں اور اسکی واسطے بخشش جائیں یہاں تک اگر روح اسکی قبض ہو تو ہمراہ جنازہ اسکی جائیں اور پھر نماز پڑھیں اور یہ کہ پھر رو پھیر  
یہاں تک کہ اسکو دفن کریں اور قبر کی برائیوں اسکو گناہ کہیں اور جو یہاں کہ وقت میری میں سورہ کو پڑھا اور کوئی اسکی پاس ہے رضوان اور نعم بہت کا یہاں

سورۃ القیس مع ہذا







ہوا ہو نہیں سکا رسول خدا اور امیر محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ جو ایسا ہے کہ وہ کسی چیز میں صلح کرنا نہ چاہے تو ابوبکر اور عمر دونوں کھڑے ہو  
 اور کہا کہ یا رسول خدا کیا تم میں سے کسی نے فرمایا کہ ہمیں پھر روچھا تو اس نے فرمایا کہ نہیں غلی کی طرف  
 متوجہ ہو کر فرمایا کہ وہ یہ تحقیق کہ یہ وہ امام ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کا علم اس میں رکھا ہے اور رسول خدا صلح کرنے فرمایا کہ اگر وہاں کسی ایسا کوئی علم نہیں ہے کہ  
 میرے پروردگار نے مجھ کو تعلیم نہ کیا ہو اور میں وہ علم علی کو تعلیم کیا ہے اور تحقیق کہ علم کو میرے علم کے برابر نہیں ہے میں نے علم کو کھیرا ہے میں نے  
 امام متقیین میں سے ایسا کوئی علم نہیں ہے کہ علی کو یہ سکھایا ہو اور بعد ازاں اس نے ایک خدا کا حکم کرتا ہے اپنے حبیب کو ان ظالمیہ کے قتل کے بیان کیا کہ  
 جسے کہ وہ اپنے باوجود دیکھنے کے معجزوں کے ایمان نہیں لاتے ہیں ایسے ہی ظالمیہ کا بھی معجزوں کو دیکھ کر ایمان نہ لاتے تھے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **وَاضْرِبْهُمْ**  
**مَثَلًا** اور بیان کرتا ہے تو میرے صلح واسطے کہ والوں کے مثل **أَصْحَابِ الْقَرْيَةِ** کہ تہمتی والوں کے اور صحابہ کے یہ بدل واقع ہوا ہی شلای اور ہم اثر  
 بستی کا جسے باشندوں کے مثل کے بیان کیا کہ ہم نے ظالمیہ سے کہ مفسرین کے نزدیک یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان مکہ والوں کا ظالمیہ کے رہنے والوں کی مثل بیان  
**اَتَجَاءُ هَآءِ الْمُرْسَلُونَ** جسوقت کہ کسی اہل بستی میں بھیجے ہو تو آدمی حضرت عیسیٰ کے اور وہ قصہ طوری ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دوا دہی پڑی  
 حواریوں میں سے شہر ظالمیہ میں پہنچا اور ایک بھیجے ایک کا نام تو کہتے ہیں صادق تھا اور دوسرے کا نام صدوق اور بعض کہتے ہیں کہ وہ دونوں بخا اور یونس  
 اور بعض کہتے ہیں اور تو ان کہتے ہیں اور بعضے یاروں فرما رہے ہیں کہ دونوں شہر کے نزدیک پہنچے اور ایک پیر مرد کو دیکھا وہ دنیا جاتا تھا اور سلام کیا  
 انہی دو جگہ کہ تم کہاں جاتے ہو کہا کہ ہم بھیجے ہو عیسیٰ علیہ السلام کہ ہمیں وہ بھیجے ہم اس لئے کہ میں ملک و طرف سلام بلانیں اور بتو کی پرستش سے منع کریں انہی  
 کہا کہ تم اپنی دعویٰ کے رست پر چلو کہ وہی دلیل کہتے ہو ان دونوں کے کہا کہ ہاں ہم ہمارے نیکو شفا دیتی ہیں اور ماوراء انڈھول کو اور کورسہیل کو چھا  
 کرتے ہیں اس پر میرے کہہ کہ کئی سال سے میرے فرزند بیمار ہے اور سب کے علاج سے عاجز ہیں اگر وہ چھا ہو گا تو میں سب عیسیٰ علیہ السلام کا اختیار کروں اور  
 سلمان ہو جاؤں وہ دونوں ان کے کے سر ہانے پر آئے اور دعا کی ایسی تھی کہ صحت ہو گئی اور کل مریض اس نے اپنی خلاصی پائی وہ مرد پیر یا مال یا اور سلمان  
 ہو گیا اور وہ حبیب خاں رہی جو کہ مریم آل الہدین میں تھے اور وہ چہ ستائش بر سر پہ رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا تھا اور وہ بشارت  
 میں سے ہوا کہتے ہیں کہ وہ اپنی ایمان پوشیدہ رکھتا تھا اور ایک راعی کا دے خدا کیا کرتا تھا اور جسوقت یہ دونوں آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھیجے ہو  
 انہی تو اسے اپنی ایمان کو ظاہر کیا لہذا خبر ان دونوں شہر میں شہر ہوئی اور بہت سیاروں کے ان کے ہاتھ سے شفا پائی بادشاہ اس شہر کا کہ جس کا نام مظفر  
 شہر تھا اور وہ بہت پرستی کیا کرتا تھا انہی ان کو مکمل سے خبر پائی اور ان دونوں کو بلا کہ کہا کہ تم کون آدمی ہو انہوں نے کہا کہ ہم رسول عیسیٰ پیغمبر کے ہیں اور  
 خلقت کو کہ اسے کمال راہ حق کی طرف پہنچانے کے لئے بادشاہ کے حکم سے آیا ہے کہ ہم ماوراء انڈھول کو اور کورسہیل کو عمار کے چھا  
 کرتے ہیں اور سب بیمار و نیکو شفا بخشتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ اب تم جاؤ کہ میں تمہاری کجیہ سوچوں ہ بادشاہ پاس چلو گئے اور انہوں نے اپنے  
 دیکھ کر ظاہر کر نہیں سکیں وہ دیکھ کر باطل کر نہیں سکتی جو کہ تو ان دونوں کو تھانہ میں قید کر دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دونوں مدت تک اس شہر میں رہے وہاں  
 آدمی ان کو بادشاہ کے پاس نہر جانے دیتے تھے ایک زب بادشاہ کو انہوں نے بازار میں بیکر کھیر کھائی اور خدا کا شہر ع کیا بادشاہ نے انھیں تھوکر حکم دیا کہ  
 ان کو تھانہ میں قید کرو یہ خبر حضرت عیسیٰ کو پہنچی انہوں نے شمعوں کو جو کہ سڑا حواریوں کے تھے اور حضرت عیسیٰ کے خلیفہ تھے ان دونوں کو واسطے روانہ کیا اور  
 جست و وہ شہر میں آئے تو بادشاہ کے مساجدوں کے آشنائی پیدا کی اور یہ علم اور حکمت کی جہت بادشاہ کے مقربوں میں ہو گئی اور بادشاہ نے ان کو بادشاہ کے دربار میں  
 طرف ایک جگہ پیدا کی اور حضرت عیسیٰ نے جو جو حکم خدا ان دونوں سے آویس کر دیا وہاں چھا فرماتا ہے کہ **اِذَا ارْسَلْنَاكُمْ بِسْمِ الْاِلهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ**  
 طرف ان ظالمیہ والوں کو دوا دہی کو تو **فَكَذَّبُوهُمَا** پس چھلایا انہوں نے ان دونوں کو اور قید خانہ میں انہیں بھیجے **اَفَعَزَّزْنَا ثَلَاثَ سِنٍ وَلَمْ يَغْلِبْ**  
 دیا جانے ساتھ تیس کے یعنی سات شمعوں ان دونوں کو اور ابوبکر نے ہفت روزہ تھانہ میں قید کیا اور باقیوں نے تیس کے یعنی تھوکر دہی کو بادشاہ کا  
 مساجد ہوا اور کہتے ہیں شمعوں بادشاہ کے ہمارے تھانہ میں اتنا اور خدا کا سچہ کرتا اور لوگ کھانے کے وہ بتو کی پرستش کرتا ہوا بادشاہ کو اس بہت عتاد ہوا

فصل اول ظالمیہ کا



بعون انکو مشورہ کوئی کام نہ کرتا تھا انکو وزیر بادشاہ پوچھا کہ منیشتا کہ تو درود کو قید کیا، اسلئے کہ وہ دوسروں کی دعویٰ کرتے ہیں اور دیکھو انہیں منع کرتے ہیں بادشاہ کہہا کہ میں شمعون نے تجھے کہا کہ ای بادشاہ انکو بلانا چاہیو کہ انکا کلام عجیب و غریب بادشاہ انکو طلب کیا جسوقت انہوں نے شمعون کو دیکھا بادشاہ کے پاس تم بہت خوش حال ہو اور لیو کی طرح بیٹہ کی شمعون نے ان کو پوچھا کہ تم کون ہو کہا کہ ہم رسول خدا کے ہیں شمعون نے پوچھا کہ تم یہاں کس کام کو آؤ ہو ان کو پوچھا کہ ہم اسلئے یہاں آئے ہیں تاکہ بادشاہ کو اور اسکی قوم کو بتو کی پرستش سے منع کریں جسے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اسکی عبادت کی رغبت دلائیں شمعون نے کہا کہ تم اپنی اس دعویٰ پر کوئی دلیل کہتی ہو انہوں نے کہا کہ ہاں ہم مادر زاد اندھی کو اور سفید دماغ کو اور کل ہیادہ کو خدا کے حکم سے چھٹا کرتے ہیں بادشاہ نے حکم کیا کہ ایک دروازہ کو لاؤ لوگوں کے گھر کیا اور ایک لٹکے کو لاؤ کہ انکی آنکھوں کی جگہ پر مثل مٹیانی کے صفا اور برابر بھی اور کوئی علامت آنکھوں کو کڑھوئی نہ تھی بادشاہ نے کہا کہ اگر سہت کہتے ہو تو اپنے خدا کو کہو کہ ہکو بنیاد اور ہمکا دی انہوں نے دعا کی اے ہکو بنیاد جگہ شق ہوئی اور دو گیسے وہاں آگئی اور بعد اسکے دو گولیاں مٹی کی بنا کر ان کو بڑھیں کھیل اور دعا کی اے ہکو بنیاد و نوذیلے آنکھوں کے نیلے اور انکھیں روشن ہوئیں اور ہر چیز کو دیکھا لگا بادشاہ بہت تعجب کیا شمعون نے بادشاہ کو کہا کہ ہم بھی ان خدا سے درخواست کریں وہ ہمارا دکھلا میں بادشاہ نے اسلئے کہا کہ ای شمعون تو نہیں جانتا ہے کہ وہ تو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور کسی چیز کی قدرت نہیں کہتی ہوں شمعون نے ان کو نوس کہہا کہ جو انوں میں تھا را خدا اور کیا کر سکتا انہوں نے کہا کہ مردہ کو زندہ کر سکتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا خدا ہمارا خدا ہے تو ہم سب آپس میں لائیں گے انہوں نے کہا کہ ہمارا خدا سب چیز پر قادر ہے بادشاہ نے کہا کہ سات وز کا عرصہ ہوا کہ مسدود تھا کل اور کام گیا ہے ہکو بنیاد فن نہیں کیا ہے اسلئے کہ انکی باپ کی راہ دیکھتے ہیں جسوقت وہ آئے تو ہکو دفن کریں ہکو تم زندہ کرو اسلئے کہ کولاء اور ہمیں بھی ہوگئی تھی اور وہ ستر گیا تھا شمعون نے پوشیدہ دعا کی املن و نو سمجھی شمعون کی یہ دعویٰ خدا تعالیٰ سے درخواست کی اے ہکو بنیاد زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ ای قوم خدا درو اور سپہر ایمان لاؤ کہ ہکو ہاں سات وز میں فرخ کے سات طبقہ نہیں پھرایا ہے اور غذا کیلئے آج کس دن آہاں دروازہ کھولے گی اور ایا جب ان جملہ بات کو سمجھنے لگا کہ ان تینوں سفارش کن تاجی لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون کون ہیں کہ شمعون نے ان کو دیکھا اور وہ دنیا پر انکو چیلے آئے تھے اور وہ جان کر کہ انکی سفارش کرتا تھا وہ شیشی سے پیر ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس قصہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ شمعون نے ہر ناکہ میں داخل ہوئی اور لوگوں سے کہا کہ ہکو بادشاہ کے دروازہ پر چلو جسوقت وہ دروازہ پہنچے تو وہاں کھڑے ہو کر کہا کہ میں فلاں صحرا میں عبادت کرتا تھا اور اب میں چلا ہوا ہوں کہ بادشاہ خدا کی عبادت کروں لوگوں نے اسکی کلام کو بادشاہ تک پہنچایا بادشاہ نے حکم دیا کہ ہکو خدا کو کھمکانیں لجاؤ وہاں انکو پہنچا دیا اور وہاں انکو دونوں باہمی موجود قید میں جو کہ اس سے پہلے آئے تھے ان کو نوس کہا کہ دیکھو اس طرح بھرتی ہو قوم ایک یں طرف دیکھو اور تم کسی یہ نہ کہنا کہ ہم شمعون کے جگہ ہیں اور ایک سال تک اسے تھانہ میں شمعون نے ذیل کی درجہ کی بادشاہ پاس پہنچا بادشاہ نے اسے کہا کہ میں سنتا ہوں تو میرے خدا کی عبادت تھی لیکن تم بھی میرا اور جو حاجت تیری ہو مجھے طلب کیے شمعون نے کہا کہ میری کوئی حاجت نہیں اور لیکن میرے خدا کو گھروں میں دو نکو دیکھا ہے انکا کیا حال ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ دومر دیکر شہر میں گئے کہ دین کو میرے باطل کرتے تھے اور دعویٰ کرتے تھے ہاں خدا کا شمعون نے کہا کہ ای بادشاہ آؤ گھٹو کرنی چاہا اگر حق انکی طرف تو ہم بیرونی کرتی اور اگر حق ہمارے طرف تو وہ وہاں دین میں داخل ہوں بادشاہ نے نیگراں و نو کو طلب کیا جسوقت حاضر ہوئے شمعون نے ان کو پوچھا کہ تم کیا بات ہمارا پاس لائی ہو ان کو پوچھا کہ ہم آئے ہیں کہ بادشاہ کو ہم بتا رہے ہیں عبادت خدا کی جس کو پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کی اور عورتوں کی بیٹیوں میں چاہتا پیدا کرتا ہے اور جو صوت چاہتا بناتا ہے اور آگیا ہے اسنے دختوں کو اور پہلوں کو اور نازل کیا ہے اسے آسمان کی پانی کو شمعون نے کہا کہ تمہارا خدا یہی قدرت ہے چاہا کہ اندھ کو بینا کر کے ان کو پوچھا کہ ہم اس سے سوال کریں گے اگر چاہیو کہ انکو بینا کر دیکھا بادشاہ نے شمعون کو کہا کہ ایا اندھ کو لانا چاہا کہ کہی اسے کچھ نہ دیکھا ہو جسوقت اندھا حاضر کیا گیا تو انہی کہا کہ اب تم اپنے خدا دعا کرو کہ اسکی بینائی کو ہم پر وہ دو نو کھڑے ہو اور رو کرعت ناز کی پڑھیں اور دعا کی اے ہکو بنیاد کی آنکھیں کھل کر روشن ہوئیں اور وہ آسمان کی طرف نظر کرتا تھا شمعون نے کہا کہ ایا دروازہ ہلاؤ جو میں حاضر ہوا تو شمعون نے سجدہ کیا اور سر کو اپنے اٹھایا تو وہ اندھا بالکل بینا ہو گیا اسوقت شمعون نے کہا کہ ای بادشاہ اگر انہوں نے بینا کیا ہے تو میں بھی بینا کیا ہے مجھے مقابلہ میں تجھ سے اور بعد اسکی ایک میں گھر کو بلوایا اور ہکو بھی انہوں نے چھٹا کر دیا وہ پاؤں سے چلنے لگا اور دوسرے میں گھر کو بلوایا کہ شمعون نے چھٹا کیا









کی دیکھنے قالو یا ولینا کہیں گے حسرت کہ وہ ہمیں کہتا کہ کسی اٹھایا ہے کہو یعنی کسی بیدار کیا ہے کہو میں نے کہہ دیا نا خواب گاہ ہماری ہی  
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ لوگ قبروں میں نگو اور جس وقت اٹھیں تو گمان کریں کہ تم سو گئے ہو تو کہیں گے حسرت کہ وہ ہمیں کہنے اٹھایا ہو خواب گاہ  
 ہماری اور بعض کہتے ہیں جس وقت قیامت کی ہول انکو نظرائی تو قبر کی ہولیں انکو قیامت کی ہولوں کو مقابلہ میں مثل خواب کے معلوم ہوں اور یہ کہ خدا  
 قبر کا انکو مقابلہ میں کہہ نہ معلوم ہوگا اور حضرت علی نے من کو حرف جبر کا اور لعنت کو مصدر مجرور پر جاری اور جس وقت کہیں گے کہ ہوگا ہمارے قریب  
 کہنے اٹھایا تو مانگا کہیں گے کہ ہذا کا وعلا الرحمن یہ وہ کہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے قیامت ہو گیا وصدق المسئلون گوہر پہ ہاتھ  
 پیغمبروں اور تم ہکا بھکا کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ کوہیں گے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ خود کہیں گے کہ وہ یہ کہ جس کا وعدہ خدا کیا تھا اور فرشتے  
 سچ کہا تھا اور بعض انکو جہلا یا اور ہکا بھکا کیا اور ان کو خدا تعالیٰ انکو اٹھنے کی جگہ سے خبر دیتا ان کا انت الا صیحة ولاحد کہہ دیا کہ واقعہ مگر  
 جہج ایک کہ وہ صورت دو سرا ہے اور بجز دوا دہ نہیں کے سب زندہ ہو جائیں گے **قَالَ اَهُمَّسِ اسُوفَ وَهَجَمِ** سب  
 یعنی تمام خلقت پہلی اور پہلی **لَدُنَّا مُحَضَّرُونَ** ہر ایک ہمارے قریب ہو جائیں گے اور سب کا حساب ہوگا اور خطاب کا سب کو  
**قَالُوا مَرَّ لَا تَظْلَمُ نَفْسٌ لِّبَرٍّ** کے دن ظلم کیا جائیگا کوئی نفس شئی کسی چیز کے بدلے اپنے اعمال سے اور جزائ و جہی ملے گی نہ کسیے ثواب میں  
 کی کیا جی اور نہ کسی کا عذاب یا وہ کیا جائیگا **وَالْاٰخِرُونَ** اور بجز اوروں جو کہ تم کہہ گئے **اَلَا تَعْمَلُونَ** مگر جو کہ تم عمل کرتے نیک یا بد جسے  
 بدکار کہتے ہیں مستحق دوزخ کا ہے اور جس کے عمل چھو ہیں بہشت میں جائیگا **اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ** تحقیق کہ صاحب بہشت کے اُس روز  
**فِي تَشْغُلٍ بَعْضُكُم مِّنْ بَعْضٍ** کا کھڑے ہوں یعنی بہشت کی نعمتوں میں مشغول ہوں اور ان سے طرح طرح کی لذت پائیں گے اور حضرت صادق علیہ السلام  
 نے فرمایا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ مشغول ہوں کہ جس کی بہشت میں رہے اور بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک کے منہ میں مشغول ہوں اور بعض کہتے ہیں کہ  
 قسم قسم کے ثواب میں مشغول ہوں کہ ہر قسم سے مناسب ایک عشق ہو کہ ہر عبادت میں مشغول کیا ہو مثلاً اوخلو باسلام امنین ثواب پاؤں کا ہے کہ اس  
 مسجد میں رہو مطلق علم دین کی کیا ہو وبتنازعون کا سا ثواب ملے گا یہ اس کا ہوا کھ راہ خدا میں یا سوا اور عین ثواب شرمگاہ کا ہے کہ ہر ایک  
 زنا اور غلام محفوظ رکھا ہو اور کلواد شہر لوانہ ثواب پائے گا کہ ہر ایک کو حرام لقمہ سے بچا یا ہو اور آخر دعوی ہم ثواب پاؤں کا ہے کہ اس سے ذکر خدا اور نصیحت نیک  
 مشغول ہوا ہو وبتنازعون کا ثواب ملے گا کہ ہر ایک کو روزانہ کی طرف نظر کرنے سے بچا یا ہو **وَاَزَلْجُمُوهُ** ہر ایک کو جو کہ دنیا میں بوجہ  
 حلال کی سادہ سمجھتے تھے اور دنیا بایان کی ہوں مریا اور میں میں بہشتی اپنی بیوی کے ہمراہ **فِي ظِلَالٍ** سچ سب کو کہ یعنی ایسے  
 مقاموں میں کہ ہرگز وہاں حرارت درگزی آفتاب کی نہ ہوگی **عَلَى اَرَائِكٍ** اور تختوں کے نہایت آسہل اور سرسبز ہوں **مُتَشَكِّوْنَ** ٹیکے  
 لگائے ہوئے ہوں **فِيهَا** واسطے اور سچ ہیں بہشت **قَالَ هُوَ سَيُوهُ** ہر قسم کا وہم مٹا دے گا **وَيَدْعُوْنَ** وہ کہ جو خوش گزشتہ روز زبان  
 طلب کی تھی کہہ متیج نہ ہوگی اور اس عباس سے منقول ہے کہ جو کہ بہشتی اپنی دل میں ہر قسم کے کہانی کی یا اپنے کی بدون اس کے کہ ہر ایک کو طلب کرے  
 اپنے پاس حاضر یا بیگناہ نہ بلے ہر قسم سے اور تقدیر سے دیکھ سلام ہی یعنی در واسطے انکو سلامتی ہو اور میں ہر آفت سے قولا یہ مفعول  
 مطلق ہو فعل مخذوف کا یعنی کہیں گے انکو خدا کہنا کہ وہ میں **ذٰلِكَ** ترجیح پروردگار مہربان کی طرف سے ہے یعنی سلام کہیں گے انکو خدا کہ سلام کہنا پروردگار  
 مہربان کی طرف سے ہوگا اور عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ بہشتی نعمتوں میں مشغول ہوں کہ ناگاہ ایک فرشتہ روشن ہوا اور جس وقت  
 سروں بلند کرے اس نور میں آواز آوے کہ سلام علیکم یا اہل جنتہ اور یہ نہایت دعا انکا ہوگا اور کہتے ہیں کہ فرشتہ انکی زیارت کو آوے اور انکو  
 سلام کریں طرح سے کہ سلام علیکم من ربکم الرحیم اور منقول ہے کہ جس وقت بہشتی بہشت کو روانہ ہوں تو کفار بھی ہمراہ انکو چلنے لگن اس وقت انکو خطاب  
 پہنچے کہ **وَاَمَّا زَاوَالِیَوْمَ** اور خدا ہو جاوے تم آج کے دن میں سے **اِیْضًا** ایسا ہی ہوں **مَوْنٌ** ہو گئے ہمارے کو فرمایا کہ انکو کہہ دیا کہ تم کوئی جگہ  
 دوزخ ہو اور بعد اس کے انکو خطاب پہنچے کہ **اَلَمْ اَعٰهَدَ اَلِیْکُمْ** کیا نہیں عہد کیا تھا میں نے تمہاری زبان سے پیغمبر کی اور عقل و فہم کو ظاہر کر دیا **یٰ اٰیہِ**





نہیں سمجھتے ہیں اور عقل کو کام نہیں دیتے ہو کہ جو کوئی سپر قادر کیا تو سب کچھ سکھاتا اور کہتی ہیں کہ کفار عرب جو قرآن کو سب سے بڑا عجب سمجھتے تھے وہ کیا تو کہہ سکتے تھے کہ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہو کہ جو خوش بخت تھا کہ روئے سے کہتا ہے خدا تعالیٰ اس کو قول کے روئے میں کتابی کہہ دے **وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ** اور نہیں سکھایا، جسے نہیں معلوم کہ  
 شاعری یعنی جو کچھ کہہ جانے نازل کیا ہے وہ قبیلہ شمر سے نہیں ہے کہ سب سے بڑا شاعر تھا اور نہ ہی کہ کٹر انہیں غبت دلائی اور نصرت دلائی ہوتی ہے اور واقع  
 میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے کلام تقنی اور موزوں ہے اور قرآن ایسا نہیں ہے **وَمَا يَنْبَغِي لَهُ** اور نہیں ہر امر اس کے  
 واپس اس کے شعر کہنا اور ظہر قرآن حالات نہیں کہتا ہے شاعری پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم شعر کہنا نہیں جانتا ہے اور منقول ہے کہ اگر وہ حضرت کوئی بیت طویل کے ادا کرتے تو  
 وزن سے منحرف ہوتا حتیٰ لوگ کہتے تھے کہ یا حضرت یہ موافق وزن ہے اور انہیں معنی فرماتے کہ شعر کہنا کام میرا نہیں ہے اور میں شاعر نہیں ہوں اور جو کچھ حضرت کے  
 کلام میں موافق وزن شعر کے وارد ہوا وہ تھاقی ہے بدون راوی کے چنانچہ فرمایا کہ انا لہی لا کذبنا بن عبد المطلب اور صحیح ترین ہے کہ مراد شعر ہی تمام مر  
 تخیلات شاعرانہ ہیں اور ایک طرف اشارہ ہے کہ قرآن ایسا نہیں ہے اور کلام تقنی اور موزوں میں کچھ قباحت نہیں ہے اور حضرت خود شاعر تھے اور ان کی  
 تعریف کرتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام کٹر شعر کہتے تھے اور مذمت اس شعر کی آئی ہے کہ جہنم خیالات شاعرانہ ہوں جناب امیر بنو منین علیہ السلام فرمایا ہے کہ جناب  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کلام شعرا کو دشمن کہتے تھے اور فرمایا کہ اگر شکم تھرا چرک سے بھرا ہو تو کھوکھو دست کہتا ہوں اس کے شکم تھرا شعر سے بڑھتا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے  
 کہ کلام شعرا مراد نہ مقنی اور موزوں اور قرآن تقنی اور موزوں ہے کہ جو کفار انکو شعر کہتے تھے بلکہ وہ قرآن کو تخیلات شاعرانہ گمان کرتے تھے اس لئے کہ تھے  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر خدا تعالیٰ اس کو قول کو رد کیا اور اگر حضرت کے بھی بیت وزن سے منحرف بھی کیا تو وجہ ان کی یہ ہے کہ حضرت کی طرف ہم شاعری کا نہیں اور کلام کو حضرت کے  
 شاعرانہ کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ حضرت وزن سے منحرف کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ قرآن حق میں فرمایا ہے کہ **أَنَّهُ هُوَ** نہیں ہے وہ قرآن **لَا يَدْرِي** کہ نصیحت و  
**قَوْلٌ مَّعِينٌ** اور ایک کتاب میں ہے کہ ہامی سے اس کے معنی کو حاصل کئے ہیں اور کہتے ہیں کہ نازل کیا ہے **لِيُنذِرَ لَكَ وَادٍ** وہ **مَنْ كَانَ حَيًّا**  
 اس شخص کے ہو تو وہ زندہ یعنی مومن ہوگا کہ زندگی جاودانی ایسا ساتھ اور کافر حکم مردہ کا رہتا ہے سبب ان کے کہنے اور غور نہ کرنے خدا تعالیٰ کی قدرت  
 کی نشانیوں میں بلکہ مردہ سے بھی زیادہ بڑھتا ہے اس لئے کہ مردہ اگر کچھ نفع حاصل نہیں کرتا ہے تو ضرور ہی انکو نہیں ہوتا ہے بخلاف کافر کے کہ سبب ختمیا کرنے دین حق کے  
 کمال خسران ہوگا اور جناب امیر بنو منین علیہ السلام فرمایا کہ مراد زندگی سے عقل ہے یعنی تاکہ وہ قرآن اس شخص کو عقل کہتا ہے اور انکو سمجھ سکتا ہے  
 نہ غافل اور جاہل حکم مردہ کا کہتا ہے **وَيُحْيِي الْقَوْلَ** اور ثابت اور واقع ہو کہ کلمہ عذاب **عَلَى الْكَافِرِينَ** اور کافر کو کہہ سکتے ہیں کہ انکو قبول نہیں  
 کرتے ہیں اور اس سے فائدہ نہیں حاصل کرتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کی دلیل بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **أَوَلَمْ يَرَوْا**  
 کیا نہیں دیکھا یعنی کیا نہیں جانتا انہوں نے کہ **أَنَّا خَلَقْنَا هَٰؤُلَاءِ وَحَقَّقْنَا لَهُمُ الْحَيَاةَ** اور ان کے ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ کام یہ ہے ہاں  
 قدرت ہمارے بدون شریک اور مردہ وغیرہ کے اور خدا تعالیٰ نے جو فرمایا کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور وہ اس پر اور وہ اس پر  
 شریک نہیں ہے اس موافق مجاہدہ کے فرمایا کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے  
 اور جینے کے اور سونے کے **قَوْمٌ لَّهَا بِنٌ** اور ان کے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے  
 ہفتاں جو پاؤں کو وہاں کو کہہ سکتے ہیں **لَسَٰ بَعْضُهُمْ أَسْوَءُ بَعْضًا** اور ان کے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے  
 کھاتے ہیں مثل گاؤں اور گوسفند کے **وَلَهُمْ فِيہَا** اور ان کے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے  
 کی چیزیں مثل دودھ اور دہی اور جھال وغیرہ کے **أَفَلَا يَشْكُرُونَ** کیا پس نہیں شکر کرتے ہیں خدا کا کہ سطح کی امتیں عطا کی ہیں اور جو حاصل  
 ہوا اسے انکو نہایت کی چیز انہوں نے کی **وَلِئَلَّا يَمُنُّوا بِمَا لَٰكُنَّ** اور ان کے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے اور ان کے ہاں ہے کہ ہمارے ہاں ہے  
**الْحَيٰةُ** معبود کہ وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہیں **لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ** نصرت کی جانب سے وہ معبود ان کی مدد کریں اور شفاعت کے  
 عذاب کو دفع کریں اور حال یہ کہ وہ بت معبود ان کو **لَا يَسْتَطِيعُونَ** نصرت نہیں طاقت کہتے ہیں مدد کرنے کی **وَهُمْ** اور وہ بت بہت ہمارے











نعمت جو بزرگ کو گئے ہیں اور بڑی عنت اور توفیق ہے وہاں ان کو اور جناب صلی اللہ علیہ وسلم جو بہشت کے اوصیائے ہیں ان سے بھی زیادہ رزق معلوم ہے ہر ایک کو خدام ان کو جانتے ہیں ان سے بھی کہ وہ ان کو دینی کو دستان خدا کے پاس لائیں اور فواکہ وہم مکرہوں سے مراد ہے کہ وہ ہستی نہ خوش ہو کر کسی شے کو بہشت میں مکر کر نہ لیں اور اگر ان کو جائے ان کے ساتھ فی جنات النعیم بیچ بہشتوں نعمتوں والیوں کو اور باوجود ان نعمتوں علی سرور اور بخوشی متقابلین ہوساں ہونے کے بہت حال واقع ہوا اور ان سے ایک دوسرے کے مقابلہ ہوا کہ تاکہ لذت یاد رہے بھی سرور ہوں یطاف علیہم پھرائ جائیگا اور ان کو یعنی ان کی گردنوں پر ہونے والے اور حوریں اور غلمان بگاہیں معین بگاہیں ہونے کے بہت شکر ہے کہ وہ شرب نشہ لانی ہوا ورنہ بہت مشکل ہوتی ہوا ورنہ ان کے در و سر ہوتا ہوا ورنہ بد رنگ ہوتی ہوا بلکہ وہ شرب بیضاء سفیدی کہ سفیدی ان کی دودھ اور رفت زیادہ لذت لائیں لہذا وہ خوش مزہ ہوا کچھ پینے والوں کو اور بختیار اور لذت معین کی صفت واقع ہوتی ہوا و لذت ان کی صفت اسطی صفا ہے ہوا و یا سیکل لذت لذت کے معنی میں ہے اور وہ شرب الیسی ہوا کہ یہاں ان سے شرب میں شرب میں غول فنا اور خالی کیسے دنیا کی شرب میں ہوتی ہے اس سے عقلمانی ہوتی ہوا ورنہ وہ بکنے لگتے ہیں اور جن کو سیکل ہوتی ہوں سرور ہوتا ہوا و لا اھل عنہا اور وہ شرب میں شرب یذوقون ہست ہونے اور بعضوں کے اہل کو ذوق میں نیز فون کو بکسیر اور بکھا یعنی وہ شرب ہست نیوالی ہونے کی جس سے عقلمانی ہوتی ہوا ورنہ وہ بکنے لگتے ہونے کی عورتیں قاصرات الطرف کہ دنیا کی نظر کی ہونے یعنی ان عورتوں کی شوہر دن نظر کر میں کی کی ہونے اور سوا ان کو کسی نظر کر لگی اور یا کہ کثرت نماز اور شرب و ریاضانی نظر و کلو و برکت کی عین کشادہ چشم والیاں ریاضہ کہ ان کی انھوں کی سفیدی اور سیاہی ہر تہہ کمال کو پہنچے ہونے کی سفیدی تو نہایت سفید ہونے اور سیاہی نہایت سیاہ ہونے کا کھنکھان ہونے اور سفیدی میں بیض مکنون آندی دیکھ کر شرم کے ہلے اور عادت شرم سے کی کہ کہاں ان کو کو ہونے چہاں رہا ہوا اور حور و حار حار قہار محفوظ رہے اور رنگ ہکا بدلنے نہ پاکیں ہر ایک کی صفائی میں حوریں و نگارن و بہشتی تختوں پر بیٹھیں اور حوریں و غلمان ان کو رو برو شرب کے پہنچاتے ہوں یا انھوں میں کھڑے ہوں اور ان بیابانوں کو وہ ان کی بیونگ اور پائین باتیں کی کہ جو کچھ دنیا میں ہرگز ہے ہر ایک ان کو حال کی دیکھ کر خبر ہو گا قافل بس نہ کہ بعضہم بعضا ان کا علی بعض اوپر بعض کے یعنی بعض آدمی بعضوں کی طرف نہ کر کے یکنساء لون سوال کرینگے ان میں ایک شخص دوسرے کے حال سے کہ خدایتعالیٰ نے جھک کیا انہما ویا اور کیا کیا بخشا اور ان میں دوستوں باتیں کرنے اور اپنا اپنا حال بیان کرنا اور دوسرے کی سرگزشت کو سننا سب تو سچ زیادہ لذت کہتا ہوا قال قائل منہم کہ جو ایک ہے والہا ان بہشتیوں میں ہوا روئے ان سے یہ کہ تحقیق میں جو وقت دنیا میں تھا تو کان لی قرین تھا و ہوا میرا کہ جہاں ہشتیوں میرا کہ میری پاس بیٹھتا تھا اور وہ غیر مذہب لو میں تھا جھکو ملاست کہ یہ بقول ہوتا کہ اءتتک لمن المصدقین کی تحقیق تو سچا جانو والوں قیامت میں ہوا اذ امتنا کیا جس وقت مرجائے ہم و کنا ترابا اور ہوا جائے ہم شے و عظاما و ترابا گوشت و پوست ریزہ ریزہ ہوا کیا تحقیق ہم ان بہشت و صلوٰۃ پھر زندہ ہو کر ملک یونان لہتہ جزا دی جائے گی کیا یہ ہر سطح سے ہے کہ ہم ضرور جزا دی جائے گا قال کہ ہنگامہ مومن اپنے یاروں سے کہ بہشت میں اس کی صحبت میں ہر کھل انہم مطلعون کیا تم مطلع ہو یا دوسرے ان میں فوج ہو کہ وہ فوج میں کس جگہ ہے اور کس غلاب میں مبتلا ہوتے ہو کہ کبھی یہ کہا ہے کہ وہ کہنے کے توبہ کیہ ہو کہ توبہ کی فوج کو خوب چھانتا ہے اور بعد اسکے بہشت میں ایک فوج کہو لیں فوج کی طرف اور ان میں سے کہیں تو فوج میں انکو دیکھنا طلع پس طلع ہو وہ مومن مرد و فوج کے لوگوں کی طرف نظر کرے قرآن کا پس کہو وہ ان فوجی کو فی سوا اللہ فی سوا اللہ یعنی فوج کے یعنی فوج کے جھیل سکود کہو اور سوخت قال کہو وہ مومن فوجی کہتا اللہ قسم خدا کی ان کذات تحقیق کہ قریب تھا کہ سب جہانے اور گمراہ کر دینا لہذا کہ لو کہ تو جھکو و لو لا نعمۃ ربی اور اگر نبوی نعمت پروردگار میری کی کہ جھکو ہلاکت کے تیرے کہنے سے جھکو محفوظ رہا تو لکن من المحضین لہتہ ہوتا ہوا حاضر کو فوج و فوج و فوج تیرے کہ مثل تیری فوج میں میں بھی موجود ہوتا پس مومن ان ہی فوجی دنیا کو ملاست کہ کہو کہ اقمنا نحن عیینین کیا پس میں میں ہم کو کہ ہم دنیا میں سے تھو اور پھر زندہ ہو اور تو کہتا تھا دنیا میں ہم نہیں لگا لگا موتنا الاولیٰ ہر ہمارا پہلا جو کہ دنیا میں تھا و ما نحن بمعذبین











حضرت ابراہیم کا خواب یہاں اور حضرت اسماعیل کے فرج کرنے پر آما وہ ہونا

اور سہیل کے دیکھ کر شام سا یا کرتے تھے ایک تیرہ مکہ میں اس وقت ہو کہ عمر سہیل کی تیرہ برس کی تھی اور وہ سہیل کا سر فانی طور پر  
 گرد اور زخار پڑا ہوا تھا اور آفتاب کی حرارت چہرہ کا شرح ہو گیا تھا اور حضرت ابراہیمؑ کی سر راہ بیٹھے تھے جس وقت سہیل نے نظر کی تو خسارہ ہکا مثل گل کے دیکھ کر  
 اور محبت پوری جو سہیل آئی اور آہوں شہد ماہ ذی الحجہ کے ستر چہرہ آرام کیا تو خواب میں آمانا ہی کہ غلیل تو دعویٰ ہماری محبت کا کرتا ہے اور لغت فرزند کو اپنے  
 دل میں حکیمہ دیتا ہے اگر ہمارا وصال چاہتا ہے تو اپنے فرزند کو فوج کر ابراہیمؑ یہ خواب دیکھ کر وحشت ناک تھا اور تمام روز اس خواب کی فکر میں رہا اور دل میں اپنے کہتے تھے کہ یہ  
 خواب ہو سکے یا خدا کی طرف سے ہو دیکھ کر بھی یہی خواب دیکھا پہلا خواب تھا کہ جو دیکھا تھا اس کو بوم تر دیکھتے ہیں اور دوسرا خواب ہے کہ جو دیکھا تھا تو پہلا ناک یہ  
 خواب حمان کی طرف سے تھا تو سہیل کو یہم غفہ کہتے ہیں اور سوسیس کے معنی عید قربان کی شب بھی خواب دیکھا یقیناً ابراہیمؑ کا زیادہ ہوا اور ارادہ ہم کیا کہ اس کو  
 کرنا چاہتا اور بعض کہتے ہیں خدا نے سہیل کی بیواری میں ابراہیمؑ کو خطا کیا تھا کہ اگر خواب میں تجھ کو حکم کرو کہ فرزند کو اپنے کو فوج کر تو اپنے تو عمل کرنا پس ابراہیمؑ نے سوسیس  
 ذی الحجہ کو صبح کی وقت باجرہ کو فرمایا کہ اٹھو اپنے فرزند کو بلانا اور اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا اور کامل میں اس کی نگلی کر اور پوشاک نفیس سکھو یہاں کہ اس کو مال و دست  
 کی بہانی میں لیجا تا ہوں اور سہیل کو بلانا کر اور پوشاک نفیس پہنا کر بوسہ یا اور کہا کہ نہیں جانتی میں کہ تجھ کو کچھ میں لیجالتے ہیں لیکن تیری نفوذی پریشانی کی  
 سونگھتی ہوں اور نہیں معلوم کہ تجھ کو کس بہانی کے کھر میں طلب کیا ہے ابراہیمؑ نے باجرہ کہا کہ رسی اور چھری لاؤ کہ ہمراہ اپنی لیجاؤں باجرہ کہا کہ یا خلیل اللہ بہانی میں  
 چھری اور رسی کا کیا کام ہے فرمایا کہ شاید تجھ کو قربانی کرنی کی حاجت ہو اور بدوں چھری اور رسی کے قربانی کرنا مشکل ہے پس حضرت ابراہیمؑ اور سہیل نے باجرہ کو  
 رخصت کیا اور سہیل کی طرف روانہ ہوا اور باجرہ ان کی پیچھے چھری جاتی تھی اور یہ گناہ سرت سہیل کی طرف بکھرتی تھی اور گویا کہ کہتی تھی **۵** مادر ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم  
 رفتی و کار میں غم چہرہ سستی **۶** **فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ لَبِثَ يَوْمًا** جس وقت سہیل نے ابراہیمؑ کے ہمراہ اس ابراہیمؑ کے تمام سعی میں وہ درمیان صفا اور مڑو کہ ہے **قَالَ** کہا  
 ابراہیمؑ نے سہیل سے ارادہ رخصت اور بہرانی کے کہ **يَا بَنِيَّ اَوْ بَشِيرٌ يَكُونُ لَكَ مِنْ ذِي كَرَمٍ خَلَاكِي** اور حاصل ہوتا ہے نہ نزلت کا اُن کی درگاہ میں میں کہیں جو  
 سختی کو اور اٹھانے صبیحتی اور صبر کرنے ملاؤ مگر ممکن نہیں ہے اور میں ایک کثرت سے سختیاں کہیں چاہوں اور صبر کرتا ہوں لیکن گویا آزمائش ملا اس کو نہیں پہنچتی ہے کہ  
**اِنَّ اَسْرَے تَحْقِيقِ مِّنْ يَّكْتُمُونَ شَيْئًا فِي الْمَنَامِ** درمیان خواب **اِنَّ اَذْ بَحْثَاتِ** یہ کہ تحقیق میں ہم کروں تجھ کو یعنی بے ذکر حکم الہی تجھ کو  
 پہنچاتا ہے کہ داغ جدائی تیری کا دل بریان نہ کہوں اور تجھ کو تیج بیدار بنج سورہ خدا میں قربانی کروں **فَانْظُرْ مَاذَا تَأْتِي** پس نظر کر تو سمجھ دیکھ کہ کیا ہے  
 تو مقصود حضرت ابراہیمؑ کا اس سورہ یہ تھا کہ سہیل کا حال معلوم کرے کہ اس ملاؤ سخت میں صبر کر کے ثابت قدم رہتا ہے یا خیر اور فریاد کرتا ہے کہ کام فرماتا ہے  
 حضرت سہیل نے جس وقت یہ کلام اپنے ذہن کو گھسنا تو خوشی مل اور رغبت طبع اور لطیف خاطر **قَالَ يَا بَنِيَّ اَوْ بَشِيرٌ يَكُونُ لَكَ مِنْ ذِي كَرَمٍ خَلَاكِي** کہہا وہاں پیر **اَفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ** کر تو جو حکم  
 حکم کیا جاتا تو سہیل کے قہار کو دیکھ کہ یہ نہ کہا کہ مجھ کو فوج کر بلکہ یہ کہا کہ جو حکم کیا جاتا ہے وہ کر اور جو حکم تو خواب میں دیکھا ہے اس کو بجالا **لَسْتَ تَجِدُنِي**  
**قَرِيبًا** کہ یا سیکھ کہ مجھ کو ان شاء اللہ اگر چاہے خدا میں الصبر اور صبر کرنے والوں میں سے اس نے ہمراہ اگر میری ہزار جانیں تو میں انسان ہزار کی قربان  
 کرنا حکم پہنچتا تو میں سب کو فدا کرتا اور نہ صبر کرتا اور اتنے یہ ایک جان سے ہکا ہرگز نہ ہٹا سکتا تھا اور راہ خدا میں اگر وہ کا کل مجھ کو کہنے کی قدرت ہو کہ **۵**  
 سرور راہ تو فدا شدہ چہ جاشدہ این را گراں بودا و اشد چہ جاشدہ اور باپ میرا اگر توفیق خدا شال حال میری ہوگی تو میں اس ملاؤ عظیم پر ہرگز بے صبری  
 اور جوع فرغ نہ کروں گا یہی باپ میرا اگر بعد اس کو لو کہیں ابراہیمؑ نے و طوفان برداری حکم خدا کے پیٹنے کو قربان کیا تو یہ بھی کہیں کہ سہیل نے راہ خدا میں اپنا سر یا  
 آور کتری میں بعد رخصت ہو سہیل کے باجرہ شیطان نے اس کی خبر ہوئی کہا کہ اگر لڑکیا یہ وقت کہ باجرہ کو جا کر بکاؤں کہ نسبت باپ کے مال کا ملنا وہاں کا  
 ساتھ مال تو ہاں تو تعلق کھتا ہے ایک دوسری موت میں نگر باجرہ کس پاس آیا اور کہا کہ یہ باجرہ تو جانتی ہے کہ ابراہیمؑ سہیل کو کہاں لیجا تا کہ کہاں ہاں ایک موت کی بہانی  
 میں لیجا تا شیطان نے کہا کہ یہ غافل اس کو لیجا تا کہ فوج کر کے و طوفان باجرہ کہا کہ یہ تو صبر ہے عقل تعجب نہیں ہے کہ تو ابلیس سے باپ غلیل ہو اور بیٹا سہیل ہو کیونکر  
 دل پاک یا راوی کو کہ اپنے فرزند کو اپنے ہاتھ فوج کرے یہ بات بہا عقل میں بھی آتی ہے کہا کہ دعا نکاہ یہ کہ خواب میں اس نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو فرمایا ہے کہ تو اپنے  
 فرزند کو ہاں ہی ہاں میں باجرہ کہا کہ غلیل ہرگز دروغ نہ کیا اور اگر خدا کا حکم ہے کہ سہیل کو اپنی راہ میں قربانی کرے تو ہزار جان باجرہ کی و اگر فرزند کی رت جلیل پر





دو ٹکڑے پر تو تھو اور کہتے تھے کہ خداوند کیا بزرگ ہی نہ تیرا ابراہیم کہ سکو تیری سب سے آگ میں لائے کچھ پروا اور خوف کیا اور اب تیری خاطر اپنے فرزند کو قربانی کرنا ہے  
اور کچھ غم سکون نہیں ہے فرشتوں کو خطاب یہ تھا کہ ہمیں سکون پا خلیل بنایا ہے **قُلْنَا اِسْمٰکَ اِبْرٰهٖمَ** وقت فرما ہوا سی کی ان دنوں حکم خدا کی یعنی باپ سے کو خدا کرنے پر اور بیٹا خدا  
نہو مستعد ہوا **وَتِلْکَ الْجِبۡتِ** اور والہا ابراہیم نے اس آئین کو اور پیشانی کے زمین پر یعنی پیشانی کے بل سکون زمین پر والہا پیشانی انکی زمین پر رکھی ہو فرما  
وہیں سے اور شیت سرکوا اور کیا اور چہرے پر کھنٹی اور چہرے کو پھیلا اور جبریل نے اس چہرے کو الٹ دیا یہ طرح کی مرتبہ اتفاق ہوا کہ ابراہیم چہرے کو پھیر کر چہرے کو جبریل  
نکولتے تھے اور ایک آیت میں ہے کہ چہرے کو وحی پہنچی کہ خبر از اہل کابل کہ برابر نکلتی یا اور کہتے ہیں کہ شتر بار ابراہیم نے چہرے کو انجیل کی گردن پر پھیلا  
اور ایک بال کے برابر بھی کی چہرے کا کام نہ لیا ابراہیم نے غصہ ہو کر چہرے کو پھینک دیا اور چہرے کی قدرت الہی کو گویا وہی کہ خلیل یا مری و خلیل معنی یعنی ابراہیم خلیل علم کرتا ہے  
جھکو اور خدا خلیل منع کرتا ہے چکا اور ایک دین میں ہے کہ خدا نے ایک صفحہ تابی کا بطور عہد کے آئین کے کی میں لائے تھا تابی قدر سے سو چو چہرے نے انجیل کے کو کون کا  
اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کا قبول کیا چنانچہ فرمایا کہ **وَنَادٰی اِبْرٰهٖمَ** اور ندا کی ہنسنے اس پر کہ گواہی دے **اَنْ اَنْتَ اَبْرٰهٖمَ** یہ کہ ابراہیم اور انفقول ہو کہ سجد  
حنیف کی ان میں سے آواز ہی کہ ابراہیم **قَدْ صَدَقْتَ** اور وہاں تحقیق کہ سچا کیا تو جو ایک جو دیکھا تھا اور تو انکو کہنے پر غم خرم کیا اور غصے کہتے ہیں ابراہیم  
خواب میں دیکھا تھا کہ اپنے فرزند کو ذبح کرنا ہوں لیکن انہوں کا ظاہر نہیں تھا یہ اور حقیقت بیداری میں ہی صورت واقع ہوئی تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم خواب  
سچا کیا تو نے بندہ کا نام اور باؤں کو **اِنَّ اِلٰکَ اَنْتَ اَبْرٰهٖمَ** تحقیق کہ ہم ابو ہیں کہ ابراہیم اور آئین کو انکی نیکو جان بڑا ہی ہو  
انکی محنت خوشی ہو اور انکو سچ کو سچ ہی دیا ہو ایسے ہی جزا دے ہیں ہم بھی کریندہ لو **اِنَّکَ اَبْرٰهٖمَ** تحقیق کہ از انش ابراہیم کی ہو **اِنَّکَ اَبْرٰهٖمَ**  
بہت وہ از انش ظاہر کر سکتے دوست خالص غیر خالص علوم ہو جاتا اور منقول ہو کہ جو ابراہیم نے انجیل کو ذبح کرتے تھے فرشتوں کو مکتب پر تعجب اور اس حال کو دیکھ کر  
حیران تھے اور کہتے تھے کہ ابراہیم زیادہ سخی ہو کہ فرزند کو خدا کرنا ہو یا آئین زیادہ جو غم و دیکھ باپ کی خاصندی کو پہچان تیا ہو ندا کی کشش میری یاد ہے اور کرم میرا  
بہت سے زیادہ کہ بدوں کشتہ ہو کو کشتہ سا کہ تاہوں اور بدوں جو ہر ایک آئین کو پہچان تیا ہو جبریل جا اور میں کو لیا اور ابراہیم سے کہہ خواتم تو نے  
سچا کیا اور شرط فرما ہوا سی کی تو جلالا ابراہیم حیران چہرے تھے کہ جبریل نے جو اور سفند و طہر بانی کے بہشت لائے چنانچہ فرمایا ہو خدا کہ **وَقَدْ اٰتٰکَ اَوْفٰکَ اَمْرًا**  
اس آئین کو بد کے ساتھ مذبح **عَظِیْمٌ** بڑے کے معنی ساتھ اپنے کو ذبح کی جاتی ہو اور وہ بزرگ مرتبہ یا بدن میں ہی اور مونی ہو انکو کہنے آئین کے بد  
ذبح کیا اور بدن مرتبہ آگ کو تھی کہ خدا کے پاس ای تھی اور انکو جسم نہیں بیا کہ تے ہیں وہ قدر مونی تھی کہ انو سایہ اندر چلتی تھی اور اپنی سایہ میں چلتی اور پتی  
تھی اور اپنے سایہ میں تھی اور جاگتی اور پیشانی تھی چنانچہ حضرت امام محمد علیہ السلام بھی دیکھ اور فرمایا کہ وہ کو سفند سفید رنگ تھی اور شاخدار اور چالینتر  
سال بہشت میں ہی تھی اور خدا انکو کون کے کہی میں ہی کیا تھا اور یہاں آئین ہا پر کہ سجدتی کی جانب برابر جرم و وطی کے آئین نازل ہوئی تھی اور حضرت جبریل  
ان کو سفند کو حضرت ابراہیم کے پاس لائے اور کہا کہ خدا تعالیٰ جھکو سلام کہتا اور فرمایا کہ اپنے فرزند و بدن کے ماتہ اور باؤں سے کہ کو کہ لہو اور اس کے عوض اس کو سفند  
کے ماتہ اور باؤں نہ کر قربانی کر ابراہیم نے اپنے فرزند و بدن کے ماتہ اور باؤں کہے اور فرمایا کہ اپنے فرزند جبریل سلام خداوند تعالیٰ کا تیری واسطے لایا ہو اور کہتا ہو کہ  
دوست فرمایا ہو کہ ابراہیم نے نصبر کیا اور ہماری فرمانبرداری ختم کی جو کہ تو چاہی سے طلب کرنا کہ میں تعجب کروں اور مطلب تیرا ہر لاؤں حضرت ابراہیم نے ماتہ  
وہم دعا تھا اور نہایت عاجزی ہو دعا کی کہ خداوند جو کوئی بہت پیغمبر آخر الزماں میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنی زبان جاری ہو اس کے گناہوں کو بخشد  
جواب کیا کہ ہنسنے تیری دعا کو قبول کیا اور مراد تیری بر ملای اور گناہ گاران بہت محمد صلعم کو جھکو بخشا **چوں شد علی زبجان دل قربان ماہ سہرہ چیدی از فرمان**  
شد دعا تو در دم ستاب ہمتان از تو باشد فتحاب اور ای وز سید قربان میں اور حج میں قربانی کر نیاکم ہو اور بعضی وہ ہیں کہ مراد ذبح عظیم شہادت  
حسین علیہ السلام ہو طو کہ کو سفند ذبح عظیم نہیں ہو سکتی اور خدا تعالیٰ کو سفند کو عظیم کیوں مانا بلکہ کوئی آدمی شجرہ کا ہی کہ انجیل کے قدیم ہوئی صلاحیت کہے  
اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ جب وقت حق تعالیٰ نے کو سفند کو ذبح لایا تو ابراہیم کے پاس پہنچا کہ اپنے فرزند کی جگہ کو سفند کو ذبح کر دے کہ جو کہ  
از کوئی کاش سیر ماتہ سیر فرزند ذبح ہو اور سبکی کو نہ ذبح کر دے کہ نہ تو انکی سیر وال کو وہ در ہو تاکہ جو با کچا اپنے فرزند یا اور سیر ماتہ سیر فرزند ذبح کر دے



حضرت ابی سفیان بن ابی جہناہ و شاکہ کا قصہ





خضر جملہ کو موکل میں رہا یاسین باوق اور خضر اور الیاس و نوح کے موسم میں فاسات میں قات کرتے ہیں الیاس و سارہ رمضان میں بیت المقدس میں نوبہا ہو کر فریاد کیا کرتے ہیں ایک جماعت نیک مسیحی انکو دیکھتی ہو اور حید بن جبریل روایت کی ہو کہ ایک وصال نے بیان کیا کہ میں آدن کو جاتا تھا اور میان و نہ کے کہ ہوتے آتھا بیت گرم تھا ایک رو کو مینو دیکھا کہ محراب میں کھڑا ہو بیٹے پوچھا کہ تو کون ہے کچھ جواب دیا وہ میری باری ہو چکا کچھ نہ کہا تیسری مرتبہ جو مینو پوچھا تو کہا کہ میرا نام الیاس ہے جو مینو الیاس کا نام سنا تو ایک فوج بھیجے غائب ہوا اور میں لرزے لگا اس تہہ کہ اپنے تئیں جلا کر کھا اور اس سے مینو لہا کہ دعا کر کہ میرے خوف و در ہو اور دعا کی میں اپنی اہل حالت پر کیا اور وقت دعا کرتے ہوئے سنا کہ اٹھو اٹھو نام خدا تعالیٰ ہے پھر بنی بان پر جاری کنو یا حرم یا حنان یا منان یا حی یا قیوم اور تین نام میری تھی اور بعد انکو تاہم سے شام پر رکھا سطح سو کہ خشکی اور سخت مجھ کو چھوڑا اور اس مینو پوچھا کہ وہی جملہ آتی ہو کہا کہ جب کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبر انزال کو بھیجا وہی مجھے قطع ہو گئی ہو مینو پوچھا کہ کب پیغمبر زندہ ہوں یا کہ جار و فرماں میں رہیں اور میں نے جواب دیا کہ میں پھر مینو پوچھا کہ خضر کہاں ہے کہا کہ دریا کے کنارے پھر مینو پوچھا کہ تو کہاں دیکھتا ہو کہا کہ ہاں موسم چرم میں دیکھتا ہوں اور میں نے میں دریا میں دان در اہل شام کے لڑائی ہو رہی تھی مینو پوچھا کہ تو نے میں میں دیکھا کیا کہتا ہو کہا وہ ظالم جو محمد گزریا لا جو لوگ کہ کچھ ہمارے ہیں قاتل مقتول و نو و دوزخی ہیں مینو کہا کہ میں بھی اس جماعت میں تھا لیکن میں کسی سے لڑا نہیں ہوں اور اب مینو تو یہ کہی ہے تو یہ میری قربانی ہے فرمایا کہ ہاں لیکن بعد اس کے کہ میں ان میں داخل نہ ہوا اور دریا میں اس کلام کے دور و دیاں کسین سے رو برو کہہ کر وہ دو گتے زیادہ شیریں و برف سے زیادہ غیر تھیں اور مجھ کو فرمایا کہ یہ وہی تھا مینو ڈیر و نی اس سے کھائی اور آدھی مینو میری گتے سے اٹھائی میں معلوم کہ کسین وہ وہی رکھی تھی اور کسے اٹھائی اور ایک لعلت اس صحر میں جرتا تھا الیاس کے پاس لار و جو بغیر کسے پہنچا کسے مینو گیا الیاس پہر سوار ہوا مینو کہا کہ میں جی سے ہمارے جہاں پہنچا ہوں مینو کہا کہ میں نہ ہوں رزن فرزند کچھ نہیں کہتا فرمایا کہ جا اور کج کسجی سے کہ مینو پوچھا کہ مجھ کو کہاں دیکھوں فرمایا کہ جن جگہ کہ اتفاق ہوا اور انکے ہر کسی پر پڑا ہو گیا اور پھر انکو کہی مینو دیکھا اٹھتے ہو الیاس اپنی قوم میں باہر آئی تو خدا تعالیٰ نے ایک دشمن بر دست کو ان دشاد پر غالب کیا تاکہ اسی ان دشاد اور انکی جو رو کو قتل کر کے ان میں الدیا اور زندہ جمع ہو کر انکو کھایا اور ہڈیاں انکی باقی چھوڑیں اور بعد اس کے الیاس دریا میں بی اہل پرل کے ہوا اور انکو طرف حق کے بلایا بعضے ان کے ایمان لائے اور وہ کام خدا کے لوگوں کو پہنچا کرتے تھے کہ انکی گئی و نرکتا علیہ اور باقی چھوڑنے اور انکو فی الحقیقہ دریا پہنچے لوگوں کو تعزیر اور دو کو کہ وہ کہتے ہیں سلاہ علی الیاسین سلام اور الیاس کے کہ آخر زمانہ کے لوگ پہر سلام پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ الیاسین الیاس کا نام ہے جو جب کہ سینین دینا کا نام ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جرج ہے الیاس کی اور مراد اس الیاس و سکی بیرونی کہ نیکو ہیں لیکن میں صورت میں مناسب یہ تھا کہ وہ مقررہ لام ہوتا وہ ابن علم اور ناص اور رویش یعقوب الیاسین پڑھا ہو اور باتوں الیاسین و سائل الیاسین کی قرأت کے موافق بعضے کہتے ہیں کہ الیاسین الیاس کا نام ہے یا کہ نام مناسب ہے یا کہ اور نام تصور کظم کو اور الیاسین علیہم السلام مذہب میں ہے کہ الیاسین سوئے کا نام ہے اور الیاسین مراد الیاسین محمدی کہ وہ علیہم السلام ہیں چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے اور انکی باجے پوچھا کہ کیا ہے کہ حضرت علی سے روایت کی ہو فرمایا کہ اس میں الیاسین محمد کا نام ہے اور الیاسین الیاسین ہیں اور الیاسین کی روایت بھی معلوم ہوتا ہے کہ الیاسین الیاسین محمدی چنانچہ سفیان ثمالی روایت کی ہے کہ الیاسین الیاسین محمدی فرمایا ہے لغت ثمالی میں الیاسین انسان کو کہتے ہیں مراد انہاں حضرت سوئے صلعم ہیں الیاسین الیاسین الیاسین اور سکی الیاسین الیاسین الیاسین الیاسین الیاسین الیاسین مراد اس محمد اور الیاسین محمد بن نافع نے روایت کی ہو کہ امام جعفر صادق سے فرمایا کہ شاہ اولیا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تھا اس کے معنی یہ ہے کہ الیاسین محمدی و الیاسین الیاسین محمدی ہیں انکے تحقیق کہ ہم یہی یعنی جیسے کہ ہاں نیکے جہاں الیاس کا نام ہے مینو بلند کہا ہے یہی جعفری الیاسین جہاں میں ہم سکی کہ نبیوں کو اور تہہ اکھا بلند کہتے ہیں انکے تحقیق کہ وہ الیاسین محمدی عبادنا المؤمنین بندوں نیکو ایمان لائے انکو ہم سے ہے اور انکے حضرت لوگ کا قصہ بیان کرتا ہے کہ وان لوکنا اوتحق کہ لوط بن ہرون برادر زادہ ابہم ملین المرسلین لہند رسولوں سے ہے اور انکے جہاں یاد کرتا ہے کہ جو کس نجات دی ہو انکو و اھلہ اور لوگوں کو جو کہ ایمان لائے تھے اجمعین سب کو نجات دی ہو سب الیاسین محمدی کے ہاں بڑھیا کہ وہ مذہب لوط کی تھی ایمان میں لوط کی بیرونی کی تھی اور وہ پوکر کی جیسے پچھرا گئی تھی فی الغابرین در بیان باقی مینو والوں نے انکے

وہاکی عبدہ







قل میں ایک ملائکہ خدایا کی بیٹیاں ہیں لکاز بون لہتہ معہ ہر لفظ البتہ اہل اول میں ہر تہہ تفہام کا ہی اور اس کے تہہ ہر وہ صل ساقط  
 ہو گیا ہے اور متقی کو یہ ہیں برگزیدہ کیا ہو خدائے بیٹیوں کو کہ حکم کو کہ وہ جاتو ہر ایک البتہ اور یہیوں کہ باعث تمہارے فخر اور ناز کا ہی یعنی تم باوجود عاجز اور  
 ناقص ہو سکتے ہو کہ جس کو تو تمہارا کرتے نہیں ہو اور جو شخص کہ سطح قدرت کہتا ہو اور مالک عالم ہر شی کا یہ وہ سب سے ناقص چیز کہ یہاں اختیار وہ مالک  
 کیا ہو وہاں کہ کیف تک کہ کو کہ تم کہتے ہو وہاں کہ خلاف عقل اس کے وہاں جو ذکر ہے ہوا فلاں ذکر وہ کیا پس نہیں نصرت کہتے  
 ہر تم اور میں سمجھتے ہو کہ ذات پروردگار کی جو وہ اور فرزند سیال ہے اس کو کہ فرزند نام کہ شاہ بابے ہو و حق تعالیٰ بے شکوی مشاہدہ و مانند نہیں کہتا پس فرزند  
 ان کو کہ ہو گا ام لکم کیا ہو تمہارا میں میں سلطان تبارک کوئی نہیں ظاہر اور کوئی حق کہ وہ نازل ہو ہی ہر تمہارا میں حضور ولایت نبوی  
 فالتو ایک کتابکم بلاتو تم کتاب نبی کہ جو کہ ہمدرد میں اسان نازل ہو ہی ہو اور میں تمہارا کہ ملائکہ خدایا کی بیٹیاں میں ان کہ صا دقین  
 اگر ہو تم بہت گویاں ہو میں کہتے ہو میں بعض کفار عرب مثل بنی خزاعہ کے کہتے ہو کہ خدایا کے شرف جن کی عورتوں سے صحبت کی ہو اس سے ملائکہ پیدا ہو گئے ہیں اور  
 مجوس کا یہ عقائد کہ خدایا تعالیٰ اور شیطان و بجائی ہیں اور خدایا کے نبیوں کو انور کا اور خیر کا اور فائدہ بخشنے والا حیوان کا اور شیطان پیدا کرنے والا تا کی اور مدعی اور ضرر  
 کرنے والا حیوان کا یہ خدایا کو مقدمہ میں مانا ہو کہ وجعلوا اور مقرر کیا ان کھار سب کو بے شکہ و بیان اس حقیقت کی کہ وہ تعالیٰ کے وہاں الجنتہ اور  
 در بیان جن کو کہ شیطان بجائی ہے کہ شبانانا اور شتہ ولقد علمت الجنة اور لہتہ تحقیق جانی ہیں جن پر بری اھتم تحقیق کہ وہ مشرکین  
 کہنے والے ہو کہ ان کے حضور لہتہ حاضر کر گئے و فرخ کے ہیں سبحان اللہ پاک یہ خدایا صنفون انہیں پر کہ وہ صنف بیان  
 کرتے ہیں کہ کفار کہ شتہ و ناما طرف خلع منسوب کرتے ہیں سب یہی ہی باتیں کہ خدایا کے حق میں ہیں الا عباد اللہ المخلصین  
 مگر نہ ہو خدائے جو کہ خالص اور پاک کہنے میں الی باتوں لائق اور کفر اور شر کہ ہے اور جو کہ کہ مناسب و سزاوار ذات پاک حقیقتی کے ہیں ہی زبان سخن نامی ہو یا رب  
 خدایا تمام مشرکین کو خدایا کہ فالتو میں تحقیق تم ہو کہ فرود و ما بعدون اور وہ چیز کہ پرستش کرتے ہو تم ان کی ما انتہ نہیں ہو تم علیہ  
 یقاتین اور میں خدائے فنا کر ہو کہ ان کو بند و کو ہٹا کر اور گرا کر کے الا من ہو مگر اس شخص کو کہ وہ صالوا الخیر دخل مونیوالا کلا یثوب  
 کا یہ یعنی تم اور تمہارے عبود خدا پر غالب ہو کہ ان کو بند و کو گرا کر انہیں سکتے ہو مگر ان کو کو کہ علم الہی متعلق ہے ہوا طمع سو کہ وہ لوگ کافرا و مرتد ہو کر مرنا و دفع میں  
 جائیں اور اسے ایسا ان لوگوں کو کر دینے وہاں جو کہ ملائکہ کو پرستش کرتے تھے جس پر کو حکم کرنا ہو کہ میرے عجیب و غریب حکم سے ہر ایک کہ ہم سب نے سنی ہو میں  
 خدائے اور کہ ہو کہ و ما میں اور نہیں ہم میں کوئی الا کہ مگر وہاں کے یہ عبادت کرنے کے لئو مقام معلوم ایک جگہ معلوم اور مقرر یعنی  
 بقدر مرتبہ ہر شتہ کیو ہاں ایک مقام یہ عبادت کرنے کے وہاں کہ ہر مقام ہو کہ ہمیں ہر سکتا ہو کہ بعض تو یہی ہیں ہمیشہ کفر ہی ہے میں بعض ایسے ہیں کہ  
 ہمیشہ کفر میں ہیں بعضی ہمیشہ سجدہ میں ہیں راجی نبی اس حالت و دوسری حالت میں مشغول نہیں ہو سکتے ہیں یہی حقیقت کہ ہر ایسا حال ہے تو ہم کو جو نر و اور پرستش  
 کے اور پروردگار ہو کہ ہو سکتے ہیں کوئی ہو کہ معبود یا مقرر کر ہو اور مخلوق ابر خالق کے کیو کہ ہو سکتا ہی وان الخن الصافات اور تحقیق ہم لہتہ غیب ہر شتہ  
 و اس میں طاعت و عبادت کے مقام میں صرف اندر ہی ہر وہاں کہ وہاں عاجز ہی ہو کہ اور اگر عباد اللہ کسی طرح کی سستی و غفلت سے ملحق ہو تو باعث محنت و جہاد  
 اور ہمیشہ کے غلاب میں ہر گرفتار ہوں وان الحسن المستبحون اور تحقیق ہم لہتہ تسبیح کرنا ہو میں راہی بیان کہ تو اھلک سب جیو کہ اور ان کو جو کہ  
 لائق ان کی ذات پاک کے نہیں ہیں بعض کہتے ہیں کہ ملائکہ سے بغیر خدا اور متوہن میں یہ کلام انہیں کا یہی معنی ہر ایک ہم میں سے بہشت میں مقام معلوم کہ سب کا بعد حال  
 کے اساج ہم صف باندہ ہو کہ اور خدا کو پاکیزگی بیان کرنے کا ہر حق علیہ اسلام فرمایا ہو کہ یہ آیت جمیع ائمہ معصومین علیہم السلام پر ہوتی ہے کہ کفار مکہ  
 جناب و خدائے ہم پر بغیر ہر وہی پہلے کہتے تھے کہ اگر کوئی کتاب آسمان نازل ہو تو ہم کفر کو کر کے ایمان اختیار کرنا و حقیقت قرآن نازل ہوا کہ وہ سب کتابیں  
 زیادہ بزرگ ہے تو ہم ایمان لائی اور اپنے کفر پر قائم ہو حقیقتا فرمایا ہو کہ وان کالوا اور تحقیق تم وہ کفار تیرے پہلے بغیر ہر وہی معلوم ہو لیکو لئون  
 لو ان عندنا ذکر لہتہ کہتے تھے کہ اگر تحقیق ہو ہی نہ دیکھو کوئی کتاب میں لا ولین پہلے کوئی کتاب نبی جس میں لہتہ اگر ہر کوئی کتاب

























فرمایا کہ بادشاہی طرح کی ہوتی ہو ایک وہ غلبہ و ظلم سے آدمی کو زبردستی کے بجائی ہو اور ایک بادشاہی ہو کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام ہوتی ہے جسے کہ بادشاہی آل پرہیزگاری اور طاقت کا اور فخر و تمکین اور بیجا ہونے کا ہے کہ نہ سزا دے و نہ دیکھ سکے بعد میں مراد میں یہ ہے کہ نہ سزا دے و نہ دیکھ سکے جو مجھے یہ کہ کہ وہ بادشاہی لیگی ہے غلبہ سے اور فخر سے اور آدمیوں زبردستی کے پس حکم میں ہو گیا خدا تعالیٰ نے ہوا کو کہ اس کو حکم سے چلتے تھے صبح کو ایک مہینہ کی راہ پہنچانی تھی اور شام کو ایک مہینہ کی راہ پہنچانی تھی اور حکم میں ہو گیا خدا تعالیٰ نے شیاطین کے عمارتیں بنائے تھے اور دریاں بنائے تھیں مگر جو اس لیے تھے سلیمان کو اسے اور پردہ کی بولی انکو تعلیم کی اور زمین میں انکو قدرت دی جو کہ ان کا یہ حال ہوا تو آدمیوں نے ان کو مانگے اور ان کو بعد نے جانا کہ بادشاہی سلیمان کی ان بادشاہوں کی بادشاہی کے مشابہ نہیں کہ جو آدمیوں کے ظلم اور زبردستی کے بادشاہ ہو جائیں جس وقت سلیمان اس لیے بادشاہی کیسے ہو چکی تو خدا تعالیٰ نے دعا کی قبول کی چنانچہ فرمایا کہ **قَسَمْتُ دَنَاءَ اِسْجَرَ اِسْجَرَ اِسْجَرَ** اور اس سلیمان کو ہوا کو ہوا کہ کبھی نہ پائے کہ جلتے تھے ساتھ حکم کے کہ **لَخَاءُ** نرمی سے یہ تیرا واقع ہوئی ہے با حال اتنے ہوا یعنی نرمی اور خوشی سے وہ ہوا چلتی تھی ہمراہ کو بدون کت میں کہ **حَبِطَ اَصَابُ** جس جگہ کہ پہنچا تھا وہ سلیمان **وَالشَّيَاطِينُ** اور شیاطین حکم میں کہ **كُلْ بَنَاءُ** ہر عمارت بنائیو انکو کہ بریو برے شہر اور قلعہ اسکے دھڑکتے تھے وہ **وَعَوَّاصُ** اور عوڑ طوطا مار بیا لیکو دیا میں دھڑکتے تھے اس کے جواہر دریاں نکال دیتے تھے اور کل بناو بدل واقع ہوا شیاطین سے **وَاٰخِرُ** اور حکم میں کہ **يَسْجُرُ** انکو اور انکو دبو دینے کے **مَقَرَّ** ان کے نزدیک کیا گیا تھا بعضا سے بعضے کی جگہ سے **وَفِي اِلْصَفَادُ** بیج زرخیزوں کے یعنی جو شیاطین نرم تھے ان سے کام لیتے تھے اور جو کہ سرکش تھے انکو قید کر رکھا تھا کہ ان کی بدی آدمیوں کو نہ پہنچے یا خدا تعالیٰ نے اس بادشاہی جو سلیمان کو دی تھی کہ جس میں خیر فی دنیا اور آخرت کی دونوں تھی اسے فرمایا کہ **هٰذَا** یہ بادشاہی ہے اس کی اور مرے ساتھ کہ جو مجھے ہو چکی **عَطَاؤُنَا** بخشش ہمارے جو چاہے سلیمان **قَامُنُ** پس بخش تو نہیں جو کہ چاہے ہو تو اس کو چاہے تو **وَاَمْسِكُ** باند کر تو کہ کہیں تو بخش تو نہیں صرف تیری ارادہ اور خیر تو موقوف ہے بغیر حساب بدل حساب کے قیامت میں تجھے ہر حساب لیا جائیگا چاہے تو بخش اور چاہے تو بخش **وَلَنْ** کہ اور اختیار کرے اس سلیمان کے **عَدَلُ** کا نزدیکی ہمارے **لَوْ** لہذا قربت اور مرے سے یعنی وہ ہر گاہ کہ مقرر ہوں ہر ہماری جنت کے نزدیک نہیں ہے باوجود اس بادشاہی کے وہ شہنشاہ ملک بنا کا تھا **حَسُنَ مَا بَابُ** اور یہی ہے ہمارے طرف سے دھڑکتے آخرت میں جسے بلند ہوں اسے خدا تعالیٰ حضرت یونس کے کہتا ہوئی ان کو جب کہ خبر دینا ہی چاہتے فرمایا کہ **وَادْكُرْ** یاد کرو ان کو اور یاد کرو تو یہی حکم ہے ہمارا ان کو کہ وہ بندہ ہمارا صاحب مینا عیسیٰ کا واما یقیناً اور ان کی وجہ کا نام لیتا تھا اور یادہ واما یوسف کا تھا اور نام ان کی زوجہ کا جنت یا رحیمہ تھا حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جس ملازم کے ایوب بے شک ہو تو دنیا میں نعمت کی جیسے تھی کہ خدا بچائے ان کو دنیا میں تھی اور انہوں نے ان کا شکر ادا کیا تھا اور پس اس زمانہ میں جس نے ان کا شکر ادا کیا جس وقت ایوب کے شکر کا عمل پہنچا ابلیس نے انکو دیکھ کر کہ کیا وہ خدا تعالیٰ ہی کہہ گا یہ پروردگار ایوب کے جو تیرا شکر کرتا ہے یہ سب اس کے کہ انکو دنیا تو بہت ہی ہوا اگر دنیا کی نعمتیں اس کے پاس جاتی رہیں تو وہ ہرگز تیرا شکر نہ کرے جبکہ تو بہر غالب دی ان کی دنیا پر بے شک تو جگہ وہ شکر تیرا ادا نہیں کرتا ہے فرمایا کہ مجھے تم کو ان کی دنیا پر کیا ابلیس کو یہ چیز دنیا کی ان کو پاس چھوڑی مال نہ فرزند اور سب ہلاک کیا اور ایوب خدا کا شکر ادا کرتے ہو پھر ابلیس کہہ گا یہ پروردگار ایوب بے شک تو ان کی دنیا کو جو مجھ کے لئے نہ تھی تو مجھ کو پھر کیا اور خدا کا شکر ادا کرے کہ وہ تیری نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا ہے فرمایا کہ میں نے خدا کی جگہ کو بدن پر سنا انکو کہ اور ان کو ان کے پاس ان کو تنہوں میں نہ ہلاک کرے وہ قسم کر کے بیاد نہیں لے گا کہ جو بھی خدا کا شکر کرتے ہو اور یہی ہے انہیں آیا ہے کہ بدن ایوب کا شیطان کی ہونک ان کی شل پہوڑ کے ہو گیا اور چار ہزار کیر کے اسکے بدن میں گئے اور انکو بدن کو وہ کھاتے تھے اور بدن ان کا متعفن ہو گیا اور بدبو میں آئی تھی اور سات برس تک وہ بنی اسرائیل کے مزلہ پر پڑی ہے تو ان کو وہاں الہا تھا اور تمام ان کو ان کے بدن کی بدبو بھگاتے تھے تو ان کے کہ وہ جس کی تھی اور وہ ان کی خدمت میں حاضر نہ ہو تھے طرح کی بدعتیں قابل اعتبار کے نہیں ہو سکتی شیطان نے وہ دیکھا کہ الہی اور دشمن خدا ہو انکو خدا تعالیٰ بخود دستور غالب نہیں کرتا بلکہ وہ ان کو کہ وہ ہر ایک کے واسطے ہو ہیں جس وقت خلقت ہو چکا تو بہت کسوڑی کر

اور ان کو جس وقت ایوب علیہ السلام



پس انکو بدن میں کڑی برکت تھی اور نہ اس بدبو آتی تھی کہ موجب نفیٹ کا ہو اور نہ بھی موت بڑی تھی چنانچہ روایات میں طالت کرتی ہیں البتہ قسم کی سخت بیمار کوں خدا تعالیٰ نے کو مبتلا کیا تھا اور گناہ انہی نہیں تھے تھا اور آدمی جو انہی بھاگتے تھے وہ ان حضرت کی قبری اور محتاجی کی جہت سے بھاگتے تھے ہنی جہالت کے سبب اور قصۃ کو مبتلا ہو سوا نہ ہیا گئی گیا اور شیطان کی جو یونہی شکایت کی ہو کہ جو بکوبہ پہنچا کہ تو بھلا کیا شکار شیطان سے لیں لانا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھا میرا یونہی خزانے تیری ساتھ کیا کیا تیرے فرزند اور مال ہلاک کی اور بھوکو بلاؤ نہیں مبتلا کیا اور مقصود تھا اس سے یہ تھا کہ ابوبکر مرض کی شکایت سے اسے ابوبکر خدو کہہ کہ شیطان بھوکو بچہ بچا ہا ہر چنانچہ بعد بکوبہ مذکور ہوگا اور کہتے ہیں کہ جو وقت ابوبکر بلاؤ نہیں مبتلا ہوئے تھے تو ایک شخص نے اسے کہا کہ ابوبکر کوئی عظیم صادر ہوا کہ جس میں رضی خدا کی نہ تھی اسے خدا ابیر حم نہیں تھی و دوسرے لوگ کہ وہ بھی ابوبکر میں سے تھا اس شخص کو جواب دیا کہ تم نہیں جانتے ہو کہ وہ پیغمبر خدا ہوا اور حق تعالیٰ واسطے امتحان کے ہو تو کو طرح کی بلا میں مبتلا کرتا تھا تاکہ صبر کا کو کو ظاہر کری اور اسے گناہ کے انکو بلاؤ نہیں تھا تاہی واسطے کہ تمنا ہوں کہ وہ پاک ہیں لیکن تو شکوہ غمت کی کثرت امتحان کیا کہ انہوں نے شکر کیا اور بعد اس کے بلاؤ نہیں سکوا کرتا کہو کہ اس امتحان کے تاہی تم خدا اور دوسرے کو چھوٹنے کہا ہی اس سے توبہ کرو اور گمان میں بغیر دل حق میں شکر و حضرت ابوبکر بھی ان باتوں کو سنتے تھے ہوقت انہوں نے ماتہ و طوطا اٹھا اور کہا کہ خداوند تو ظاہر اور پوشیدہ کو سب کے جانتا کہ میں کبھی ہر ہو کر خواب میں کی ہو اگر میرے طرف اور جنب میں کی گرسنہ ہو و کھانا انکو مینو نہ دیا ہو اور سرگزینے کپڑی نہیں پہنے ہیں انکو معلوم ہوا کہ وہ فلاں برتنہ ہو اور شیخ انکو پوری نہ پہناتے ہوں اور اگر وہ دوسرے پاس چلے گا اور ایک شخص نے اس سے غصہ اور لنگ ہو کر قسم کھا تا میں کھا ہوا پاس دینا کہ اگر اسے جو بوی قسم کھائی ہو تو یہ کھا رہا تھا ہو گا اور تو جانتا ہو کہ میں ہرگز تیری فراموشی نہیں کی ہو اور ہمیشہ تیری مانہ باری اور عبادت کرتا رہا ہوں غرض میری اس فطرت رضامندی تیری ہوئی خطاب پنچا کہ ابوبکر نے دہشت کہا ہی سر و طوطا طاعت کو اور کسی بھوکو توفیق دے ہی ابوبکر نے خاک کی مٹی میں اسٹھا کر انہی منہ میں گھسی اور کہا کہ تونے ہر پروردگار میرے جبرئیل نازل ہوا اور کہا کہ ابوبکر نے ماتہ و طوطا اٹھا کر خود امتحانی سے کہ بھوکو شفا بخشے حضرت ابوبکر نے ماتہ و طوطا دے کا کھا تھا و چنانچہ بتایا فرمایا کہ یاکر تو ہو محمد مسلم **رَدِّ نَادِي رَبِّهِ** جو وقت کہ بکارا ابوبکر نے پروردگار انہی کو **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مَسْتَعِیْنُ الشَّیْطَانَ** کہ کہ تحقیق میں بھوکو شیطان **بِنَصْبٍ وَ عَذَابٍ** بدن اور عذاب کہ دوسرے دلیل لانا ہی اور کہتا ہے کہ تو بھوکا کھا تھا کہ خدا جتنا نے تیری حمت بدن کی اور مال کی تحفے سے لی اور محنت اور محنتی بھوکو پنچائی اور جو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ بھوکو بچہ بچا یا یہ صبری کی اوہ نہیں ہے بلکہ اس سبب فرمایا تھا کہ لوگ انہی طعن نے تھو کہتے کوئی گناہ کیا ہو کہ جسے سبب یہ تھا ہوتا وہ اس کلام کے سنو کی تاب لائے اور طرح سے دعا کی وہاں یہ کہ شیطان کہا تھا کہ ابوبکر نے بھوکا کہ اتنی زنت تو خدا کی عبادت کی اور آخر بھوکو انہی بلا میں مبتلا کیا اگر تو بھوکو ایک سجدہ کر دے تو میں بھوکو ہن بلاؤ باہر نکالوں اور جو تیرا مطلب ہے بھوکو بلاؤں اپنے جلسے ضرر سے شکایت کی کہ اتنی مسنی شیطان نہ ہو بچہ سے اور کہتے ہیں بیماری ابوبکر کی جس قدر زیادہ ہوتی تھی ہتھکڑی و ہمبر اور سکر زیادہ کرتے تھے اور حجت و وجہ انکی خدمت بھی کرتی تھی شیطان نے ہر چیز کا کہ انکو صبر اور شکر میں نہ تھا لیکن اسکا اندر و حیلہ پیش چل کا ابوبکر صاحب ہنی ہل میں مشورہ کیا سبب متفق ہو کر کہا کہ تو ہمارا آقا اور سرور کا اور ہر ایک کلام و حیلہ گراہ کر نکالنے سے بچ سکتا اور کہا کہ وہ حیلہ کہ جس سے تونے آدم کو دوسو سو کیا تھا کہا اسکی زوجہ و سیل سے مینے انکو دوسو کے حال میں بھلا لانا تھا کہا کہ ابوبکر بھی ہر کر ایسے کہا کہ خوب کہا مینی یہ وہ جس کے پاس آیا ہو کہا کہ بھوکو کیا ناجاتی ہو کہ اسکا سے کنیز خدا شوہر تر کہاں فرمایا کہ فلاں جگہ بیمار ہے اور زنت سے بیمار ہے شفا انکو نہیں مئی شیطان نے و بھاکہ انکو شوہر کی بیماری کا بہت سچ ہر ہوقت کہا کہ لے حمت بھوکو یاد نہیں آتا ہر وہ مال و رجال اور فرزند کہ شکر کے کیسے پاس تھا و طرح طرح کی باتیں کر کی کہ کے حمت کو رنج میں لایا یہاں تک کہ وہ ایسی باتیں کر رہو لگی ایسے شکر کہا کہ جو حمت سچ سے کہ میں اسکا علاج جانتا ہوں اگر میری نصیحت کو تو نہی جس سے بچا کہ وہ گیا کہ اسے سفند کو لیجا کہ وہ میر نام کی قربانی کرے خدا انکو ہوقت شفا بخشید گا و نام بیماریاں انکی جاتی رہیں گی حمت اسے سفند کو لیکر ابوبکر کے پاس آئی اور کہا کہ یا نبی اللہ تک بیمار لی و رنج میں لایا گیا ایک طبیب آیا ہوا اسنے بھوکو علاج بتلایا اور قبضہ بیان کیا ابوبکر نے کہا کہ ہر ناقص لعل وہ شیطان کہ تو نے اسے وہ سلی آسے کہ بھوکو بھاکر کا فرود و اور تو نہیں جانتی سے کہ سبب لعل و زنت اور رنج و زنت خدا کی طرف سے ہو اگر چاہا نعمت ہوگا اور اگر مصلحت جائے تو بندہ کو محنت و بلا میں مبتلا کرے شیطان اس کو نے تو چھو کام نہ کیا تب ایک حیلہ کیا کہ بھوکو بھوکو کی شکل میں

بنکر اور ایک ٹھوکر پر سوار ہو کر حرکت کے پاس آیا اور کہا کہ حال شیر شوہر کا کیا ہے؟ فرمایا کہ بہتر بخیر اور بیمار کہا کہ مجھ کو تو پچانتی ہے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میں بادشاہ میں کابل  
 اور میں نے کابل میں فتنہ مچا دیا ہے اور یہاں کو بیٹا کو کھڑا ہے اور اس کے وہ مجھ کو نہیں کہہ سکتا کہ وہاں کے خدائی عبادت کرتا تھا اگر تو مجھ کو ایک جھوٹا کر دے تو میں اس میں در  
 کروں اور تمام مال اور فرزند میری پھر چھوڑ دوں گا یا کہ بدوں شور و شکر یہ کام میں کر دینی کہا کہ اگر یہ کام نہیں کرتی تو بولے شوہر کہہ کہہ کر کہا کہ ناگہان کو اول میں سمجھ  
 اور بعد انکو احمد شدہ کہہ کر اس میں راضی ہو جاؤں گا کہ شوہر کا بھوشول حمت یونے کے پاس آئی اور سب حال بیان کیا ایوب نے سنا کہ بہت غصہ میں ہوا اور فرمایا کہ آج تمام روز  
 ایس کی باتوں میں ہی جو قسم خدائی اگر خدا مجھ کو شفا دے گا تو سنو لکڑیاں تیری مارو گا اور میرے پاس تو علی حاجت یونے کے پاس آئی تو وہ تنہا رہ کر کئی اور کئی  
 انکی پاس تھا کہ کہا کہ اورانی ہائی اور خدمت کی پس ایوب نے منہ اپنا زمین پر رکھا اور کہا کہ ربانی سنی شیطان اور بعض کہتے ہیں کہ ایوب کو قدر ناتوانی اور غصہ ہوا کہ  
 وہ طو نماز فرض کے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے ہوا سے انہوں نے ربانی سنی اور چنانچہ سورہ نبا میں ہے کہ ہاں کہانہ وہ طو شدت اور سختی مرض کے تاکہ مخالف بنانا وجدناہ صابر  
 اور کہتے ہیں کہ حمت ایوب کے واسطے لوگوں کو گھروسے کھانا مانگ کر لاتی تھی وہ لوگوں کو لاتی تھی اور گیسو انکو بہت بصورت تھے لوگوں نے اسے کہا کہ گیسو پہنا کر ماتہ فروخت کر  
 یہاں تک کہ ہم تجھ کو کھانا دیں حمت ایوب گیسو کا شکر اٹھو دیکھ اور ایوب کے واسطے اسے کہا کہ لکڑی ایوب نے جس وقت انکو گیسو بریدہ دیکھا تو قسم کھائی کہ میں غریبوں کو لکڑیاں روٹکا  
 حمت بیان کیا کہ تیری واسطے کہا نا مانگ کر لاتی ہوں لوگوں سے گیسو کے عوض میں تجھ کو کھانا دیا ہے ایوب نے یہ سنا تو بہت بخیرہ ہوا اور ہفت سال میں حمت ایوب یہ  
 ہو کر کہا کہ ربانی سنی اور چنانچہ سورہ نبا میں ہے نہ بیماری کی حمت اور منقول ہو کہ ایوب بیمار ہو کر نو سو سال تک بیمار رہا اس کے تھے اور اسے ہی شفا کے لئے دعا  
 کرتے تھے وہ بیمار دیکھ واسطے دعا کرتے تھے خدا تعالیٰ انکو شفا دیتا تھا لوگوں نے کہا کہ ایوب اپنے واسطے دعا کیوں نہیں کرتا؟ خدا تعالیٰ نے انکو شفا دیکھ فرمایا کہ مجھ کو شرم  
 جاتا ہے کہ اتنی برس تک شفا نصرت اور رحمت میں رہا کی ہوا اور جب چند روز محنت اور بیماری میں مبتلا ہوا ہوں تو انکو دفع کر دیکھ دعا کرو خدا تعالیٰ نے اسے  
 ایوب کے اعجاز میں دعا کی کہ انہوں نے دعا کی کہ ربانی سنی اور نہ رحم الرحمن چنانچہ سورہ نبا میں ہے کہ تو سمجھ اور کہتے ہیں کہ شیطان ایوب کے ولیم سورہ انہا تھا کہ  
 یہ سب طرح مرض کی شکایت کرتا کہ نام بکھارو رکھ و فرمیں سے مٹ جاؤ اور کہتے ہیں شیطان لوگوں کو کہتا تھا کہ اگر ایوب بیت پر تو انہوں میں ملا تھا لوگوں کو  
 انکی صحبت سے نفرت ملتا تھا اور انکی بی بی کو سو کر تا تھا اور انکی خدمت سے منع کرتا تھا جب حال انکا یہاں تک پہنچا تو انہوں نے درگاہ خدا میں فریاد کی اور شیطان کی  
 برائی اور گمراہ کر نیکو دفع کرنا چاہا اور دعا کی نہ وہ طو دفع کرنے پر مرض کے اور شکایت اپنی اولاد اور مال کے جا کر رہی اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے  
 ایوب سات برس ملا میں مبتلا ہوا وہیں صدمہ میں کہیں شکایت پر مرض کی اور مال اور اولاد کی نہیں کی وجہ سے ایوب نے اسے ہر امر کے ہوا کہ وہ شکایت پر مرض و رنج  
 کی کر تو ایوب نے ایس کی شکایت خدا کی دعا کی قبل ہوئی اور فرمایا کہ فاجعنا کہ چنانچہ سورہ نبا میں ہے کہ اور منقول ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو  
 بیماری و نو نہیں حاجت پایا نہ میں بھی ہوتی تو رحمت وہ بھی مانہ انکا پھر کہ ہر ایک جگہ لیجانی اور وہاں انکو بھلا کر چلی آئی اور ایک جگہ بیٹھ جاتی  
 جسٹا یو فارغ ہو تو اپنی وجہ کو آواز دے وہ دہان جاکر بھلا نکولانی اور انکو بستر پر انکو ملا دیتی اور وہیں روز کہ جسٹا زکو شفا حاصل ہوئی موافق میل کی گاہات  
 پھر لگائی اور سنی قدیم جگہ پر انکو بھلا دیا اور خود ملنے چلی آئی اور ایک جگہ ایوب کے آواز کی منتظر ہو کر بیٹھ گئی خدا تعالیٰ نے انکی گلیہ یونے کی کہ ان کو  
 برحالت لات تو سنا پاؤں ان کے ایوب نے بوجہ جگہ کے زمین پر پاؤں مارا دھوئے تو قدم کے نیچے سے ظاہر ہوا ایک گرم اور دو ستر جبریل نے کہا کہ ایوب  
 کھانا گریہ جبریمہ مغتسل ہو جبریل نے انکی ہر دو چشمہ و ستر بار د و تشراب شہر اور پیو کا ہے حضرت ایوب نے چشمہ گرم میں غسل کیا جبریل نے ظاہر  
 مرض کو بدن پر تھے سب جلتے رہا چشمہ شہر سے پانی پیا تو سب بیماریاں بدن کی دور ہو گئیں اور کہہ کہنے میں چشمہ نوا یک پہلی ظاہر ہوا تھا لیکن وقت غسل کرینا تو گرم  
 معلوم ہوتا تھا اور وقت غسل کے شہر اور ایوب کی قوت اور جوانی و جمال پہلے سے زیادہ ہو گئی اور جبریل نے انکو واسطے بیشک پوشاک لائی وہ پوشاک انہوں نے پہنے  
 اور اسے ایک نیلی بر جاسٹھ اور جبریل سے باتیں کرتے لگو اور ایوب کی فائز انیمین و دیر ہوئی تو رحمت جبریل اور پریشان ہوئی کہ سب او انکو کچھ ہو گیا تھا سو فی ہوتی ہوئی  
 انھی ویکہا کیلئے پرو و فرمیتھے ہیں ایک چرخ مار کر روئی اور کہا کہ ایوب تجھ کو کیا صدمہ پہنچا اور ایوب نے تجھ کو کہا کہ جہاں ہر دفع حاجت کے لئے بیٹھتے تھے وہ تجھ کو ایوب کیلئے کیا کیا  
 نہایت خیر و جمال لا بیٹھا ہے اسے پوچھا کہ ایک و ستر بار تھا وہ کہاں گئی؟ پوچھا کہ وہ تیر کوں کہا کہ وہ ستر بار فرمایا کہ اگر تو ہکو دیکھ گی تو پچا گی کہہ کر پوچھا کہ













ان شتوں سے یا بہت سے فانك لحيتم ليس تخفق تورانه ہوا بہت اور کلامت ہای سوان عليك لعنتی اور تحقیق کہ اور بہت لعنت میری الی یوم الدین تار و جزا یعنی ہمیشہ عظیم لعنت میری۔ اور قیامت میں لعنت اپنے چند ہوگی بلکہ جسوقت یہ سنا تو قال کہا کہ رب اے پروردگار میری جسوقت کہ انہی جسٹ تو نے مجھ کو نامید کیا ہو تو قال نظرني پس مہلت دی تو مجھ کو یعنی نہ رکھ تو مجھ کو بلکہ یوم یبعثون انہی زمانہ اٹھا کر جانیں نہ کہ یعنی قیامت تک مجھ کو موت مت دی قال کہا خدا اٹھ جواب میں فانك من المنظرين پس تحقیق تو مہلت دی گیوں میں ہی الی یوم الوقت المعلوم تار و زو قت معلوم کہ وہ بھونکنا صوا اول کا یہ کہ ہوت سب جائیگے اور جسوقت بلکہ وعدہ مہلت کا سنا تو قال کہا کہ فی عزتک پس قسم ہی غالب ہو تیری کی سطح کہ مجھے ہو سکیگا لا عینہم کہہ گراہ کرونگا میں اولاد کی کو یعنی آدمیوں کو میں کہ کرونگا اجمعین سب کو الاعبادك منهم مگر نبیوں کی کو نہیں کہ المخلصین جو خاص کئے ہیں کفر اور کنا ہوتے اور جملہ میں ل تحمیر بیان لائی ہیں اور خالص تیری ذکر میں سچے میں انہی پر قابو نہ چلیگا مراد ان لوگوں سے نبیوں اور ائمہ ہدی علیہم السلام میں معصوم اور کنا ہوتے پاک ہیں قال کہا خدا سنائے انہی جواب میں قال حق پس حق ہوں باطل اور یہ خبر ہی مبتداء مخدوف کی اور یاد کہ خبر اہل مخدوف پہلے حق قسم میری والحق اقول اور حق کہتا ہوں میں یہ حق مفعول ہے اقول کا اور بعضے حق اول کو بھی منصوب ٹھہرتے ہیں فعل منہم اور اب تم کو بیان کرتا ہوں کہ کما کن جملہ کما کن پروردگار میں فرخ کو منك تجسے اہل بلیس اور سار شیطانوں ومن تبعك اور ان کو سب تیری کی ہی انہوں تیری منہم انہیں سے یعنی آدمیوں میں اجمعین سے یعنی جن آدمیوں کہ تیری پیروی کی ہی اور میرے کہنے کو نہ مانکر تیری کہنے چلیں ان سب دوزخ کو بھجھ گاتیری عمرہ اور اب اتعالیٰ انہیں خطاب ہو کہ قل کہ تو جو محمد صلعم کفار کہو کہ ما اسئلکم علیہ نہیں سوال کرتا میں نہیں شے اور میں سالت یعنی حکام خدا کے پہنچا پراور راہ حق کے ٹکڑا میں سے طلب نہیں تاہوں میں اجر کوئی اجرت اور مزدوری کہ اگر عوض میں تم مجھ کو پہلے دے و ما اننا او نہیں میں من المتکلمین تکلف و بناؤں کہ نبیوں سے کہ جہہ میں کیا قیات ایک چیز کی ہوا اور کہا میں انہی میں دعویٰ کروں کہ میں قیامت رسول ہوئی نہ لکھتا ہوں و تم سب میں کہوں کہ میں رسول خدا کا ہوں و قرآن کی آیاتوں انہی سے بنا لاوت مہر گر نہیں ان ہو نہیں وہ قرآن الا ذکر کہ نصیحت خدا کیجا نبی العالمین و طوعا ہم کے لوگوں کہ وہ جن دشمنان ہیں جناب صلعم نے فرمایا کہ وہ طوعا خلاف نبیوں کے ہیں لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس مرتبہ میں قیامت لکھتا اور بلند ہے اس سے وہ نزاع رکھتا ہی اور دوسرے یہ کہ لیتا ہی اچیر کہ جسکے لیتو کی قدرت نہیں لکھتا ہی اور تیسرے یہ کہ کہتا آدمیوں میں امر کو کہ نہیں جانتا ہی جسکو اور حضرت صافی علیہ السلام فرمایا ہی کہ بعضے علماء وہ ہیں فتویٰ دیتی ہیں کہتے ہیں کہ مس سوال کرو اور ایک حرف بھی رست نہیں کہہ سکتے ہیں خدا کیسے نہیں دست کہتا ہی تخلف کر نیو انکو پہن لوگ بیچ طبقہ چھنے دوزخ کے ہیں ولتعلن نباء اور بہتہ جانو کہ تم خبر اس قسم ان کی یعنی سستی اور حق ہوا ان باتوں کا کہ جو انہیں کو میں کو جاکو تم اور انکو صدقے مطلع ہو گے تم بعد حیث اعدا یک وقت کے کہ وہ وقت موت کا ہی یا بروز قیامت یا وقت ظاہر ہو مہدی آل محمد صلعم سے سورة الزم یہ سوئی ہی اور اس میں پچتر آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی سورة زمر کو پڑھو حقا جسکو پڑھی دنیا اور آخرت کی بخشے اور غالب ہی انکو بدوں مال اور کتبہ کے آدمیوں سے جو کہ جو کوئی انکو دیکھے ہیبت لگتی انکو دل پر غالب ہو اور اسکے بدن کو دوزخ پر حرام کرے اور ہر شہر بہشت میں اسکو واسطے جاکہ ہر شہر میں ہر محل میں ہر محل میں ہر محل میں ریا وجود اس کے و طہ و جنبہ جاری ہوں و دوزخ میں جوش کر نیو کہ ہوں و دوزخ میں بہشتیں نہایت بہت ہوں بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نازل لکتاب نازل کرنا تاکہ یعنی قرآن کا نازل کرنا محمد صلعم پر من اللہ خدایا جب ہی العزیز کے غالب ہے تا مہلت پر حال میں الحکیم حکمت الہیہ میں و نازل لکتاب بتلہی اور میں خبر لگی ہی اور یا نازل لکتاب جس سے مبتداء مخدوف کی یعنی یا نازل لکتاب اور مفعول مطلق بھی ہو سکتا ہی فعل مخدوف کا انا انزلنا تحقیق ہوا نازل کیا ہے الیک الكتاب و فتح کتاب کہ وہ قرآن یا الحق ساتھ حق کے اور سستی کے نہ ساتھ باطل اور انکو کے فاعل اللہ پس برستش کر تو خدا کو مخلصا لہ جت کہ خاص نبیوں و طہ و طہ کے الدین و دین کو شرک اور بے یعنی عباد خاص لکھتا کہ بدوں آمیزش کسی دوسری چیز کے یہ خطاب

صلى الله عليه وسلم



اور جو ان کو دیکھتا ہے تو دل کو زیادہ سخت ہو میں ان نصیحت کو اثر نہیں کرتی ہر اولیٰ کہ یہ لوگ سنگد خاکی و کفریت فی ضلال مبین  
 بیچ گمراہی ظاہر ہیں ان کی گمراہی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی حاجت کو تم میری نصیحت نہ کرنا کہ تم لوگ طلب  
 کرو کہ خدا سے لگے اپنی حیرت ان کو دلون کر گئی ہے اور سخت لوگ حاجت کو طلب نہ کرو کہ خدا سے لگے اپنا غضب و غصہ ان کو دلون میں داخل کیا ہے اور دوسری  
 روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ خدا دوست کھتا ہے اس شخص کو کہ ڈرانے والا اور علیین رحمہما ہوں اور آدمیوں کو ان کی تعلیم کری اور دشمن کہتا ہے  
 ان کو کہ غافل ہوں اپنی اوقات کھیل اور ہوا میں لہر لہر کرے اور تمام شے ایک ہی اور ذکر خدا نہ کرے کہتی ہیں ایک تہ صبح صبح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم کی عرض کی کہ یہ سب کچھ بہت ہنسنا و درخوست ہماری ہے کہ یہی باتیں زبان مبارک سے فرماؤ کہ ہم ہمارے اور دلوں کو فرحت و رشادگی حاصل ہو یہ آیت نازل  
 ہوئی کہ **اللہ تزل** خدا نے نازل کیا ہے **أَحْسَنَ لِحَدِيثِ نَيْتِ** نیت بات کو یعنی قرآن **كَكُنَّا مُتَشَاءِهَا** اس کتاب یا نصیحت کی  
 بعضے سو خوبی لفظ اور معنی میں اور معجزہ ہو کہ دلالت کر نیکی اس میں کس طرح کا اختلاف نہیں کتابا بدل احسن الحدیث سے متانی کر رہے یعنی تھی اور ہم  
 اور نبی اور نصیحت اور وعدہ اور وعید اس میں کمر نہ کور ہوئی ہیں اور مکرر ہوا واقع ہوئی ہیں لوگ بہت بھالتے ہیں کہ خدا بار و ثواب نصیحت اور رغبت دلانے  
 دیکھتا ہے اگر کمر نہ ہو مکرر نہوں و میں اثر نہیں کرتے ہیں یہ سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نصیحت کو تین میں چار چار مرتبہ صبح کے روز بیان کرتے تھے اور  
 خوش کرتے تھے تاکہ دل میں کچھ جاگہ بکری اور متانی کو واحد کا وصف ہے پھر ایسا کہ کتاب ایک علم ہے بہت سی تفصیلوں اور وصف و بیان قرآن کا یہ ہے کہ **تَفْشِيرُ**  
**مِنْهَا** کانہو میں اس کے سنی سے یعنی عذاب کے وعدہ جو میں ذکر میں کر سنی سے کانہو میں **جُلُودُ الدِّينِ** جنتوں کے نام کوستان کو کھانے کے  
 ڈپے ہیں و درکار اپنی سے اور روز قیامت کی ہول سے لرزاں میں **تَحْدِثُ** پھر نرم ہو میں **جُلُودُ هَمِّ قُلُوبِهِمْ** بوسٹ لگو اور دل لنگے  
**إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ** طرف کر خدا یعنی جو قیامت میں حیرت و مغفرت و بخشش کی سنتی ہیں تو دل کو نرم ہو میں ذکر خدا و سنی اور چاہتے ہیں خدا کی یا میں ہنسنا  
 چاہتے اور وہ لڑنے جو ان کو دلون عذاب کی آیتوں کو سنی سے تھا وہ سب رہو جاتا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی مومن ایسا ہو کہ اپنی بوسٹ  
 سکافوف خدا تو گناہ ان کو اٹھ بھرتے ہیں جسے تو درخت بھرتے ہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کی قیامت کی ہول دیکھ کر یاں نالار  
 ہوگی مگر تین انھیں کہ وہ ان و خدا ہوں ایک وہ انکہ کہ جو وی ہر دنیا میں غنی خدا اور ایک انکہ کہ جو سب ویرچی ہوئی ہوں ان چیزوں کو دیکھنے سے کہ  
 جگہ دیکھ کر خدا حرام کیا ہے اور ایک انکہ کہ جو بدار رہی راہ خدا میں آتے منقول ہے کہ ہر چیز کا وزن و پیمانہ ہوتا ہے مگر ان کو تحقیق سمجھتا تھا اس کے ال کے  
 وریا و تم اور اگر بندہ کسی امت میں قیام کیا تو خدا اس امت پر رحم کیا ہے نہ کہ اس کو خوف خدا اور منقول ہے کہ در میان منہ اور بہشت کے گھائیاں میں نہیں  
 گزرتے ہیں انہی مکرر کرنے والے اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنی وداع کے خطبہ میں کہ وہ شخص کیسے انھیں اس کی خوف خدا تو ہو گیا وہ اس کی ہر قطرہ شک کی عوض میں بار  
 کوہ احد ان کو احوال کی ترازو میں اجرا و ثواب رہو جائیگے کہ میں ہر قطرہ انہی کے بہشت میں شہر اور محل ایسے دیکھی ہیں کسی انہی نے اور نہ سنی ہیں ایسے کسی کانٹے  
 اور نہ گزیرے ہیں میں کسی آدمی کے مانند ان کو اور فرمایا حضرت صلعم علیہ السلام کہ حضرت ام حسن اپنی زمانہ میں سے زیادہ عابد تھا اور سب سے زیادہ زہاد و بزرگ تھے اور  
 جنت جج کرتے تھے تو پیدل مدینہ مکہ کو جاتے تھے اور سنگریزی بھی جرات کو پیادہ ہو کر مارتے تھے اور کبھی پابرہنہ چلتے تھے اور یہ حال تھا ان حضرت کا کہ جو قیامت کا  
 ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور جنت زندہ ہو کر اٹھنے کا اور شہر کے میدان میں جانے کا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور جنت طوطی گرنیکا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور جنت خدا رب  
 پیش جو نیکا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور روتے روتے دم آلت جاتا تھا اور غش ہو جاتا تھا اور جنت نماز کیوں کھڑی ہوتے تھے تو ہر قطرہ کانہو تھے خوف خدا اور جنت بہشت اور  
 و فرج کا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے مانند ان شخص کے کہ جس کو سنا یا بچھو کا ثنا ہو اور بہشت کا خدا سے سوال کرتے تھے اور دوزخ سے پناہ مانگتے تھے **ذَلِكَ** یہ کتاب کجیا  
 اور خدا کو سنی میں **هَكَذَا** راہ دکھانا خدا کا ہی بندوں کو طرف حق کے **يَهْدِي** راہ دکھانا سبب اس کی یعنی توفیق بیان کی دیکھا ہو سبب  
**مَنْ كَيْتَسَاءَ** جس کو چاہتا ہے ان کو کوئی سے کہ تامل کرتے ہیں یا بچھو کی معرفت دیکھیں **وَمَنْ يُضِلَّ اللَّهُ** اور جس کو گمراہی میں پڑا ہے وہی  
 خدا اور ان کو خدا اور ہمارے اور دیدہ و دلہتہ معجزوں و خدا کی قدرت کی نشانیوں کا کر سنی توفیق اس کو عطا نہیں ہوتا **تَوْفِيقًا** بہشت میں رہنے والے کو **مِنْهَا**



کوئی رہنمائی کر نہیوالا کہ ہنگامہ ایسی نجات دے مراد اس کفار میں ہی عناد کی جسک خدائی توحید کی لید کی طرف نظر نہیں تھے ہیں اور خوف لانے کو فرمایا کہ **أَقْبَلُ تَقِي**  
 کیا ہیں جو شخص کفر پر پڑ کر تائب ہو جائے اور پچھتاوے ساتھ موندہ ہوئے **سَوْءَ الْعَذَابِ** بدی عذاب کو یعنی جو منہ سے جو تپن جاتا ہے اپنے منہ کو سپر کہے ہو سکر  
 بد کے عذاب سے کہ پہلے سے عذاب سے ہی جھلکا ہو گا کہ نہ تو ان کو دوزخ میں تپہ ہو گا اور باؤ نہیں بخیر ہو گی اور عذاب پہلے سب منہ کو ہو گا کہ ہی عذاب کے وسط کے ہو گا عذاب  
 کے دفع کر کے دے **يَوْمَ الْقِيَامَةِ** دن قیامت کے پس جو شخص کیا مانند اس شخص کے ہو کہ جو عذاب نجات پانچواں لاہو اور بخیر ہے من تپن کی اور بعض تپن میں  
 پہلے سب منہ کو عذاب ہو گا کہ انسا منہ کے بل دوزخ میں لا جاوے گا **وَقِيلَ** اور کہا جاوے گا یعنی دوزخ کے فرشتے کہنے کے **لِلظَّالِمِينَ** ظالمین کے  
 خالوں کے یعنی جن لوگوں کے اپنے نفسوں کو کفر کے ظلم کیا ہے انہی کہنے کے **دُؤُومًا لَّنْمُحْضَرًا** جو کہہ کہ تھے کہ **تَكْسِبُونَ** کہہ کہ تھے کہ سپر کو  
 اور قیامت کے روز کو جھلکا تھے اور ڈالنے میں کفار کے مبالغہ کر کے فرمایا ہو کہ **كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ** جھٹلایا ان لوگوں کے پہلے تھے یعنی جھٹلایا  
 ان لوگوں کے کہ کفار کہہ سچے تھے اپنے سپر کو **فَأَنصُرْ الْعَذَابِ** پس ان کو عذاب میں **مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ** ان جگہ سے کہ نہیں اطلاع کھتے  
 وہ اور عذاب کے آئینا کو ہم بھی جھٹلکا ہے ان دوزخ میں اپنی اوقات بسر تھے تھے کما کی غفلت میں ناگہاں ان پر عذاب نازل ہوا **فَإِذَا هُمْ لِلَّهِ الْخَاشِعُونَ**  
 پس جھٹلکا ان کو خدا کی رسوائی کو **فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا** چچ زندگانی دیکھا کہ کیسے مسخ کیا اور کیسے دوزخ میں حسا دیا اور کیسے قتل کیا **وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ**  
 اور عذاب آخرت کا جو آج تیار ہے وہ آگبر بہت بڑا ہو دیکھ عذاب کے کہ دنیا کا عذاب تھوڑی سی کا اور چند روز کا تھا اور آخرت کا عذاب ہمیشہ کا ہے **لَوْ كَانُوا**  
**يَعْلَمُونَ** اگر دیکھتے کہ جانتے ہیں کہ برپا کر کے کفر سے اور یا یہ کہ اگر تپتے ہو وہ کہ جانتے ہیں عذاب کو تو لہجہ نصیحت کرتے اور پھر کہتے **وَلَقَدْ صَرَّفْنَا** اور بہت تحقیق  
 بیان کی جو **لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ** اور آج کے قرآن میں **كُلِّ مَثَلٍ** ہر امثال کے طرف آدمی محتاج ہیں کہ میں حوالہ پہلی آیتوں کا ہونے  
 بیان کیا نصیحت کے **أُولَئِكَ أَمْثَلُكُمْ كَسْرُونًا** تاکہ وہ کفار کہ نصیحت پڑیں فکر اور نائل کر کے **قُرْآنًا عَرَبِيًّا** قرآن بی جو اور قرآن طالع  
 ہو گا اس واسطے کہ اسکی صفت یعنی قرآن کو عربی باغین نازل کیا ہے جو کہ ان کے والوں کی زبان **غَلَّظْنَا** عجز دی عجز کہ نہیں سمجھ سکتے کا وہ قرآن کہ  
 راہ حق کو بھلے ہو ہو بلکہ حق کی طرف ہنچا نیوالا ہی پس سطح کا خلل اسکی معنی میں نہیں اور اسکی حق نہیں سمجھتے اور نازل کیا ہوئے ہو گا کہ **لَعَلَّهُمْ**  
**يَتَّقُونَ** تاکہ وہ پرہیز کریں کفر سے انکو معنی میں نائل اور فکر کر کے پس طوط پرستوں اور خلے ایک جانجو والوں کو **مَثَلِ** بیان تائے کہ جتنا کہ ضرب اللہ  
**مَثَلًا** آج بایں کیا ہے خدا کی مثال کو لیکن اسے مشرکوں کو تو یہ مثل بیان کی کہ **فِي هَيْئَتِكُمْ** عورتوں کے کہ ہر ایک کو شریک میں کہ وہ ظلام چند  
 شخصوں کا ہو کہ **مُشْكَاكُونَ** برخلافی کہنے کے ہر ایک میں سب شریک اور بدوئی کی جیسے اور اسکی شراکت میں نفقت نہیں کھتے ہیں کہ ایک شریک ہو  
 ایک کام کیو کہ جیسے اور سنو وہ کام تمام نہیں ہو کہ دوسرا شریک ہو کہ کام کو آگے جاتا پس وہ کیسے کام پورا نہ کر سکیگا اور جن ہر شریک اس میں نہ ہو گا اور جتنا  
 بدل ہو مشا سے اور قیامت میں مشاکوں ہو اور اسے ایک شریک والوں خدا کے مثل ہونا کہ **وَسَجَلَسْنَا** اور ایک کو سستا اور خالص **لِرَجُلٍ** دلو کو کہ  
 یعنی ایک ہی آدمی کا غلام کہ وہ کام کر نہیں اپنی لیا اور آقا کو رہی کہتا ہو گا کہ کوئی اور دوسرا لگا لگا نہیں کہ وہ بھی اپنی کام کو اس کے اور دلو کا کام اس کے  
**هَلْ يَسْتَوِيَانِ** کیا برابر ہیں وہ دلو غلام مشا باور مانند نہیں یعنی لہذا ایک دوسرے کے مانند نہ ہو گا ہو اسے کہ ایک مالکوں کے نزاع اور جگہ کو  
 سب سے ناچار اور مجبور ہو گا اور اسے نہ ہو سکیگا کہ سب کو اپنی کھی اور دوسرا غلام شریک کو جھکے ہو سستا ہو گا اور اپنی فاکل خدا کی جو چھی طرح کر گا تو افسوس  
 اس رہی ہو گا اور ایسے ہی مشرکوں کا حال ہے کہ چند معبود کی پرستش کرتے ہیں نہیں معلوم کو کتنا معبود ہے اور کس معبود کی خدائی پر عطا کرے اور کس پر حق کو طلب  
 کر رہی ہے کہ بندہ ایک کا توجہ کامل سے عبادت اپنی خدائی کر تاپے اور چاہتا کہ جسطرح کہ آفاکی مشا ہو طرح کرنا چاہا اور جس سے وہ ناراض اسے برپا کرنا چاہا یہ  
 کفر معبود کی پرستش کہ شیوا کو بٹ سکتا کس کو وہ رہی کر گیا اور ابو تھا م خدائی نے رویت کی ہو کہ فرمایا حضرت ہر المؤمنین کے میں **مُزَسَّلًا** دلو کو خدا  
 سکتے ہو کہ نبیٹ بعض مشکاری میں سو خدائی کہ سب سے رہتا ہوں اور ام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ **مُزَسَّلًا** دلو کو خدا کی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی میں ریش سب  
 ہر ایک کا جو اپنے بندوں کی ہر جیت فرمایا کہ **أَلْحَمْدُ لِلَّهِ** سب سے نفیس ہے خدا کی میں میں شریک کی جیت کہ میں کو شریک کی تاریکی ہو خال کی طرف نے توجہ  
 ہر ایک کا جو اپنے بندوں کی ہر جیت فرمایا کہ **أَلْحَمْدُ لِلَّهِ** سب سے نفیس ہے خدا کی میں میں شریک کی جیت کہ میں کو شریک کی تاریکی ہو خال کی طرف نے توجہ



اور علی بن ابی طالب اور صدیق کہہ رہے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی لالی کیونے رو کیا اور علیؓ کو نہر میر کیا اور بعد اسکے فرمایا کہ کوئی کہ میری چھائی فضیلت  
قرآن بیان کی عمار یا سرٹھے اور کہ ہا کہ میں بیان دینا رسول خدا فرمایا کہ بیان تمہارے کما والذی جابر بالصدق صدق جعفر کے فرمایا کہ سچ کہا تو عمار اور زید بن  
حسان رویت کی ہو کہ ہندائی ہمام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ کیا کہتا ہے تو فرمایا کہ میں کہتا ہوں لا الہ الا اللہ وانا رسولہ یعنی خدا ایک ہے اور میں اسکا  
پیغمبر ہوں عرض کی کہ اچھی ہے کہ تو کوئی تصدیق کرتا ہو فرمایا کہ اہل کا اور عورت میری یعنی علیؓ اور خدیجہ اور خدا فرماتا کہ وہ متقی اور پرہیزگار ستی اور حق لاشیوہ  
وہ ہیں لہذا ان کے بہشت میں مائیشاؤن جو کچھ چاہیں وہ اور آرزو کریں گے عند سرہم نزدیکی و درگاہ اپنی کے ذلک وہ  
ثواب نعمت جزا و المحسنین بدلانی کرینوا لو نہا ہو کہ تصدیق کریں تو حق ہیں لیکن اللہ عنہم تاکہ دور کریں خدا لکن سبب برکت  
نیکیوں اسوال الذی عملوا بدتر ہو گا کہ کیا انہوں نے ایسا نہیں کیا کہ انہوں نے یہ فرمانا خدا تعالیٰ کا بطور مبالغہ کے ہوا اور ہوا کہ وہ جنت  
صلعم معصوم ہیں ویکسیر ہمام اور بدلا دیکو خدا کو اجر ہمارا کا یا حسن الذی ساتھ نیکتر ہو کر کے کہ کانف یعملون پھر وہ عمل  
کرتے اور اور انیک اعمال سے فرض و سنت اعمال میں ہوا کہ مباح کے کر نہیں کچھ تو اب نہیں ہے اور کہتی ہیں جنت رسول خدا کفار کے معبود و نیکو عیسائی کرتے تھے تو کھا  
حضرت کو خوف لاتے تھے اور کہتے تھے کہ تو ایسا کو مت کہہ ایسا نہ ہو کہ تجھ کو انکی طرف سے کوئی ضرر نہ پہنچے کہ کوئی انکو پھر کھات نہ کرے اللہ تعالیٰ نے یہ پتیل کی الیس  
اللہ بکاف کیا نہیں خدا کفایت نیوالا یعنی لہتہ کفایت کہنیوالا ہو عبدہ بندہ ہو کو سب سے رسول کہ وہ بندہ اسکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے ویکو فونک اور  
خوف لاتے ہیں تجھ کو و محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ مشرکین بالذین ساتھ ان چیزوں کو کہ پرستش کرتے ہیں جنکی میں دینہ سو اہل خدا اور کہتی ہیں ہمارے معبود تجھ کو  
ضرر نہ پہنچائیں گے اور اہل کو دشمنوں کا حکم کے اور ابو جعفر نے عبدہ کو عبادہ پڑھا ہو و من یضلل اللہ او جس کی گمراہی میں چھوڑ دے خدا اور توفیق انکو عطا فرما  
بلسببے انکار اور خدا کے کہ دیدہ و نہتہ حق سے منہ پھرتا ہو و پست عقائد باطل پر چلا کر تباہی تو قتالہ من ہادی فیس نہیں ہوا اس کے کوئی راہ دکھلائیو لا کہ انکو راہ  
رست پر لائی اور یہ کہ جس کی کو خدا بہشت کی راہ کو گم کرے سبب اس کو کفر اور گناہوں کو اور بہشت میں اسکو نہ پہنچا تو کوئی نہیں ہے و اس کے بہشت کی راہ بتلانیوالا  
و من یھد اللہ او جس کی کو راہ دکھلائی خدا طرف تہج کے سبب اسکو تامل اور فکر نہ کی قدرت خدا کی نشانوں میں قتالہ من یضلل میں  
نہیں ہوا اس کے کوئی گمراہ کرینوا لا کہ کوئی راہ پھر دیکو الیس اللہ یعزیز کیا نہیں ہے خدا غالب یہ متفہم بھی قرار دیتی یعنی لہتہ خدا غالب ہے مشرکوں پر اور انکا  
مغلوب و راجح کرینوا لا ذی تقار صد بلائینے اور کہنے کہینے کا کافروں و زہکار کرینوا لا یہ کلام کفار قریش کے خدا کے ذکر میں تھا اور اب بنو خالق مخالفین کا  
و لکن نسآلہم اور لہتہ اگر پوچھے تو انکو لے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ من خلق السموت و الارض کسے پیدا کیا ہو انہوں کو اور زمین کو تو  
کیقون اللہ لہتہ کہنے کے وہ کفار کہ خدا باوجود انکو ہمارا اور عناد کے پس جنت وہ ہمارا قرار کریں قل کہہ تو لے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہ اقرع ینکما پس  
دیجا ہوتے مآت دعوت نیچہ کہ بجا نہ ہو تم یعنی پرستش کرتے ہو تم من دون اللہ سو خدا کے نبی جاکو ہم انکو کہ ان ارادنی اللہ  
اگر ارادہ کرے مجھ کو خدا بضر ساتھ ضرر کے سختی اور آزار بھیجو بھیجا اور فقیری اور ساری میں مجھ کو مبتلا کرے تو کھل ہن کیا وہ بوجہ ہمارے کائنات  
ضرر دور کرینوا ضرر ہن خدا میں جو مجھ کو آویں بھیجا او ارادنی بھتہ ارادہ کری مجھ کو خدا ساتھ جنت کے نعمت و صحت و راہوں کی مجھ کو دیوے تو  
ھل ھن کیا وہ معبود ہمارے تمسکات رحمتہ بند کرینوا میں جنت انکی کے مجھے و جسوت کہ تم ہمارے ہو خدا خالق ہو کیا اور بنو معبود کو  
عاجز ہو کیا کہ نہ نفع کو پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر کو دفع کر سکتے ہیں کہ ہاں میں ترک کرنا خدا کی پرستش کا اور عبادت کرنی تو انکی نہایت بیوقوفی تہا ہی ہے  
اور ہر جاہل ہو تم کہ عقل کے خلاف کام کرتے ہو اور کہتی ہیں جنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انہو یہ سوال کیا تو خاموش ہوا اور کچھ جواب دے کے اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قل کہہ تو  
لے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کھا ہو کہ حسبی اللہ کان مجھ کو خدا نفع کا پہنچا نیوالا اور ضرر کا دفع کرینوا علیک اور اسکی بیوک الملو کون تو کسے میر  
تو کس نیوا اور بنو کا معبود انکو سب سے کہتے ہیں اور خدا کے فرمایا ہو کہ قل کہہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکین کہ سے کیا فوہ اعلمو تو قوم میری میں کہ تم  
علی مکاتیکو اور ہر طاقت ہی کے اور میر ہا کہ کر نہیں ہی قدرت کے موافق کوشش کرو کہ رانی عامل تحقیق میں بھی عمل کرینوا لا ہوں موافق ہی قدرت کے







۵۳۲

خاتون کا بیان

اور بلا اوجست میں تہ نہیں کرتے ہیں **قَدْ قَالُوا الَّذِينَ تَتَّبِعُونَ** تحقیق کہ ہم نے جو لوگ تم کو پیروی کرتے ہیں ان کو گویا کہ **مَنْ قَبْلِهِمْ** پہلے انہوں نے  
**شَرُّ قَوْمٍ مِمَّا أَتَى عَنْكُمْ** جس سے بڑا کیا اللہ عذاب کے سہو سے ماکا **لَا تَرْكُ سَبُونِ** اچھے کے معنی وہ کس کے لئے کہ مال و دولت  
کو جمع کرتے تھے بلکہ سب سے بڑا عذاب کا سہو وہ مال **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے **وَالَّذِينَ**  
**ظَلَمُوا** اور وہ لوگ کہ ظلم کیا تھا انہوں نے **لَا تَرْكُ سَبُونِ** ان لوگوں سے کہ جو ہیں ان کے کفار ہیں **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** کہ پہنچے ان کو  
**سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
عذاب کے نیسے کہ جسے بھاگ کر لے گئے تھے **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
میں سو گئے بعد ازاں سات برس چھ روزانی اور آسویں گئی ان کو بخشی تاکہ جان میں تنگ کرنا اور کشادہ کرنا روزی کا عذاب اختیار میں سے تھا بعد ازاں **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو  
کیا نہ جاتا انہوں نے کہ **أَنَّ اللَّهَ يَكْسِطُ الرِّقَّ حَتَّى يَبْرُكَ مِنْهُ** اور روزی کو ملے **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
کسی میں تباہ و ترقی اور ترقی و تباہی **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
تحقیق کہ جو ہیں ان کشادہ اور تنگ کرنے روزی کے **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
ہیں پیر اور پیغمبر اور عقلمند کہنے ہیں دینی والا روزی کا عذاب اور کثرت میں ایک جماعت شریعت کوئی کہ قتل اور زنا بہت کرتے تھے اور طرح طرح کے گناہ کرتے تھے ان کو  
جناب سوچنا سے عرض کی کہ جسے بہت بڑا گناہ ہو وہاں تو دعویٰ کرتا ہے کہ جو کوئی شرک کرے اور ناحق کسی کو قتل کرے انکو عذاب بھیجنا نہیں چاہتا ہیں ہم یہاں  
نہیں لے رہے ہیں کہ میں شرط سے کہ عذاب کا گناہوں کی بخشش بعد ازاں ہونے کی سیات نازل ہوئی کہ **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
**الَّذِينَ يَسْقُوا جَهَنَّمَ** کہ زیادتی کی جو گناہ کر کے **عَلَى أَنْفُسِهِمْ** وہ نفسوں کے یعنی گزری ہوئی گناہ کر کے بہت سخت گناہ کر رہے ہیں انہوں نے  
**لَا تَقْنَطُوا** نہ ناہید ہو کہ **مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ** رحمت خدا کی **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
سب کو صغیرہ کو اور کبیرہ کو اگر چہ اسی کثرت ہو اور حد سے زیادہ ہوں **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ قرآن شریف میں اس آیت کے بارے میں رحمت کشادہ اور مغفرت فرلغ والی کوئی آیت نہیں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت خوشی  
کا تمل جو کہ شامیں نازل ہوئی ہے کہ وہ آیت کہ تو میری قبول ہوگی مسلمان ہو جاؤ یا تمہارا یہ آیت نازل ہوئی ہے مسلمان ہوا اور بعد ازاں صحابہ نے جو چاہا کہ یا رسول خدا  
یہ آیت خاص حتیٰ کیونکہ ہے یا سب مسلمان ہیں شریک میں فرمایا کہ یہ آیت عام ہے اور سب مسلمانوں کو شامل ہے لیکن اس آیت کا خاص وحشی کے اسلام کیونکہ ہونے میں کام ہے  
کہ یہ آیت میں نازل ہوئی ہے اور وحشی اس آیت کے نازل ہونے کو کئی برس بعد مسلمان ہوا کہ آیت میں کہ جسٹ آیت یہ آیت مٹنی ہو تو انکو شکر مسلمان ہوا ہوا کہ چہ بعد نازل  
ہوئی کوئی برس بعد مسلمان ہوا اور کچھ نہیں کہ یہ زمانہ میں انہوں نے شہر ہو تھا اور کثرت عبادت کرتا تھا وہ آدمی کو عذاب سے بہت خوف لانا تھا اور رحمت کا امید  
کرتا تھا جو کہ وہ مرنا تو کہا کہ خداوند اتری تو ایک میرے کھڑے رہے جو بلایا کہ دفع ہر شے کو کہ کہ ہر عبادت جو میں کی ہے کیا تو کیا ہے فرمایا کہ تو میری بندگی  
میری رحمت کا امید کیا ہے میں تم کو اپنی رحمت کا امید کروں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت کو اولاد فاطمہ کے شیعوں کو حصہ نازل کیا ہے  
اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے شیعوں کے نہیں ہے **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
محبت علی کے اور اسکی اولاد طاہرین کے بخشش کا ہونے کی ہونگی اور محبت علی کی سوا میں تو شیعہ کسی میں نہیں ہے **قَا صَابَهُمْ** پہنچا ان کو **سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا** عذاب بڑائیوں سے جو کہ کسب کیا تھا انہوں نے  
بزاری بھی ملیں ہو اور یہاں نہیں ہو سکتا کہ انکو بھی دوست کھو اور ان کے دشمنوں کو بھی دوست کھے یہ دوستی انکی نہیں ہے اور جناب امیر علیہ السلام فرمایا کہ ہمارے دوستی اور  
ہمارے دشمنوں کی دوستی ایک دوسری نہیں ہو سکتی جیسے کہ دو تنہا میں ایک میں نہیں ہو سکتیں اور حدیث قدسی میں فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے علی بن ابی طالب کو محبت میری  
خلقت میری پر کہ میری خلیفہ اور حاکم کیا ہے واسطے ہدایت اور امانت امیر امیر میرے علم کے خزانوں کے بہشت میں لجاؤ گا میں انکو جو کوئی کہ انکو دوست رکھ کر اگرچہ  
میری فرمائی انکو کی ہو اور نہ لجاؤ گا میں کو بہشت میں کہنے میں انکی دوستی کی اور جناب امیر علیہ السلام فرمایا کہ خداوند دوست کہہ انکو کہ



[illegible]



لِيَحْبُطَنَّ عَمَّا كَانَتْ تَابُو حَوَالِيهِ تَرَوُلْتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ لہتہ ہو تو نقصان پائیو انہیں سے یعنی اگر تو شرک سے تیرے کو وقت بیکار کوئی عمل تیرا قبول نہواور تو اب اس عمل کا نتیجہ محال ہو پس یہی وہی شرک کوئی مست کروا دیا ہو کہ انہوں نے سو اپنے طریق کو مت چھوڑو اس کلام میں اگر خطا حضرت کی طرف ہے لیکن تنبیہ نبی بندوں کو کرنا ہے کہ جو کوئی شرک سے عبادت میں سوا خدا کے اگر غیر کو تو اس عبادت مستحق قیام نہ ہوگا ہوا ہو کہ ثواب کا حاصل ہونا مستحق عمل کے خالص ہوا ہو کہ یہ کہ دوسرے کی بھی آئینہ نہیں ہوا اور مراد عمل کے جفا اور نابود ہونے پر بیان ہو کہ اس عمل کے کرے مستحق ثواب کا نہ ہوگا **بَلِ اللّٰهُ فَاعْبُدْ** بلکہ خدا کو اس عبادت کو تو کن **مِنَ الشَّاكِرِينَ** اور سو تو فکر کرنا انہیں سے نعمت توحید اور عمل خالص **وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ** اور نہ بزرگی کی انہوں نے خدا کی حق **قَدَرًا** حتیٰ بزرگی ایک کا جسطرح ہو کہ وہ لائق بزرگی کرنے کے ہو بلکہ انکی عبادت میں انکی غیر کو انہوں نے شرک کیا اور یا یہ کہ نہ تعریف کی انہوں نے انکی جیسے کہ وہ سزاوار تعریف کا ہو ہوا ہے کہ انہوں نے انکی کیا انکی قدرت کا کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا ہو اور حق میں سکر بیان کیا انہوں نے خلقت کو تو عبث پیدا کیا ہے اور وہ عاجز ہو دوبارہ اسکے پیدا کرنے سے **وَالْاَرْضُ جَمِيعًا** اور زمین سب قبضہ **يَوْمَ الْقِيَامَةِ** قبضہ میں سکر ہے ن قیامت کے اور جمیعاً حال واقع ہوا اور حال کا محذوف ہے **وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ كَلِمَةً** اور سماں لپٹے ہوئے ہیں ساتہ ہاتہ قدرت انکی کے مقصود اس سے یہ کہ سماں اور زمین انکی قدرت کے آگے کچھ حقیقت نہیں کہ تو باوجود ہر قدر بڑی ہو تو انکی جیسے کوئی کسی چیز کو مٹتی میں کرے اور سماں اور زمین جیسے کوئی کسی چیز کو بڑی بات سے لپیٹ لیو اور طرح سے بیان کرنا انکا تمثیل کے ہے اور مراد اس کا ظاہر کرنا انکی قدرت کا ہی اور جسوقت کہ وہ کہا تو سُبْحَانَكَ اے پاک ہو خدا و تعالیٰ اور بلند مرتبہ **وَالْاَعْمَالُ يَشْرَكُونَ** انہیں سے کہ شرک کے وہ ہیں مشرکین کہ انکی غیر کو انکا شرک کرتے ہیں اور اب قیامت کے حال سو خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہو کہ **وَلَنُفِخَ فِي الصُّورِ** اور ہونگا جانتا ہو کہ ہر ہلکا سہو کہ جسکو ہر اہل نبوت چھینکے اور ذکر کا سورہ یسین میں ہوا ہے **فَصَدَقَ بَشِيرٌ** ہوا یعنی مراد انکی سختی آواز کو کہنے سے **مَنْ فِي السَّمَوَاتِ** جو کوئی کہ سچ سنا ہو کہ ہے ملائکہ وغیرہ **وَمَنْ فِي الْاَرْضِ** اور جو کوئی کہ سچ زمین کے ہو **اَلَا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ** مگر جسکو چاہے خدا وہ اہل واز سونہ مر گیا جیسے کہ جبریل اور میکائیل اور عزرائیل اور حاملین عرش اور بعضی و انہیں جناب سو خدا صلیم سے کہ شہدائے اپنی تلواریں گلے میں ڈالے ہوئے ہو کہ دعوت کے یہ بھی اہل واز سونہ مر گئے کہ **لَنُفِخَ فِيهِ اُخْرٰی** پھر پھونکی جائیگی اس صور کے دوسری ہونگا کہ یہ صود و ستر کہ اس میں سب زندہ ہو جائینگے اور کہتے ہیں کہ **وَيَسْمَعُونَ وَاَوْصُو وَاَوْصُو وَاَوْصُو** سنا جائیگا تو انکی کیفیت یہ ہو کہ خدا تعالیٰ ہر اہل کو حکم کرے گا وہ دنیا میں آئے گا سماں پر اور انکی باطن میں ہوگا اور انکو دوسرے ہونگا ایک اور ایک نیچے اور فرق درمیان و نو ہونگا ایسا ہوگا کہ جیسے زمین و سماں میں فرق ہو اور جسوقت ملائکہ ہر اہل کو دیکھینگے کہ دنیا کی طرف جاتا ہو اور سب راہ اسکے صوبہ ہو تو کہہینگے کہ خدا تعالیٰ نے زمین کے اور سماں کے باشندوں کی موت کا حکم دیا پس ہر اہل بیت اقدس حضرت پر اترے گا اور کہہ کی طرف ہکا مٹہ ہوگا اور جسوقت میں کہے ہوئے انکو دیکھینگے تو کہہینگے کہ خدا تعالیٰ نے انکو زمین کے باشندوں کی موت کا حکم دیا ہے پس ہر اہل صوم میں ایک ہونگا ایک اور ان صوم میں آواز ہر طرف میں تلخ زمین کی جو طرف انکی میں متصل ہے پس کوئی جاندار زمین پر باقی نہ رہے گا کہ جس قدر میں سب جائینگے اور بعد انکی اس طرف سے آواز تلخ کی جو طرف کہ ان صوم کی سماں متصل ہے اور ان آواز جس قدر کہ جاندار سماں پر ہیں سب جائینگے مگر ہر اہل کہ وہ باقی رہے گا پس انکا خدا تعالیٰ ہر اہل کو کہ مر جا تو وہ بھی جائیگا اور دیر کرے گا سب راہ رمودہ رہینگے جس وقت تک کہ خدا جانتا ہو کہ مر جائیگا خدا تعالیٰ انکو پس مضطر ہے کہ انکو اور حرکت کرے گا اور حکم کرے گا ہر ہونکو پس وہ نہ ہوگا اور چلیں گے اور یہ مراد ہے ان قبل سے کہ یوم متولہا و متولہا سیرا اور دلی جائیگی زمین کن میں کہ جس پر گناہین ہو ہیں یہی ظاہر ہو چکی ہوئی ہوگی کہ انہیں ہر ہونگا اور نہ دخت ہو جیسے کہ پہلو مرتبہ بچائی گئی تھی اور ہو جائیگا عرش اسکا بانی پر جیسے کہ اول مرتبہ تھا انکی قدرت اور عظمت کے ہر وقت

اس آیت میں ان کا صوبہ ہونے کا ذکر











احمد حمید اور بعض کہتے ہیں کہ نام سہ کا ہی اور اہل کو فہم سوا عام کے الفا کو انکی پڑھا ہی اور باقیوں نے فتح سے نازل کتاب میں نازل کرنا  
تھا کہ **مِنْ اللّٰہِ** جانب سے اور نازل خبر بتا دینا مخدوف کی ہو اور مبتدا بھی ہو سکتا ہی اور بن اہل خبر انکی یعنی نازل کرنا کتاب خدا کی جانب سے ہے  
**الرَّحْمٰنُ** کہ غالب ہے وہ اپنی بادشاہی میں **الْعَلِیْمُ** جاننے والا سرچیز کا غفر **الذَّیْ** نبی بخشنے والا گناہ کا اس شخص کے کہ جو بہ نیت خالص اور رسول  
سے تمنا و رکھتا ہو اور خدا کی طاعت میں مصروف ہو **قَابِلُ التَّوْبِ** اور قبول کرنے والا توبہ کا وسطی مومن گنہگار کے اور وسطی مشرک کے اگر شرک کو اپنی ترک  
کر کے خدا اور پیغمبر پر ایمان لائی اور توبہ جمع تو سبکی ہی یا مستحکم **شَدِیدُ الْعِقَابِ** سخت کرنے والا عذاب کا وسطی اس شخص کے کہ جو ایمان لائے کسیے ہمار کر رہی  
اور گناہوں سے توبہ نہ کرے اور اس صفت کا ذکر بعد مغفرت صفت کے وسطی ہے کہ بندہ مغفرت پر تکیہ کر کے گناہوں میں شغول نہ ہو بلکہ چاہے کہ مہیا و خوف و نوکھو  
**ذِی الطُّوْلِ** صاحب فضل و رحمان کا پونہ پندرہ طرح طرح کی نعمتیں بخشتا ہی اور یہ سب اللہ کی صفتیں بعد واقع ہوئی ہیں ابن عباس سے منقول ہی کہ  
خدا بخشنے والا ہی اس شخص کا کہ کہی لا الہ الا اللہ اور سخت کرنے والا عذاب کا ہی اس شخص کے کہ جو نہ کہے لا الہ الا اللہ اور صاحب طول ہی یعنی بے نیازی اس سے کہ نہ کہے  
**لَا اِلٰهَ اِلَّا ہُوَ** ہمیں کوئی معبود قابل ستائش کے سوا اس شخص کے کہ جس میں وہ صفات مذکورہ ہیں **لِیْہِ الْمَصِیْبُ** طرف ایک ہے پھر سب  
وہ اس کے لئے عمل کے فرمانبردار کو تو درجات بلند عطا کرے اور نافرمانوں کو عذاب میں گرفتار کرے اور جو وقت معلوم ہوا کہ قرآن خدا کا نازل کیا تھا تو  
انکی پیروی واجب ہے اور انکی حکام پر عمل کرنا لازم ہے اور ان میں جھگڑا اور جوں چار کرنی حرام ہے **مَا یُجَادِلُ** نہیں جھگڑا کرتے ہیں **فِیْ اٰیَاتِ اللّٰہِ**  
یہ ج آیتوں خدا کی کہ وہ آیتیں خدائی ہیں **اِلَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا** اگر وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور خدا کی نعمت کا انہوں نے انکار کیا اور مراد ان جگہ ہی سے ہے کہ جو کفار  
قرآن کی دلیلوں کے دفع کرنے واسطے عناد اور انکار سے جھگڑا کرتے تھے اور حق کو ڈھانچا جاتے تھے نہ وہ جھگڑا کہ جو علما انکی معافی کی تحقیق میں کرتے ہیں اور  
اس سے حکام کے کمالی میں اس کے دفع کرنے واسطے گفتگو کرتے ہیں اور جناب سو خدا نے فرمایا ہی کہ لعنت کئے گئے ہیں جھگڑا کر نیکیا دین میں بان پرستہ  
پیغمبر کی اور جو کوئی کہ جھگڑا کرے آیات خدا میں وہ کافر ہے اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اور دوسری وہیت میں بھی ہی کہ جھگڑا کرنا قرآن میں کفر ہی اس سے  
بھی اور جھگڑا باطل ہے نہ وہ جھگڑا کہ جو دین ثابت کرنے واسطے ہوا اور عناد اور انکار لوگ باوجود حال جو نعمتوں الہی کے جو اپنی کفر اور انکار پر کرتے تھے  
ان سے فرماتا ہی کہ **فَلَا یُغْنٰیْکَ لِسٰتِکَ** پس اس سے کہ نہ فریوے جو جھگڑا محمد صلعم **نَقْلُہُمْ** پھر ان کافروں **فِی الْاَلٰدِیْہِ** ہی جھگڑا نہ کرے واسطے  
تجارت کا جو یہ شام کے اورین کے شہر وین جاتے ہیں ان بڑی بڑی منافع حاصل کرتے ہیں تیری خاطر میں انکی تو نگری اور مال داری بلکہ یہ نہ گزری کہ میں تو یونہی  
چھو دوں گا اور ان کے چھوڑنے سے یہ نہ جانتا تھا کہ میں انکو عذاب کروں گا بلکہ یہ انکو واسطے باعث نجات عذاب ہی اور انکا وہی حال ہوگا جیسے کہ  
**کَذَبْتَ** قبلہ تم قوم کو جھٹلایا اپنی قوم کے **وَ اَلْاَحْرَابُ** اوتو ملت تھی نے **مِنْ بَعْدِہُمْ** جیسے انہو پیغمبروں کو مثل قوم عدا و اور غزوہ کے  
اور غیر انکی وہ ملت **کُلِّ اُمَّۃٍ** اور قصد کیا ہر ملت نے **بِرَّسُوْلٍ** ساتھ پیغمبر ہی کے **لِیَاْخُذَہُمْ** تاکہ پکڑیں وہ انکو اور سزا دیوں اور  
قتل کریں **وَجَادِلْہُمْ** اور جھگڑا کیا انہوں نے پیغمبر کے **بِالْبَاطِلِ** ساتھ باطل گفتگو کے کہ تم پیغمبر نہیں ہو اور تم مثل سہار آدمی ہو اور فرشتوں کو  
اس پیغمبر کے کیوں نہ بیجا اور یہ جھگڑا تھا پیغمبر کے **لِیُدْحِضُوْا** تاکہ باطل کر دیں ساتھ اس باطل گفتگو کے وہ الحق سخن  
حق کو کہہ سکی پیروی جب سے **فَاْخَذَہُمْ** پس پکڑ لیا میں ان کو جو کہ پیغمبر کو جھٹلاتے تھے عذاب میں اور ہر ملت کو ایات تم کا عذاب یاد دہیو تو کہ  
**فَکِیْفَ کَانَ عِقَابُہُمْ** پس کیوں تھا عذاب میرا انکو اور عتاب کے بعد یا تم مخدوف ہو **وَ کُلُّ لَکَ** دوسری ہی جیسے کہ جب تھا عذاب  
میرا پہلی ملتوں ہی ہی **حَقَّتْ** تم سے **کَلِمَۃٌ** لک سخن عذاب پروردگار تیرے کا **عَلِی الدِّیْنِ** کفر و کفر ہوئی ہیں  
تیری قوم میں اور جھگڑا انہوں نے جھٹلایا **اَنْہُمْ اَصْحٰۤاءُ النَّارِ** اس کے تحقیق وہ مسابہن و نزع کے ہیں یعنی تحقیق وہ دوزخ میں ہی وہ ہیں اور تم میں  
میں لہ تم ہی اور کلمہ رب کو اہل مینہ اور ابن عامر نے کلمات تک پڑھا یعنی کفار پہلی ملتوں اور حال کے سب و زخیں حل ہوئے ہیں تیری جھگڑا اور جھگڑا کہ پیغمبر کو  
کچھ نقصان نہیں ہے اور خدا کی طاعت و عبادت و تسبیح کرنا بہت ہیں **یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ الْعَرْشَ** وہ ہیں انکا میں اس کو موجب حکم خدا کے

عزل کے عزم و طول اور حاملان عرش کا ذکر

وَمَنْ حَوْلَ الْكَافِرِ جُودُكَ اَرَدَ اَنْ يَكُونَ مِثْلَ مَا كُنْتَ فِيهِ سَبَّحُ لِلَّهِ الَّذِي فِي يَدَيْهِ مَصِيرُ الْكَافِرِ  
 تعریف پروردگار ہستی کو یوں قرار دینا کہ میں نے اس کے ساتھ اس خدا کے اور عقائد کرتے ہیں اس کی وحدانیت اور قدرت اور پروردگار ہونیکار یہ کہ سب  
 مخلوقات پاکیزہ اور تمام ملائکہ میں بگزیدہ اور خاص ہیں اور وہ خدا میں اپنی زبان کو ترک کرتی ہیں جس کو کہنے اور ترک عبادت کہنے ان کفار کیسے کہ بدتر خلاق کے  
 میں کچھ نقصان نہیں ہے اور عرش کو اجازت فرشتوں اٹھانے میں قیام کے روز اٹھنا اٹھانگے اور کہتی ہیں کہ خدا کا حکم کرتا ہی فرشتوں کو کہ وہ ہر صبح اور شام عرش  
 کے اٹھنا ہوتا فرشتوں کو سلام کرتے ہیں اسی تعظیم اور بزرگی کی وجہ سے اور کہتی ہیں باؤں میں اٹھنا ہوتا کو ساتویں میں ہیں اور سرانگی ہوتا کو ساتویں میں  
 اور اٹھنا کو اطراف سے باہر نکل گئی ہیں اور عاجزی اور زاری میں مشغول ہوتے ہیں اور نہایت طحیری سے سرسبز ہوتے ہیں اور نظر اپنی ہرگز اوپر کو نہیں  
 کرتے ہیں اور حاملان عرش کہتے ہیں کہ سب فرشتوں سے زیادہ عاجزی کریں گے ہیں اور ساتویں آسمان فرشتوں جیسے آسمان کے فرشتوں سے زیادہ عاجزی کرتے  
 ہیں اور خدا سے دُشے ہیں اور جیسے آسمان کے فرشتوں سے اور پانچویں آسمان کے فرشتوں سے اور پہلے آسمان کے فرشتوں سے اور پہلے آسمان کے فرشتوں سے اور پہلے آسمان کے فرشتوں سے  
 ہو کہ دریا ملائکہ کے اور عرش الہی کے ستر ہزار حجاب میں اور تمام ملائکہ بھیجاں حجاب کو صلیح خدا میں مشغول ہیں اور آسمان کے طبقوں میں ہر فرشتہ میں شمار کی  
 سو خدا کا عرش کیسے معلوم نہیں ہے اور نہج اہل امان میں لکھا ہے کہ بعض فرشتوں ایسے ہیں کہ ہمیشہ سجدہ میں رہتے ہیں اور یہ سب زیادہ مقرب رکھا خدا میں اور بعض  
 ایسے ہیں کہ رکوع میں رہتے ہیں اور کبھی کبھی اٹھتے ہیں اور یہ حاملان عرش ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ صلیب میں ہوتے ہیں اور یہ ہرگز عرش کے رہتے ہیں اور بعض  
 کرتے ہیں کہ ملائکہ عرش کی طرف نہیں دیکھتے ہیں اور یہ ایک لاکھ ہفت فرشتوں کی ہے کہ پیچھے ان فرشتوں کے ہیں کہ جو عرش کو گھیرے ہوئے ہیں اور وہ ہاتھ پر  
 ہاتھ دھری ہوئے ہیں اور کہتی ہیں کہ خدا کا عرش کونسا ہے اور ایک ہزار ستر سو پید کیا ہے اور ایک ہزار پانچ سو کے دوسرے ہاتھ ہر قدر فاصلہ ہے کہ اگر پندہ بہتیز آریو  
 ہوا لاکھ برس اور ایک ہفتیں ہے کہ اٹھ لاکھ برس تک اڑی تو ایک ہزار سے دوسرے ہاتھ پانچ سو کے اور فرشتوں کے کہ جتنے کے جتنے عرش کو پیدا کیا تو تمام فرشتوں کو  
 حکم پہنچا کہ اٹھو اور حاملان عرش کے کاندر ہر رکھو جبریل نے ایک شہ پڑا اور کہا کہ سبحان اللہ اور یہاں سے ایک گوشہ پڑا اور کہا کہ الحمد للہ اور  
 ہر اقل سے ایک گوشہ پڑا اور کہا کہ لا الہ الا اللہ اور عزرائیل نے ایک گوشہ پڑا اور کہا کہ الحمد للہ اور عرش کو ملائکہ نے اٹھا کر حاملان عرش کے کندھ پر رکھا اور جو  
 حاملان عرش کو ہکا بوجہ بہت بھاری معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اعلیٰ تعظیم وہ گرانی انکی نہایت سبک ہو گئی اور جو مومن بندہ کہ ان  
 کلمہ کو کہار کی تو حاملان عرش کا اور سب فرشتوں کا انکو نامہ اعمال میں لکھیں اور گرانی دنیا اور آخرت کی آپس سبک ہو جائے اور رحمت خدا میں غرق ہوا تو  
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکہ وہاں جہاں عرش کا اور اٹھنا ہوتا کو ساتویں میں ہیں  
 جانو تم کہ خدا کا عرش کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے  
 اور ہر منہ میں کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے اور کونسا ہے  
 بنفشتا ہے اور ہر قدر بڑا عرش کہ خرقا میں کہ ایک فرشتہ ہی اور اسکے اتنی ہزار ہیں اور ہر ہر دوسرے ہر ایک اتنی ہزار برس کی آہ کا فاصلہ ہے انکی خاطر میں گورم  
 طول اور عرض عرش کا دریافت کروں خدا کا عرش کونسا ہے سوال کیا کہ ہر کو میرے دو چند کرنے کے قبول کیا اور وہ ایک لاکھ اور ساٹھ ہزار برس کی آہ آڑا اور  
 اتنی ہزار مرتبہ سست ہوا اور پھر خدا کا عرش کونسا ہے دو چاہی خطاب پہنچا کہ ہر خرقا میں اگر تو تمام عالم کے گزرجا تک پروا کرے تو ایک ہاتھ عرش میرے بھی تو  
 پرواز نہ کیا ہو خرقا میں لے کہا کہ سبحان بی الاعلیٰ و بجدہ حق تعالیٰ نے حکم کیا میری شہت کو کہ میں تسبیح کو سجدہ میں کہ میں تاکہ ثواب خرقا میں کا کو حاصل ہو  
 اور حاملان عرش یعنی عرش کے اٹھنا ہوتا فرشتوں ہر ایک ایک کان دوسری کان تک شہ ہزار برس کی آہ کا فاصلہ ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے  
 فرمایا ہے کہ کوئی چیز عرش سے زیادہ خوف کی ہوئی خدا نہیں ہے اور انکی تسبیح میں ایک ہی کہ اعوذ باللہ من غضب اللہ و اعوذ باللہ من عذاب اللہ و اعوذ باللہ من  
 نعمۃ اللہ اور کہتے ہیں کہ جو حق خدا کا عرش کو پیدا کیا تو فرشتوں کی خاطر میں گزرا کہ کوئی چیز عرش سے زیادہ بھی بڑی ہوگی حق تعالیٰ نے اس کا پناہ کہ  
 پیدا کیا کہ اتنی ہزار برس عرش کے چاروں طرف سے بیچ میں لیلیا اور ہزار ہزار عرش سے عورتا ہی زیادہ تھا اور وہ شہ ہزار ہزار عرش سے عورتا ہی اور شہ ہزار ہزار







الْيَوْمَ نَجْزِي آج کے دن لاوا جائیگا کل نفس بہ نفس بما کسبت ساتھ ہی کے کہ کسب کیا ہو اسے اور عمل کیسے نیک یا بد کا  
ظلم الیوم نہیں ظلم ہو آج کے دن نہ ثواب کسب کیا جائیگا اور نہ عذاب کسی پر زیادہ کیا جائیگا بلکہ موافق عمل کے جزا ملے گی اور نہ کسی کو دوسرے کے  
گناہ میں گرفتار کیے اور نہ نیکی کی بدی جزا دیوے گی **إِنَّ اللَّهَ** تحقیق کہ خدا **يُخَالِصُ** خلاص کرے جس کا حساب بدلے لے والا حساب کیا ہو کہ پھر تہی سب کا  
حساب لیگا کہ جسے جناب امیر المومنین علیہ السلام کہہ چکا کہ ایک مرتبہ ہی سب کا حساب کیونکر لیا فرمایا کہ جیسے کہ ایک مرتبہ سب کو روزی دیتا ہوا اور ایک شخص کا  
حساب دوسرے شخص کے حساب کو منع نہ کرے گا اور منقول ہے کہ حضرت سوختہ صلعم نے فرمایا کہ حقا اُن وزر کیسا کہ میں بادشاہ جزا دینے والا ہوں سزاوار  
نہیں کہ کسی کو بہشتیوں در دروز فیض نہیں کہ کسی بظلم کیا ہوا اور وہ بہشت میں یا دوزخ میں داخل ہو یہاں تک کہ میں ملامت کا اُسے لوں اور بعد اسکو  
یہ آیت تلاوت فرمائی کہ **الْيَوْمَ نَجْزِي** کل نفس اور اب بند و نکو بنو خوف لاتا ہے کہ **وَأَنْذَرَهُمْ** اور ڈرانا تو محمد صلعم کافروں کو **يَوْمَ**  
**الْآزِفَةِ** دن نزدیک آنے سے یعنی قیامت کے دن کہ وہ نزدیک ہے اُسے تو کافروں کو **إِذَا الْفُلُوكُ** جہت کدول کو گونجی خوف اور  
دہشت سے اُسے **لَدَى الْخُنَازِرِ** نزدیک حلقوں کے ہونے کے باہر ٹھیکے اور نیچے کو ہر ایک کا **ظِمَامُ** کپڑا کہ غم اور غصہ میں بھری ہو ہو کر  
اُسے دواور یہ حال واقع ہوا **مَالِ الظَّالِمِينَ** نہیں وہ ظالم کہ نیکوالوں کی قیامت کے دن **مِنْ حَبِيرٍ** کوئی بگناہ مہربان کہ غلام  
اُسے دفع کریں **وَلَا تَشْفَعُ لَهُمْ** اور نہ سفارش کریں والا کہ کہا ماما جاؤ وہ یعنی یہاں شخص سفارش کی قبول کیا جائے اور حضرت امام محمد علیہ السلام  
نے فرمایا کہ کوئی مومن یہاں نہیں کہ گناہ کرے اور بعد اُنکو وہ گناہ اُنکو برانہ معلوم ہوا اور پھر نام نہوا اور تحقیق فرمایا کہ سوختہ صلعم نے کہ کفایت کرتی ہے تو یہی  
نعمت اور پشیمانی بعد گناہ کے اور فرمایا کہ جس شخص خوش ہوئی کسی کفری اور رنجیدہ اور پشیمان کری بدی کرنی پس مومن ہو چکا ہو اگر کوئی کہ نہ پشیمان ہو  
ابو گناہ پر کہ جو اُسے کیا ہو تو پس مومن نہیں ہے اور نہیں جب وہ ظالم اور بد شکار فرماتا ہے کہ **مَالِ الظَّالِمِينَ** جسے لا شیعہ بطالع  
**يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ** جانتا ہے خدا چوری سے نظر کرنی انکھوں اور خائنے مصدقہ مثل کا ذبہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ خائنے صفت اہل کی ہو اسکو  
مضات کر دیا ہر طرف اہل کے یعنی خدا جانتا ہے انکھوں خیانت کر نبوا الیونکو جو کہ چوری سے نظر کرتے ہیں سچ پر کہ جیگر کرنی حرام اور ان عباس بن علی  
ہو کہ خیانت اور چوری انکھوں کی وہ کہ پھر دوسرا ان ایک جگہ کے مینا ہوا اور کوئی عورت ادھر گزری وہ مرد اُن عورت کی طرف پوشیدگی سے نظر کرے گا  
کہ انکھوں سے اُنکو دیکھو اور حضرت صادق علیہ السلام خائنے الایمن کی معنی میں فرماتے ہیں کہ کسی چیز کی طرف طرح سے نظر کرے کہ گویا کہ نہیں نظر کرتا ہے پس خدا پر  
کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ جانتا ہے چوری سے نظر کرے **وَقَاتِلِ** اور **الضُّدَّ** وہ اور اُن چیز کو کہ پوشیدہ رکھتے ہیں سینہ میں یعنی جو چیز  
آونی کے دل میں ہو اُنکو بھی جانتا ہے اور فرماتا کہ **وَاللَّهُ يَقْضِي** اور خدا حکم کرتا ہے بالحق ساتھ حق رہتی کے جزا دینے میں اعمال نیک  
اور کو اظلم کسی پر نہیں کرتا ہے **وَالَّذِينَ يَدْعُونَ** اور وہ لوگ کہ پکارتے ہیں معنی پرستش کرتے ہیں **مِنْ دُونِهِ** سوا اُس کے غیر نکو وغیر  
**لَا يَقْضُونَ بَشَيْئًا** نہیں حکم کرتے ہیں سوا کسی چیز کے ہوا کہ وہ چہرہ ہوں کیا حکم کریں **إِنَّ اللَّهَ** تحقیق کہ خدا **هُوَ السَّمِيعُ** وہ  
سننے والا ہر بند و نیکی با دیکھو **الْبَصِيرُ** دیکھنے والا ہر فعلوں کو کہ اُنہی چوری سے نظر کرتے ہیں اور کہ تہیہ شکر کو دیکھو **أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي**  
نہیں مابہ ہو ہیں وہ کھار قریش فی الارض بیچ زمین نام دین کے مابہ تجارت کے **فَيَنْظُرُوا كَيْفَ** پس کہیں کہ کوئی مومن عاقبت  
**الَّذِينَ كَانُوا قَبْلَهُمْ** بھلا ان کو نکا کہ تھے وہ پہلے کے نہ ہوا کو چلائے تھے مثل علوا و مود کے کہ شہر اُن لوگوں کے رستہ میں نے اُن کا لٹا  
**هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ** تھے وہ زیادہ سخت اور قوی ان کہ والوں سے **قُوَّةً** قوتیں **وَأَنَّا** اور **نَاثِرُونَ** اور **فِي الْأَرْضِ** زمین کے جسے  
بڑی قلعہ اور مکان اور شہر بنائے تھے اور قوت اور آثار اتمیر واقع ہو ہیں یعنی اسے ہر قوی اور بڑی دست آویز ہوا اور چلائے کہہ ہو سکا جس وقت عذاب آئیں  
نازل ہوا **فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ** پس پکڑ لیا اُنکو عذاب میں **بِأَنَّهُمْ** بسبب گناہوں کے اور طرح طرح کے عذاب میں قمار کو جو مارا گیا  
**وَمَا كَانُوا لَهُمْ** اور نہ تمنا ہوا کہ **مِنَ اللَّهِ** عذاب آوے **وَأَقِمْ** کوئی چاہیو مالا کہ عذاب کہتے ہیں **ذَلِكَ** وہ پکڑنا اور عذاب کرنا

۲۷







موتی ایک آدمی تھا اسے کیا خوف تھا بلکہ فرعون کو بھی خوف تھا کہ ایسا نہ ہو میری بادشاہی بگاڑ دے اور خرقہ میں نہ غرق ہو کلام سنا تو پھر نصیحت کرنی شروع کی  
**وَقَالَ الَّذِي آمَنَ** اور کہا میں شخص ہوں کہ ایمان لایا تھا یعنی خرقہ میں نہ کہا کہ **يَا قَوْمِ هِرَاقُومَ سِرِّي اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ عَظِيمٍ**  
 میں خوف کرتا ہوں اور ہر تہا ہر موتی کے جھٹلانے کے سبب سے اور انکو قتل کر کے باعث سے **مِثْلَ يَوْمِ آلِ فِرْعَانَ** مثل روز ہلاک ہونے والے ہوں  
 گزری ہوئی کے یعنی میں خوف کرتا ہوں کہ جو عذاب پہلی آیت میں جھٹلانے اور قتل کر کے باعث سے نازل ہوا تھا کہیں تم بھی مثل انکو اُن عذاب میں مبتلا ہو  
**مِثْلَ دَابِ قَوْطِرٍ** مثل دھوپ نوح کے کہ طوفان جزا لگی تھا **وَعَادِ** اور مثل عادت عاود کے کہ جزا لگی ہوئی سخت تھی جس سے وہ ہلاک ہوئی  
**وَتَكُونُ** اور مثل قوم کے کہ وہ آواز سخت جبریل سے ہلاک ہوئے **وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ** اور وہ لوگ کہ جو ان کے مثل قوم کوٹا اور صحابیہ کے دھوکے  
 کہ یہ سب عذاب میں قمار ہو کر ہلاک ہوئے یعنی عادت اور طریقہ خدا کا اس طرح جاری ہے کہ جسے اسکی پیروی نہ کرے گا عذاب لگے گا اور نبیوں کو کھانا کر  
 پھینکا ہے اور جو خوف ہے کہ اگر تم بھی ایسا کرو گے مثل ہلاکوں کو تو عذاب میں قمار ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے **وَقَالَ اللَّهُ تَزِيدُ** اور نہیں خدا کہ ارادہ کریں  
**ظُلُمًا لِّلْعِبَادِ** ظلم کو بڑھانے کے یعنی خدا آپ ظلم نہیں کیا ہے کہ بدوں گناہ کے کہ عذاب کیا ہو بلکہ عدالت کی توحش میں وہ اپنی اعمال کی  
 جہت سے ہلاک ہوئے تاکہ بھی چاہئے کہ ظلم نہ کرے تاکہ عذاب محفوظ رہے اور اب عذاب آخرت ڈراتا ہے اس طرح سے کہ **يَا قَوْمِ هِرَاقُومَ سِرِّي اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ عَظِيمٍ**  
 دھوکے کو فریاد کر کے پکارا اور کوئی کسی فریاد کو نہ پہنچا اور یہ کہ نہ آدھی کہ فلا نائیک ہے اور فلا نابہی اور یہ کہ دوسری بہشتیوں کو پکاریں کہ ہمیں  
 پائی گراؤ یا جو کچھ کہ ٹکڑی دی ہو خلع چنانچہ سورہ اعراف میں گزرا ہے **يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ** جس دن کہ پھیری جاوے گی تم حساب کی جگہ سے  
**مُذَبِّحِينَ** پیٹھ پھیرنے والے ہو کر طرف دوزخ کے اور یہ کہ بھانپنے والے ہو دوزخ سے اور بدترین حال واقع ہوئے **قَالَ لَكُمْ مَن يَهْدِي اللَّهُ**  
**مَنْ يَهْدِي اللَّهُ** عذاب خاص من کا صحنہ کوئی بچا نیوالا کہ عذاب کسی دفع کرے اور نہ کو اپنی حمایت میں کہ **وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ**  
 جس کی کو گمراہی میں چھوڑ دے خدا اس کے عذاب اور اٹھلکی جہت اور نہ تامل سے خدا کی وحدانیت کی دلیلوں میں **فَمَا لَهُ لَن يَهْدِي** وہ اس کے  
**مِنْ هَادٍ** کوئی راہ دکھلا نیوالا کہ راہ راست کی طرف پہنچا **وَلَقَدْ جَاءَكُمُ نُوحٌ وَاسْمُ** اور لہذا تحقیق آیا تھا ہر باس یوسف بن یعقوب  
**مِنْ قَبْلِ** پہلے ہی **بِالْبَيِّنَاتِ** ساتھ دلیلوں و شواہد کی اور معجزوں ظاہر کے کہ ہر ایک فرعون موتی کے زمانہ کا وہی فرعون ہو سکتا ہے زمانہ کا  
 تھا اور فرعون ایک گھوڑا قیمتی جو رکھتا تھا وہ مر گیا تھا اور یوسف کی عاصی وہ گھوڑا زندہ ہو گیا تھا اس جہت فرعون یوسف پر ظاہر میں ایمان لایا تھا  
 اور بعد مر یوسف پھر فرعون ایمان پھر گیا تھا اور موتی کے زمانہ تک زندہ رہا تھا قبل کہتا ہے کہ یوسف پہلے ہی تھا ہر باس یا معجزہ لیکر کہ ان  
 معجزہ نہیں ایک معجزہ یہ تھا کہ گھوڑی کو اسے زندہ کر دیا تھا اور پہلے ہی شہر خوار کی پالندہ کی گواہی تھی اور بعضوں کے نزدیک عوین موتی  
 فرعون یوسف کی اولاد میں تھا جس قبل اسکی حال سنجیدہ تھا کہ یوسف تھا ہر باس بن معجزہ لیکر آیا **فَمَا لَكُمْ فِي شَكٍّ مِنْ يَوْمٍ**  
**مَّتَلَّحًا** کو پہلے ہی سے کہ لایا وہ تھا ہر باس تاکہ وہ دلیلوں و شواہد کی اور حکام شرع کے تھوکتے **اِذَا هَلَكَ** یہاں تک جہت مر گیا وہ  
**قُلْتُمْ** کہاتے تھے **مَنْ يَهْدِي اللَّهُ** کہ کوئی نہ ہو کہ **لَنْ يَضِلَّ اللَّهُ** ہرگز نہ ہو کہ **مِنْ بَعْدِهِ** پیچھے ہی سے **سَوَاءٌ** کسی چیز کو  
 یعنی تھی یہ کہ جہت ہر یوسف کا کہنے کی بات کہ کہنے نہ سنا تو اب کوئی ایسا نہ آئیگا کہ دعویٰ پیچھے کا کرے پس اس طرح تم گمراہی میں ہو **كَذَلِكَ**  
 ایسی ہی جیسے کہ تم شک رہے گزرتی جہت گمراہی میں ہے ایسے ہی **يَضِلُّ اللَّهُ** گمراہی میں پڑا نہ ہو گیا خدا تعالیٰ اسکی شک و عذاب اور حد سے  
 گزرتی جہت اور توفیق نہیں بخشتا **مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ** اس شخص کو کہ وہ حد کو گزر نہ آئے اپنی عباد اور انکار میں **مُتْرَاةٌ** شک نیوالا  
 معجزات ظاہر اور روشن میں جن کو توحید خدا و ربوبیت پر غمیر و طالت کرتے ہیں بسبب وہم اور نہ تامل کر کے جہت ان معجزوں و دلیلوں میں گمراہی میں پڑا ہو  
 دیکھا خدا شک کر نہ آئے **وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ** ان لوگوں کو کہ جہت کرتے ہیں معجزوں **فِي آيَاتِ اللَّهِ** بیچ نشانوں خدا کے اور انکی باتوں کے

دفع کر نہیں اور پوشیدہ کر نہیں بغیر سلطان تاہم بدھن پس کے کہ آئی ہوئی اس بلکہ محض بیرونی لوگوں کو جھکاتے ہیں کب بہت  
 بڑا ہو وہ جھک کر اگر متفقاً باعتبار وقتی اور منجی کے عند اللہ نزدیک کے و عند الذین اصلا و نزدیک ان لوگوں کو ایمان  
 لائے ہیں خدا اور رسول پر اور مقتضائے واقع ہو یعنی خدا بہت دشمن کہتا اگر جھکے کو اور دشمن بھی ہو دشمن ہیں انہی بزار میں کذاب ایسی  
 یعنی جس کے ہر کئی ہو خدا ان لوگوں کو دلون کہ وہ علامت ہو کہ گفر کی ایسے ہی یطبع اللہ مہر کہتا ہے خدا واسطے نشانی کفر کے علی کل  
 قلب متکثر جبار اور ہر دل تکبر کر نیگا سرکش کے کہ جس نے فراموشی خدا کی سرکشی کی ہو اور غیور کے ہوتے ہیں بلند اور بزرگ جانتا ہو تاکہ  
 اس علامت اور نشان سے فرستے فرق کریں نہیں منین اور جہوت خرقیل نے نصیحت کو یہاں تک پہنچا یا تو فرعون خوف کیا کہ ایمان ہو کہ نصیحت کو کو دلوں  
 ان کریں لوگوں کو دوسرے میں مشغول کیا چنانچہ خدا فرماتا ہو کہ وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون اور دوسرے کہ یا ہا مان اتن لی  
 ہا مان بنا تو اٹھ میرے معماروں کو تو حکم کر کہ وہ بنائیں اٹھ میرے صرحا ایک محل کہ وہ بہت بلند ہو لے کے شاید کہ میں ابلعہ الکسباب  
 پہنچوں ہوں کو اسباب السموں راہوں ہا مانو کو اور دہانے آمانوں پہنچوں فاطلہ لیس ظلم ہو نہیں الی الہ موسیٰ طرف  
 خدا کو موسیٰ کے اور دیگر نہیں سکو اور احوال اور اوضاع کو دریافت کرے کہ موسیٰ کا دعویٰ معلوم ہو کہ وہ آمان کے خدا کو خبر دیتا ہے اور جس نے فاطلہ کو  
 منصوبہ تھا اور باقیوں مرفوع پس چون ہا مان کہا کہ تو میرے اٹھ ایک محل بنائے میں پہنچ کر آمانوں پہنچوں اور موسیٰ کے خدا کو دیکھوں والی  
 لاطنہ کا ذباط اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اس موسیٰ کو دروغ کو پیغمبری کے دعوے میں اور خدا کو نہیں جو کہتا کہ خدا آمان پیدا کرے والا ہو  
 یہ گفتگو ان کی کر کی جاہلوں کے دھوکا دینے کی تھی اور نہیں تو وہ خوب جانتا تھا کہ آمان پر جانا ممکن نہیں اور فرعون نے محل کا بنانا شروع کیا اور موسیٰ نے  
 اس کی مناجات کی خطاب آیا کہ تم گنہگار ہو اور دیکھو کہ تم کہہ کر تے ہیں جس نے متعالیٰ نے بعد تیار ہو کر اس محل کو گرا دیا چنانچہ تفصیل اس کی سورہ قصص میں گز  
 گئی ہے و کذلک اور یہی ہے جیسے کہ شیطان آراستہ کرتا ہے اعمال بد کو نظر میں بگاڑ دے اور ایسی ہی زین لفرعون آراستہ گئی تھی  
 فرعون کے سوء عملہ بدی علی اس کی و صد اور بند کیا گیا تھا وہی شیطان ہو بند کیا تھا عن السبیل راہ حق و راستہ کو کہید  
 فرعون اور تہا کہ فرعون کا محل کے بنانے میں لوگوں کو دھوکے میں لکرا اور یا باطل کریم موسیٰ کی دیلوں الافی ثباب گمراہی تباہی اور  
 ہلاکتے وقال الذی امن اور کہا اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنی خرقیل نے بعد ان فرعون کو کہا اپنی قوم کو لوگوں کہ یا قوم  
 ای قوم میری اتبعون بیرونی کرو تم میری آھد کہ وہ کہلاؤ گے میں تم کو سبیل الرشاد راہ رستی کی اور طریقی خدا و رستی کا  
 کہ وہ ایمان لاتا ہو موسیٰ پر اور انکو پیغمبر برحق خدا کا جانتے یا قوم ای قوم میری راہ درست یہ کہ انہا ہدہ الحیوۃ الدیسی  
 اس نہیں کہ یہ زندگانی دنیا کی متاع زخاوند تہوڑا ہی کہ جلد فنا ہو جائیگا اور وبال اٹھاتی رہیگا وان الآخرة ہی ان القرآن اور  
 تحقیق کہ آخرت گھر ٹھہرے اور آرام کے ہمیشہ کا یہ کہ کبھی کسی طبع کو فنا اور زوال نہیں ہے تو جسے کہ اس گھر فانی کو اس گھر باقی پر اختیار کرتے ہو تم  
 من عمل سبیل کوئی کہ عمل کے بڑا فلاجی بن بدلا دیا جائیگا وہ اکاملا ہا کرماندگی ہو کہ زیادہ اس ظلم اور وہ  
 خدا پر نہیں ومن عمل صالحا اور جو کوئی کہ عمل کرے نیک میں ذکر آوائی مرد کو یا عورت یعنی عمل کے فیلا امر ہو یا عورت ہو  
 وھو مؤمن اور حال یہ کہ وہ مؤمن ہے فاولئک ہیں لوگ مومن نیک عمل کرنے والے ہیں یدخلون الجنة داخل ہوں بہشت میں  
 اور جس نے بدخلون کو طعنہ یا اور فتح غاصی پر صابے یزقون فہا روزی ہو جائیگے وہ مومنین صالحین ہیں بہشت کے نعمت کی نعمتوں کی بغیر  
 حساب جسماں رے شمار پس ابلیس کا چند و چند ہو گا زیادہ اتحقاق ہو اور جہوت فرعون کو کہ یہ کلام خرقیل کا سنا تو سمجھے کہ خرقیل برائی  
 بیان لایا ہو اور فرعون کی پریشانی سے دست بردار ہو کہ انوقت خرقیل کو ملامت کے کہ کہا کہ تجھے عیسے کہ فرعون کو چھو کر دیکھ کر شخص کی عبادت کو تو متا کر تے ہو  
 خرقیل نے چھو کر نصیحت کی اور کہہ کہ یا قوم اور قوم میری مائی کیا ہو میرے کہ آذلوکم لی الجحۃ بلاؤں میں تم کو

نہ







[illegible]

ع



گناہ نہیں کرتے ہیں صغیرہ اور نہ کبیرہ اور یا یہ کہ خدا کی طرف سے تعلیم بھی ہے مگر توفیق کی اگرچہ کوئی گناہ صادر نہیں ہوا لیکن کچھ کمزوری کے خدکے  
 رو بروئے تین گناہوں کے مغفرت کو خدا سے طلب کہ موجب یاقینی درجات کا ہے اور کچھ عارضی زنجاری کو بہت دست کھتا ہے اور یا یہ کہ  
 اگر تو طرح سے کہیں تو کچھ لوگ بھی تیری تیری ہی طرح کہیں اور اپنی بخشش چاہیے کہ تسبیح اور سبح کرنا تو بے فائدہ ہے بلکہ نیکوئی سے  
 تعریف و شکر پر رہنا اپنے کے بالحق والی کار میں صبح کے یعنی سات اور دن ہمیشہ خدا کو پائیزی سے یاد کر اور بعضے کہتے ہیں کہ مولا کے  
 نماز چھگانہ ہے اور جناب صلعم سے رویت بیان کرتے ہیں فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبکہ یوں کر صبح کے ایک ساعت اور بعد عصر کے ایک ساعت تاکہ  
 نہایت کروں میں کچھ کہ قصور تیرا عباد تیری حاجت کو قبول کروں دیکھتے ہیں بیوی سوخند صلعم کو جھکرتے تھے اور کہتے تھے کہ تو بہادر صاحب  
 نہیں بلکہ مسیح و جلال ہمارا صاحب ہے اور جو بادشاہ تیری اور شاہ کی اس کے عہد مدائن کی اور بادشاہی ہو چھٹکا اور وہ انکشافی  
 ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے جتنے یہ آیت نازل کی کہ **إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ فَتَحِقُ لَهُمْ** کہ  
 جہالت میں ہیں چنانچہ توفیق سے خدا کے بغیر سلطان آگاہ بدون حجت اور دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس دلالت کرتی ہو انکے  
 دعوے کے صحیح ہونے پر کہ جلال کی نبوت کو ختم اور تیری نبوت کو وہ باطل کہتے ہیں یا یہ کہ یہ آیت عام ہے ہر جگہ نازل کے وہ کہ وہ یوں ہوں خدا  
 شریکین کہ ہوں **إِنْ فِي صُدُورِهِمْ نَبِيٌّ** سچ سینوں ان کا رہیو یا مشرکین کے **أَلَا كَذِبٌ** کہ کج اور کشتی اور خوں بالظلمی  
 کی اور آرزو نبوت کی اپنی قوم میں کہتے ہیں **مَا لَهُمْ بِالْغَيَةِ** نہیں ہیں پیچھے وہ انکو بلکہ خدا تعالیٰ کو دلیل اور خدا کے کاف استغناء  
 باللہ پس بنا دہ چاہ تو ساتھ خدکے اگر خدا اور جلال کے شرا و فتنہ سے کہ وہ ایک مخلوقات خدا میں سے ہے پس ہر جگہ پناہ ساتھ خدا کو چاہو  
**إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ** تحقیق کہ وہ ہے خدا سننے والا تیری باتوں کی البصائر دیکھنے والا ہے ہر فعلوں کا اور آیات خدا میں جو جگہ کر کے  
 تھے میں مقصود انکا اس سے بکار کرنا قیامت کا تھا اور بعد انکے کہ **كُلُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** اہم پیدا کرنا آسمانوں کا  
 اور زمین نزدیک ہے اکثر بہت زیادہ **مِنْ خَلْقِ النَّاسِ** پیدا کرنے آدمیوں کے سے بچ کوئی کہ قدرت کہتا ہو ہر قدرتی ہی  
 چیزوں کے پیدا کرنے پر بدون وجہ دینے کے کہ جس سے انکو بنائیں تو بیشک وہ آدمی کو بھی دوبارہ پیدا کر سکیگا پھر سے کہ اکی صلا اور ماقہ کہ وہ شی  
 ہے اس کے پاس مخطا اور موجود **وَلَكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ** اور لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ہیں یہ آدمی دوبارہ پیدا  
 کرنا بہت آسان ہے خدا نزدیک ہو سکی کہ سبب جہالت اور غفلت کے نہیں تامل نہیں کرتے ہیں اور جلال کے حال میں ہا بہت بیکار رہتے ہیں کہ  
 ایک جامع سے رسوخ صلعم سے اس کے حال کو دریافت کیا فرمایا کہ وہ آدمی ہے اور آدمیوں کے قد میں زیادہ بلند ہے اور بدن میں بہت قوی ہے اور ایک  
 آنکھ کہتے ہیں کہ علامت انکی ظاہر ہو چکی ہے کہ آدمی انکو نکلنے سے تین برس پہلے خط میں بتا ہوں رسالہ اول میں جو کچھ بارش ہوا اس ایک تالی  
 پیر اور جو کچھ زمین میں لگے انیس سے ایک تالی نگاہ رکھو اور دوسرے سال میں وہاں ہی پیر اور تیس سال میں وہاں ہی مینہ برسے اور نہ مینہ کوئی  
 دانہ اوگے اور نہ گھاس نکلے کٹر جانور بھوک کی شدت سے مر جائیں اور ابوا مائے رویت کی ہے کہ ایک نے رسول خدا صلعم خطبہ پڑھتے تھے اور خطبہ  
 میں اکثر ذکر و جلال کا تھا اور از جملہ فرمایا حضرت کہ لوگو زمین میں جلال کے فتنہ کو کوئی فتنہ زیادہ نہیں ہے اور خدا کے حسن غیر کہ یہ کچھ اکی بہت کو  
 و جلال کے فتنہ سے خوف نہ لو یا اور میں بغیر آخر الزماں میں و نیم مہلت آخرین ہو ممکن ہے کہ بہار وقت میں جلال باہر نکلے اگر میں موجود ہو گا تو انکو جنتوں  
 الزام دوں گا اور اگر تم ہو تو کوشش کرو کہ انکو الزام دو اور جنت انکے نکلنے کا وقت قریب ہو تو شام اور عراق کے دو بہاروں کے درمیان باہر نکلے اور جب  
 رستہ انکو نکلے روانہ کرے اور پیغمبری کا دعویٰ کرے اور بعد پیغمبری کے خدائی کا دعویٰ کرے اور انکی دونوں انکھوں کے درمیان لکھا ہو کہ اللہ میں  
 رحمت اللہ یعنی نامید رحمت خدا اور جو میں انکو دیکھے اکی منہ پر حق کے اور جادو کی ہمراہ بہت ہو اور کٹر آدمی انکی بیوی کریں جسکو خدیتا  
 چکاھے اور ہمراہ انکی بہت مودع ہو اور جو میں انکی فرخ میں گناہ ہو تو چاہے سوہ احمد پڑھو کہ آگ نہیں اترنے کرے قدرت انکی بادشاہی کی چالیس روز

و جلال کے خروج کا ذکر

ہوگی اور بعضے ان وزوں میں سے مقابلہ میں چند سال کے ہو گئے اور بعضے کتر ایک سال سے اور بعضے مقدار چند ماہ کے بعضے برابر ایک ہفتے کے اور بعضے برابر ایک دن کے اور بعضے برابر ایک ساعت کے اور روز آخر ہر ایک کے جتنی دیر میں جو بنشاک کو اگ لگے اور دیوانگی ہمراہ ہو گئے کہ آدمی کوئی صحت میں نہ تھا جس میں جسکے ماں فریاد کرتی ہوں تو اسے کہہ دیا کہ اگر تیری ماں اور باپ کو زندہ کر دوں تو میرے پروردگار ہونیکا تو اقرار کر گیا وہ کہہ دیا کہ ہاں قرار کر دیا تھا دیووں میں سے جو کہ اسے ہمراہ ہیں وہ شخص اسکو ماں اور باپ کی شکل بن جائینگے اور اسکو کہینگے کہ ای فرزند پیروی اکی کر کہ یہ تیرا پیدا کرنا والا ہے اور سب شہر و نگر و جال اپنے زچم کر گیا مگر مکہ اور مدینہ کو اور حبوبت قصد انکا کرے تو آہان سے ایک فرشتہ آئینکا کہ کہو اس سے منع کر گیا اور بوقت ایک لڑکہ آئینکا اور کوئی منافق مدینہ میں سے گیا سب باہر چلا گئے اور دجال کی پیروی کر گئے اور آدمی اسے و زکوروں خلاص کہینگے ام شریکے کہہ کہ یا رسول خدا اسے فرمادیں کہیں کہاں سوچنے فرمایا کہ بیت المقدس میں پناہ لی جائینگے اور دجال اسکا محاصرہ کر گیا اور صاحب الزماں علیہ السلام اپنے ظاہر ہوئے نماز صبح کے وقت اور اقامت کہہ لگے ہمراہ نماز میں شمول ہو اور حبوبت نماز صبح فارغ ہو گئے آہان زمین پر گئے اور صاحب الزماں کے پیچھے نماز پڑھو اور دروازہ شہر کا کھولیں اور ہمراہ دجال کے شہر بزار پہنچی ہوں اور حبوبت حضرت عیسیٰ شہر سے باہر گئے تو دجال بہل گئے اور اسکو اطراف مشرق میں پکڑیں اور مار ڈالیں اور فوجیں اسکی قلعوں میں پوشیدہ ہو جائیں اور وہ قلعے گویا ہو کر مونیوں سے کہیں کہ دشمن تمہارا کھار پیچھے پوشیدہ ہوئے ہیں اسروز مونیوں کفار سے بلا لیں اور دستا خدا و کینہ کو دلوں سے مونیوں کے دفع کرے کہ سب ہمیں دست ہو جائیں اور بعد اسکے کفار دنیا میں باقی نہ رہیں اور حضرت صاحب الزماں علیہ السلام کے ظاہر ہونیکا حال حق تعالیٰ غیرہ میں تفصیل سے لکھا ہے اور جب تعالیٰ مونیوں اور مشرکین کا ذکر کرتا ہے کہ **وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ** انہیں برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا یعنی کافر کہ جاہل اور غافل ہے اور حق تعالیٰ کی توحید کی دلیلوں میں قائل نہیں کرتا ہے وہ برابر مومن کے نہیں کہ وہ عاقل ہے اور خدا کو پہچانتا ہے پس کفر اور مومن برابر نہیں ہیں **وَالَّذِينَ آمَنُوا** اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر **وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک **وَلَا الْمُنَافِقُ** اور نہ بدی کرنا والا برابر ہے یعنی مومن نیک برابر کافر بدکار کے نہیں ہے کہ پہلا بہشت کے بلند درجوں میں ہو والا ہے اور دوسرا دوزخ کے طبقوں میں **قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ** کم ہے کہ جو نصیحت پکڑتے ہو تم ای کافرو اور اہل کوفہ نے تذکرہ نہ کیا کہ وہ تپا سچ پڑھا اور باقی اہل نیکو کہتے ہیں یعنی کم نصیحت پکڑتے ہیں کافرو اور قلیل صفت ہے مصدر مخذوف کی یعنی تذکرہ قلیل **إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَتُحْيِي الْقِيَامَتِ** قیامت آتی ہے کہ کیس طرح سے **كَارِيَتْ فِيهَا نَارُ** نیک ہی جگہ ہو انکو کے کٹر دلیلیں نقلی انکو واثع مچنے پر اور دلیلیں عقلی انکے ممکن ہو پر دلالت کرتی ہیں **وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ** لیکن اکثر آدمی کا یہ گمان نہیں تھا کرتے ہیں قیامت ہونیکا اور کفر و غیبت دلائل بندوں کے ایمان و عبادت میں فرمایا کہ **وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي** اور کہا پروردگار تمہارے لئے کہ کاظم مجھ کو اپنے سب مقصودوں اور حاجتوں میں **أَسْتَجِبْ لَكُمْ** قبول کرونگا میں انکو تمہارے اگر مصلحت ہو قبول کرنے میں ہوگی کہتے ہیں دعا کرنا کہو چاہئے کہ دعا بشرط مصلحت کری ہو کہ وہ کیا جانتا ہے کہ یہ سیر و طواف مناسب یا نہیں اور بعضی دعا کے قبول ہونے میں فساد اور قباحت ہے اور ہر عاقل کو قبول ہو کہ بعضی دعا کے قبول ہونے میں مصلحت نہیں ہے اور یہ اس مصلحت کو نہیں جانتا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ فضل عبادت دعا ہے اور کہنے ان حضرت پوچھا کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ خدا کے نزدیک کوئی شئی افضل نہیں ہے اس کے سوال کریں اور طلب کریں اسے انجیز کہ اس کے پاس اور کوئی چیز زیادہ دشمن نہیں ہے خدا کو اس کے سرکشی اور تکبر کے الکی عبادت اور اس طلبت کرے وہ چیز کہ انکو پاس ہے چنانچہ فرمایا کہ **إِنَّ اللَّهَ يَسْتَكْبِرُ عَنْ عِبَادِهِ** حق تعالیٰ جو لوگ کہ سرکشی کرتے ہیں عبادت میری ہو کہ مجھ کو وقت حاجتوں کے بچا رہے نہیں ہیں اور عاجزی و زاری کے گنا ہوئی اپنے بخشش نہیں چاہتے ہیں اور یا یہ کہ مجھ کو بد و حد نہت نہیں چاہتے ہیں **لَسَيْدٌ خَلَوْنَ جَهَنَّمَ** قریب ہیں کہ داخل ہو گئے وہ دوزخ میں اور ابو جعفر اور ابن کثیر نے سید خلوں کو بضم یا و دفع ظاہر ہوا یعنی فریاد کہ داخل کئے جائینگے وہ دوزخ میں کہ **أَنْحَرُ** ذلیل و خوار ہونیکا ہو کر اور یہ حال واقع ہوا اور عاذ بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام مینو پوچھا کہ کیا فرماتے ہو ان شخص کے حق میں کہ دونو مسجد میں جاتے ہیں ایک انیس سے اکثر جاتا ہوا

وعاين مشغول رہے اور دوسرے کثرتِ اوقات نماز پڑھتا فرمایا کہ دو بخوبی منبر عرض کی کہ لے فرزند رسول خدا میں جانتا ہوں کہ یہ جانوں کہ ان دنوں میں فتنہ  
 کوئی نہ فرمایا کہ وہ شخص کہ کثرتِ دعا پڑھتا کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ حقیقتاً فرماتا ہے اور دعویٰ ہے کہ جب تک ان الدین شکر و ن عن عبادتی سید غلوان جہنم و آخرین اور بعد  
 اسکے فرمایا کہ دعا عبادت ہے اور میرا مونس علیہ السلام فرمایا ہے کہ زیادہ دوست خدا کو سب اعمال میں غاہی اور جناب سو خدا صوم و ریت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا ہے  
 حضرت کہ اپنی حاجتوں میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کرا اور بہت ناری سے دعا کرو کہ دعا مقام قرار پکڑنے عبادت کا ہے اور کوئی مومن خدا کو بخاری مگر کہ دعا کی  
 قبول ہو دنیا میں یا آخرت میں اور اگر واسطے مصلحت کے دعا کی قبول نہ ہو اور حاجت الکی نہ رہی تو اسکے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا جب تک کہ گناہ کا کوئی امر  
 نہیں نہ ہو اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام روایت ہے کہ جبوقت بلا بندہ کی طرف متوجہ ہو اور وہ دعا کرے حقیقتاً جلدی ہو کر دور کرے اور اگر دعا کرے تو وہ بلا ہوا  
 نازل ہو اور مدت دراز تک ہو کہ چاہیے کہ تم ہمیشہ دعا کرو اور نہایت ناری اور غازی سے دعا کو پکارو اور حضرت صادق علیہ السلام کہنے سوال کیا کہ  
 خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ دعا دعویٰ ہے کہ جب تک اور ہم مضر اور بچارہ کو دیکھتے ہیں دعا کرتے اور وہ قبول نہیں ہوتی ہے اور مظلوم ظالم پر نصرت جانتا ہے اور  
 نصرت ہو کر واسطے نہیں ہوتی ہے اور خدا کی مدد نہیں کیا ہو فرمایا امام علیہ السلام کہ دعا پتھر نہیں دعا کرنا کوئی مگر کہ قبول ہوتی ہے دعا کی لیکن ظالم پس دعا کی تو روٹی کی ہے  
 اور لٹی پھیری گئی ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے اور لیکن حق والا پس جبوقت وہ دعا کرتے تو قبول کیجائی ہے اور بلا اس پھر دعا کیجائی ہے اور دو دعا کیجائی ہے اگر کہ  
 کہ نہیں جانتا ہے وہ اور یہ کہ اسکے واسطے دعا عرض میں اس مظلوم کے ثواب کے جمع کرے کہ وہ اکی حاجت کے روز یعنی بروز قیامت کام آویز اور اگر وہ مگر کہ جسکو  
 سوچنے طلب کیا ہے اسکے واسطے دعا نہیں ہے تو وہ امر خدا تعالیٰ کو نہیں تیار ہے اور مومن خدا کا بچا ہے والاکثر ہی جی طلب کیا ہے کہ نہیں جانتا ہے کہ طلب کیا ہے یا نہ کیا ہے  
 یا اسکے طلب کیا ہے نہیں خطا ہے اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ **اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ خَلْقَ حَقِّ شَيْءٍ** کہ پیدا کیا ہے اسکے **لَكُمُ الْبَيْتُ** واسطے دعا کہ شکر یا کہ  
**لَتَسْكُنُوا فِيهِ** تاکہ کرو تم آرام چاہتے ہو کہ کاروبار کی شقت **وَالنَّارُ مَبْصُرٌ** اور پیدا کیا ہے دن کے روشن کہ برجہ کو آئین بخوبی دیکھو وہ اپنے  
 کسب اور پیشہ کے کام کو آسانی سے کرو **إِنَّ اللَّهَ تَعْلِيْقُ كَخَلْقِ** و **أَفْضَلُ** لہذا صاحب فضل و بخشش کا ہے **عَلَى النَّاسِ** اور پرا دہیوں کے  
 رات اور دن کوئی فائدہ کیونکہ پیدا کیا ہے **وَلَكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ** اور لیکن اکثر آدمی **لَا يَشْكُرُونَ** نہیں شکر کرتے ہیں نعمت کا  
 اپنی جہالت **ذَلِكَ** وہ جو کہ اسکے ہی فائدہ کی چیزوں کے پیدا کرے خالص ہو گیا ہے سب شکر کیوں کہ **اللَّهُ ذِي الْكُرْ** خدا ہے پروردگار تمام مخلوق  
**كُلِّ شَيْءٍ** پیدا کرنا اور جزا کا آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ کوئی درمیان **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ** نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے  
 اس معبود کے **فَإِنْ تَوْفَكُونْ** پہن کہاں پھر جاتے ہو تم پرستش اسکی ہے طرف پرستش غم کے کہ قابل پرستش نہیں ہے **كَذَلِكَ** یہی  
 یعنی جیسے کہ یہ لوگ دین اسلام توجہ سے گئی ہیں ایسے ہی **يُؤْفَكْ** پھرتے پھرتے **الَّذِينَ كَانُوا** وہ لوگ کہ تھے ہمارے **يَا أَيُّهَا اللَّهُ**  
 ساتھ نشانیوں قدرت خدا کی **الْحَدِيثُ** انکا کہتے **اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ** خدا ہے جو شخص ہے کہ **جَعَلَ لَكُمُ الْكُرْ** خدا ہے پروردگار تمام مخلوق  
**قَرَارًا** ٹھہرنے کی جگہ **وَالسَّمَاءَ بَنَاءً** اور آسمان کو عمارت بلند مثل خیمہ کے زمین پر **وَصَوَّرَكُمُ** اور صورت بنائی تمہاری **فَأَحْسَنَ**  
**صُورًا** کھڑا پس چھٹا بنا یا صورتوں کو تمہاری آیت کہ آسمان کی صورت سب حیوانوں کی بہتر اور نیک تر ہے کہ سیدھا قہر بنا یا اور پوست ظاہر رکھا کہ بہتر بنا یا  
 نہیں میں اور ہاتھ پاؤں آپس میں سب کچھ اور بحالات اور کاریگری اور علم کا حاصل کرنا اس صورت میں کھا **وَدَرَسَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ** اور  
 روزی دی کہ پاکیزہ کھانوں کی شیرینی اور میوہ اور گوشت لذیذ **لَكُمْ** وہ جو کہ ایسے ہی جہان کی نیوٹا **اللَّهُ سَرِّبَكُمْ** خدا ہے جو حق ہے پروردگار تمام  
**فَبَارَكُ اللَّهُ** پس بگ ہے خدا اور برکت والا **سَرَّبَ الْعَالَمِينَ** پروردگار تمام کے لوگوں کا آسمانوں کا اور جنوں کا اور ملائکہ کا اور انکو  
 غیر کا ہو طوطا کا ہو کبوتر کا ہو سب محتاج الکی ہے **هُوَ الْحَيُّ** وہی ہوزندہ ہمیشہ کی زندگی کا اور سوائے سبنا ہو گیا ہیں **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ**  
**هُوَ** نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش سوائے اس معبود حقیقی کے **فَادْعُوْا** پکارو ہم بجا و نرم ہو اور پرستش الکی کرو **مُخْلِصِينَ** خالص کرنے والے ہو کر  
**لَهُ الدِّينَ** واسطے اسکے دین کو نہ کرنا کہ بے آمیزش دوسری چیز کے الکی عبادت کرو اور مخلصین حال واقع ہو یا اور کہ ہم میں ہدایت اور نعمت کی حاصل ہو جائے





گمراہی میں بڑا ہوا کذاک یہی یُضِلُّ اللہُ الْکَافِرِینَ چھوڑ دیتا ہے خدا کفر کرنے والوں کو سبک نہ لکھ رہے مجھو دنیا تمہارا کافرو  
 آج کے دن بگالتہم تفرحون بسبب سبب کی ہے کہ تم تم خوش ہوئے تھے فی الارض بیچ زمین کو بینی دنیا میں بغیر الحق ساتھ غیر  
 حق کے کہ وہ بت ہیں کہ جنگی عبادت سے تم خوش ہوئے تھے و بگالتہم تفرحون اور بسبب سبب کی تھے تم کہ نہایت خوش ہوئے تھے اس سبب پر کہ  
 انبیاء کو کرو بات پتھیں اور بلاؤں میں ہر گرفتار ہوں اور فرج اور فرح میں فرق یہ ہے کہ فرح تو حق کے واسطے بھی ہوتی ہے اور باطل کے واسطے بھی اور  
 اس واسطے کہ کو غیر حق کے ساتھ مقید کیا اور فرج بالکل باطل کے واسطے بھی ہوتی ہے اس واسطے کہ کو مطلق رکھا ہے اور کہا جائیگا ان مشرکوں کو کہ اَدْخُلُوا  
 الْاَبْوَابَ جَهَنَّمَ دُخُلُ مِیْمِ ہر کافرو دروازوں میں دوزخ کے خالیدین فیہا ہمیشہ سے وہ کہہ رہے ہیں اُس دوزخ کے قیاس  
 مَثْوٰی الْمُتَکَبِّرِینَ؟ پس یہی ہے وہ دوزخ جگہ تکبر کرنے والوں سرکشوں کی اور جہنم کے مشرکوں کے واسطے دروازے دوزخ کے تیار ہیں تو  
 قاصِدُہم پس صبر کر تو اور محمد صلعم اپنی قوم کی ایذا پر اور راہ حق پر ثابت قدم رہ اِنَّ وَعْدَ اللہِ تحقیق کہ وعدہ خدا کا دوستوں کی  
 مدد کرنے اور دشمنوں کے عذاب اور ہلاک کرنے پر دنیا اور آخرت میں حق حق ہے کہ بدون شبہ کے واقع ہوگا فَاِمَّا زینتِکَ پس اگر  
 دکھائیں ہم تجھ کو تیری زندگی میں بَعْضُ الَّذِیْ نَعِدُہُمْ بعض اہل عذاب کا کہ وہ وعدہ کرتے ہیں ہم اُن کفار سے پس ہر جزا کی ہے  
 چنانچہ جنگ بدر میں واقع ہوا کہ وہ قتل اور سیر ہوئی اَوْ تَتَوَفَّیْکَ یا اگر موت میں ہم تجھ کو اور محمد صلعم عذاب کے ظاہر ہونے سے پیشتر تو  
 فَاِلَیْنَا یَرْجَعُونَ پس ہر کافر کو ہم جانتے کہ وہ قیامت میں ہر جزائے اعمال کے ہم سے کیسے وہ بچی نہیں ہیں اور اُمّیں اِنَّ  
 شریعہ ہے اور تاہم اُن کے واسطے تاکید اور فاما زینتِکَ کی جزا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جزا فَاِلَیْنَا یَرْجَعُونَ ہے اور کہتے ہیں کہ کفار سو خدا  
 صلعم سے سوال کرتے تھے کہ تو پیغمبر ہے تو چھپوں کو زمین پر جاری کرے اور طرح طرح مہر کے باغ ظاہر کرے اور سوگ اُسے طلب کرے تھے چنانچہ سورہ  
 بنی اسرائیل میں یہاں ذکر ہے خدا تعالیٰ نے یہاں نازل کی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِسْلٰمًا وَلَہٗبًا یَنْتَظِرُ غٰیۡبُہٗمْ غٰیۡبُہٗمْ کو مِّنْ قَبْلِکَ  
 پہلے تجھے مِّنْہُمْ مِّنْ قَصَصِنَا عَلَیْکَ بعض انہیں سے وہ ہے کہ قصہ بیان کیا ہے ہماری اور پر ہے ہکا وَمِنْہُمْ مِّنْ نَّقَصْنٰہُمْ  
 عَلَیْکَ اور بعض انہیں سے وہ ہے کہ ہمیں قصہ بیان کیا ہے ہماری اور پر ہے ہکا اور شہر ہوا ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہیں اور حضرت علی سے رحمت ہے کہ  
 ایک پیغمبر جیسی تھا اُس کا قصہ خدا تعالیٰ نے بیان نہیں کیا ہے وَمَا کَانَ لِرَسُوْلِ اَوْ رَسُوْلًا وَّطُوْسِیْ پیغمبر کے اَنْ یَّکُوْنُ بَیِّنَۃً  
 یہ کہ لاؤ کسی معجزہ کو کہ انکی نبوت کی نشانی ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللہِ مگر ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے پس معجزہ دکھانا کسی پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہے اور نہ  
 انکی قدرت میں ہے کہ جیسا کہ کہلا لہٗ اگر خدا تعالیٰ مصلحت جانے تو معجزہ ظاہر کر سکتا ہے اس صورت میں جسے معجزہ کا سوال کرنا بے محل ہے اگر مصلحت میری  
 اُس کے ظاہر کرنے میں نہ ہوگی تو کیونکر تو دکھلا سکتا ہے فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللہِ پس بوقت امر حکم خدا کا ان معجزوں کے طلب نہ والوں کے عذاب کے واسطے  
 بعد ظاہر ہوئے لیلوں اسی پیغمبر کے تو قَضٰی حکم کا جائز الحق ساتھ حق کے درمیان مومنین اور کفار کے کہ کفار تو عذاب میں گرفتار ہوں  
 مومنین نجات پائیں وَخَیْرٌ مِّنْ اَلِکَ الْمُبْطِلِیْنَ اور نقصان پائیں سبب یہی ہوتی ہے ہر وقت باطل لوگ کہ جو بعد دیکھنے معجزہ نہ تھے پیغمبر  
 دوسرے معجزہ طلب کرتے ہیں نقصان میں ہوں اور ہنالک ہم زماں کی جگہ مذکور ہے اور اب اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے اللہُ خَدَّیْ  
 الَّذِیْ وَہ شخص کے جسے جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ پیدا کیا اور تمہارے چوپاؤں کو شل گاؤ اور گوشت خور سب اور شتر کے لِتَرْکَبُوْا  
 مِنْہَا تاکہ سوار ہو تم بعض پر نہیں سوار ہو سکتے و مِنْہَا تَاْكُلُوْنَ اور بعض کو نہیں سوار ہو سکتے گاؤ اور گوشت خور کے اور بعض پر نہیں  
 سوار ہو سکتے اور ساری بھی اُس پر کرو شل گاؤ اور شتر کے وَلَکُمْ فِیْہَا اَوْطٰی تہا کرنا ان چوپاؤں کے مَنَافِعُ فائدہ ہیں سب اُس کے شل  
 شیر اور بڑے اور سوا اُس کے وَلِیَسْلَغُوْا اَہْلَہُمْ تاکہ پیغمبر اور ان چوپاؤں کے حَاجَۃً فِیْ صُدُوْکِہُمْ حاجت کے تھیں کہ پیغمبروں کے  
 ہی یعنی اور پیدا کیا ہے واسطے تمہارا ان چوپاؤں کو تاکہ اُس پر سوار ہو کر اور اپنا ہالہ و کر جو حاجت کہ تمہارے دلوں میں سے تجارت کرنی یا حج و زیارت کرنا

یا اور کسی کام کو دیکھ کر یا قریب ہوں کو روانہ ہونا اس حاجت کو خواہ اسانی سے تم پہنچ جاؤ **وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ** اور اوپر ان جو پاؤں کے کشتی  
 صحران کی میں راہ پر کشتی کے کہ دریائیں میں **مَحْمُولُونَ** اٹھائی جاتے ہو تم کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری فائدہ کے واسطے اور تمہاری پہنچ دور کر کے واسطے  
 دونوں مقام کی سواریاں پیدا کی ہیں نہ سواری ہو کر دریا کو اور جہل کو دو کو کو تہائی سولے کرتے ہو اور اگر یہ صورت نہ ہوتی تو تمہاری واسطے سفر کرنا دریا کا  
 اور جہل کا دونوں کا دشوار ہوتا **وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ** اور دکھاتا ہے خدا کی آیاتہ نشانیاں قدرت و رحمت انہی کی **قَائِلَاتِ** آیات اللہ بس کوئی  
 نشانوں کو نشانوں خدا میں سے **تَتَكْرَرُونَ** تکرار کرتے ہو تم اور سبب نہایت غلام ہو کر قابل انکار کے جنہیں مرقع ہوا اسے کفار کے ڈرانے واسطے  
 فرماتا ہے کہ **أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ** چچ زمین عدا اور مرقع کے وقت تجارت تمام اور **فَيَنْظُرُوا**  
**كَيْفَ كَانَ** پس کیسے ہیں وہ کہ کوئی نہ ہو **عَاقِبَةُ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ** انجام ان لوگوں کا کہ پہلے نہ تھے کہ **كَانُوا** تھو وہ پہلی تھوں کے لوگ  
**أَكْثَرُ مِنْهُمْ** زیادہ انہوں میں **فَأَسَدْقُوهُ** اور سخت ترقوت میں اور دبہ میں **وَأَنَّا لَا فِي لَدُنْ** اور نشانوں میں **بِجْ** زمین کے بڑی  
 بڑے شہر اور قلعے مضبوط انہوں کے بنائے تھے اور قوہ اور آثار اور نوٹیں واقع ہو ہیں پس وہ لوگ شمار میں ان لوگوں کے زیادہ تھے اور قوت میں نہایت سخت تھے  
 اور زمین میں نہ ہونے بڑی بڑی نشانیاں تیار کی تھیں قلعہ اور شہر بنا کر لیکن باوجود موجود ہونے اور اسے سامان کے **فَمَا آخَرُهُمْ** پس یہ ہوا کیا  
 انہوں نے وہ دنیا کے **فَاكُنُوا لَكُمْ سَوَاءٌ** انہیں نے کئے تھے وہ کسب کیے کہ بڑی بڑے محل اور قلعے بنائے تھے اور مال و سپاہ جمع کرتے تھے **فَلَمَّا جَاءَهُمْ**  
**بِجْ** وقت کہ ان کے پاس **سَلَامٌ بِالْبَيِّنَاتِ** پیغمبر انکی ساتھ بخبروں ظاہر کے **تَوَفَّرُوا** خوش ہو وہ **بِمَا عِنْدَ هُمْ** ساتھ انہیں کے کہ نزدیک  
 انکی تھی **مِنَ الْعِلْمِ** علم سوا اور مراد انکی علم سے یا تو انکی عقیدے باطل ہیں عقائد پیغمبر و نبی نہ ہونیکا اور قیامت اور عذاب کے نہ ہونیکا کہتے تھے اور یا  
 انکو علم تجارتوں کا اور کسب کر کے کاغذ اور عقائد کہتے تھے کہ فائدہ کے حاصل کر نہیں سیکو مثل علم نہیں ہے اور یا انکو علم فلاسفہ کا تھا کہ سبب  
 اپنے علموں کے بنیاد کو تھیر جاتے تھے چنانچہ منقول ہے کہ حکماء یونان جس وقت نہیا کی وحی کو سنتے تھے تو انکو تھیر جاتے تھے اور انکی دفع اور سبک و برقرار کر نہیں  
 کوشش کرتے تھے اور اپنے علم کی نسبت انکو جہل جانتے تھے چنانچہ روایت ہے کہ جس وقت حضرت موسیٰ نے اپنی پیغمبری کو ظاہر کیا اور لوگوں کو طرف خدا کے بلانے لگی تو  
 سفراط حکیم کو لوگوں نے کہا کہ تو موسیٰ کے پاس کس واسطے نہیں جاتا ہے کہ علم دین سے حاصل کرے کہا کہ ہم علم خلاق سے آ رہے ہیں ہر کسی کے علم کی جہت نہیں ہے  
 پس وہ کھارے علم کی جہت جو غور تھی تو نہیا کی باتوں پر مبنی اور ٹھٹھا کرتے تھے **وَحَاقَ بِهِمْ** اور گھیر لیا انکو **مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَمْتَحُونَ**  
 انہیں نے کئے تھے وہ ساتھ انکو ٹھٹھا کرتے کہ عذاب کے جو بھار کرے تھے اور پہنچتے تھے انہیں مبتلا ہو **فَلَمَّا رَأَوْا** پس جس وقت دیکھا انہوں نے **بِأَسْنَانِ** خود  
 ہے کہ کوئی عذاب ہے جو ہمارے کو دنیا میں **تَقَالُوا** امانت کہا انہوں نے کہ ہاں لائے ہم باللہ **وَحَكَّةٌ** ساتھ خدا کے ایک ہے وہ بہ حال واقع ہو ہے  
**وَكَفَرُوا بِمَا كَانُوا يَمْتَرُونَ** اور کفر کیا جسے ساتھ انہیں کے کہ تھو ہم ساتھ انکو شکر کہ نہ ہو کہ ان چیزوں کو خدا کا شکر کہتے تھے اور وہ کہتے کہ جو کوئی شکر  
 کرتے تھے عبادت خدا میں **فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَفْعٌ** پس تھا کہ فائدہ دے انکو ہوقت ایمان انہیں **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** **بِأَسْنَانِ** جس وقت دیکھا انہوں نے عذاب  
 ہمارے کو ہو ہوا کہ وقت کیسے عذاب کے تکلیف شرع کی باقی نہیں مونی ہے بلکہ ساقط اور دور ہو جاتی ہے اور ہاں ہوقت کا معبر نہیں ہوا اور ہوا جس وقت طوفان جنگ  
 جل میں رخمی ہو گیا تو حضرت علی کو کہا بھیجا کہ میں بکریا ہوں تمہاری بیوی کے توڑنے سے حضرت علی نے فرمایا کہ یا س اور یا س کی توبہ قبول نہیں ہے  
 یعنی زندگی سے جو نا امید ہو ہوا اور عذاب کے جو دیکھا ہے توبہ کرتے ہو یہ توبہ تمہاری درگاہ خدا میں قبول نہیں ہوگی پس اسی حال میں ہ مرگیا اور مروان کے  
 تیرے وہ مار گیا تھا چنانچہ مروان طلعہ کو قابو میں کیا کہ اپنے غلام سے کہہا کہ اسے عثمان کے قتل میں کوشش کی تھی ایک تبر مجھے کہ کہ میں باعوض عثمان کے خون کا  
 قتل ہے لوں میرے دونوں عاتقہ کے شکر میں تھے طلعہ بھی اور مروان بھی اور علی سے یہ لڑتے تھے پس غلام نے مروان کو تیر دیا تو اس کے تیر مارا وہ اپنی ضرب میں لا گیا  
 اور شل اس کے اسنت کی کتابوں بھی ٹکڑے سے چانچہ دفع لھا لھا میں نام ان کتابوں کا مرقوم ہے پس وقت کیجئے عذاب کے ہاں لانا مقبول نہیں ہے **سُنَّةُ اللَّهِ**  
 طریقہ کہ خدا کا ہے کہ وقت نازل ہو خدا کے کوئی بیان تو ہاں لانا مقبول نہیں ہے **الَّتِي قَدْ خَلَتْ** وہ طریقہ کہ تحقیق کر رہے **فِي عِبَادَةِ**

وہ تیرے تیرے جانے



بہج بندوں کے پہلی منزل پر **خَیْسَرُ هٰذَا** اور نقصان کا ہو ہی اچھا کہ یعنی ہوتے غلبے کا **الْكَافِرُونَ** کفر کرنے والے بسبب  
 فیض ہوتے ایمان کے اور حضرت امام رضا علیہ السلام کیسے بوجھا کہ فرعون کس سبب غرق ہوا وہ تو ایمان لایا تھا آخر وقت میں اور سزاوار کیا تھا خدا کی حد  
 کافرا یا کہ ہو غرق ہوا کہ وہ عذاب کو بھگتا ایمان لایا تھا اور عذاب کو بھگتا ایمان لانا قبول نہیں ہے اور یہ حکم خدا تعالیٰ کا ہر لوگوں پہلوں اور پچھلوں میں  
 چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلما راوا باسنا اور دونوں آیتیں تلاوت فرمائیں اور منقول ہے کہ ایک دفعہ انی نے ایک رستہ میں گزرا کیا تھا وہ گرفتار ہو کر متوکل  
 باوشاہ عباسی کے پاس آیا متوکل نے چاہا کہ نہیں جاری کئے وہ عذاب کے خوف سے مسلمان ہو گیا کہنے تو کہا کہ اے ایساں کے شرک کو باطل کر دیا اور  
 کہنے کہا کہ اے ایساں میں جہنم میں جاؤ گے اور کہیں وہ کہیں کہہا بطرح ہر عالم ایک حکم دیتا تھا متوکل نے حضرت ام علی نقیؑ کی خدمت میں کھا امام علیہ السلام کے  
 جواب میں لکھا کہ اے کھڑو کو بکریں یہاں تک کہ وہ مرجا جس وقت وہ جواب لکھا کہ اس نے اچھا تو اس کے علم کے بھار کیا اور کہا کہ یہ وہ حکم ہے کہ نہ خدا کی کتاب میں  
 اور نہ پیغمبر کی حدیث میں دوسرے بار متوکل نے امام علیہ السلام دریافت کیا حضرت نے بعد بسیم اللہ کے بھی دونوں آیتیں لکھیں متوکل نے حکم دیا اے کھڑو اے کھڑو کو ب  
 ہوئی کہ وہ مر گیا **سورة حم السجدة** یہ سورہ کی ہے اور اس میں آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ حم سجدہ  
 پڑھے اس کے قیام کے روز نور ہوگا برابر درازی نگاہ کے اور اس روز وہ بہت خوش ہوگا اور لوگ دنیا میں اس کی مرتبہ کی آرزو کریں گے اور اس سورہ فضیلت  
 بھی کہتے ہیں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کی تفسیر پہلی سورہ میں گزر گئی ہے اور اگر حم نام اس سورہ کا ہو تو  
 معنی اے کہ یہ ہیں **تَنْزِیْلُ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** نازل کیا گیا ہو خدا بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور اس صورت میں حم مبتدا ہے اور بعد اس  
 پہلی خبر ہے کہ تمام آدمیوں پر اور اگر یہ نام اس سورہ کا نہیں ہے تو تنزیل مبتدا ہے اور کتاب کہ بعد اس کے ہے وہ خبر آئی ہے اور بتایا ہوا مقدر کی خبر بھی  
 تنزیل ہو سکتا ہو یا یا تنزیل یا سو تنزیل **کِتَابُ فَضْلِكَ اَیَّانَہُ** کتاب کہ تفصیل کی گئیں ہیں تبدیل اس کی حرام کے اور حلال کے یا نہیں  
 اور رغبت دلانے اور ڈرنے کے بیان میں اور وعدہ بہشت اور وعدہ دوزخ کے بیان میں اور نصیحت و قصوں کے ذکر میں رسول اکو کہ **وَ اَنَّا**  
**عَرَبٌ بَلَدٌ** قرآن عربی یعنی بنی ہاشم اور قرآن حال وقوع ہے اور عربی صفت ہے یعنی وہ کتاب قرآن ہے عرب کی زبان میں **لَقَوْمٌ لَّعَلَّکُمْ**  
 وسطی اس قوم کے کہ جہاں آؤ معنی کو اور اس کے مقصود کو سمجھیں **بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا** خوشخبری دینے والا اور وہ قرآن عمل کرنے والوں کو اُسیلہ و ڈرانہ والا ہے  
**اِنَّ لَکُمْ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّمَنْ یَّرٰی** اور باوجود ان بزرگ صفتوں کے **فَاَنْتُمْ حٰزِلٌ** پس نہ پہنچا اس کے قبول کرنے سے  
**اَلَا تَسْمَعُوْنَ** پس نہ سنے میں قبول کرنے کا نون سے اور اس میں نازل نہیں ہے **وَقَالُوا**  
**اَدْعٰیہُمْ اِلٰی اٰیٰتِہٖ** دل ہر پہنچے ہر پہنچے **وَمَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ** اچھے کے کہ کہلاتا تو بظہر فلان یعنی قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سمجھتے  
 ہیں **وَفِیْ اٰذَانِنَا وَقُرْاٰنِہِمْ کَانَ ذٰلِکَ** بوجہ قرآن کے سننے سے کہ جو کچھ پڑھتا ہے نہیں سمجھتے ہیں **وَمِنْ بَیِّنٰتِکَ حٰجٰتِہُمْ** اور دین  
 ہمارا اور دین تیرا ایک ہے کہ ہم تم پر نہیں سمجھتے ہیں مثلاً ان کی دوزخ میں سمجھنے قرآن کے اور نہ تھا کہ ان کے حکام پر پہنچے تاکہ دل کو بڑھیں میں اور  
 کانوں میں آکر لانی ہو کہ نہیں سمجھتے ہیں ہاں اور سننے میں آکر نہیں سمجھتے ہیں اور دین میں اور دین میں سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ کیا اور چھپے اس  
 پر وہ جا کر کہا کہ اے محمد تو طرف سے اور ہم ان جانب ہیں **فَاَعْمَلْ بِلِسٰنِکَ** کر تو پڑ دین **بِرَاٰتِنَا عَامِلُوْنَ** تحقیق ہم عمل کر رہے ہیں ان ہی زبان سے  
 یا یہ کہ تو ہمارے دین کے باطل کر نہیں سکتا کر اور ہم تیرے دین کے باطل کر نہیں سکتے ہیں اور یہ کہ تو ہماری ہلاکت میں کوشش کر اور ہم تیری ہلاکت میں کوشش  
 کرتے ہیں **فَلَا** کہ تو ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم ان بظہر فلان کہ **اَنَّمَا اَنَا سَوَّءٌ لِّکُمْ** نہیں کہ میں **بَشِیْرٌ مِّثْلُکُمْ** آدمی ہوں مثل تمہارے نہ فرشتہ ہوں جن کو جس کی  
 بات تم سمجھو بلکہ تمہاری جہش ہوں کہ میری بات کو غور سے سمجھتے ہو اور کسی امر کو کہ عیض کو نہیں بلاتا ہوں بلکہ مضمون کے بلانا کا یہ کہ **یٰۤاٰیُّوْحٰی**  
**اٰتِیْ** وحی کی جاتی ہر طرف سے ہر کہ **اَنَّمَا اَلْهٰکُمْ** سو اے کہ نہیں کہ مبعوث ہمارا **اِلَہٗ وَ اَحَدٌ** معبود ایک ہے کہ عیض کے ہر کہ نہیں کہ کتاب ہے  
**فَاَسْتَقِیْمُوْا اِلَیْہِ** پس سید ہر طرف سے کہ کہ **اَلَا یَاۤاٰتِیْہٗ** اور خالص کی عبادت کرو **وَ اَلَا تَغْفِرُوْا** و غنیمت ہمارے ہر کہ نہیں کہ ہر کہ نہیں کہ

ع ۱۲

سورة حم السجدة

الْبَیِّنٰتِ



چو کا اور ایسے ہی سب حیوانات میں کوئی تو بھل کھاتا ہے اور کوئی بھڑا اور حقیقتاً انسان قتل کا نام ایام رکھتا ہے یہ چاروں سوئے انسان ہیں  
 برابر ہیں اس سوال کر نیوالوں تھلجوں کہ جو روزی انبی خدا سے طلب تھے ہیں ہوا کہ ہر ایک روزی اپنی حد سے طلب تھے خواہ زبان مقال سے خواہ زبان  
 حال سے اور بعضے کہتی ہیں کہ یہ ہیں چاروں کے زیادتی اور نقصان جواب سوال کر نیوالوں کہ وہ چاروں کوئی بوجھتے ہیں کھانا کتنوں میں  
 زمین کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ کہ اسکے اندر ہے کھانا اندازہ کتنوں میں کیا ہے اور توار کو ابوجھنے مرفوع پڑھا ہے مبتدا محذوف کی خبر مقرر کر کے یعنی ہی  
 سوار اور یعقوب کے مسور پڑھا ایام کی صفت مقرر کر کے اور باقیوں کے منصوب پڑھا ہے مفعول مطلق فعل محذوف کا مقرر کر کے یعنی ہستی سوار افسانے  
 ہیں بعض آدمی کہ خدا تعالیٰ نے زمین کو یکشنبہ اور دو شنبہ کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو سہ شنبہ کو اور درختوں کو پانچ شنبہ کو اور آسمان کو چھ شنبہ کو اور ملاقا  
 اور آسمان کے رستاروں کو ملائکہ اور آدم کو جو کہ **اَسْتَوٰی** پھر قصد کیا خدا نے اس کو پیدا کرنے کے **اِلٰی السَّمَاءِ** طرف آسمان کو پہنچانے کا کہ  
 پیدا کیا بعد پیدا کرنے زمین اور ان چیزوں کو جو آسمان پر اور اندر ہیں **وَهِيَ دُخَانٌ** اور وہ آسمان دھواں تھا اس کی ذریعہ پانی کے بخارات  
 اور کھم مفسرین لکھتے ہیں کہ حقیقتاً نے بعد پیدا کرنے زمین اور پہاڑوں اور درختوں وغیرہ کے ایک ہر سنبہ پیدا کیا اور وہ بدی کی نظر سے اس کی طرف  
 دیکھا وہ پانی ہو گیا اور بعد اس کی آگ ابھر غالب کی کہ اس سے وہ جوش میں آیا اور اس سے ایک بخار نکلا اس کو پانی پر رکھا اور پانی کو بسبب کیا اس سے بخار سے  
 آسمان کو پیدا کیا بلند کر کے اور اس سے آسمان پر زمین کو پیدا کیا اور جس وقت آسمان اور زمین کو دو کو پیدا کر لیا تو **فَقَالَ لَهَا وَالاَرْضَ مَعَهَا**  
 اس کے ساتھ اور اس کے ساتھ کہ **اَتَكِي** اؤ تم دونوں فرما بھاری میری میں کچھ کہ میں تم کو حکم کرو **وَصَوَّعَا** اور کھانا رغبت سے باکراہت سے اور  
 یہ دونوں لفظ مصدر ہیں اور قائم مقام حال کے واقع ہوئے ہیں یعنی رغبت یا ناخوشی سے کچھ کہ میں تم کو حکم کروں **فَكُلَا** اور اس کی جگہ سے ہو کہ جو ابن  
 عباس سے روایت ہے کہ آسمان کے کھانا چاند اور ستارے تجھ میں سے پیدا کی ہیں اس کو تو ظاہر کر دے اور زمین سے کہا کہ جو نہر میں اور درخت تجھ میں ہیں ان کو تو ظاہر کر دے  
 اور مراد اس کا ظاہر کرنا ہی قدرت کے کمال کا ہے اور جس وقت آسمان اور زمین کے حکم ہوا تو **قَالَ تَكَلَّمَا** ان دونوں نے کہ **اَتَيْنَا** اور کچھ کہ **فَرَاغَا**  
 فرما بھاری کر نیوالوں ہو کر اپنی رغبت سے یہ حال واقع ہوا اور کسی شخص نے سوال کیا حضرت ماہر رضا علیہ السلام کہ خدا تعالیٰ کے سوا جن اور آدمی کے سوا کون سی کلام  
 کیا ہے فرمایا کہ زمین اور آسمان چنانچہ فرمایا کہ **قَالَ اَتَيْنَا طَائِعِينَ** اور منقول ہے کہ جس وقت حق سبحانہ نے خطاب میں کیا تو پہلے زمین کے بعد جواب دیا کہ  
**اَتَيْنَا طَائِعِينَ** اور بعد اسکے جو زمین کے اس کو متصل تھی اور اسکے بعد اس کو متصل کے متصل سے پہنچ جواب دیا اور اس کی سبب کہ بعد اہل اسلام کا ہوا  
**فَقَضٰی** پس بنایا اور اندازہ کیا **اَنكُم سَبْعَ لَكُمَا** سات آسمان **فِي يَوْمَانِ** دو دن کے معنی دو وقت میں ایک وقت چھ  
 پیدا ہوا اور دوسرا آخر پیدا ہوا اور سبب سلوات حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہیں وہ دو روز کہ جنہیں آسمان پیدا ہوا ہے چھ شنبہ اور جمعہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ  
 حقیقتاً نے چھ شنبہ کو آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور جمعہ کو آفتاب اور مہتاب اور اہل ساعت خیر میں دم کو اور ہی و زمین قیامت کو قائم کر کے **وَاَقَامَ**  
**اَلسَّمَاءَ اَمْرَهَا** اور وحی کی بیج ہر آسمان کام آگے کچھ کہ اس کا پیدا کرنے سے ارادہ کیا ہے اور جو کچھ کہ اس سے ہوسکی تدبیریں اور مصلحتیں اور یہ کہ ہر  
 آسمان کے ملائکہ کو حکم کیا ہے ایک طرح کی عبادت کا **وَرَبَّيْنَا السَّمَاءَ اَللّٰی** اور زمین کی ہنسنے آسمان دیکھ کہ وہ آسمان اور بعد اس کے  
 ساتھ چرائوں کے یعنی ساتھ ساتھ روئے کہ مثل چرائوں کے وہ روشن ہیں اور اگرچہ سب ستارے آسمان قل میں ہیں لیکن آسمان قل میں سب کھائی زمین  
 اور اس کی آتش ہو رہی ہے اور خدا فرمایا کہ زمین کی ہنسنے آسمان نزدیک کو ساتھ چرائوں کے **وَحَفِظْنَا** اور نگاہ رکھنا شایستگی کہ جو  
 ملائکہ کے کلام سننے کو اور چاہتے تھے اور محفوظ رکھا ہے سب آفتوں سے اور حفظ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور جناب سے سوئے صلعم نے فرمایا کہ ستارگان  
 میں اسے آسمان کے ہنسنے والوں کے اور اہلیت میری آسمان کے ملائکہ کے ہنسنے والوں کے پس جو وقت جاتے ہیں ستارے تو جاتے ہیں آسمان کے ہنسنے والے اور جس وقت علی باقی  
 اہلیت میری دنیا تو چلے جائیں سب میں کہ ہنسنے والے ہیں معلوم ہوا کہ قیامت تک اہلیت رسول میں کوئی شخص میں پر موجود ہے یہ ثابت ہوا ہے  
 موجود ہونا صبا الزمان علیہ السلام کا زمین پر اور دنیا اہلیت خالی نہیں **ذٰلِكَ** وہ سنی جو مذکور ہے آج تک کی عجیب سے پیش **تَقْدِيرُ**











پھر ملک الموت کہتا کہ ظکر تو پس نظر کر تلمیہ تو دیکھتا محمد اور علی کو اور انکی اولاد اطہرین کو علی عین میں اس وقت ملک الموت کہتا کہ کیا دیکھتا تو انکو کہ  
یہ سوار تیر اور امام تیری ہر یک یہاں منشیان اور اس کڑیو کڑی تیری ہیں کیا پس صبی ہوتا ہے اور غرض میں نکو جہاں نیامیں تو چھوٹا ہی وہ کہتا ہے کہ ہاں تم سے  
خدا کی بہت مراد قول حق تھا سو ہے ان الذین قالوا ربنا اہتد ثم اتقوا متزل علیہم الملائکہ ان لا تخافوا ولا تحزنوا پس جو کچھ لگے تمہارے ہوں ہیں  
پس کار سازی کی منو انکی اور نہ سچ کر دتم ہکا کہ جو چھے اپنی اولاد اور عیال وغیرہ کو چھوٹے ہو پس جو چھنے بہشتوں میں کچھ ہے نیکی غرض میں اور خوش مقام  
ان بہشتوں کہ جتنا تم وعدہ کی حالت ہو اور بعد اسکے خدا تعالیٰ ان کفار کے رومیں مانا ہو کہ جو کہتے تھے کہ قرآن کو مست سنو اور بیہودہ باتیں سکودر میان کو چنانچہ  
فرماتا ہو کہ **وَمَنْ لَّحَسَنٌ قَوْلًا** اور کون نیک یا وہ بات کہنوں میں **يَمُنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ** اس شخص سے کہ بلائے طرف خدا کے لوگوں کو  
انکی عبادت کیو سلا اور قولہ نیز واقع ہوا یعنی جو شخص کہ لوگوں کو عبادت خدا کی طرف بلاوے **وَعَلَىٰ صَالِحًا** اور عمل کر نیک **وَقَالَ إِنِّي مِنَ**  
**الْمُسْلِمِينَ** اور کچھ کہ تحقیق میں مانبر واری کہنوں میں ہوں اس شخص سے کون بہتر ہو یہ آیت ائمہ معصومین علیہم السلام کی شان میں ہے کہ لوگوں کو طرف  
حق کے بلانے ہیں اور بعض کہنوں میں بلال کے حق میں ہے جو سوت وہ اذان کو شروع کرتے تھے تو بڑی کہنوں تھے کہ کو آواز کرے اور بعض کہنوں میں علامہ اور قضا  
کی شائیں کہ وہ حکام دین کے لوگوں کو تقویٰ کہتے ہیں اور فرماتا ہو کہ **وَلَا تَسْتَوِ لِحَسَنَةٍ وَلَا لِسَيِّئَةٍ** اور نہیں برابر نیکی اور بدی  
دوسرا آواز دے واسطے تاکید نفی کے اور ملو حسنہ و نجسہ اور مراد سنیہ و شریک ہے یعنی توحید خدا اور دین اسلام برابر دین بد کے کہ وہ کفر اور شرک ہی نہیں کہتے  
ہو سلا کہ پہلا موجب حاصل ہو بلند و جوں کا ہی اور دوسرا سبب اجل ہونے و فرج کے طبعوں کا ہی اور یا یہ کہ اہل نیک اعمال بدرابر نہیں سکتے اور تبیان  
اور صحت اہلانی غیو میں جو کہ کہنہ و سنی مال محمدی ہو اور سنیہ و سنی لگی ہو اور بعد تعریف حسنہ اور مذمت سنیہ کے فرماتا ہو کہ **إِذَا فَعَرَضَ دَفَعُ** کر تو ہو محمد سید کو  
یعنی بدی کی بدی **لَتَنِي** ساتھ اس خصلت کے واقع میں ہی **أَحْسَنُ** وہ نیک یا وہ ہو یعنی غضب کو حل سے اور گناہ کو بخشش سے اور کلام باطل کو کلام حق  
اور یا یہ کہ دفع کر تو ہو لگوں میں نہ سو کہ زیادہ نیک ہو یعنی جو سوت و حسنہ کا جھکو زیادہ اختیار ہو تو سنیہ کو زیادہ نیک دفع کر مثلاً اگر کوئی سیر ساتھ بدی کر تو حسنہ  
نیک یا یہ ہے کہ لگوں میں اور زیادہ نیک ہو لگی غرض میں اس کے ساتھ جہاں کہ اور حضرت بلوق علیہ السلام فرمایا کہ مرا حسنہ سے تقویٰ ہو اور مراد سنیہ کی ظاہر کرنا  
فرمایا کہ جو سوت دفع کرے تو سنیہ کو جس سے تو **قَادَ الَّذِي** پس اس وقت کہ شخص **بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ** اور میان نہری اور میان  
اس کے دشمنی ہو گناہ **وَلِي** گویا کہ وہ دوسرے حکیم قرآنی نہایت مہربان دل ہو وہ تیرا رعلکے **وَمَا يَلْقَاهَا** اور نہیں بجائی وہ نیک  
خصلت کے مقابل میں ہی گئی ہی **مَا لَا الَّذِي صَدَرَ** اگر وہ لوگ کہ صبر کیا ہو انہوں بلاتوں اور کروات ہاں پر اور لوگوں کے آثار دینی پر اور بلا ہاں  
انہوں نے انہیں لیا ہو اور غصہ کو اپنے پی گئی ہو **وَمَا يَلْقَاهَا** اور نہیں یا جاکو وہ خصلت پسندیدہ **وَلَا دُوحَظَ عَظِيمٌ** کہ صاحب حصہ ہے کاخیر  
میں اور نفس کے کمال میں اور غفلتوں نیک میں اور ایمان کا ہے **وَأَمَّا إِذْ عَنَّكَ** اور اگر نیچے چھو کہ **الشَّيْطَانُ شَيْطَانٌ كَذِبٌ**  
تو غم کوئی شکلی اور نہ ہی کہ چھکو دوسرے کرے اس خصلت کے کہ نہایت **اسْتَعِذْ بِاللَّهِ** پس پڑھ و صوٹ تو ساتھ خلع کے ہو شرک سے **سَمَاءُ** کہ بتی  
وہ **هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** ہی سننے والا نہایت جاکو **وَاللَّيْقُوتُ** اور ہی قدرت کا بیان کرتا ہے **وَمِنْ آيَاتِهِ** اور نشانوں قدرت  
اس کے ہی **الْبَلَدِ وَالْمَنَارَاتِ** اور دن کے ایک بعد دوسرے دن کے و سلا کچھ نے معاش کے ہو اور رات کے آرام کرنے کے **وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ** اور  
آفتاب اور ماہتاب ہر ایک میں سے ایک تدبیر کرنا ہے **لَا تَسْجُدْ لِلشَّمْسِ** نہ سجدہ کرو تم وہ نہ تاج **وَاللَّقَمَرِ** اور نہ سلا ہاں تاج  
اور وہ کہ یہ بھی مثل ہوتا کہ مخلوقات خدا سے ہیں تبہ منو ہونا کا انکو نہیں ہے **وَأَسْجُدْ لِلَّهِ** اور سجدہ کرو تم وہ سلا خلع کے **الَّذِي خَلَقَ مِنْ دُونِهِ**  
پیدا کیا ہے **أَوَإِنْ كُنْتُمْ إِلَّا لَا تَعْبُدُونَ** اگر تو تم خاص نیکو پرستش کرتے یعنی اگر خدا کی عبادت کا قصد کرتے ہو تو ہو سجدہ کرو نہ اس کے غیر کو  
یہ سجدہ واجب ہے اور یا یہ عبد و ان پر ہو اور یہی منقول ہے ائمہ معصومین علیہم السلام **وَقَانَ اسْتَكْبَرُوا** پس اگر کہنوں کی یہ وہ خدا کو نہایت جو فرج ہونے  
و لیلوں اسکی وحدت کے تو کچھ پروا نہیں ہے بلکہ **فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ** پس لوگ کہ نزدیک ہو و گاتیری کے ہیں میں **كَيْسَبْحُونَ لَهُ**

سجده واجب

سبح کہتے ہیں وہ کہو بالیل والنہار ساتھ ساتھ اور دیکھ کہ برابر سجدے کی تہمتیں ملتی تھیں فاصدہ وہم لا یسمون اور وہ نہیں سمجھتے ہیں  
عبادت کرنے سے اور بعضوں کے نزدیک سجدہ ہر آیت پر اور صحیح ہے کہ جو آمنہ مصیبت سے منقول ہے اور وہ آیہ بعدون ہیرو ومن آیاتہ اور انبیاء  
قدرت کی آیت ہے اِنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ يَبْسُجُفُ یہ تحقیق تو دیکھتا ہے زمین کی خشوعہ دلیل اور خوار ہو نیوالی پر مردگی سے قاذا اترنا  
پس وقت نزل کریں ہم علیہا الماء اور پانی کو مینہ سے اترنا اھلزلت ملتی ہے وہ خوشی سے وارت اور پھولتی ہو مانند خمیر کے تاکہ اگلے  
سے طرح طرح کی بوٹیاں نکلیں اور سبز و سرخ آہستہ ہو جائے اِنَّ الَّذِیْ اٰجِیَاہَا تَحْقِیْقُ شَیْءٌ کہ زندہ کیا ہو نہیں کہ بعد مردہ اور پھر مردہ ہونے کے تودہ  
لَحِی الْمَوْتِ لہتہ زندہ کرنے والا مرد و عجاہو آخرت میں اِنَّہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق وہ خدا اور ہر چیز کے قدرت کہنے والا ہے  
جائے مار چاہے زندہ کرے اور اچھا بیٹھا کافروں کو تنبیہ کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ تَحْقِیْقُ جَوَلُکَ کہ جھڑی کرتے راہ حق سے اور طریق  
سیدھی سے تاویل اور طعن کے فی آیاتنا بیچ آیتوں کی راہی کے وہ لوگ بھی سے جلدی والے لایحقوق علیکنا نہیں ہو شیدہ ہیں اور ہر ہمت  
کو ہم جانتے ہیں اور انکی باتوں کو ہم سنتے ہیں افق انکی فلوک ہم کو سزا دیکر اَفَمَنْ یَلْقٰی فِی النَّارِ کِبٰرًا جِی شَخْصٌ وَالْاَجَابِیجِ تَعْمُوْنَ نَحْ  
خَلَدٌ ہر ہے اَمِنْ یَّالٰی اَمِیَا وہ شخص آئو ہن بانیو الاہن منخ سے یوہر القیامہ دن قیامت کے یہ دونوں درجہ میں مگر برابر نہ ہو  
کہ ہلکا تو اہل دوزخ میں ہمیشہ جلیکا اور دوسرا بہشت میں یو لویکیا اور مرادان دونوں میں برابر رکھا ہیں اور ان کافروں محدود فرماتا ہے کہ  
اَعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ وَاَعْمَلْ کر دو تم جو کچھ چاہو تم ہو کافروں اِنَّہ تحقیق کہ وہ عبادت اَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ساتھ انجیر کے کہ کرتے ہو تم  
دیکھنی والا ہے موافق ہم سے عمل کے مگر جزا دیکر اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالَّذِیْ کَر تحقیق وہ لوگ کہ کفر کیا انہوں نے ساتھ ذکر کے یعنی ساتھ قرآن  
کے کہ پیرایان لای لَمَّا جَاءَہُمْ حُجُوْتُ اَیَاہِ وَقرآن انکی باسٹ پس خرابی جائیگے وہ جو کفر کی یہ خبر ان کی ہے کہ مخدومہ وَاِنَّہِ اَوْ  
تحقیق وہ قرآن لکتاب عزیز گنہ کتاب عزت والی نزد یک خدا کا دکتو ہیں قرآن ہوا سے عزیز ہو کہ کلام پروردگار عزت رکھے کہ بادشاہ  
عزیز ہے نازل کیا ہی ہو رسول عزیز ہو اعلیٰ مرتبہ کے باہو عزیز ہو کہ کوئی مثل اسکے نہیں لاسکتا یا ہو اعلیٰ کہ حکم ہو عزیز ہو آیاتہ  
الْبَاطِلِ نہیں آئی ہو اعلیٰ بطل یعنی اہم دخل جو ہٹ کا نہیں ہن یٰبٰی یٰدِیْ اَکْرَسَ وَلَا مِنْ خَلْفَہِ اور نہ پیچھے اسکے ہی  
یعنی کسی جگہ نہیں باطل نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ مراد اس سے یہ کہ انکی خبروں کو شتا وراثتہ میں کی سطح کا دفع نہیں ہے  
بلکہ جو کچھ نہیں کھا ہو وہ سب باقی واقع کے ہو اور ابن عباس کے روایت ہے کہ یہ کہ پہلے اس کوئی کتاب الیسی نہیں ہی ہو کہ ہو باطل کو دی  
اور بایہ کہ باطل انکی طرف سے کھنکھیں کم اور زیادہ نہیں کر سکتا غرض ہے کہ اس کتاب میں کسی طرح کا خلل نہیں ہے اَکْرَسَ کہ یہ تَنْزِیْلُ نَزَلَ کرنا  
مِنْ حَیْکُمْ خدا کی حکمت کی جانب ہو کہ جو سب مخلوق اور حکمتوں کو جانتا ہے جلیلہ سرا لکھا ہو نعمتوں کی دی کی جگہ کہ ایک نعمت انکی ہو نہیں  
سے قرآن ہو اور گفارجو انکا نکار کرتے تھے تو رسول خدا صلی علیہ وسلم کو سچ ہوتا تھا اَکْرَسَ خدا کا اعلیٰ اعلیٰ خاتمہ حضرت کرنا ہو کہ مَا یَقَالُ لَکَ نہیں ہو اچھا ہو اعلیٰ  
یعنی یہ کفار نہیں کہتے ہیں کہ اَلَا مَا قَدِیْلُ مگر جو کچھ تحقیق کہا گیا الرَّسُلُ مِنْ قَبْلَکَ اعلیٰ ہو پیر کی پہلے جسے کہ جو بھی ہو کہ انہوں نے  
آئی جھٹلا تھے اور انکا نکار کرتے تھے پس ان کفار کی باتوں پر تو رنجیدہ مت ہو کہ اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق پروردگار تبارک و تعالیٰ نے ہر جگہ  
بخشش کی ہے مومنین کے دل کو اُنہوں نے نیت خالص سے خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا ہو اور رسول حق کی نبوت کو حق ہو کیا عقائد کو ہی و ذُو عَقَابِ الْاَلْمِ  
اور جہا عذاب و ناک کا ہو کفار کیوں اور رسول حق کے اور قرآن نیز کے جھٹلانیوں کو اعلیٰ اور کہتے ہیں کفار کہتے تھے کہ قرآن عجمی زبان میں معنی عربی کے سوا دوسری  
زبان میں کیوں نہیں نازل ہوا یا بعضا نبی ہوتا اور بعضا قرآن عجمی یہ آیت نازل ہوئی وَلَوْ جَعَلْنٰہُ اَلْاَوَّلَ اَوْ اَلْاٰخِرَ لَکَرْتُمْ اَنۡ تَعْلَمُوْا کہ کتابوں میں اصل  
اور زیادہ نیک قرآن عجمی قرآن عجمی سوا زبان کے تو لَقَالُوْا اَللّٰہُ یَعْرِیْہُ کَاۡفِرٌ لَّوۡ لَا فَصَلَتْ اٰیٰتُہٗ لَکِیۡنَ تَفْصِیْلُ کی عجمی میں  
ایہیں لکھی زبان میں کہ اعلیٰ ہم سے اَجْعَلِہٖ کَلَامَ عَرَبِیٍّ اعلیٰ کلام عجمی ہو عربی مخاطب ہے یعنی جنہ نازل کیا گیا ہو وہ عربی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کلام

کہو جس کی ہمارے بانی نے جو قرآن مجید میں لکھا ہے زبان میں نازل کیا اور انکی قوم میں پیغمبر کو بھیجا تاکہ حجت پر تمام ہو جاوے  
 یہ جو کہتے ہیں کہ کتابی عجیبی ہو اور جن لوگوں نے نازل ہو وہ عربی ہوں انکی زیادتی انکار اور کفر سے قل کہ تو جو محمد صلعم ان لوگوں کے کہو وہ کتاب  
**لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَلَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَلْقَوْنَ هَٰذِهِ هُدًى** راہ دکھلائیگا ہر طرف شہادت و شفا اور شفا دینے والی ہے مضمون ظاہر و باطن  
 کے اور یہ کہ شفا دینے والی شاکہ شبہ کی سیاریوں سے **وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ** اور جو لوگ کہ نہیں مان لیتے ہیں **فِي آذَانِهِمْ وَقُرْ**  
**بِجَ كَانُوا لَكُم مِّنْ دُونِ الْبَاقِ** ہر مہوش کے کانوں سے انکو نہیں سنتے ہیں **وَهُوَ** اور وہ کتاب **عَلَيْهِمْ** علیہم  
 اور ان کے کفار کے اندھی سے یعنی پوشیدہ ہو کہ انکی ہوس کے دیکھنے سے اپنے تئیں اندھا کرتے ہیں یعنی انکی آیتوں کے فوائد حاصل نہیں کرتے ہیں لہٰذا کہ بھرا اور  
 اندھا ہونا انکا انکو دیکھنا اور سننے کو منع کرتا ہے **أُولَٰئِكَ** یہ لوگ جو کہ قرآن کے دیکھنا اور سننے سے اندھے اور بھر ہیں **يُنَادُونَ** پکار رہے ہیں  
**مِنْ مَّكَارٍ** مکاروں سے یعنی وہ لوگ انکا اور نہ سمجھنے کی جگہ لہٰذا کہ کسی کو مسافت بعید اور دوسری آواز کرنا ہے کہ وہ پکارنا  
 کو دیکھتا ہے اور **وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ** اور لہٰذا کہ وہی پہلے موسیٰ کو کتاب کو تورات **وَلَا خِلَافَ**  
**فِيهِ** میں اختلاف نہ تھا **بَعْضُ** انکو بعضوں تو ان کتاب کا اعتبار کیا اور بعضوں نے نہیں کیا بلکہ جھٹلایا انکو جیسے کہ تیری قوم ہو محمد صلعم قرآن میں  
 اختلاف کرتی ہو کہ بعض تو انہیں مان لیتے ہیں اور بعض نہیں لیتے بلکہ انکو جھٹلاتے ہیں **وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ** اور اگر نہ تو سخن کہ پہلو گزر  
 گیا ہو تیری قوم کے قدمہ میں **مِنْ رَبِّكَ** پروردگار تیری کی طرف کہ خدا انکو عذاب کرے گا جس وقت کہ تو ان میں جو ہو اور انکا عذاب  
 آخرت پر نصیر رکھا ہو **لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ** کہتے ہیں حکم کیا جاتا اور بیان انکو عذاب اور جڑ سے اکھاڑ کر انکو بھینک دینا ہی میں **وَالْفُحْمُ** اور تھوڑا  
 شراب **بَلْفَشَشَاتٍ** لہٰذا کہ جب شاکہ میں **مِنْهُ** اس قرآن سے **فَرِيبٌ** کہ شاکہ میں انہیں والاک اور اضطراب میں وہ شاکہ یعنی نہایت  
 شاکہ اور ظن غالب بنایا ہے کہ قرآن جھوٹ ہو اور انہیں ایسا حجت پر کرنے کو طور پر فرماتا ہو کہ **مَنْ عَمِلَ صَالِحًا** جو کوئی کام کرے نیک **فَلِنَفْسِهِ**  
 پس اس کو نفس اس کے لیے ہے کہ انکا فائدہ انکو نفس کو ہو گا **وَمَنْ أَسَاءَ** اور جو کوئی بد کام کرے **فَعَلَيْهَا** پس اوپر ان کے اس کی بدی کی **وَأَمَّا**  
**بِظُلْمٍ** اور نہیں ہے پروردگار تیرا ظلم کرنے والا **لِّلْعَالَمِينَ** اور ان کے موافق عمل کے جزاء دیکو اور ثواب کسی کی طاعت کا نہ دیکو  
 اور ایک شخص کے گناہ میں دوسرے کو سزا دیکو یہاں نہیں ہو سکتا اور کہتے ہیں کہ کفار قریش نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ اگر تو پیغمبر ہر گز ہے اور عذاب وعدہ ہے تو  
 کرتا ہے کہ قیامت تک عذاب کا تو بتا کہ قیامت کی کی یہ آیت نازل ہوئی **إِلَّا بِرَدِّ عِلْمِ السَّالِكِينَ** طرف ان کے پھیرا جاتا ہو جاننا قیامت کا یعنی  
 سوائے خدا کے انکو کوئی جاننا کہ وہ کہتے ہیں **وَمَا تَشَاءُ مِنْ شَيْءٍ** اور نہیں نکلتی ہیں عمل اور سب کو ان کے غرض مرہ پڑھا ہو یعنی نہیں نکلتا ہو کوئی پھیل  
**مِنْ أَمْرٍ** انکا قول نہیں **وَمَا تَشَاءُ مِنْ شَيْءٍ** اور نہیں ملے ہوئی ہو کوئی مادہ ہنسان و حیوان کی **وَلَا تَضُرُّهُ** اور نہ کچھ باہر  
 حمل کو پیٹ سونگا کہ کسی وقت **أَلَا بَعْلِبَاءُ** مگر ساتہ علم میں خدا کے کہ وہی جاننا ہو کہ دانہ پھل میں کس وقت نکلے گا اور کیا ہکا مرہ ہو گا اور جھوٹا ہو گا  
 یا بڑا ہو گا اور کیا ہکا مرہ ہو گا **مِنْ شَيْءٍ** میں شے یا مادہ اور کس وقت وہ پیدا ہو گا ان سب خدا جاننا ہو اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور یہی قیامت کا  
 علم بھی ہو کہ ہے اور سوائے انکو کوئی نہیں جانتا ہو **وَلَمْ يَنبَأْ بِهِمْ** انکا خدا ان شرکین کو اور سوال کرے گا انکو ماست کے کہ **آتَيْنَا**  
**شُرَكَاءَیْ** کہاں میں شرک سیکر کہ جنکو تم انہیں مان میں **بِرَّ** ایک جانتے تھے **تَقَالُوا** کہیں گے وہ شرکین **إِذْ نَاكَ** خبر کر دی ہے **مِنْ شَيْءٍ** کہ **مِنْ شَيْءٍ**  
**مِنْ شَيْءٍ** نہیں کہی ہم میں گواہ کہ ان شرک سیکر کوئی گواہی ہو جس کو ہم انہیں سیکر کا حال دیکھا اور بسنے کہتے ہیں ضمیمہ قالو انکی ان شرکین کی خبر  
 پھرتی ہے وہ شرک سیکر کہ ہم میں کوئی انکی گواہی نہ دالما نہیں کہ ہم نے سیکر کیا ہو اور سیکر واحد ہو نہ کیا ہے **وَضَلَّ عَنْهُمْ** اور گم ہو گئے  
 یعنی شرکوں سے **مَا كَانُوا يَدْعُونَ** وہ چیز کہ پکارتے تھے اور پکارتے تھے **مِنْ قَبْلِ** پہلے اس یعنی قیامت پہلے جو دنیا میں ہو نہ ہو پکارتے تھے انکو وہ

۱۹

بجائے ان کے





دلائل کے ہر ایک سے کہتی ہیں کہ یہ ہیں دیکھائیں ہم ان کو دیکھیں دلائل کرتی ہیں تمہاری نبوت صحیح ہے اور اطراف کہ میں فتح ہو سکوں اور شہر سے  
 اور بستیوں کی نصرت کے ذوقدار حیدر کرار سے اور بعد ان کے مسلمانوں کی لکات سے جیسے کہ فتح ہو تا رہا اور فارس کا اور یمن کا اور غالباً ہاتھوں سے  
 آجیوں کا جماعت کثیر ہو اور ناتوان نواز و ستون اور پھیل جاتا دین اسلام کا تمام دنیا میں اور مراد بالفسح و فحش کہ ہے بعد قتل اور قحط کے اور فخر آفاق  
 اور فخر کی آواز ہے کہ تاکہ جانیں باشندہ ملکوں کے کہ باوجودیکہ وہ شخص ہندو عادت کثرت رکھتا تھا اور ہمیشہ اس کے حضور و آدمی کفار کی جماعت کثیر غالب  
 سے تھے وہ شخص بیشک اور بدون شجہ خدا کی جانب تائید اور مدد کیا گیا ہے **اولیٰ یکتا ربک** کہ نہیں کھایت تلمے پروردگار تیرا ہندو ہمارا  
 یعنی کھایت تلمے پروردگار تیرا ہی ہے اور ہر ایک **اللہ علی کل شیء شہید** تحقیق وہ خدا اور ہر چیز کے گواہ یعنی اگر کفار تیری نبوت کا انکار کرے  
 میں تو خدا ہی کافی ہے گواہ تیرے دعویٰ کے بہت ہو گیا کہ اکی گواہی سب چیزوں پر کھایت کرتی ہے **آلہم** تم خبردار ہو کہ تحقیق کفار فی مریۃ  
**من لقاہ نہ یحییٰ** جس کے ہر طافا کرتے تو ان کے عذاب پروردگار اپنے سے قیامت کے روز **آلہم** کہ خبردار ہو کہ تحقیق وہ ایک **شیء**  
 محیط ہے سارے ہر چیز کے احاطہ کرنے والا، ان کو علم اور قدرت کہ جسے خود کا ظہار و باطن کو تفصیل جانتا ہے کہ جب یہ ہر پوشیدہ نہیں ہے بلحاظ حال لوگوں کا انکو  
 سب معلوم ہے موافق علم ہے ہر ایک جز اور نزل و بجا **سورة الشوریٰ** یہ سورہ کی ہر گز جاہل آیتیں میں دینہ میں نازل ہوئی ہیں انجملہ یہ قول اسلام  
 علیہ جزا الہودۃ فی اقرنی جناحہا بن عباس منقول ہے اور میں ترمین آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی سورہ حم عسق کو  
 پڑھے وہ خدا کی قیامت میں ہر گز نہ کوشل ماہ چار دہم روشن کرے اور سکوا بنو سانسے کھڑا کرے کہ کہ لے بندہ میرے توفیق حم عسق کو ہمیشہ پڑھا ہی اور ثواب ہنگاموں نہیں  
 جاتا ہو کہ کیا ہے اور اگر تو انکو فوجے جانتا تو اس کے بڑھوسے تو کالی نکرے اور لیکن میں تجھ کو انکو پھینکی جلا دیتا ہوں میں شکر کو حکم کرے کہ ہر گز ہر گز  
 اور ہر گز میں سکوا واسطے محل ہے یا قوت سرخ کا اور انکو دروازہ اور کنگرے اور درجہ سب قوت سرخ کے ہیں رہا تھا اور طیف سے وہ محل باطن ہنگاموں کا ہر میں  
 دیکھائی ہے اور ظاہر ہنگاموں کی باطن سے اور انہیں کے وہ طوطے جو ان میں ہیں اور ہر زحور میں نمایاں اور ہر زحور میں نمایاں خدا ہنگاموں میں جی توفیق خدا ہی ہے قرآن میں کی ہے  
**بسم اللہ الرحمن الرحیم** **حم عسق** حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ معنی انکو حکیم لایب تھا علم  
 اتفاق اور تقویٰ ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو عرف ہیں خدا کے اسم علم کے خدا کے انکو پیوستہ امام مرکت ہے اور جو قوت اس اسم سے خدا کو  
 بکار بن قبول کرتا ہے اور بعض کہتی ہیں حم عسق نام قرآن کا ہے اور ابن جریر منقول ہے کہ حاجن میں ہے اور ترمیم مجید میں ہے اور عین عالم میں ہے اور ترمیم میں  
 میں اور قاف قاسم میں ہے اور ہر گز ہر گز طرف حکیم اور مجید اور علم اور تسبیح اور فقیر کے اور ہر گز ہر گز طرف صفت علم اور مجید اور علم اور تسبیح اور فقیر کے اور ہر گز ہر گز  
 یہ ہر گز ہر گز ہر گز کہ خدا ہی ہے انو حبیب الالہیہ کو محبت فرمایا جاسی تو حوض کو اسے یعنی حوض کو اسے اسے پاس کو اسے پاس پانی پلائیے اور ترمیم مراد ملک  
 مدد کو کہ مشرق مغرب تک اسکی آیت تصوف میں تو اور ترمیم مراد عزت ہے اور ترمیم مراد تسبیح مشہور ہے کہ کوئی شخص اسکی مرتبہ کی بلندی کو نہ پہنچے اور  
 قاف سے مراد مقام محمویہ کہ وہ قیامت میں شفاعت کبریٰ ہوگی اور بعض کہتی ہیں حارب یعنی جنگ سے ہر گز کہ وہ بیان قریش کے اور سکوا دشمنوں کے  
 واقع ہوا ترمیم ملک بنی آبیہ ہوا عین علم یعنی بلند ہونا ہما سیوں کا ہے اور عین تسبیح ہندی آبیہ یعنی بلندی ہندی کی اور قاف قوم عینی کی جسکو عیسے  
 آسمان پر آئے اور رفاقت میں ہندی کی نصاریٰ کو قتل کرے اور سکوا عبادت خانوں کو دھاکا آدھکتے ہیں کہ ایک شخص ابن عباس سے بوجھا کہ حم عسق  
 سے کیا مراد ہے کہ میں تجھ کو اس خبر دیتا ہوں کہ یہ آیت ایک دکی شائیں ہے کہ نام ہنگام عبد اللہ ہے کہ وہ بعضے نہروں پر مشرق کی نازل ہوا اور کناہ ہنگام  
 نہر کے دو شہر آباد کرے سطح سے کہ بانی نہر کا دو شہر نہیں ہے گورے اور جو قوت خدا کا ہے ملک ہنگام اور سکوا تا بعین کو ہر باد کوے تو ایک شہر کے آگ سے ایک  
 شہر تو نام جگہ سطح سے کہ کوئی اثر ہنگام باقی نہ رہے دو شہر روز آدمی اس شہر کے دو شہر نہیں ہیں جگہ ان و نو شہروں زمین میں ہنگام سطح سے کہ  
 کوئی نشان ہنگام باقی نہ رہے پس ہی مراد قول حق تعالیٰ و حم عسق یعنی مقدر ہوا غم اور سنت اور قضا جانب جگہ سے جزا میں ان و نو شہر کو اور ہر  
 عین اشارہ طرف عمل خدا اور ترمیم طرف سکوا اور قاف طرف قیامت و طہران و نو شہر کی یعنی مقدر ہوا کہ حد کے اعتبار سے جلدی میں و نو

۶۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم









وَعَلَيْكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور پھر ان لوگوں کے عذاب کا سبب ہے کہ وہ حق کے باطل کو نیکو کہیں و لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ اور وہ ان کے عذاب کا سبب ہے کہ وہ حق کو باطل کہیں۔ ہمارے کتاب کی کتاب پہلے جو اور غیر ہمارا تھا پہلے پہلے ہی ہے پس تم کو تمہیں اللہ الذی خلدی حقہ شخص کے اَنْزَلَ الْكِتَابَ نازل کیا ہوا ہے کتاب کو باقرآن بالحق ساتھ حق کے معنی ساتھ ہی کے کہ جس چیز کی خبر دینا گذشتہ اور آئندہ کی سب سے بڑی اور ترازو کو نازل کیا ہے یعنی شرع کے طریق کو کہ وہ حقیقی عدالت کے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ترازو سے ہے کہ جس کا رواج دنیا میں ہے اور مراد ان کے نازل کر کے تعلیم کرنا تھا کہ وہ وزن کر کے کیفیت سکھائی تاکہ بالغ اور شریعتی نقصان نہ ہو وَمَا يُدْرِيكَ اَوْ كَيْسَ حَبْرٍ جَنِّتَ مَا يَنْجُو قِيَامُكَ حَالٌ كَوَّلَ السَّاعَةِ شاید کہ قیامت یعنی آنا تھا قَرِيبٌ نزدیک ہوا اور نعل کلام خدا میں تھیک کے معنی میں ہے یعنی لہتہ قیامت نزدیک ہو لیکن یہی کتاب خدا کی کرتا اور اسی طرح پر کہ محض عمل ہے عمل کرا اور حجت قیامت کے پوشیدہ کریمیت کے بندے ہمیشہ خوف کرتے رہیں اور خدا میں مشغول ہوں اور اگر وقت قیامت کا معلوم ہو تو قیامت سے پہلے گناہوں کو کریمیت لہر کرتے ہیں نیک کے کہ وہ کر لیں گے لَسْتَ تَعْلَمُ مَا جَلَدِي كَرْتِے ہیں یہ نیک قیامت سے پہلے کی رائے والین کا یَوْمَ مَوَدَّهَا وہ لوگ کہ نہیں جانتے ہیں کہ اس کے آئینہ سے نہیں جانتے ہیں وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں براہِ پیغمبر کو سب کو جاننا ہے وہ مُشْفِقُونَ فَمِنْهُمْ قِيَامُكَ سبب معلوم ہوئی مصلحت کے انجام کے کہ دیکھئے نجات ہوگی یا نہیں وَيَعْلَمُونَ اَمَّا الْحَقُّ فَهُوَ حَقٌّ اور جو جانتے ہیں کہ حقیقہ قیامت حق ہے کہ ضرور آئی ہے اَلَا اِنَّ الَّذِيْنَ خَبَرُوا رُكُوعَهُ حَقِّقٌ وہ لوگ کہ یَمَارُونَ شک کرتے ہیں جبکہ ہیں فِی السَّاعَةِ قِيَامُكَ لَفِ ضَلَالٍ الْعَبْدِ لہتہ چکر رہی ہو گئے ہیں حق کو کہ کتاب میں سبب ایمان کی آیت ہو پر ولایت کرتی ہیں جو شخص اقل بار پیدا کرتا ہے کیا دوسری تہہ زندہ نہیں کر سکتا اَللّٰهُ لَطِيفٌ خَدَمَ بَانَ عِبَادَهُ ساتھ بندوں کے اور یا یہ کہ دور ہیں اور بار یک ہیں ساتھ ہمدردوں بندوں کے کہ اگر دلوں کی باتوں کو سب کو جانتا ہو اور مراد اس سے یہ ہے کہ فائدہ پہنچا دینا والا جو بندوں کو سب سے کہ دریافت کرنا تھا نہایت باریک ہے اور بعض کہتے ہیں کہ لطف کے معنی یہ ہیں کہ نعمت اپنی قدر کے موافق ہو اور شکر بندہ کا قدر کی موافق چاہئے اور ظلم کی مصلحت میں فعل کو کہتے ہیں بندہ کو سب سے طاعت کے قریب ہوا کرنا ہوتا دور ہوا نہ تھا کی جیسے اور جو لطف کے باعتبار طاعت ہو ہو تو فوق کہتے ہیں اگر گناہ کا منع کرنا والا ہو ہو تو عصمت کہتے ہیں اور بعض لطف کے معنی یہ ہیں کہ علم تھا کہ غیر نیکو مصلحتوں کی باریک بینی کا ہوا و حجت اس کی شامل فائدوں و نقصوں ہوا وہی مقام سے کہ یَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ روزنی تیار ہو جائے تہا موافق مصلحت پوشیدہ کے پس خاص کتاب ہے ہر بندہ کو ایک قسم کی نعمت کے ساتھ کہ موافق حکمت کے ہو کہ سیکو فرزند عطا کر لے اور سیکو تو نیکو بنیشتا ہو اور کوئی اس کے حسان خالی نہیں اگرچہ مہربان نہیں نعمت کے فرق ہو کہ کئی زیادہ بخشے اور سیکو کم وَهُوَ الْقَوِيُّ اور وہ زبردست ہے ہم بانی اور لطف کرتے ہیں اَلْخَيْرُ لَهُ غَايِبٌ اپنا ارادہ میں ہرگز مغلوب نہیں ہو سکتا ہر مَن كَانَ يَرْيدُ جو شخص ہو وہی کہ ارادہ کرے دنیا میں حَرْثُ الْآخِرَةِ کہتی آخرت کا کہ جو خیر کا ہو تو نَوْدَلُهُ فِی حَرْثِهِ زیادہ کرے ہم وہ اس کے بیج کہتی آگے کے کہ ہو ایک کی عوض میں تہہ دینے وَمَنْ كَانَ يَرْيدُ اور جو شخص ہو کہ ارادہ کرے حَرْثُ الدُّنْيَا کہتی دنیا کا کہ مقصود اصلی کا حاصل ہونا نعمت کا دنیا میں تو نَوْدَلُهُ مِنْهَا ہر مَن كَانَ يَرْيدُ ہم ان کو ہم سے موافق مصلحت اور حکمت کے جقدر کہ وہ اس کے مقصد ہر جقدر کہ وہ چاہا وَمَالُهُ فِی الْآخِرَةِ اور نہیں وہ اس کے بیج آخرت کے مِنْ تَصِيْبٍ کوئی حصہ ثواب نہیں اور کہتے ہیں یا بت جہاد کرنا اور حق میں نازل ہوئی ہو کہ بعض نہیں سے موافق تھی وہ غنیمت یعنی کہ ارادہ جہاد کو جاتے تھی اور جو کہ موثر خالص تھے وہ بقصد ثواب دیتے تھے پس غنیمت کے طلب کرنا اور کو تو وہی حصہ کا مال غنیمت کا ملنا تھا اور آخرت کا طلب نہ والوں کو غنیمت کا حصہ بھی ملنا تھا اور آخرت کا ثواب بھی ملنا تھا اور جناب و خدا ہم کو دیا کہ جو کوئی آخرت کی نیست کام کرے حقیقتاً دنیا میں کام پراگندگی اور پریشانی آگے جمع کرے اور اس کے غیر ہو سکے پر واکرنا اور دنیا اس کی طرف رخ کرے اور جو کوئی دنیا کی نیست کام کرے خدا دنیا بھی جمع کرے اور غیر ملکی محبتی اس کے آگے اور دنیا میں آگے چھوٹے چھوٹے جو چھوٹے کہ وہ اس کے مقصد ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ ان تہہ کہتی دنیا کی بنی علی نیست



**بَيِّنَاتُ الصِّدْقِ** جانور و آلا و غلام ہر ساتھ سینہ با تو کو کہ جو کچھ دیکھ کے پسند نہ آئے اسے مطلع ہو یعنی تیری اتنی اور گمان افزا کر نیکانہ جہت سے پوشیدہ ہو کر  
 موافق عقائد نیکانہ رہے کہ جو جزا دیکھا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جس وقت خدا تعالیٰ یہ آیت نازل کی تو رسول خدا پر تمہیں سے بہت نشان ہو اور حضرت محمد  
 کے پاس حاضر ہو کر قدموں میں بیٹھا اور کہا کہ ہم کو اچھی تیاری ہے تو ہم سے سب بات تو نہیں سمجھیں ہر گمان بد تو یہ کی اور سب کو ہم باطن الٰہی سے بہت نازل ہوئی  
**وَهُوَ الَّذِي** اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ فضل پر فضل اور رحمت پر رحمت قبل التوبۃ قبل کرتا ہے توبہ کو عن عبادہ بندوں پر سے جس وقت کہ وہ نیت ظاہر  
 توبہ کریں **وَلْيَعْفُوا** اور مٹا کر توبہ اور گزر کر توبہ سے **السَّيِّئَاتِ** گناہوں سے اور اگر گناہ کبیرہ ہوں **وَلْيَعْلَمُوا** لے لے لے اور جانتا ہے وہ  
 کرتے ہیں اور اہل کفر نے تعلقوں پر تھا تا سوتیلی اور جانتا ہے وہ چیز کو کہ کہتے ہو تم نیکی کو یا بدی کو اور بعد بدی کے تمہاری توبہ کو بھی جانتا ہے اور توبہ پر  
 ہو نیکی کو بھی جانتا ہے اور آئندہ ارادہ گناہوں کو نہ کرے گا توبہ کر کے گناہوں سے ہر شخص پر وہ ہے اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک صبح علی رضی  
 اللہ عنہ میں آیا اور دو رکعت نماز کی اور ادا کی اور بعد اس کے کہا کہ اللہم انی استغفرک اتوب الیک میرا مہینہ علیہ السلام فرمایا کہ اے عابد الٰہی جلدی بان چلا کر تو  
 اور بخشش جلدی یہ توبہ جو تو نے کی ہے اس توبہ کو کرنی چاہی ہے تو چھاکر ہی میرا مہینہ تو بے کیے کیا جاتی میں یا کہ توبہ کی چھ شریوں میں اقل توبہ پانی گزری ہو  
 گناہوں کو آئندہ کو آئندہ گناہوں کو نہ کرے گا اور جو فرض اور جب تک کہ ترک ہو گیا ہے ہر گناہ اور اگر تو جو چیز کسی کی پیروی نہ رکھتا ہے تو نہ کرے اور کھانا نفس کا طاعت ہے  
 جیسے کہ کھانا و شراب و زنا و گناہوں کو نہ کرے گا اور جو چیز کسی کی پیروی نہ رکھتا ہے تو نہ کرے اور اگر تو گناہوں کو نہ کرے گا اور جو چیز کسی کی پیروی نہ رکھتا ہے تو نہ کرے  
 یہ جو حضرت امیر المؤمنین فرمایا کہ یہ کمال ہے توبہ کا اور توبہ کا فی ہفتہ سے کہ گزری ہو گناہوں کو نہ کرے گا اور آئندہ ارادہ گناہوں کو نہ کرے گا اور جو فرض  
 یا بندہ کا ہر روز کا رکھتا ہے اور اگر کسی کو **وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا** اور قبول کرتا ہے ان لوگوں کی کہ ایمان لائے ہیں **وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ** اور  
**أَنبَوٰى نَبِیٍّ وَكَرَّدُہُمْ** اور زیادہ دیتا ہے انکو مانگنے سے بھی **مِنْ فَضْلِهِ** فضل اپنے سے **وَالْكَافِرُونَ** اور جو کفر کرتے ہیں **لَهُمْ قَاسَے** ان کے  
**عَذَابٌ نَّسِیْدٌ** عذاب سخت بل کے کہ مہینہ کی عطا کیا ہے تو ان کے فضل اور ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ ہیں جتنا ان کا شفاعت دیتا ہے انکو  
 برابر ان مہینہ کے حق میں اور زیادہ دیتا ہے انکو فضل اپنے سے ہر گناہ کے شفاعت کو بھی قبول ہے ان حق میں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ ہیں جتنا ان کا شفاعت دیتا ہے انکو  
 زیادتی سے قبول کرنا شفاعت میں کئی حق میں اس شخص کے کہ وہ حق و سچ کا ہوا ہو ورنہ یا میں اس سے زیادہ دیتا ہے انکو فضل اپنے سے ہر گناہ کے شفاعت کو بھی قبول ہے ان حق میں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ ہیں جتنا ان کا شفاعت دیتا ہے انکو  
 الایہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وہ مرنے کے لیے برادر مومن کے واپس آئے غیبت میں عاکرے پس شیعہ جو کہ توبہ کی دعا کہتا ہے کہ تیرے واپس آئے ہکا و گناہ اور دو چند ہکا کہ تو  
 بلور مومن کے واپس آئے ہکا و گناہ اور دو چند ہکا کہ تو تیرے دوست کھتا ہے اور منقول ہے کہ جب وہ سی قریب اور تیری نصیر اور تیری قیقل کی غیبت میں تو مجھے  
 صمانی گندہ سنو کی خاطر کہنے لگا کہ کیا ہو کہ ہم تو گناہوں میں تھے کہ فقر و فاقہ سے ہم خلاصی پائیں اور گونا گویا ہوں ہم کہیں آتے آئی **وَلَوْ كَسَّطَ اللَّهُ**  
**الرِّزْقَ** اور اگر کشادہ کرتا خدا روزی اور فراخ کرتا عبادہ و اطعمہ بندوں کے تو **كَبَعُوا** الہتہ باغی ہو جاتا وہ اور اندازہ ہی باہر ہو جاتا اور ہنگامہ  
**فِي الْأَرْضِ** ہی زمین کے کہ تکر کرتے اور اپنی بلندی جانتا اور فساد کرتے اور ظلم کرتے اور بعضا بعض پر غلبہ کرتا اور کثرت آدمی میں حال ہی ہو گناہوں کی آدمی  
 اگر کثرت مال انکو صل نہیں دیتی ہے بلکہ وہ ہر ملین خدایتعالیٰ کو فرمانبردار ہے ہر مال کو ہر چیز میں جو کہتے ہیں ہر حال کو ضائع نہیں کرتے ہیں جس وقت اکثر  
 او مینو کا یہاں حال ہے کہ وہ کثرت مال سوا اپنی حد باہر ہو جاتا ہیں سب مالدار نہ کیا **وَلَكِنْ يَنْزِلُ** بقلد انزل کرتا ہے روزی کو مساقہ اندازہ صا  
**كِبْشَاءً** شہینے کے کہ جانتا یعنی ایک اندازہ میں کے ساتھ موافق مصلحت کے ہر ایک کے حال کے موافق نازل کرتا ہے **إِنَّهُ** عبادہ تحقیق کہ وہ خدا ساتھ بندوں کو  
**خَيْرٌ** خبر دے کہ انکو حال کا مصلحت دے دینے والی اصلاح ان کے حال کا جتنی کہ وہ سنا جاتا ہے بقدر روزی دیتا ہے اور حدیث قدسی میں کہ بعضے کے ہر گناہوں  
 میں کہیں صحت کھتی ہے انکو تو گناہوں کی اور اگر محتاج کرو نہیں انکو تو بہتہ محتاج بن جائے گا انکو اور بعضے کے ہر گناہوں میں کہ نہیں دست کھتی ہے انکو تو گناہوں کی اور اگر تو گناہوں کو نہ کرے گا  
 الہتہ تباہ کر دے انکو تو گناہوں کی اور یہ ہے کہ تحقیق میں ہر گناہوں کے بندوں کی کہ میں انکو نہ کرے گا اور جانتا ہوں آدمی صلیح میں کہ وہ بہت کہ روح خدا علم نے فرمایا کہ جبرئیل یا اور  
 انہی کہ خدا تعالیٰ فرماتا کہ بندوں میں سے بعضے ایسے ہیں کہ اگر انکو تو گناہوں کی نہ کرے گا اور انکو تو گناہوں کی نہ کرے گا اور انکو تو گناہوں کی نہ کرے گا اور انکو تو گناہوں کی نہ کرے گا



کے انکو غور کریں تو یَعْلَمُ الَّذِينَ كَذَبُوا اور تاکہ جانیں وہ لوگ کہ جہاد کرتے ہیں فی ایتنا بیچ نشانہ قرآن کے مالک نہیں ہیں  
 وہ لوگ کہ میں تَحْصِصُ حکم جہاد کی وقت نازل ہو خدا کے اور تعلیم کو اہل مینہ اور ابن عمر نے مرفوع پر چکا، اٹھا کہ بعد خبر کے وہ نبی جملہ شریعت ہو گیا  
 اور باقی کے قاری انکو منسوب پرستی میں سوچتے کہ یا تو کا عطف علت مقدر پر اور تقدیر کی ہے کہ یوقنہن لیسقم و یعلم الذین لیس عطف تعلیم کا مقسم پر ہو اور ان  
 نہیں مقسم اور یا عطف تعلیم کا جزا پر اور جو کہ معطوف جزا کا بتاویہ وہ سب سے نزدیک منصوب تھا ہی فَمَا اَوْتِیْتُمْ پس چونکہ وہی گئے ہجوم میں  
 تثنیٰ کہشی میں کہ جو دنیا سے غنا تو کہتی ہے شل مل اور او کا فَمَتَاءُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا پس فائدہ اور زندگی دنیا کا ہے کہ جتنا کہ نہ ہو اس فائدہ  
 اور خوش ہوتے ہو اور بعد مرگ انکو دنیا میں چھوڑ جا ہوا اور پھر مگوئیں دنیا میں کچھ فائدہ نہیں وَمَا عِنْدَ اللَّهِ اور جو کچھ باقی کے ہو ثواب  
 آخرت کا اور نعمتیں بہشتی خَيْرٌ وَآلِہِی ہتر اور زیادہ باقی ہے کہ ہمیشہ کو رہیگا اور فائدہ ہٹا کہی کم نہوگا اور وہ الَّذِينَ اٰمَنُوا  
 وہ ان لوگوں کو کہ یہاں ہیں وَعَلٰی اٰہِمِہِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرنے میں اور سب عہد کو انکو خدا کے پیر کرتے ہیں  
 وَالَّذِیْنَ اَوْفَوْا بِالْعَهْدِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ کِبَارًا لِّدُنْہِمْ یَرْجُوْنَ کہ وہ لوگ انکو پہنچا ہیں یَغْفِرُوْنَ بخشتی ہیں اور غصہ کو پہنچا جاتے ہیں اور ہم  
 غصہ ہوا ہم میں یا تو تاکہ ہے اس غصہ کی کہ جو غصہ میں ہے شیدہ اور یغفر ان جواب شرط کا اور یا کہ ہم مبتدا سے اور یغفر ان کی خبر ہے اور کبار الائم کو اہل کو  
 سو کا صم کبیر الائم پر جاوے اور فحاشی جمع فاحش کی ہے اور فاحشہ بدرگنا ہو گا ہی مثل شر کے اور مانند ہو گا اور غصے زنا کو کہتی ہیں اور بعض کہتی ہیں فاحشہ  
 وہ گناہ کہ جیسے جاری ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی بی جا غصہ کو جس وقت کہ وہ قدرت کھتا ہو اس کے جاری کرنے پر تو پر کر دیا خدا انکو  
 داکم قیاس کے روز میں اور یہاں اور فرمایا کہ جو کوئی مالک ہو اپنے نفس کا اور غالب ہو ہر جس وقت غبت کے اور خوف کے اور جس وقت غصہ کی تو حرام بکھاتا  
 انکو بدن پائش روز کو چنانچہ یہی ہے جن میں میں فرمایا وَالَّذِیْنَ اَوْفَوْا بِالْعَهْدِ اور ان لوگوں کو کہ جو کچھ خدا کے پاس تھا اور باقی نہ رہا کہ اَسْتَجَابُوا قبول کیا انہوں نے  
 ایمان غبت کی لیں اَلْمَدِیْنَةُ واپس پروردگار کا اپنے کے کہتے ہیں مراد اس نصاریں جس وقت سو صلح ہم نے انکو ایمان طرف بلا یا تو فی انہو غبت لیں سے  
 انہوں نے انکو قبول کیا اور فرمایا اور تا بعد از ہوا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ اور قائم کیا انہوں نے نماز کو مع انکار ان رشتہ طوک انکو وقتوں اور سو صلح  
 کی ہجرت پہلے وہ لوگ بے مشورہ کوئی کام نہیں تھے تھی اور یہ بھی انکو مشورہ سے تھا کہ ابوایوب انصاری کے گھر میں جمع ہو کر انہوں نے اتفاق کیا ایمان لے پر اور سو صلح  
 کی نصرت کرنے پر اور انہوں نے جو سو صلح کی نصرت کی تو وہ نصرت شہو ہو اور بدون مشورہ کہ وہ کوئی کام نہیں تھے تھی تو خدا تعالیٰ تعریف میں تاہم وَاَمْرٌ  
 شوریٰ بیدار اور کام انکا مشورہ کرنے سے دریا ابو یعنی بے صلاح دوسرے کام نہیں تھے ہیں ہر امر پر اپنا اتفاق کہتے ہیں وَقَالَتْ سِرْقَانِہُمِہِمْ  
 انجیتے کہ روزی سے ہی انکو مال صلح یَغْفِرُوْنَ خیر کرتے ہیں ہر امر میں انہوں نے کوئی کوئی ہے ہیں اور جناب سو صلح فرمایا کہ بخشت نہ ہو کہ وہ بندہ کہ مشورہ  
 سے کام کو شروع کرے اور فرمایا کہ کوئی مرد مشورہ نہ کرے مگر کہ یہی کیا طرف ان کے وَالَّذِیْنَ اَوْفَوْا بِالْعَهْدِ اور ان لوگوں کو کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے اِذَا الصَّلٰہُ  
 الْبَغْیِ جس وقت پہنچے انکو زیادتی اور ظلمت عاری نہ ہو نہ یَغْفِرُوْنَ وہ بلا لیتے ہیں دشمنوں سے اور اپنے دشمن غار اور ذلیل نہیں تھے ہیں انکو خوف کر کے اور  
 انہو بکرا دہ کہتے ہیں میں اس کو اپنے نفس کو ذلیل کہیں تاکہ بدکارانہ دیر نہ کرنے پائیں ہم رہتے ہیں مومن قسم کے ہیں ایک قسم کے تو وہ ہیں کہ  
 جبکی خصلت نکرا ہو اور آئے وَاِذَا مَا غَضِبُوا ہم انکی شانہ ہے اور ایک قسم کے مومن ہیں اپنا بدلا دشمنوں سے لیتے ہیں انکے حق میں آیت اور بدلا لینے کی حد  
 میں ہا، وَجَزَآءُ عَصِیۃٍ اور بدلا ہی عَصِیۃً مَّتٰلٰہَا ہدیٰ مثل انکو نہ زیادہ ہے یعنی اگر کوئی بدلا لیوی کسی تو جو ہوا اس کے ساتھ کیا ہو ہی بھی  
 اکرے اور زیادہ ہے ارادہ نہ دینے کا نہ کرے اور اگر وہ کہہ کہ خدا جھگڑ کر تو یہ بھی کہہ جھگڑ کر اور دشنام دہی نہ نہیں اور نہ دشنام کی عوض میں شام اپنے بعض کہتے کہ صلح  
 اس زخم میں جس کا کہ زخم لگا یا یہ بھی ہیں بقدر زخم لگا و نہ زیادہ ہے اور بدلا لینا نام سید ہو اٹھ رکھا ہے کہ وہ چاہے یہ مقابلہ میں واقع ہو یا اور یا  
 ہوا کہ وہ بدلا لینا بار معلوم ہوتا ہے اس شخص کہ جس سے بدلا لینا چاہتے عَفَا پس شخص مٹا کر دے زیادتی اور ظلم کر نیوالے مومن اور بدلا



[illegible]

[illegible]

اور ابراہیم کو خواب میں پہلے کے درج کا حکم دیا **وَاَوْيَا كَلَامِ كَسْ خَدَا اَمِي سِرْمِنْ وَاَوْجَابِ** پیچھے پردہ سطح سے کہ آواز کو تو آدمی سزاؤ  
 لیکن کوئی دکھلائی نہ دیکھ جیسے کہ موتی سے کلام کیا اور مراد حجاب کے پیچھے ہونے سے کہ وہ کلام حجاب میں ہے تمام مخلوقات گروہ شخص جس ارادہ کلام  
 کرنا چاہیے کلام ہکا موتی سے تھا اور مراد حجاب کے پیچھے ہونے سے کہ خدا حجاب کے پیچھے بیٹھا تھا اور کلام کرتا تھا ہوا کہ حجاب کا نچوڑ ہر موتی ہی  
 اور خدا اسے پاک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ شب معراج جناب سوخا اسی کلام کیا جسے **وَاَوْجَابِ** کہ حجاب کے کلام کو طلعہ رسوخ خالص کا تھا اور وہ سر حجاب سے فیض  
 اور فتا درسیان و نوح حجاب کے شتر بر سر کی راہ تھی **وَاَوْيَا كَلَامِ كَسْ خَدَا اَمِي سِرْمِنْ وَاَوْجَابِ** یا بہجتا ہی خدا الہی پیغام پہنچا ہوا اے کو آدمی کے پاس کہ وہ الہی ملکہ  
 کی جس سے ہو جیسے کہ جبریل کہ وہ کلام خدا کا نبیا کے پاس لایا **فِيُوحِي** پس ہی پہنچا تا وہ الہی خدا کا پہنچا ہوا آدمی کے پاس **بِاٰذِنَتِ**  
**اٰوْنِ اَنْصَلِ مَلٰٓئِكَةٍ** جو کہ یہ چاہی وہ خدا **اَنْصَلِ** حقیقی خدا بلند اور برتر ہے کہ آنکہ ہوس دیکھا جاتا ہے کہ دکھلائی دینا مخلوقات  
 اور اس میں ہر حکم و حکمت الہی کہ جو کتاب موافق حکمت و مصلحت کرتا ہے اور عائد سے روایت کہ جو کوئی گناہ کرے پیغمبر خدا کو دیکھا تو ہنس  
 بڑا بہتان کیا **وَكٰذٰلِكَ** اور یہی ہی جیسے کہ اور پیغمبر نے جہنم کی ہوا **وَاَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَحٰی** کی ہے ہر طرف تیرے اور محمد صلعم  
**رُوحًا** روح کو یعنی قرآن کو کہ دل اس سے جان پاتے ہیں جیسے کہ بدن روح سے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح جبریل ہے اور یا ایک شے ہے کہ وہ جبریل  
 اور یسائیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور یہی حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے اور فرمایا کہ وہ فرشتہ رسول خدا صلعم کے ہمراہ رہتا تھا اور حضرت خیر بن ابی ذر  
 تھا اور بعد رسول خدا کے وہ آئمہ معصومین علیہم السلام ہمراہ آوا کرتے تھے کہ جس وز سوزہ فرشتہ رسول خدا کے پاس آتا ہے آسمان پر نہیں گیا ہی بلکہ ہمارے  
 ہمراہ رہتا ہے کہ خروج کرے قائم ہمارا غرض ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ یہاں سے تیرے روح کو **اَمْرًا** حکم اپنے سے اور اچھا بتائی رسول خدا پرانی  
 نعمت کو نظر کرنا ہے کہ **مَا كُنْتَ تَدْرِیْ** نہ تھا تو کہ جانے تو پہلے وحی سے کہ **اَلَا كِتَابٌ** کیا ہے قرآن یعنی نازل ہوئے پہلے ہنگام  
 نہیں جانتا تھا **وَلَا اٰیْمَانٌ** اور نہ ایمان کہ کیا ہے یعنی ایمان کی طرف بلا نیکو یا شرع اور حکام کی طرف اہ دکھلائی کو تو نہیں جانتا تھا اور اگرچہ پیغمبر ہونے سے پہلے تو  
 عقلی دلیلوں کے وسیلہ سے ایمان کے صلہ کو جانتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ ہر توال ایمان کو نہیں جانتا تھا کہ کون ایمان لایگا اور کون ایمان  
 نہیں لایگا ہر صورت میں مضانی ایمان کا مخدوف ہے **وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ** اور لیکن کیا ہے اس کتاب کہ ان میں دین علم ہیں ایمان کو کہ وہ طریقی نجات ہی  
**لَوْ اَنَّ رُوشَنِي** کہ نہ ہدی بہ راہ رہت دکھاتے ہیں ہم ساتھ **اَمْ كُنْ** من نشاء جبکہ جانتے ہیں ہم **مِنْ عِبَادِنَا** بندوں پر میں جس وقت کہ  
 وہ دلیلوں حدیث اور قدرت بانی میں مل کر میں **وَ اَنْتَ لَتَهْدِيْ** اور تحقیق کہ لہتے تو ہدایت کرتا ہے ہر وحی کے وسیلہ سے **اِلٰی**  
**صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ** طرف راہ سیدھی کے کہ جو حق کی طرف پہنچا نبی الی **صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِي لَهٗ** راہ خدا کی وہ خدا کے واسطے ہے  
**مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ** جو کچھ بیچ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کہ جس کے کمالہ مخلوقات الہی ہے **اِلَّا اِلٰی اللّٰهِ**  
 خبردار ہو کہ طرف خدا کے **نَصِيْرًا** بھرتے ہر کلام مخلوقات کے آخر میں کہ موافق اعمال کے ہر ایک جزا و جزا حضرت امام محمد باقر  
 علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ قرآن رب میں گرا اور ہنگام دیکھا کہ جس نے اس کے ساتھ ہیں گریہ بہت باقی ہے **اِلَّا اِلٰی اللّٰهِ** تھوڑا لاہور اور یہودی  
 کہتے ہیں بلکہ فخر قرآن جل گیا تھا کہ **اَمِيْنَ** آیت باقی ہی تھی کہ **اِلَّا اِلٰی اللّٰهِ** تھوڑا لاہور **سُوْرَةُ الزَّخْرِفِ** یہ سورہ کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آیت  
 وائل میں سلنا ہمیں بہت تقدس میں نازل ہوئی ہر وقت و انکی معراج کے اور ہمیں بھانسی یا نوٹنی آتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے  
 جو کوئی ہمیشہ اس رت کو پڑھے خدایتالی الگو محمد میں ہر کہ جانور و ستم ام رب کے پیچھے سے محفوظ رکھو قیامت تک اور قیامت کے روز یہ ستم ختم ہوتی  
 ہو کر آئے اور پھر پڑھو **وَاَوْحِيْ** کو کلمہ خدایتالی میں اعلیٰ کرے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** کے معنی پہلا اس سے گزر گئے ہیں **وَاَوْحِيْ**  
**اَلْكِتَابِ الْمُبِيْنِ** شمس ہے قرآن و شمس کا اعتبار ظاہر اور روشن ہو انگوٹھوں کے اور یا باعتبار مدح ہو انگوٹھوں کے کہ دلالت کرتی ہیں  
 خدا کے پاس کے نازل ہوئے اور یا باعتبار ظاہر ہوئے حکام حلال و حرام اور حکام اسلام کے اور تہرہ ہے کہ **اِنَّا جَعَلْنَاهُ** تحقیق ہر کلمہ اس کتاب کو





ثُمَّ تَذَكَّرُ الْيَوْمَ رَبِّكَ بِمَا كُنْتَ تَكْفُرُ بِهِ يَوْمَ تَكُونُ فِي سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ أَوْ يَوْمَ تَكُونُ فِي سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ أَوْ يَوْمَ تَكُونُ فِي سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ  
 اور پس میں کیا ہے **هَذَا** اس سواری کو کہ وہ کشتی پر یا چوپایہ **وَمَا كُنَّا لَهُ** اور نہیں میں ہم وہ لوگوں سواری کے **مَقْرِنِينَ** طاقت کہتی ہے وہ  
 آگاہ میں کہ نیک اور اپنی قابو میں کرے اور چوپایہ سرکشی کرنے اور گریسے جو خالی نہیں اور کشتی غرق ہوئی جو نہ ہو اور اندیشہ ان دنوں ملک کا ہی  
 اسٹاپ ہو بندو کو حکم کرنا ہے کہ بعد تسبیح کے مستعد موت کے ہو کر کہو کہ **وَأَنَا إِلَى رَبِّنَا** اور تحقیق ہم طرف پروردگار ان کے آ رہے **لَمُنْقَلِبُونَ**  
 آ رہے پھر نجات ہیں آخری سواری ہماری جنازہ ہے اور حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ جس وقت رسول خدا پائی مبارک کنارہ کا میں کہتی ہو تو فرمائیے کہ **اللَّهُمَّ عَلَيَّ صَلَواتُكَ**  
**سبحان الذي خلق الارواح كلها وجعل لكلهم من انعام الانعام ما تركبون** اور اہل بیت کو **وَأَنَا إِلَى رَبِّنَا** بنا لے گا **لَمُنْقَلِبُونَ** تاکہ پڑھتے اور بعد اُن کو تین مجاہدین اور چوپایہ پر سوار  
 ہونے اور حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ذکر نعمت کا کہ قرآن میں حکم آیا ہے کہ بندہ کہے کہ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ** اور **عَلَيْهِ السَّلَام** وعلینا القرآن ومن علینا محمد بن محمد صلعم  
 اور بعد اُن کو آیہ سبحان الذي سخر لنا هذا **وَأَمْزَجَ اللَّهُ فِيهِ لَنَا آيَاتٍ** اگر تو کو کہ سبحان الذي سخر لنا هذا آخر آیت تاکہ اور امام  
 موسیٰ کاظم نے فرمایا کہ اگر تو جہنم میں نظر تو کہ سبحان الذي سخر لنا هذا آخر آیت تاکہ اگر تو سواری کی پشت پر سوار ہو تو کہ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ** اور **عَلَيْهِ السَّلَام** تاکہ اور امام  
 مگر پڑ تو اُن کو کوئی آزار نہ پہنچے گا اور بعد ذکر نعمت سواری پھر کفار کے حلیں خلائق فرماتا کہ اگر تو کفار سے بوجھ کہ آسمان اور زمین کو کسے پیدا کیا ہے تو کہنے کے  
 خلائق اور باوجود ہر قدر کے وہ تو فرزند مقرر کرتے ہیں ناچھ فرماتا ہے کہ **وَجَعَلُوا لَهُ** اور مقرر کیا ان کفار واطلاق کے **مِنْ عِبَادِهِ**  
**جَزَاءً** آئندوں میں اُن کو میں ایک ٹکڑا یعنی ملائکہ کو کہ بندہ اُن کی ہر خدا کی بیٹیاں مقرر کیا اور فرزند باپ کا جو کھڑا ہوتا ہے اسے خدا فرزند کو مقرر فرمایا اور یہ ہند  
 جہالت کفار کی ہے کہ باوجود قہر ارکسے اُن کو خالق ہونے کے پھر اُن کو اسے فرزند مقرر کیا اور نہیں جانے کہ پیدا ہم سے ہوتا ہے اور وہ پیدا کرنا والا ہوں کی پس نسبت اولاد  
 کی اُن کو طرف کیوں کر کرنی چاہئے **إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفَرٌ** تحقیق کسا آدمی یعنی کفر آدمی کہ کافر ہیں **لَكِنُفَرٌ** لہذا ناشکری کہتی ہے کہ میں ظاہر  
 ہو اُن کو نسبت فرزند کی اُن کی طرف کفر ہے اور کفر میں ہے **سَنَّا شَكَرُوكَ** سنا شکر ہوئی **أَمَّا لَتُخْلَدَنَّ** کیا پڑا ہی خدا یعنی ختم کیا ہے **وَمَا يَخْلُقُ** آجیز میں کہ پیدا  
 کرتا ہے **بَنَاتٍ** بیٹیاں کہ نہایت کم مرتبہ ہیں بیٹوں **وَأَصْفَاكُمْ** اور برگزیدہ اور خالص کیا ہے **وَالْبَنِينَ** سنا بیٹوں کو کہ بلند مرتبہ  
 اور نہایت عزیز ہیں بہ نسبت بیٹوں یعنی کیا خلائق کے ناقص اور ادنیٰ چیز کہ وہ بیٹیاں ہیں تو پڑا اسے مقرر کی ہیں بیٹوں کو کہ علی مرتبہ کی اور چھ چیز ہیں  
 مہار واطلاق مقرر کی ہیں پہلی بات کیوں کر عقل میں آئے کہ جو کہ خالق حسب کار ہے کہ کس کو اُن کو توادنی چیز ہو اور مہار واطلاق اعلیٰ احوال ہے کہ **وَإِذَا الْكَبَرُ أَحْبَبَ**  
 اور جس وقت خبر دیا جاوے گی ان کافروں میں مثل بنی ملیح کے کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں کہتی ہیں یعنی خبر دیا جاوے گا **مَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ** سنا آجیز کو کہ بیان  
 کیا ہے اُن کو کہ وہ خدا اپنے لئے **وَالْكَسَلُ** مانند اور شاہ کو یعنی دختر کو کہ فرزند شاہ اور اندازے ہوتا ہے اسے مثل فرمایا دختر کو یعنی ان کافروں سے  
 اگر کس کو خبر دیا جائے گی کہ حجاب کی وہ بیان کرنا ہو اور کہا جائے کہ تیری دختر پیدا ہوئی ہے تو وہ شخص نہایت بخندہ اور غمگین ہو اٹھ کر کس کی شدت سے  
**خَلَّ جَهَنَّمَ** کہو چاہئے **مَسْجُودًا** اسباب اور نہایت کالا **وَهُوَ كَاطِمٌ** اور حال ہے کہ وہ خشم اور غم میں کھڑا ہوا ہو وقت میں خبر کے سننے اور اپنے  
 دل میں سوختہ ہو چکے کہ بلا ہوا نہیں سکتا ہے جس وقت کہ سو کرنا دختر کا آخر مرتبہ ہے تو پھر کس کو خدا کیوں تجویز کرتے ہیں اور کہتی ہیں عربیہ شہادت و  
 قصص کا فخر کرتے تھے اور جہتوں و شمنوں خالص نیک بڑا فخر کرنے تھے اور حسین و صف نہ ہوتا اور وہ ناز اور نعمت میں دشمنی تا مثل زنانے جس کے کہ وہ  
 تربیت کے چہرے گھٹ میں بیٹھتی ہیں وہ آدمی اگر نزدیک پہنچا رہے اور سفاکہ ہوتا تھا **لَهُنَّ** سنا نسبت بیٹوں کی ان صفات میں بیان کرنا ہے اور کفار کو جزا و  
 توبہ کرنا ہے بیٹوں کی نسبت نبی میں چنانچہ فرماتا ہے کہ **أَوْ مِنْ بَنَاتٍ** کیا جانے **وَالْحِكْمَةُ** سنا زیور کہ یعنی اُن کیان کہ یہاں  
 تربیت اور معنی اور زیور میں پرورش پاتی ہیں سکونہ اسی طرف منسوب ہے کہ جو بہادری اور شجاعت بالکل خالی ہیں اور اہل کوفہ نے پیشوا کو بغض کیا اور  
 فتح فون اور تشدد دشمن پڑھا ہے اور باقیوں کے بفتح یا اور سکون فون اور تحفہ شین **رُحَا** یعنی جہ کہ زیور اور پوشاک کے ٹکڑے گناہی میں پرورش ہوتی ہیں تم اُن کو

خدا کی طرف سے ہو و ہُوَ فِي الْخَصَامِ اور وہ پہنچ جھگڑوں کے اور وقت گفتگو کرنے کے **خَيْرُ مَبَانٍ** نہ ظاہر کرنا سببِ حجت اور دلیل کے ہو یعنی عورت وقت گفتگو کے اور پیش آنے جھگڑوں کے کسی چھٹیاں و دلیل بیان کرنے میں دوسرے پر غالب نہیں ہو سکتی ہے بلکہ سبب کم ہو عقل کے ایسی گفتگو کرنی سے کہ جس میں بنا پر ہو اور جانب قابل کو اپنی ہی تقریر سے غالب کرتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منج لفظ کی طرف پھرتی ہو اور بعض کہتی ہیں کہ مراد اہل بیت میں داخل نہیں ہے بلکہ بتوں مراد جو کہ کفار بتوں کے زیور میں بہتہ رکھتے تھے یعنی کیا عبادت تھے بہت اُنکی جو کہ زیور میں ویش پاتے ہیں کہ کسی حجت اور دلیل کو بیان نہیں کر سکتے ہیں بلکہ مطلق گویا نہیں ہو سکتے ہیں رجواب میں سے عاجز ہیں **وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ** اور یاد کر دیا اُن شریکین فرشتوں کو جو کہ وہ **عِبَادُ الرَّحْمَنِ** بندو خدا تھے ویکے ہیں اِن کا ثبوت یہاں یعنی ملائکہ مقدسین کہ پاکیزہ عبادت تھے تو نہیں عبادت خدا کی کرتے ہیں ان کو اپنی جہالت سے کہنے میں یہ بیٹیاں خدا کی ہیں **أَشْهَدُ** و اکیا حاشہ تھے وہ **حَلَقَهُمْ** وقت پیدائش اُن فرشتوں کے کہ انکی عورتیں جسے خبر دی ہیں پس انکی تنبیہ کے وہ طوفان سے کہ **سَتَكُنَّ فَرْجًا لِّكُلِّ بَاطِلٍ شَهِادَتُهُمْ** کو اسی کی اہم قدم میں **وَيَسْأَلُونَ** اور چچے جائیں وہ اس قیاس کے دن اور ان کو اپنی دروغ کی جہت ان کو عذاب ہو کہ ہر ایک جناب و متحدہ علم نے بتو یحییٰ کو چھپا کہ مکہ کیوں نہ معلوم ہوا کہ ملائکہ عورتیں ہیں کہ کہنے باپوں سے سنا او کو گویا محبت میں ہم کہہ نہیں سکتے ہرگز دروغ نہیں کہ ہے حقائق یہ آیت نزل کی غور کیا گیا ہے اسی کی نامہ اعمال میں ان کو بھی **يَا قَالُوا** اور کہا اُن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کہ **كُوشَا الرَّحْمَنِ** اگر چاہتا خدا بخشنے والا تو مآ عبد نام نہ پرستش کرتے ہر ان ملائکہ کو مالک نام **بِذَلِكَ مِنْ عِلْمِ** نہیں ہو چکا انکو ساتھ انکو کچھ علم اور اسکی قباحت کو وہ نہیں جانتے **أَلَمْ** نہیں ہیں وہ اس عوی میں **لَا تَحْصُونَ** مگر انھیں کہنے اور اپنی راہ سے تجویز کر کے کہ بات کہتے ہیں **أَمْ تَكُنَّ أَهْلًا مِّنْ قَبْلُ** کیا وہی ہوئے انکو کوئی کتاب ہے کہ جس میں انکو دعویٰ گھڑی ہو لکھا ہو **فَهَمْ بِهِ** پر وہ ساتھ نہیں کہتے جو کہ کہنے قرآن سے پہلے بھی ہو **مُسْتَمْسِكُونَ** چکل مارنے کا ہر رجعت لایا کہ اویسی کتاب ہے کیسے پاس کہی نزل نہیں ہوئی کہ جس میں ان کے معاذ کا صحیح ہونا لکھا ہو پس ان کو عابروہ دلیل عملی رکھتی ہیں دلیل نقلی **بَلْ** بلکہ میں عام میں نے باپوں کی بیروی کا قرار کر کے **قَالُوا** کہا انہوں نے کہ **إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا** نا تحقیق ہم نے پایا کہ ہم نے باپوں انہوں نے **عَلَىٰ أُمَّةٍ** اور ایک سب سے رام کے **وَأَنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ** اور تحقیق ہم اور علامتوں ان کے **مُتَقِدُونَ** ہر بات پایا کہ میں یعنی اس عوی میں ہم اپنے باپوں کی بیروی کر رہا ہیں پس اس طرح اسکی خاطر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہو کہ **وَلَكِنَّكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ** اور یہی نہیں چاہتا ہو جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم **فِي قُرْيَةٍ** چچ کسی کی کفن **ذُنُوبٌ كُوفِي** انہوں نے بیخبر کہ ان کو خدا نے رسولی **إِلَّا قَالُوا مَرْفُوعًا** مگر کہا نہایت میں نے رسول و مہندوں اس کی ذمہ داری کر کے کہ **وَجَدْنَا آبَاءَنَا** نا تحقیق ہم نے پایا کہ باپوں انہوں نے **عَلَىٰ أُمَّةٍ** اور ایک سب سے رام کے **وَأَنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ** اور تحقیق ہم اور پر نشانوں انکی کے **مُتَقِدُونَ** پیروی کر رہا ہیں ان شخصین نے مہندہ کی ہے کہ وہ سبب غول ہو مہندوں کے دلیل نہیں حق کی مال اور نظر نہیں کرتے ہیں ملائی باپوں کی بیروی پر تکیہ کو کے دین کے مقدمہ میں پھر ہو گویا **قُلْ** کہہ تو ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس نے قال فرمایا یعنی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کافروں کے **أَوَلَوْ جِئْتُمْ كَمَا كُنتُمْ** کیا اگر لایا نہیں تھا کہ پاس **بَاهِدًا** زیادہ ہر بات کرنا اور **يَا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ سَبِيلًا** کہ پایا کہ ہم نے اور پر ان کو **آبَاءُ** کہ باپوں انہوں نے کیا تب بھی تم باپوں کی دین کی بیروی کرو گے اگر چہ یہ دین بہت باپوں کو دین بہتر ہو **قَالُوا** کہا انہوں نے جواب میں غم کے کہ **إِنَّا إِنَّمَا أَرْسَلْنَا بِالْحَقِّ** کہ ہم ساتھ انہوں کے کہ پیچھے کو ہو تم **كَافِرُونَ** کہہ کر رہا ہیں اور رہتا ہو دین پر ہم ہی بیان لائے **فَانْتَقَمْنَا** ہم نے ان سے لایا ہے انہوں کے انکو خدا نے دینا میں اور ہلاک کر کے دوزخ میں انکو جلا یا **وَأَنْظُرْ** برو کوئی دیکھنے کے کہ **كَيْفَ كَانَ** کیونکہ وہ عاقبت **لَمَّا كَذَّبُوا** بین ناجائز دالو خدا اور اب حضرت ہریم کا قصہ بیان کیا ہے **وَأَقَالَ** ابراہیم اور یاد کر جو وقت کہ کہا اس نے غار سے نکلنے کے بعد **لَا إِلَهَ إِلَّا** واپس آئے کہ وہ آذر چھا اٹھا تھا اور **يَا رُبُّ** انکو کیا تھا تو ہو اوروہ انکو پکارتے تھے کہ حضرت ابراہیم نے کہا **وَقَوْمِي** اور قوم ہی سے کہ تو نبی اور سارو کی عبادت میں وہ مشغول نہ رہا تھی **بِرَّاءٍ** تحقیق میں نے انہوں سے کہ **يَا تَعْبُدُونَ مَا تَحْمِلُ الْأَوْثَانُ** کہ ان کے

تفسیر







[illegible]











اٹھتے ہیں جبکہ دشمن کھیل اور تیرے عقیدے پر ہونے والے باتیں میں ہلکا ہونا پہلے فرقہ کا یاد دہانی کی جہت سے اور دوسرے فرقہ کا کسی کی جہت سے جو حق و حقیقت نہیں ہے  
سنائو کہ بہت گراں اور ناگوار معلوم ہوا اور منکر کہا کہ انہی چھپکے بیٹوں کو نہایت مشابہ کرنا ہوا اور ان کی تشبیہ تیار ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ جس وقت عیسیٰ کی مثال  
دی گئی یعنی علی کو مثل عیسیٰ کیلئے کہا تو تیری قوم نے مجھ کو طعن کیا اور کلام کو تیرے صحیح بخانا اور خدا عالم ہونے کے ٹھٹھا کر لیا لیکن ماہرین نے کہ جس وقت علی مثل  
عیسے کے ہوا تو معجزہ ہمارے عیسیٰ ہی بہتر ہونگے اور بیان کیا کہ اس کلام کو مگر وہ جھگڑا کر لیا کہ وہ بلا جواز لے کر آئے تھے بل اس وقت منقول ہوئے یہ عیسیٰ علیہ السلام کہ رسول خدا صلی اللہ  
جس سلاسل میں اس پر مومنین علیہ السلام کو حق میں یا کہ قسم سے خدا کی اگر اس امر کا خوف نہ ہو کہ ایک جماعت میری امت میں سے تیرے حق میں نہ کہ میں جو عیسیٰ کے حق میں  
بعضے کہتے ہیں میں تیرے حق میں آج کو دن وہ بات کہنا کہ تو کسی قوم پر نہ گزرتا مگر کہ وہ تیرے قدموں کے نیچے کی خاک تبرک جان کر وہ طہر برکت اور شفا کے لیے ایک جماعت  
قریش نے یہ سننا تو غصہ ہوا اور کہا کہ نہ نبی ہوا انہی چھپکے بیٹوں کیلئے مثل میں مگر عیسیٰ میرے ہی خدا ہیں گئے یہ آیت نازل کی ماضی بن مریم مثلاً اور سلطان فاطمی  
منقول ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور ایک جماعت صحابہ کی بھی حضرت کیندیت میں حاضر تھے حضرت فرمایا کہ ہوقت داخل ہو کا تیرے وہ شخص کہ مشابہت  
میرے ہیں کہ ہر ایک شخص حضرت کے ہمراز ہوں گے اٹھا کہ وہ داخل ہوئیو الامین جاؤں پس داخل ہوا ناگاہ علی بن ابی طالب ایک کے نہیں انہی باروں کے کہا کہ نبی کا  
محمد ہیں کہ فضیلت اور بزرگی دی ہم پر علی کو بہانہ کہ مشابہت کیا ہو عیسیٰ بن مریم جو قسم سے خدا کی ہمارے معبود کہ جبکہ ہم ایمان جاہلیت میں سنسٹ کر تے تھے وہ بہتر ہیں  
اس پس نازل کی آیت اُنہی نے اس مجلس میں آیت ظہار بن مریم مثلاً اذ تو کم منہ یصدون کہ میں نے نبیوں ان کو نہیں دیکھا ہے عیسیٰ علیہ السلام  
عَبْدًا لَعَنَّا عَلَیْہِ کہ بندہ کہ نمام کیا ہے یعنی اوپر اُن کو انکو میرے برابر اور بدوں باپ کے انکو پیدا کیا اور جَعَلْنَا مَثَلًا اور کیا ہے نبی کو مثل اور  
قصہ عجیب لَیْسَی اِسْرَآئِیْلَہِ وَاٰطٰوٰی اِسْرَآئِیْلَہِ یعنی اِسْرَآئِیْلَہِ باپ کے پیدا ہونا ایک قصہ ہے کہ مثال جاری ہوئی ہے درمیان بنی اسرائیل کے پس  
وہ تو تنبیہ کے اپنی قدرت کاملہ پر فرماتا ہے کہ وَلَوْ شِئْنَا اَوْرَاکُم بِاٰیٰتِہِمْ لَعَلَّہُمْ یَرْجِعُوْنَ اِلَیَّہِمْ لَکِنِّیْ اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّہُمْ لَیْسَ بِہِمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ  
مِنْکُمْ مَا لَیْسَ لَہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَم







[illegible]

[illegible]

سورة الخان





[illegible]

30



انکو رستہ پر آئی اور کہا کہ ہم تجھ کو ایک کان بتلاتے ہیں کہیں خزانہ ہے چاندی اور سونو اور موتیوں کا انہی نوچھا کہ کہاں ہے کہہا کہ مکہ میں اور غرض انکی یہ قصہ نہ کہہا کہ  
کہ وہ اہلک ہو جاؤ اور علم کے روبرو قصہ خزانہ کا بیان کیا انہوں نے کہا کہ یہ بادشاہ ہرگز نہ ارادہ نہ کرنا اسکا کہ تمام رو زمین میں ہی جگہ بزرگ یا وہ اوج کو  
اسکا قصد کرے ہلاک ہو جاوے تیغ یہ سنکر مکہ کو روانہ ہوا اور خاکجہ کو جا پہنچا اور چہ ہزار حیران تباہ اور مرنے میں مرنے رہا اور ایک قدم جیسے انکی مخالفت کی  
اور کہا کہ ہمارے دین سے بھر گیا ہے ہم سیکر ہمراہ نہیں ملے تیغ نے انکو خدا تعالیٰ کی توحید کی طرف نہایت کی اور ان کو گولے اور زیادہ دینا اور انکا کیا اور کہا کہ ہم کو  
ازمانش کے ہیں وہ ایک لگتی ہے ہمارے دہن میں غمی میں ایک پہاڑ کی طرح وہ لگتی ہے جیو دو آدھو کا آسمین جگہ لگتا ہے تو اس کے پاس جاتے  
جو کوئی کہ چھوٹا ہوتا تھا وہ حلجا تھا اور سچ کو کچھ اثر نہ ہوتا تھا وہ اس کے اور علم اہل کتاب اپنی کتابیں لیکر اس میں داخل ہوا اور سلاست ہائے باہر نکل آئے اور  
آتش پرست تھے اس میں داخل ہوئے تو جگہ کے اور منقول ہو کر تیغ نے ایک فیصہ جنات سے منقول کو لکھا اور شامل ہوئی گئے پھر کیا کہ اگر تو زندہ ہے تو جناب سالک کو  
پہنچا دینا اور چھوٹے اپنی ولادت کے پیر کے وصیت لکھ حضرت کو پہنچا دیتے ہیں کہ لکھاواں فرزند شامل کی نسل میں سے ابو ایوب الباری تھا ان حضرت کی خدمت میں  
عرض کیا اور حضرت نے میں تہہ فرمایا کہ مر جبر اور نیک تیغ کو اور منقول سے کہ بعد تیغی کہ تباہی میں سے تھا ستائستہ بریں ہی پہنچے ہوئے حضرت کے اہل لایا تھا حضرت سے منقول  
سلم بر آویسے کہتی ہیں کہ اگر تیرے من میں برہنہ ہے جبرک اہل لایا تھا کہ غیر یہی ہے ایک ہزار خائیں بریں تو اور اے خدا تعالیٰ قیامت کا مان لکھ کر و ما  
**خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ** اور نہیں بدلیا ہے ہمارے ہاں تو لکھا اور زمین **وَمَا يَذْكُرُونَ** اور نہیں بدلیا ہے ہمارے ہاں تو لکھا اور زمین **وَمَا يَذْكُرُونَ** اور نہیں بدلیا ہے ہمارے ہاں تو لکھا اور زمین  
**عَبِيدٌ** بازی کر نیلے ہو کر یہ حال واقع ہوا یعنی ان کو سب غم ہو گئے کھیل و دل لگی کے نہیں بدلیا ہے ہمارے ہاں تو لکھا اور زمین **وَمَا يَذْكُرُونَ** اور نہیں بدلیا ہے ہمارے ہاں تو لکھا اور زمین  
انکو بیدار کر دیا ہے پس کوئی نہ بیکار اور محفل چھوٹا ہے ہم بدو شجاعی کے لکھاواں فرزند شامل کی نسل میں سے ابو ایوب الباری تھا ان حضرت کی خدمت میں  
دو نوکریں آسمان اور زمین کو **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** گرساتہ حق کے اور سچ ایک صلیبی کے اس سے تمنا ہو کر بیدار کر دیا ہے **وَلَكِنَّ الْإِنْسَانَ** اور  
لیکن اکثر کو سبب تامل کرنے کے **لَا يَعْلَمُونَ** نہیں جانتے ہیں کہ فل حکیم کا خالی حکمت اور صلیبی نہیں ہے **إِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** اور  
جدا ہو حق کا باطل سے **مِثْقَالُ ذَرَّةٍ** جمع ہوا تو کا ہی سبب جہنم جال واقع ہوا یعنی دن قیامت کا وقت جمع ہونے سبب قبول ہے  
**يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ** جس دن کہ نہ بے پروا کے عذاب اور نہ دور کری **مَوْلَاهُمْ** دوست عن قوم **وَدُوسْتُ شَيْئًا** کسی شے کو عدا  
میں سے **وَلَا هُمْ** اور نہ وہ دوست **يُخْصِرُونَ** رو کر جو جاوے دوستوں کی جانب سے کہ کو عذاب بجات لہاں **إِلَّا مِنْ حَرَمِ اللَّهِ** مگر وہ  
شخص جس کو خدا پر کہ اسکو بخش دے اور یا اذن شفاعت کا اس کو میں یو اگر وہ مؤمن ہو اسکا کہ کفار کو شفاعت نہیں ہے **إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ**  
**الرَّحِيمُ** اور بخشنے والا خدا تعالیٰ عذاب کو فرما دیا کہ اس شخص کو کسی شے کی ذمہ داری نہ ہو اور کسی کو عذاب نہیں ہے **إِنَّ شَيْئًا مِنَ الْقُوَّةِ** اور  
**طَاعَةِ الْإِيمَانِ** کہنا کہ عذاب کا جو کہ کفار و شرک تباہ اور بھوکتے ہیں ملو اس کے اور سچ لکھاواں فرزند شامل کی نسل میں سے ابو ایوب الباری تھا ان حضرت کی خدمت میں  
انکو قول کو رو کر تباہ کر دیا ہے کہ قوم وہ جسے **الْبَطُولُ** اور بھوکتے ہیں ملو اس کے اور سچ لکھاواں فرزند شامل کی نسل میں سے ابو ایوب الباری تھا ان حضرت کی خدمت میں  
حصص لعلی کو باسی پڑھتے ہیں باقی کو فارق تاسو جس کو تباہ قوم میں نہیں ہے **وَالْبَطُولُ** اور بھوکتے ہیں ملو اس کے اور سچ لکھاواں فرزند شامل کی نسل میں سے ابو ایوب الباری تھا ان حضرت کی خدمت میں  
کلی ہلکی لعلی و نوح کو رستہ کو کم کر دیا کہ خدا **وَالْبَطُولُ** اور بھوکتے ہیں ملو اس کے اور سچ لکھاواں فرزند شامل کی نسل میں سے ابو ایوب الباری تھا ان حضرت کی خدمت میں  
یعنی کہ منہ پر اس کا رستہ سے **إِلَى السَّوَاءِ** اور طرف ہج اور وسط و نوح کے **لَمْ يَصْبُوا** پھر گراؤ تم **فَقَدْ رَأَيْتُمْ** اور پیر کے **مِنْ عَذَابِ**  
**الْحَمْدِ** عذاب کے کہ ہم کھوتے ہوئے اور بھوکتے ہیں **وَالْبَطُولُ** اور بھوکتے ہیں ملو اس کے اور سچ لکھاواں فرزند شامل کی نسل میں سے ابو ایوب الباری تھا ان حضرت کی خدمت میں  
**أَنْتَ الْعَزِيزُ** تحقیق تو عزت والا تو دیکھ **الْكَرِيمُ** بزرگواری ہے تو گمان میں تھے ہیں کہ ابو جہل کہتا تھا کہ در میان ان و نوح ہمارے کہ  
گردہ کے ہیں سیکر برا کر کوئی عزت والا بزرگ نہیں ہے بلکہ تیرا خدا قدرت نہیں ہے تو کہ تم مجھ کو نہ پہنچا و پس قیامت کے کہنا جائیگا کہ  
غیر از کریم کہہ تو نہیں خدا کی اور کسان نے ایک بھٹے ہرہ ہرہ اور ان کو بگاڑ کر کہا ہوا تھا کہ **إِنَّ هَذَا** تحقیق عذاب **مَا كُنْتُمْ بِهِ** وہی کہ تم





مختلف چو حال اُن دونوں کے رُخنی اور تاریکی اور درازی اور کوتاہی میں **وَمَا أَتَرَكَ اللَّهُ** اور سچ نہیں کہ نازل کیا ہے **وَمِنْ السَّمَاءِ**  
**هَٰذَا مِنْ بَرَقٍ** روزی میں سے کہ وہ باران جس کا وسیع زری کا ہی ہو اُسے مگر ذری کہا ہے **فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ** پس زندہ کیا سائے  
**بَارِكًا** میں نے بیک بعد موتِ نھا بعد موتِ نھا کے اور جنابِ بکر **وَنَصْرَفَ الْوَيْلَاجَ** اور بیچ بچھڑاؤں کے کہہ ہی ہو سکا وہ کہہ ہی چھاں کو یہ سب  
**آيَاتٌ** علامتیں ہیں حدیث اور قدرتِ خدا پر **لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ** وہ لوگ ہیں قوم کے کہ سمجھتے ہیں عقل کو کار فرماتے ہیں ان سب عجائبِ جزوِ  
اور نظراتِ انکو دیکھتے ہیں اور بعد دیکھنے کو انکو یقین ہو جائیگا کہ یہ چیزیں بنائی ہوئی ہیں اور نہ پختہ ہوا آلاکہ وہ براہِ راست اور سوا انکو کوئی ایسا ہی اور نہ  
خدا اور کھارجوان علامتوں کو قدرتِ خدا کی دیکھا ایمان نہیں لائے تھے اسی تنبیہ کے لئے خدا فرماتا کہ **تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ** یہ نشانیاں قدرتِ خدا کی ہیں  
اور یا یہ کہ یہ آیتیں خدا کی ہیں **تَنْتَلُوها عَلَيْكُمْ** پڑھتے ہیں ہم انکو اور پھر بالحق ساتھ حق اور سستی اور دوستی کے نہ ناحق اور کجی کے ساتھ اور  
کفایتِ باوجودِ ظاہر اور ختم ہو اسی علامتوں کی زبان نہیں لائے تھے اور عقائد نہیں کہتے تھے ان کے وہ کون خائف تھا کہ **فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ**  
**اللَّهِ** بعدِ خدا کے کہ وہ قرآن **وَآيَاتِهِ** اور نشانیاں قدرتِ انکی **يُؤْمِنُونَ** ایمان لائینگے وہ اور یا یہ کہ پس ساتھ کوئی باکے بعد آیتوں خدا کی  
ایمان لائینگے وہ اور نہ کالفاظِ سببِ تعلیم کے آیات پر مقدم ہو گیا جسے کہ کہہ ہی زیادہ کر رہے معنی معنی کرم زبیدی اور اہل کوفہ نے سوا حصص کے اور یعقوب ابن  
نے تو **يُؤْمِنُونَ** پڑھا تھا سوا اور باقیوں نے تو **يُؤْمِنُونَ** غائب صیغہ **وَلَيْ** وائے ہے یا چاہہ دو فرخ ہو کہ خونِ رب سے بہرہ ہوا **لِكُلِّ أَفَّاكٍ** دھوکہ دہوٹ  
بولنے والے **أَن تَكُنْ** گناہ سخت کرنا کہ کہہ نہ ضررِ جارت ہی **كَيْسَمَ آيَاتِ اللَّهِ** سننا ہی آیاتِ خدا کو کہ **تَتْلُو عَلَيْهِ** پڑھی جاتی ہیں پھر کہ **تَحَرَّ**  
**يُصْرَ** پھر صر کر گئے کہ تو گناہوں **مُسْتَكْبِرًا** سرکش کر رہا ہو کہ یہ حال افح ہو کہ معنی اخرج نکھر کر کے کنارہ کشی کرنا ہو کہ **كَانَ لَمْ يَسْمَعْ** حال  
گو یا کہ نہیں سنایا ہو ان آیتوں کو اور جس وقت کہ حال **تَوَقَّعْتُمْ** پس خبری تو ہو سکا محمد صلعم **بَعْدَ آيَاتِ اللَّهِ** ساتھ عذاب و ناک کسا و لفظ  
بشارت کا و طو مزاج اور منہ کی ہر ڈرائی کو مقام میں **وَإِذَا عَلِمَ** اور جس وقت کہ جانتا ہو وہ **مِنْ آيَاتِنَا** آیتوں ہماری میں سے جو کہ ہماری کتاب میں  
میں **شَيْئًا** کسی چیز کو یعنی بعد سننے کے انکو معلوم ہو کہ یہ آیتیں قرآن کی ہیں **أَتَخَذَهَا** پکڑنا ہی انکو یعنی مقرر کرنا ہو ان آیتوں کو **هَرَوَ** اٹھاتا کہ  
عوام جاننے کے یہ کوئی شے نہیں ہے جیسے کہ نصر بن حارث مقابلہ میں آن کے قصہ رزم و شند یا کرا رہا تھا **أُولَٰئِكَ** یہ لوگ نہیں سنیں گے **لَهُمْ عَذَابٌ**  
**مَّهِينٌ** دھوکہ دہوٹ انکو عذاب سے خواہ کر نہ لاکہ **مِنْ وَلَا تَكُنْ** چھوڑ دو انکو سے دو فرخ ہو اور یا پھر ہول کے پس بولا جاتا ہو **لَوْ كُنْتُمْ** جو چیز کہ کتاب  
سوئی ہو انکو ورنہ کہتی ہوں اگے ہونا وہ چھوڑ دو اور یا یہ کہ چھوڑ دو انکو دو فرخ سے یعنی بعد مرگ ہی کے دو فرخ ہی **وَلَا يَغْنِي عَنْكُمْ** اور نہ بے پروا کر دیتی ہو  
اور نہ دور کر دیتی **مَا كَسَبُوا** وہ چیز کہ سبکی ہو انہوں نے مال اور متاع دنیا کے اور کما ہی کر کے انکو جمع کیا ہو **شَيْئًا** کسی چیز کو عذاب میں سے معنی کیا ہی ہو  
مال اور متاع دنیا کی عذاب کو تو دور نہ کر سکیں گے **وَلَا كَا تَخَذُوا** اور نہ وہ کہ کبریٰ میں انہوں نے **مِنْ دُونِ اللَّهِ** سوا خدا کے **أُولَٰئِكَ** جو کہ  
وہ مجتہد ہیں اور بامید شفاعت انکی پیش کرتے ہیں وہ بھی انکو عذاب کو دور نہ کر سکیں گے **وَلَهُمْ** اور وہ انکو دو فرخ میں **عَذَابٌ عَظِيمٌ** عذاب  
بڑا کہ سختی انکی سے زیادہ ہے **هَٰذَا** یہ قرآن کہ جسے تجھ پر بھیج رہا ہو **هَٰذَا** رہنمائی کر رہا ہو **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** اور جن لوگوں نے کفر کیا ہو  
اور ایمان نہیں لائے ہیں **بِآيَاتِ رَبِّهِمْ** ساتھ آیتوں پروردگار ان کے **لَهُمْ عَذَابٌ** عذاب میں سے بہت سخت عذاب میں سے کہ  
**أَلِيمٌ** دردناک ہو اور رجز بڑی سختی عذاب کہتی ہیں اور اب پی تعبد اور قدرت کی بانی میں **اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ** خدا وہ شخص ہے کہ حکم میں انکو  
**لَكُمْ** انکو **الْفَلَاحُ** و طو مہار در لاکہ کہ سطح ہکا برابر بنا دیا اور غوطہ لگا نا تھا ان **وَالَّذِي الْفَلَاحُ فِيهِ** تاکہ جاری ہو کہ کتابیں ہیں انکو با مہر ہست  
حکم کے کہ کہ تم مال تجارت نہیں بھر کر لیاؤ اور فائدہ حاصل کرو **وَلَتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ** ورنہ کہ طلب کرو **فَضْلُ**  
انکو سے کہ سوئی اور نہ کا وغیرہ جو اس میں سے نکالو غوطہ لگا کر **وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ** اور تاکہ تم شکر کرو ان نعمتوں کو حاصل ہے **وَسَخَّرَ لَكُمْ** اور  
حکم میں دیا وہ طو مہار **فِي السَّمَوَاتِ** ان چیزوں کو کہ سچ ہاں تو بھی ہیں یعنی انکو فائدہ دے تو مہار و طو کیا ہے جو کہ آفتاب اور ستارے ہیں اور ہاں ہے

۱۱۱





[illegible]







یہ غذا کازل ہوتا ہے یا انکے لیے ہے کہ تم نے لکھ لکھ کر آیت اللہ پر اتنے آیتوں کی کو جو کہ قرآن میں ہیں انکی قدرت کی شانوں  
 ھڑوا ھٹکا کر یا نہیں ہستے و عزتکم لکھوۃ الدنیا اور فریب میں لاکھ زندگانی دنیا کے ہمیشہ کی زندگانی سے کہ جو یہی فنا ہوگی  
 اس سے تم غافل ہو گئے اور جاننا کہ اس ہی زندگانی سے کہ جو دنیا میں ہے اور ہستے کیے کیا قالیوم پس بخودن لا یستخون نہ محالے جائیگوارہ  
 مِنْهَا اِنْ دَخَلَ لَا یَسْتَعْتِدُونَ اور وہ رضی کر دینا چاہیے کہ عبادت اور طاعت کر کے خدا کو رضی کر دیوں اور نہ  
 کوئی خدا کا قبول کیا جاوے گا کہ زمانہ تو بہ کا باقی نہیں باقی اور نہ اب حکم عبادت کرنا ہی بلکہ وہ رفتور و رجحان سے اور اعمال کا ہر دور و زمانہ کا  
 رہنمائی ہے یہ بھی ایک لطف خدا کا کہ نزدیک کرنا ہی بندوں کو عبادت سے اور دور کرنا ہی گناہ سے پس باعث ہو گیا یہ کہ شکر گرا رہا ہے بعد اس کے کہ ذکر  
 تر ہے قل للہ الحمد پس اس طرح خدا ہی تو توفیق اور شکر کہ لَبِ السَّمٰوٰتِ وَرَءِ السَّمٰوٰتِ اور بروردگار اہانوں کی و رت الارض اور بروردگار زمین کا  
 لَبِ الْعَالَمِیْنَ بروردگار عالم کے لوگوں کا جن اور نہ ان اور پروردگار ہر شے کا سب کی پرورش تھا ہی وَلَہُ الْکِبْرِیَاۤءُ اور وہ اس کے ہی بزرگی  
 فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے اہانوں کی اور زمین کے کہ سب کا حکم سب جگہ جاری ہے پس سوا اُن کو کون بزرگ ہوگا وَہُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے  
 سب چیزوں پر اور کفایت سے بدل دینی ہر حکم و حکمت الہی کہ سب بے اس کی موافق مصلحت اور حکمت کے ہے اور حدیث قدسی میں ہے کہ ہر شے کا  
 فرما ہی کہ پاد میری ہے اور عظمت خدا و میری ہی یعنی جیسے کہ چاروں بدن پر ہوتی ہے ایسی ہی کبریائی اور عظمت لائق ذات میری کی ہیں پس جو کوئی ان  
 دونوں صفوں میں مجھے نزاع کرے اور کہے میں نہ رک جائے تو میں اُن کو دوزخ میں ڈالوں گا **سورۃ الاحقاف** یہ سورہ کی ہی مگر بعض کہتے ہیں کہ آیہ  
 قل راہم ان کان من عند اللہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے اور اس میں پینتیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز جمعہ یا شنبہ  
 سورہ اہل کو پڑھے اللہ تعالیٰ اُن کو خوف دینا اور آخرت محفوظ کرے کہ اُن کو کوئی خوف دینا میں نہ آئے اور نہ آخرت میں ہر ترسناک ہو **بسم اللہ**  
**الرحمن الرحیم حم** اکی تفسیر میں ہے کہ گز گئی ہی تائید الکتاب نازل کرنا تاکہ من اللہ جانبہ  
 سے ہو کہ العزیز غالب ہے سب چیزوں پر اپنی ذات اور صفات میں **الحکم** حکمت والا ہے ہر کام میں کہ بدوں حکمت اور مصلحت کے ہر کام کو ہی  
 کام نہیں **ما خلقنا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** نہیں پیدا کیا ہے اہانوں کی اور زمین کی **وَابَدِیۡنَا** اور سچیز کو کہ درسا اُن کو  
 کے ہی **البحر** مگر ساتھ حق کے اور جس صحیح کیو ہو کہ تقاضا حکمت اور مصلحت کی ہے عبت اور بیکار و اجل شئی اور ساتھ ذات نام رکھی  
 گی کہ یعنی اُن چیزوں کو نہیں پیدا کیا ہی مگر ساتھ حق کے اور ایک نام رکھی گئی معین تاکہ وہ قیامت کے اور جبکہ قیامت آگئی تو یہ چیزیں ہی  
**وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوا** اور جن لوگوں کے کہ کفر کیا ہے وہ **عَمَّاۤ اُنۡذَرُوۡا** بچرے کہ ڈر گئے ہیں یعنی قیامت کے ہوں غیر وہ اس **مُعْرِضُوۡنَ**  
 منہ پریشان اور ہار کر رہیں ہیں **قل** کہہ تو ابو محمد صلعم اُن انکار کرنے والوں قیامت کے آئے **لَکُم** کیا دیکھاتے یعنی خبر دو تم بھوکہ مٹا  
**تَدْعُوۡنَ** وہ چیز کہ بھارنے ہو تم اور پرستش کرتے ہو اُن کو **مِنْ دُوۡنِ اللّٰہِ** سوا خدا کے **اَلُوۡنِ** دکھاؤ تم بھوکہ **مَاۤ اَخْلَقُوۡ**  
**مِنَ الْاَرْضِ** کیا پیدا کیا انہوں نے زمین میں **اَمۡ لَکُمۡ شِرۡکٌۭ** یا اے لوگو لکھ شریک ہر خدا سے **فِی السَّمٰوٰتِ** سچ پیدا کرنے  
 اہانوں کی تاکہ وہ مستحق پرستش کے ہوں اور میں عرض بتاں کہ کوئی چیز انہوں نے پیدا کی ہی یا نہیں اور جس وقت نہیں پیدا کی ہی کوئی چیز تو پھر کس  
 انکی پرستش کرتے ہو **اِیۡتُوۡنِیۡ** بکتاب لاؤ تم میری پاس کتاب جو کہ تمہارے پاس آئی ہو **مِنْ قَبْلِ ہٰذَا** پہلے اس کے کہ طالت کرنا  
 توحید کا اور باطل کرنا لا شریک کا ہی یعنی اگر کوئی کتاب یا قرآن کا نازل ہوئی ہو اور مضمون نہکایہ ہو کہ شریک کرنا چاہے پس لاؤ تم وہ کتاب **اَوْ**  
**اَشۡاَرۃٌ مِّنۡ عَلٰمِ** باکوئی نشانی علم سے ہو تو ہو کھولا یعنی کوئی نوشتہ پہلو کو کوئی علم کا باقی ہو اور اس میں غیر خدا کا پرستش کرنا نہکایہ تو اس کو چھوڑو  
**اِنْ لَّکُمۡ صَادِقٰتٰی** اگر ہو تم رست گو ہو دو عکس **وَمِنۡ اَصۡلِ** اور کون شخص یا دہ گمراہ **مِمَّنۡ یَّدْعُوۡنَ اِلٰہَۃً** جس کے بجا تا ہی  
 اور پرستش کرتا ہی **مِنْ دُوۡنِ اللّٰہِ** سوا خدا کے **مَنْ لَا یَسۡتَجِیۡبُ** اس شخص کو کہ نہیں جواب دیتا ہی اور میں قبول کرتا ہوں **لَہٗ**

یہ

بجز اس کے سوا اللہ

انکو اور انکی فریاد کو نہیں پہنچتا ہوا **إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ** تا روز قیامت یعنی اگر شرک کی عمر و از سہ قیامت تک اسے روہ ہی معبود و مذکور تمام عمر کا رہو  
وہ ہرگز انکو جواب نہ دے گا اور انکی دعا کو قبول نہ کرے گا **وَنُتِمُّ** اور وہ معبود انکو **عَنْ دَعَائِهِمْ** بھانسنے ان پرستش کرنے والوں **غَافِلُونَ** بخیر  
اور نہیں جانتے کہ انکو کون بھارتا ہے ہوا کہ وہ تپ رہیں وہ کیا بچے ہیں کسی کا نیکو **وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ** اور جبوقت جمع کئے جائیں آدمی میدان حشر  
کاٹوا ہو گئے وہ معبود باطل **لَهُمْ** و اطوار ان پرستش کرنے والوں کو **أَعْلَمُ** و دشمن **وَكَاثِبُهُمْ** اور دشمن وہ ساتھ پرستش انکے  
کافرین **كَافِرِينَ** کفر کرنے والے یعنی خدا تعالیٰ قیامت کے روز بتو گویا کہ کیا اور وہ اپنی پرستش کرنے والوں کے عداوت کرنے والے شرک سے بھار کر کے جو جہانگیر  
ادب سے ہی بتو گویا سوار اور معبود بھی اپنی پرستش کرنے والوں کے بیل رہے ہوں اور اب شرک کے حامی فرما رہے کہ **وَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ** اور جبوقت پھونکی جائے گی  
اور پھر ان شرک کے **أَيَّامُنَا** انیس ہائی کتاب کی **يَكْنُاتُ** کہ روشن اور ظاہر ہیں بخیر ہوں **قَالَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا** کہنے میں لوگ  
کافر ہوئے **لِلْحَقِّ** و اطوار کے **لَمَّا جَاءَهُمْ** جبوقت کہ آیا انکو پاس یعنی جبوقت ان کو پاس آیا کہ وہ حق اور بخیر ہو گئے ان کافروں کے اس حق کو کہ  
**هَذَا صِرَاطٌ مُبِينٌ** یہ جادو و ظاہر ہے اور اسے محمدیہ کفار اس کے قطع جادو ہی نہیں کہتے **أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ** بلکہ کہتے ہیں کہ بنالیا  
انکو محمد صلعم نے بخیر سے اور خدا کی طرف انکو منسوب کیا ہو **قَالَ لِي** قریبہ کہہ تو یہ محمد کہ اگر بنالیا ہے بنی انکو چوٹ ہی طرف سے پس بنی ان میں انکا  
فرق کیا لیکن یہ بنالیا بخیر سے اور خدا کی طرف نہ منسوب کرنا کہ خدا انکو بجا تو یہ بڑا سخت گناہ ہے اور جبوقت اس گناہ کی سزا میں ہے عذاب نازل ہو تو **فَلَا**  
**مَمْلُوكٌ** پس نہیں مالک ہوا اور نہیں قہر کہتے ہو تم **لِي** و اطوار میں **لِللَّهِ شَيْكْهُ** عذاب کسی چیز کو کہ جھکناجات لو او پس کیونکر میں ہے  
بڑی گناہ کی جزا کر دے **هُوَ أَعْلَمُ** وہ خدا زیادہ جانتی والا اور عالم ہے **يَا قَافِلُونَ** قیامت کے شریعت کرتے ہو تم  
بچ انکو کہ طعن ہے سو قرآن کی آیات پر او انیس کثرت نکالتے ہو کہ انکو جادو اور جھوٹ بنایا ہوا کہتے ہو کہ **بِهِ شَهِدُوا** کہانی سے خدا گواہ  
**بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ** درمیان میرا و درمیان تمہارا کہ میری کلام کی بات کی گواہی دیو اور شہید احوال واقع ہوا ہے **وَهُوَ الْقَوِيُّ** اور وہ غنی والا  
ان شخص کو کہ جو کوئی کفر اور گناہوں سے تو بکری **الرَّحِمِ** مہربان اس شخص کہ جوابان ثابت قدم رہے اور کفار جو اپنی دین پر ہمارے تھے اور سوختا  
سجڑی طلب ہے تھو اور جس چیز کا حضرت حکم تھا وہ حضرت سے دشمنی تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ **قُلْ** کہہ تو محمد صلعم کہ **مَا كُنْتُ بِدَعَا نَبِيِّ**  
ہوں نہیں یہ پہلا ہوا **مِنَ الرُّسُلِ** نبیوں سے یعنی میں اول پیغمبر نہیں ہوں سب پیغمبر سے پہلا آیا ہوں بلکہ مجھے پہلا نبی نبیوں میں ہے جو کہ  
وہ اپنی آیتوں سے چاہتے تھے کہ انکو طرف آخر کے ملاتے تھے میں نے انکو ہی کہتا ہوں اور جس چیز کا جھکنا حکم ہے وہ کہتا ہوں اور جس چیز کا جھکنا حکم نہیں ہے انکی  
قدرت میں کہتا ہوں تم میری نبوت کا سوا کچھ نہ کرتے ہو **وَقَاذِرِي مَا يَفْعَلُنِي** اور نہیں جانتا ہوں نہیں کیا کیا جائیگا سا میرے سخت یا جت  
جنگ یا صلح غالب ہو یا مغلوب ہوا **وَلَا يَكُمُ** اور نہ ساتھ ساتھ چلتا ہوں کیا کیا جائیگا قتل ہونا یا قید ہونا اور لیکن آخر کے احوال کا جھکنا نہیں ہے اور  
خو جائتا ہوں کہ مومن سختی بہشت کا ہے اور کافر سزاوارتن و نزع کا **إِنْ تَتُوبْ** نہیں یہ وہی کرتا ہوں نہیں **إِلَّا غَالِبٌ** مگر چھپنے کی کہ وہی کی گئی  
انکی طرف میرا اور میں زیادہ جھکنا علم نہیں ہے اور نہ میں کہتا ہوں **وَمَا أَنَا** اور نہیں میں نہیں **إِلَّا كَذِبٌ** مگر ڈرنا ہوا لا خدا سوا **مُتَّبِعِينَ** خدا  
کہ سجدہ نکلنا ظاہر کرتا ہوں خود غور سے کی سستی کیونکہ اسے حکم خدا کوئی مجھ میں نہیں چلا سکتا ہوں جھکنا انکی قدرت میں ہے آدم بن عباس سے منقول ہے کہ  
رسول خدا صلعم اور صحابہ حضرت کے کہ میں کفار کے ماتہ سے بہت آزار پہنچنے تھے ایک شب سوختا نے خواب میں کیا کہ کہ ہجرت کے ایک مین میں منی میں ہوں وہاں  
پانی اور درخت کثرت تھی خواب سے بیدار ہو تو صحابہ کے رو بہ یہ بجز بیان کیا صحابہ کے عرض کیا کہ یا رسول خدا اس سعادت کو ہم کب دیکھیں اور کس روز  
وہاں پہنچیں گے تاکہ کفار کے آزار سے ہمیں حضرت انکو صبر کرنا حکم دیا اور جبوقت ظلم کفار کا حد زیادہ گوارا تو ہجرت کرنا صحابہ کے جلدی ارادہ کیا  
یہ آیت نازل ہوئی کہ کہہ تولے محمد کہ نہیں جانتا میں میں اور تم مامو ہو گئے کہ میں نے خود کیونکہ اور کفار کی مایہ اور آزار پہنچنے کیونکہ او با ہجرت کرنے کو واسطے  
طرف میں دشتوں اور پانی جیسا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے اور یہ انجام کو نہیں چلتا جو مگر وہی سے اس مقدمہ میں ہی جو نہیں آتی یہ تو صبر کرو

ع

وَجِئْنَا بِهَذَا كِتَابًا مَّا تَوْفِيقِي

یہاں تک کہ وحی نازل ہو سو وقت جو کچھ ہم پہل میں لائے اور بعد ازاں فرمایا **قُلْ كُونُوا مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْغِيَاثِ** اور کفر کیا ہو تھے ساتھ اس کے کہ بیان کیا کہ نہ لائے ہو و شہادت شاہد اور گواہی دی ہو ایک گواہ اگر حق ہو پھر **مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ** بنی اسرائیل میں سے کہ وہ عبد اللہ بن سلام عالم نبی ہوں کا ہر علمی مثلاً اور پھر اس آیت کے اوکھا ہو کہ جو کچھ قرآن میں سے مثل اس کی تعریف پھر آخر الزماں کی اور اوصاف آئی اور ذکر اہل نبوت کا تو ریت میں بھی موجود ہے اور اس میں اس کی تفسیر اور ثواب عذاب غیر تو ریت میں مگر یہی اور تو ریت قرآن سچا کرتی ہے **وَقَا مَن** پس ایمان لایا ہو گواہ تو ریت کا مضمون ہے ان میں مگر **وَأَنْتُمْ كَذِبْتُمْ** اور سرکشی کی ہمت سے ایمان لائے کہ اس میں ان پر تمام ایمان لائی ہوا جزا اس کی مخدوف ہے اور وہ یہ کہ کیا میں رت میں تم کو نفسوں پر ظلم کر رہا ہوں گے اور سزا دے عذاب کا تم نہیں ہو گے یعنی بیشک تم لائق عذاب کے ہو اور اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہو **إِنَّ اللَّهَ تَحْقِيقُ خَدَايَا هَذِهِ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ** نہیں ہو کہ ہمارا ظلم اگر وہ ظلم کرے تو ایسا کہ جو کہ دیدہ و دانستہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں کفر کو اختیار کر کے اور حسد اور عناد کی راہ دیاں نہیں لاتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے حال پر چھوڑ دینا مگر یہی میری امر اور توفیق نبی لائی تھا لیتا اور بعضے ان سے روکتے تھے میں اس کی کہا کہ جس وقت بغیر خدا مدینہ میں تشریف لائے تو عبد اللہ بن سلام سے خود مسلم پاس آیا وہ کہا کہ جو کچھ میں تین مسئلے پوچھتا ہوں کہ جواب ان کا سو پیغمبر کوئی نہیں جانتا ہی بیان کہ پہلی شرط قیامت آئی کی کیا اور پہلا کھانا کہ ہشتی کہاٹینگے کیا ہی اور فرزند جو پیدا ہوتے ہیں سو اسی بعضا مشابہ کے ہوتا ہے اور بعضا مشابہ کے جس میں نازل ہوتا ہے اور کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلی علامت قیامت کی یہ ہے کہ آگ مشرق کی جانب سے پیدا ہو کہ تمام خلقت کو طرف مغرب کی بجائی اور وہ کھانا کہ ہشتی کھاٹینگے جگر پھیل کا ہوگا اور اگر بانی مکرک سابق ہر عورت کا پانی تو فرزند مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور اگر اربع رت بلق ہو جائے دیر تو مشابہ ماں کے ہوتا ہے عبد اللہ بن سلام نے یہ تینوں جواب سن کر حضرت کہا کہ تمہارا لالہ الہ اللہ تو عبد اللہ بن سلام اور کہا کہ یا رسول اللہ عاتق ہو ہو ہو کی بہان کر نیکی ہے ایسا نہ ہو کہ مجھے بہتان کریں اور میرے سلام سے مطلع ہوں تو مجھ کو جاہل قرار دیں اور علم کا میرے ہاں کہ میں نے جو کچھ پیشوا اپنے علم کا نہ جانیں تھے اس کے سیر سلام کی ان کو خبر ہو میرا حال انہی دریافت کرو تا کہ سیر عالم ہو نیکاً تمہارا کریں اور بعد ظاہر ہو میری سلام ان کو کوئی عذر نہ ہوا اور انھیں کسی چیز کا نہ کریں سو سنا لے ہو یوں کو جمع کر کے کہا کہ کیا کہتی ہو عبد اللہ بن سلام حق میں سب کہا کہ آقا ہمارا اور بیٹا آقا باری کا ہے اور بہتر ہمارا اور بیٹا بہتر ہمارا کا ہے اور دانتر ہمارا اور بیٹا دانتر ہمارا کا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ گواہی میری نبوت کی اور مجاہد پانے تو تم بھی اس کی موافقت کرو گے سب کہا سناؤ لہذا کعبہ تجلی پانے عبد اللہ بن سلام ان کے اگر کہا کہ تمہارا لالہ الہ اللہ و شہدان محمد رسول اللہ یہ ہو یوں سن کر کہا کہ بدتر ہمارا ہے اور بیٹا بدتر ہمارا کا ہے اور عبد اللہ بن سلام کا عیب نقصان بیان کرنے لگی عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اس سب سے میں ڈرتا تھا اور عبد بن قاص سے روایت کہتا ہے کہ پنے رسول خدا سے کہی نہیں تاکہ سیکو ان حضرت نے ہشتی فرمایا ہو مگر عبد اللہ بن سلام کو کہ جس وقت حق میں آیت نازل ہوئی شہد شاہد بن بنی اسرائیل علی مثلاً اور کہتی ہیں جس وقت جہینہ اور جہینہ اور سلمہ اور غفار کہ قبیلہ عوبک ہیں بیان لائی تو بنو عامر اور غطفان اور سہمہ اور شہج نے کہا کہ اگر سلام میں کچھ فائدہ ہوتا تو وہ ہم سے پہلا بیان لاتے بلکہ ہم ہی پہلے سلام قبول کوئے یہ آیت نازل ہوئی **وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ لَوْ كُنَّا نَكْفُرُ كَمَا يَكْفُرُ الْيَهُودُ** ان لوگوں کے کہ کفر کیا ہی بنی عامر غفر نے **لِلَّذِينَ آمَنُوا** و طوائف لوگوں کے کہ ایمان لائی ہیں **لَوْ كُنَّا نَحْمَدُ** اگر ہوتا ہے سلام بہتوں نے اس کو تو **مَا سَبَقُونَا** نہ سبقت کرتے وہ جہینہ وغیرہ سے **إِلَيْهِ** طرف آگے اور پہلے سے ہ ایمان لاتے بلکہ ہم ہی زیادہ لائق تھے ایمان قبول کرنا میں اس کو کہ تیرے ہمارا ان سے زیادہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آیت ہو یوں بھی شائیں نازل ہوئی ہو بعد سلمان نے عبد اللہ بن سلام کے صبر رت میں معنی آوی ہو کہ یہ ہو یوں بھی رسول نے کہا کہ اگر دین محمد کا بہتر ہونا ہمارا دین سے تو ہم سے پہلے ان میں کوئی قبول نہ کرتا ہوا کہ ہم قوم کے بزرگوں سے ہیں اور بعضوں کی نزدیکی شائیں سے کہ انہوں نے حق میں قہرائی صحابہ شعل غلہ اور جہیلے راہن جو دفع کے کہا کہ اگر سلام بہتر ہوتا تو یہ فقیر سے پہلا بیان لاتے **وَأَذْكُرُ لَكُمْ تَعْدَاؤَهُ** جب کہ ہشتی پائی ان ہو یوں یا مشرکوں کے یہ ساتھ ہیں آج یا ساتھ نام نہان کے کہ محمد لا با ہو **فَسَيَقُولُونَ بَلْ لَمْ يَكُنْ بِهَذَا** **إِنْ كُنْ قَدْ لَجِئْتُ** دروغ قدیم اور پرانا ہے کہ ہمارے لوگ بھی ایسی ہی جہول باتیں کہتے تھے پس پہلے یہ مشرکوں کے اور یہ ہو یوں کہ فرماتا ہے کہ **وَمِنْ قَبْلِهِ**





صاحبین کرے کہ وہ تیری طاعت و عبادت میں مشغول ہوں یعنی اور یہ بیکار می خفا کریں اِنِّیْ تَبْتَئِلٰکَ تَحْقِیْقَ مِیْنِوَجْعَہِیْ کی طرف تیری طرف سے  
 اس کو تیری ضمانتی میں نہیں ہے **وَالَّذِیْنَ یَسْلُمْنَ** یعنی جو مسلمان ہوں تیری مرضی کے سوا کوئی کام نہیں کرے گا **اُولٰٓئِکَ**  
**الَّذِیْنَ یَرْجُوْنَ** یہ لوگ وہ ہیں جن کو تقبلِ عتہم قبول کیے ہیں **اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا لِنَفْسِکَ** کیا کیا ہوئی یعنی جو اعمال و عبادت کی  
 انہوں نے کی ہیں ان کا ہم قبول کرتے ہیں **وَنَجَازِیْہِ** اور نواز کرتے ہیں ہم عن سِتِّیْنَا تَمِّمَ گناہوں کو کہے کہ ہو چکا ہیں اور یاد کیا کہ شمار کی  
 گئے ہیں **فِیْ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ** پیچ رہنے والوں میں ہے اور اہل کو فہ نے سوا ابوبکر کے قبل اور نجات و کو حکم صغیر پڑھا ہے اور باقیوں کے عابد صغیر  
**وَعَدَ الصِّدِّیْقِ** وعدہ کرنا سچ کا یعنی وعدہ کیا ہے خدا وعدہ کرنا سچ کا اعمال تک کے قبول کرنا ہوگا و گزر کر نہیں کہ سیطیح کا فرق نہیں  
 نہیں ہے اور وعدہ صدق مضمون مطلق ہے فعل محذوف **الَّذِیْ** وہ وعدہ کہ **کَاٰنَ اُوْلُوْا عَدُوْنِ** تھے وہ وعدہ کہ تھے دنیا میں چنانچہ فرمایا کہ  
**وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا صَالِحَاتٍ** جنات تجری من تحتہا الانہار اور ایک روایت میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان میں ہے  
 چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام منقول ہے کہ جو وقت حضرت فاطمہ زہرا حضرت امام حسین کے حمل سے حاملہ ہوئیں تو جبریل سو بخدا معلوم کے پاس آئے اور  
 کہا کہ قریب ہے کہ فاطمہ ایک لڑکا جو کہ اس کو تیری اہت تیری بعد قتل کرے لیکن وقت فاطمہ زہرا حاملہ ہوئے تو نہیں حمل کو مکروہ جانا اور کہہ دیا کہ اس کو جانا  
 اور فرمایا کہ دنیا میں کسی ماں کو نہ دیکھا ہوگا کہ اس کے کوہ کہہ دے لیکن حضرت فاطمہ نے کہہ دیا کہ جانیہ شکر کہ وہ قتل ہوگا اور اس کی مقدمہ موت آیت  
 نازل ہوئی ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جبریل نازل ہوا اور کہا کہ سو بخدا صلواتی تجھ کو سلام کہتا اور خوشخبری دیتا، تجھ کو ہن بات کی کہ میں  
 اس کی اولاد میں ہوں اور ولایت کرنا والا ہوں حضرت فرمایا جبریل سے کہ میں افسی ہوں اس کی قتل ہوئی ہے حضرت فاطمہ کو خوشخبری ملی نہ ہوئی بھی  
 کہ میں رضی ہوں کہ کہا کہ اگر وہ صلح لی فی خدیجی نہ کہتی تو سب لادائی ماں ہوتی اور کہا کہ نہیں وہ پیا حسین نے فاطمہ کا ابد امیں ام رز کسی دیکھا  
 عورت کا بلکہ سو بخدا صلواتی تجھ کو سلام کہتا اور فرمایا کہ اس کو جو سکر و دون یا قین ن تاک سیر ہوتا تھی پس اگاہی گوشت او  
 خون حسین کا سو بخدا گوشت و خون سے اور نہیں نہ رہا ہے چہ مہینے کا پچہ پدا ہو کر عیسیٰ بن مریم اور حسین بن فاطمہ آو منقول ہے کہ نہ بن خطا  
 نے ایک رت کو کہ وہ چہ مہینے کا پچہ جانی تھی نگہا کر نیک حکم دیا میل لمونہ نے فرمایا کہ اگر میں اس آیت خدا سے مقدمہ میں جگہ کروں تو کر سکتا ہوں  
 ہو گا کہ خدا سے عافیتا ہو کہ وہ صلواتی تجھ کو سلام کہتا اور فرمایا کہ والدات یرضعن اولادہن جولین کا ملین لمن اراد ان یم الرضاۃ پس  
 جو وقت تمام کو عورت و برس تک وہ پلا نیکی اور تھا حل اسکا اور وہ پلا نا اسکا متیس مہینے تو محل اسکا چہ مہینے کا ہوگا پس چہ پڑ دیا عمر  
 اس عورت کو اور یہی حکم ثابت ہوا اور صحابہ اور تابعین اس پر عمل کرتے رہے اور صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو وقت پچہ بندہ متیس برس کو تو  
 پس تحقیق پچہ چارہ قوت اپنی کو اور جو وقت پچہ چارہ چالیس برس پس پچہ چارہ تہا قوت اپنی کو اور جو وقت اکتالیس برس کو پچہ قوت میں  
 اس کی نقصان شروع ہوا اور سزاوارک و سطر بچا نش برس الی کے کہ وہ لیا ہو جیسے کہ کوئی نزع میں ہوتا ہے اور اخصا سے کافر کے صف میں ہوتا ہے کہ  
**وَالَّذِیْ** اور وہ شخص کہ **قَالَ لَوِ الدِّیْہِ** کہا ہے واسطے والدین اپنی کے جو وقت کہ انہوں نے اس طرف ایمان غنبت ملائی کہ **اَفْ لَکُمَا**  
 افسوس ہو کہ تمہارا اور باپے راں **اَلْعَدَلٰی** کیا وعدہ کرتے ہو تم دو نو بھوکو ان **اُخْرٰی** کہ نکالا جاو گا میں قبر سے نہ کہے **وَقَدْ خَلَّتِ**  
**الْقُرُوْنُ** اور حال یہ کہ تحقیق گزری ہیں اے یعنی لوگ مانو کہ **مِنْ قَبْلِیْ** پہلے ہے اور ایک شخص بھی نہ ہو کہ نہیں بھلا اور یاد کیا کہ پہلی قرون کے  
 لوگ نہیں کہ سینہ و بارہ زندہ ہوئے کہ معتبر نہیں جانا پس میں نے کہہ دیا تھا کہ کروں **وَمَا یَسْتَعِیْنُ اللّٰہُ** اور وہ دو نو باپے راں یاد کریں اس کو  
 تاکہ ان کو فرزند کو ایمان کی راہ دکھلاو اور یاد کیا کہ خدا سے اپنی او چاہیں نہیں نہ دے اور اس کی باتوں سے اور کہیں اس سے کہ **وَلٰیکَ** دیکھو یہ کیا  
 گفتگو کرتا ہے بلکہ نیت نافرست **اٰمِنْ** ایمان لاتو اور عطا کر تو دوسری مرتبہ نہ ہو نیکیا ان **وَعَدَ اللّٰہُ الْحَقَّ** تحقیق وعدہ خدا کا حق اور رہے  
 اور ضرر واقع ہو نہ والا قیامت کے بعد نہ وعدہ کیا کہ وہ بیشک کی **فِیْ قَوْلِ** پس کہ وہ آدمی جواب میں پڑا کہ **رَاٰی مَا هٰذَا** نہیں ہے یعنی کہ

تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر اس ظالم کو قتل کر دے گا اور باطل باتیں کہی کہ جسکی کج حقیقت معلوم نہیں، اولئک الذین یزیدونہ  
لوگ ہیں جو حق علیہم القول وجوب ہے اور برائی سخن عذاب کا شمار کرتے ہیں فی امم جمع کرو ہوں ان کفار کے کہ قد خلت  
من قبلہم تحقیق کو رہی ہے انہوں میں لجن والدن جنوں اور دوسوں انہم کا نوا تحقیق وہ غیر حاسی بن  
نقصان میں ہو گیا کہ کفر کو اختیار کر کے اور قیامت کا انکار کر کے اور اللہ تعالیٰ عاق ہو کر دوزخ میں گئے اور بہشت کے درجوں سے محروم رہی ولکن کل  
درجات اور ہر ایک مرتبہ میں اور کفار میں متماعلوا جزا انہیں کی ہو کر کیا ہے انہوں نے دنیا میں ہو کر کبھی دوزخ میں بلند و بلند جہنم  
کے ہیں اور کفار کو طبع دوزخ کے ہیں ولیوقوم اور تاکہ وہ میری بوی انکو خدا اعماہم جزا علموں کی و ہم لا یظنون اور وہ  
علم کو جاننے کے لوگ کم ہوئے اور عذاب زیادہ ہوئے بلکہ موافق عمل کے ثواب کو ملے گا اور عذاب ہوگا ویوم یعرض الذین کفروا اور  
یا کرتے ہوئے کہ بیش کو جانیں وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہوں نے اور قیامت کا جاکر کیا علی التائب اور اللہ دوزخ کے کہ کچھ دوزخ میں عذاب  
کر رہا کہ میں انکو کہ اذہبتم لیکن تم نے جو چیزیں چاہیں طیباتکم پاکیزہ چیزوں کی کو فی حیاتکم الدنیا جہنم کی دنیا کے  
واستمتعتم اور فائدہ اٹھا لیتے تھے ساتھ ان پاکیزہ چیزوں اور لذت بائی نہیں دنیا کے کاموں سے اور آخرت کی پاکیزہ چیزوں اور لذتوں  
انکو مقدم رکھا اور عذاب کیا اور آخرت کی پاکیزہ چیزوں کو اختیار کیا فالیوم یسألونکم عن فیما کونتم فیہم جہنم جہنم  
عذاب انہوں عذاب جہنم کیا یا انکم تشکرون سبب ہے کہ تم تم کو کبر کرتے فی الارض جہنم کے نیہار اور اولیا پر بغیر  
الحق ساتھ ناحق کے کہ حقائق یہاں تم نہیں کہتے ہو یا انکم تفسقون اور یہ سبب اسکے کہ تم تم بد کام کرتے  
اور باہر ہونے والے تھے حکم خدا سے اور مشغول ہو کر دنیا کی لذتوں میں غافل کرتا ہے آخرت جہنم کے کفار کو غافل کیا اور آخرت کی خوشیوں  
وہ محروم رہے اور عذاب سوکھا اور علی مرتضیٰ نے زہد کو اختیار کیا تھا اور دنیا کی لذتوں سے پرہیز کرتے تھے ابن مسعود روایت ہے کہتا ہے کہ ایک روز میں مسخدا  
کے حجرہ میں گلی حضرت کو دیکھا کہ ایک بے پر کھجور کے لٹری ہیں اور وہ ہندو تھا تو تھا کہ چہ بدن مبارک تو اس پر تھا اور کچھ نہ میں پر اور کچھ کھجور کی جھل کا  
سیرافس کی بچہ میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور عرض کی کہ یا رسول خدا تم پیغمبر خدا کے ہو اور تمام مخلوقات بہتہ ہو باوجود میں تیرے طرح گزران کرتے ہو  
اور کسری اور قیصر باوجود کہ کافر ہیں لیکن تخت طلا اور ریشمی فرش پر بیٹھتی ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں نیاس لذت حاصل کرتے ہیں یا کہ وہ لوگ دنیا کی  
پاکیزہ چیزوں سے فائدہ پاتے ہیں وہ منہیں حلہی جانوالی ہیں اور بال کھان لوگوں سے بگا اور پاکیزہ چیزیں ملی کہ وہ آخرت میں ہیں ہمیشہ پہنکی کہی انکو  
زوال نہیں اور سستی رہت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جو وقت سفر کو جاتے تو سب کے بعد فاطمہ زہرا سے حست ہو تو اور جب سفر کرتے تھے تو سب  
پہلے فاطمہ زہرا سے ملاقات کرتے تھے ایک تیرہ سفر سے پہلے تو فاطمہ زہرا چادر اپنی حجرہ کے دروازہ پر لٹکا دی تھی وہاں حرمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے سوکھاتے اس  
چادر کو دیکھا تو انکو چھو گئے فاطمہ زہرا نے تہوئی یا انتظار کی جبکہ حضرت تشریف لائے تو اپنے حجرہ سے اٹھ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول خدا  
یا علی کو کسٹے ترک کیا اور میں تیرے کو محروم رکھا فاما کہ میں آیا اور تیرے دروازہ پر بعد زینت ساڑھ لٹکا دیکھا تو چھو گیا ہوا کہ یہ سب جہاں میں رکھ رکھی ہو  
اور میں اس سے بہت نفرت کہتا ہوں اور فاما کہ آل محمد کو مال دنیا کی کیا کام ہے وہ دہرا آخرت کے بدلہ ہوئے ہیں را آخرت ہو واسطے فاطمہ زہرا نے یہ سن کر وہ  
پر وہ اٹھایا اور پھر نہایت سختی اور تنگی سے گزران کی اور منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چہ پر پہنچا تھا اور فاطمہ زہرا یہاں تھیں رسول خدا نے فرما  
لے ہا کہ عماران جہنم کی دھڑکی فرما یا کہ جل فاطمہ زہرا کو دیکھیں کہ کیا حال ہے ہا حضرت تشریف لیکر اور دروازہ کو ٹوٹا فاطمہ زہرا نے کہا کہ کون ہے  
اور دروازہ پر حضرت نے فرمایا کہ باب تیرا ہے کہا کہ یا رسول خدا اندر تشریف لے اور حضرت فرمایا کہ عماران کی دختر بھی آئی کہا کہ یا رسول خدا کیونکر آئی کہ یہ کہ اس ایک عبا  
برائی ہو اگر اس سے کچھ دھکتی ہوں پاؤں ہر غلجائے ہیں اور اگر اس سے پاؤں نہ لگی ہوں تو سر کھلی جا رسول خدا نے یہ سن کر اپنی چادر کہ وہ بھی پہنی تھی فاطمہ زہرا نے  
پہنکی اور فرمایا کہ اس ہا بدن کا کس عماران کی دختر تیری ہے کہ ہم فاطمہ کے گھوٹے اور جاکر بیٹھے فاطمہ کو دیکھا کہ رنگت زرد ہو گیا تھا اور خاک لپٹی تھیں کہ

درجہ





[illegible]

انبیاء کے اور عجایب کی گائیال کی قدرت کی تمیں وحق بزم اور احاطہ کیا سنا اگر اور گھیر یا انکو ماکا لویا یہ کستہر و کسچہ  
تھو وہ سائے انکو مٹھا کرتے کہ خدا ب پر ہنسا کرتے تھے اور جانتی تھے کہ ہکو جہونی باتوں سے بغیر ڈرتے ہیں اور خدا بجز انکو الا نہیں ولقد  
اھلکنا اور لہجہ تحقیق ہاں کیا ہنسا کر کہ والو ماکو لکھ انکو لکھ رہا تھا کہ میں القرآن بستیوں سے مثل حجر شود اور سدوم  
مغیرہ دیہات قوم لوط کے و صرف الایات اور طرح طرح سے بیان کیا تھا اور دکھایا تھا جسے نشانیوں قدرت ہی کو بستیوں لوگوں لعنہم  
پس کیوں مدعی الی الذین اتخذوا انہوں کہ بکڑا تھا یعنی ختیا کیا تھا انہوں کو من دون اللہ سو خدا کے قربانا و طوڑیا  
انکو لکھ لکھ کر کہ وہ بامید شفاعت ان تو بچی پرستش کرتے تھے اور جانتے تھے کہ یہ ہکو خدایا حجت کے نزدیک کرینگے اور ہکو بختوانینگے اور پہلا  
مفعول اتخذوا کا کہ وہ ضمیر جمع کی الذین کی طرف پھرتی ہی مخدوف ہے اور دوسرا مفعول قربانا ہی اور اللہ ہی سے بدل ہی اعطف بیان ہا اور یا قربانا  
مفعول ہی اور قربانا اور اللہ حال بھی ہو سکتی ہیں و یہاں نہیں ہو سکتا کہ وہ معنوی شفاعت کریں بل صلوٰۃ بلکہ کم ہو گئے وہ معنوی اور کھوئے گئی  
عنہم ان شر کو کہ وقت نازل ہو خدا کے کچھ فائدہ ان معبودوں کے انکو نہ تھا اور خدا کے ہی دور نہ کیا و ذلک اور وہ یعنی پکھڑا اور ختیا  
کرنے یا تو بختا سبب سو خدا کے افکھم دروغ بکھا ہی اور بناوٹ ہی و ماکا لویا یقنوں اور وہ چیر ہے کہ تھو وہ جہوت بگا کہ تو لگو پرستش کرتے  
تھے سو ان کے پنا شفاعت کر نہوا لگمان کر کے اور مفسرین کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت بو طالتے وفات پائی تو سو خدا کے بارگے مددگار رکھنے اور کہہ سے  
طرف طائف کروانہ ہوئے تاکہ بتی نقیص کی قوم سے مدد چاہیں وقت طائف میں ہی تو ان لوگوں کو جمع میں شریفی لگی اور ان کے تین میں سے عبد البلیل اور  
مسعود حبیبہ مر یہ تینوں عمرو کے بیٹے تھے انکو باسن جا کر دعویٰ نبوت کیا اور انہی اپنے حق میں و طلب کی ان لوگوں نے حضرت کی نبوت کا کیا ایک نے  
کہا میں سے کہا کہ کعبہ لباس ہے پھاڑا ہوا اگر خدا تجھ کو پیکیے بھیجا ہوا اور دوسرے نے کہا کہ کیا خدا عاجز ہو کہ سقا تیر کسی و کو خلقت پر بھیجے اور تیسرے نے کہا  
قسم ہے خدا کی بعد اس مجلس کے ہرگز تجھے کلام نہ کروں گا حضرت نے فرمایا کہ جھکو اگر ریت کو نہیں جانتی تو میرے حال کو ہر قوم سے پوشیدہ کہو تاکہ مجھ پر دلیر  
نہ ہو جائیں وہ لوگ یہ سنکر طعن کرنے لگو اور نہنے لگو اور نادان آدمی اور لڑکے حضرت کے دیکھ آزار ہوا اور شور و غل مچا لگو اور ہمارے لگی یہاں تک حضرت  
و دونو پائی مبارک کو خون الودہ کر دیا اور حضرت ایک یوگر پیچھو جا کر ٹھیرا اور درخت کے سایہ میں بیٹھ گئی اور کچھ عتبہ اور شیبہ کہ رجب کے بیٹے تھے حاضر تھے  
وہ نادان آدمی انکو دیکھ کر الٹی پھرنے اور حضرت ان دونو شخصوں کو دیکھا تو پریشان ہو ہوئے کہ وہ دونو دشمن خدا اور رسول تھے حضرت نے ہاتھ و پاؤں  
دکھا اٹھا دی اور کہا کہ خداوند تیری طرف شکایت کرتا ہوں مئی ناتوانی اور مددگار نہ ہو سکی ان دونو کی یہ حال کہا تو رگ قرابت کی جوش میں آئی اور  
ایک طبق لگو کا غلام نصرانی کے ہاتھ حضرت کے پاس بھیجا وہ غلام مینو کا رہنے والا تھا اور نام کا عدا س تھا اس غلام نے طبق کو حضرت کے دروز میں برکھیا  
حضرت نے بسم اللہ پکھڑا کر کھانا کھوڑا و کاشروع کیا عدا س نے کہا کہ اس کلمہ کو اس ہر کے باشندی نہیں کہتے ہوں کس شہر کا رہنے والا فرمایا کہ میں مکہ کا رہنے  
والا ہوں تو کہا غار رہنے والا اور بن تیرا کیا ہی غلام نے کہا کہ میں نصرانی ہوں مینو کا رہنے والا حضرت نے فرمایا کہ وہ شہر ایک و صالح اور نیک تھا  
کہ نام کا یونس بن تنی ہی غلام نے کہا کہ تو یونس بن تنی کو کہو کہ جانتا ہی فرمایا کہ وہ بھائی میرا تھا اور پیغمبر خدا کا جیسے کہ میں پیغمبر خدا ہوں و رہوڑا  
حال میں کس بیان کیا عدا س نے جنت یونس کا حال سنا تو حضرت نے کھنڈ کی طرف دیکھنے لگا اور علامتیں سنی کی حضرت کی پیشانی سے دریافت کیں اور جھٹکے  
کیا اور حضرت کے قدموں میں پڑا اور بوسہ یا اور رجبہ کے بیٹے دوسرے ہیں حال کو دیکھتے تھے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تیری غلام کے دین کو ہی بگاڑ دیا تو جنت  
غلام انکو باسن آیا تو انہوں نے کہو کہا کہ جھکو کیا ہوا تھا تو نے سجدہ کیا اور کھانا کھوڑا اور باؤ لگو بوسہ یا اور جیسے تو کہی طرح سے پیش نہیں آیا کہا کہ یہ پیغمبر خدا کا ہوا کہ  
لے جھکو ان قصوں سے خبر دی ہو کہ سوا پیغمبر کے انکو کوئی نہیں جانتا وہ دونو رجبہ کے بیٹے سنکر سنے اور کہا کہ ای غلام اپنی دین بگاڑ رکھ کہ وہ مضر فریبیہ والا ہے  
اور حضرت ہانسو کہہ کر روانہ ہو اور رستہ میں ایک بچے میں کھجور و کھو مقام کیا اور رجبہ ناز بھجیو سٹی ٹھو اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوا اتفاقا ایک جماعت

五

دایم سیرت میں یقین الہی لا کافر ہے کہ ہر بات فہم



جنوں کی نصیب کی یا نبیوں کے رہنے والے اور بعد سننے قرآن کے حضرت کے روبرو وہ ظاہر ہو گیا اور ایمان لائی اور پھر کہ وہ نبیوں کا لکھو ڈرایا اور ایمان  
 کی طرف رغبت قلمانی چاہیہ حق تعالیٰ پر حبیب کے حال سے خبر تیار **وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ** اور یاد کر تو ہی محمد صلعم جس وقت کہ پہلے اپنے طرف تیرے  
**نَقْلًا مِنَ الْجَنِّ** ایک جماعت کو جنوں میں سے نفرویس سے کم کہتے ہیں اور جناب ہر لمبوسین سے رویت ہو کہ وہ تو بھی ایک نصیب کی رہی والا تھا اور اٹھنی  
 عموماً اور ابن عباس سے رویت بیان کرتے ہیں کہ وہ ساتھ جن بھی شائیں اور ناصر اور فرس اور مس اور رافا بیان اور عظم اور زریعہ کہ ہلین کا بیٹا ہی اور  
 بعض کہتے ہیں کہ وہ شتر تھے لیکن اکثر کے نزدیک اس سے کم بھی اور بعض کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حکم کیا رسولؐ کو کہ جنوں کو ڈراؤ خوف لاؤ قرآن کو  
 انکو روبرو پھر پس حقیقتاً نے ایک جماعت کو جنوں میں سے بھیجا حضرت کی طرف اور حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ جب کو حکم ہو کہ میں جنوں کے روبرو قرآن کو پڑھوں  
 تم میں سے کون شخص میرے ہمراہ ہو گا تو میں تم میں سے یہی فرمایا عبد اللہ بن مسعود رویت کرتے ہیں کہ کہتا ہی کہ میں حضرت کی رفاقت میں ہوا اور حضرت کے ہمراہ  
 شعب جیون پر گیا کہ کہتے ہیں ہمارے پڑی رسولؐ نے ایک خط میرے گردا گرد کہینچا اور فرمایا کہ اس خط سے قدم باہر رکھنا یہاں تک کہ میں تیری پاس آؤں  
 حضرت اور کھڑی ہو کر قرآن کو شروع کیا کئی جانور بیٹو دیکھے برابر گدے کہاتے تھے اور راتے تھے اور بیٹھے تھے اور سناٹ کھینکے کہ وہ اگر میرے اور  
 رسولؐ کا دیر جاں مل ہو گا اور انکو شور اور غل سے رسولؐ کی آواز کو میں نہیں سن سکتا تھا خوف مجھ پر غالب ہوا اور کثرت خوف میرے رسولؐ اور چہرہ  
 حضرت تلاوت فارغ ہوئی تو وہ مانند ٹکڑوں برسیا متفرق اور رانگہ ہو گئی اور صبح ہوئی تو رسولؐ میرے پاس آئے اور فرمایا کہ کیا سوچتی تھی تو میں نے عرض کی کہ  
 نہیں یا رسولؐ خدا سوچا کون تمام ہوئی میرے ہاں ہوا کہ حضرت پر خوف کیسے جانتا تھا کہ فرما کر دل لکین میں دیکھا کہ حضرت انکو اپنی عصا دور کرتے ہیں  
 میرے پاس نہیں لے دیتے ہیں میں میں بیخوف ہو گیا اور فرمایا کہ اگر تو خط سے باقلم کہتا تو پڑی خطر کا گمان تھا اور فرمایا کہ تو کیا دیکھا میں نے عرض کی کہ سیاہ  
 رنگ آدمی کہ جب لباس سفید تھو وہ میں نے دیکھی فرمایا کہ وہ بارہ ہزار ہیں نصیب کے تھے کہ قرآن کو سنتے تھے اور سورہ قل عوف رب اطلق انکو روبرو بھی تھی  
 چنانچہ خدا نے ان جنوں کے حال کو بیان کیا ہے کہ جسے انکو تیرے طرف سے جاکہ **يَسْمَعُونَ الْقُرْآنَ** سنتے تھے وہ قرآن **فَلَمَّا خَصَّ هُمُ الْمَسْجِدَ**  
 جس وقت کہ حاضر ہو وہ ان قرآن یعنی انکے حاضری کے کہ جس کے قرآن پڑھا جاتا تھا اور نزول کے سوچے جاکہ **قَالُوا كَيْفَ نُسَمِعُ الْقُرْآنَ** یا رسولؐ  
 رہو تم اور خوب کو متوجہ ہو کر سنو تم کہتے ہیں کہ زیادہ جوش سننے کی انکو تھی تو ایک جن دوسرے پر گرتا تھا **فَلَمَّا قَضَىٰ** پس جس وقت کہ ادا کیا گیا یعنی  
 قرأت تمام کی گئی تو وہ جن ایمان لائے اور کثرت مسائل حضرت سے پوچھا اور حضرت نے انکو اپنی طرف سے انکی قوموں نامزد کر کے بھیجا کہ انکو تعلیم کریں کہ مسئلہ  
 پس جن **وَلَوْ إِلَىٰ قَوْمٍ مِّمَّنْ** پھر صرف قوم ہی کے **مَثَلِ الَّذِينَ** اور انکو ہو کر یہ حال واقع ہو گیا جس وقت کہ جن حضرت کے پاس سے  
 اپنی قوم میں آئے تو خدا نے انکو ڈرایا اور ایمان کی طرف رغبت لاکر **قَالُوا كَيْفَ نُسَمِعُ الْقُرْآنَ** انکی قوم سے کہ یا قوم تم کو ہماری آیتیں  
**سَمِعْنَا كِتَابًا** یا تحقیق ہم نے سنا ایک کتاب کہ وہ قرآن کا ہے **أَنْزَلَ نَزْلًا كِي** ہی **مِنْ بَعْدِ مَوْعِدٍ** جیسے کتاب عیسیٰ سے  
**مُصَدِّقًا** کہ تصدیق اور سچا کہ نبیوں کی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ** یہاں کے گدے انکو ہوئی ہیں یہاں کی کتابیں اور بعض جن یہ تھے کہ انکے نال  
 ہوئی خبر نہیں کہتے تھے مثل ہوئیوں کے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں بعد نبی اور نبیل کا ذکر کیا اور خدا کا حال واقع ہوا اور تعریف میں قرآن کی  
 جن اپنی قوم سے بیان کرتے ہیں کہ **بَشَدًى** رہائی کرتی ہے وہ کتاب الی الحق طرف سے **وَالِیٰ طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ** اور طرف  
 راہ رہے کہ پہنچا نبیوں کی طرف طلب ہے **يَا قَوْمِ** مناجات ہو قوم ہما قبول کرو تم کہ **إِنِّي لَأَعْلٰی لِلّٰہِ** بلا نیچہ خدا کی طرف کو کہ وہ مجھ سے اور  
 لوگوں کی طرف راہ حق کے بلاتا ہے **وَأَمِّنُوا بِہِ** اور ایمان لاؤ تم ساتھ انکو اور انکی ہر بات کہی کا یقین کرو **وَيُغْفِرْ لَکُمْ** بخشید گا خدا اور تمہارے میں  
**ذُنُوبَکُمْ** بعض گناہوں تمہاری کو جو کہ حق دوسرے شخص کا نہیں ہوتا کہ وہ نہیں شجاعتا جب تک کہ انکو ادا کرے یا اس شخص سے نہ بخشو **وَيُخْرِکُمْ** اور  
 رہائی دیکھا انکو **مِنْ عَذَابِ الْیَمِّ** عذاب دناں سے کہ واسطے کفار کیا گیا ہے **وَمَنْ لَّیْسَ** اور جو کوئی کہ نہ قبول کرے کہ **إِنِّي لَأَعْلٰی لِلّٰہِ**  
 پکار نیچہ خدا کی طرف کو کہ وہ محمد صلعم ہو اور اس سے پہلے انبیا نازل ہوئے **فَلِیْسَ** و بخیر ہیں میں سے وہ عاجز کہ نبیوں کا عذاب نہیں فی الارض



عینی پیغمبر ہو کر آیا اکتلا ہے شرع کے ساتھ اور غم ترک کرنے میں عینی کی اور شرع کی ایک کی کا اور جو کوئی بعد عینی کے پیغمبر ہو کر آیا انہو عینی کی کتاب شرع پر عمل کیا یہاں تک کہ قلم پیغمبر ہو کر آیا اکتلا ہے شرع کے ساتھ اور غم ترک کرنے میں عینی کے کاپس حلال تھا حلال ہے قیامت تک حرام نہ کا حرام قیامت تک پس یہ ہیں اول غم پیغمبر میں سے اور دوسری وہ ہیں یا یہ کہ سرور پیغمبر کے پانچ ہیں اور ہی اول غم میں پیغمبر نہیں سے اور انہو چلی ہو چکی وہین کی نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ چہ پیغمبر ہیں اول نوح کہ قوم کے آزار دہی پر صبر کیا اور دوسرے ابراہیم کہ آتش فرو برد صبر کیا اور تیسرے موسیٰ کہ فرعون کے صبر کیا اور چوتھے عیسیٰ کہ واسطے فرعون کے صبر کیا اور پانچویں سف کہ جاہ کے اندر گئے اور باہر نکلا اذ اور قید ہو صبر کیا اور چھواوٹ کہ بلا اور بیماری پر صبر کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اول غم وہ ہیں جہو جہو کر کیا حکم تھا غم میں ہو کہ جھٹکا فرماتا کہ ابو محمد شان ان پیغمبر کو صبر کرو **وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُ** اور نہ جلدی جاہ تو اٹھو ان کفار قریش کے عذاب کے نازل ہونے کو ہو اٹھو کہ وقت مقرر ہے ہوتے ضرور نازل ہوگا اور اس میں کہہ نہیں **كَانَ نَذِيرًا لِّكُلِّ نَفْسٍ نَّوَالِيَةٍ** کو یا کہ وہ جسد بھینکے **مَا يُؤْعَدُونَ** بجز کو کہ وعدہ کرتے ہیں نہ کا کہ وہ نازل ہونا عذاب کا ہو تو جانینگے وہ کہ **لَا يَلْبَسُونَ** نہیں قیل کی ہو دنیا میں **لَا تَسَاعِدُ** من تھا اور اگر ایک ساعت میں سے یعنی باوجود کہ عمر ان کی دنیاں بہت دراز ہوئی مگر ہول قیامت کی یہی ہوگی اور عذاب کا ہا ہا سخت ہو گا کہ انکو روبرو رہنا دنیا کا اور رحمت اور آرام کا مثل کیا عمت کے معلوم ہو گا بلا غم پہنچا تا یہ جبر سے مبتلا و محذوف کی اور تقدیر انکی ہو بلاغ سے یعنی جو کچھ مذکور ہو اس سورہ میں نصیحت وغیرہ وہ پہنچا نا خدا کی جانب سے طرف نہایت **فَصَلِّ لِحَالِكَ** پس ہلاک کو جانینگے وقت نازل ہو عذاب کے **إِلَّا الْفَقِيرَ** الفاسقون مگر قوم باہر ہونوالی حکم خدا اور منقول ہے کہ اگر عورت کو وضع حمل ہو تو یہ کلیں لکھ کر پانچیں دیں میں اسکو بلا میں بچہ آسانی سے پیدا ہو گا بسم اللہ الرحمن الرحیم لاسیلا اللہ اکبریم سبحان رب السموات سبع ورب العرش لعظیم کانہم یوم یرون ما یوعدون کم یلیثوا الا ساعۃ من نہا بلاغ من ہلاک لا اقوم ہا سئلوا **سُورَةُ مُحَمَّدٍ** یہ سورہ مدنی ہے اور اس میں چالیس آیتیں ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ آیہ و کاین من قرۃ ہوت نازل ہوئی تھی کہ جنت کو سہولت دینے کے متوجہ ہوتے تھے اور اس سورہ کو سورہ قتال بھی کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا یہ کہ جو کوئی سورہ محمد کو پڑھے اپنے دین میں گزشتہ نہ کرے اور ترک اور کفر سے محفوظ رہے یہاں تک مر جاوے بعد موت کو خدا تعالیٰ کچھ از فرشتے انکی قبر پر بھیجے تاکہ اُس پر نازل ہوں ثواب پکا انکو بخشیں اور قیامت کے روز انکو بھیجے سچے ہوں تاکہ انکو خدا کے پاس من میں پہنچا میں اور دوسری وہ ہیں کہ جو کوئی چاکہ کہ حال ہمارا اور ہمارے دشمنوں کا جاوے اس سورہ کو پڑھے ہوتا کہ اس میں ایک آیت ماری نہاں رکھتے ہمارے دشمنوں کی شائیں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** **الَّذِیْنَ کَفَرُوا** احی کو کہ کہ فرمایا اور انہیں یان کو خدا پر اور پیغمبر پر **وَصَدَقَ** اور بند کیا انہوں اور بار بار **عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ** راہ خدا کی ہے کہ وہ دین اسلام کہتے ہیں مراد ان سے کفار قریش کے بعض آدمی ہیں مثل نضر اور عتبہ وغیرہ کہ خود گمراہ تھے اور لوگوں کو گمراہ کرتے تھے اور اسلام کو قبول نہ کیے منع کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے بعد وفات سوچنا اور دین بھگڑی سبب سے کہ حق میں المؤمنین کے اور بند کیا انہوں لوگوں کو ہر المؤمنین کی پیروی ہو کہ وہ راہ خدا کی ہے **أَصْلَ اَحْمٰلُہُمْ** گم اور باطل کر کا اہمال انکو **وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا** اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور پیغمبر پر اور پیغمبر کے فرمان سے پھر نہ ہیں **وَعَمَلُوا الصّٰلِحٰتِ** اور عمل کی انہوں نے اچھے خالص طوعاً و نہیاً **وَاَمَّا نَزَلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ** اور ایمان لائے وہ سچے کے کہ نازل کی گئی ہے اور محمد صلعم اور بعد ان حضرت پیغمبر پھر نہیں **وَهُوَ** اور وہ چیز کہ نازل کی گئی یعنی قرآن الحق خدا پرست اور درست **مِنْ رَبِّہُمْ** پروردگار انکی کی طرف سے **کَفَرُ عَنْہُمْ** دور کر کا انکو کہ ایمان لائے ہیں **سَبَّأَتِہُمْ** برا بھلائی کو اور گمراہوں انکو دور کر کا بعد تو برگشتے انی ایمان کی بزرگی کے سبب **وَاَصْلَ بِالْہَمِّ** اور درست کر کا حال انکو کفر میں **ذٰلِكَ** وہ مگر ہی اور درست کر کا حال کا اور دور کر کا ناگنا ہو کا **بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا** سبب ہے کہ کہ حقیق جن کو کہ کفر کیا ہے **اَتَبَعُوا الْبَاطِلَ** پیروی کی انہوں نے باطل کی کہ وہ شیطان اور یا کھڑی کہ قابل پیروی کے نہ **وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا** اور تحقیق جن کو کہ عقلمند کیا ہے **خَلٰی** خدا کی صحبت میں پیغمبر

وہ آسانی وضع کر کے ہے  
وہ آسانی وضع کر کے ہے  
وہ آسانی وضع کر کے ہے













شرک آدمی نوش کرینگے اور زنا کا ہمہ پیش کرنے لگیں اور دم پہ پہنوں اور عورتیں زیادہ پیدا ہونگی یہاں تک کہ جاس عورتوں میں ایک مرد ہوگا اور جو وقت کہ  
 سعادت اور نجات مومنین کی اور عذاب رب بخشتی مشرکین کی تو فی حق علم پس جان تو اور ثابت قدم رہ تو اہر کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
 اللہ تحقیق نہیں ہے کوئی معبود سوا خدا معبود حق کے اور بعض کہتے ہیں کہ فاعلم متعلق ہے اذاجا ہم سہاقتہ سو یعنی جو وقت قیامت قائم  
 ہو تو کیسے وہ طوطی جو وقت حکم ثابت ہوگا سوا خدا کے کہ موصوفے و احیاء اور بزرگی کے ساتھ **وَأَسْتَغْفِرُكَ بِخَشْنِ طَلَبِ تَوْلَدِ نَبَاتِ دَهْلُوْكَ**  
 اپنے کی باوجود معصوم ہونے کے سبب سے کسی نفس کی ہجو اور تیری ہمت آدمی ستغفار کر نہیں بروی تیری پس آدیتہ ہیں کہ معنی ہے کہ عصمت  
 یعنی گناہوں سے بچنا طلب کر تو خدا کہ بچو گناہوں سے محفوظ رہو اس کے کہ رسوخا معصوم تھو کوئی گناہ نہیں صا دہ نہیں ہوا تھا کہ کسی بخشش چاہتے اور یا ستغفار  
 سے یہ مراد ہے کہ سب قطع کر کے جناب باری عزوجل کے متوجہ ہو جاؤ اور یا یہ کہ امر مستحب ک ہوا ہو تو اس سے ستغفار کرو تو اگر ذنب تک ادنیٰ کو معنی میں  
 ہو پس ادنیٰ کے ترک کر نیے بخشش طلب کرو **وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ** اور وہ طوطی مومن و مومنہ جو مومن عورتوں کی بخشش چاہے تو تاکہ خدا تعالیٰ  
 اچک گناہوں سے درگزر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ فرمایا رسوخا صلعم نے کہ ستغفار اور کہنا لا الہ الا اللہ کا بہتر عبادت کا ہی  
 ہو کہ خدا فرمایا کہ فاعلم ان لا الہ الا اللہ و ستغفار لذنب اور بعض علماء کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو حبیب کو حکم کیا ہے کہ تو اپنی ہمت مومنین و مومنات  
 کے گناہوں کی بخشش طلب کر اور یا نہیں ہو سکتا کہ رسوخا خلاف حکم خدا کریں اور بخشش کے مومنوں کے وہ طلب کریں اور جو وقت رسوخا بخشش میں کہ  
 میری ہمت کے مومنوں کے گناہ بخش دے تو رسوخا کو وہ قریب مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ خدا ایسا جو حبیب کی دعا کو قبول نہ کری پس معلوم ہوا کہ بخشش  
 اس ہمت کی جو طوطی ثابت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں طلب کے سوا خدا کے ہوا و مراد ہمت آدمی ہیں کہ جو حکم کرتا ہے خدا کہ تم اپنی او اپنے مومنوں اور مومنات گناہوں  
 بخشش چاہو اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی بہت ستغفار کرے گا خدا تعالیٰ وہ اس کے ہر غم سے خوشی اور ہر تنگی سے کشاکی اور روزی  
 اچک ہے کہ وہ نہ لگمان کرتا ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام فرمایا کہ ستغفار مانند بتوں درخت ہے جو وقت درخت حرکت میں آتے تو پتے اس کے گرتے ہیں اسی  
 ہی ستغفار ہے کہ جو وقت کوئی کرتا ہے تو گناہ اس کے کر نیے جھڑتے ہیں اور ستغفار سوا دیکھ کہ پھر گناہ کریں اور اگر ستغفار کرتا جاؤ اور ہمراہ انکی گناہ بھی کرتا جاؤ تو  
 اس کا پھر فائدہ نہیں ہے چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام منقول ہے کہ بخشش طلب کیا لگنا ہو اس اور حال ہے کہ وہ کرتا بھی ہو گناہوں کو تو وہ اس کا جس کوئی  
 خدا سے ہنسی کرتا ہو اور یا بتی تعالیٰ عبت لا انا بنا و ذکر طرف طاعت کی اور ترک کرنے گناہ کے **وَاللّٰهُ يَعْلَمُ** اور خدا جانتا ہے منقلب کہ جگہ پھر  
 متہار کو دنیا میں کہ وہ طوطی تجارت اور طلب معاش کے پھر ہو **وَمَنْ أَمَرَ** اور جگہ ہنہ متہار جو کثرت میں کہ بہشت میں آگے یا دوزخ میں اس خوف کرو کہ  
 وہ متہار سب احوال کو جانتا ہے اور گناہوں سے تو بکر و او تو شہر آخرت کا تیار رکھو اور یا بتی تعالیٰ شوق مومنین کا اور کہ بہت منافقین کی جہاد بیان  
 کرتا ہے کہ **وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا** اور کہتے ہیں وہ لوگ ایمان لائے ہیں جہاد و جہد کے کہ **لَوْلَا نَزَّلَتْ سُورَةُ الْاَنْزِلِ** کیوں نہ نازل کی گئی  
 کوئی سورت جہاد کی تاکہ ہر کہ راہ خدا میں ہم کفار سے جنگ کریں **فَاِذَا نَزَّلَتْ سُوْرَةُ فَحُكِّمْنَا** پس جو وقت بھی جاسوت محکم جوادیل  
 کی جہاد نہ کہتے ہیں اور معنی ظاہر ہے کہ جہاد و دلاکت سے ہول و رسوخا جہاد کے اور کوئی مطلب ہے نہ لگتا ہو کسی جہاد و نہ وہ آیت منسوخ ہو جیسی سورت  
 جہاد کے حکم میں نازل ہو **ذِكْرُهَا الْفِتَالُ** اور ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کا کفار سے تو **آيَةُ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرُوضَةٌ** اور ان کو  
 کہ سچ دلوں کے پیاری نفاق اور شک کی ہوا و راستی بیان کی ہو کہ **يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ** نظر کرتے ہیں تیری نظر المعنی تجلیہ نظر  
 کو ناہن شخص کا ساکش کیا گیا ہو اور اس کے اور پیش ہو گیا ہو **مِنَ الْمَوْتِ** طرح موت سے یعنی نامردی اور خوف سے اچک اسی حال ہو کہ جیسے کوئی  
 غش میں تہا ہو اور مردی کو چہرہ ظاہر ہو لگی اور انہیں انکی پہچانیں **فَاُولَٰئِكَ** اور عذاب سے وسط ان کے فاولیٰ ہم مبتدا و خبر ہوا  
 یا کہ اولیٰ کے معنی سزاوارتہ کے ہیں اس وقت میں لفظ ہم کے ساتھ ملکر مبتدا رہا اور مابعد اسکی خبر اسکی ہے یعنی پس سزاوارتہ سے **اَوْ طَاعَةٌ** و قول  
**مَعْرُوفٌ** فرمانبرداری حکم ہوا اور نہ کہنا نیک کہ ہم سنا اور فرمانبرداری کی نہ یہ کہ حکم خدا کر بہت کریں کہ ہمیں کہہ کر یا ہوا بلکہ فاولیٰ ہم مبتدا

ع

اور خبر ہوئی طاعت و قول معروف بتدا ہو گا اور خبر اسکی مخدوف ہوگی یعنی فرمانبرداری اور کہنا نیک بہتر انکی تسخیر اور فرج عسرت نازل ہوگی  
 اور بعض کہتے ہیں کہ طاعت و قول معروف قبل منافقوں کا ہے اور خبر ہی بتدا مخدوف کی اور تقدیر اسکی ہر نا طاعت و قول معروف ہی یعنی کام بہا فرمانبرداری  
 اور سخن نیک سے اویہ قول کا ظاہر میں تعازیان اور مسلمین انکی گرفتار تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **قَاذَا عَزْمَ الْأُمَمِ** جس وقت یقین ہمارا ہو جاوے اور لازم ہو احکم  
 جہاد کا اور جواب اس شرط کا مخدوف ہے اور ولایت کو ہے بہر فلو صدق تھا کہ بعد اسکی ہے اور وہ جواب فکد بجا ہی یعنی جس وقت یقین اور لازم ہو ہمارا جہاد  
 پس جمع ہوا انہوں نے جس وقت خبر ہوئی کہ یہ کیا تھا **فَكَوْصِدَ قَوْلُ اللَّهِ** پس اگر سچ کہتے وہ خدا جس چیز کو کہ وہ ظاہر کرتے تھے کہ ہم فرمانبرداری کی نیک  
 جہاد میں **لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ** بہتر ہوتا اور اظہار کے دنیا اور آخرت میں اسکی نفاذ سے اور خدا فرماتا ہے کہ **فَقُلْ عَسَيْتُمْ فِيمَنْ فَرَّقَ بَيْنَ يَدَيْكُمْ**  
 ہو تم اور منافقوں ان کو کہتم اگر کارکن ہو تم کو کوئی اور کہے حاکم جہاد تو ان **تَقْسِدُوا** یہ کہ فساد کرو تم اور بنا ہی چاہو تو ان **لَا تَرْضَى** پس میری  
 کے کہ لوگوں پر ظلم اور خونریزی کرو **وَلَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ** اور تم شہداء اور اولاد سے یعنی بہتر اگر تم حاکم ہو اور شہداء و اولاد کو تم سے کہتے تھے تو تم  
 سب تکبر اور کثرت مال اور مرتبہ کے زمین میں مفساد کرو اور اپنی بھانوس قطع کرو اور بعض بعضے کو قتل کریں تاکہ زمانہ باطلت میں سے غم اور کد  
**الَّذِينَ** یہ منافقین وہ لوگ ہیں **لَعَنَهُمُ اللَّهُ** لعنت کی ہے انکو خدا **وَأَعْلَىٰ أَعْيُنُهُمْ** پس بہر اعلیٰ انکو اور انہا کیلئے ہے  
 انکو ہونے لگی کو یعنی انکو سبب لگی غنا و دنیا کے انکو حال پر چھوڑ دیا اور نظر لطف انسا بھالی ہے کہ وہ دیدہ و دوستہ راہ سجد قدرت خدائی علامتوں میں  
 شامل نہیں کرتے اور اپنی تکبر اور سرکشی میں سے ہیں اور ہر سبب حال انکا ایسا ہی ہے کہ کلام حق کے سننے سے اور کہنے سے انکار کرتے ہیں لیکن یاریمنے انکو بہر او انہا  
 کو دیکھا اور بعض کہتے ہیں معنی اسکی یہ ہیں کہ خدا سچا کھڑے میں مشیت کی لہ نہ کھلا دیا اور بمنزلہ میں شخص کے ہو کر دنیا میں اندھا اور بہل ہوا ہو اور بھڑا کھڑے ہوتا ہو  
 ہر قسم کے بدکاران کا ذکر نہیں کیا اور ساندھا انکو کھڑے کھڑے بھی ہوتا ہے اور دل کا بھی ہوتا ہے انہی کے بعد تبصرا کا ذکر کیا **أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ** انقرآن کیا  
 پس نہیں نازل کرتے اور چوتھے ہیں وہ قرآن کو بدل سے اور اسکی معنی بغیر نہیں کرتے تاکہ ہدایت باطل اور ریت لالت کرتی ہے قرآن ظاہر معنی کے عمل کرنے پر  
**أَمَّ عَلَىٰ قُلُوبٍ** بلکہ اور بدو کر ان لوگوں کے جو قرآن میں نازل نہیں کرتے ہیں **أَفَلَا تَهْتَفِلُونَ** انکو ہر وہ نہیں ہیں انکو دلوں پر کہ جسکے سبب  
 نصحت کو نہیں سنتے بلکہ ہدایت نہیں کرتے ہیں اور ہر کر نیک اور سورہ بقرہ میں لیل ہے اور کہتے ہیں بہر یوں انکا اور سنا سو خدا کے توبت میں کچھ دیکھتے تھے اور حضرت  
 کی نبوت کا صحیح ہوا انہوں نے جان لیا تھا کہ حق ہے اور حضرت کی نبی پہلے حضرت کا اوصاف بہت بیان کرتے تھے اور اظہار ہر نبی سے حضرت کے خبر دینے سے اور نبوت کے حضرت  
 پیغمبر ہو اور مدینہ میں شرف لائے تو وہ حضرت کے بچھڑ گئے اور اوصاف کا حضرت کے بھار کرنے لگی حقتعالیٰ نے یہ آیت نازل کی **إِنَّ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ**  
 جو لوگ کہ مرتد ہوئے اور دین کے بچھڑ گئے **عَلَىٰ آذَانِهِمْ** اور پشتوں پر کہے کہ بھڑ کافر ہو گئے لیکن یہ آیت عام ہے سب کے و انکی حق مرخواہ ہوئی ہوئی حضرت کو  
 نبی ہونیکا یقین کے بچھڑ گئے ہوں اور اہل ان ہوں انکا حضرت کی مذمت میں کچھ ہوئے خواہ بھڑا **مَنْ بَعْدَ مَا بَيَّنَّا لَكُمُ الْبُحُرَىٰ** جو اس سے ظاہر ہوئی  
 وہ اظہار کے **الْأَمَلِ** ہدایت کہ وہ نبوت حضرت کی ہے اور یا یہ کہ کوئی حکم خاص ہے کہ حضرت کے رد ہوا تو انکا اقرار کیا اور بعد حضرت کے حسب اوجہت جا اور سبت  
 کے اس کے بچھڑ گئے اور یا یہ کہ دین اسلام ہی ترک کیا بعد نبوت ہونے اسکی حقیقت خواہ وہ حضرت کے خواہ بعد حضرت کے **الْشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ** شیطان کے ہاتھ  
 کیا ہو اسے انکی عمل میں انکو کہ وہ عمل انکی نظر نہیں آتا معلوم ہوتا ہے **وَأَمَّا لَهُمْ** اور یہ مدعا انکی ہے انکو اور انکی آرزو کو طول یا اور یا یہ کہ انکو ہم میں  
 ورازی غم کو کہ ساتھ انکو آرزو باطل کے ساتھ اور بدیہ کہ قہمت کی گئی انکو کہ جلدی غلبا بہر نازل ہوا لیکن یہ موافق قرآن اہل جہد کے کہ وہ انکی بھی جہل  
 کے صیغہ سے کہتے ہیں اور مدعا ہوا مسلمان کا بعد ہو کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جمع بین صحیحین وغیرہ میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ قیامت کے روز انکا  
 سیر صحابہ میں سکھوں کو ترسے یا انکا جا بگا اور انکو دوزخ میں لیجانے میں ہو گا اور یہ دو کار سیر یہ صحابہ سیر میں حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ تو انہیں جانتا ہو کہ کہنے لگا  
 نے بعض کچھ حدیث کیا ہے اور جو وقت کے تھوڑا فات بائی ہے جو وقت بہ مرد ہو گئے ہیں یہ حدیث کئی طریقوں کے ساتھ منقول ہے **ذَلَالَتٌ** وہ آہستہ آہستہ  
 دوزخ کرنا آرزو کا باہم کہتے ہیں کہ تحقیق ان بہرے یا دوسرے مردوں **قَالُوا الَّذِينَ لَسُوا** کہا ہوا ان لوگوں کو کہ وہ جانتا ہے انہوں نے



ماثل الله و سچے کو نازل کیا ہے کہ وہ قرآن پاک میں خاص فضیلت میں امیر المومنین کے اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ وہ نبی آپ میں  
انہوں نے علی کی فضیلت کے لئے جو وہ جانا جو کہ قرآن میں نازل ہوئی تھی غرض کہ ان لوگوں نے جو دوستوں کے ہمراہ پوشیدگی میں مسطیعہ کے قریب فرمودہ  
کرم میں تمہاری فی بعض الاصلہ بعضہ میں کہ وہ جب کراہی پیغمبر سے نہیں ہم تمہاری سو کرنا اور یہ کہ عداوت اہل بیت میں اور یہ  
حکومت کے نہ جانے میں تمہاری مدد کرنا اور یہ کہ میں تمہاری ہم کرنا اور یہ کہ عداوت اہل بیت میں اور یہ  
میں ان لوگوں نے ظاہر کیا ہے کہ سوا کرتا ہے اور اہل کوفہ نے ہمارے ہمارے کے کفر سے بڑھ کر کیا ہے کہ عداوت اہل بیت میں اور یہ  
اذ انوہم للاداکہ جس وقت کہ جان فیض کریں ان کی فرستے حکم خدا تو یضربون وجوہہم میں یہ ہوں ان لوگوں کے گریز و اذ باسہم  
اور پشتوں ان کی کو ہوا کہ وہ جانب حق سے موہو ہو گیا اور پشتوں کو چھپتے تھے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو کوئی گناہ پر مرتا ہے ملائکہ اس کے منہ اور شہر گریز  
ماتے ہیں اور سب طرح کی موت کا بیان ہے ذلک وہ مرنا طرح کا کہ وقت میں ان لوگوں کی لگتی ہیں یا انہم سب کا یہ ہے کہ حقیر  
انہوں نے اتبعوا پیروی کی یہی ما السخط اللہ الخیر کی کہ غضب میں لا یخذا کو یعنی جس عمل سے خدا ہی تھا انہوں نے ترک کیا جسے ظاہر  
کرنا پیغمبر کی صفوں کا اور اقرار کرنا محبت اہل بیت کا انہوں نے ترک کیا و لیرضوانہ اور کہ وہ جانا انہوں نے رضا مندی ان کی کو  
جس عمل میں انہوں نے رضی تھا وہ انکو ناخوش معلوم ہوا کہ لخط اعماہم میں یہ نہ تھا انکو کیا خدائے عملوں ان کو مثل نماز اور روزہ اور صدقہ وغیرہ کے  
ثواب کا انکو کچھ نہ ملتا تھا کہ فاجب حال بنو موقوف یاں ہے اور اہل بیت تھا احرسب الدین بلکہ گمان کیا ان لوگوں کے کہ فی  
قلوبہم مرضی ہے و ان کے بیانی غلط کی یہ ان کے بیکار اللہ کے کہ گزرتے نکال کا خدا یعنی ظاہر نہ کر گیا اصنافہم گنہوں ان لوگوں کے  
پیغمبر اور پیغمبر کے ہمراہ یہاں کہ اہل بیت سے کینہ رکھتے ہیں ولو تشاء لا یزینا کہم اور اگر چاہیں ہم تمہارے دکھ میں ہم جھکوا ان لوگوں کو  
یعنی علامتیں ان میں ہم پیدا کریں قلعاہم پس البتہ پہچانے تو انکو بسماہم بیاتہ علامت ان کی کے ولتقرہم اور البتہ پہچانے تو انکو  
فی تحن القول ہے بھینے باکے جانب حق سے اور ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ یحییٰ بن ابراہیم کی عروا سے منافعین کو  
علی بن ابی طالب کی دشمنی سے پہچانتے تھے رسول خدا کے زمانہ میں یہی جابر بن عبد اللہ ہماری ہی اور عبادہ بن صامت سے منقول ہے کہ ہم اپنی اولاد کو  
علی بن ابی طالب کی دوستی سے آگاہ کرتے تھے اور جو وقت کہتے تھے کہ سیکو کہ علی سے دوستی نہیں کہتا ہے جو جانتے تھے کہ یہ راہ رہت پر نہیں اور رسول خدا  
فرمایا کہ او علی نہیں دوست کہتا ہے جو کہ مومن اور نہیں دشمنی کہتا ہے مگر منافق اور اس سے سبب ہے کہ بعض جہاد میں ان کی منافقوں سے ات کو  
اسکو اور صحیح کو انہوں نے ہر ایک کی پیشانی پر لکھا تھا کہ یہ منافق ہے اور اس علامت انکو پہچانا اور دوسری روایت میں ان سے منقول ہے کہ بعد نازل ہوا  
ہر ایک کو کسی منافق نہ تھا مگر کہ پیغمبر انکو علامت اور حق میں پہچانتے تھے واللہ یعلم اور خدا جانتا ہے انکو انکو عملوں میں ہر ایک کو ظاہر  
اور باطن کو سب اور منافق انکو خدو کا ولتنبو کہم اور البتہ آزمائش ہے ہم انکو یعنی اگرچہ ہم جل کو جانتے ہیں لیکن معاملہ آزمائشوں کا سانس ہے ہم  
میر جہاد میں یہی کہ حتی نعلم انما ھدینکم ہائیکہ جہاد میں ہم جہاد کرنا انکو تم میں سے والصابرین اور صبر کرنے والوں کو جہاد کی شقت  
میں ان کو معلوم ہو کہ کون جہاد اور صبر کرتا ہے اور کون ایسا نہیں ہے انہوں نے اخبار کو اور آزمائش میں ہم خبروں تمہاری سے  
یعنی معاملہ آزمائشوں کا کریں ہم خبروں تمہاری سے ان خبروں کے کہ صادر ہوتی ہیں ہم سے یا ان کے مقدمہ میں اور مومنین کو  
دوستی کریں تاکہ تمہارا سچ اور جہاد معلوم ہو اور ابو بکر نے تینوں فلول کے غائب کا صیغہ پڑھا اور بھی منقول ہے امام محمد باقر علیہ السلام کہ یعنی البتہ  
ازما کا خدا انکو یہاں تک چاہا کہ انکو انکو تم میں سے اور صبر کرنے والوں کو اور سنا خبروں تمہاری کو اور یعقوب نے بنو ہاشم بکون اور ان الذین  
کفروا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہو و صدقہ انہوں نے انکو انکو عن سبیل اللہ راہ خدا کی یہ کہ وہ دین اسلام اور لوگوں کو ہر ایک  
اسلام قبول کرنے نہیں یا یہی و شاقوا الرسول اور مخالفت کی یہ انہوں نے رسول کی دشمنی انہوں نے من بعد ما تبین لکم

۳۹

人

سورة الفاتحة

میں تو حضرت سید عالمؑ کی شان پر بارانِ بار اور فرما کر باوجود مہلکی اور تمہیں خدائی اگر باغرض بیانِ نبیؐ کی وجہ سے نہایت ہی بڑی ہے  
 مہرہ جماعتِ فارس کی بہرہ لائے میں اور ہکو حاصل کریں اور سطحِ حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ علیہما السلام سے منقول ہے کہ سورۃ  
 الفتحہ سورہ مدنی ہے اور اس میں انتہائی آیتیں ہیں حضرت صادقؑ علیہ السلام فرمایا کہ گاہ کہو تم اور حفاظت کرو تم اپنی مالوکی اور عورتوں اور اولاد کو  
 جاتے رہو سے اور نہ ہی سورہ انافتحنا پر حکم اور جانو کہ جو کوئی ہمیشہ سورہ انافتحنا کو پڑھے تو ایک وار کرے نوالہ آواز کرے کہ تمام اہلِ محسن اس وار کو  
 سنیں کہ جو زندہ تو ہے خالص اور خاص بندوں میں ہے اور حکم کے فرشتوں کو کہ ہکو سے خالص فریب بند و غیر شل کر دے اور غنیمتوں پر ہستونیں سکھ  
 داخل کرو اور شراب دہ کی گئی کاغذ سے ہکو سیر کرے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا**  
 تحقیق فتح دی ہو واسطے یہ فتح ظاہر اور مراد اس فتح سے فتح مکہ یعنی مکہ کو فتح کیا ہے وہی فتح ہے اور یہ فتح ہے یہ فتح حدیث ہے یہ فتح  
 مقدس فتح مکہ کا ہے اور کیفیت اکی یہ کہ ہجرت کی چھ سال میں جنابِ سوختہ صلعم نے خواب میں دیکھا کہ ہمراہ ایک جماعت صحابہ کے چلے گا مکہ کو  
 کئی اور طوافِ کعبہ کا کیا اور اعمال عمرہ کے پچاس ہیں حضرت نے اس خواب کو بیان کیا صحابہ کے یہ سن کر تعجب کیا کہ تعبیر خواب کی یہی سال  
 میں واقع ہوگی اور حضرت سامانِ غریبار کیا اور دنگی مکہ کے اور صحابہ حکمِ رونگی کا دیا اور اسی سال میں غزوہ ذیقعدہ کو مدینہ سے باہر نکلا اور  
 سو گواہ جو وقتِ حلیفہ برہنہ تھے تو حرام عمرہ کا بازہا اور اوثق بانی کا ہر ایک انہی ہمراہ لیا تھا اور سوختہ صلعم نے جہان سے بائیں اور اوثق ہمراہ اپنی لئے اور  
 جس وقت مشرکوں نے حضرت تشریف لائے پہنچی تو انہوں نے خالد بن ولیدؓ کو مع دو سو سوار کے حضرت متعلقہ کو بھیجا اور سوختہ صلعم حدیث میں ہے کہ وہ حرم  
 ایک طرف سے اور سرکوں کے سی پر ٹکڑے بلج میں جمع ہوئے اور سرکوں کے بیرون سے عودہ بن مسعودؓ کی چاندی سے سوختہ صلعم پاس لیا تاکہ باعثِ حضرت کی رونق فرور کیا  
 معلوم کرے اور وقتِ انگو معلوم ہوا کہ حضرت انہی کے واسطے نہیں بلے ہتھی وہ اٹھا بھر گیا اور قریب سے بیان کیا کہ وہ لڑائی کیو ہو نہیں بلے بلکہ خانہ کعبہ کی زیارت  
 کیو ہے ای میں رقرین جاہلیت کی غیرت سے نہیں ہوئے کہ سوختہ صلعم انہی کے مکہ میں داخل ہوں کہہ رہے سوختہ صلعم نے عثمان کو بی طرف سے بھیجا تاکہ قریش کو  
 رضی کرے قریش نے ہکو قید کیا اور صحابہ میں ہکا قتل ہونا مشہور ہوا سو سویت منوان واقع ہوئی چنانچہ ذکر کیا بعد اس کے ایک اور تفصیل صلعم حدیث میں  
 حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے سطح نقل ہے کہ میں سید عالم صلعم نے بقصد عمرہ مع سات سو صحابہ کے مکہ کو کوچ کیا اور وقتِ حلیفہ برہنہ تھے تو حرام عمرہ کا  
 بازہا اور اوثق باقی کے ہمراہ لیا اور ہجرت سے ایک جا سوس نبی خزاہ میں سے مکہ کو روانہ کیا تاکہ حال قریش کا دریافت کرے اور جو وقت کہ حضرت سرکھا  
 پر پہنچے کہ وہ قریب غنغان کے ہے تو وہ جا سوس آیا اور کہا کہ رئیس قریش کے مثل کعب بن لؤئی اور عامر بن لؤئی غیر نے ہر قسم کے ایویوں کو جمع کیا ہے  
 تاکہ تم سے جنگ میں لڑیا ہکو مکہ کے داخل ہونے اور زیارت خانہ کعبہ سے منع کریں سوختہ صلعم بطور مشورہ صحابہ سے بوجھا کہ راہِ تہاری میں کیا ہے انکو خود قتل  
 کرو یا جو کوئی استراہ لڑیگا کہ ہے یہ جاو کر کہ صحابہ عرض کی کہ راہِ حضرت کی نہیں ہے لیکن ہم لڑیں گے وہاں نہیں لے ہیں بلکہ خانہ کعبہ کی بارت لڑی ہیں  
 دوسری صورت ہی بہتر ہے کہ اگر کوئی ہم سے جنگ نہ چاہے گا تو ہم اس لڑیگا اور عرض سوختہ صلعم انہی کے کہ صحابہ کی معلوم کریں انہی نے  
 حضرت راہِ نیک خود واقف تھا اور وقتِ صحابہ فرمایا کہ روانہ ہم جو کہ غنغان پہنچے تو بغیر بنِ خیابان کہہ سوا یا تھا حضرت پاس آیا اور کہا کہ  
 یا سوختہ صلعم قریش تہاری دشمنی میں متفق اکلہ ہو رہے ہیں تم میں کوئی نہ لڑیگا خالد بن ولیدؓ مع ایک جماعت ہر اس ہونے کے انعم برپا ہے حضرت فرمایا کہ اگر کوئی مجھ پر  
 عہد ہو تو مواد کی حال میں قسم خدائی اگر وہ میرے سامنے بدسلوکی کریں تو بدو خدا انہی جنگ کروں کہ رجب مغلوب کروں انہی کو مکہ کو کوچ ہم میں سے ہجو  
 اس سے پہلے کہ رگڑا لگی ہے ایک دوسری کہا کہ میں راہ دشوار ہے اس میں چاہوں حضرت فرمایا کہ چلو صحابہ انہی کے اور جو وقت شوار مقام پر پہنچا  
 اوزمین برابر میں تھے حضرت فرمایا کہ کہو سنو ہر دو سو باہر اب صحابہ نے یہ کلمہ بیان جاری کیا حضرت فرمایا کہ یہ خطبہ ہے کہ نبی اس میں سے نہیں کیا تھا  
 اور انہوں نے ہکو قول کیا تھا اور فرمایا کہ دست بستہ چلو اس صحابہ دست کو بھر گئی اور جست تہیہ کر کے ہم پہنچے قریب سے تھے تو انہی حضرت کا رجب  
 وہاں لیٹ گیا اور ایک کنواں نہایت کم پانی رہا تھا وہاں حضرت مقام کیا اور حضرت کی قدم کی برکت پانی میں میں کثرت ہو گیا اور بعد ازاں بدیل بن





بجہ جگر اڑا کرتے اور خانہ کعبہ سے جو کچھ منع کرتے حضرت نے فرمایا کہ میں رسول خدا کا ہوں اگرچہ تم مجھ کو جیٹا اور فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ اس سے زیادہ اہم ہے  
 نے عرض کی یا رسول اللہ میرا رسول کے منانے پر جاری نہیں ہوتا یہی سچ ہے کہ میں حضرت کے نبی ہوں یا ان یا ہوں کلمہ سیراۃ سیرت نہیں سکتا حضرت نے صلی اللہ علیہ وسلم  
 میرا نونین کے ہاتھ سے لیکر رسول کا لفظ اس سے منادیا اور لکھا کہ ہذا ماضی محمد بن عبد اللہ یعنی یہ وہ ہے کہ حکم کیا محمد بن عبد اللہ نے اور میں تحریر کیا کہ رسول  
 جابین میں لڑائی نہوا اور اس صید میں محمد کے صحابہ سے جو کوئی کلمہ حج اودھر کے یا تجارت کے کلمہ میں آوہ بنی جان اور مال سے ان میں ہو اور جو کوئی قریش کا  
 آدمی مینہ میں آوہ اور وہاں سے سفر و رشتہ جاوہ بھی ان میں ہو اور جو کوئی انکا ہنٹ میں سلا تو ان کے پاس جان تو نہ ہو کہ وہ ان میں رہا نہ ہو جسے جو کوئی انکی  
 پاس جان تو وہ وہاں کرین نظر سلما نو کو بہت لگا اور دشوار معلوم ہوئی حضرت نے فرمایا کہ ان کی سختی و درگزر اور جو کوئی ہم سے کسی انکی جانب جھکا جو بہت  
 خدا سے دیکھا اور لائق غضب الہی کے ہو اور جو کوئی انکا ہمارے پاس ہی ہم کو انکی طرف لہیں دیں پس اگر علم خدا متعلق یا ان کی کے ہو تو نہ ہو کہ باہر نکلا دیکھا اور کھار  
 کے ہاتھ سے انکو نجات دیکھا اور یہ بھی نہیں لکھا کہ جو کوئی سچا محمد کے عہد میں آجائے اور جو کوئی سچا انکو عہد میں آجائے جو خیر عہد ہو تو ان کو ہمارے عہد میں  
 ہیں اور جو بکر نے کہا کہ ہم قریش کے عہد میں ہیں اور رسول اللہ نے فرمایا کہ ہمارا جازت و مکہ خانہ کعبہ کے طواف کو ہم روانہ ہوں پہلے نے کہا کہ اس سال زیارت کعبہ  
 کو موقوف کہو اور مکہ میں رہ کر نہ جاؤ اور سال آئندہ میں تم میں ذکر مکہ کو خالی کر دو گویا تم بدوین تیار و فکری مکہ میں داخل نہوا اور اب تم تیار و فکری مکہ میں داخل نہوا  
 قربانی کے اونٹوں کو ہانکے ہوئے چلاؤ جہاں تک ہم تکوئے دیویں اور انہی جگہ قربانی کو فوج کرو اور وہاں سے اٹھو چلے جاؤ حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ قربانی کے  
 اونٹوں کو ہانکے چلاؤ انکو ہانکا اور قریش کے آدمیوں نے دریاں کے انکو خیر دیا اور انکو بچانے دیا اور صلح نامہ تمام ہوا اور دونوں طرف سے گواہ ہوئے انکی ہی  
 آپ لکھی اور حضرت نے فرمایا کہ قربانی کو بہانہ نہ کرنا اور رسول اللہ نے فرمایا کہ کسی پر عمل نہ کیا دوسری بار حضرت نے پھر فرمایا کہ کہنا نہ مانا حضرت نے غضب  
 میں فرمایا کہ تم اس عہد میں تشریف لے گئے اور صحابہ کی فرمانبرداری نہ کرنے سے تمام سلا کو مطلع کیا تم اس عہد میں عرض کی کہ انکی کچھ نہ فرمایا میں چلاؤ انکو حضرت نے حج کریں  
 اور سچے سر کو منڈوائیں حضرت خیمہ سی باہر سے اور اونٹ بزدلی فوج کی اور سر کو منڈوایا اور صحابہ کچھ نہ فرمایا صحابہ جوق تے کہا کہ حضرت خود اپنا ہاتھ سے  
 اونٹ بزدلی کی پہل سیوت سے اونٹ اپنی ہاتھ سے فوج کئے اور سر منڈوایا اور بعضوں نے منڈوایا کی عوض تہوڑی بال کترنے اور سر کو منڈوایا اور رسول اللہ  
 کی فرمانبرداری کرنے سے شیمان ہوئے حضرت نے فرمایا کہ رحم کری خدا کے سر منڈوایا والوں کو لوگوں سے عرض کی یا رسول اللہ بالوں کو کترنے والوں کو بھی پھر فرمایا کہ رحم کری  
 خدا کے سر منڈوایا والوں کو لوگوں سے عرض کی کہ بالوں کو کترنا لوگوں کو پھر سر منڈوایا والوں کو واسطے فرمایا کہ خدا انہر رحم کری اور بالوں کو کترنا لوگوں کو واسطے بھی لوگوں نے  
 پوچھا کہ یا رسول اللہ حضرت کے سر منڈوایا والوں کو واسطے میں تیرے فرمایا کہ خدا انہر رحم کری اور بالوں کو تراشنے والوں کو نہیں مایا اگر انکی تیرے فرمایا کہ سر منڈوایا والوں کو  
 یقین تھا انکو کترنا لوگوں کو شک تھا اور رسول اللہ نے کو تشریف لے گئے اور منقول ہے کہ جوق تے صلح نامہ لکھا گیا کہ اس سال مکہ میں جائیں اور سال آئندہ میں اف کریں  
 یہ صلح نامہ حضرت کا صحابہ پسند نہ آیا علی انھوں نے بن خطاب کے رسول اللہ سے کہتے تھے کہ ہم حق پر نہیں ہیں رہا دشمن باطن فرمایا کہ ہاں عمر نے کہا کہ تو ہمارے  
 دین و دلیل و خوار کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھے وعدہ کیا ہے اور وعدہ میں اسکو ہرگز خلاف نہیں ہے عمر نے کہا کہ کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ ہم طواف کریں گے اور  
 سر منڈوائیں گے اور سچا احرام میں داخل ہو کر حضرت نے فرمایا کہ مئی اس سال کو نہیں کہا تھا بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ داخل ہو کر سچا احرام میں کہا تھا اور اگر اس سال میں داخل نہیں ہوئے  
 تو سال آئندہ میں داخل ہو کر اور فتح اباری شریح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ عمر نے کہا کہ عظیم ہیں و سر کو لمین داخل ہوائے نبوت میں منی شکیا اور شمس الدین قسیمی  
 کتاب اول معلوم لکھا ہے کہ عمر نے کہا کہ قسم سے خدا کی نہیں شکایتیں جس روز کہ ایمان لایا ہوں مگر سندن کہنے سے پیغمبر سے کہا کہ یا رسول اللہ کیا تو پیغمبر خدا کا نہیں ہے  
 فرمایا کہ ہاں میں پیغمبر حق ہوں اور فتح اباری شریح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ عمر نے منقول ہے کہ وہ کہتا تھا کہ تحقیق شکایتیں منی ہوا شک کہ جس روز سے سلمان ہوا ہوں البتہ شک بھی  
 نہیں کیا تھا اور اگر میں تنو آدمی ہوتا اور ایک و اتیس کے شتر آدمی ہوتا تو قریش سے جنگ کرتا اور صلح کو بگاڑ دیتا اور بعد اسکے بندوں کو آزاد کرتا اور ہمیشہ کو روزہ کو ہوتا  
 جوق تے کہ داخل ہوا ان فرشتہ سیر و لمین اور کہتی ہیں بعد نازل ہوئے ان کے بہت سے عجیب ظاہر ہوئے صلح حدیبیہ اور باہر نکلا بانی کا حضرت کی مجلسوں کے  
 اور فتح ہوا کہ کا اور فتح ہونا خیر اور فتح پانار و میوں فارسیوں اور اہل کتاب کا مشرکوں کے ختمی تھا فرمایا کہ فتح کی ہے عظیمی فتح ظاہر لیغیرا لکھا

حضرت امیر المومنین علیؑ کے عہد میں

تاکہ بخشے اور بخیر امان تقدیر میں دینیک جو کچھ کہہ مقدم ہوا اور پہلے گزرا ہی گناہ تیر میں سے و قاتل آخر اور جو کچھ کہہ پورا واقع ہو گا پھر فیہا  
 جہاں اور کفار کو دفع کرنے کی جہت کہ سبب فتح کا ہی بخشے گناہ تیر کہ مراد گناہ سے ترک کرنا اولی امر کا ہی واسطے کہ بغیر مہم ہو اور اس کوئی گناہ صادق نہیں ہوتا  
 پس و گناہ سے ترک کرنا اولی امر کا ہی و یا مراد اس وقت کے گناہ ہیں رسالت ہدایت علیہم السلام میت سے کہ مراد ہیں گناہ سے علی بن ابی طالب کے شیعوں کو گناہ ہیں  
 چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ سو خدا صلعم کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ کہہاں راہ گناہ کا کیا لیکن خدا تعالیٰ نے علی بن ابی طالب کے شیعوں کو گناہ سو خدا  
 صلعم پر بار کر کے انکو بخشا اور بعضے علماء فرماتے ہیں خطاب ہیں آپ میں حضرت کی طرف سے اور مراد اس سے ہے کہ آدمی ہیں اس سے کہ لوگوں کو خدا تعالیٰ نے گنا  
 بخشے اور قرآن میں اکثر ایسی باتیں ہیں کہ انہیں خطاب سو خدا کی طرف سے اور مراد اس سے کہ آدمی ہیں حضرت ام رضا علیہ السلام سے اس بات کی تفسیر بھی  
 تو فرمایا کہ مکہ کے مشرکوں کے نزدیک سو خدا صلعم کے برابر کوئی شخص یا وہ گناہ گار نہ تھا سو خدا کہ وہ سو خدا کے تین سو ساٹھ بتوں کی پرستش کرتے تھے اور  
 جسور سو خدا اپنے جبر و اور خدا کی توحید کی طرف ان لوگوں کو بلایا تو کو یہ میر بہت برا معلوم ہوا اور کہہاں بہت معبودوں کو ایک معبود مقرر کرنا ہی جس وقت  
 رو خدا نے کہ کو فتح کیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو محمد تحقیق منے فتح دی ہو تیرے فتح ظاہر تاکہ بخشے خدا و اس تیرے جو کچھ کہہ پہلے گزرا ہی گناہ تیرا و جو کچھ  
 بھیجے ہو کہ کے مشرکوں کو نزدیک سبب تیری کے طرف تیرے خدا کے پہلے اور بھیجے ہو خدا کہ مکہ کے مشرکین نے بھیجے تو یہاں لائی تھے اور بعضے کہ یہ باہر کل گئے تھے  
 اور جو کوئی کہ کہ میں باقی ہا تھا وہ کار توحید کا نہیں کہہ سکتا تھا جس وقت وہ حضرت آدم کو توحید کی طرف بلاتے تھے اور ان کی نزدیک گناہ حضرت کا بخشا گیا تھا جس وقت  
 حضرت ان پر غالب ہو پس اس گناہ کا سو خدا کے حقتعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ وہ گناہ جو تیرا کہہ مکہ کے مشرکوں کو نزدیک تھا وہ بعض فتح مکہ کے بعد نزدیک یا بخشا گیا اور وہی  
 رسالت میں بھی آئمہ معصومین علیہم السلام سے کہ مراد اس سے ہے کہ تاکہ بخشے خدا گناہ تیرا پہلا اور چھلما جو کہ وہ لوگوں کو نزدیک سے پہلے جبر سے اور بعد جبر سے  
 پہلے کہ جس وقت نے مکہ کو فتح کیا بدولت کے اور نہ مواخذہ کیا تو انہی عداوت کا اور اس جنگ کا کہ پہلے اس نے انہوں نے تجھے کیا ہے تو انہوں نے تیری  
 گناہ کو بخش دیا جو کہ ان کی عداوت میں گناہ تھا اور جو کچھ کہہ ان کی عداوت کا مقابلہ میں تیری عداوت تھی جس وقت کہ انہوں نے دیکھا تو حاکم اوقاد ہو گیا اور بعض علماء  
 یہاں کہتے ہیں کہ قرآن کا لفظ مسدود اور نہافت الکی جیسے کہ فاعل کی طرف جائز ہے ہی مفعول کی طرف بھی جائز ہے اور یہاں نہافت ذنب کی طرف مفعول کہ ہے  
 اور حضرت معنی ازالہ اور دور کرنے ہیں یعنی تاکہ دور کرے خدا جو کچھ کہہ پہلے گزرا ہی گناہ تیرا کچھ تیری ذات کہ تجھ کو انہوں نے کہہ نہ خالدا با تیرے ذات انا دیکھ  
 اور جو کچھ بھیجے ہو گناہ تیرا انہی کہہ مکہ میں ملے طواف کے آنے نہ دیا اور کہہ کی زیارت منع کیا ہو کہ جس وقت کہ مسدود مائے مفتوح ہو تو جو گناہ کہ وہ لوگ  
 حضرت کی نسبت کرتے تھے اور حضرت آزاد تیرے تھے وہ سب ہو گئے اور خلیفین کے علماء وہ معنی بیان کرتے ہیں جو مخالف ہیں حضرت کی ذات کے بعضے کہہ  
 ہیں معنی اس کو یہ ہیں کہ تاکہ بخشے خدا و اس تیرے گناہ تیرے جو کچھ کہہ پہلے ہوئے ہیں اور جو کہ بعد نبوت کے ہیں اور بعضے کہہ ہیں جو گناہ کہہ جو فتح کے ہیں جو گناہ کہ بعد نبوت کے  
 ہیں اور بعضے کہہ ہیں جو گناہ کہ واقع ہوا اور جو گناہ واقع ہوگا وہ بخشا جائیگا اور بعضے کہہ ہیں جو گناہ تیرے یا ان مال اور آدم اس سے پہلے کہ وہ حقیقہ میں کہتے ہیں  
 جائیگا اور جو گناہ کہ بھیجے اس تیری ہے ہوا وہ بخشا جائیگا لیکن آدم اور اس کے پیغمبر میں باعتبار نبوت کچھ فرق نہیں جیسا کہ گناہ آدم کا یہ ویسا ہی  
 ہے پیغمبر کا یہ اور فرماتا ہے حقتعالیٰ کہ و بیکم آدم کر خدا اپنے فضل و کرم عام نعمتہ علیک نعمت ہی کو اور تیرے دنیا میں جو نعمت تیری  
 نصرت کر کے اور قیامت تک تیری شرع کو باقی رکھے اور نبوت بھی ختم کر کے اور دین اسلام اور طغیوں غالب کے کو اور آخرت میں تیرے جو کہ اور تیرے بلند کر کے  
 اور تیری شفاعت تیری ہے منین کے حق میں کہے و یدیک صراط مستقیم اور دیکھو کہ چھکوراہ سیدھی جہاں کے پیغمبر ہیں رسالت  
 کے طریقوں کے قائم کرینے میں اور یہاں کہ ثابت کہ چھکوراہ سیدھی پر جو کہ بہت کی طرف پہنچا نیوالی ہو تو نصرت اللہ اور دیکھ تیری خدا نصرت  
 عزیز آمد و عزت الی اور غالب جس سے عزت ہو اس شخص کی جسکی مدد کرے اور نصرتہ میں جس وقت سو خدا صلعم حدیث صلعم کے پہلے تو راہ میں یکے شمر  
 نے صحابہ سے کہا کہ یہ کیا فتح ہے کہ ہر کویت اسلام سے منع کیا اور یہاں قربانی کو انکی عمل پر نہ جائے یا سو خدا کو انکی گفتگو کی خبر پہنچی تو فرمایا کہ یہ بات یہ کہہ کر  
 کہی اور یہاں نہیں کہ جو وہ کہہاں بلکہ یہ فتح بہت بڑی فتح ہے ہوا کہ مشرکین کی مرتبہ کی شکست کے طالب صلعم کے ہو اور عارض ہو کر انہوں نے امان بخشے ہیں





وَتَعَزَّوْا اور قوت و تمہارے ہونے کے بعد میں اس کی طرف رو کر دو اور توفیق و برکت کی رو سے تم کو نصیب ہوگی کہ جس کو تم نے اس کی بات پر آمین کہو اور تم کو نصیب ہوگی  
 اور باقی سے بلکہ تم کو نصیب ہوگا کہ غاروں کا دروازہ اس کی ہوا میں ہو بکوة و اَصْبِلَا صبح کو اور شام کو اور بعض کو نزدیک اور صبح سے نماز صبح اور ظہر اور  
 عصر سے اور شام سے اور آخر تک غنائی اور منقول ہے کہ رسول خدا اور یونس کو کفار نے تکرار میں داخل ہو کر منع کیا اور آخر عثمان کے قتل ہو کر حدیبیہ میں مشہور  
 ہوئی تو رسول خدا صبح سے صبح تک ہری یا لیلہ کے وقت تک بچ کر جمع کیا اور بیعت کرنا حکم دیا صحابہ نے نہایت خشیت حضرت کے ہاتھ پر ہر شرط سے بیعت کی کہ ہم  
 تمام حضرت کی بیعت کی عایت کریں اور جہاد میں سے کہیں بھی جائیں گے نہیں اور یونس نے بچ کر بیعت کی تھی اور خدا ایسا ہی بیعت کرے تھی اور یہی تھا  
 ابراہیم بن علی کا نام بیعت فدا ہوا اور ہر زبان میں آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرِ فَاُولَٰئِکَ عَمِلُوْا صَالِحًا لِّمَنْ ذَلَّلَ اللّٰهُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ فَاُولَٰئِکَ یُکْرَمُونَ اور یہی تھا کہ بیعت کرتے ہیں  
 اور فرمانبرداری رسول کی بمنزلہ فرمانبرداری خدا کے ہر چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ میں طبع رسول خدا علیہ السلام یعنی اور جس کو فرمانبرداری کی پیروی کی ہے  
 تحقیق کہ فرمانبرداری کی پیروی خدا کی اور فرمانبرداری کے وقت بیعت کرنے پیغمبر کے بِدَلِ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ یا خدا کا اور سزا نہ ہو کہ ہر عینی ہاتھ پیغمبر کا  
 ان کو ہاتھ پر ہے وقت بیعت کے کو وہ خدا کا ہے جو حکم میں ہے اور خدا تو اتنا اور ہلوسے پاک ہے جس آیت رسول خدا کا بمنزلہ ہاتھ خدا کی اور غرض اس سے یہی کہ  
 عہد رسول سے عہد نبی سے اور حضرت سلام رضا علیہ السلام فرمایا کہ کیفیت پیغمبر کے ہاتھ کی ان کو ہاتھ پر ہے صریح تھی کہ وہ لوگ اپنا ہاتھ دراز کرتے اور رسول خدا  
 ہاتھ ان کا پر لٹکتے تھے یہ قول امام رضا علیہ السلام کا اور طریقہ کسی امر کو عہد کرنا ہمیشہ جاری ہے اور جس وقت عہد کرتے ہیں ہاتھ پر لٹکتے ہیں ہم سب کو فاکرنگ  
 اور پیغمبر سے پیغمبر کی نہیں اور اس عباس سے فرمایا کہ معنی اس یہ کہ میں قوت خدا کی ہوں خدا کا وفاکر نہیں واسطے ثواب آخرت کے اور حضرت پیغمبر کے بالا اور فوق ہے ان کی  
 قوت سے عہد کے فاکر نہیں اور زبرد کریں اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ اس زمانہ میں چار سو آدمیوں حضرت کی ہاتھ پر بیعت کی تھی اور خدا کا  
 اپنے علم سے جو جانتا تھا کہ بیعت کرنے والوں میں سے کون کون فانی ہیں اور جہاد میں سے کہاں جاتا ہے ہر پہلو سے اس کے فرمایا کہ مَنْ نَدَّتْ جَبْنَہُہُ  
 تو نے بیعت کو کہ جہاد جھگڑا یا نہایت پس سوا انہیں کہ تو رہا ہو وہ عہد تو علی نفسیہ اور نفسیہ کے کفر سے ان کی جان پر ہو گا  
 ثواب آخرت وہ محروم ہو گا اور عذاب دردناک میں گرفتار ہو گا اور ایسا ہی ہوا کہ بعض صحابہ خیرہ و خنین میں سے تھے کہ ان کے عہد کے وقت ہوا ان میں سے جو لوگ  
 حضرت عباس شہید پر چڑھ کر باور بلند ان کو پکارتے تھے اور کہتے تھے کہ بیعت فدا ہوا ان لوگوں کے تھا ہو سکتا کوئی جیسے پھر کہ نہیں کہتا تھا اور فرمایا جہاد  
 وَمَنْ اَوْفٰی اور جو کوئی فاکر عہد کو اور جھگڑا نہیں اور تمام اور ثابت ہے بِمَا عَاہَدَ عَلَیْہِ اللّٰہُ ساتھ پیغمبر کے کہ عہد کیا ہے اور پھر خدا  
 اور جس نے علیہ کے ہا کو مذموم پڑھا ہے اور اس کے موافق اثر پڑھتے ہیں اور باقیوں کے ہا کے کسر سے پڑھا ہے اور فرماتا ہے کہ جو کوئی عہد کو فاکر ہے تو  
 قَسِیْرٌ بِہٖ لَیْسَ بِہٖ کہ دیکھا کہ خدا اَجْرًا عَظِیْمًا اجر بڑا اور پیوستہ کو اہل عراق نے یا سو پڑھا ہے غائب کا صیغہ اور باقیوں کے ہا  
 سے پڑھا ہے تکلم کا صیغہ یعنی پس یہ کہ دیکھا ہم ان کو اجر بڑا کہشت میں داخل کریں اور پھر ان کو بلند کریں اور منقول ہے کہ جس وقت رسول خدا صبح نماز  
 مکہ کے جانب نکلتا تھا تو ہفت صحابی عربوں کو کہ دین کے گدے تھے مثل قبیلہ اہل اور حنینہ اور خزیمہ اور غفار اور تھج کے انہی ہمارے بیعت کے و طوطا کیا اور  
 ان کو اپنی ساتہ چلنے کی سخت تلامی اور فرمایا کہ غرض میری تمہارے ہمراہ چلو سے یہ کہ اگر قریش چلو کہ کدو غل سے منع کریں اور نہ تو جب تک کہ ان سے  
 پہنچے تو ہماری طرف سے بھی ایک لشکر مستعد ہے اور بعد اس کے حضرت حرام باندہ کفر بانی کے اور ان کو ہاتھ لگا کر وہ لوگ حنین کے حضرت کے ہاتھ پر نہیں آئیں  
 بلکہ وہ بالآخر کھانا پتہ ہیں ان صحابہ قریش کی لڑائی سے خوف کے پھر جانا قبول کیا اور کہہ کہ ہم کو نہ ان کی طرف سے لڑائی کی  
 کہ بغیر قریش سے صلہ نہ کرے مگر ہاتھ پر لٹکتے ہیں ہر ایک شہید ہوا کہ پیغمبر ہا اور حنینہ اور یونس نے بچ کر بیعت کی تھی اور یہی تھا  
 و لَیْسَ ہِیَ اِلَّا مَیْمَنٌ مِّمَّنْ یَقُولُ لَکَ لَخَلَفُوْا فَرِیْقًا مِّنْہُمْ سَیَبْقَیْہِمْ وَہُمْ لَا یَخَافُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْہُمْ سَیَقْبَیْہُمْ وَہُمْ لَا یَخَافُوْنَ  
 عرب میں سے غزیر کے کہ شغلنا مشغول کیا ہوا اور باز رکھنا میری ہمارے اَمْوَالِنَا اِنِّیْ یَعُوْذُ وَاَهْلُوْنَا اِطْلَعُ ہَا سَیْئِرِیْ عَمَلُوْنَا

۱۰۹













میدان کارزار سیجھا اور سچے دیوین جان کر دم لیا اور بعضی ہاتھوں میں طرح طرح کے کوسے کہ نوبت محاسب کی لڑائی کی بھی تاک نہیں بیٹھی تھی بلکہ کچھ ہی عمارتیں  
مسلمانوں کا حال کیا تھا اور ابو بکر اور عمر کو حارث جی بھٹکا یا تھا نہ مرحب کے کہ مرحب کی لڑائی کی تو کوئی طاقت ہی نہ تھا تھا سوا کچھ رگڑا حساب  
فولہا کہ ہیار بردست ہادی تھا اور اسے در سوختہ علم کو در شقیہ لاحق ہوا تھا اس سبب خیمے کے باہر واپس نہیں جھٹکتے تھے آخر وقت ورتوں میں  
تخفیف ہوئی تو خیمے سے باہر تشریف لائے اور لڑائی کی کیفیت ریافت کی لوگوں کے صوت حال بیان کی حضرت حال شکریت بخیمہ ہوئے اور فرمایا کہ لکھنؤ  
اللاہ غدا رحلا کر غیر فراری جب اللہ و رسولہ و جبہ اللہ و رسولہ لایرجع حتی یفتح اللہ علی یدہ یعنی لبتہ دو گھنٹوں میں علم کل کو لہو مرد کو کہ کر حلا کر نیا لہو عدا پر  
نہ بھاگنے والا ہو دوست رکھو وہ مرد خدا کو اور سچے لڑکے کو اور دوست رکھے اس مرد کو خدا اور پیغمبر اسکا الشانہ پھرے وہ مرد  
یہاں تک فتح کر دے خدا اور ہاتھوں میں دے اس سے کچھ مناظرا ہو تا ہے کہ جن لوگوں کو پہلو اس سے سوچنا ہوا علم دیا تھا انہیں صفات نہ تھیں نہ شان  
صفا کی بیان کر سکی کیا حاجت تھی جن وقت حضرت پہا فرمایا تو تمام صاحب شب کو ہن کر کہے کہ یہاں کون شخص ہے کہ لائق اس منصب کی ہے  
اور حضرت علی کے آن و زونیں آنکھیں کھلتی تھیں اس سبب کہتے تھے کہ علی کو علم ملے گا سو لوگوں کی آنکھیں رو کر تیں جن وقت صبح ہوئی تو ہر ایک  
منتظر تھا کہ اس منصب کے جھکے سرفراز جی حاصل ہوا اور ہتیار لگا کر سوختہ لکے روبرو تھا کہ حضرت سرفراز فرمائیں لیکن حضرت کبھی طرف توجہ نہیں کرتے  
تھے اور سخن خطاب نہ تھے میں کہ جھکے کبھی متناصب کی نہیں تھی مگر شہر و زمین حضرت کے روبرو ہتیار لگا کر گیا کہ جھکے اپنا علم عطا فرمائیں مگر حضرت نے  
کچھ نہ فرمایا لیکن تعجب سے حضرت عمرؓ یہ سمجھے کہ کل تھکا کر آئے تھے پھر انکو علم کیونکر عنایت ہوتا اور ابو ہریرہ بھی وہاں تھے کہ میں جھکے بھی سچا ہوں  
مجبوری آرزو منصب کی نہیں تھی میں ہتیار لگا کر حضرت کے روبرو گیا کہ شاید وہ شخص میں ہو جاؤں لیکن حضرت کچھ توجہ نہ کی اور فرمایا کہ علی بن ابی طالب  
کہاں ہیں لوگوں نے عرض کی کہ انکی آنکھیں کھلتی ہیں اس سبب وہ انہیں سے باہر نہیں نکلتی ہیں فرمایا کہ انکو طلب کر وجوہ حضرت علی حاضر ہوئے تو  
حضرت نے ہر پاس انکو بلایا اور سر اٹھاپی لیٹل میں لیا اور اب ہن مبارک پنا علی کی آنکھیں لگایا اور دست مبارک لپٹا انکو سر پہچا بیوقت آنکھیں انکی  
روشن ہو گئیں اور سبے وجہاں رہا اور انھیں انکو یہ دعا فرمائی کہ اللہم حفظ عن اہل البدر یعنی ای خدا نگاہ رکھ تو لوگوں کی سے اور شہر کی حضرت امیر المؤمنین  
فرماتے ہیں کہ جس نے اسے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حق میں حاکمی کی کہی گئی اور شہر میں نے مجھ میں اثر نہیں کیا ابوعبد اللہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ  
روایت کرتا ہے کہ علیؓ کی گری کے موسم میں قبا کی بنیدار پہنچے تھے اور انکو ہرگز از گری کا نہ ہوتا تھا اور سر کے موسم میں بامیک پڑا پہنچے تھے اور ہرگز از گری کا نہ ہوتا تھا  
نقصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے روز علم اپنا علی کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جانو کہ جب بول تیری سہراہ اور نصرت تیرا لگے ہی اور عبتیرا لوگوں کو سینو نہیں جسے کہ تو لڑنکو  
جاگا امیر المؤمنین علم کو اٹھا کر طرف میدان کارزار کے روانہ ہوا اور سوختہ لکے وقت واد ہوئے فرمایا کہ علیؓ جو وقت تو ان لوگوں کو پاس پہنچے تو پہلے انکو  
طرف اسلام کے بلا اور خوف لاکہ اگر ایک شخص کو بھی تو ان سے مسلمان کرے تو بہتر ہے واپس تیرا بہت اونٹوں سے سوا اور فرمایا علیؓ خیر والدین نے نبی کریم  
پر تھا کہ وہ شخص قلعہ کو انکی فتح کرے اور انکو مغلوب کرے نام لگا لیتا کہ جو وقت تو انھی ملاقات کرے تو کہہ کہ نام امیر علیؓ ہے حکم سنکر حضرت علیؓ بیٹو کو  
طرف روانہ ہوا اور کہتے ہیں کہ خیمہ کے قلعہ پر دید بان یعنی سایا بٹھا تھا کہ قلعہ کی طرف کوئی آئے تو لوگوں کو خبر کرے جو وقت حضرت علیؓ روانہ ہوئے تو انکی کہہا کہ  
ایک غبار اڑتا ہوا تھا اور درمیان اس غبار کے ایک شیر ہے جو وقت غبار دور ہو گیا تو انھیں سے ایک سوار پیدا ہوا چل آئے بیٹو ایک روبرو بیان کیا بیعت  
سے انکو لو نہیں حضرت علیؓ کا عیب لگیا اور جو وقت امیر المؤمنین میدان جنگ میں پہنچے تو مرحب بیٹو ہی حضرت علیؓ سے جنگ کرنے کے باہر نکلا کہ کثرت ہتیار لگاؤ  
ہو گیا تھا اور ایک دو فلاں کا انکو سر پر رکھا تھا اور ان کو کچھ کچھ کاخو تھا اور بعضی وہ تین ہی کہ پہلے حارث جی بھٹکا بھائی لڑنکو یا جھٹکے امیر المؤمنین نے حارث کو  
قتل کیا تو مرحب بہت بچ اور غصہ میں ہوا حضرت علیؓ سے لڑنکو آیا اور گھوڑا اپنا میدان میں کودایا اور کا وہ اور اثرین بھرا یا اور بتی قرین میں شہر سے  
اور حضرت علیؓ نے بھی انکو مقابلہ میں شہر سے خلاصہ اٹھا لیا کہ میں ہوں کہ سری مانے نام میرا چہ را و شہر رکھا ہے جس طرح امیر المؤمنین کا خبر سنا تو کل اپنے  
لگا ہوا کہ انکی مانے اسے کہا تھا کہ میں خواب میں لکھا کہ ایک شیر نے تجھے حلا کیا اور حلا کر کے تجھکو مغلوب کر دیا ہے آج کے دن سیر سیو یا جو کوئی شیر کے نام پر

یا شیر کی خصلت کہتا ہوں کہ پیر کرنا ہے لیکن غیرت جہالت کی اٹھو اٹھ جائیے مان ہوئی اور میرا مونس ہے اور نیکو مستعد بہا بہا حضرت علیؑ نے اس کے کہہ کر  
 تو سلمان چلا آئے نہ مانا اور لڑائی شروع ہوئی اور طرفین سے دو بدل ہوتی رہی آخر الامیر المومنینؑ ایک تلوار کو سر پر باری کی خود سنگ لے کر فو لاد کو کاٹ  
 اسکے سر اور سنگ گزرتی ہوئی چلی گئی یہاں تک کہ اُنکو حلق تک پہنچی مگر گھوڑے سے گر کر جہنم کو پہنچی یہو یوں کہ جس وقت یہ ضرب بھیجی تو عجب خوف المومنین کا  
 اُگو دو نہیں بچ گیا سب ہانسی بھاگے اور قلعہ میں جگہ دروازہ بند کر لیا میرا مونس قلعہ کو دروازہ پر آئی ایک شخص نے قلعہ کے اوپر آواز دی ہو مرنے لگا یہاں  
 فرمایا کہ علیؑ اُنہی کہہ کہ بلند محمدؐ اور جو کوئی کہہ کہ میرا گاہ اور کہا کہ علیؑ بیٹے کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ہن مانے میں ایک پیغمبر پیدا ہو گا اُس کا محمدؐ اور وہ اپنے  
 چچا کے پیچھے کو اُن کے دروازہ پر پہنچے اور خدا بھائی قلعہ کو اُن کے ہاتھ پر متوجہ کرے اگر تو کہہ دو کہ تو نے جو لکھا مان ہے یا نہیں مانے یا کہ جھکو امان ہے پیغمبر کی اُس کے  
 کہا کہ جنبش دی میرا مونس نے اُن کو کہنے سے خوشحال ہو کر دروازہ کو کھولا اور ایک دو دفعہ سے اُنکو پکڑ کر بلایا زنجیر اور کوار اُنکو ٹوٹ کر گر پڑا اور دروازہ کو  
 اکھاڑ کر اپنے سر پر لگائی اور چالیس قدم اُن کے پیچھے اُنکو چھینک دیا اور ابو عبد اللہؑ حافظ ابورافعؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میرا مونس نے مگر یہ دیکھی لڑائی کی تو  
 اُس بیوی نے میرا مونس کے سر پر تلوار باری اور سہم حضرت کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑی میرا مونس غضب میں پڑا اور کوار کو قلعہ خیر کے ہاتھ میں لے کر  
 بنایا اور اُن بیوی کو نہ مارا نہ شرم کیا یہاں تک فتح کی اور بعد اُنکو دالیا اور اُنھی شخص ثعلبہ بن اہم سے اور امام محمدؑ باقر علیہ السلام روایت کرتی ہے کہ جابرؓ نے  
 نے بیان کیا کہ جس وقت میرا مونس نے خیر کا دروازہ توڑا اور اُنکو توڑ کر ڈال دیا تو مسلمانوں نے کہا کہ قلعہ میں داخل ہوئے خندق قلعہ کے چم میں داخل ہوئے تھے  
 میرا مونس نے کوار کو اٹھایا اور خندق کے اندر گئی اور عرض خندق کا کوار کے طول سے زیادہ تھا کوار کا سر خندق کے سر سے متصل کرتے تھے جس وقت سلمانؓ آپر  
 سوار ہوئے تھے تو وہیں خندق کے اندر کھڑی ہو کر دو سر کوار کا خندق کی دوسری جانب ملا تھے سلمانؓ آپر اُن کو قلعہ میں داخل ہوئے تھے اور  
 منقول ہے کہ ابو بکرؓ نے رسول خداؐ سے عرض کی کہ یا رسول خداؐ میں بہت تعجب تاہوں علیؑ کی قوت سے کہ کوار کو اُن کے ہاتھ میں لے کر مسلمانوں کے سپر سوار کرتا ہے اور  
 اور خندق کے بار کو اتارنا ہے رسول خداؐ فرمایا کہ اسکے ہاتھ سے تو تعجب نہ ہو اسکے پاؤں تو خندق میں ملنا خطرا ابو بکرؓ نے میرا مونس کے پاؤں کو خندق میں نظر کی تو  
 دیکھا کہ پاؤں اُن کے زمین پر نہیں ہیں بلکہ اُدھر میں ہوا ہیں کہا کہ یا رسول خداؐ پاؤں اُن کے ہوا ہیں حضرت فرمایا کہ ہوا پر نہیں ہیں بلکہ جبریلؑ کے شہر علیؑ کے  
 پاؤں ہیں جبریلؑ نے اُن کے پاؤں کے نیچے پڑے ہیں اور لیٹنے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ چالیس آدمیوں نے اُن کو ارادہ کیا کہ اُنکو اٹھائیں اور دوسری  
 روایت میں ہے کہ شتر آدمیوں نے چاہا کہ اُن کو اٹھائیں مگر جنبش بھی دی کے اور ابو عبد اللہؑ سے روایت کرتے ہیں میرا مونس نے فرمایا کہ جس وقت میں نے  
 و کو اکھاڑا اور پل بنایا اور لوگ اُس سے سوار ہو کر گزرتے تو ایک شخص نے اُن سے کہا کہ علیؑ بہت بھاری ہے تو نے اٹھایا مینو اُس سے کہا کہ قسم خدا کی  
 اُنکی گرائی جھکو سپر کی گرائی سے زیادہ معلوم نہیں ہوئی اور جس وقت سلمانؓ نے میرا مونس کو خندق میں دیا شتر آدمی آئے اور ارادہ لے کے  
 اٹھانیکا کیا لیکن نہ کونہ اٹھا سکے اور منقول ہے کہ جس وقت میرا مونس خیر کو فتح کر کے اپنی خیمہ گاہ کی طرف رسول خداؐ کے کچھ تھیں وہاں ہو کر جبریلؑ نے رسول خداؐ  
 کو خبر کی رسول خداؐ نے اُنکی پیشوائی کو باہر نکالا اور علیؑ کے پاس پہنچ کر اُن سے لکایا اور فرمایا کہ علیؑ تجھے خدا اور رسولؐ اٹھا دو و نہی ہو میرا مونس نے  
 جبریلؑ سے اتار لوگوں کو اٹھانے کا حکم دیا اور علیؑ یہ مقام خوشی کا تھا تم کو کس نے فرمایا کہ جس وقت رسول خداؐ فرمایا کہ خدا اور رسول خداؐ سے راضی ہے تو نہایت خوشی سے جھکو  
 رقت بھی آو منقول ہے کہ رسول خداؐ قلعہ کے قریب پہنچا اور میرا مونس قلعہ کو کہہ لے تھے اور اُنکی غنیمت کو صواب سے تقسیم کرتے تھے یہاں تک نوبت صلح  
 اور سلام قلعہ کی لڑائی کی پہنچی اور یہ آخر کا قلعہ تھا اور رسول خداؐ نے مارہ روز اور ایک دو تھیں کہ پندرہ روز میں قلعہ سے لڑائی کی یہاں تک کہ اُنکو  
 فتح کیا اور منقول ہے کہ پہلے قلعہ خاتم کو فتح کیا اور بعد اُنکے نکات اور شق کو اور بعد اُنکو بیوی صعب بن معاویہ کے قلعہ میں جمع ہو کر او وہ بھی بہت اُنکی  
 بفتح ہوا اور مال و سہا ب اُنکا مسلمانوں کی ہاتھ آیا اور بعد اُنکے قلعہ قوس سے لڑائی ہوئی اور رسول خداؐ کو دوسرے سپاہیوں سے جب وہ سارے نہیں ہو سکتے  
 تھے اور وہ قلعہ بہت مضبوط اور بہتوار تھا بعد جنگ بسیار کج کر کے ہاتھ پر دھنچا ہوا اور یہ قلعہ سلام بن ابی الحقیق کا تھا اور اسی قلعہ کی لڑائی میں بہت  
 جنگ ہوئی تھی تقصیر صحابہ بن قلعہ کی غنیمت نے جو تصرف میں لائی اور درمیان اُن غنیمت کے صفیہ و خدیجہ بن جہش ایک دوسری رکت ہوا تھی کہ لڑائی





[illegible]

عینک میں لگاوا اور ملاست میں لگا کر جانے نہ ہاں سولہ غیر علم بغیر علم کے کہ تم انکی ایمان واقعہ نہوا اور خبری میں انکو مشرک جانکر مارڈالو اوجو آتے کا  
مخروف ہو یعنی اگر یہ امون مذکورہ ہو تو لہذا ہم تمہارے ہاتھوں کو لٹو لٹو کر لے اور غبار ہی نصرت کر کے انکو تم سے مغلوب کرتے اور لیکن اسی جیسے تم نے ہر جہاں  
کر نہیں منع کوئے ہو لیل خال اللہ فی رحمۃ تاکہ داخل کرے خدا بیج رحمت اپنی کے من لیتنا و جملو جہاں ان کو کوئیس کہ ایمان قبول  
کریں ہ بعد صلح کے کہ کے لوگو نہیں سے اور اگر وہ قتل ہوئے تو یہ مزید حاصل نہوتا اور یا یہ کہ داخل کرے خدا ان مومنین مکہ کو اپنی رحمت میں سبب  
سلاست ہے انکی کے قتل سے اور داخل کرے مکہ کو اپنی رحمت میں ہمارا سلامت ہو کی جہت سے طعن کرنی اور عینک لگنے کفار کی سبب قتل ہونے  
مومنین کے درمیان انکو اور ان نطو ہم بدل شہال واقع ہوا رجال سے یعنی اگر نہوتا کچل جانا یا و نہیں انکا اور نطو ہم میں جن ہم کی ہمیر سے  
ہم بھی بدل شہال ہو سکتا ہو یعنی نہ جانو تم کچل جانے انکو اور فرما ہے خدا کہ کوئن لکوا اگر خدا ہوتے وہ مومنین اور نہیں اور کفار میں فرق اور  
بدائی ظاہر ہوتی تو لعل بنالذین کفرؤا لہبتہ عذاب تے ہم ان لوگو کو کہ کافر ہوئے ہیں منہم ان مکہ والوں سے عذابا  
الیماء عذاب و ناک قتل و قید اور غارت کر کے اور حضرت صادق علیہ السلام روایت ہے کہ میرا مومنین علیہ السلام جناب سوختہ اسلحہ اس آیت کے  
معنی پوچھو تو فرمایا کہ لکھو کہی پشتون میں اور اسنے نسل انکی چلیگی ان کو ہم اپنے علم سے جانتی ہیں کہ وہ ایمان لائینگے پس اگر وہ اپنے  
بابوں کے جدا اور علیحدہ ہوتے تو ہم ان کافر و نکو عذاب تے اور کسی شخص نے حضرت صادق علیہ السلام پوچھا کہ کیا علی قوی تھو بدن میں اور حکم خدا میر  
فرمایا کہ ان سائل نے کہا کہ بھروسہ دفع نہ کر کے وہ اعدا کو فرمایا کہ منع کیا علی کو قرآن کی آیت انہو پوچھا کہ وہ کوئی آیت فرمایا کہ لو نزلوا العذابنا  
الذین کفروا سو ہو علی انکی قوم کی پشتونیں امانتیں خدا کی تھیں یا انیوالو آدمی پس علی انکو باؤ کو قتل نہیں کر سکتے تھی یہاں تک کہ وہ امانتیں باہر  
خدا کی انہو بابوں کے پشتوں کے باہر نکلتے جدا ہو جائیں پس جو وقت ہ امانتیں خدا کی باؤ کو پشتوں کے باہر نکلتے جدا ہو جائیں سو وقت ظاہر ہوگا اور  
قتل کرے گا اور قضاہ صلح حدیبیہ کا پہلے اس آیت کی اول میں تفصیل سے گزر گیا ہے اور اب خدا تعالیٰ انکو جملہ ایمان کرنا ہی اور فرماتا ہے کہ اذ  
جعل الذین کفروا باؤ کو ہو محمد صلعم جو وقت کیا ان لوگوں کے کافر ہوئے فی قلوبہم الحیۃ بیچ دلوں کے نصیب کو  
اور پیچہ کو کہ غصہ کے غصہ سے وہ دل کو افروختہ کر دیا اور بیان کیا کہ وہ حیۃ الجاہلیہ غیرت جاہلیت کے اور نصیب ہکا کہ انکے  
دلوں کو غصہ کے ترکہ میں لایا اور جن سے کہا انہو کے محمد نے اور انکو صحابے ہمارے بابوں اور بھائیوں اور بھائیوں کے بعد اور ہمیں قتل کیا قسم  
لات اور غوی کی ہم انکو اپنے مکانوں میں نہ لے دیگا اور یا یہ کہ بات رے ہر بیان نہیں تو تھے ہم بھی اکی پیغمبری پر ایمان لائینگے اور یا یہ کہ بات سواط  
ہم بسم اللہ کو قائل نہ تھے ہم بھی ضعیف نہیں ہیں کہ صلحنا مہ کے اول میں ہم شہد بھی جاکر اور بعضے کہتی ہیں کہ اذ جعل متعلق لعذابنا کے یعنی  
اگر مومنین مکہ کا سبب ہا تو لہبتہ عذاب کہتے ہیں ہم کافر و نکو جو وقت کہ انہو کے نصیب جاہلیت کو راہ دی تھی اور بعضے کہتے ہیں متعلق صدو کہ ہے  
یعنی باز رکھا انکو کافروں کے مسجد حرام سے اور منع کیا جو وقت کہ کیا انہو کے نصیب جاہلیت کو اپنی دلوں میں لیکن ہر صورت میں یہ کہ انہو نے  
نصیب جاہلیت کو دخل یا تو فائزل اللہ بن نازل کیا خدا سکینتہ تسکین اپنی کو اور طہینان کو یعنی پیچہ کو کہ جسے سب سے آرام  
دل اور تسلی خاطر ہوا نازل کیا خالنے علی رسولہ او پر پیغمبر نے کرو علی المومنین اور اوپر مومنین کے کہ انہو نے لڑائی کو ترک  
کیا اور صلح پر رضی ہوئے جو وقت کہ سہیل بن عمرو اور جو لطیب بن عبد العزیٰ وغیرہ رضی اللہ عنہم کے اول میں ہم شہد الرحمن الرحیم اور محمد رسول اللہ  
لکھا جاتا اور مومنین نے ان جہت سے چاہا کہ انہو جنگ کریں پس حق تعالیٰ نے تسکین کو جو دلوں میں نازل کیا اور انہو نے ان جہت سے صبر کیا اور صلح پر  
ختیار کیا اور صلح کو قبول کیا و الزمہم اور لایم کیا خدا ان مومنین کو کلمۃ التقوی کلمۃ تقویٰ اور برہم کاری کا یعنی وہ کلمہ  
باعث برہم کاری کا ہوا اور کہتی ہیں کہ وہ کلمہ شہادت ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مکہ والوں نے چاہا کہ صلحنا مہ پر وہ لکھا جائے یا محمد رسول اللہ ہو کہ رضی





ہجرت ہی میں میرا صحابی کے ہمراہ لیکر احرام عہد کا باندھ کر مکہ میں تشریف لایا اور تین روز قیام کیا اور منقول ہے کہ سورج اُٹھ کر آیا کہ میں نے حضرت کو میری شہادت کی  
 کیوڑا لپٹے لپٹے بھیجا میں نے کہا کہ تمہارا سر نکاح کا عباس بن عبد المطلب ہی ادا کرتے ہیں اس کی اہم افضل خیر جہاد شریعت و جہاد عباس کی قیامت خیز ہمارے  
 کے پاس آئی انہوں نے میری خدمت کیوڑا قبول کیا اور کہا حضرت کو نکاح میں آیا اور اب اللہ تعالیٰ و اطو تاکینہ عہد فتح شہر وکے اور طہیان اور غلبہ  
 مومنین منکر کو شہر وکے فرمایا کہ **ہو الذی** وہ خداوند شخص ہے کہ **الرسول** رسول اللہ کہہ جاتا ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا **ہمدی**  
 ساتھ رہنا ہی راہِ راست کے **و دین الحق** اور دین حق کے کہ وہ سلام ہو اور سلام کے **لینظم** تاکہ غالب و خدا میں یکتی علی  
**الذی علیہ** اور دین کے کل سن ہیں اور یہ ایک ہیں کہ جو دین حق کہ پہلی ہے تھا اس کو تو منسوخ کیا ہے اور جو دین باطل ہے اس کی خرابی ظاہر ہے  
 و طیس بیان کر کے آیا کہ میں دین کو غالب کیا سب یونان مسلمان کا غلبہ کفار پر کر کے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ تاویل اس کی  
 اب تک ظہور میں نہیں آئی ہے اور وقت ظاہر ہو گیا ہے امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو گیا اور اسی وقت غلبہ دین اسلام کا سب یونان ہو گا کہ سوائے دین اسلام کے  
 کوئی دین میں رہتا ہے نہ سب کا خراجہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولیکن ہم دینہم الذی ارتضیٰ ہم یعنی اور غالبانے قوی کر گیا و اطو ان مومنین دین  
 اس کا جو کہ پسند کیا ہے اس کے اور رسول خدا نے فرمایا ہے امام مہدی کے حال میں کہ بھر دیگا وہ زمین کو عدل و روادے بعد اس کے بھری جائے ظلم و جور  
**و کفی باللہ شہیداً** اور کافی ہے خدا جس وقت کہ گواہ ہو گا کہ **محمد رسول اللہ** محمد پیغمبر خدا کا ہے جس کی گواہی خدا دی ہے وہ یہ جملہ ہے یعنی کافی ہے خدا گواہی  
 دین و لا اس سر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے **والذین فعلا** و جو لوگ کہ ہمراہ اس کے ہیں محمد متدار ہے اور رسول اللہ عطف بیان ہے اور الذین معہ کا عطف  
 محمد ہے اور معطوف و معطوف علیہ دونوں کے متدار ہیں و رشتہ دار بعد اس کے خبر ان کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ محمد متدار ہے اور رسول اللہ خبر اس کے ہے و الذین معہ  
 متدار ہے اور بعد اس کے خبر ان کی ہے **ایشدا** بہت سخت میں یعنی محمد پیغمبر خدا کا اور وہ لوگ کہ ہمراہ اس کے ہیں بہت سخت دل میں **علی الکفار**  
 اور کافروں کو **رحمہم** مہربان و نرم دل میں **یذہم** در بیان اپنی یعنی آپس میں کہ کفار سے ان کو ہمدردی نہ تھی کہ اپنی بددعا اور کفر و کفار کے  
 بدن اور کفر سے بچاتے تھے کہ ان کے کہے اور بدن سے منہ پٹے پاؤ اور آپس میں مہربانی ہمدردی کہ جس وقت کسی پر دوسروں کو دیکھتے تھے تو سلام کرتے  
 تھے اور صافخو او معانقہ کرتے تھے یعنی ہاتھ میں لے لیتے تھے اور گلے لگتے تھے اور شہرہ نہیں کہ ہر زمانے کو مومن کو چاہے کہ غیر دین کے سے نفرت رکھو اور  
 اپنے دین و کفر مہربان ہو اور ان کو دیکھ کر خوش ہو اور بلا شک صفت علی بن ابی طالب کے شیعوں کی ہے کہ کفار سے نفرت کہتے ہیں اس کو بدن اور کفر سے  
 پرہیز کرتے ہیں اپنی بدن اور کفر سے سونہ میں بچاتے اور ان کو بخشن جاتے ہیں یا آپس میں ہمدردی اور رحم ہے کہ جس وقت کسی مومن سے ملاقات ہوتی ہے تو  
 نہایت خوش ہو ہیں اور مہربانی کرتے ہیں بخلاف اور دینہم ان کو کہ انہیں وصف نہیں ہے کفار کو تو ظاہر اور باکیزہ جاتی ہیں و جو دہ اس کے  
 کفار ان کو بخشن جاتی ہیں یا آپس میں محبت نہیں کہتے ہیں یا سب ان کی کثرت نماز کا ذکر کرتے ہیں تو ہم **دیکھتا ہے** تو ان کو دیکھ کر ہولے سر کاٹ کر  
 کرینا **بیشک** بخیر و نیکو کہ انہوں نے ان میں مشغول رہے ہیں بعضی اہل جہاد کہتے ہیں کہ مراد الذین معہ ابو بکر ہے اور شہد علی الکفار سے  
 مراد عمر ہے اور رضا بنہم مراد عثمان ہے اور قریم کفار سے مراد علی ہے لیکن یہ قول نہایت عجیب ہے خواہ الذین معہ متدار ہے خواہ معطوف متدار ہے  
 ہو کہ اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ ابو بکر عمر عثمان اور ایہ معنی ہو گا کہ محمد اور ابو بکر عمر عثمان ہیں کہ شریعت میں کہتے ہیں سب صحابہ  
 مراد ہیں قول بھی درست نہیں ہو سکتا بلکہ وہ لوگ ہیں جنہیں انصاف و اول تو معیت و موافقگی و عہدہ ہمارے ہر مقام میں جاؤ اور غار میں و عظیم  
 اور اجازت حضرت کے کہیں کو چاہنا چاہنا فرماتا ہے کہ انہوں نے ان کے رسول و ادا کا نوا موع علی مر جامع کم یذہبوا حتیٰ یستأذنوا یعنی جو اس کو  
 نہیں مومنین وہ لوگ ہیں ایمان لائے وہ ساتھ خدا اور پیغمبر کے اور جو بدعت ہو مومن ہمراہ ان کے پیچھے کسی امر جامع پر تو نہیں جاتے ہیں بلکہ ان کے یونان  
 پیغمبر کے اور وہ ہمیشہ جماعت نماز میں حاضر رہتے تھے اور جمع و عظیم میں رہنا وہیں کہ حضرت کو نہاں ہو کر چلے جاتے تھے اور نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اس کا کھدا

فرمایا کہ وہاں اور تجارت اولہو الفضل الیہا تو کر کو کا نام یعنی اس وقت کہتے ہیں خرید اور فروخت کو یا باز کو مثل حصول و درجہ کی تو دور ہو  
 طرف انکو اور چھوٹی ہیں وہ جھگڑا ہو جماعت میں ہوا اور غلطی ہو جائے نہیں ہوتی تھے کہ خدا فرماتا کہ قیام اللہ الذین یسلطون منکم ہوا فاعنی تحقیق  
 خدا جانتا ہی ان لوگوں کو کہ تہوڑے تہوڑے ہو کر چلے جاتے ہیں ہم میں چھوڑ کر جہاد میں سے بھاگ جانا تو ظاہر ہو کہ احادیث سے بھاگے اور نہیں سے بھاگے اور خدا  
 فرماتا ہے کہ تم تو قیام مدبرین یعنی میں چھوڑ کر تم بہت کر نیوالے ہو کر جہاد ہوا اور پیغمبر کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آیت میں ہے جو لوگ کہ سہارہ  
 ہیں پیغمبر کے ہر ایک سہارہ حضرت کو تو منافقین اور ضعیف الایمان اور نبوت میں شک کر نیوالے بھی تھی بہت مراد نہیں ہے والدین سے مگر وہ لوگ کہ جو ایمان کامل  
 رکھتے تھے اور حضرت کو تنہا چھوڑ کر جہاد میں سے اور نماز میں سے اور عطا میں سے نہیں چلے جاتے تھے بدولت ان فلن حصۃ الیہی ضعیف الایمان سختی کا رہا تو کیا کر نیوالے کہ  
 خود سے پیغمبر کو تنہا چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے بلکہ منہ میں سختی کرتے تھے ابو ذر کو عثمان نے جلا وطن کیا اور عمار کو ہندو مالک کو کوفہ کی بیماری ہو گئی اور ابن مسعود تو  
 انکی دو کو بے مرگ کیا اور حضرت عمر ابو بکر کے حکم سے لکڑیاں لیکر فاطمہ زہرا کا گھر حلائیہ گئے چنانچہ تنبیح بالبریل کو رہا کہ علی اور عباس غلطی کے گھر میں  
 تھے ابو بکر کی بیعت انکار کے اور عمر کیا تو فاطمہ نے کہا کہ میں خطا کیا کیا میرا گھر حلائیہ کا کہا کہ ہاں رہا تنبیح عنہ ابن عبد الریہ میں لکھا ہے کہ ابو بکر نے عمر سے کہا  
 اگر علی اور عباس بیعت میری انکار کریں ان دونوں کو قتل کر اور مل اور محل میں تہرستانی نے لکھا ہے کہ کہتے ہیں کعبہ اور عثمانی انکی ہر المومنین علی کے ساتھ  
 ہندو تھے کہ سید بن ابی وقاص اور ابن عمر اور ہامہ بن زید بنی رسول خدا کا اور رافع خدیج ہنسائی اور محمد بن سلیم اور زید بن ثابت ہنسائی اصحاب ہر ہر اور  
 ابو ذر اور ایک جماعت نے سوا انکو علی کے ہاتھ پر بیعت کی جس وقت وہ غلیف ہو اور بعد ازاں معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور زید کے ہاتھ پر بیعت کی جس کو کہ اپنی  
 زندگی میں اسکو پایا اور سوا انکی جنگ جبل میں دونوں طرف مہاجرین اور نصاریٰ اور معاویہ کے ہمراہ ہزاروں آدمی مہاجرین اور نصاریٰ سے تھے جنگ غنین میں  
 اور علی کی عدوت کی جنگ عاتکہ اور معاویہ کی طرف ہو کر مومنین کو قتل کرتے تھے یہ بھی سختی کا فروں ہر آدمی مومنین پر پسند اور آیت میں نہیں ہے مگر  
 یہ المومنین کہ کہی جہاد تھا نہیں رہا رسول خدا کی حد سے بدولت انکہ کہیں گئے نہیں یا وہ لوگ تھے کہ رسول خدا کے زمانہ میں گئے ہیں یا شہید ہو گئے ہیں یا چند  
 صحابہ کبار جو علی کے دوستوں سے تھے اور بدولت اجازت رسول خدا کے کہیں نہیں جاتے تھے اور اگر وہاں آتے تھے کل صحابہ میں فرض کریں تو وقت نزول اس  
 آیت بر او تھا نہیں ہو گا اور بعد رسول خدا کے جو نزول میں اور عدوت میں مومنین اور قتل اور قتل واقع ہوئے ہیں سب متواتر آیت ہیں اس صریح میں  
 رحمانیم کا طلاق نہیں کیونکہ یہ سکتا ہے اور ان سب مومنین کا طلاق حق میں تعالیٰ فرماتا ہے کہ **یَدْبَعُونَ** طلب ہے یہ **فَضْلُ**  
**مَنْ** اللہ فضل کو خدا اور زیادتی تو اسکو **وَرَضُوا** انکو رضامندی کو خدا کی اور وہ رکوع اور سورہ جو کرتے ہیں خلاصہ میں رضامندی  
 خدا کے ہیں وہ سہل دیکھانے اور سنا کو کو **سِمْمَا** ہم علامت ہی عبادت کی **فِي** جو گھر ہر مومنین کے ہر **مَنْ** انکی **السَّيْئَةِ**  
 نشانی سجدہ کی سیدنی انکی پیشانیوں کا ظاہر ہوتی ہیں علامتیں سجدہ کر نیکی اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی پیشانی سجدہ کی کثرت سے مثل  
 سینہ شتر کے ہو گئی تھی اور پہلو سے سجدہ کرتے ہوئے تھے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد یہاں وہ سجدہ کر نیوالے کہ قیامت کے روز ان سجدہ کر نیوالے پیشانیوں  
 چمکتا ہو گا اور علامت جاننے کے یہ سجدہ کر نیوالے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہاں وہ سجدہ کر نیوالے کہ قیامت کے روز ان سجدہ کر نیوالے پیشانیوں  
 سجدہ کی خاک ہو کہ انکی پیشانی پر ہو سبب سجدہ کر نیوالے خاک پر نہ کرے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ مراد یہاں وہ سجدہ کر نیوالے کہ قیامت کے روز ان سجدہ کر نیوالے  
 میں **ذَلِكَ** یہ وصف انکا مذکور ہوا **مَتَّام** سفت کی **فِي** لتو **اَلْجَمْع** توریث کہ جو توریث کی کتاب **وَمَتَّام**  
**فِي** لا **جَمَل** اور صفت انکی ہے چچ خیل کے کہ حضرت عیسیٰ کی کتاب یعنی مومنین ان صفوں کے ساتھ ان دونوں میں سے کو رہے ہیں اور حلال ان مومنین  
 کے **مَتَّام** سفت کی ہے یعنی وہ مومنین مثل انہو ہو سکتے ہیں اول فیہ میں **اَخْرَجَ** نکالا ہوا سوئی انکی کو کہ نہایت بارک  
 اور ست ہونے کا **اَزْ** سفت کی کیا ہو گئے اور ضعیف کیا **اَلْجَمْع** سفت کی کیا ہو گئے اور ضعیف کیا **اَلْجَمْع** سفت کی کیا ہو گئے اور ضعیف کیا  
**عَلَى** سوقہ پس یہ صاف تھا ہوا اور چتر انکی کے یعنی وہ درخت پہلو تو نہایت بارک **رَسَمَتْ** تھا اور بعد کے رفتہ رفتہ بڑھ کر سطح قوی اور مضبوط ہوا

**يَعْبُذُ الزُّلْفَىٰ** تعجب میں آتا ہے بونو لو کو اپنی مضبوطی اور بڑھنے اور قوی ہونے یعنی بیکر دانہ کہتی کا ہڈی میں سو اور کھال کر نہایت ضعیف اور  
 نحیف ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ پرورش پاکر مضبوط اور قوی ہوتا ہے اور باعث تعجب بونو لو نکا ہے یہی مومنین کا حال ہے یعنی سوختا اور صاف کئے  
 ابتدا و حال میں نہایت ضعیف اور ضعف میں تھا اور بعد اسکے رفتہ رفتہ قوت پکڑ کر تمام عالم قوی اور غالب ہو گیا اور باعث تعجب خلقت کا ہے کہ یہ  
 نہیں دیکھ سکتے کہ ہونے والا ہے یا نہ ہونے والا ہے اور بعد اسکے بسبب طبیعت اور صفا کے قوت پیدا کی پس کہتی سوختا ہوا اور شامیں اسکی مچا  
 سے مراد میں کہ انہوں نے اسکو قوی و دربرست کیا جیسے کہتے ہیں ابتدا میں باریک رست یعنی ہوا اور بعد اسکے رفتہ رفتہ موٹی اور مضبوط ہوتی ہوا و شامیں اسکی  
 پہلے میں اس طرح کہ بونو لو اسکی تعجب تھے ہیں پیغمبر خدا بھی ابتدا میں سبب نہ ہوا اور مددگار کمال ضعیف اور سچائی میں تھا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ نے  
 انکو مومنین کی جہت سے قوی و درستی کیا سوچا کہ لوگوں کی قوت اور شوکت سے تعجب کیا حال ہے کہ خدا تعالیٰ نے وہی مومنین کی مثال  
 بیان کی **لِيُعْظِمَهُمُ الْكِفَارَ** تاکہ غصہ میں ہو بسبب ان مومنین کے کفار کو یعنی بسبب قوت اور کثرت مومنین کے کفار کو غصہ اور غضب میں لا کر  
 وہ کفار ان مومنین کی قوت اور کثرت سے دیکھ کر ہرج کرین اور بنو نہ مومنین اور کہیں محمد اور انکو صفا کے قوی و درستی ہو گیا اور فرمایا کہ **وَعَدَ اللَّهُ**  
**الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** اور انکو عطا فرمائے گا ان کو ان کے ہونے تک **مِنْهُمْ**  
 انیس یعنی جتنا کہ ذکر ہوا ان مومنین میں سے انکو وعدہ کیا خدا **مَغْفِرَةً** بخشو گا ان کو **وَأَجْرًا عَظِيمًا** اور اجر بڑی کو کہ وہ بہشت کی منتیں  
 ہیں اور من مہم میں اسکی بیان ہے جو جسکے فاجتنبوا الحسن بن اللواتان میں ہے اور جناب خدا صلعم سے تفسیر اس آیت کی پوچھی گئی کہ کس شخص کو عطا فرمایا  
 ہوئی ہو فرمایا کہ جو قوت قیامت کا روز ہو گا تو ایک علم نور کا تیار ہو گا اور ایک دامن و نوا لا اواز دینگا کہ چاہے کہ کھڑا ہو مرد مومنین کا اور جو لوگ کہ  
 ایمان لائے ہیں وہ ہر ایک کے ہوں پس کھڑا ہو علی بن ابی طالب اور یونکا خدا علم نور سفید کا ایک مانتہ میں اور بیچے اس علم کے سبب اے لیل اور سابقین ہونگے مہاجرین  
 اور نہ ہار میں سے اور سوئے انکو کوئی غیر نہیں آئیں نہ شکر نہ گناہ نہ گناہ کہ بیٹھے گا منبر پر کہ وہ ہر ایک کے نور ہو گا اور پیش کیو جائیگے انکو دروسب آدمی  
 ایک ایک شخص پس بجا اجر ہو گا اور نور ہو گا جس وقت نوبت اٹلی آخر پہنچے گی تو کہا جائیگا و اطرا کے کہ پہچاننا تھے ہونے مومنین و نور ہو گا بہشت میں  
 تحقیق پروردگار متبارک و تعالیٰ کہ نزدیک سیر و اطرا متبارک و تعالیٰ ہر ایک کے بہشت پس کھڑا ہو گا علی بن ابی طالب اور لوگ اسکو علم کے نیچے ہونگے  
 یہاں تک داخل ہو بہشت میں پھر وہیں ہو علی بن ابی طالب اور سیر و اطرا متبارک و تعالیٰ ہر ایک کے بہشت پس کھڑا ہو گا علی بن ابی طالب اور لوگ اسکو علم کے نیچے ہونگے  
 سبب نزخ کیو اطرا ہوئی جائیں **سُورَةُ الْحَجَرَاتِ** یہ سورہ مدنی ہر گز ایہ یا ایہا الناس تا خلقناکم من فکر ادانتی کہ ابن عباس کے نزدیک میر  
 نازل ہوئی ہے اور اس سورہ میں کل اٹھارہ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ہر روز و ہر شب پڑھے تو جناب خدا صلعم  
 کی زیارت کرے بونو لو میں سے ہو یعنی ثواب زیارت کا پائے اور اس سورہ عم بتائون ہم طحال یعنی دراز کہتے ہیں اور عم بتائون ہم و انھی ثواب زیارت کا پائے اور  
 و انھی ہوا آخر تک قصار یعنی کوتاہ کہتے ہیں **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہتے ہیں بعضے صحت قرآن کے روز نماز عید پہلے فرمائی کہ  
 فرج کیا رسول خدا صلعم نے بعد نماز عید کی جو حکم فرمایا کہ فرمایا کہ بیکو پڑھ کر اور سورۃ جبریل آیت مع بسم اللہ کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اور وہ لوگ  
 ایمان لائے ہو ہند اور رسول پر **لَا تَقْلِبُوا** مت بڑھو اور پہلے کہ تم کسی امر کو پور دین میں **بَيْنَ يَدَيْكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ** کے خدا  
 اور پیغمبر کے معنی کوئی امر اور نہ ہی عمل میں لاؤ اور کوئی کام پور دین کے کاموں سے نہ کرو مگر بعد حکم کرنے خدا کے اور پیغمبر کے کہ پس چاہے کہ عمل متبارک یا یا تو موافق  
 وحی کے ہو یا پیغمبر کے فعل کے موافق ہو اور مراد میں یہی سول تھا و ذکر خدا کا و اطرا تعظیم کے ہوا و شمارہ طرف انکو کہ وہ خدا کی جانب سے ایک تہ و الا  
 اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد اس آیت سے مانعت ہے صحت رسول خدا پہلے کلام کرنے کے پس حتمی اسکی ہو گئی کہ ہر کوئی جو تم رسول خدا کی مجلس میں  
 بیٹھے ہو اور کوئی شخص سلسلہ حضرت پوچھو تو تم حضرت پہلے جواب مت داور خاموش نہ ہو یہاں تک کہ پیغمبر کے جواب سے سائل کا طہنان کی دے اور بعضے  
 کہتے ہیں مراد اس سے مانعت رسول خدا کے ہر چہ کہ حضرت سے پوچھو ہو کر حلو اور بعضے کہتے ہیں مراد اس سے کہ کسی طاعت کی وقت سے پہلے مت جلالا

۱۱

سورة الحجرات



بچان نہ نہیں بچا لانا ناز کا اور روزہ اور حج کا شہت سے پہلے کہ جو خدا مقرر کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ہے کہ کسی فعل اور فعل میں سبقت نہ کرنا کوئی کام نہیں کرنا  
 سرت کے وہاں تک خدا اور رسول ہیں حکم فرماؤ اور عسوق سے منقول ہے کہ وہ کہتا ہے کہ بروز شکار رمضان میں ام سلمہ کے پاس گیا انہوں نے اپنا خادم کو  
 حکم دیا کہ شہد کا شربت بنا کر لائے انہوں نے کہا کہ میں روزہ سے ہوں حقیقی نے یہ آیت بھی اور روز شکار کے بنیت رمضان روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور  
 عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ ایک جماعت قطع کی سوئی لکے پاس آئی ابو بکر نے کہا کہ یہ سوئی قطع بن معید کو اپنے ہیر اور ہر دار کر کے بن خطا  
 نے کہا کہ قریع بن حابس کو نکاحا حکم کر قطع کو مت کر ابو بکر نے کہا عمر سے کہنے ہیں ام میں میری مخالفت جاسی عمر نے کہا کہ یہ ام نہیں ہے بلکہ اس کا بیٹا ہے  
 حکم کر قطع آداب یاسا و حکومت کے بہتر جانتا ہے لیکن وازان و فونکی بلند ہوئی اس مقدمہ میں حقیقی نے یہ آیت بھی بتائی کہ ام کی نازل کی  
 اور بعض کہتے ہیں کہ سوئی لکے ستائیں آدمی تہا کہ کو بھیجی اور ہوا مقرر ہے کہ سب قتل کیا مگر تین آدمی کہ مدینہ کی طرف بھاگے اور گریو کے پہنچے تو وہ  
 آدمیوں کی سلیم کے ملاقات ہوئی اور انکو نبی عامر جانکر مار ڈالا اور کپڑے انکو لوٹائی اور سوئی لکے پاس حاضر ہو کر صورت حال کو بیان کیا سوئی لکے  
 فرمایا کہ تم بہت بڑا کام کیا وہ آدمی نبی عامر سے تھوڑا بلکہ نبی سلیم سے تھوڑا اور کپڑے جو وہ پہنی تھے تھوڑے تھوڑے سپین نہا لیا اور وارثوں کو دیا اور یہ  
 آیت نازل ہوئی کہ ہر مومنین اپنی طرف سے کوئی اور نہ کرے بلکہ سب میں سے کوئی ایک اور سوئی لکے حکم کی کرو **وَالْعَوَالِلَہُ** اور روزہ رمضان سے سب لوگوں  
 اور فعلوں میں خدا کے حکم پر مقدم کر نیسے **اِنَّ اللہَ سَمِیعٌ خَبِیرٌ** خدا سننے والا سب باتوں میں ہار کا **عَلِیْمٌ** جاننے والا خدا مخلوق تمام کو مومن  
 کو حکم جو جلد بگا اور یہ آیت لالت کرتی ہے قیاس کے باطل ہے جو کہ جیسے نبی الہی سے حکم ہوا اور حکم خدا اور رسول کا انہیں ہوا اور کہتے ہیں عطار دین  
 حاجب بن راہ قہمی مع بعض شرافت قوم ہی کے قریب بن حابس اور رزقان بن بدر اور عمر بن لاثم اور قیس بن عاصم سوئی لکے مسجد میں آئے اور چھوڑ کے  
 پیچھے یہ آواز بلند بگاری کی کہ مجھ پر آجھڑی کی تعریف جاری ہوئے اور مذمت جاری ہوا اور عیسے وہ حضرت ابی بلند آواز سے اذیت پر کیا تا کہ حضرت  
 لائی اور فرمایا کہ وہ خدا کے حکم کی تعریف ہے اور مذمت الہی سب ان لوگوں نے کہا کہ ہم سب ان کو ہر پہنچا اور بزرگی بیان کی پس حکم دیا کہ شاعر اور  
 خطیب مدی خوبی بیان کریں حضرت نے اجازت دی اور عطار دین حاجب نے اٹھا اور یہ مضمون سنوا دیا کہ شکریہ خدا کا کہ ہکو زمین کا بادشاہ کیا اور  
 حسان بن فضل ہم پر کیا اور مال بہت ہکو بنا کیا کہ اس سے ہم لوگوں حسان نے یہاں رختاجوں کو دیتی ہیں رکو بزرگ یادہ اہل مشرق کا کیا  
 اور آدمیوں کو ہکا زیادہ اور حسبے نسبت راہ پر کیا لیکن سب کے ہمارے مثل ہو آدمیوں میں روہ یہ اوصاف ہی بیان کرے اور اگر چاہوں تو اس سے زیادہ اپنے  
 اوصاف بیان کر دوں لیکن کلام کی زیادہ کرنے سے شرم آتی ہے یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا اور سوئی لکے نے ثابت بن قیس بن شماس کو فرمایا کہ کھڑا ہوا اور عطار دین  
 جواب دیا کہ ثابت کھڑا ہوا اور میں مضمون کا خطبہ داکا کہ خدا کا کہ جسے آسمان اور زمین کو پیدا کیا جسوقت کہ حکم ہکا سب جگہ جاری تھا اور کوئی  
 چیز حاصل نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کے فضل اور حسان اور اس کو فضل اور کرم سے یہ کہہ کر بادشاہ میں کا کیا اور تمام مخلوقات میں سے جو بزرگ و کمزور کیا کہ سب  
 ہکا زیادہ بزرگ ہے اور کلام ہکا بہت اور درست اور حسبے اس کا علی ہوا اور بعد اسکے کتاب اپنا نازل کی اور ہکو تمام مخلوقات پر ہر جا کرم کیا پس  
 بزرگیدہ خدا کا ہے تمام مخلوقات پر اور حسبے کہ وہ پیغمبر ہوا تو بعد اسکے لوگوں کو طرف یان کھکے بلایا اور مہاجرین کہ اسکی قوم کے آدمی تھے ہر ایمان لائی اور  
 اب حسان ہکا سب سے زیادہ ہے پس ہر سب سے اسکی قوم کی سوا کہ ایمان لائی ہیں ہم میں اور ہم ہمارا اور حسبے بار ہر ہیں کہ سب آدمیوں سے دین کے تقدیر  
 میں شکستے ہیں تاکہ سب ایمان لائیں پس جو کوئی کہ خدا اور سوئی لکے ایمان لائی اور خون ہکا محفوظ رہی اور جو کوئی قبول نہ کرے ہم ہمیشہ جہاد کرتے ہیں  
 اور قتل کرنا ہکا ہم پر آسان ہے اور ہم کو مومنین اور مومنات کے خدا بخشش گناہوں کی تمام اسلام والا کرام اور بعد ہکا رزقان شاعر اٹھا اور چند شعر پڑھے  
 پڑھے اور حسان بن ثابت اسکو جواب میں شعر پڑھے اور اقرع نے کہا کہ خطیب اب شاعر ہکا ہکا خطیب اب شاعر سے زیادہ افضل ہے اور آوازیں انکی آواز سے  
 زیادہ بلند ہیں اور بعد اسکو قریع نے کہا کہ انہدال لا الہ الا انہدال شہدان محمد احمدہ و سولہ لوگوں نے جنت دیکھا کہ قریع ایمان لائی وہ بھی سب ایمان لائی اور  
 سوئی لکے نے سب تمام اور خلعت دیا اور بعد ہکا خدا نے صحابہ کو منع کیا سوئی لکے پاس آواز کو بلند کر نیسے و طو علیم آداب کے کہ سب آواز کو بلند کرے

حضرت کو اپنی ہی گستاخی پر ادبی ہر نیک و بد کے آواز کا بلند کرنا پس فرمایا خدا تعالیٰ کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اور وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو  
**لَا تَرْفَعُوا صَوْتَكُمْ** بلکہ نہ کرو تم آوازوں اپنی کو **فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ** اور پراوا نہ پیغمبر کے یعنی وقت بات کر نیکی اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز پر  
نہ بلند کرو تم کہ بلند کرنا آواز کا یا تجارت کی جیسے ہے اور وہ کہہ رہے ہیں ملاحظہ کرنے ادب کی راہ سے ہے اور وہ خلاف تعلیم کے ہے اور کہتے ہیں کہ یہ آیت  
ابو بکر اور عمر کی شانیں نازل ہوئی ہے جیسا کہ انہوں نے اپنی آواز کو رسوخا کی آواز پر بلند کیا اور اول آیت بھی اس سے کہ ان دونوں کی شان میں  
نازل ہوئی ہو **وَلَا جَهْرٌ وَلَا نَجْوٌ** اور نہ آواز بلند کرو تم نہ ہلے اس سے **بِالْقَوْلِ** ساتھ بلونے کے یعنی ان حضرت کو آواز بلند نہ کرنا چاہیے **وَلَا جَهْرٌ**  
**بَعْضُكُمْ** ماننا آواز بلند نہ کرنا چاہیے کہ بعض کے بعض کو یعنی ہوا آواز بلند سے مست پکارا جیسے کہ تم آپس میں کھاتے ہو کہ فلا بلکہ اپنی آوازوں کو  
نیچا اور نرم کرو اور حضرت کے نزدیک اگر اس کے معنی میں کہ وہ یا رسوخا اور نام بھی حضرت کا نہ لو کہ ان کے محمد کہہ بلکہ یا نبی اللہ اور یا رسول اللہ کہہ چنانچہ کہتے  
ہیں ابن عباس سے اس آیت نازل ہوئی ہو چھا کہا کہ ایک جماعت بنی غسریہ سے کہ صحابہ کے ان فرزند قید کئے تھے وہ لوگ بڑے میں غریبہ کے راہ پر حضرت کے  
خجروں کے پیچھے کھڑے ہو کر آواز دی کہ محمد یا رسول اللہ حضرت کے آواز نہ دینی سے اذیت ہوئی خدا تعالیٰ نے وہی نفسی خاطر اقدس کے یہ بیت نہ توئی  
لے محمد جبرو باہر نکل اور انکو منع کر اور کہہ تو کہ محمد کو نام لیکر مت پکارو ہوا کہ ہمیں جس کے ساتھ برابری ہوتی ہے اور اس میں عایت سے مت نفوت کی نہیں  
ہے پس اس سے قول ہے اپنی زبان بند کرو **وَأَنْ تَحِطُّ أَعْمَالُكُمْ** اہل گھر کو کہ بیت اہل گھر علموں پر تو ان کو چھٹا مفعول نہ واقع ہوا اور اس کی اول میں  
کہ اس بیت کا لفظ کہ وہ مضاف ہے مقدم اور مراد اعمال کو باطل نہیں ہے کہ شاید حاصل نہ ہوگا اعمال کا **وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ** اور تم نہ اطلاع  
رکھو ہو اعمال کے باطل نہیں آوری نے لکھا ہے کہ یہ آیت بنی تمیم کے آدمیوں کو حق میں نازل ہوئی ہو کہ جس وقت وہ رسوخا کے پاس لے تھے تو حضرت کے  
حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر پکارتے تھے کہ لے محمد یا رسول اللہ اور جس وقت حضرت باہر رونق افروز ہوتے تھے تو وہ لوگ حضرت کے آگے ہو کر جلتے تھے اور  
جس وقت کلام کرتے تھے تو اپنی آوازوں کو حضرت کی آواز پر بلند کرتے تھے اور بار بار کہتے تھے کہ لے محمد یا رسول اللہ میں مقدمہ میں منع کیا کہتا ہے جیسے کہ آپس میں  
شخص دوسرے کو کہتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ بھلا تھا  
جس وقت کلام کرتا تھا تو بہت بلند آواز سے بات کہتا تھا اور بلند آواز بھی تھا وہ اور رسوخا اکثر اہل کی آواز سے ایذا پاتے تھے اور منقول ہے کہ یہ آیت نازل  
ہوئی تو ثابت کہ ہو گیا رسوخا نہ کو تلاش کر دیا لوگوں نے بیان کیا کہ وہ رہتا ہے حضرت کے ہنگو بلوایا اور روئیکا سبب ہو چھا تو کہا کہ یا رسوخا یہ آیت نازل  
ہوئی ہے اور آواز میری بہت بلند ہے میں نہ ہوں عمل میرا باطل ہو چھا حضرت نے فرمایا کہ خیر کے ساتھ زندگانی کر گا اور خیر سے مر کا اور تو بہشتیوں سے  
ہے اور منقول ہے کہ جس وقت کوئی شخص رسوخا کو آواز بلند نہ پکارتا تو حضرت اپنی آواز کو اکی آواز پر بلند کرتے تھے چھا کہ یہاں نہ ہو گئی آواز میری آواز پر  
بلند نہ ہو تو ہکا عمل باطل ہو چھا اور عبد اللہ بن بکر کہتا ہے کہ صحابہ نازل ہوئے اس آیت کو حضرت کے روبرو ہند رہے تھے کہ باتیں کرتے تھے کہ رسول خدا  
جتنا کہ کرد و سری بار نہ سنتے تو سمجھتے تھے اور مطلق بلند کرنا آواز کا ممنوع نہیں ہے بلکہ وہ آواز کہ جس سے رسوخا کو اذیت ہوئی تھی پس جنگ عین آواز پر  
بلند کرتے وہ حضرت کو پسند اور مرغوب نہیں آتے جن میں صحابہ کے مقابلہ میں جہل کے تو عباس کو حکم دیا کہ بلند نہ پکارتے چھا کہ آواز بلند چھا مار کر انکو پکارا انہوں نے  
موافق حکم کے چھا مار کر چھا کتا وارد کی ہو بیت ضوان الوکھان پکارا چھا اور کہتے ہیں حضرت عباس کی آواز ہند رہی تھی کہ ایک مرتبہ لکھا رسول اللہ پر  
جو کہ کیا عباس کی آواز بلند نہ کہا کہ یا صبا جاہ حاطہ عورتوں نے اہل آواز کی ہیبت ہو بیٹوں سے چھا کہ اسے آواز منقول ہے کہ کہ پھر ذریعہ انکو سفند کو بڑا ناپا تھا  
حضرت عباس نے ایک چنچ ماری کہ تباہن چیرے کا پھٹ گیا اور بعد ازاں وہ مر گیا اور کہتے ہیں جس وقت ثابت آواز بلند کر رہے تھے تو سبکی اور کٹر چھا لوٹ آواز  
کو اپنی پست آواز میں رسوخا کو رو رو تو یہ آیت نازل ہوئی **إِنَّ الَّذِينَ يَعْصُونَكَ فِي حَقِّكَ** اور نہ چھارتے ہیں **أَصْوَاتُكُمْ** اپنی  
آوازوں کو اپنی ہیست بلونے میں **عِنْدَ رَسُولٍ** للہ نزدیک سوچا کے اہل ادب کا ملاحظہ کر کے انکی تعلیم کو سوا **وَلَيْتَ الَّذِينَ يَعْصُونَكَ**  
یہ وہ لوگ ہیں ان کا خدا تعالیٰ **وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ** اور نہ چھارتے ہیں تاکہ کھوٹ ہکا معلوم ہو چھا لیکن بعض













سچے کو کر لیا حتمی نے یہ آیت نازل کی کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اور وہ لوگو کہ ایمان کا ہولہاں کیسے **قَوْمٌ** چاہے کہ نہ ہنسی کہ نہ کوئی قوم  
حقارت کی راہ **قَوْمٌ** کسی قوم سے یعنی کوئی شخص کسی شخص سے طرح سے ہنسی کرے کہ جس میں اسکی حقارت اور سبکی ظاہر ہوئی ہو کہ سبکی سبکی کچھ مالو  
**عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونُوا قَرِيبًا** کہ ہوں یہ لوگ کہ جسے تم ہنسی کرتے ہو **خَيْرًا مِّنْهُمُ** بہتر ان ہنسی نہ ہونا لوگ کے باعتبار درجہ اور مرتبہ کے خدا کے  
نزدیک ہونا کہ کثرت آدمی ظاہر نہیں کہتے ہر ایک کے باطن پر بلکہ ظاہر کو دیکھتے ہیں اور ایک طاغوت کہتی ہے کہ نبی تم کے آدمی صحابہ ٹکدست تھے  
مثل عمار اور حباب اور بلال اور حبیبہ انسا مان و حبیب کے انکی فقیری کی جیسے ہنسی اور کھٹھاکرتے تھے حتمی نے فرمایا کہ وہ منہ میں جانتا ان کوئی  
مت کر وہ ایمان میں جنگو تم شراب ہوا و تم کو کیا معلوم ہے کہ جنابی ہر حال کو فقیر اور فقیر دیکھ کر اسے ہنسی کرتے ہو وہ خدا کے نزدیک تم سے بہتر ہیں اور سب  
تو لوگوں کو کہ ہو وہ حال ہیں ان میں بن مالک سے روایت ہے کہ ایک روز اقام سلمی نے ناک سفید باندھا تھا اور گوشہ ہکا پٹکا چھوٹکا یا تھا کہ زمین پر  
لٹکا جاتا تھا عائشہ نے ہنسی کی راہ **خَصْفَةً** کہا کہ یہ گوشہ جو اقام سلمی نے پٹکا پٹکا یا یہ گویا زبان کی تو کی ہے کہ منہ سے باہر نکلی جو حتمی نے یہ آیت نازل کی  
**وَلَا يَسْأَلُ** اور نہ ہنسی کرے عین میں **مِنْ نِّسَاءٍ** عورتوں سے **عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ** قرینہ کہ ہوں یہ عورتوں کے جسے ہنسی کی تو ہوں  
**خَيْرًا مِّنْهُمْ** بہتر ان عورتوں سے ہنسی کرنا یوں کہ اور صفحہ کہتی ہیں یہ آیت ان عورتوں کو حتمی نے نازل ہوئی ہے کہ جو ان کے لئے کھڑا ہوا  
ہوئے پر پھٹھا کرتی تھیں اور مٹی نے لکھا ہے کہ یہ آیت صفیہ دختر حنی بن خطاب کے ساتھ ہنسی کرنا نازل ہوئی ہے کہ وہ زود حق سونچا صبر کی اور عائشہ  
اور حفصہ سے ہنسی کر کے اگوا یاد دیتی تھیں اور کہتی تھیں سکو کہ ای ہوں بی بی ہوں بی بی اور سو خدا سے اسکی شکایت کہ حضرت فرمایا کہ اگر جواب نہیں  
نہیں کہتی ہے کہ باپ سیر ماروں خدا کا بغیر ہوا و موسیٰ کلیم اللہ میرا چچا ہے اور محمد رسول اللہ میرا شوہر ہے ان کے جواب میں بھی کہا تو انہوں نے کہا کہ جبکہ  
رسو خدا نے تعلیم کیا ہے اور یہی وہ بیان عباس سے ہے لیکن اس میں عائشہ اور حفصہ کا نام نہیں لکھا ہے بلکہ صفیہ کی شکایت طرح سے ہے کہ عورتیں ہنسی کرتی  
ہیں **وَلَا تَنْفَرُوا** اور نہ طعن کہ تم اور مت عیب لگاؤ تم **الْفَسَاكُ** فصول ہے کو یعنی بی بی ہم دینوں و رسم مذہب کو ہوا کہ سب میں مثل ایک  
نفس و ایک جان کے ہیں چوں کوئی کہ کسی کو عیب کہو وہ ایسا ہے کہ اسے پوتیں عیب کیا اور خلاف مذہب ہے کا طعن اور عیب ناچا نہ ہے نہ ہنسی کا اور اقام  
محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ بچاؤ تم اپنے تئیں طعن کرنا سے ہنسیوں پر اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ اگر بیان کرے کوئی شخص کہ میں من کا کہ بیان  
کرنا سے وہ ارادہ کرتا ہو کہ عیب لگاؤ وہ جانا اور اگر ادینا کی خوبی کا ناکہ کر جاوہ لوگوں کی نظروں سے اور انکو حقیر سمجھتی تھیں یا خدا اگوا دینی لایک طرف  
لوگوں سے شیطان پس شیطان بھی انکو قبول کرے یا **وَلَا تَنَابَرُوا** اور نہ بھارت تم آپس **بِالْأَلْقَابِ** ساتھ لقبوں کے جیسے کہ یہودی مسلمان ہو گئے  
ہوں اور انکو کہو تم کہ یہ یہودی ہوا و یا کوئی نصرانی مسلمان ہو گیا ہو انکو کہو کہ اے نصرانی اور ایسے ہی ہوں کہ کافر اور منافق اور طعہ کہنا جائز نہیں ہے  
**بِأَسْمَاءِ الْفُسُوقِ** براہ نام فسق یعنی کسیکو یہودی یا نصرانی کہنا **بَعْدَ الْإِيمَانِ** بعد ایمان لائیکے بہت ہے اور یا کہ میں کہ کب کرنا  
نام فسق کا ہوں کہ نصیحت اور مذمت کر کے **وَمَنْ لَّكَ** اور جو شخص نہ تو بر کرے ان منع کی گئے **وَلَا يَمْنُ الْإِيمَانِ** اور ایمان نہ ہو **وَلَا يَمْنُ**  
**بِأَسْمَاءِ الظَّالِمِينَ** وہی ہیں ظلم کر نولے کہ فرمانبرداری کی جگہ نافرمانی عملیں لائے اور اس کا لفظ باضابطہ ہے **مَنْ لَّكَ** اور جو کہ  
دونوں کے لئے آتا ہے ہوا سے انکو واسطے ہوا تو ضمیر مفرد کی آئی ہے بعد اس کے ضمیر جمع کی اور جواب سے خدا نے فرمایا ہے کہ حق ہوں کہ یہ بھائی ہوں پر یہ ہے کہ  
انکو نام سے نہ کہو اور وہ نہ کہنا اپنی زبان پر جاری کرے کہ جو اسکے نزدیک بت نہ ہو کہ او فرماتا ہے کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اور وہ لوگو کہ ایمان  
لاؤ ہو **اجْتَنِبُوا** پرہیز کرو تم **كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ** بہت سے گمان سے کہ وہ گمان ہے جو حق میں ہے یعنی ہوں کی بگانی ہے پرہیز کرو **أَنْ يَكُونَ**  
تحقیق بھلا گمان **أَلْتَمَنَّا** یعنی تم تمنا ہے گناہ کا جو او فرمایا کہ بہت ناموں کے پرہیز کرو اور بعضا نہیں گناہ اور وہ گناہ ہے کہ جسکو زبان سے ظاہر کرنا اور ہنسی تو سنا انکو  
نہ جانا **وَلَا تَحْسَبُوا** اور جس میں تمنا ہے کہ تم میں عیب و خطا نہ ہو کہ تم پر پوشیدہ ہیں اور کہتے ہیں حضرت فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے تئیں گناہ و بدافعال سے کہ تم انکو کہو  
ظاہر اور کہو کہ تم انکو جو کہ پوشیدہ یعنی عیب کی تلاش کرو اور وہ عیب ظہور اسلام فرمایا کہ جو برا ہوں کہ میں کوئی پرکھتا کہ ثابت ہے بعد اسکے وہ جیکہ میری جھگڑا کے ہر سے



خدا کا ہر حرام ہے اور جس کی غیبت کرنی حرام ہے ایسی ہی غیبت سنا بھی اہم ہے کہ احادیث میں آیا ہے اور پہلے جس ذکر ہو گیا نیست کا و انقوا للہ  
اور درود تم خدا سے یعنی اگر عذاب سے سبب اختیار کرنے غیبت کے **اِنَّ اللہَ تَوَّابٌ** تحقیق خدا توبہ قبول کرے ہوا کہ ان لکھو گا کہ غیبت تو کرتے ہیں  
**سَرِحِمْ** مہربان، ان لوگوں پر کہ جو توبہ کرتے ہیں مصالیح اقلوب میں مگر یہ کہ ایک دوسرا اور نیک نیت کا بیان ہے کہ کفر میں فالے قبرستان  
میں بیٹھا تھا ایک مرد جو ان بہت جلدی دے عرس کے ہمہ گیر رہے کہ ہر آدمی اور سیاح کے اور آدمی مسلمانوں کا وبال میں لوگوں کو بر نشان خاطر  
کرتے ہیں یاد وہ لوگوں سے سوال کرتے ہوئے کہ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو بر نشان کرتے ہیں پس یہ شخص بیان کیا کہ یہ بات میں اس کے حق میں کی اور شہد بخواب  
میں چکا کہ انہی مرد کو خانہ پر لٹا کر لیتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس کو دیکھو یہ جھک رہی ہے کہ وہی اور کہا کہ گوشت کھا کا ٹکڑا نو شجان کہنے لہی کہا کہ سجان لہی نہ تو  
اے تم سے حیوان کا گوشت نہیں کھا یا ہر گوشت مردہ کو کیونکر کھاؤں لوگوں نے کہا کہ کیا تو نے غیبت سنی نہ کی تھی پس اس نے گوشت کھا نہیں کھا تاہم نے کہا  
تو سنی میں ہے اور ایک سال میں اس قبرستان میں آئے وقت کھلی اگر وہ شخص تو اس سے معاف دے اور ایک سال کے ٹکڑے کو مری دیکھا اول اس نے بھی دیکھا یہی  
کہا کہ تو سنی تو سنی میں کہا کہ میں تو سنی میں کہا کہ جاننے تجھ کو معاف کیا اور منقول ہے کہ جب تو مری کو زنا کا قرار دے تو سنی سے سنا کہ ایک شخص  
دوسرے کو کہتا ہے کہ مانعے ہوتے ہیں سو کیا زنا کی گواہی پر حق میں دیکر یہاں تک کہ ٹکڑے سا کیا سو تو خود انہوں کو قتل کر دیا اور وہ آدمی سو تو خود اپنے  
لے تھے تھی یہاں تک کہ ایک کھنڈر پر پہنچے وہاں ایک گدھا مویا ہوا تھا حضرت نے ان آدمیوں کو فرمایا کہ تم ہر گوشت کھاؤ انہوں نے کہا کہ ہر گوشت کھا  
مردار کا گوشت ہم کیونکر کھاؤں یا کہ تم نے غیبت مانع کی کی ہر اور وہ مرد اس کے گوشت سے بدتر رہی نہیں جانتے کہ تم مانعہ بہشت کی نہروں میں جتنا ہر اور انہوں  
سو تو خود رویت کی ہر فرمایا کہ جب گوشت حرام پر لگیو ایک جماعت کو مینے دیکھا کہ ناخن اٹھاتے اور زرد ماکے اور اس سے اپنے موہو کو چیلنے  
ہیں مری پوچھا کہ یہ کون ہیں کہ یہ وہ ہیں جو دنیا میں اپنے بہائیوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی غیبت کرتے تھے اور ان کی بار بھجائے تھے اور سننے والا بیت کا  
بھی مثل غیبت کرنے والے کے ہر چنانچہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا ہر کہ سننے والا غیبت کا ان کی غیبت کرنے والوں سے ہر اور منقول ہے کہ حضرت عباسی نے  
اپنے صحابہ سے کہا کہ اگر ہوا ہوتا کہ لباس میں لڑائی اور ہتھکڑیاں لباس میں ہتھکڑیاں تو تم کیا کر گئے کہہا کہ ہم اس سے کہہا کہ وہ بوشہ کو کھینکے فرمایا کہ نہیں تم وہ  
جماعت ہو کہ لباس کو اوپر کو اٹھاؤ گے اور سر کا ڈکے اور یہ ہتھکڑیاں طرف ہر کر کے کہ اگر کوئی کسی غیبت کی تو تم ٹکڑے ٹکڑے کر کے اور غیبت  
کہنے پر خیر نہیں بلکہ شہادہ ہر یا انکھ سے یا سر بھی غیبت کی قسم میں ہر جو وقت کہ اس غیبت ہر ہوتا ہو یا ہر ہی نقل کرنے کی حرکت کی اور حلیو  
کی اور بیٹھنے کی اور یا کسی پر تعرض کرنے کہ میں کسی تیم کا مال نہیں کھاتا ہوں اور میں غیبت ہر ہوتا ہوں میں ظالی جگہ نہیں بیٹھتا ہوں میں کسی کا کھانا  
دیکر دبا نہیں کھاتا ہوں اور میں نے غیرت نہیں مری و مراد اس سے یہ ہو کہ فلا نا یہاں کتا رہی اور یا یہ کہے کہ احمد مذکور ہم تو اس فعل سے پاک ہیں مقصد یہ ہو کہ فلا نا  
اس فعل کو کرتے ہیں اور یا یہ کہ اپنی نفس کی درست کہ ہر اور مقصود اس سے فلا ہر نا دوسرے کے عیب کا ہر اور جو کوئی ظاہر میں غلامیہ مدکاری کرتا ہو مثل نا و ظلم  
اور شرارتی کے اکی اور مخالفین کی غیبت غیبت میں اہل نہیں ہے چنانچہ پہلی اس سے بھی ہکا ذکر ہو گیا ہر اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ کوئی کسی غیبت کرے یا  
سنے اور بعد ازیں وہ اس نام پر ایمان ہو تو کہہ کہ اللہ صلی علی محمد و آل محمد علیہ وسلم غفر لمن غیبتہ و ستمت غیبتہ ہر حضرت میں اس گناہ کا کفارہ ہر جاتا ہر اور کہہا کہ  
جب سو تو خود نے کہ کو فتح کیا تو بلال کو حکم دیا افان کی کا اور وہ خانہ کعبہ کے کوٹھڑی پر گیا اور وہاں جا کر اس کو افان کہی اور بعضے آدمی اپنی غیبت کرنے لگے  
شام نے تو ان کی نسب کی درست کی اور کہا کہ کیا محمد کے باطن میں اور آدمی نہیں ہے افان کہی کو سوتا اس سیاہ کوئی کے عتاب بن ہے کہہا کہ احمد مذکور باب  
میرزا زندہ نہیں ہے کہ اکی افان کو سننے اور سمیل بن عمر نے کہا کہ اگر خدا چاہا تو ہر طرف دیکھا اور ابوسفیان کہہا کہ میں کچھ نہیں کہتا ہوں سو اگے دیا ہوں  
کہ فلا ہر ان کا کھانا کھانے ہر وقت جب رسول نازل ہوا سو تو خود صلی علیہ وسلم نے حضرت نے ان لوگوں کو طلب کیا اور فرمایا کہ تم یہاں بیٹھتے تھے سو نے فرمایا کہ اے نبی  
**اِنَّ اللہَ یَا اَتھَا النَّاسُ** ہر آدمی اپنا خلقنا کہ تحقیق ہم نے پیدا کیا ہر تو کہہ مری کہ **کِرُوْا** اے ایک دوسرا ایک عرس کے یعنی دم  
اور جو اس پر جو وقت کہ تم ایک باپ یا ایک ماں پیدا ہو تو تمہارے سب کی ایک اصل ہوئی ہر مرت میں اگر تم اپنی نسب کی بڑائی اور فخر کرو اور





و صحابہ ائمہ ماصحاب اہل بیت میں سابقون ہیں سابقون ہیں ہوں بعد ازاں قیوں تم لو قیائل کیا اور مجھ کو ان قیوں قیائل میں بہتر  
 قبیلہ میں چنانچہ فرمایا کہ جو مانا کہ شعبو او قیائل میں آوہ پر میرا کارا واد آدم کا ہوں خدائے نزدیک رزق کا پادہ نہیں ملے اور یہ بات میں دور کار  
 کی طرف سے کہتا ہوں ہاتھ کر کے پس ان قبیلوں کو قسم قسم کیا اور مجھ کو بہتر گھوڑا کیا چنانچہ فرمایا کہ انا یرشد لہند سب عظم الرسل الی البیت لہم لہم تطہیرا  
 پس میں طہیت میری پاک اور پاکیزہ میں تمام گناہوں سے اور کہتی ہیں کہ ایک بڑی جماعت بنی ہمدانی آدمیوں کو خط کے دنوں میں منجھتا تھا وہاں  
 ہمراہ لیکر سو خد صلح کے پاس آئے اور کلام کو طہیر اور کلمہ شہادت پڑھا اور ایمان باطن میں نہیں کہتی تھے اور نبوت کی حرکت نہ کرتے تھے اور ان کی کثرت اور  
 انہو کی جہت مدینہ میں تھی ہو گئی کہ جگہ سے گونہیں لیتی تھی پس مسجدوں اور مقبروں میں ہٹتی اور مدینہ کے کوچوں اور گلیوں کو پہنچ گئے وہ ہجرت کیا اور  
 غلوں کا رخ گراں کر دیا اور صبح اور شام حضرت باسن لے تھے اور کہتے تھے کہ عرب تنہا تیری پاس لے تھے اور سواریوں پر چڑھ کر اولاد اور سہاب اور  
 خد کا روک لے تھے اور ہم مع عیال و بچوں رہا کے لے ہیں پس ہکو چہ یزید کہ اپنے عیال کے کھانے کی ضرورت میں چم کہتے تھے انے یہ ثابت دل کی حالت  
**الاکرار** کہا ہوا شیعین ہوں قبیلہ بنی ہمدانی کہ **امنا** ایمان لائی ہم خدا اور پیغمبر پر خدا کا فرما ہے کہ **قل** کہہ دو محمد صلعم اللہ علیہ وسلم  
**لو تو مینو** نہیں ایمان لائی ہو تو ہم سے کہ ایمان جب ثابت ہوتا ہے کہ اقرار زبان سے ہوا اور عقاد بھی دل سے ہوا اور مکرور زبان سے تو قرار ہو لیکن لو نہیں  
 تمہاری ہن بانی قرار کا عقاد نہیں ہے اور ایمان کہنا رسول پر ایمان لانی ہے اور ترک کرنا اپنے سوا دوائی اور نیکیا یہ دلالت ہے اس امر پر کہ تم ایمان نہیں لائی ہو  
 پس عوی ایمان کا مست کرو **ولکن قولوا اسلمنا** اور لیکن کہہ دو ہم کہ اسلام لائے ہیں ہم کہ مراد اس کے داخل ہونا اسلام میں نہ فرمانبرداری ہم کی ہے  
 ہوا کہ عرض عوی ایمان فرمانبرداری ہو قتل و قید ہو کی خوف **ولما یدخل الايمان في قلوبكم** اور بھی نہیں داخل ہوا  
 ایمان جیم دلوں تمہارے کو اور حقیقت ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہو گا اس وقت تم ایمان کا ہو گے اور ابھی مومن نہیں ہو تے ہو ایمان خاص ہے اسلام  
 جو کہ مومن سے وہ اسلام میں بھی داخل ہے اور چنانچہ اسلام قبول کیا ہے وہ ضرور نہیں ہے کہ مومن بھی ہو سکتا ہے ایمان ہے کہ جیسے کہ زبان قرار ہے اسے  
 ہی دل سے بھی عقاد ہوا اور سلمان ہے کہ جو زبان ہی سے کلمہ شہادت کا قرار ہے اور سو خد صلعم نے فرمایا کہ اسلام تو ظاہر میں ہوتا ہے زبان کا ایمان  
 دل سے ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام پہلے ہی ایمان اور اسی پر دارت ہونا اور کلام ہونا صحیح ہوتا ہے اور ثواب ایمان پر موقوف ہے  
 اور دوسری روایتیں فرمایا ہے کہ اسلام خون مناف ہوتا ہے اور امانت لیا کی جاتی ہے اور کلام صحیح ہوتا ہے اور ثواب ایمان پر موقوف ہے اور فرمایا ہے حضرت صادق  
 علیہ السلام کہ کہی ہوتا ہے بندہ سلمان پہلے اس کے ہو کہ مومن اور نہیں ہوتا ہے مومن جب تک کہ نہ ہو کہ سلمان پس اسلام پہلے ایمان ہے اور اسلام شریک ہے  
 ایمان کو پس جو وقت کہ کسی کو بندہ گناہ بڑا بڑی گناہوں سے یا چہ بگناہ کرے کہ جسکو خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے تو ہو گیا وہ بندہ خارج ایمان سے اور دوسرے  
 ہو جائیگا اس نام ایمان کا اور ثابت ہے گناہ ہر نام اسلام کا یعنی نہ سلمان ہو گا پس اگر توبہ کرے اور تائب ہو جائے تو پھر داخل ہو جائیگا ایمان  
 میں اور نہیں نکلتا ہے مگر بخار اور حلال جاننا اس طرح سے کہ کہے حلال کو کہ یہ حرام ہے اور کہے حرام کو کہ یہ حلال ہے اور ہنگو عمل میں لاویں پس  
 اس وقت خارج ہو جائیگا اسلام اور ایمان سے دوسرے اور داخل ہو گا کفر میں اور ہو جائیگا کفر میں اس شخص کے داخل ہوا حرام میں پھر داخل ہوا کعبہ میں اور کعبہ میں  
 اسلام منع کیا کہ نکالا گیا کعبہ سے اور حرم پس دن لایا گیا اور داخل ہوا دفع میں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سلمان ہے کہ جس کے زبان اور  
 باطن سے سلامت ہے سلمان ہے مومن ہے کہ جسکو امانت دیا جائے سلمان ہے ایمان اور نفاع موقوف ایمان پر تھا اور فقط دعویٰ کرنا بدن عقاد  
 تو کب فائدہ نہیں بخشتا ہے اس خطب کو فرمایا ہے **وان تصبوا لله** اور اگر فرمانبرداری کرو تم خدا کی **و اسولک** اور نبی کے ظاہر میں راجح  
 میں دونوں اور نفاق سے توبہ کر کے نیت خالص سے عقاد ایمان کرو تو **لا یلتکم** نہ تم کہ گناہ میں اعمالکم **شئنا** اور اب علم تمہاری  
 پچھہ بلکہ تو اب تمہارے عملوں کا کامل اور بعد اویگا اور اگر چاہے اپنے فضل و کرم سے زیادہ دیا لیکن کہ نہ کرے گا **ان الله غفور** غفور بخشنے والا  
 فرمانبردار کے گناہوں کا سر **حیم** مہربان کہ لایا ہے راوی اور اس کے نبی میں کی نہ کرے اور اہل جبرہ لایا کہم پڑھا ہے کہ نبی میں کہ یہ ثابت





سید مرتضیٰ علم الہدی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اول سورہ میں حرف مقطوعہ کا نام ہے کہ تاکہ فرق ہو کلام شریف کلام ظہر سے ہند میں اسکا کہ سنو  
جائے گا کہ جس کے کلام آیت کا وہ شریف اور نظم نہیں اور یہ رکوع الی گون کہ جو قرآن شریف ہے اور ق کی تفسیر میں اختلاف ہے ابن عباس کے نزدیک نام ہے  
خدا تعالیٰ کے ناموں میں اور بعض کے نزدیک شروع ہے ہر ہم کا کہ جسے اول میں قاف ہو مثل قادر اور قدیر اور قاف کے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا شمار  
طرف قرآن کے اور کہتے ہیں کہ قاف نام پہلا کا ہے کہ وہ تمام زمین گرو ہو اکی قسم خدا تعالیٰ نے یاد کی ہے اور یہی حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے  
مٹی نے لکھا ہے کہ وہ تمام دنیا کے گرو ہو لیکن اور کچھ کہے ہیں کہ وہ پہلا مرد ستر کا ہے اور کفار آسمان کا اکی اور آسمان کی سبزی کا کسر  
ہے اور دنیا میں جو رکوع وہ نہیں ہے کہ سکندر ذوالقہر میں ہنسے لایا تھا اور سکندر وہاں پہنچا تو گرو کوہ قاف کے چوٹ پہنچے پہاڑ کو بھی بوجھا کہ کیسی پہاڑ  
ہیں کہ وہ کھڑے کھڑے یہ گین میں کی ہیں و کوئی ایسا شہر و جگہ نہیں ہے مگر ایک گلی ہے جس سے متصل ہوئی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مریضی کے زمانہ  
میں لایا جا رہی تو ہو حکم کرتا ہے ہم اچکھ کی رگ کو حرکت دیں میں سکندر نے کہا کہ مجھ کو خدا تعالیٰ کی عظمت خبر دو کہ ہا کہ کترین چیز کہ دلالت کرتی ہے خدا تعالیٰ  
کی عظمت شان پر وہ کچھ کہ کچھ ایک میں ہے برف کی کہ طول و عرض سب کا بائیس برس کی راہ کا ہے اور اکی سوری کی شدت سے بعضی بھی کوشش  
کرتی ہے اگر وہ نہ ہوتی تو تمام آدمی دوزخ کی گرمی سے جگر مرچا اور بعض کو نزدیک قاف سو گند ہے قدرت الہی کی اور یا شمارہ طرف قاف  
مخبر کے اور یا شمارہ طرف کلمہ یعنی ہند کے اور یا شمارہ طرف قل یا محمد کے اور ق اگر نام سو گند کا ہے تو مفعول ہو گا فعل مخدوف کا یعنی بڑھ تونق کو اور یا  
خبر ہو مبتدا مخدوف کی یعنی وہ ق ہو اگوت قسم ہے تو معنی یہ ہو گا کہ قسم کھانا ہو نہیں حقیقت ق کی **وَالْقُرْآنُ الْجَبَلُ** اور قرآن بزرگ کی اور  
جواب قسم کا مخدوف ہے اور وہ یہ کہ تحقیق تم کو کافرو اٹھائی جائے گے زندہ کر کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی یہ ہے کہ قسم قرآن بزرگ کی تحقیق تم کو صلح سے روکا  
اور دلالت کرتا ہے اس پر یہ قول آئندہ **بَلْ عَجَبُوا** بلکہ تعجب کیا انہوں نے یعنی کفار قریش نے **أَنْ جَاءَهُمْ** اسکا کہ آیا انکی پاس **مَنْدَرُ** اور انہوں  
میں **مَنْ** یعنی انکی قوم میں اور حال یہ کہ مقام تعجب کیا نہیں ہے ہو تو کہ جو بوقت نکو درانیوں کے اسکا کا علم ہو کہ وہ عادل ہے اور ان میں ہے  
اور رقص ہے اور رنگ ہو اور تمام نیک مخلوق کی مانند آراستہ تو سو نصیحت آکر ڈرنے سے اور کیا مجھ جائے گا اور تعجب کیا ہو لیکن گمان کا یہ تھا کہ  
وحی سوا قریش کے کسی کو پاس نہیں آتی تھا وہ تعجب کرتے تھے کہ آدمی کے پاس کیسے اور بت تعجب کیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **فَقَالَ لَكَافُونَ**  
بے گناہ کافروں کے **هَذَا** یہ پیغمبر کے پیچھا محمد کا تو **عَجَبُوا** تعجب کیا اور وہ اس تعجب کا یہ تھا کہ کہتے تھے وہ کہ **وَأَزَامِنَّا** کیا جنت  
میں جائیں گے ہم یعنی کیا زندہ کر کے اٹھائی جائے گے ہم جو قاف کے چلنے کے ہم **وَكُنَّا** اور وہ تعجب کیا ہم مٹی ہڈیاں و گوشت ہمارے ریزہ ریزہ ہو کر اور ہم  
بجز زندہ ہو کر پھر **ذَلِكَ رَجَعُ** بعد میں پھر عادت اور مکان سے کہ نہ کہی سنائی اور نہ دیکھ لوچے اور حتمی انکی بعد جانور کو روکنا ہی  
**قَدْ عَلِمْنَا** تحقیق جانتا ہے جسے **مَا تَنْقُصُ** ارض کچھ کہ کم کرتی ہے زمین اور کھاتی ہے **مِنْهَا** ان کو کوئیں سے بعد انکی گوشت  
اور پوست اور ہڈیاں اکی جنت میں کہ ہم انکو تمام اعضا کی خاک کو جنت میں اور وہ سب ہمارے علم میں تو پھر پھر سب کا جمع کرنا اور ان میں سے ہر ایک  
زندہ کرنا کیا دشوار اور جناب سوخی معلوم ہے کہ تمام اعضا آدمی کے خاک و ریزہ ریزہ ہو جائیں گے ایک ہڈی کہ جو بائیں و دوسری کہ  
قیامت کے روز حتمی سب بھری ہوئی ریزہ ریزہ آدمی کے جمع کر کے ان کی سی ملاوٹ کا اور حدیث میں آیا کہ نہ ہڈیاں اور اوصیاء اور اولیاء اور شہداء  
بدن اس طرح ستارہ تھے ہیں ان سے پہلے بدن زندہ ہو گیا اور بعض کہتے ہیں کہ معنی یہ ہے کہ قسم ق کی اور قرآن مجید کی کہ ہم جانے میں آدمی کے بدن  
ریزہ ریزہ جو کہ زمین میں خاک ہو کر لگے ہیں **وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيفٌ** اور نزدیک ہمارا کتاب ہے ہکا و کھوکھو اسکا کہ کہ جو کچھ عالم میں ہے سب  
اس میں مندرج ہے تفصیل سے اور وہ لوح محفوظ ہے جس جنت کہ ہمارا اس کی کتاب ہے تو ہم انکی بدنوں کے ریزوں کی کیونکر مطلع نہ ہو گا اور انکی زندہ کرنے پر  
کیونکر قدرت نہ کہتے ہو گے اور اس کا کچھ ہلانے سے خبر دیتا ہے کہ **بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ** بلکہ جھٹلایا ان کافروں اور تکذیب کی انہوں نے ساتھ  
حق کہ وہ قرآن سے یا محمد سے یا محمد سے **جَاءَهُمْ** جنت کہ آیا وہ حق انکی پاس و رخصت کہ لازم ہے کہ **هَمَّ** ہنسنے لگا یا نہ ہنسنے لگا

[illegible]









ہوتی تو فریقوں کے نام یاد کر تو محمد صلعم اس کے کہیں ہم پہلے دوزخ کے اور نافع اور ابو بکر نقول پڑھتی ہیں غایت کا صیغہ یعنی کہ خدا  
 دوزخ کے کہ ہل اٹکتی کیا پرہیز تو کافروں اور گنہگاروں کے **وَقَوْلِهِمْ هَلْ مِنْ تَرْتِیدٍ** کیا کوئی تارتی  
 جن میں تارتی یعنی وہ دوزخ کہو کہ اور زیادہ ذوالوہی تعالیٰ اور کافروں کو ہمیں بھی جہانم کے برسوا اور گنہگاروں کے دوزخ پر ہوجا سوا فق و عذرا کہ اس  
 وعدہ پر کرنا نہ لے کیا تھا تو بہشت فریاد کو کہ خداوند اتوں نے دوزخ کو برگزیدہ اور جہنم کو پڑھیں ہی ہوتی خدا تعالیٰ ایک خلعت کو میدا کر کے  
 بہشت کو اس سے پر کر دیا حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ کیا چھوٹے دہ آدمی کہ انہوں نے دنیا کا غم نہیں کھا اور بعد ذکر وعدہ عذاب کفار کے  
 اور گنہگاروں کو مومنین پر برتر گاروں کے وعدہ بہشت کا ذکر کرنا ہی **وَاللَّفْتِ الْجَنَّةِ** اور نزدیک کیا مومنین **لِلْمُتَّقِينَ** ماسے  
 پر برتر گاروں کو غیر **کَجِدْ** کہ نہ دور ہو موالا ہوا اور بعد کی ضمیر جنس کی طرف بھرتی ہو کہ فیصل کا وزن مذکر کے اور مؤنث کے دونوں پر آتا ہو  
 یا ہو ماسے کہ غیر تعید حال ہو کہ واقع ہوگا اور موصوف کا حذف ہے یعنی شیعہ بعد اور یا یہ کہ جنت بتاویل بیتان ہے اور گنہگاروں کے ازلفت نہ ہونے کے معنی ہیں  
 یعنی رہتہ کیا جہا بہشت و ماسے پر برتر گاروں کے اور بعض تفسیر غیر بعد کی طرح سو کرتے ہیں کہ وعدہ مومنین متعین ہے بہشت میں داخل ہونے کا وہ نہیں ہے  
 اسے بلکہ عقرب داخل ہونے کا وہ اور دکھانا پر برتر گاروں کو بہشت کے منز لوں اور وجوں کا داخل ہونے کا وہ داخل ہونے کا وہ خوشحال ہوں اور بعد کی  
 اپنے و چونکہ بہشت میں انہوں نے ملاحظہ کیا ہو تو ملائکہ اسے کہیں کہ **هَذَا** یہ ثواب عظیم کہ مومنین بہشت کی ہیں **مَا تَوْعَدُكُمْ** نہ چیز پر وعدہ  
 کئے جاتے تھے تم دنیا میں پیغمبر کی زبانوں سے اور یا یہ کہ ہذا کا شمار ازلفت کی مصدر کی طرف ہو یعنی بہ نزدیک کرنا بہشت کا وہ چیز ہے کہ وعدہ کی جہا  
 دنیا میں وہ یہ نزدیک کرنا بہشت کا **لِکُلِّ اَوَّابٍ** و ماسے پر برتر گاروں کے کہ ترک سے ہر طرف توجہ کے یا گناہوں کے طرف طاعت و فرمانبرداری اور کمال و اہ  
 بدل واقع ہوا **لِلْمُتَّقِينَ** باعدہ حرف جار اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اواب سے وہ شخص ہے کہ بہت یاد کرنا موالا خدا کا ہو تنہائی میں اور پشیمان ہو موالا  
 اور توبہ کرنا موالا ہو گناہوں کے **حَفِیْظٌ** نگاہ رکھنے والا شہ کی حدود کا اور رعایت کرنے والا خدا کے حکام کا **مَنْ حَسَنَ الْاِخْلَاقِ بِالْغَيْبِ**  
 وہ شخص کہ دُعا سے خدا کے غیب کے کہہ کر دیکھا نہیں ہے اور پھر دُعا سے پکارا نہیں ہے کہ اور نہ بدل واقع ہوا کہ اور جن کے معنی حست مخرج و ایک اور  
**حَسَنَ** کا لفظ آیا ہو کہ باوجود دوری کی رحمت کی پید کر کے **وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِیْبٍ** اور آتا ہو ساتھ دل جو عکس کرنا ایک طرف طاعت اور  
 غفلت کرنے والا ہو گناہوں کے اور ملائکہ کہتے ہیں کہ کو کو کو کہ **اَدْخَلُوهَا** داخل ہو تم اس بہشت میں اور داخلو کا صیغہ جمع کا متن کے غیب سے ہو کہ وہ مفر  
 اور جمع کے دو نمبر کے و اٹھاتا ہو کہ کہا کہ داخل ہو تم بہشت میں **بِسَلَامٍ** ساتھ سلامتی کے ہر بلا اور زوال ہو گیا کیلئے ماسے سلام کریں **ذَلِكَ**  
 یہ داخل ہونے کا وقت سلامتی سے بہشت میں **وَمِنْ اَمَلٍ** ماسے ہمیشہ رہنے کا ہو کہ بعد اسکے موت کہی نہ ہوگی اور فرما ماسے کہ حقیقت سے بہشت تیر  
 داخل ہوں **لَهُمْ** وہ لوگ کہ **وَمِنْ اَمَلٍ** جو کہ جائیگ وہ مومنین **فِيهَا** جہاں میں ہے **وَلَدَنَامُ** اور نزدیک  
 ہمارے یادتی ہی ہے کہ ارادہ کریں وہ اور وہ چیز ہو کہ پاس کہ ہرگز انکو دل میں گزری ہو اور انکی آنکھوں نے نہ دیکھی ہو اور انکی کانوں نے نہ  
 سنا ہو اور کہتے ہیں مراد مری سے بخشنا اسے یا وہی کا ہو کہ جو انکی آفاق سے زیادہ ہو اور منقول ہو کہ بادل حکیم خدا بہشتیوں کے سروں پر گر کر کہیں  
**اَوْ رَابِیْ** ہوتی کہ ہم اسے زیادہ کہ جسکو خدائے فرمایا ہو ولید یا مزید اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے نظر کرنی ہر طرف جہت پروردگار کو  
 اور اب خدا تعالیٰ ہر کافروں کا ذکر کرنا ہی کہ **وَمَا اَهْلُکُنَا** اور بہت ہلاک کی ہیں **فَلَمَّا** پہلے ان کے و انکو **مِنْ قُلُوبِهِمْ**  
 یعنی پہلے زمانہ کے لوگوں کے کہ **لَمَّا** وہ بہت سخت اور قوی تھے اسے **بَطْشًا** پر نہیں یعنی قوت میں ان کے تھی مال و سدا و پیویر  
 مثل غدا و غدا و غیر کے کہ **وَقَفُّوا** اس راہ کا ہی انہوں نے **وَالْبَلَادُ** جہاں شہروں کے یعنی پھر وہ شہروں کی تجارت کرتے ہو اور مال تلے  
 حملے ہوئے یا ماسے دئے ہوئے اور عذاب کے نازل ہوئے تھے **مِنْ مَّحْضٍ** کیا جگہ جگہ کی تھی انکو موت سے یا عذاب کے نازل نہیں  
 اور نصیحت تو اس میں نکو مہتی ہو کہ عاقل و صوبہ ہر نہ غافلوں اور جاہلوں کو مرنے کے کہ **اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآیَاتٍ** کی جگہ انکو مہتی ہو کہ جو



ہیں وہ میں کو رہی ہیں لکن کہ کہ نصیحت میں کان لے کر اس شخص کے کہ ہو وہ سہل کے قلب طے کرنا والا اور  
 جنہ والا نصیحت کا تو لکھو کان میں کہی والا اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد قلب سے عقل ہے اور یہی قول بن عباس کا ہے اور عقل کا قلب سے  
 فرمایا کہ دل میں عقل اور نظر کا والی السمع یا وہ عقل والا کان کو نصیحت کی طرف خصوصاً وہ نصیحت کہ جو قرآن میں کہیں وہ ہوتی ہیں  
 اور وہ دل حاضر ہو واسطے اپنی نصیحت کے کہ جسکو سنتا ہے اور فکر اور فکر میں غفل ہو تا ہے تاکہ اس میں نہ ہوئی کو سمجھو اور جس سیکھا دل حاضر نہیں ہوتا ہے وہ  
 غایت حکم میں شل کر دیا جائے گا اور سنتا ہے کہ نہ سنتے کہ بہ نسبت حاصل ہے کسی فائدہ کی اس سننے سے اور بن عباس سے روایت ہے کہ جو لوگ کہ بعد از قرآن کے  
 رسول خدا کی بات سے استہین یا ہر اگر کہتے تھے کہ کیا کہا تھا ایسے سودا کا حکم کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ دل متفکر موعظ سے اور شہید مومن اہل کتاب کو ہی  
 ویکو ذکر نعمت رسول خدا کی جو کہ پہلی کتاب میں لکھی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ کان کا دل کا طرف سننے قرآن کے طرح سچا ہے کہ گویا رسول خدا اس وقت سننا ہے اور اس سے بھی  
 ترقی کے چاہے کہ جبریل سے سنتا ہوں بعد ازاں خدا سنتا ہوں خلاصہ یہ کہ وقت سننے نصیحتوں ان خصوصاً قلب پر اور ایسے ہی چاہے کہ عبادت میں  
 دل طرف خدا متوجہ ہو خصوصاً نماز میں یہ عبادتوں سے نصیحتیں ہوتی ہیں بلکہ وہ خاص لوگ ہیں جو مغفرت کا وہ حکم پہنچا دے کہ وہ کچھ کہ  
 اہل سنت کے راویوں میں سے ہے روایت کرتا ہے کہ جو نہ دوشتر نہایت جملہ نصیحتوں سے نصیحتیں کے پاس بطور عیب کے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ طرف خدا کے فرمایا کہ میں  
 سے کون ایسا ہے کہ دو رکعت نماز کی ہر وقت میں سہل طرح کہ دل کا وقت بڑھتی نماز کے موعظ میں مشغول نہ ہو اور اہل کلمین دنیا کا کوئی ہرگز نہ تاکہ  
 میں ان دنوں و ناقول میں ایک ایک کو دوں مال ایک ایک کو دوں کسی کی جزا نہ ہو لیکن علی بن ابی طالب نے جس وقت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تقریر سننی تو  
 کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز کی ادائیں اور بیٹھ کر جبریل نازل ہو خدا کی طرف سے اور کہا کہ مجھ کو یا رسول اللہ حکم خدا ہے کہ ان دنوں و ناقول میں سے ایک ایک  
 علی کو دی موافق وعدہ رسول خدا نے فرمایا کہ جبریل علی کے دل میں وقت شہد کے گزرا تھا کہ ان دنوں و ناقول میں سے جو کہ ہوتا ہے وہ کچھ کہ اگر  
 حضرت غایت کرینگے اور بارہ دنیا کا ہی ہوتے میں نہیں دیا ہوں شرط کے برخلاف علی نے کہا ہے جبریل نے عرض کی کہ بارہ رسول خدا ایک ایک کا متعلق  
 ہے ہوا آخرت کو سہل کہ مقصود تھا اس فکر سے یہ تھا کہ میں نے گوارہ خدا میری تصدیق کروں اور کسی مومن محتاج کو دنیا والوں اور شاہنشاہ سے کہہ دو کہ  
 بہتر اور فضل راہ خدا میں یوں ثواب بیکار یا دیکھنا مقصود چیز کے دین سے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دنوں و ناقول میں سے جو کہ ہوتا ہے وہ کچھ کہ  
 پہنچو گے تم میں کسی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم راہ خدا میں سب سے بڑے دست کہتے ہو تم میں فکر علی کا وہ سہل خدا کے تھا کہ اپنے فتنے کے وہ سہل اور فریاد شہد کو دینا  
 ثواب یا وہ تبارک کہ غیر کو نہیں دے یا وہ سہل علی نے یہ بات خود کلمین ناری تھی سوچنے پر سننا تو وہ شہد کی کو دینا اور جو وقت میں واقع ہوا تو خدا تعالیٰ نے یہ نازل کی کہ  
 ان فی ذلک لکفری لمن کان لہ قلب لا یفیہم وہ شہد میں حق پر ان علی کہ علی نے کیا ہے نصیحت وہ سہل شخص کے کہ ہوئی واسطے اہل حق والا کان کو سننے  
 کیو سہل اور وہ حاضر ہوا اور کہتے ہیں کہ ہوئی موافق اپنی عقائد باطل کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے چہ روز میں آسمان اور زمین کو پیدا کر کے شنبہ کے روز  
 عرش پر آرام لیا اور تہاک کر بیٹھ کر ہوا سہل سہل چلا رہا نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کی دین میں تبارک کہ **وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ**  
 اور لہ تحقیق پیدا کیا ہے مئے آسمانوں کو اور زمین کو **وَوَابَقْتُمَا** اور سچ کہ کو کہ در بیان ان دنوں و ناقول میں سے جو کہ ہوتا ہے وہ کچھ کہ  
**أَيَّامٍ مِّنْ سَبْعَةِ يَوْمٍ** دن کے کہ وہ بچشہ سے شنبہ تک تھے **وَمَا مَسَّنَا** اور نہیں سنا کیا ہوا کہ نہیں پیدا کر نہیں **مِنْ لَّعُونٍ** کسی لعنی اور  
 کہیں کہ جسکو سب سے ہم آرام لیتی اور کہتے ہیں کہ جس وقت یہودیوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے شنبہ کو آرام دیا تھا آسمان اور زمین نہ کر تو رسول خدا کا منہ  
 یہ شکر سرخ ہو گیا حق تعالیٰ نے بعد ازاں فرمایا کہ **فَاذْكُرُوا يَوْمَ تَوَلَّوْا مَعَ آلِ مُوسَىٰ عَلَىٰ مَائِدَتِهِمْ** اور پھر کہتے ہیں کہ مئی جبریل  
 اور آسمان کی راہ سے ہوا سہل کہ جو شخص قادیسیو عالم کے پیدا کرنے پر بدو نافرمانی کے نو وہ یہودیوں کے بدلہ اپنے پر بھی قادیسیو کا دنیا و آخرت میں  
 اور بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت قریش کی شانیں نازل ہو کہ وہ کفار قبائل کا کرتے تھے **وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ** اور سب سے کہ تو مجھے **رَبِّكَ** ساتھ ساتھ چہ پورے دیکھار  
 ہر کے عوض میں ان نعمتوں کی کہ تجھ کو عطا کی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد سب سے فصل یعنی نماز پڑھنا اور نماز کا سب سے ہوا سہل کہ ہر نماز میں سب سے نماز کا



فرمایا کہ جو کوئی سوہ فاریات کو پڑھے دن کو یارات کو خدا تعالیٰ انکی سونجی درست کریگا اور وزی کو پھر فرخ کریگا اور نور انکی قبر میں پیدا کریگا کہ قیامت تک انکی قبر اس سے روشن ہے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** **وَالذَّارِیَاتُ** شتر ہے  
 براگندہ کرنیوالیوں کی یعنی قسم ہے ہواؤں کی کہ براگندہ اور شفرق کرتی ہیں بادلوں کو یا خاک کو یا قسم ہے ملائکہ کی کہ براگندہ کرنیوالے ہیں بادلوں کو  
 یا قسم ہے عورتوں کے پھر نیوالیوں کے **وَالْجَارِیَاتُ** براگندہ کرنے کے **وَالْجَارِیَاتُ** بس ٹھانیوالیاں ہیں وکسر لہو جہ بجای بادلوں کو  
 یا ٹھانیوں کے بادلوں کو بوجہ بجاری باران کے ملائکہ آٹھانیوں کے بوجہ بجاری بادلوں کو ماعورتوں ٹھانیوالیوں کے بوجہ بجاری جگنو کو **وَالْجَارِیَاتُ**  
 بس جانی ہونیوالیوں کو دریا میں **لِیْسَ لَہٗ** آسانی سے یہ صفت کہ مصدر بخدوف کی یعنی جریا سیر یعنی جابی ہوتا ہے **وَالْقِسْمَاتُ** ہر  
 تقسیم کرنیوالے ہیں ملائکہ **اَمْ** کام کو جو کہ متعلق انکو ہے جسے برسانا باران کا تقسیم کرنا بندوبستی روزی کا اور اجلوں کا کہ نافرمانی سے اور حضرت  
 صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ سوال کیا گیا میری زمینیں علیہ السلام والذاریات فرمایا کہ وہ ہوا میں ہیں روحانات مغرا بادل ہیں  
 اور وجاریات سیرا کشتیاں ہیں اور ولقسمات ہر ملائکہ ہیں اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ولقسمات ہر ملائکہ ہیں کہ جو تقسیم  
 کرتے ہیں وزی نبی آدم کی طلوع صبح و طلوع آفتاب تک جو کوئی سوہ وقت ہ سو یا نبی وزی سے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق  
 علیہما السلام فرمایا ہے کہ سو خدا کے کسی قسم کھانی جائز نہیں ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مخلوقات میں جس چیز کی چاہے قسم کھا سکتا ہے اور بعضے کہتے  
 ہیں چار فرشتے ہیں کہ جگنو بندوں کے کام سپرد ہیں جبریل تو سختی کرنے پر اور میکائیل رحم کرنے پر اور عزرائیل ارواح قبض کرنے پر اور اسرافیل صور  
 پھونکنے پر اور حق تعالیٰ قسم یاد کر لے اپنی عجائب صنعتوں اور کارگیریوں میں کہ یوں کہ **اِنَّہٗ لَوَعْدٌ وَّہٗ حَقِیْقٌ** وہ چیز کہ وعدہ کی جاتی ہو تم  
 قیامت کا اور حساب جزاء اور بہشت اور دوزخ کا اور سوہ انکو اور احوال قیامت کا **لِیْسَ لَہٗ** اور سیرج کا سہیل و شہیر  
**وَالَّذِیْنَ** اور تحقیق جزاء برزخساب **لَوَاقِعٌ** لہتہ واقع ہونیوالی ہیں کہیں کہیں شک نہیں ہے **وَالسَّمَاءُ ذَاتُ الْحَبَاتِ** قسم تھان  
 صاحب ہونے بسکی اور مراد اس کے جگہ جگہ ستاروں کی ہے اور بعضے کہتے ہیں جبکہ آسمان ستاروں کا ہی نہیں ہے نہایت نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ مراد  
 راہوں سے ہے کہ آسمان میں ہر ایک جیسے کہ بانی میں ہوا چلنے سے ہوجاتی ہیں لہذا ہی ان آسمان میں ہیں اور سیرج پیدا ہوا اور امیر المومنین سے کہنے  
 جبکہ معنی پوچھو تو فرمایا کہ جبرائیل زینت معنی میں ہے اور بعضوں کو نزدیک معنی ہتھواری و مضبوطی کے ہیں اور حسین بن خالد نے امام رضا علیہ السلام  
 سے پوچھا کہ جبکہ کیا چیز ہے خدا تعالیٰ کے قول میں ولسماء ذات الحبات فجاء فرمایا کہ محبوبہ علی المارض یعنی ہتھواری کیا زمین پر اور بعد ہوا امام علیہ السلام  
 نے انگلیاں ایک لٹائی دو سر ہاتھی انگلیوں ڈال کر فرمایا کہ طرح سے آسمان اور زمین آپس میں ہیں ایک دوسرے میں داخل ہے متعرض کی کہ لے  
 فرزند رسول خدا ایسا کہ نہ کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے رفع السماء بغیر عمد یعنی بلند کیا آسمان کو بغیر ستون کے فرمایا کہ خلا فرماتا ہے کہ بغیر عمد تر و نہا  
 یعنی دونوں اس ستون کے کہ دیکھو تم نہ کو یعنی وہ ستون کہ جسکو تم دیکھو نہ نہیں ہے بلکہ ستون کے لیکن تم انکو نہیں دیکھو یہ بیٹے عرض کی کہ یا بنی سو خدا  
 وضح کیے فرماؤ کہ میں سمجھوں امام علیہ السلام اپنا دست چپین پر پھیلا یا اور اس کے پناہ دست مثل قبے کے رکھا اور فرمایا کہ زمین مثل  
 دست چپ سیر کے ہے اور آسمان پہلا آہر ایک قبہ سا مثل سیب کے ہے ہوا اور سیرج سے زمین و سیرج ساں لے کے اوپر اور اسکو اوپر آسمان  
 دوسرے مثل قبے کے اور آسمان دوسرے پر زمین سیرج کے اور اسکو اوپر آسمان فیصل ہے مثل قبے کے اور سیرج ساتوں بینوں اور ساتوں آسمان  
 ہر اور شش حسان آسمان ساتوں کے اوپر ہے اور یہی ماوی قول حق تعالیٰ سے **الذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طَبَقًا وَّہٗ لَیْسَ لَہٗ** یعنی ہر شخص خدا کہ  
 پیدا کرنے سات آسمان طبق طبق اور زمین مثل انگلی کے بھی سات ہیں نیز ل الامر نہیں یعنی نازل ہوا زمین انکو پہلے حباب پر پھیرا ہے اور وہی حباب چھ  
 انکو کہ قائم ہیں زمین پر اور امیر جو نازل ہوتا ہے جابالا سے وہ دریاں آسمانوں اور زمینوں کو ہے اور امام سے پوچھا کہ جو سہا ایک زمین ہے اور چھ  
 زمینیں جاری اوپر ہیں اور خدا جہانی نے لکھا ہے کہ گویا امام علیہ السلام ہر آسمان زمین میں آیا ہے نسبت انکو ماتحت یعنی اوپر کا طرح ہر آسمان زمین کے ہیں



[illegible]

اور انسانی اہل تشکیل میں سے تھے اور جبکہ حیرت کا وقت تھا تو وہ سبھی استغفار کے اور دعا مانگتے تھے اور نہ کہ کسی کی ہر شب میں بے غمی تھے اور نہ کہ کسی کا  
 افسوس کرتے تھے اور بعضی تفسیر نہیں اور صحیح رہتے تو میں آج کہ ایک روز نماز کے حضرت علیؑ کے صحاب میں سے تھا معاویہ کی مجلس میں حاضر تھا اور معاویہ بنی  
 تھا کہ نماز حضرت ابو تراب کے خوں میں صحاب میں سے ہو اور معاویہ نے اس کا کہا کہ نماز کے ضرر ابو جحش علی بن ابی طالب کے حوال میں سے کچھ بیان کی اور  
 جو کچھ نے انکی خصلتیں دیکھی ہیں انکا ذکر کرتا کہ میں بھی مطلع ہوں انکی خلوتوں کے ضرر نے کہا کہ ای معاویہ مجھ کو بیان سے عاف کہ معاویہ کے ہمارے چھو  
 ضرر بیان کرنا ہمارا اور جو کچھ نے انکی خصلتیں دیکھی ہیں انکو ظاہر کرنا ضرر آئے فرمایا کہ ای معاویہ جان تو اور خبر دے کہ میں تم کھانا ہوں خفا  
 غرور کی کہ میں آج ہی اس کو دیکھا ہوں کہ اس کے سحر و جادو میں کھڑا ہو لکھا کرتا تھا مثل اس شخص کے کہ جسکو سانس کا ٹاٹا ہوا اور سوز تمام سیاہی واری کو  
 ہاتھ میں پکڑا تھا اور فرماتے تھے کہ اے دنیا سے غریب کو تو فریجے اور میں تجھ کو تلخ طلاق دی میں کہ بھڑکتی تلخ فتنہ ہی نہیں تاہو طلاق کے تمہیں طلاق کے  
 بعد وہ عورت کہ جسکو طلاق دیتی ہو وہ حرام ہو جاتی ہے اور فرمایا حضرت کے کہ کیا زندگی تیری نہایت کوتاہ ہے اور امر بزرگ تیرا تھوڑا اور بقدر ہے  
 اور آرزو تیری حقیر ہے آہ آہ تو شمع کی کمی سے اور سفر کی دوری اور روزی ہو اور رشتہ اور خوف اس ہے اور زندگی اس منزل سے خوش معاویہ  
 شاہ مروان کا یہ حال سنا تو رویا اور کہا کہ خدا رحم کرے ابو جحش پر اور ضرر کہ ہوا کہ ہر ضرر تیرا حال انکا فراق میں کیسا اور انکی جدائی میں کیونکر  
 گزارا کرتا ہے ضرر نے کہا کہ ای معاویہ حال میرا فراق میں انکی ایسا نہ ہو کہ او ماندا ہے عورت کے کہ جسکا تیرے انکی فتنہ میں نہ کر کے انکی حال ہو گا اہل  
 عورت کا اور خدا ان تفسیروں کے حال میں فرماتا ہے **وَفِي أَمْوَالِهِمْ خُصْرٌ** اور یہ مالوں کے خسران یعنی خیریت سے **لِلنَّسَائِلِ**  
 و اسو سائل مانگو گے **وَالْمُحْرِمِينَ** اور محروم کے کہ کسی سے سوال نہیں کیا جاوے اور نہ مانگو گے سب سے لوگ کہو تو نگر خان کرتے ہیں اس میں سے انکو  
 رکوع اور صدقہ محروم رکھتے ہیں اور یا محروم وہ شخص ہے کہ پیشہ کرنا ہو لیکن اپنے پیشہ سے کچھ کمائی نہیں کر سکتا ہے اور یا وہ شخص ہے کہ مال غنیمت میں اسکا  
 حصہ نہیں ہے غرض یہ ہے کہ متقی انسان میں سے مسائل اور غم مسائل و لوگو دیتی ہیں اور غرض بیان کرنے وعدہ اور وعید رغبت لانی ہو لوگو کو طرف ایان کے  
 او پہلے بعد اس کے پسلیں بیان لانی بیان کرتا ہے کہ **وَفِي الْأَرْضِ** اور یہ زمین کے آیات نشانیاں متفرق خلکی اسکے وجود پر اور  
 واحد ہو **لِلْمُؤْمِنِينَ** وہ طوفان کس نے والو کو کہ خدا تعالیٰ کو پچا تیرے میں در دلیوں و شمع کے وسیلہ انور دل کا شاکہ رشتہ و کیا ہوا اور جو  
 نشانیاں انکی قدرت کی ہیں ان سے ایک خود زمین سے کہ انکو چھوٹا بنایا ہے اور پانی پر انکو چھایا مخلوقات کی سکونت کیو طو اور جسے ہم جاری  
 کنی اور کانیں جو ہر ہین ہدایت اور حیوان قسم قسم کے بدنوں اور شکلوں اور ضلوع کے انہیں حلالی درندہ اور پرندہ اور چوہا کہ ہر ایک کی وضع  
 علیحدہ ہے اور زمین کی قسم قسم کی اور چھوٹے طرح طرح کی اور زکریاں اور بھل اور بیکو انہیں ہدایت کہ ہر ایک بھول کا رنگ اور بدن علیحدہ ہے اور چل  
 اور بیو کا مزہ اور خوشبو جی جی جی اور پہاڑ اور رہتی و آمد و رفت بند و خیز زمین پر ہر ایک ایک شہر و دوسرے شہر کو تہائی سے چلے جائیں اور  
 سو آکر اور بہت نشانیاں انکی قدرت کی زمین میں ہیں جنکو کہنے کو ایک **فَرَجَاجٍ وَفِي أَنْفُسِكُمْ** اور یہ نفسوں تہائی کے نشانیاں انکی  
 قدرت کی ہیں کہ دلالت کتنی ہیں کمال قدرت پر بنا ہوا عالم کے کہ سطح کی پاکیزہ صورت و حسن و عقل و رجول و رکھالت آدمی کوئی ہر  
**أَفَلَا تَبْصُرُونَ** کیا میں نہیں دیکھتے ہوتے تامل کی انہیں طرفہ دیکھو یوں خدا کے کہ جسکے وسیلہ سے تم انکو پچاؤ اور انکی جلالت و کمال قدرت اور  
 علم کی طرف راہ بجاؤ **وَفِي السَّمَاءِ** اور یہ آسمان کی روزی تہائی کہ باران رحمت آسمان کی طرف سے نازل ہوا ہر تہائی روزی کے پیدا  
 کیو واسطے **وَقَالُوا عَدْوُنَ** اور وہ ہیں کہ وعدہ کہہ جاتے ہونم وہ بھی آسمان پر ہوا کہ انہیں مشتیں انسان مفہم پر ہیں مددہ انہیں کے نزدیک  
 انکو کہتی ہیں مراد یہ ہے کہ تمام روزیاں تہائی اور جو کچھ کہ وعدہ کہ گئے ہونم سب طرح مخلوق میں لکھا ہوا ہے جو تھے آسمان پر ہیں جسکے بندہ غم روزی کا  
 نہ کر کہ وہ ایسی جگہ ہے کہ کوئی آفت انکو نہیں پہنچتی اور اسی قول کی تاکید میں فرماتا ہے کہ **فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ** ہر روزگار  
 آسمان و زمین کے کہ انکے تحقیق وہ ہر مذکورہ نشانیاں قدرت خلکی اور روزی و وعدہ کی گئی جزیرے تحقیق انہیں اور بہت مدد و دست ہے

[illegible]

فرشتوں کا اور ان کی قوم کی ایک کتبہ







الاجلۃ کزوتیہ و کزوتیہ کما لم یبعثہ من قبلہ اور ریزہ ریزہ کے جیسے گھاس خشک اور ستخوان کہند اور بوسیدہ موتی ہوں اور  
 وئی موتی کی یہ قول بھی حق تعالیٰ کا ہے **وَفِی مَتَوَدٍّ** اور یہ قصہ متود کے نشانی عذاب کی ہے خوف کرنا والوں کو **اِذَا قِيلَ لَهُمُ**  
 کہا گیا وہ طمانع کے بعد چلائے حضرت صالحؑ کو اور قیل کرنے کا وہ کہ فائدہ اٹھاؤ تم زندگانی دنیا سے اور رفع حال کرو تم اپنی عمر سے  
 حتیٰ حین۔ ایک وقت تک وہ وقت عذاب کا تھا کہ بعد میں ذکر کے اخیر واقع ہوا **فَعَتُوا** اس سرکشی کی کہ وہ اپنے عذاب سے  
 سر بہم حکم پروردگار سے صرفا خدائے تم پس **بِأَنكُمُ الصَّاعِقَةُ** بیہوش کر نیوالی عذاب کے کہ وہ چیمبر جبریل کی تھی جس سے  
 ہلاک ہو گئے **وَهُمْ يَنْصَرِفُونَ** اور حال یہ کہ وہ دیکھتے تھے ہوا سے کہ وہ عذاب دن کو نازل ہوا تھا **فَأَسْتَطَاعُوا** مرقیام  
 پس طاقت رکھی انہوں نے کھڑی ہوئے یعنی انکا ہنر مقدور نہ ہوا کہ کھڑی ہو کر بجال جا میں ان عذاب کو اپنی دفع کریں بلکہ اپنے گھر میں نہ  
 کے بل کر کے ہلاک ہو گئے **وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ** اور نہ تھے وہ بدلہ لے کر یا انہیں ایک دوسری کی مدد کرنا عذاب کے دفع کرنے میں  
**وَقَوْمُ نُوحٍ** من قبل اور قوم نوح کو پہلے اس قوم نوح منصوبہ فعل مقدر اور وہ اٹکنا ہو کہ دلا کر تا ہی نہیں کلام سابق اور تقدیر علیٰ اولیٰ  
 قوم نوح من قبل یعنی اور ہلاک کیا ہے قوم نوح کو پہلے ان احوال مذکورہ اور یا ذکر کا لفظ مقدر ہے کہ تقدیر علیٰ اولیٰ و اگر قوم نوح یعنی اور یا ذکر تو  
 قوم نوح کو اور یا منصوب بنوع خاص ہے اور فی اس مقدر اور ولایت کہتی ہے اور فرات اہل کو فہ کی سوا جہم کے کہ وہ قوم کے لفظ کو کسب و  
 ہیں شئی برعکس کے یا عادی برعکس کے یعنی یہ قصہ قوم نوح کے نشانی عذاب کی ہے واسطے ان لوگوں کو کہ خوف کرتے ہیں **وَأَهْلَامُ** گائے  
 تحقیق کہ وہ قوم نوح کے آدمی تھے **وَقَوْمًا سَاقِیْنَ** ایک گروہ باہر ہو جانوالے حکم سے سبب یا دنی کفر اور سرکشی کے اور انہیں  
 ہر حال قدرت اور نعمت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ **وَالسَّمَاءَ** اٹکنا اور آسمان کو بنا یا ہے یا یکد ساتھ قوت اپنی کے **وَأَن**  
**مُوسِعُونَ** اور تحقیق کہ ہم طاقت کہنے کے اور قاد ہیں انکے بنانے پر اور یا یہ کہ ہم گنجائش کہنے کے ہیں اس سے زیادہ اور بلند بنانے پر  
 اور یا یہ کہ ہم فراع کرنا ہیں وری کو بدرون **وَالْأَرْضَ** فرشتا ہا اور زمین کو چھایا ہے بانی پر وہی سکونت اور زمین خلق کے **فَعَمَّ**  
**الْمَاءُ** ہڈوں میں چھو چھایا ہے ہم کہنے لگو وہی فائدہ بندو نہ بھیا یا نہ واسطے نفع ذات اپنی کے کہ ہم اپنی ات میں کسی طرح حجاب  
 نہیں ہیں **وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ** اور ہر چیز سے مخلوقات کی تم میں خلق **وَجَنِّ** پیدا کی ہیں عنہ دو قسم کہ ایک دوسرے کا جو ہے  
 یا تو باعتبار شکل کے کہ مرد اور عورت یا اعتبار پہلو اور چھائی کے جیسے کہ رات اور دن اور باعتبار مخالفت ذات کے جیسے کہ روشنی اور تاریکی اور زور  
 اور خشک و سوتا ہوا جیسے کہ آسمان و زمین اور دریا اور خشکی اور جن اور انسان اور باصفات میں مخالف ہوں جیسے کہ بر و باری اور قہر و باری  
 اور صحت اور تو نگری اور فقری اور رونا اور سننا اور زندگی اور موت اور خوشی اور غم حاصل ہے کہ ہم نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے بطریق جور  
 ہوں کہ اس کے اور عنہ کہتی ہیں کہ مراد جوڑا پیدا کرنا ہے نہ اور یا وہ ہیں درمیں آسمان کو بلند پیدا کیا ہے اور زمین کو چھایا ہے اور جوڑے آسمان میں  
 ہو کہ **لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ** تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اس کو وسیلہ سے ان چیزوں کو پیدا کرنا کہ طرف اہلجاؤ اور اسکی عبادت میں مشغول ہو  
 اور قصو جو مختلف چیزوں کو پیدا کرنا ہے چنانچہ پیدا کرنا الیکا اور عبادت اسکی ہے تو **فَقَرِّ** اس جگہ کو تم یعنی رجوع کرو تم کو جو کہ **إِلَى اللَّهِ**  
 طرف خدا کے کہو واحد جانکسکی پریش میں مشغول ہو اور حضرت صادق علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جو کہ تم طرف خدا کی اور ہی حضرت  
 ام محمد باقر علیہ السلام منقول ہے اور عنہ کہتی ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ جو کہ تم چھوڑ کر مکتوب کرنا عبادت اسکی اور بالکل طرف طاعت کے متوجہ  
 جاؤ اور عنہ کہتی ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ جو کہ تم اسکی طرف سے **إِنِّي لَكُم مِّنْ سَمْعٍ وَبَصَرٍ** میں اسکی عبادت میں **لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ**  
**لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ** تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اس کو وسیلہ سے ان چیزوں کو پیدا کرنا کہ طرف اہلجاؤ اور اسکی عبادت میں مشغول ہو  
 اور قصو جو مختلف چیزوں کو پیدا کرنا ہے چنانچہ پیدا کرنا الیکا اور عبادت اسکی ہے تو **فَقَرِّ** اس جگہ کو تم یعنی رجوع کرو تم کو جو کہ **إِلَى اللَّهِ**  
 طرف خدا کے کہو واحد جانکسکی پریش میں مشغول ہو اور حضرت صادق علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جو کہ تم طرف خدا کی اور ہی حضرت  
 ام محمد باقر علیہ السلام منقول ہے اور عنہ کہتی ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ جو کہ تم چھوڑ کر مکتوب کرنا عبادت اسکی اور بالکل طرف طاعت کے متوجہ  
 جاؤ اور عنہ کہتی ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ جو کہ تم اسکی طرف سے **إِنِّي لَكُم مِّنْ سَمْعٍ وَبَصَرٍ** میں اسکی عبادت میں **لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ**

ع





عبادت کے لئے کوئی شخص اسکو ترک کرنا اور غرض عبادت کے حکم کو نہیں پہنچانا کہ وہ نہ کھائے نہ پئے نہ سوئے نہ نکلتا نہ داخل کرتا اور کسی کی عبادت میں سے اسکی غرض باطن نہیں ہوتی اور  
 یہاں تک کہ کوئی شخص اسکو نہ کہتا نہ کہتا کہ اسکو کھانے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ اسکی غرض میں کچھ غلامی نہیں ہونگی اور اسکو کھانا  
 موقوف ہو دوسرے کے اختیار پر اور غرض اسکی عبادت کرنے کے حکم سے ہے کہ اسکو سب سے آخرت میں تنگاری پادیں اور اپنی مراد کو پہنچائیں یہ کہ خدا کا  
 کواں کو کچھ فائدہ حال ہو سکا کہ ذات اسکی بے پروا اور کسی چیز کی تبلیغ نہیں تھی اور وہی بہ فضل کر مہر سب سے روزی تیار خواہ عبادت پر  
 اسکی مشغول ہوں وہ نہیں کسی روزی کا ارادہ نہیں تاہم چنانچہ فرماتا ہے کہ **مَا أَرِيدُ مِنْكُمْ مِنْ عِبَادَةٍ أَنْ يُعَمِّدُوا** اور نہیں چاہتا ہوں کہ تم عبادت میں  
 رُشوق کسی روزی کو **وَمَا أَرِيدُ أَنْ يُطْعَمُوا** اور نہیں چاہتا ہوں کہ تم کھانا دیوں نہ جھکے بلکہ روزی اور کھانا دینا میری ہفت ہے  
 اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ نہیں چاہتا ہوں کہ روزی دیوں نہ کسی میری مخلوقات میں سے اور بتی تین جگہ کہہ رہا ہے کہ نہیں چاہتا میں کہ جھکے کھانا دیوں  
 اسکو کہ تمام مخلوق خدا تعالیٰ کی عیال میں رہو کوئی اسکی عیال کو کھانا دینے تو ایسا کہ گویا کھانا دیا ہو اسکو فرمایا کہ میں شیروزی نہیں چاہتا ہوں  
**إِنَّ اللَّهَ تَحْتِ قَدْرِهِ الْغَوْاسُ** وہی روزی پر وہ تمام مخلوقات کا غبار کا بس خدا محتاج کسی کا نہ ہو گا **وَالْفَوْهَ الْمَتِينِ**  
 صاحب قوت ہوتا اور مضبوط کا ہے کہ اپنی قدرت اور قوت میں ہلکا نہیں ہے اور عاجزی اور محتاج کا اسکی طرف ہرگز نہیں ہوتا اسکی ہوسکتا ہے اور کفار  
 فرشتے یا موجود کچھ ان لیلوں کو اسکی قدرت کی نشانیوں کو چاہتے کفر کو زیادہ کرتے تھے اور سو بخدا صلعم کو چاہتے تھے کہ انکو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
**فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ تَحْتِ قَدْرِهِ الْغَوْاسُ** اور انکو کہ ظلم کیا ہے انہوں نے انفسوں کے کفر کے اور پیغمبر کو جھوٹا کھلا دیا یہ کہ ظلم کیا ہے انہوں نے  
 آل محمد کے حقوق غصب کیے انکو واسطے **ذُنُوبًا** ایک حصہ عذاب کا ہر مثل **ذُنُوبًا** اصحاب اہم ہاں حصہ باروں انکو کے جو کہ پہلی  
 امتوں میں سے ہیں کفر کرنا اور جھٹلانا اور پیغمبر کو مثل قوم نوح اور عاد اور ثمود وغیرہ کے یعنی انکو وہ عذاب ہو گا جو کہ پہلی امتوں کا فرما کر ہے اور ذنوب  
 صل میں پانی سے بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہیں جو بہت بڑا ہوتا ہے اور وہ مکر کے اور موت کے دھوکے لگاتا ہے اور اس سے پانی کے حصہ تقسیم کرتے ہیں  
 کہتے ہیں کہ اپنے ذنوب کا ہر ایک ذنوب میرا ہے واسطے حصہ معنی میں اسکا ستمل ہوتا ہے اور یہاں وہ اہم ان کا واقع ہوتا ہے اور کفار کے عذاب کو  
 سزا کہتے تھے کہ یہ وعدہ اگر تم رہت گویا میں سے میں اسے سزا دے گا اور اس کا جواب میں فرماتا ہے کہ **فَلَا يَسْتَعْمِلُونَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ**  
 عذاب کے واقع ہونے کے وہ اسکو ترک نہ ہو گا اور اب انکو عذاب بیان کیا ہے کہ **فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا** اور یہ کا وقت واقع ہو گا عذاب اور ہلاکت کے  
 کہا جائے گا اور کہتے ہیں کہ انکو کفر کے ایک کنویر کا نام ہے **لِلَّذِينَ كَفَرُوا** اور ان کو کفر کا کفر کیا ہے انہوں نے **مِنْ تَوْحِيدِ**  
**عَذَابِ الَّذِينَ يُؤْعَدُونَ** وہ دن کہ وعدہ کی جاتے ہیں ہمدن کا اور مراد اس کے قیامت یا روز بدر **سُورَةُ الطُّورِ**  
 یہ سورہ کی ہے اور اس میں انچاس آیتیں ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہے کہ جو کوئی سورہ طہ کو پڑھے خدا تعالیٰ انکو اسطے عین نیا اور آخرت کی  
 جمع کرے اور بعض کہتے ہیں کہ سورہ طہ اس سورہ کو نماز مغرب میں پڑھتے تھے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** **وَالطُّورِ** یہ قسم ہے  
 طور کی ہے لفظ کے معنی زبان سر پانی میں پہاڑ کے ہیں مراد اس سے کہ سینہ کے کہ جسے خدا تعالیٰ کا کلام حضرت موسیٰ سنتے تھے اور وہ مدین میں ہے یا  
 ارض مقدس میں اور سورہ تین میں بھی اسکا ذکر آیا ہے کہ وہ طور سینہ ہے اور شخص اسکی ذکر کے جسکی برکت کی جہت ہے اور اس کے فائدہ کی کثرت  
 سبب ہے اور ابن عباس کے نزدیک یہ پہاڑ ہے کہ جس میں غار دخت گوتے ہیں جسکو سر جیون کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ دو پہاڑ ہیں ایک کو قنیا  
 کہتے ہیں سبب کثرت گھانے کے اور تین گھانے کہتے ہیں اور دوسرے کو زنا کہتے ہیں سبب کثرت توبہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ جو مطلق پہاڑ کو کہتے ہیں جسکو  
 لام تعریف کا ہے کہ اس پر لے تو وہ خاص ہو جاتا **وَكِتَابٍ مَسْكُورٍ** اور قسم کتاب کبھی گئی کی **وَلَقَدْ مَشَاوَرْنَا** صحیفہ شادہ کے  
 وقت پڑھنے کا اور مراد اس سے قرآن شریف ہے اور بعض کے نزدیک مراد لوح محفوظ ہے اور وہ تختی زر و سبز کی ہے اور مراد تورات کی تختی ہے اور یہاں  
 مراد بندوں کے نامہ اعمال ہے اور تینوں کتاب کے مظهر عظیم کی ہے اور حق میں چھت کو کہتے ہیں کہ جس پر ہیں یہاں اور ہر جن سے کہ جو چہر جاوے

سورة الطور





اور تبارہ کا کرتے تھے اور پیغمبر جو تکوین سے کھلا تھا تو تم کو جاؤ و گرتے تھے اور کہا جا بیکار **فَسِحْرٌ هَذَا** کیا پس جانتے ہیں کہ جو کچھ تم کو انکوئی بہ خدا  
کہ تم کو پتہ ہو کیا یہ بھی جانتے تھے کہ وحی کو تم جاؤ و گرتے تھے چاہے کہ انکو بھی جاؤ و گرتے تھے **لَا بَصَرُونَ** کیا تم نہیں سمجھتے ہو میں خدا کا  
کیا انکو ہو چکے دنیا میں اندھ بن گئے تھے چہرے کے دھبے سے جو کہ ان کے منہ پر دلالت کرتی تھی پس کہا جا بیکار انکو کہ **اصْلَوْهَا** اہل ایمان اس فرخ  
میں جاؤ تم انہیں **فَاصْبِرُوا** صبر کرو تم عذاب کو پہنچنے میں **وَلَا تَصْذَبُوا** لالچ نہ صبر کرو تم **سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَمْ يَبْرَأَ مِنْكُمْ يَوْمَ الْبَعْثِ** صبر کرنا  
اور خیر اور فرخ اور فریاد اور زاری کرنا کہ سواد فرخ کو تمہاری جگہ پر نہیں ہے اور نہ عذاب پر نہ صبر کر سکتے ہو اور نہ دوزخ میں نہیں جگہ مل سکتی  
**انما جزاؤن** سو اگر انہیں جزا دینا چاہتے ہو تو **مَا لَكُمْ لَعْنَةً** لعنہ کی چیز کے کہ تم غل کستے دنیا میں قیامت کا چار کرتے تھے اور پیغمبر  
جہل تھے تھے اور ان کے متقیوں کا حال بیان کرتا ہے کہ **ان المتقين** متقیین پر پیغمبر کو کھڑا دیکھو کہ **وَرَكْنَا فِي جَنَّاتٍ** جنتوں میں  
بہشتوں میں رہتے **وَلَعْنَةُ** لعنہ اور **فَالْهٰكِنَ** فہم کہ ہوا میں ہو کر یہ حال دافع ہو گیا یعنی لذت پانچواں اور خوشحال ہو کر **يَا أَيُّهَا النَّاسُ**  
بسبب پیغمبر کے کہ دیا ہے انکو **سَوَاءٌ لَّكُمْ** برابر ہو کر انکو نے **وَوَقَّعَهُمُ** اور نگاہ رکھا ہے انکو **سَوَاءٌ لَّكُمْ** برابر ہو کر انکو نے **عَذَابُ الْكَافِرِينَ** عذاب  
دوزخ کے سوا اور اگر تم کو مصدقہ یہ کہو تو سب غلو کو معنی مصدقہ ہو کر یعنی تم روز بہشتی شاہان اور فرحان ہو کر بسبب خدا کی بہشت کی نعمتوں  
اور نگاہ رکھو دوزخ کو عذاب اور جہنم میں داخل ہوتے فرشتے انکو مینکے **كُلُوا وَاشْرَبُوا** کھاؤ تم اور پیغمبر بہشت کے کھانوں  
اور پیغمبر کی چیزوں سے کھینچنا نوش جان پینا ہوا کہ جس میں تمہارے اور پیغمبر کی خواہشیں صاف **اَكْلًا** اور **شَرِبًا** کی اور زمین پر تم مشغول تھے  
ایک دوسرے کے کتاب میں رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ **يَا اَبُو الْقَاسِمِ** تو دعویٰ کرتا ہے کہ بہشتی بہشت میں کھائینگے اور پیغمبر کے حضرت فرمایا قسم اس  
شخص کی کہ جان میری انکو دست قدرت میں ہے کہ تم بہشتیوں میں سے قوت ستودہ کی رکھتا ہو گا بغیر تمام کھائینگے اور پیغمبر کا اور مجاہد کرینگے  
اور پیغمبر کے اپنے کے ایک پسینا انکو آگے خوشبو کی مشک سے زیادہ ہوگی اور جو کچھ کھایا اور پیا وہی طرح تحلیل ہوگا اور حق تعالیٰ کہہ گا کہ یہ بلا تمہارا  
**يَا كَذِبٌ لَّعْنَةُ** لعنہ کی چیز کے کہ تم غل کستے دنیا میں رہے بسبب فضلِ فخر خدا کا ہے کہ حق تعالیٰ کی عوض میں سقدہ لہام کیا و گرنہ  
عمال بند کی ہر انعام کے برابر کچھ نہیں **مَتَكِبِّينَ** جہنم کے نگینے لگانے ہو کر روز بہشتی بہشت میں **عَلَىٰ سُرُرٍ** اور تختوں کے جاندار  
اور سونے کی یادوں سے بنے ہوئے **مُتَصَفِّوْنَ** صفت باندھے ہوئے کھڑے تھے تخت برابر برابر اور فرماتا ہے **وَجَنَّتُمْ** اور جو اگر دیکھیں  
انکو **يَجُوزُ عَيْنٌ** ساتھ جو عین کے کہ ان جو رو کو ان کی وجہ بنا دیا ہے اور جو رفید بدن کی عورت کو کہتے ہیں کہ سفیدی انکی کہیں کی بہشتی  
اور عین کشادہ چشم کو کہتے ہیں سیاہی انکی کہیں کی بہشت سیاہ **هُوَ الَّذِيْنَ اصْلَوْا** اور جو لوگ ایمان لائے ہیں **وَاتَّبَعْتُمْ** دینا  
پیروی کی ہر انکی اولاد انکی نے **بِإِيمَانٍ** ساتھ ایمان کہ جسے کہ وہ مومن تھے ایسے ہی انکی اولاد بھی انکی پیروی سے مومن ہے جسے کہ اور  
مسرتیں ارشاد بیان بہشت میں **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اور جو لوگ ایمان لگائے ہوئے اور جو عین کے انکو یہاں ہو کر  
ہی انکی خوشی کی خاطر **لَكُمْ فِيهَا** تمہاری خوشی کے ساتھ اولاد انکی کہ **يُزَادُ فِيكُمْ** اولاد انکی کو خواہ وہ اولاد صغیر ہو خواہ کبیرہ ہو انکی  
جنت میں باوجود کہ بہشت میں سونے اور اولاد صغیر سے باوجود کہ ایمان کی جنت میں سونے اور جنت میں سونے اور جنت میں سونے فرمایا ہے کہ  
خدا تعالیٰ بلند کر گیا اولاد مومن انکی ایک درجہ میں کہ وہ درجہ میں کہ ہوں کہ خدائے روشن ہو کہ مومن کی انکی پاس سے جسے کہ دنیا میں  
روشن ہوتے تھے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور ہر المومن علیہ اسلام فرمایا کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اور جو لوگ ایمان لگائے ہوئے  
میں انکو اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ مومن کے لئے کوئی گناہ نہ ہے کہ انکی باوجود کہ طرف قیامت کے روز ان  
جہاں سے وہ جنت کے مومن سے اپدہ میں پہنچے کہ خداوند بابت مال فرزند میں کہاں ہیں اور آدمی کہ وہ ایمان نہیں کہتے تھے کہ جسکو سب سے  
نہر درجہ میں بہشت میں **يَوْمَ مَوْجِنَ** کہ خداوند کہاں ہو کہ اپنے فضل اور کرم سے تو انکو میرے پاس پہنچا دے حق تعالیٰ حکم کرے کہ جسکو سب سے ایمان لگایا

مومن اور کفار کی اولاد کا ذکر







[illegible]

ایں ستر تو یقیناً لو کہیں نہی کشتی و غنادی کہ یہ تہاں کا کڑا نہیں بلکہ یہ کتاب مژگوہ بادل ہے تہہ ملا ہوا یہ کمال کشتی و غنادی  
 ہکا کہ باوجود دیکھنے علامتوں عذاب پہلے ہی کفر سے توبہ کریں اور اپنا تہاں کی جو جہت عمل پہنچا کر میں و غنادی میں ایسا ہی تو قد زہم میں  
 جہود و تہو کو انکو حال پر ہاں کفر کے سزاوی کا ارادہ مت کر حتیٰ کہ لاہوا یہاں تک کہ ملاقات کریں یعنی دیکھیں نہی کہ ہوتی تو مہم  
 الذی فیہ دن پر کو وہ دن کہ آکر یضعفون یہوش جانیگے پہلی صلوٰۃ کی غازی اور پھر ملاک پہنچائے اور یضعفون عام  
 اور ابن عامر کے نصم باہر صاب اور باقیوں کے بفتح یا اور اب صفت نہر کا بیان کرتا ہے کہ کوہ لا یغنی عنہم وہ دن کہ نہ بے پروا کرے  
 اور نہ کفر نہ ہی کبیم کرا نکاشیگا کسی چیز کو عذاب میں ولا ہم یبصرون اور نہ وہ مدد کی جائیگے اس لئے کہ کوئی شخص  
 اسی مدد کر کے انکو عذاب سے بچاوی و ان الذین ظلموا اور تحقیق و سطور ان لوگوں کی کہ ظلم کیا ہی انہوں نے جو جانوں کفر کو اختیار کر کے  
 عن بادون ذلک عذاب سے ہوا اس عذاب آخرت کے عذاب آخرت تو ہوگا لیکن سزا آگاہ قبر میں بھی عذاب کا اور جہت میں  
 بھی عذاب ہوگا اور یا بروز جگاہ قتل کو جائیں و قحط میں سات برس کے مبتلا ہوں و لکن اکثرہم اور لیکن اکثر ان کافروں کے آدمی  
 لا یعلمون نہیں جانتے ہیں اس لئے کہ واقع ہو نیکی و اصدین اور صبر کر تو ہی محمولم حکم سر تک و اطلو حکم پروردگار کے  
 ان کافروں کو مقدمہ میں کما انکو مہلت دی ہو اور بھی عذاب پر نازل نہیں کیا ہو اور جہو جہت کا آزار کہینچہ نہی ہے میں فانک بہ تحقیق تو  
 باعیننا ساتھ نگہداشت ہمارے کے یہ کلمہ دیکھنے کی جگہ میں شہال کیا جاتا یعنی ہم جھکے دیکھتی ہیں اور کوئی چیز تیری ہم پر پوشیدہ نہیں ہے  
 پس لطف رہبرانی کی نظر سے ہم تیری محافظت کرتے ہیں انکو کرسے و سجدے اور پاکی سے یاد کر تو خدا کو اور سچ کر تو چھلک کر تک  
 حصا و سر پروردگار اپنے کے جین تقوہ جو تقوہ تھی تو جواب اور کہتے ہیں مرا تو سچ و حمد ہی مانجے یعنی ناز پرہ جو جہت تھی تو خراب ہے  
 اور مرا اس سے ناز شب ہے اور بعض کہتے ہیں ناصح ہے و من الیل اور بڑے رات میں سو سببہ پس پاکی سے یاد کر تو ہو گئی ناز پرہ  
 اور مرا اس سے ناز صبح کے عشا کی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے ناز صبح ہے اور ام محمد باقر اور ام جعفر صادق علیہما السلام فرمایا کہ رسول خدا صلعم شب  
 تین تہہ بیدار ہوتے تھے اور تہاں کناروں کی طرف ملاحظہ فرماتے تھے اور یا پیر آیتیں آخر سورہ آل عمران میں سے ایک لا تخلف لپیاد تک نہ رہتے تھے اور بعد  
 انکو ناز شب کو شروع کرتے تھے و اذ باد النجوم اور ناز پرہ تو وقت صبح کے ستاروں کی یعنی وقت پوشیدہ ہوتا رہنے کی صبح کی روشنی سے  
 اور جناب رسول خدا اور امیر المؤمنین حسن مجتبیٰ اور امام محمد باقر اور امام رضا علیہم الصلوٰۃ والسلام منقول ہے کہ مراد اس سے کویت نافہ صبح کی ہیں و زین  
 او بار کو فتح ہر پہر پڑھا اور رسول خدا صلعم صبح کی رویت کرتے ہیں فرمایا حضرت کہ یہ دو کویت نافہ صبح بہتر ہیں صبح سے کہ جبیر افتاب ہے یا اور بعض کہتے ہیں کہ  
 مراد فی صبح سے ہے سورۃ النجم سورہ کی ہر گز ایک آیت کی مینہ میں نازل ہوئی ہے الذین یحبتون کبار الامم اور کل آیتیں اسکی  
 بائیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی سرور یا شریعت سے رت کو پڑھ کر تو در بیان تمام آدمیوں کو تعریف کیا گیا ہو اور سب  
 آدمی اسکو دوست کہیں اور گناہ انکو بخش جائیں بسم اللہ الرحمن الرحیم والبیحہ اذھوی قسم ہے ستارہ کی جو جہت کہ طلوع کرے  
 سچے کو اترے ماضل صلیحہ نہیں مراد ہوا حسب متہارہ و قریش کے وہ مختار ہے اور طریق حق سے نہیں بھلے ہے و قاعوئے اور نہ  
 خطا کی جہت سے ان میں کہ جو جہت سے کہ ہے و ما یضوق اور نہیں بولتا یہ وہ عن اھوی خواہش نفس سے اور نہ وہ کلام کرتا ہی اپنی طبیعت  
 کی غیب سے ان ہوا لا اھوی تو اھوی نہیں ہے وہ بولنا گرجی کہ یہی جانی ہے خدا کی طرف سے ہر رکہ اول کی شان اول پر  
 ابن عباس سے روایت ہے کہ جعفر نا عشا ایک مرتبہ رسول خدا کو ہمراہ پر صبح جہت سے سلام پھیرا تو ہماری طرف منہ کر کے فرمایا کہ تیرے کہ وقت طلوع فجر کے  
 ستارہ گری اور ہم میں سے ایک شخص گھر میں ستارہ لکھا اور جس شخص کے گھر میں ستارہ گر گیا پس وہ شخص ہی میرا خداوند میرا اور امام ہی ہے پس  
 جسکو صبح فریبی تو ہر ایک شخص ہم میں سے ہو گھر میں ستارہ کے گرنا منتظر ہو کر بیٹھ گیا اور ہر ایک کو آرزو تھی کہ میرے گھر میں صبح ستارہ گرا دے اور سب سے زیادہ

۱۱۸  
 سورۃ النجم

ملح ہل کر یکے با یکے تھی جس وقت کہ صبح ہوئی تو ستارہ آسمان کی طرف سے ٹوٹ کر علی بن ابی طالب کے گھر میں گرا سو خدا صلعم نے علی سے فرمایا کہ اے علی قسم  
 اس شخص کی کہ بتے مجھ کو یہ میرے کہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے وہی ہو اور اسے میرے پس منافعوں کی جستجو سے سناؤ  
 کہا کہ محمد گمراہ ہو گیا ہے علی کی محبت میں افر نہیں چکا ہے اس کی شانیں گرا پنی خواہش سے لہتے تھکے یہ آیت نازل کی کہ و انجم اذا ہوی یعنی قسم ستارہ کی  
 جستجو ٹوٹ کر گرے کہ نہیں گمراہ ہوا خدا کا ہمارا کہہ وہ محمد ہے علی کی محبت میں نہ خطا کی ہو اسے ہمیں اور زمین لٹا ہو اس کی شانیں اپنی خواہش سے  
 نہیں وہ مرنا تھا علی کی تحقیر مگر وحی پہنچ جاتی ہے اہل خدا کی جانب سے اور یہ رویت تہو و فرق سے اہلسنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے چنانچہ  
 ابن معاذی شافعی نے کتاب مناقب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں سو خدا صلعم کی خدمت میں حاضر تھا اور بتی  
 ہاشم بھی بہت بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک ستارہ آسمان سے زمین کی طرف گرا سو خدا نے فرمایا کہ جسے گھر میں ستارہ گرے وہ وصی اور جانشین میرے ہے اور  
 بعد اس دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ستارہ علی بن ابی طالب کے گھر میں گرا ہوا لوگوں نے کہا کہ محمد علی کی محبت میں گمراہ ہو گیا ہے تو بتی تعالیٰ نے  
 یہ آیت نازل کی اور بعض مفسرین اس آیت کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سو خدا کا کہہ سے ہجرت کے مدینہ میں تشریف لائے تو  
 وہاں ایک مسجد بنائی اور مہاجرین جو کہ حضرت کے ہمراہ تھے ان کے گھر کے گرد آہوں کے مکان بنائے اور میرا ایک مسجد کی طرف ہو کر کا دروازہ  
 کھولا بعد ازاں کہ مسلمان قحطی و درگزر سے ہو کر تھکے ہوئے اور کھانا نہ پاتا تھا کہ مسجد کی طرف لوگوں نے آکر گھر کے دروازے پر آکر بیٹھے ہیں سب بند  
 کر لیں پہلے سب سے امیر المؤمنین علیہ السلام اپنا دروازہ بند کرنے پر مستعد ہوا اور سو خدا جوا نکھر پڑے اور اس کا دروازہ بند کرنے پر تیار دیکھا تو  
 فرمایا کہ نکو دروازہ بند کرنا حکم نہیں ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں جس وقت علی کا دروازہ بند ہوا اور اس کا دروازہ بند ہو کر بعض صحابہ  
 ناگوار معلوم ہوا اور اس کا بہت سچ کیا اور منافقین نے کہا کہ محمد علی کی محبت میں گمراہ ہو گیا ہے حضرت نے لوگوں کا کلام جو ہم قدم میں سنا تو منبر پر تشریف لے  
 اور فرمایا بخدا میں اپنی طرف سے لوگوں کو دروازہ بند کرنے کا حکم دیا ہوں یہ آیت نازل ہوئی کہ محمد علی کی محبت میں گمراہ  
 نہیں ہو سکتا اور وہ بظہر نہیں کہ میں بلکہ موافق وحی کے کہتا ہوں اور اہلسنت کی کتابوں میں حضرت صادق علیہ السلام منقول ہے کہ مراد ستارہ جو سو خدا صلعم کے  
 شب معراج آسمان سے گرا آیا اور پھر گویا اور منقول ہے کہ حضرت کے اوپر جاکر بعد ابطال سے لوگوں نے کہا کہ محمد شام سے گمراہ ہو کر کہیں ان کا نہیں لٹا ہوا شک  
 حضرت کو تلاش کیا اور پھر المؤمنین بھی تلاش کرتے پھرتے تھے اور اُم ہانی حجہ میں ہونے لگی تھی اور کہیں ان کو نہیں پاتے تھے ابو طالب نے ہتیار لگا کر سب بی ہاشم کو  
 جمع کیا اور کہا کہ اگر محمد صبح کو نہ ملتا تو سب کو خوار کر دے اس کی قتل کر دے کہ جس وقت صبح قریب ہوئی تو ستارہ نہایت روشن آسمان آگرا اور ہر ساعت وہ  
 زمین کے نزدیک آتا جاتا تھا یہاں تک کہ سو خدا کے دروازہ پر وہ ستارہ اترا جس وقت لوگوں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ سو خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اس ستارہ  
 کی حق تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ و انجم اذا ہوی اور عمر بن خطاب نے روایت کی ہے کہ جس وقت سو خدا نازل ہوئی تو عقبہ بن ابی اسف کے کہہ کہ قسم خدا کی کہ آگ  
 پہنچا لو گھاس میں محمد کو بس نزدیک حضرت کے آیا اور اب ہن حضرت کے اوپر ڈالا اور کہا کہ اے محمد انا کا فر خیم افامہوی یعنی اے محمد میں کفر کر رہا ہوں اس ستارہ کا ہوں  
 جس وقت وہ اوپر سے نیچے گرا حضرت اسے دلتاک ہو اور اس کو اسے دھکا دیا اور فرمایا اے خدا اپنے درندوں میں سے ایک نہ دے کہ اوپر غالب کے کہ وہ اُنکو کھاؤ  
 اور بعد اس کے عقبہ کا فر قریش کے قافلہ کے ہمراہ وہ طہ تجارت روانہ ہوا راہ میں ایک منزل میں مقام کیا اور سچا ایک بر تھا اُنکو جاری آواز دی کہ یہ منزل زندہ  
 کی یہ یہاں پر نہیں زندہ اس گاہ رکھو ابو اسف نے کہا کہ آج کی رات میری مدد کرو اے گروہ قریش کے سو طہ کے میں نے تہا ہوں اپنی بیٹے کی طرف سے کہ محمد نے  
 اُنکو دھکا دیا کی ہوا ان لوگوں نے سب جمع کر کے اور ان کے بارے میں اور عقبہ کو سلا یا اور خود اُنکو گرو سوا اور ان کو گلو اپنے گرد چاروں طرف چھایا جس وقت  
 قدرات گزری تو ایک شیر آیا اور ان کو کھانے پر گزر کر ان آدمیوں کو پاس پہنچا ایک آدمی کو سونگھتا تھا یہاں تک کہ ان کے بارے میں اور پھر گیا اور عقبہ کو سونگھا  
 عقبہ آواز دی کہ مجھ کو محمد کے قتل کیا اور سو وقت شیر نے عقبہ کا سر کے بدن سے جدا کیا اور نام اُنکو دیکھ کر کہنے لگا اور بعضے نے کھڑے ہو کر کہا کہ وہیں چلا گیا  
 اور سو اُٹھ کے اور کسی دیکھ کر آزار پہنچا یا اور وحی کے پہنچا ہوا خدا کی جانب سے سو خدا کے پاس جن جبریل پہنچا فرماتا ہے کہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ







یعنی اس قدرت کی نشانیاں دیکھ کر ان کا یقین ہوا اگرچہ یقین تو پہلے ہی تھا لیکن اب نئی ہوتی اور اطمینان ہوا اور اب وہ عالمیہ روایت کہ رسول خدا کسی پہچان  
شب حرج کو اپنے پروردگار کو دیکھا ہے فرمایا کہ ایک نہروں کی ہوا پیچھے نہ کے ایک جانب کیا ہے اور پیچھے حجاب کے ایک طرف دیکھا ہے اور سوا ایک پہچان نہیں  
دیکھا ہے اور صحیح زراہ وہ ہے کہ جو اس پہ حضرت جبرائیل کی وہ ہیں گزرا ہے کہ بادشاہی تہانوں کی اور زمین کی ان عجیب غریب مخلوقات و نشانیاں خدا  
کی قدرت کی دیکھی نہیں اور اب جو خداوند نہایت عجب کو کذب تشدید دال پر عباد اور منقول ہے کہ جو وقت سوخت صلح معراج و تشریف لائے تو صاحب کو  
خبر دی اپنی دیکھنے کی کہ میں یہاں پہ دیکھا ہے اور قریش کے کافروں نے جو سنا حضرت کو جھٹلایا اور حضرت کے فرامان کو معتبر نہ جانا اور جبرائیل کو مستعد ہوا اور حضرت  
علامتیں بیت المقدس کی اور خرابی کا روانہ کی بوجھ حضرت سیان کیا چنانچہ ذکر کا مفصل سورہ نبی اسرائیل میں گزرا ہے بعد از قسۃ  
معراج اور اب اسے بظاہر چھپا کر فرمایا کہ اقمار و نکلے ہیں جھگڑتے ہوئے اور کیا قریش میں سے علمائے کبار کی اور یہاں خبر کے کہ دیکھا  
وہ شب حرج میں نشانیاں حضرت کی اور عجیب غریب مخلوقات پروردگار کی جبرائیل کو اس وقت صلی پر و لفظ اقامہ اور بہت یقین دیکھا ہے چنانچہ جبرائیل کی اس وقت صلی پر  
نزلۃ بخروجہ ہوا عند سدرۃ المنتہی نزدیک رخت سدرۃ المنتہی اور سدرہ بیر کی صورت کو کہتے ہیں روہ ذریعہ ساتویں سامان چھپوش کی حسن  
میں در شاخیں اور پتوں کے تمام عالم کے کو گوہر ہل و علم ملائکہ کا اور تمام مخلوقات کا وہاں نہیں ہوتا ہے ہوا شکر و کرم و انتہی کہتے ہیں و ملت اگر کسی  
علم نہیں تباہ اور ہوا ہل و ملو منہ علیہ السلام فرمایا تھا کہ جو جو تم مجھے پیچھے کر عرش کے نیچے ہوا اعمال بھی بند و کردہ ہیں مگر یہی ہوتے ہیں اس کے  
نہیں تے اور جو جگہ اس کے ہوا خدا کی نگاہ نہیں جاتا ہے اور جسے کہتے ہیں انہاں کی اس اعتبار سے ہے کہ نہایت فرشتوں کو چھپنے کی ہوا اور اس سے  
اگے وہ نہیں جاتے اور اگر کسی سے ملائکہ اور ارواح منہیں کی نہیں جھپتے ہیں وہاں پہنچ کر اٹھتی ہوتے ہیں اس سے اگر کوئی نہیں جانتے اور اہم رضا  
علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو وقت سوخت صلح کو تہانوں پر لیکے اور سدرۃ المنتہی کے نزدیک پہنچے تو حجاب میں سولی کے ناکہ کے برابر سورہ نوح ہوا پس  
دیکھا اور عظمت پروردگار کا اس سے جسد کہ جانا خدا اور منظور ہوا کہ ملانا تھا اور اہم محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو وقت سوخت صلح سدرۃ المنتہی  
پر پہنچے تو جبرائیل کے جانی رہ گئی حضرت فرمایا کہ جبرائیل تو یہ مقام میں جھکوتا ہوا چھوٹا ہے کہا کہ یا رسول خدا لگے کو جاؤ تم یہی جگہ پہنچو ہو کہ ایک  
مخلوقات خدا میں کوئی وہاں نہیں پہنچا ہے پہلے فرماتے ہیں حضرت کہ میں یہاں پہنچا ہوں پروردگار کے نور میں سے جو اصل ہوا اور میان میری اور  
در میان سجد کے کسی پہچان سجد کیا چھپے پس اشارہ کیا اپنے منہ سے طرف میں اسے ہاتھ سے طرف آہان کے اور میں تہذیباً باجہاں رہی  
اور دوسری وہاں نہیں حضرت کہ جو وقت سدرۃ المنتہی پہنچے تو جبرائیل کھڑا ہوا اور رسول خدا لگے کو چلا اور جبرائیل چھپو گئی اور کہا کہ یا رسول  
تحقیق یہ سدرہ جگہ میری ہے کہ خدا نے میری واسطے مقرر کی ہے اور مجھ میں قدرت نہیں کہ اس سے گزروں اور لیکن بتلے کہ کو جاسدہ کی طرف  
پس سوا اگر کوئی گئے اور جبرائیل چھپ رہا ہے اور نام سکا سدرۃ المنتہی ہوا کہ فرشتے ہمال اہل زمین کے لیکر سدرہ تک جرتے ہیں اور کہہ رہے ہیں  
سدرہ کے نیچے کھتے ہیں چنانچہ اعمال بند و کردہ فرشتے زمین لیکر جاتے ہیں اس سدرہ پر جا کر منہی ہوتے ہیں فرمایا اہم سے کہ میں یہی رسول خدا  
شاخیں اس رخت کی نیچے عرش کے اور گرد و آفاق اور روشن ہوا و اہل محمد کے نور جبار کا اس وقت صحت صحت لائے محمد کو تو انہیں ان کی جھک رہا ہے  
کھلی ہتھیں اور گوشت شامہ کا کافروں کو لگا حقتعالی نے دل کو اور ان کو محمد کے قوی کیا یہاں تک کہ دیکھا خدا کی قدرت کی نشانیاں سے جو کہ  
دیکھا اور یہی مراد و قعدۃ نزلہ ختمی عند سدرۃ المنتہی ہوا اور یہی مراد ان کوئی ہے کہ جھکے ہیں راہ کی خبر خدا کی طرف بھرتی ہے جبرائیل کی  
اور اب پہلے اس سے گزرا ہے کہ دل کی آنکھ سے خدا کو دیکھا تھا اور فرمایا اہم نے کہ دیکھا محمد نے اپنی آنکھ سے ہی پروردگار کی قدرت کی یہی  
بڑی نشانوں کو اور دل سدرہ کا سورہ میں کی راہ کا ہوا اور ایک پتا تھا تمام دنیا کو گو گوٹو دھاکو اور رسول خدا صلح نے فرمایا کہ ہر پتے پر اس کے مینے  
اپنے شتہ کو دیکھا کہ کھڑا ہوا سجد خدا کی کرنا ہے اور منقول ہے کہ نام نہیں بہشت کی اس رخت کی نیچے کھتی ہیں عند ہاں نزدیک اس رخت  
سدرہ کے جنت المآویٰ بہشت جگہ ہے تہذیبوں کی ہوا اور وہ جنت مخلوق کے ساتویں سامان ہے اور جبرائیل کے مینے وہ آدم کی ہنسی ملکہ



اور ابن عباسؓ کہتے ہیں جگہ بہ جگہ جوئل اور تمام ملائکہ کی ہر اور صحیح زیادہ ہے کہ وہ پرہیزگاروں اور نیکوں کی جگہ ہی تھے۔ سول خدا جبریلؑ  
 اپنی نکتہ سے اہل صلوٰۃ اہل میں یکساں یا خدا کو دل سے دیکھا اذ یغشی السدکۃ جہت کے دھانکا تھا سدرہ کو مایع غشی  
 انجیر نے کہ دھانکا تھا اہل شامہ ہر طرف تعظیم اور کثرت دھانکتی ملے اس وقت کے کہ کوئی صفا کی بیان نہیں پہنچ سکتا ہی اور تعریف اہل  
 کعبہ نہیں ہو سکتی ہی اور انکی حقیقت کو کوئی نہیں یا سکتا ہی مٹی نے کہا ہے کہ جہت اس کے اور سوچا کہ درمیان صحابہ کرام دھانکا تو انکو کئے سدرہ کو  
 دھانکا او گھیر لیا اور کہتے ہیں کہ مراد اس سے عجائبات و غرائب نہیں ہیں کہ دلتا کرتی ہیں کمال قدرت و علم خدا پر اور یہی زیادہ صحیح ہی اور یا کثرت ملائکہ اس  
 وقت جمع ہوئے تھے اور عبادت خدا میں مشغول تھے چنانچہ پہلے اس کو روکھا ہو گا اور پھر اسکی دھانکتی ہو گی اور اگر وہ پہنچے ہو کہ ہر پہنچے ہو کہ لاکھ فرشتے کھڑے ہو عبادت  
 خدا میں مشغول تھے اور منزل ہے کہ فرشتہ ملائکہ اسکو پوشیدہ کیا تھا اور حجاب سے صلح باوجود دیکھنے کی عجز کے کہ انہوں نے ملاحظہ فرمائی تھیں  
 کمال اہل بلندی بہت کسی پر توجہ نہیں دیتے تھے اور دیدہ دل سے مشاہدہ ہلے زوال الہی کے کسی چیز پر نہیں ہوتے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ  
 مَا دَاغَ الْبَصَرَ نَکِجِیْ کَیْ دَیْدَہٗ دَلَّ مُحَمَّدٌۢ لَّیْ عَنِیْ جَانِبَ الْمَدِیْنَةِ کَیْ بَلْکَہٗ مَرْمَہٗ مَقَامِ یَقِیْنِ ہِیْ نَبِیْہِہٖ دَوَّارِہٖ کَیْ جَالِہٖ حَرْفِہٖ نَکِجِیْ  
 وَمَا طَغٰی اور نہ حدیث گزری ہ آئکہ کہ جو حد کہ مقرر تھی پہنچے کیو طر ہی حد پر ثابت قدم رہا اور اس کے گئے کو نہ بڑھو اور کس طرح کا فوق کیا  
 لَقَدْ رَاٰی لَہٗ تَحْقِیْقٌ دِیکھتے ہی قسم سے خدا کی کہ دیکھا محمدؐ نے شب معراج کو مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہٖ الْکِبْرِیَّیَّہٗ نَشَانِیْنَ قُدْرَتِہٖہٗ دَوَّارِہٖ  
 اپنے سے بڑی نشانیوں کو جسے کہ دیکھنا جبریلؑ کا صلوٰۃ اہل پر کہ مشرق سے مغرب تک پہلی ہوئی تھی مع چہ سوہر کے اور آمار فرف سہر کا کہ  
 وہ جامہ سبز تھا بہشت کا اور دیکھنا عرش عظیم کا اور کرسی بلند کا اور سوا کو نہایت عجب و غریب چیزیں لالت گزریاں کمال قدرت خدا حضرت  
 نے ملاحظہ فرمائی تھیں جو بڑی بڑی نشانیوں کی قدرت کی تھیں اور اب خدا تعالیٰ کا کو ملاست کرتا ہی ہو تو کو جو پر اور خالق کی عبادت کے  
 نر کے نہ پر چنانچہ فرماتا ہے کہ اَفَرَأٰیئِمَّاۤ اَلَلَّاتِ وَالْعَزٰی کَیْ اَسْہٖہٗ مَوْتِہٖہٗ لَاتِہٖہٗ اَوْ عَزٰی کَیْ اَفْکَا رَفِیْہٖہٗ وَمَنَآتِہٖہٗ الْثَالِثَہٗ الْاَحْزَابِ  
 اور منات تیسری چھلے کو یعنی خبر دو تم کو کہ جو دہل پر سے کہ پرستش کرتے ہو تم کو سوا خدا کو اور سہرا کو ملائکہ کو پرستش کرتے ہو اور انکو خدا کی  
 بینیاں مقرر کیا ہے مگر اور یہ دو وصف منات کے کہ انکو تمسید اور بچلا کہا ہی تاکہ کیو طر ہی ہیں جیسے کہ بطریق سخن جادہ یعنی اُرتا ہی ساتھ دو بازو اپنے  
 اور یا یہ کہ منات ان دونوں پہلوں کے مرتبہ میں بہت کم تھا سو طر کہ وہ لالت و عزی کی عزت و حرمت منات زیادہ کرتے تھے سو طر منات کو  
 بچلا اور تمسید فرمایا اور بعض منات کی تاکو مشدود پڑھتی ہیں کہ سامی لالت خرمین وقف کرتا ہی تاکہ ساتھ اور کہتی ہیں کہ خدا کو خدا کی بیباں  
 کماں کرتے تھے اور انکی صلوٰۃ کو تہنیت بنا کھوتے اور ان بتوں کو جو جتنے تھے اور انکو وہ نام بھی خدای ناموں میں سے نکلتے تھے تھیں تو لالت اور عزی سے عزی اور  
 منات منات اور کہتے ہیں لالت کو تعقیف کی قوم کے آدمی جتنے تھے طائف میں زیادہ قریش کا بت تھا غلام میں امروہی سے وہ مشتاق ہی معنی فیکم فیکم  
 اور کفار انکی باطن قیام کہتے تھے طواف پرستش کیو آج سے کہتے ہیں کہ لالت بتشدید تھا اور وہ ایک دھاکہ ستونگی میں لٹ کے حاجت کو دیا کرتا تھا  
 جہت ہر اتو کفار انکی قبر پر بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہوا اور عزی موت عزی ہی یعنی عزی اور عزی ایک سخت تھا کہ غطفان اسکی  
 پرستش کرتے تھے اور جہت اسلام نے قوت بکری تیر سو خدا نے انکو ٹھکرایا انکو اندر سے شیطانہ نقلی بال اپنی کھیر ہوئی اور لوگوں کو ان پرستش کی  
 عبادت و طو غبت لاتی تھی کہتے ہیں کہ خالد انکو تلوار مار دی ہلاک ہوئی حضرت کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ عزی ہی اور بعد ازاں ہرگز پرستش کیا جلی اور  
 بعض کہتے ہیں کہ عزی بت تھا غطفان کا کہ سعد بن جاحم نے اپنی قوم کیو طر ہی یا تھا اور سچا تھا اور مردہ انکو مقرر کیا تھا اور منات ایک بھر تھا کہ بل اور  
 خواہہ انکی پرستش کرتے تھے اور ابن عباسؓ منقول ہے کہ وہ بت قبیلہ تعقیف کا تھا کہ انکا طواف کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ لالت مردہ کا اور عزی عورت کا اور  
 منات ایک بت تھا حرم سے چہ میل دور اور بعض کہتے ہیں کہ یہ بتیں بتیں خنجر کے اور کعبہ میں کھرتے تھے کہ کے لوگ پرستش انکی کرتے تھے اور بعضوں میں آیت ہے  
 کہ جو دہم پہلو کی کا فر و بتوں کے حال سے کہ چہ نفع اور ضرر یہ بتیں سکتی ہیں رگ ان کا فر و نکاح یہ تھا کہ جن یا ملائکہ جو انکے اندر ہیں وہ خدا کی بینیاں میں انکی

عبادت ہو کر تھے مگر یہ سفارشیں مگر خدا سے اور باوجود اس حال میں کہ یہ حکم اگر دیکھ کر کسی پیدا ہوئی تھی تو اس کو مار ڈالتے تھے اور یہاں تک کہ وہ کوئی نہیں  
 رکھتے تھے دیکھ کر تو اس کو عیب جان کر اور جو کہ عیب چھپے ہو اب اس کو خدا کی طرف سے مقرر کرتے ہیں ایتالی انکار کرنا ہو کہ **الکفر الذکر الاکبر**  
 کیا وہ تمہارے فرزند نہیں ہے اور وہ اس کے فرزند اور بچہ کہتی ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ تم کو دیکھ کر جو عیب جانتے ہو اور اس میں سے تم کو شرمی غیرت کہتے ہو کہ  
 وہ تمہارے بھائی پیدا ہوں لیکن نکولات اور سنات اور عزیزی کو خدا کے شر کے لئے ہو اور خدا کا نام بہر بولتے ہو **ذات اذا یقیمہ وقت قسیمہ**  
**ضیائی** ایک تقسیم بنام دست و ظلم اور جو کہ اس کے جیسے عدالت نہیں ہے اس کے جو کہ بہر ہی اس کو توبہ واسطے اختیار کرتے ہو اور جو کہ عیب اور عیب  
 اس کو خدا کی طرف سے مقرر کرتے ہو اور اس کے اس قول کے خلاف نہ ہو کہ **ان ہی** نہیں ہیں وہ بت کہ جس کو تم پناہ قرار دیتے ہو **لا اسماء مکرر**  
 چند کہ **سمیتموہا انکم** تمام رکھ لیا یہی کہنے والا ہے اور **اباؤکم** اور بایوں تمہارے کہ وہ فقط نام ہیں اور حقیقت میں وہ کچھ نہیں ہیں  
 اور یہی ان کا نام ہے اور خدائی کے معنی سے وہ بالکل غالی ہیں **ما انزل اللہ** لکھا نہیں نازل کی یہی کہنے والا ہے اس نام رکھنے کے  
**سلطان** کسی حجت اور دلیل کی جانب اس نام رکھنے کی صحت پر تمہاری پاس مبنی دلیل نہیں ہے کہ اس کو دست و ظلم اور عیب کہتے ہیں  
 مخالف کو مغلوب کر دیکھ نام رکھنا محض تمہاری نفسوں کی خواہش ہے یہ بدعت اولیوں کے اور فرما **ان یتبعون** نہیں جیروی  
 جوتے ہیں کفار ان تونکی پرستش میں **الا الظن** گمان کی یعنی جہاں تونکی پرستش کرتے ہیں وہ غلطو کی شفاعت کا کہتے ہیں یہی شخص  
 ایک ہم سے تمہارے دلیل کے **وما ھو الا نفس** اور نہیں جیروی ہے میں مگر انجیر کی کہ خوشی کے میں نفس نکلو اور جیرو کی کوئی طبیعت  
 جاتی ہے **ولقد جاء ہم** اور نہ تھیں آئی ہو ان کے پاس میں **انہم الھدی** پروردگار ان کو کی طرف سے ہدایت یعنی سببیت کا  
 کہ وہ پیغمبر اور کائنات کے راہ حق کو ہدایت دے گی اور رہنمائی کرے گی اس امر کی کہ بت لیاقت جو ہوئی اور شفاعت کی ہوئی نہیں کہتی ہیں اور  
 عبادت سوا خدا کے کیسی وانہیں ہے اور بعد اس کے واسطے انکار آرزو شفاعت ان تونکی فرماتا ہے **اولا انسان** کیا وہ انسان کے ہے یعنی کیا  
 وہ اس کا فریضہ ہے **ما ھو الا نفس** جو کہ آرزو کرے وہ جیرو نہیں ہے اس کے جو کہ آرزو کرے وہ کا فر کہ بت انکی شفاعت کریں یا یہ کہ آرزو کرتے ہیں کہ  
 لکن جبت لی بی ان لی عندہ لکھنی یعنی لہذا اگر بھروں میں طرف پروردگار اپنی کے تو تحقیق کے میں فرزدیک اس کے لہذا نیکوی ہے اور یا یہ کہ آرزو کریں کہ  
**اولا انزل ہذا القرآن علی رجل من انہرین عظیم** اور کیوں نہیں نازل کیا گیا یہ قرآن اور پھر ایک دوسرے دونوں کیوں کیا اور طائف میں سے کہ بزرگ ہو وہ  
 مراد اور یا یہ کہ آرزو کریں کہ لا دین مالا ولدا یعنی لہذا بوجاؤں میں مال اور اولاد یہ سب جو نہیں آرزو کریں ان کو باطل ہیں اور نہیں ہے  
 جو آرزو کرے وہ کریں یہاں سے ایسی رزویں ولید بن مغیرہ کی شخص **فللہ الاخر** بظاہر اس کے خدا کے یہ ملک آخرت کا **والاولی** اور دنیا  
 جو کہ پہلے ملک میں ہے اور جس کو طائف نے بھی پہلے کی حکومت نہیں لیکن یہی شخص ملک کسی جیرو نہیں ہے تاہی مگر اس کے نام سے تو وہی قول کی تائید فرماتا ہے  
**وکر من ملک فی السموات** اور بہت قریب آسمانوں میں کہ مشرکین انکی شفاعت کی یہی کہتے ہیں **لا یغنی شفاعتہم**  
 نہیں ہے پروا کرتی ہے اور نہیں فائدہ بخشی ہے شفاعت انکی **تشیء کسی چیز کو لا من بعد ان یتاذن اللہ** مگر بعد اس کے کہ ان کے  
 خدا شفاعت کرے **لا یمن** جیستہ اس کے واسطے جس شخص کے کہ چاہے فرشتوں میں سے کہ وہ شفاعت کرے اور وہی نہیں ہے بلکہ اس شخص کی **وکر فی** اور پسند  
 کرے کہ انکی شفاعت ہو اور مصلحت انکی شفاعت کرے یہی کہتے ہیں جس وقت کہ ملائکہ باوجود اس میں تہ اور فقر کے بدون ان کے کسی شفاعت نہ کرتے ہوں  
 پس یہ نہایت سبب اور دلیل اور رخا ہیں کیونکہ لیاقت شفاعت کی باوجود اس کے نہیں کہنے اور ان کفار کی دوست میں فرماتا ہے کہ  
**ان الذین لا یؤمنون بالآخرۃ** تحقیق جو لوگ نہیں مانتے ہیں سائنہ آخرت اور غلطو نہیں کہتی وہ بارہ زندقہ ہونیکا اور خدا کے لئے کا  
**لیسمون الملائکہ** تمہارا کہتے ہیں وہ فرشتوں کا تسمیہ **الا انہ** نام رکھنا مادہ کا یعنی کہتے ہیں کہ ملائکہ خدا کی مشایخ ہیں **واللہ**  
 اور نہیں ہے اس کے ساتھ انجیر کے کہتے ہیں ملائکہ کو مادہ میں **علم کوئی علم اور یقین ان یتبعون الا الظن** یہی نہیں جیروی ہے

۱۲۵







تشیبوا لا ادعوا ان لہما آخر ولا اخذ من هذا ویاتین تبارک وعلیم کہ جس کو بھی تہمت لگا کر کہتا تھا حاصل یہ کہ خدا تعالیٰ فرماتا کہ کیا تم کو خبر نہیں دی گئی کہ میں  
 ام کی کہ جو ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں ہا وہ اگلا تو سر واز مساقہ فیہ ہے کہ نہیں اٹھاتا ہے کوئی نفس اٹھاتا ہوا لاؤ اس آخری بوجہ گناہ  
 دوسرے نفس کا یعنی قہر آدمی کو گناہ کا کسی سے بغض نہیں ہوتا ہے جو شخص گناہ کرتا ہے ایک کو نہیں گناہ کی سزا ہوتی ہے دوسرے کو اور منقول ہے کہ حضرت نوح کے  
 زمانہ کے بعد حضرت ابراہیم کے زمانہ تک اس مانہ کے ظالم لوگوں کی یہ عادت تھی کہ باب کو بیٹے کے گناہ میں اقربہائی کو بہائی کے گناہ میں اوغلام  
 کو شکار آفکے گناہ میں اس طرح قہر کو قہر ہوئی بعض میں گفتار کر کے سزا دیتی تھے اور قصاص لیتی تھیں جو قہر قہر تھا تعالیٰ نے ابراہیم پر صحیفہ  
 نازل کیا اور اس میں بیان کیا کہ ولا نز وازرة و زر خرتی تو یہ وقت ابراہیم نے لوگوں میں عمل سے منع کیا وان لیس لہا شہادان اور  
 یہ کہ نہیں دیکھا آدمی کے اٹھا سٹھی مگر ثواب نیچے کا کہ کوشش کی کہ اسے یعنی جیسے کسی کو دوسرے کے گناہ میں نہیں لگتے ہر ایسی ہی تھا کوشش  
 کا اسکے غیر کو نہیں تیری ہی کتابوں میں ابراہیم اور موسیٰ کے ہر اور میت کو جو اب کسی مذہب کے نیک عمل کا پیچھا تھا وہی مذہب کے نیک عمل کو لاوا  
 ثواب پیچھا میت کا نام ہے حکم میں تھا ہر میت کی طرف سے باعتبار شریعت کے پس جب کہ کوئل کرنا والا اور نابالہ روکیل کے عمل نہایت سے  
 ثواب پاتا ہر ایسے ہی میت ثواب پاتی ہے جو کوئی کہ وہ اس کے نیت عمل کی کرے اور بیٹھے کہی ہیں کہ دوسرے کی عمل کے ثواب پیچھے کا حکم خاص قسط  
 قوم ابراہیم اور موسیٰ کے ہر اور میت کو جو مذہب سے پیغمبر کی دوسرے کی سی ہے ثواب پاتے ہے اور یہ بھی کتابوں میں ابراہیم اور موسیٰ کے مذکورہ و ان  
 سنجیدہ اور تحقیق کوشش اپنی یعنی آدمی عمل پناہ کو دیکھا اس کے ہی کی ہر سنو ف یولیٰ قریب ہے کہ دکھلایا جا اپنی اعمال کے ترازو میں  
 جز کے روز تقوٰی کے ثواب پھر ملا دیا جاوے اس سے کالئے اے الا و فی ہ بلا ہوا موافق عمل کے اور الجہم انصوب بن عافص ہے یعنی  
 بالجہم الا و فی او مفعول مطلق بھی ہو سکتا ہے اور فعلی ہے یعنی ضمیر میں لکھا ہے کہ عبد اللہ طہارہ والی خراسان کا تھا ابراہیم بن فضل کو طلب کیا  
 اور بتو وہ آیا تو اس کے گناہ کے حکم میں اس میں قرآن کی نہایت مشکل معلوم ہوتی ہیں ان کو حل کرنا چاہا تو اول تو فاصح من الندا میں یعنی پس ہو گیا وہ  
 قابل ہشیاں ہوئی اور وہیں سے جس وقت ہشیاں گناہ سے سبب شش اور حضرت کا ہو چنانچہ اندم توبہ ہشیاں لالت تہا تو اس کو سوا تو توبہ ہی قبول نہوی  
 اور سختی غضب مذمت کا کیوں ہوا وہ اور دوسری آیت وان لیس الانسان الا ما سئل بس ضعاف ضعاف کیا جبر یعنی خدا فرماتا ہے کہ  
 عمل چند و چند زیادہ ہزاروں کا اور اس آیت کا ظاہر تو یہ ہے بلا موافق عمل کے ہر ملکا اور اس سے زیادہ ملکا اور تیسری آیت کل ہم ہونی شان  
 یعنی ہر دن ہر ایک شان کے اور پیدا کرنے اور مشغول ہونے اور ثابت کرنے اور سنا ایک ملکہ کے ہر اور یہ مخالف پیش کے ہر کف اہم با ہو کا بن یعنی  
 خشک ہو گیا قلم لکھنے سے پہلے کہ جو ہر نیوالی ہوا جو کچھ ہوئی الا تھا کو قلم لکھ چکا اب نہیں ہو سکتا حسین بن فضل نے جواب دیا کہ مذمت قابل  
 کی باس کے قتل کے نہ تھی بلکہ اس کو بدن کے اٹھانے پر تھوڑا ریہ کہ اس شریعت میں نہایت سبب ہے کہ نہ تھی بلکہ یہ خاص قسط ہر میت کو  
 کے ہر سبب کت خاتم الانبیاء کے اور وان لیس الانسان الا ما سئل موافق عمل کے فرمایا ہوا و ضعاف ضعاف باعتبار فضل او کدہ کے ہر اور  
 مراو حدیث جہا اہم با ہو کا بن ہر یہ کہ ہر لزل کے صفد حکم کیا اور تفریک کے آئندہ کو ملا و زو وقت فلانام ہر کو کا موافق مصلحت ہر روز کلور  
 ہر وقت کے اور بعد کو موافق اس کو عمل کرتا ہے ہر وقت اور ہر ساعت قیامت تک اس طرح کرتا جائیگا بس حدیث مخالف آیت کے نہوی عبد اللہ ہر  
 ہر جانے بہت پیچیدہ کیا اور حسین بن فضل کی تعریف کی ہوا اس کو اور منہ پر بوسہ دیا اور بعضا طرح سے بھی جواب دیتے ہیں وان الی  
 لیک المنہیٰ اور تحقیق طرف پروردگار تبارک و تعالیٰ کی ہے اتہا اور رجوع تمام مخلوق کی اور یہ بھی ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں ہے یعنی بعد قطع  
 پہلے عمل کے خدا کی طرف بھرنے کا ہونا کہ ہر ایک کو موافق عمل نیک اور بد کے جزا دیو اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اس کو یہ ہیں جسے کلام خدا  
 کی اس سے ہر ایسے ہی نہایت خاص کی بھی اسی سے ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ کہ اتہا فکر کثیف الکی ہے یعنی قوت فکر یہ ہر ہر کی فکر کر کے قدرت  
 رکھتی ہے لیکن جو وقت اس تک پہنچتی ہے تو حیران ہوتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے چنانچہ سوچنے لگنے فرمایا ہے کہ نہیں چاہئے فکر کرنا پروردگار میں اور

فرمایا ہے کہ فکر کرو تم خدائی نعمتوں میں نہ فکر کرو تم ذات خدا میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جس کو کلامِ مثنوی بطرفِ خدا کے پس بھجواؤ اور دامن سے گزرجاؤ اور بعد ازاں فرمایا کہ بسفرِ زندہ آدم اگر کوئی زندہ تیر دل کا تو ہے وہ سیرِ نبوی اور گویا خبرِ خدا و سرورِ اخ سوئی کے تیری آنکھ پر واقع ہو تو تیری آنکھ کی روشنی کو پوشیدہ کر دو اور تو چاہتا ہے کہ ہر مل اور کچھ سے بچانے اور سچا ملکوں کے پہاڑ نر زمین کے اور جس وقت فکر کرنا حقیقت میں اس کی مخلوقات کو دشوار ہو تو پس ذات میں ان مخلوقات کے بطریقِ اولیٰ دشوار ہو گا اور اگر سچا رویت ہے کہ ایک دوزخ میں صلح میں تشریف لے گئے اور صاحب سے پوچھا کہ تم کس فکر میں ہو کہا کہ ذاتِ خدا میں ہم فکر کرتے ہیں یا کہ اس کی خلقت میں فکر کرو اور ہمیں فکر سے کوئی تمہارا اس کی حقیقت کو نہ پہنچا اور بعد ازاں فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ساتھ ہمارے نکلے پیدا کیا ہے اور ہر ایک آسمان سے دیکھتا ہے ہر ایک پائینوں کی راہ کا فاصلہ ہے اور دل ہر آسمان کا پائینوں کی راہ کا ہے اور تو پس آسمان پر ایک فرمایا کہ گھراؤ نکسا تو پس میں کے نیچے سے ساتویں آسمان کے آگے اور میں دیکھتا ہوں ایتالی کا ایک شہر ہے کہ پانی اسے ریا کا آگے گئے تک بھی نہیں ہے اور سطحِ ساتویں زمینوں کو پیدا کیا ہے پس تم ان عجیب و غریب فکر یوں اور مخلوقات خدا میں فکر کرو کہ پید کر سکا کے وجود کی طرف راہ بجاؤ اور اس کی حقیقت میں فکر سے گرد اور پھلی بہ ایم اور مثنوی کی کتابوں میں فرمایا کہ **وَ اِنَّهُ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَارُ** اور رلاتا ہے ہوا کو کہ باعثِ خلق اور پیدا کرنے ہستی اور رونیکا وہ ہے اس لئے کہ سرور اور عزت کے سبب ہوا گر یہ کا یہ وہ ایک جان سے ہے اور زندہ اور گر یہ خود کا فاضل نہیں ہے ورنہ زندہ ہر امر اور نہی ان دونوں کی جاری نہ کرتا اور نہ فرماتا کہ فلینکھوا قلیدا ولیکھوا اکثر اور نہ فرماتا کہ لکنکھون لکنکھون من اتم سامدون اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ رلاتا ہے آسمان کے مینہ سے اور ہنسنا ہے زمین کو زمین کی اور دختوں سے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ ہنسنا ہے ہشتیوں کے ہشت میں رلاتا ہے دوزخ کو دوزخ میں اور کہتے ہیں کہ ایک ہنسی نے بعد ہستی اس کے مگر ہنسی علیہ السلام کہہ کہ ہنسنا اور رلاتا حکیموں کا کام نہیں ہے حضرت میر نے فرمایا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ خدا ابر کو رلاتا ہے مینہ سے اور بلع کو ہنسنا ہے اور کہلاتا ہے ہر طرح کے پہلوؤں کے اور عارفوں کے دلوں کے معرفت کے اقبال ہو ہنسنا ہے اور کافروں کو کفر کی حق سے رلاتا ہے **وَ اِنَّهُ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَارُ** اور تحقیق وہی خدا مارتا ہے و احببنا او جلتا ہے یعنی قادر مود اور زندہ کرنے پر ہی ہر چیز قاتل مقتول کی بنیاد کو اور شکل کو بگاڑ دیتا ہے لیکن موت جو مقتول کو مائل ہوتی ہے وہ خدا ہی کا فعل ہے موافق عادت کے پس مارتا وقت اجل کے اور زندہ کرتا ہے قیامت میں زندہ کرے گا **وَ اِنَّهُ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَارُ** اور تحقیق کہ وہ خدا ہی خالق **الزَّوْجَانِ** پیدا کرتا ہے آدمی سے اور سوا انکو اور حیوانات کو دو قسم کو **الذَّكَرُ وَالْاُنْثَى** مگر وہ کو **مِنْ نُّطْفَةٍ** نطفہ سے یعنی آبِ نسی ہو کر اور مادہ کی **اِذَا السَّمَاءُ فَجَتْ شَجَارًا** جس وقت کہ جدا کیا دہی نہی کو کو کر اور مادہ کی بچہ دان میں ہر گزائی بجا اور آدم اور جو اس حکم سے خارج ہیں ان کہتے ہیں کہ نطفوں کا ہنسنا ہے اور اولہ خون نطفہ بنکر دماغ میں جاتا ہے اور پس گل میں ہوتا ہے کہ جسکو درید کہتے ہیں اور بعد ازاں پشت کے ہر دوں میں آتا ہے اور ایک ایک مہرہ میں گزر کر اوفان کے دو جانب میں و گیس ہیں ہاں کہ ٹھیرتا ہے اور وہ سفید ہوتا ہے اور عورت کی ہی سینہ میں آرتی ہے **وَ اَنْتَ عَلَيْكَ اَتَّخِذُ** کہ او پر نہیں خدائے **الْاُنْثَى** پیدا کرنا دوسرا بعد میر کے قیامت میں اس کو وفا کرنے و جدہ جزا دینے ہو گا کہ خلاف کرنا وعدہ کی اس کی ذات میں نہیں ہے **وَ اِنَّهُ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَارُ** تو فکر کر دیتا ہے خرچ کرنے مانو کا **وَ اَقْلَنَ** اور مالدار کرتا ہے جمع کو گئے مانو کا کہ جسکو صرف نہیں کرتے ہیں اور جمع کر کے کہتے ہیں جناب میر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تو فکر کر لے جو آدمی کو اس کی معیشت اور راضی کرنا ہے تو اس کو کس جو کہ وہ اپنی بات سے حق کے کہتا ہے **وَ اِنَّهُ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَارُ** اور تحقیق کہ وہ خدا ہے **الشَّعْبُ** کے وہی ہر پور و گام شری تار کا اور وہ ایک تار ہے کہ قریش اور ایک قوم عرب کی اس کی پریش کرتی تھی اور آخر شہر کے مکتا ہی اور کہتے ہیں کہ مراد اس شعر کی یہ ہے کہ وہ مادہ کے ہے شری شامی سے اور مصلحتوں کے تمام میں کر کے بیان کرنا بطلانِ حرام کا ہے جو وہ کی پریش کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس کی سب سے پریش کرتے ہیں کہ





وہ فلاں وقت ہلے گا کہ سو خدا کے ایک وقت پر کیا اطلاع نہیں اور اس کے منکر کو بخاک تباہ اور کھٹا کہ **اقین هذا الحديث** کیا پس  
 ان کے اور اس کے کہ وہ قرآن **لعبون** لا تعجب کہ ہوتا رہو گارے **وتضحكون** اور ہنسی ہو تم ہنسا کر کے **ولا تبكون**  
 اور نہیں مرنے ہو تم خوف سے اس خدا کے کہ جس کا اس میں وعدہ مذکور ہے اور ان گناہوں کے جو کہ منہ صاوری ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہر کس پر اور  
 حدیث وہ خبریں پہلی ہیں یعنی ان خبروں کو سن کر تعجب کیے نہ ہو اور نہ ہنسنے ہو اور نہ روتے نہیں ہوسکتے کہ کہی خبر وہ واقع ہو جائیں **لنترسنا من**  
 اور تم بازی نہ کرو اور غفلت نہ کرو کہ جس وقت قرآن پڑھا جاتا تھا تو مشرکین گنا شروع کرتے تھے تاکہ لوگوں کو اس کے سننے سے باز رکھیں اور حضرت  
 ام سلمہ سے روایت ہے کہ جب وہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ وہ عمار اور صہیب وغیرہ کہہ رہے تھے کہ آواز الگ کر یہ کی بلند ہوئی اور جس وقت سوچنا آواز  
 انکو روکی سنی تو روکے اور صہیب بھی رونے شروع کیا اور سوچنا فرمایا کہ دفع میں بن جائیگا وہ شخص خوف خدا سے دنیا میں دیکھا اور بہشت میں  
 نہ جائیگا وہ شخص حد گزیرے گا اور گناہوں پر صرار کرے گا اور اگر تم گناہ کرو تو خدا تعالیٰ ایک قوم پیدا کرے کہ وہ گناہ کریں اور سب کو گریہ  
 کرینگے گناہوں اور خطاؤں انکو بخشے اور بہشت میں انکو لے جائے اور منقول ہے کہ بعد نازل ہوا ہے کہ پھر سوچنا کو سینے خندان دیکھا اور زاری کر  
 خشوع اور خضوع جو موجب تنکاری کا عذاب ہے سو اس کے بعد سجدہ کرنا حکم دیا ہے کہ باعث خوارگی و ذلت نفس کا ہے اور فرمایا ہے کہ  
**فاسجدوا لله واعبدوا** پس سجدہ کرو تم خاص اس کو خدا کے اور پرستش کرو تم انکو نیت خالص سے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ سوچنا بلند  
 اس ایک سجدہ کیا اور ہر مذہب میں یہ آیت کا سجدہ جب ہمارے سورہ چار سو تو انکم میں سے **سورة القمرا** یہ سورہ کی اور اس میں چتر  
 آتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی سورہ قمرت کو پڑھے خدا تعالیٰ انکو قبر میں سے بہشت کے نافہ پر سوار کرے گا لیکن  
**بسم الله الرحمن الرحيم** کہتے ہیں کہ پھر قریش سوچنا سے معجزہ طلب کیا حضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور انکی یہ آیت نازل ہوئی  
**اقربت الساعة** نزدیک کی قیامت **والسحق القمرا** اور صبح کیا چاند اور قیامت کو ساعت ہو فرمایا ہے کہ وہ اک ساعت  
 کی درازی میں قائم ہو جائیگی اور چاند کا بھٹ کر دو ٹکڑے ہونا قیامت کے نزدیک ہو چکی علامتوں میں سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چاند کے ٹکر قیامت  
 میں ہوگا اور یہی مراد ہے خدا تعالیٰ کے قول سے اور حضرت نے زمانہ میں چاند کے ٹکر نہ ہوئے لیکن یہ قول باوجود قلیل اور نادر ہے انکو قابل کے نہایت  
 ضعیف ہے سو اس کو دو ٹکڑے ہونا چاند کا ہمارے حضرت کے متواتر باتیں ہیں اور کثر صحابہ اور تابعین نے اسکو نقل کیا مثل ابن مسعود اور انس بن مالک  
 اور خدیفہ بن لیث اور ابن عمر اور ابن عباس اور جیسر بن مطعم اور روایات اہلبیت نے ہر حالت کرتی ہیں اور معمر بن کا بلکہ کل اہل اسلام کا اجماع ہے  
 اور اسکو مخالف کا قول شام میں نہیں ہو اس کو کہ مشہور ہونا شق قمر کا درمیان صحابہ کے انکو مخالف کے قول کو رد کرتے ہیں اور ابن عباس سے  
 روایت ہے کہ مشرکین سوچنا کی خدمت میں جمع ہوئے اور کہا کہ اگر تو راست ہے تو چاند کو دو ٹکڑے کر دیں یا سوچنا کے کہ اگر میں چاند کے ٹکر  
 کر دوں تو تم ایمان لانے کو کہہ کہ ہم ایمان لانے کے اور وہ رات جو وہیں تھی کہ جب چاند پورا اور کامل ہوتا ہے سوچنا پوری روگاہ سے سوال کیا  
 چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا خدا تعالیٰ نے چاند کو حضرت کے حکم میں کیا حضرت نے اپنی اگلی سے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور سوچنا حضرت نے آواز دی ہو فلاں  
 اور فلاں گواہ ہو تم اور بعد انکہ کہہ کہ محمد نے ہم پر جادو کیا ہے اور منقول ہے کہ ابو جہل اور ایک یہودی ایک شب سوچنا کے پاس آئے اور وہ جنہوں  
 شب تھی ابو جہل نے کہا کہ اے محمد موافق اپنی دعویٰ کی معجزہ دکھاؤ کہ وہ نہ ستر تلوار فاکر دیکھا حضرت نے فرمایا کیا چاہتا ابو جہل نے کہ ہودی ہو چکا وہ کونسا  
 اس کو کہ آدمی کی قدرت باہری اور آدمی انکو نہیں سکتا اور اپنے جیب سے ہت پکھتا تھا اور سچا تھا کہ کیا ابو جہل اور وہ یہودی کہتا تھا کہ محمد کو جادو  
 اور جو کچھ اس سوال کے تامل جادو کوٹے انکو دکھاتا ہے کہ جس کے چاند کے ٹکر کر دے اس کو کہ جادو تان برائے نہیں ہے اور جادو گر و کادو ہاں دخل  
 نہیں ہے اگر چاند کے ٹکر کرے وہ حاضر ہوگا تو اسکو قتل کر ابو جہل نے کہا کہ اے محمد ہاں وہ چاند کے ٹکر کرانی اگلی حضرت نے دعا کی اور اسکی چاند  
 کی طرف اشارہ کیا وہ دو ٹکر ہو گیا ایک ٹکر تو اپنی جگہ قائم رہا اور دوسرا ٹکر جدا ہو کر اگلے فک جا ٹھہرا ابو جہل نے کہا کہ ان دو ٹکر و ٹکر و ٹکر و ٹکر

سورة القمرا

معجزہ حق

[illegible]



[illegible]



ساتھ اور اٹھ دن اور کتبہ ہیں وہ روز چہاں نہ کا تھا اور کتبہ ہیں ابصر کے آخر کا چہاں نہ تھا اور کتبہ ہیں کہ طرح کی سخت تھی ہوا کہ نزع الناسل  
اٹھاتے تھے اسی کو ان کی جگہ پر آؤں قول ہے کہ وہ لوگ قتل کئے آئے عذاب کے پہاڑوں کا رول اور کہوں ہیں چاہے اور ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو بغل میں لیا  
اور ایک شخص سے دوسرے شخص سے چٹ گیا اور ہیں ان سب ہائے کھار کر باہر ڈال دیا اور رویت کے حقیقت ہوا چنانچہ عکبہ انوساں آدمی قوم عاد کے  
قریبوں اور رشتہ داروں میں کہ بہت جیم اور فریب تھے عمر بن خلدو اور عارث بن خلدو اور سلطان و خلیان غیر نے اپنی عیال کو پہاڑ کا غاریوں میں شیدہ کیا  
اور خود وہیں کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے تاکہ ہوا کو دفع کریں اور غار میں نہ جانے کیوں جہنم میں جاتی تھیں اور ایک آدمی کو غار میں سے نکال کر ہینک دیا اور  
سراکے بھاڑا مارتی تھی بہانہ کہ سب کچھ اور یہ حال تھا کہ لا شو کا کہ گانہم گوراکہ وہ انجاز نخل لڑکچہ کے تھے لمبے لمبے  
منقعرہ جڑے اگڑے ہونے زمین پر رہتے اور نکل کر لکھنا صفت نخل کا کہ وہ منٹ ہی باعتبار لفظ کے ہوا اور عجز نخل کا وہ یہ میں باعتبار منی کے ہوا کہتے  
ہیں تشبیہ کی کچھ کے درختوں سے کہ ہوا اور نکل کر لکھنا صفت نخل کا کہ وہ منٹ ہی باعتبار لفظ کے ہوا اور عجز نخل کا وہ یہ میں باعتبار منی کے ہوا کہتے  
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام روایت ہے کہ وہ ہوا اکھاڑی تھی ان کو کو ان کو مقاموں میں سے اور ان کا کہ زمین پر رہتے تھے پس گوراکہ زمین کی ٹوٹ کے سر اٹکائے  
بدنوں سے جدا ہو گئے **فکیف کان عذابی** پس کیونکر عذاب کا نام لیا گوراکہ اور ڈرانا سہرا اور کر لانا سہرا سہرا ہوا ان کے ہے  
اور بعض کہتے ہیں ہوا تو وہ عذاب بلکہ ہوا اور دوسرا وہ عذاب عقی کے **وَلَقَدْ يَسَّنَّ الْقُرْآنَ** اور لہجہ تحقیق آسان کیا جیسے قرآن کو  
**لِللَّكْرِ** وہ لہجہ فصیح بنیے یا وہ لہجہ کر کے **فهل یمن** کہیں کوئی نصیحت بڑی نوا لاہی کہ اس سے نصیحت کے جو کد بت نمود جہلا یا  
منو کی قوم نے حضرت صالحؑ کو ان کی سبکی بالندہ مساتہ ڈال کر یعنی جن سے بدوہ تھے ہنگو جہلا یا اور یا سادہ نصیحتوں کے تکذیب کی دلائل تھیں کہ  
جہلا یا اور یا تکذیب کی انہوں نے سادہ رسول کے ہوا کہ ایک سول کا جہلا یا ایسا جیسے سے لہو کو جہلا یا اور ان میں سے ایک صحابہ تھے **فَقَالُوا**  
**أَكْثَرُكُمْ** پس کہا انہوں نے کیا آدمی کہ میں نے ہماری جنس سے **وَاحِدٌ** ایک نہ کہ تینوں کے بدبہ اور نوت نہیں کہتا ہی نلیعہ بیوی کیس ہم  
انکی اور شہر مفعول واقع ہوا فعل مقدس کا اور وہ منہج ہوا تو تفسیر تہا ہی منہج کہ بعد اس کے مذکور ہے اور واحد صفت تشریح کی ہوا اور یہ متہم انہاری ہی یعنی ہم  
بیرونی کو یہ کہیں شخص کی کہ وہ مثل ہمارے ہوا کوئی فضیلت و برتری نہ ہوگی انکو ہم نہیں اور اگر ہم بیرونی کی **إِنَّا إِذَا خَشَقْنَا سَمْعَهُ** ہم ہوتے **لَفَضْلٌ**  
**وَسُخْرٍ** لہجہ سچ گرا ہی و ساگوں جہلا یا ہوگی ہیں یہ کلام حضرت صالحؑ کا تھا کہ انہوں نے بی قوم کو کہا تھا کہ اگر میری بیرونی کو کو تو طریق حق سے گمراہ ہو گے اور  
آخر میں آتش سوزاں سے جل گئے ان لوگوں کو انکو کلام کو نہیں سن آت یا اور کہا کہ اگر ہم انکی بیرونی کو کہی تو گمراہ جانینگے اور انگوں میں جہلا یا اور بعض کہتے ہیں جہلا یا  
یعنی انحراف کی ہے یا جو کہ طریق سے اور سحر یعنی جنوں یعنی اگر بیرونی انکی کہیں اپنی باؤں کے طریق سے ہم منحرف ہو گئے ہوں اور انہوں کے عقل سے ہار گئے  
ہوں اور سول کے قمار ہوئے کہ ان لوگوں کے **عَالِفٌ** **الَّذِينَ كُنْ عَلَيْهِ** کیا فال لایا ہی نہ کہ معنی حی و ہر بکر **مِنْ يَكِينِنَا** درمیان ہمارے  
اور حال ہے کہ درمیان ہمارے اولاد اور زیادہ لائق پا جاتے ہیں بلکہ وہ **كَذَّابٌ** **أَشْرٌ** دروغ و بدبند ہوا یہ بات نہیں ہے کہ جو  
وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں غیر ہوں اور جانتا ہے کہ اس دعویٰ کو جو سچ ہے ہر باری بزرگی اور بلندی پیدا کرے حق تعالیٰ وہ لوگوں کے انکو قول کے عذاب سے انکو ڈراتا ہے کہ  
**يَسْبَعُ لَكُمْ** غلہ آفرین کے جاننے کے وہ کل کو کہ عذاب ہر نازل ہوا جیسے قیامت کے روز اور اب ان علوہ ہر کے ستون پر تھا ہمارے مخاطب کا بیسٹ یعنی  
جانو کے محل کو قیامت کے روز **مِنْ الْكَذَّابِ** **الَّذِينَ كُنْ عَلَيْهِ** کو ان کے دروغ و بدبند یعنی آخر کو انکو خاتمہ پر معلوم ہو گا کہ کذاب شہر صالح ہی یا وہ وقت  
نازل ہونے عذاب کے آتھہ قوم نمود صالح کو جہلا یا اور اس سے معجزہ طلب کیا کہ اس تہر میں انوشی کو نکال انہوں نے دعا کی خدا تعالیٰ نے تہر سے انوشی کو نکالا اور  
حضرت صالحؑ نے انہوں کو باہر بانی تہر کا ایک فریقہ بڑی اور ایک فریقہ اور تہر کا چوبیسویں اور دونوں کو یہ پانی کافی نہیں جو سکتا لیکن یہ انوشی جعفر بانی بیکلی  
ہتھیر یہ نمود وہ دیو کی اور انکو کوئی تار نہ دینا یہ سب طبع انہوں نے قبول کر لیں اس سے کہ خدا تعالیٰ بیان کیا ہے کہ **إِنَّا مَرْسِلُونَ السَّاقِدَ** تحقیق  
کہ ہم بھیجے گا انوشی کے بھیجے تہر سے نکال کر طرح سے کہ انہوں نے صالح سے درخواست کی تھی **فِتْنَةٌ** کہم وہ لوگوں کو کہ انکو کوئی تار نہ دینا یہ سب طبع انہوں نے قبول کر لیں اس سے کہ خدا تعالیٰ بیان کیا ہے کہ **إِنَّا مَرْسِلُونَ السَّاقِدَ** تحقیق

۱۰۰

حضرت صالح کی اوشی کا ذکر



سبب انکو عذاب کیا تھا اور رفتہ رفتہ مفعول واقع ہوا، اور بعد نکاحی انہی کے تہہ سے حضرت صالح کی طرف نکاح کیا کہ **فَاتَقَبُّمُ** بلکہ نکاح کر تو  
 انکا اوصاف اور دیکھو کہ وہ انہی کے سا کیارتے ہیں **وَاصْطَبْرُوا** اور صبر کرو انکو انرا رشتہ برادر کا عذاب پہنچا جلدی ستارہ پہلے وقت تفر  
 کے گئے **وَنَبِّئَهُمْ** اور خبر کرو انکو کہ **اِنَّ الْمَاءَ** تحقیق بانی چشمہ کا **قِسْمًا بَيْنَهُمْ** تقسیم کیا گیا ہے درمیان ان لوگوں اور  
 انہی کے کہ ایک روز وہ لوگ اور انکو مویشی ہوں ان کے روزہ روزہ انہی نقطہ پر **كُلُّ شَرَبٍ** ہر حصہ پینو کا اس بانی میں **مَحْضَرٌ** حاضر کیا گیا ہے  
 حصہ کے پاس یعنی وہ لوگ اور انہی اپنی نوکے روز حاضر ہوں انہی کی جہاں اور وہ دوسری کی نوبت میں داخل نہیں اور وہ انہی جسد ربانی پتی پتی  
 وہ دودھ دیتی تھی ان لوگوں کو دودھ کی کثرت کی جہت پانی کی حلیج نہ ہوتی تھی بانی کی جگہ نہ تھی دودھ کو نہ تھے اور اس تقسیم اور بات انکو کی طرح کا تھا  
**فَنَادُوا صَاحِبَهُمْ** یا اسے کہ وہ قیدار بن سالف تھا واسطہ پر کرنے انہی کے **فَتَعَاظِي** پس اس قیدار نے تلوار اپنی کو اوس  
 انہی کی رستہ پر لگی تاکہ انکو بچھا اور وقت انہی کی طرف سے ہی **تَوْفَعَصْرًا** پس ان کے لئے اسکو اور پہلے اس گزر گیا کہ باعث انہی کے قتل ہو سکے  
 دودھ میں تھیں شیر اور صدوق اور سبب تھا کہ صدوق اپنی چھان کے بیڑے میں ہر چ کو اپنے وصال کا وعدہ دیا تھا اور شیر نے ایک خیرانی نامزد  
 قیدار کے کی تھی وہ دونوں انہی کی رستہ پر پہنچے اور جب انہی بانی پیکر پھری تو اول مقصود کی طرف پہنچی انہی تیار رہا کہ اس تیر سے انہی کے پاؤں سے  
 لئے اور قیدار نے اپنی جگہ پر انہی کے پاؤں کو اور جب انہی زخم کے صدقہ گری تو انہی کے منکر کر کے لوگوں میں تقسیم کی اور بچہ ہکا کوہ صنوبر پر  
 ہکا ہکا داتا اور وہ انہی تھان کو چلا گیا اور بعد میں دیکر نہ بدلتا نزل ہوا **فَكَيْفَ كَانَتْ نَكَرَتُهَا** عذاب پیر اور انہی تیار  
 قوم شود کو **اِنَّ اَسْلَمْنَا عَلَيْهِمُ** تحقیق کہ پہنچا اپنے اور ان لوگوں کو **وَاَحَدٌ مِّنْهُمْ** ایک کو کہ وہ آواز جبریل کی تھی **فَكَانُوا** پس انکو وہ  
 لوگ قوم صالح کے ہیں ان کے صدقہ سے **كُفِّمُ** انہی کے منکر کر کے کوئی دیکھنا نہ خطیر کے گھاس جس جہر تیار  
 اور جس کے انکی گری لگتا ہو کہ یوں کھانا واسطہ خلاصہ یہ کہ وہ بعد ملاک منیکہ ریزہ ریزہ اور چور مر ہو گئی بانی گھاس خشک **وَلَقَدْ كِشَرْنَا**  
**الْقُرْآنَ** اور بہت تحقیق تھان کیلئے تو **اِنَّ لِلَّذِي** واسطہ نصیحت کرنے کے باخفا کر کے **فَقُلْ مِّنْ قَدَرٍ** پس کیا کوئی نصیحت کرے تو اللہ  
 کہ اس نصیحت کرنے کی **يَتَقَوْمٌ** لوط جیسا یا قوم لوط نے لوط کو اور تکذیب کے **بِالنَّارِ** ساتھ ڈرائے اور انکو نصیحت کرنے کو جو کوہ غایت  
 اور انہی تھان کو چلائے تھے **اِنَّ اَسْلَمْنَا** تحقیق ہم بھی علیہم **حَاصِبًا** اور انکو منہ بہر ہکا کہ تہہ انہی رستہ سے بہا نکالے ملاک یہ وہ **اِنَّ**  
**اَلْ** لوط کو لوگ لوط کے جگہ پہر امان لائے تھے وہ محفوظ ہوئے نہ فرمان تہہ سے اور وہ لوط کی بیٹیاں تھیں ان رستہ پر انکو تھے **مَجِيئًا** ہم نجات  
 دی ہو انکو اس عذاب سے **بِسَحَرٍ** سحر کے اور وہ جہاں حدیث کا تھا آخر شب میں کہ قوم لوط پر عذاب وقت نازل ہوا اور لوط کے لوگ جو کہ  
 پہنچے پہنچے **تَعْمَةً** من عندنا **وَاَحَدٌ مِّنْهُمْ** ایک ایسی یعنی کہ انکا ایک منہ لوط پر اور اس کے بیٹوں ایسی  
**مَجِيئًا** جہاں وہ ہیں ہم **مِنْ شُكْرٍ** شکر کی شکر کی ہائی نہ تو ہکا کہ وہ پہنچا پیچہ پیکار کرنا تو ہکا ہی اور انہی امان لائی وہ اور انکی فرمانبرداری کو قبول  
 کرے **وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ** اور بہت تحقیق فرمایا **اِنَّكُمْ بَطَلْتُمْ** سخت کرنے ہار کی عذاب کے **فَمَا سَرِقَ** پس شکر ان لوگوں  
**بِالنَّارِ** ساتھ ڈرائے یعنی جس سے ہو ڈرایا تھا ہکا انہوں نے یقین کیا **وَلَقَدْ اَوْدَوْا** اور بہت تحقیق طالب ہو وہ اس لوط سے  
**عَنْ ضَيْفِهِ** مہانوں اس سے یعنی انکو مہان وہ ملا کہ تھے اور جو بصوت انکو کوئی شکل بنائے تھے انکو لوط سے طلب کیا اور کہا کہ تو ان مہانوں کو اپنی ہمارے  
 حوالہ کر اور لوط نے انکو دینی سے نکال دیا اور اس میں بہت گشک و رسیان میں ہی آخر کو وہ لوگ دروازہ کو توڑ کر مکان کا اندر داخل ہو کر جس مکان میں  
 ملا کہ تھے وہاں چلے خدا فرماتا ہے کہ **فَصَلِّسْنَا** اس مادہ **اَعْيَبْنَاهُمْ** آنچھوٹائی کو کہ منہ کو انکی بر کر دیا گیا کہ انکو لگہ چہرہ پر کسی نہ ہوئی تھی کہتے  
 ہیں جبریل نے برضا ہوا انکو منہ پر مارا انہیں انکی بالکل جاتی رہیں انہی نشان انکا چہرہ پر باقی رہا پس ہائے **اِنَّا** اور حیران ہو کر گرتے تھے اور انکو تھے اور فریاد  
 کرتے تھے کہ لوط جادوگر کی قوم کو اپنی گھر میں لایا اور ہکو جادو اندھا کر دیا اور خدا فرماتا ہے کہ **اِنَّكُمْ بَطَلْتُمْ** سخت کرنے ہار کی عذاب کے **فَمَا سَرِقَ** پس شکر ان لوگوں



جو چیز سیدگی ہو وہ اندازہ کے ساتھ ہوا وہ ثابت نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا، یہاں تک کہ بندوں کے فعال بھی سنی پیدا ہوئے اور کل شئی منقسم  
 فعل متدرجہ کی تفسیر کیا ہے کہ بعد ازاں کوئی شئی اور حضرت صادق علیہ السلام منقول ہے کہ یہ آیتیں ان الجہن میں خلقناہ بقدر  
 کائنات قدر کے حق میں نازل ہوئی ہیں اور فرمایا کہ قدر مجوس سے اتنے کے ہیں وہ فرقہ وہ ہے کہ جو جہنم میں بندہ اپنے فعال کے صادر کردہ نفع و مطلق ہے اور  
 ہر طرح سے بندہ قدرت کو پہچانے اور اپنے بندہ کے فعال میں ہر طرح کا تعلق اور لگاؤ نہیں ہے اور فرمایا ہوا کہ **وَمَا أَهْلُهَا مِنْكُمْ** کہ تم ہمارا اپنے کردہ ہو کہ  
 جسکو ہم پیدا کرنا چاہیں **لَا وَاحِدَةً** مگر ایک کلمہ کہ وہ کلمہ کہ جس میں جو وقت جسے کسی چیز کو کہا کہ ہوا تو وہ ہی وقت بعد از مراد و مصل کے ہو جاتی ہے  
**كَلِمَةً بِالْبَصَرِ** مانند و بصر کے ساتھ آنکھ کے کہ آنکھ سے دیکھنے میں کچھ نہیں ہوتی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اس سے واقع ہونا یا مسک کا یعنی  
 اگر ہم چاہیں تو قیامت میں ایک لمحہ میں آئین بلکہ آتش بھی کم میں **وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا** اولیٰتہ تحقیق کہ ہلاک کیا ہے جسے ہزار سالوں میں **أَشْيَاءَ عَالَمٍ**  
 کو ہر ہر چیزوں میں تباہی کو کہ کفر و غناؤں میں ہل تباہ ہو **فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ** پس کیا کوئی نصیحت کرے یا لاہی تاکہ اس کا حال سکر نصیحت کرے  
**وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ** اور جو چیز کرنا چاہیں انکو یعنی جو کچھ کرنا چاہیں وہ لکھا ہوا ہے **فِي الزَّبْرِ** بیخ کنیا ہو کوئی عمل انہوں نے کیا کہ کچھ  
 وہ کرتے ہیں سب محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور اس میں ہر کتاب کی لوح محفوظ ہے **وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ** اور جو چیز کرنا چاہیں انکو یعنی جو کچھ کرنا چاہیں وہ لکھا ہوا ہے  
 اور جو چیز کرنا چاہیں انکو یعنی جو کچھ کرنا چاہیں وہ لکھا ہوا ہے **وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ** اور جو چیز کرنا چاہیں انکو یعنی جو کچھ کرنا چاہیں وہ لکھا ہوا ہے  
 پائینے اور بعد بیان نے حال کفر کے متقیوں پر ہر گاروں ذکر کرنا چاہنا فرمایا کہ **لَنْ لِّلْقَیْنِ** تحقیق یہ سب کرنا دنیا میں شکر اور کفر اور  
 گناہوں **فِي جَنَّاتٍ** بہشتوں کے ہو گئے **وَنَهَرٍ** اور نہروں اور نہروں کا لفظ اگر معرود آیا ہے گمراہوں سے جس میں کسی ہے اور وہ دودھ اور شراب  
 شہد او پانی کی ہوتی اور بعض نے نہروں کو بہشتوں کے فرائض اور شرف کے معنی میں کہتے ہیں یعنی ہر ایک آدمی بہشتوں میں ہوگا اور شرفی میں اور فرائض میں  
**فِي مَقْعَدٍ صَدَقَ** سچ جلس حق اور راست کے اور کان ہندیکہ کہ سب لغو اور بیہوشی اور گناہ کہ طرف منسوب کرنا ہوا حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ  
 حق تعالیٰ نے ان کان کو صدق فرمایا ہے اور صدق کا لفظ لکھا وصف بیان کیا ہے پس سچ صدق اور سچ کو کوئی نہیں ہے داخل نہ ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مکان  
 وہ کہ خدا تعالیٰ نے جگہ پر وعدہ کو رہت کر لکھا جو کہ اپنے دوستوں سے کیا تھا کہ اگر تم اعمال نیک کرو گے تو تم کو میں بہشت میں داخل کروں گا اس میں حدیث موافق ہے ہر گار آدمی  
 بہشت میں نہ کرے **عِنْدَ قَلِيلٍ** نزدیک سن دشاہ کہ پوشیدہ ہے جمیع خلقت پر ہر لکھا اور ہم میں روہم لکھا ہوا ہے عاجز ہیں **مَقْعَدٍ** مہر اور قوت  
 رکھنے والا طرح سے کہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ انکی قدر و ملک سے باہر ہو پس یاد ہے اس کو کونسا مرتبہ بزرگ ہوگا کہ جو انکی مرتبہ سے فہل و اعلیٰ ہوا و قریب مراد  
 نزدیک ہو خدا سے باعتبار مرتبہ کے ہونا باعتبار مکان کے پس یہ گار آدمی ہمیشہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہوگا کہ ہمیشہ ہر جہت پر گار کی نازل ہوتی ہوگی اور کہیں ہیں کہ  
 وہ بہشتی کہ مرتبہ انکا مرتبہ صدق ہو کہ ہوگا وہ ہر روز اس جگہ پر آئے گی اور قرآن سکر اور لذت کو کچھ اپنے ہر مکانوں میں چلا جائیگا اور منقول ہے کہ ایک روز حضرت  
 موسیٰ مناجات کی ہو چکے تھے اور ایک کھنڈ کے دروازہ پر پہنچے تو اس سے آواز دہنکی اور آہ و نالہ کی اسی جہت سے نکلا کہ تو دیکھا کہ کچھ درہنہ خاک پر پڑا ہوا ہے  
 اور ایک لپٹ لکھی ہے کہی ہے اور ایک کپڑے سے کہ وہ مثل ٹاش کے تھا پتھر کو پوشیدہ کیا ہے اور سو آگے اوچھو کے سب بن لکھا ہوا ہے **وَنَالَهُ كُرَّانًا** اور  
 نالہ میرے کہ کتنا حضرت موسیٰ انکو پاس گئی دیکھا کہ وہ میں پر پڑا ہوا تھا کہ ہوا تو میری بی بی تنہا ہی کو دیکھتا ہے اور میرے فراد قات کو تو جانتا ہے جس نے میری  
 یہ سکر مناجات کی ہو چکی ہے اور بعد مناجات ارادہ پھر کیا کیا تو خطاب پنچا پر دو گار کا کہ ہوا موسیٰ نے اپنے پیغام میں انکو کیوں نہیں پہنچایا اور حال اس کا ہے  
 کیوں نہیں میں کیا موسیٰ نے کہا کہ خداوند اتنا جانتا ہے کہ وہ اپنی تنہا ہی اور حشر کا ذکر نہ تھا اور شکایت اپنی فراد قات کی کرتا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر شئی انکو  
 میرا پہنچا دے گا کہ تو پہنچے گا کہ میں نے خلاف ہو گیا ہے **وَلَا تَقْرَبُ** کہ منشیق ہو تو فقیر نہیں ہے کہ میں نے سنا اور لکھا ہے کہ کسی جہت سے موسیٰ وہاں سے اس  
 درویش کے باطن کے اور اس کو سر کاٹھے اور پیغام خدا کا لکھا پہنچا یا ان کو نہیں کہ اس نے روئے لکھا کہ اس کا کلمہ ہند میری ہند تہہ کہ خدا میری بات کو سنو اور سکر کا جواب دے موسیٰ نے  
 اور گویا موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس آئے تاکہ انکو جاکر دفن میں جس وقت میں راہ میں حضرت موسیٰ پھر آئے تو وہ ایٹ جگہ کہ انکو زیرہ کھی تھی اور وہ کرائٹ کا جو سر رکھا تھا وہ

۳۱۰  
 درویش







اس عمل اور نشانیوں پر برابری ہر میں اور کئی زبانوں میں کسی میں کر داور میں ان کا لفظ کر سکتا ہے تاکہ کسی کے آباہی اور الہی اور نبی میں والارض وضعہا  
 اور زمین پر رکھا ہے انکو بانی پر لکھا اور خلق کے کہ یہ پھر میں چلیں پھر یہ تھا فاکہہ نیج اس میں کہ میں والارض اور زمین  
 درخت ہیں ذات الکریم صاحب غنوں کی یعنی خوشن الیاں ہیں اور خراج بنک خش نہیں تو غلاف میں تھا اور وہ غلاف چیز ہے کہ جس میں  
 کچھ کچھ ہو جاتا ہے ہر خصوصیت خرا کے ذکر کی اسکی فضیلت و اعلیٰ ہے نہان کے مشابہت کی جہت سے اسکی کیسے نہان سر کا نو تو مر جاتا ہے یہی کچھ کار کا نو تو  
 خشک بجائی ہوا جیسے مروت کا پان جاتا ہے تو پھر پیدا ہوتا ہے یہی کچھ کے نزدیک ہر چوتھے میں چھا چل پیدا ہوتا ہے اور جیسے آدمی کے سر میں سر ہوتا ہے یہی اسکی  
 سر میں بھی مثل مغز کے ایک چیز ہوتی ہے اور جیسے کہ آدمی کا قد سدا ہوتا ہے یہی کچھ کا درخت بھی پیدا ہوتا ہے اور نہ درخت بیکش سے پیدا ہوتا ہے ان دونوں سب سے  
 خاص کے فرما کہ زمین میں ہر چیز خوشن الیاں ہیں وَالْحَبُّ اور دانہ غلہ کا ذُ وَالْحَصْفُ صاحبین کا کہ انج کو خوشن کو کوٹ کر انیس دینے  
 نکالتی ہیں انکو آدمی کھاتے ہیں اور جس سے وہ نکلتی ہیں وہ حصف کہہتے ہیں اسکی چو پگھاتے ہیں وَالرَّيْحَانُ اور ریحان زمین میں رہے پھول ہے کہ انکو  
 سوگند ہوتا ہے اور وہ کہ زمین میں نہیں دیتی ہیں کہ بعض نے اسکی کھانسی میں بعضی سوگند ہوتی اور کثر مفسرین بجان روز کی معنی میں کہ تو میں خلاصہ ہے خدا تعالیٰ  
 نہان کی اور حیوان کی دونوں کی زمین میں اسکی فبائی الکریم پس اسکی کوئی نعمتوں پر دو گنا لے کر کے کہ مذکور ہوئی ہیں تَنْكِد بَانَ جہنگا ہوم  
 لے نہان و جن اور انکار کرتے ہوا اور کثر ہوا کہ اسکی جانب سے نہیں ہیں اسکی بیکار سے ہیں انیس مقام میں اور بیت بار بار جہت سے آئی ہے کہ میں میں  
 ذکر نعمتوں کی جو کہ خدا پر بندہ کو عطا کی ہیں پھر ذکر نعمت کی یہ آیت کو رہی ہے تاکہ غنوں و انج واریوں مقام سے اور عطا کرین نعمت کا اور مقام میں  
 اس طرح اکثر شعر کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام کہنے پوچھا کہ کیا مراد ہے ان نعمتوں سے فرمایا کہ یہ اسکی کوئی نعمتوں کے کہہ کرتے ہو ساتھ محمد کے ساتھ علی کے  
 خَلَقَ الْإِنْسَانَ بِدَلِيلِهِ آدَمُ کہ وہ حضرت آدم کا باپ ہے اسکی کوئی نعمتوں پر دو گنا لے کر کے کہ مذکور ہوئی ہیں تَنْكِد بَانَ جہنگا ہوم  
 اہر راتہ مار تو وہ جتنی پہلے آدَمُ کہ اسکی کوئی نعمتوں سے و خَلَقَ الْإِنْسَانَ اور پیدا کیا جان کہ وہ باپ سے جوں کا ہے  
 مِنْ مَّارِجٍ شَعْبَةٍ کہ وہ قنن تارہ آگ میں ہے اور اسکی اولاد سے پیدا کیا کہتے ہیں جیسے آدمی میں سے منی نکلتی ہے یہی جن میں سے ہو نکلتی ہے  
 اس سے جن کا پھر پیدا ہوتا ہے اور بعض آج اسکی کو کہتے ہیں جو سرخ اور زرد اور سبز شعلہ سو لگتی ہو بعد بلند اور تیز ہو اسکی کے اور جان و غصہ سے پیدا ہوا آگ  
 اور پھر اور وہ چار عنصر شہر پیدا ہوا اور آگ اور ہوا اور اکر جو ایک چیز ہو جاتی ہے اسکی کو کہتے ہیں کہ شعلہ اور پانی ملی ہوئی کو کہتے ہیں اور یہ پیدا الیش آدم اور  
 جان ساتھ ہزار برس کی وقت فبائی الکریم پس اسکی کوئی نعمتوں پر دو گنا لے کر کے کہ مذکور ہوئی ہیں تَنْكِد بَانَ جہنگا ہوم  
 اور صورت نیک ہو گئی اور زندگی عطا کی رُبُّ الْمَشْرِقَيْنِ پروردگار و مشرق کا ہی خدا اور پیدا کر نیوالا ان دونوں کا ایک مشرق تو چاروں کی جو کتاب  
 کے و ایک مشرق کسی و رُبُّ الْمَغْرِبَيْنِ اور پروردگار و مغرب کا ایک جہاں کی ہے آفتاب کے و ظہور ایک شمس کی اور بعضوں کے نزدیک مراد  
 مشرقین اور مغربین مغرب اور مشرق آفتاب کے مہتاب کو کہ اسکی مختلف ہونا مشرق و مغرب آفتاب کا موجب ہے کہ فصلیں اسکی جہت مختلف ہوتی ہیں جو چیز فصل  
 تعلق کہتی ہے وہ بھی پیدا ہوتی ہے اور باوجود اسکے کہ زمین جو آفتاب کا موجب ہے کہ فصلیں اسکی جہت مختلف ہوتی ہیں جو چیز فصل  
 کی کمال قدرت و ولایت کرتے ہیں فبائی الکریم پس اسکی کوئی نعمتوں پر دو گنا لے کر کے کہ مذکور ہوئی ہیں تَنْكِد بَانَ جہنگا ہوم  
 خدا و دو ریا ایک شیر میں خوش اور دوسر شورا و تلخ کہ یَلْتَقِيَانِ کہیں ملتا کہتے ہیں رتوں میں روہ دریا فارس و روم میں سند میں منو تہی ہیں  
 بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ درمیان و نوہ و یوں ایک وہ او منع کر نیوالی چیز منو سے ہر قدر غلے سے کہ اسکی سبب لَابِغِيَانِ نہیں لین کرنا و ایک با  
 دو سر را و ایک نہیں دو سر غلے نہیں تاہو کہ اسکی میں لکڑی کوڑہ کوہل کی اور اسکی خاصیت کہ کوئی پہا نہیں سکتا فبائی الکریم پس اسکی  
 کوئی نعمتوں پر دو گنا لے کر کے کہ مذکور ہوئی ہیں تَنْكِد بَانَ جہنگا ہوم  
 وَالْمَرْجَانُ اور مرو کا باغ و ریح و اور کثر ہوتی ہے مونی اور مرو کا باغ و ریح میں نکلتی ہیں دریا شیر میں سے پس میں رت میں لود و ریا میں سے







او کشف میں لکھا کہ ایک بادشاہ نے نو ذریعے سے اس کے معنی چھوڑنے سے غضب کی اور بادشاہ مجھ کو ایک روز کی مہلت دیا کہ معنی اس کی بیان کروں بادشاہ نے کہا کہ مجھ کو  
 مہلت دی میری زندگی کے لئے اور اگر اس کے غلاموں میں ایک غلام حبشی تھا تو اس نے اپنے آقا کو دنگ کیا تو پوچھا کہ سو چیز نے تلو دنگ کیا ہے  
 اس کے آقا نے اس کی طرف سے کہہ دیا اور کچھ عجب لکھ دیا اس غلام نے کہا کہ اس کا شاید تیری فرح اور خوشی کا سبب ہیں ہی ہجواؤں نے میرے اس غلام سب  
 سال بیان کیا غلام نے کہا کہ تو بادشاہ کے پاس جا کر اس سے بیان کہ یہ ایک غلام ہے اس کی تفسیر جانتا ہے ورنہ بادشاہ کے بیان کیا بادشاہ اس کے حاضر ہو کر حکم  
 دیا وہ حاضر ہوا تو بادشاہ نے اس غلام سے پوچھا کہ خدا تیرے کام میں غلام نے عرض کی اور بادشاہ شان خدا کی ہے کہ داخل کرتا ہوا کرتے ہیں اور داخل کرتا ہے  
 رات میں اس کا لٹا ہوا سر وہ کونہ سے اور نکالتا ہے زنگہ کو مردہ اور شفا دیتا ہے بیمار کو اور بیمار فالتا صحیح اور سلامت اور محتاج کرتا ہے و قنند کو اور  
 دولت مند کرتا ہے محتاج کو اور ذلیل کرتا ہے عزت اور کوا و حیوانات اپنے لیل و نهار کو بادشاہ نے شکر کہا کہ اسے غلام نے خود بیان کیا اور بعد اس کے فرمایا کہ ورنہ بیان  
 میں اتنا کہ اس غلام کو پہناؤ اور نصیب رات اس غلام کو عطا کیا غلام نے کہا کہ بھیجی شان پروردگار ہستی ہے **قیامی الہی** کیا پس کوئی  
 فقیر اور گناہگار اپنے **تکذیبان** جہل سے ہر گز اور بگاڑ کر کے ہو سکتا ہے کہ قریب کہ فارغ ہو جس ہم سب کو اس اور اس کے فضل سے سوا عام  
 کے تیسرے پر ہے جس سے غائب صیغہ یعنی فارغ ہو وہ خدا سب کو لکھ دیا حساب ہمارے اور جزا تمہاری کے قیامت کے روز اور اس نے فرمایا  
 کوئی کام نہ کرے گا سوا حساب جزا دینے بند و بنو اور یہ خدایتالی نے وہی تنبیہ و ڈرائیکہ فرمایا اور مقصود فارغ ہوا اور کاموں سے کہ اس نے حساب جزا دینے  
 سے ہی کام نہ کرے گا اور ارادہ اس کا ہو گا نہ یہ کہ پہلے ایک چیز میں مشغول تھا اور اب فارغ اور بگاڑ گیا ہے یعنی قریب کہ قیامت کے روز اس سے حساب کرے گا کہ میں ہم  
**ایہا الثقلان** ہو دو گروہ بزرگ قدر جن اور نہان کے اور جو چیز کے قدر اور قیمت والی ہوتی ہے اس کو عرب ثقل یعنی چٹا پتھر سو خدایم نے فرمایا  
 کہ اتنی تارک فیکم الثقلین یعنی تحقیق میں جو نیوالا ہوں یہاں ہوتا ہے اور بلند مرتبہ کو اور وہ قرآن اور انبیاء حضرت کے ہیں یہاں سے اور  
 ثقلان گروہ جن اور نہان کی ہے اور وہ بہ نسبت اور حیوانات کے بلند قدر ہیں حضرت صادق علیہ السلام کے کہ نقل فرمایا ہے اس کے وہ گروہ انہیں  
 شرح کی حلیف سے اور جسے کہتے ہیں ہو سٹو فرمایا کہ وہ گروہ انہیں **قیامی الہی** کیا پس کوئی فقیر اور گناہگار اپنے **تکذیبان**  
 جہل سے ہر گز اور بگاڑ کر کے ہو سکتا ہے کہ قریب کہ فارغ ہو جس ہم سب کو اس اور اس کے فضل سے سوا عام کے تیسرے پر ہے جس سے غائب صیغہ یعنی فارغ ہو وہ خدا سب کو لکھ دیا حساب ہمارے اور جزا تمہاری کے قیامت کے روز اور اس نے فرمایا  
 کوئی کام نہ کرے گا سوا حساب جزا دینے بند و بنو اور یہ خدایتالی نے وہی تنبیہ و ڈرائیکہ فرمایا اور مقصود فارغ ہوا اور کاموں سے کہ اس نے حساب جزا دینے  
 سے ہی کام نہ کرے گا اور ارادہ اس کا ہو گا نہ یہ کہ پہلے ایک چیز میں مشغول تھا اور اب فارغ اور بگاڑ گیا ہے یعنی قریب کہ قیامت کے روز اس سے حساب کرے گا کہ میں ہم  
**ایہا الثقلان** ہو دو گروہ بزرگ قدر جن اور نہان کے اور جو چیز کے قدر اور قیمت والی ہوتی ہے اس کو عرب ثقل یعنی چٹا پتھر سو خدایم نے فرمایا  
 کہ اتنی تارک فیکم الثقلین یعنی تحقیق میں جو نیوالا ہوں یہاں ہوتا ہے اور بلند مرتبہ کو اور وہ قرآن اور انبیاء حضرت کے ہیں یہاں سے اور  
 ثقلان گروہ جن اور نہان کی ہے اور وہ بہ نسبت اور حیوانات کے بلند قدر ہیں حضرت صادق علیہ السلام کے کہ نقل فرمایا ہے اس کے وہ گروہ انہیں  
 شرح کی حلیف سے اور جسے کہتے ہیں ہو سٹو فرمایا کہ وہ گروہ انہیں **قیامی الہی** کیا پس کوئی فقیر اور گناہگار اپنے **تکذیبان**  
 جہل سے ہر گز اور بگاڑ کر کے ہو سکتا ہے کہ قریب کہ فارغ ہو جس ہم سب کو اس اور اس کے فضل سے سوا عام کے تیسرے پر ہے جس سے غائب صیغہ یعنی فارغ ہو وہ خدا سب کو لکھ دیا حساب ہمارے اور جزا تمہاری کے قیامت کے روز اور اس نے فرمایا  
 کوئی کام نہ کرے گا سوا حساب جزا دینے بند و بنو اور یہ خدایتالی نے وہی تنبیہ و ڈرائیکہ فرمایا اور مقصود فارغ ہوا اور کاموں سے کہ اس نے حساب جزا دینے  
 سے ہی کام نہ کرے گا اور ارادہ اس کا ہو گا نہ یہ کہ پہلے ایک چیز میں مشغول تھا اور اب فارغ اور بگاڑ گیا ہے یعنی قریب کہ قیامت کے روز اس سے حساب کرے گا کہ میں ہم



[illegible]









انچھ سو ہوئے ہیں یہ ایک سو چھ سو ہوئے اور جو وقت تو تھو تو ہفت انگلی جگہ دو سر امجد وہ تھا اور شہ نگر کا بارہ ماہ کا ہوا اور ابو سعید خدری وہ بیت ہو کہ  
فرمایا سو چھ صلعم لے کہ شب محلہ جو وقت نہج کو تھان لیکو تو دخت نامی دیکھ کہ ہرانا رات میں شہ نگر کے دربار تھا اور ایک لڑکے کو مری دیکھا اور جس پر دیکھا کہ تو  
کے واسطے کہ کھڑے ہیں رات کو پہلے نے نہ کو خوشخبری شکی می اور بہشت میں یہی چیزیں کہیں کہ کسی نگہ نے نہیں دیکھی اور نہ کسی کل نے سنی ہیں اور  
وہ کہ فی اللہ میں ہی ہر آن حضرت وقت نے فرمایا کہ یہ لو کہ میں تم کا ہر فضل اور ہر راز سے سوچا کہ انار سے قیاتی اکابر تکذبان ہیں بسا کہ کوئی  
نعمتون اور کا اپنے کے چٹلاتے ہو تم کہ ایسی سے بند و کوشش کرتا ہو فیہن خیر کثرت بیچ ان چاروں بہتوں کہ بہت عورتیں تو ملی نیک باغ و دقوں  
اور خلعتوں میں حسنات کہ حسن الرجال ایسا کہ عجب کہ کج خلقی سے پاک ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ وہ عورتیں مومنہ صالحہ ہر جگہ کہ  
وہ بائیں میں رومہ عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہیں یعنی لکھا کہ وہ لڑکیاں وہ ہیں کہ کون سے کسار سے کہی ہیں اور اگر ان سے لکھے اٹھاؤ تو وہ عورتیں ہی جگہ  
او گئی ہو اور کجی حضرت صادق علیہ السلام پر دیکھا کہ یابن سول ہذا ایک شخص سے کہتا ہے کہ جزاک اللہ خیر اس سے کیا ہے کہ فرمایا کہ خیر بہشت کی ایک  
نہر کا نام ہے اور وہ نہر کوثر سے نکلتی ہے اور کوثر مرقع عرش سے نکلتی ہے اُنکو کنارہ پر مکان اٹھیا اور انکی شیعوں کی ہیں رومہ طرف اس نہر کے عورتیں خوبصورت  
آگتی ہیں جو وقت نہیں سے کوئی اکھاڑی جا تو دوسری بہت وقت معبود ہوگا اور نہ کہ نام پر انکا نام خیر ہے اور جمع خیر کی خیرات اور یہی مراد قول  
حق تعالیٰ کی ہے کہ میں خیرات حسان پس جو کوئی کچھ مال شہ خیر کہتا ہے تو مراد انکی خیر سے وہ مکانات اور عورتیں ہیں اور کہتی ہیں کہ بہشت میں عورتیں ہیں  
اے سرکار ہاں بکڑنی ہیں اور خوشامرد و کشت سے کہہ دینی یہی سنی نہیں ایک کہتی ہے کہ ہم رضی میوایا کہ کہی غصہ نہ کریں اور ہم ہمیشہ یہاں ہوں گے  
یہ کہی باہر بھٹکے اور ہم آ رہتے ہیں نیک خلقوں اور حسن الرجال کے ساتھ اور پیدا ہوئی ہیں وہ عورتیں ہوں گے اگر ان سے قیاتی اکابر تکذبان  
نیکذبان ہیں ساتہ کوئی نعمتون بد و گارانی کے چٹلاتے ہو تم کہ نکو خوبصورت عورتیں ہیں کرامت تھے اور ان چاروں بہتوں ہر  
خود مقصودات عورتیں ہیں گھیری گئی اور بندگی گئی فی الجہادہ بیچ خیموں کو کہ وہ ایسا ایک سنی کا خیمہ ہوگا اور خیمہ کے پردہ میں وہ  
بہشتی ہوں گی اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ عورتیں سفید رنگ کی ہوں گی خیموں کی پردہ میں اور وہ خیمہ موتی اور یاقوت کے اور موتی کے ہوں گے اور  
ہر خیمہ کے چار دروازہ ہوں گے اور ہر دروازہ پر شہ عورتیں اپنا پستان بچھ لگیں وہ عورتیں کہ جنکی چاہناں کبھر کر مثل انار کے ہوتی ہیں وہ عورتیں ان رعاز و خیر  
حاجت رہے وہ دار ہوں گی اور ہر دروازہ کو کہ بہت خدا کی جانب سے آتی رہتی ہے خدا تعالیٰ ان حور منین کو خوشخبری دیتا ہے اور کہتی ہیں مراد مقصودات  
سے یہ کہ انہیں انکی فخر لگائی ہیں انکی نظریں ہوں پر کہ دوسرے کی طرف نظر نہیں کرتی ہیں اور منقول ہو کہ فرمایا سو چھ صلعم لے کہ خیمہ ایک سنی کا ہوگا  
ساتھ میل انچا اور ایک میل شہری ہر بار ماہ کا ہوتا ہے اور فرمایا حضرت صلعم لے کہ اس خیمہ کے ہر کونہ میں من کے اہل مہنی لگائی وجہ اور حدیث غیر مہنی کہ  
نہ دیکھنے لگو غیر اس عورت کے اور آدمی اور فرمایا حضرت نے کہ شب محلہ بہشت میں ہوا ایک نہر دیکھی کہ اُنکو کناروں اور پر جان کے خیمے ہیں اس جگہ سے ہوگا اور  
پہنچی کہ اسلام علیک یا رسول اللہ میں پوچھا کہ جبرئیل یہ کون آدمی ہیں کہ یہ عورتیں ہیں کہ انہوں نے اپنی پردہ کا سبب خیمہ سلام کر لیا افن نیا ہے اور بعد  
سلام کے انہوں نے کہا کہ ہم ہمیشہ بہشت میں ہوں والیاں ہیں کہ ہر گز یہاں سے باہر جائیں گے اور ہم ناز اور نعمت الیاں ہیں ہر گز نہ کو فقری نہ ہوگی اور وہ ہر  
ہر گز نہ لایاں بعد ہر حضرت یہ آیت تلاوت فرمائی کہ حور مقصورات سنی انیام اور اس سے بہشت کی ہو کہ فرمایا سو چھ صلعم لے کہ اگر ایک حور عورتیں باہر  
شہ میں تھو کے تو تمام بانی شہ میں جگا اُنکو تھوک کی شہری سے قیاتی اکابر تکذبان ہیں بسا کہ کوئی نعمتون بد و گارانی کے  
چٹلاتے ہو تم کہ ایسی ہی ہوں عورتیں بہشتیوں کے دیکھا اسی میں عورتیں کہ کبھی نہیں جہاں لگو لانس کسی آدمی نے اور اُس نے  
نزدیکی نہیں کی تو قیام ملے ان بہشتیوں کو کہ شوہر انکی ہو گے ولا جگان اُنکو نہ کسی جگہ بلکہ وہ سب عورتیں لکڑہ اور کوریاں ہیں  
قیاتی اکابر تکذبان ہیں بسا کہ کوئی نعمتون بد و گارانی کے چٹلاتے ہو تم کہ وہ بارہ عورتیں ہر بہشتیوں کے ہوتے ہیں لکڑہ اور کوریاں ہیں  
ہر گز وہ بہشتی نصب تکمال بہشتی جہت ہے اور باختم صاحب کی جہت ہے یعنی وہ بہشتی خلیفہ میں نیک اہل کے ہیں تاکہ وہ ہوں علی رفوف حضرت





اور حضرت آدمی کہ ہر میں شب چلن میں تلم آدمی قبر وک باہر چاروں طرف نزل و ظرافت و کسبت الجبال اور بارہ بارہ گویا ہر بارہ  
 کسبت بارہ بارہ اور نیزہ و نیزہ کرنا اور یاد کہ روانہ کنی جانیں بنی جگہ فکانت ہکاء پس ہوجائیں وہ پہاڑ غبار شل اس غبار کے کہ جو  
 دیوار کی وزن میں آفتاب کی شعاع میں دیکھا جاتا تھا منبتا پرانہ اور کچھ اسرار اور ہر المؤمنین علیہ السلام منقول ہر کہ ہر معزز ماندہ اس میں ہر جان  
 جو کہ وہ دیکھو کہ موت کی سختی و کنتہم اور ہر جانگاہ تمام باخ آدمی ہر وقت کی روزانہ و احادیثہ میں نہیں اور عرب کے دستور کے کہ ایک جگر  
 کی کڑے اور جتنے ہوں تو انکو ازواج کتنی ہر ان رات میں ہوں منمو کی تفسیر بیان کنی و صاحب الممتدة و اصحاب الممتدة و صاحب  
 رہے کیا ہیں وہ صاحب دست اسکے یکبارہ طور عجیب رنگی شاک آتا ہر پس وہ لوگ بلند مرتبہ ہیں اور یہ وقت تہی ہر کہ جو وقت صف کی کسی شخص کا  
 بلندی سے اور فضیلت سے تہہ ساتھ اور میں وہ شوق ہر اور وہ لوگ کہ جنکو طور یہ لفظ آیا ہر سب طاعت کے مبارک اور میمون ہیں اور راجع اس سے  
 منقول ہر کہ وہ لوگ کہ جماعت میں کثرت کا لہذا اور کسب آدمی اسکے دست است کی جانب تھی اور یادہ لوگ ہیں وہ کہ نامہ اعمال تہہ دست است  
 دئے جانینگے یا وہ گروہ ہیں کہ عرش کی جانب است و گویا ہر کہ رویت میں آیا ہر کہ ہشت ش کی جانب است اور فاصحاب الممتدة متبادر واقع ہوا ہر یعنی  
 فاصحاب الممتدة ہم و اصحاب الممتدة و اصحاب الممتدة اور صاحب دست چپ کے کیا ہیں صاحب دست چپ کے اور میں صاحب چپ کے ہر شئی  
 اور جو دست اور یہ وقت آتا ہر کہ جو وقت کی سبک و صفی کے ساتھ کریں اور یہ وہ جماعت ہیں آدمی کے جانب چپے اور یادہ ہیں چلو نامہ اعمال دست چپ  
 میں دئے جانینگے اور یادہ ہیں کہ جنگی جگہ عرش کی جانب چپ ہے اس واسطے کہ وہ عرش عرش کی جانب چپ ہے اور  
 ترکیب کی وہ ہر کہ جو پہلے آیت کی ہو اور اب تیسری قسم کو بیان کرتا ہر کہ و السابِقُونَ السابِقُونَ اور گئے عجبا جو کہ ایمان اور طاعت  
 میں سب سے منہجے بعد ظاہر ہر حق کے بدون حیل اور سستی کے اور دوسرا سابقون یا تو خبری پہلی سابقون کی اور یا اکیس یعنی سابقون وہ ہیں کہ  
 حال تھا وضع ہر اور پہلے مثل کلام سابق کے ماسبقون نہ کہا اور پہلے اشارہ طرف اس امر کے کہ حال سابقون کا معلوم ہر اور ظاہر ہے کہ نہیں  
 پوشیدگی کی سطح کی نہیں ہے جیسے پہلو و نو قسموں میں تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اکبر یہ ہیں کہ گئے بڑھو کہ ایمان اور طاعت میں پیشی پکڑنیوالے  
 ہیں انہی قوم پر کثرت ثواب و رحمت میں اور پہلو دخل ہونیو کے ہیں جنبت میں اور بعضی وہ ہیں کہ سابق وہ آدمی ہر کہ ہر ہر جوانی میں  
 اعمال نیک میں مشغول ہوا اور ہمیشہ بحال بہائیک کہ مر جا اور جب سینہ وہ ہر کہ ابتداء میں مشغول ہو گناہوں میں اور بعد ازاں توبہ کرے اور صاحب الممتدة  
 ہے کہ اول عمر میں آخر تک فقی و رنجور میں اپنی عمر کو بسر کرے اور ہر المؤمنین علیہ السلام فرمایا ہر کہ سابقون وہ ہیں جنہوں نے سبقت کی طرف جانچوں  
 نازوں میں اور پہلے سب سے کبیر اول میں شامل ہو گئے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ لوگ وہ ہیں کہ جو جہاد میں لگے بڑھنا کہ ہیں بعضے کہتے ہیں کہ  
 سابقون وہ ہیں جنہوں نے قبلوں کی طرف تڑپیں اور بعضے کہتے ہیں کہ سابقون وہ ہیں جو بھگت میں لگے ہیں علم و فضل کے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ اکبر ہوں  
 ہیں پس خدا تعالیٰ کو کل حکام کے بالا ہر ان میں سے نہیں ہے کہ یہ آیت صاحب الممتدة میں کہتے کہ وہ سب پہلو یا ان کی تھے طاعت الہی دنیا کی تھی و ربات  
 ہر میں تاکہ کہ وہ شخص نے نماز پڑھی تھی کہ ہر وقت اس کا علی اور یہ کہ کسی شخص نے نماز پڑھی تھی کہ ہر نماز پڑھی تھی و لائے تھا اور سب کا تھی علی عمل نیکے جانی ہر  
 مشغول ہر میں اور جہاد میں سب سے آگے تڑپنے کا اور نزل ہونا کنار کا دست حق پرست علی سو تمام سلمانوں کا ہر اور وہ قبلوں کی طرف تڑپنے  
 میں بھی اتفاق ہے کہ علی نے ہر توبت مقدس کی طرف تڑپنے حکام خدا اور بعد ازاں کعبہ کی طرف اور جمع کرنے والا علوم اور فضائل کا بھی بعد سو خدا  
 مثل انکو کوئی نہ تھا اور کل حکام الہی ہر میں ہی عمل کرنا تھا تھی پس اب ہر اس سے سابق ہونا علی کا جمیع ہر آدمی امام جو جس نے اپنی سند میں لکھا ہر  
 صدیق یعنی سب سے پہلے نہ تھا کو سچا جانی دلتے ہیں آدمی نہیں مومن آل فرعون کہ وہ خرقیل تھے اور مومن آل یسین وہ جیسے تھا خرق اور علی بن ابیطالب اور  
 تفسیر خطبی میں ابن عباس کے روایت کہ فرمایا علی بن ابیطالب کے کہ میں نے خدا کا ہوں اور رہائی رسول اللہ کا اور میں صدیق کہ ہوں اور سچا میری جو کوئی  
 انہی میں صدیق کہ کہہ جو تھا ہر اور کثر تفسیر میں بھی کہتے ہیں کہ سابقون انہی اور خاص میں سے خلع کے ہیں جو ہر خدا میں سے تھے اور حضرت علی علیہ السلام















اقبلوا لعلکم تریبوا انتم نزلتموه لعلکم تتقون انتم نزلتموه لعلکم تتقون انتم نزلتموه لعلکم تتقون  
 ساتھ اور بعضے دینوں کے معنی گم ہوں کہتی ہیں یعنی جیسا کہ وہ جو تم قرآن کے و تم جملوں اور کہتے ہو تم میرے فکر روزی اپنی کہتے ہیں یہاں  
 ہکا مخدوف یہ یعنی کہتے ہو تم سرور علی بنی کو یعنی جو کہ قرآن میں نزلے اور حصہ تمہارا اس کے شکر میں تم یہ امر کرتے ہو انکم تکلیفوں  
 تحقیق تم جیسا کہ قرآن کو اس صیغہ جو کہ قرآن میں جو تم اس کے برخلاف کہتے ہو اور ابن عباس سے اسکی تفسیر میں طرح منقول ہے کہ کہتے ہو تم شکر  
 باران کو کہ سبب نیابتی وزنی کا ہے کہ جہلا وہ تم اور کہ تم کہ خدا کی جانب سے نہیں بلکہ کہ تم کہ یہ باران لانے ستارہ کے نزلنے سے اور فلاں کے جو حصے  
 سے ہوا اور بعد اسکے ابن عباس سے کہا کہ سبب سبب یہ تھا کہ رسول خدا امیرہ صحابہ کے ایک سفر میں تھے اور راہ میں تھی سبب غالب سے بی و بانی میں ہوا  
 اور رسول خدا اس حکایت کی اور کہا کہ رسول خدا اشکلی ہم غریب ہی ہو اور نوبت ہلاکت کی پہنچی ہو حضرت نے فرمایا کہ اگر میں عاکرول اور خدا تعالیٰ ان جنت  
 نازل کرے تو تم کہو کہ فلاں ستارہ کے ٹکنے سے یہ باران جنت نازل ہوئی ہے یہ ہونے کا کہ یا رسول خدا یہ وقت ستارہ کی تاثیر کا نہیں ہے تاکہ ہم ہکو  
 ستارہ کی طرف نسبت دیوں رسول خدا دو رکعت نماز کی پڑھیں اور دعا کی کہ ایک ہو چلی اور باطل ظاہر ہوا اور اس کثرت میں برساکہ تمام تالاب و  
 جہیلوں پر ہو گئیں انہوں نے جو برتن و مشکین پانی سے پھر کر لئے رسول خدا نے ایک دو دیکھا کہ اپنا قح پانی سے بھرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ باران لانے  
 ستارہ کی جہت ہے حضرت نے فرمایا کہ میں جانتا تھا کہ بعضے تم میں سے یہاں کہینگے پس حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور منقول ہے کہ سلیمان بن عبد الملک  
 لوگوں نے کہا کہ علم نجوم کو سیکھو تو تاکہ اس علم سے بھی بے نصیب نہ رہو کہ اس سے منع کیا ہے ہوا ہے کہ رسول خدا روایت ہے کہ حضرت نے  
 فرمایا کہ میں اپنی امت پرین حیر کا بہت خوف کرتا ہوں ایک تو ظلم کرنا ائمہ ہدی پر اور دوسرے جہلا مافضا اور قدس کا اور تمہیں ایمان لانا ستاروں پر  
 اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی ایمان یا ستاروں کی کفر کیا اور بعد اسکے منافقوں کو نفاق کو بیان کرتا ہے اور انکو خوف لاتا ہے کہ  
 قلوبہا نہیں اذ بلعت الحلقوم جس وقت پہنچے روح کا کو وقت سنکے وانکم جنین اور تم اس وقت  
 تصور کرو گے کہ جتنی ہو حال آسمان سے میں جو کہ ہے اور بہت حیران ہوا اور علیج ہکا کہ نہیں کہتے ہو و نحن اقرب الیکہ اور ہم  
 زیادہ نزدیک ہیں اعتبار علم اور قدرت کے طرف اگر منکر تم سے ہو سکتے داروں لکن لا تبصرون اور لیکن نہیں دیکھتے ہو تم لوگو اور  
 نہیں جانتے ہو کہ میں نیوالے پر کیا گرا ہوا اور یا یہ کہ مراد علم اور قدرت کے نزدیک سے نزدیک ہونا ملائکہ کا ہے جو کہ قبضہ ہوگا اواح کے ہر یعنی  
 ملائکہ ہمارے کہ اکی روح قبضہ کیا حاضر ہوں تم میں سے زیادہ نزدیک ہیں فالولان کنتقربس کعبوں نہیں اگر سو تم جبار مد بنان  
 نہ جبار محکم قیامت میں اور جانتی ہو کہ قیامت کے روز ہر کو جبرائیل علیہ السلام کی بدلی ہرا کہ نہیں ہونگی تو کیوں نہیں توجہ دینا چاہتے ہو تم  
 اس روح کو بد نہیں نیوالے کے جو کہ نزع میں ہوا اور روح کو اکو بدن میں رہی کے پھر ویسا ہی سلو جیسے کہ وہ پہلے تھا ان کنتقرب صادقین  
 اگر ہو تم رہت گو کہ خدا تعالیٰ تمکو یونہی چھو دیکھا دون سزا دی ہوئے اور خیر کا تم بالکل انکار کرتے ہو اور خدا کو جہلا تے ہو اور کہتے ہو کہ ہکو ہمارے  
 فعلی کچھ سزا نہ ملے گی اور نہ ہم بھڑ زندہ ہونگے تو چاہئے کہ ہکو تم مرنے ہی دواور انکی روح کو گلے سے بدن کی طرف لٹا بھرو اور حضرت جلق علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ روح نزع والو کی جس وقت حلقوم کو پہنچتی ہے تو ہکو محل کے جو کہ بہشت میں ہیں کہلائے جاتے ہیں وہ کہتا کہ ہکو دنیا کی طرف بھڑ کہ میں اپنے  
 لوگوں کو خبر کروں انکو جواب ملتا ہے کہ ان کی طرف جانا نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ نے ان کی قسموں کی تفصیل بیان کی تاکہ ان کا ان کا  
 پس لیکن اگر یہ وہ نزع والو ان المقربین نزدیک کے گنوں گاہ خدا یعنی پہلی تینوں قسموں کی سابقوں میں سے ہے تو واسطے ہکو قسم میں  
 جنت ہو دنیا کی کلیفوں سے اور یا یہ کہ جنت ہے کہ باعث مذکوری وہی ہے اور یقیناً روح کو بضم را پڑھا ہے اور یہی قرأت رسول خدا اور ابن عباس  
 اور امام محمد باقر اور قتادہ اور حسین اور ضحاک وغیرہ کی ہے اور باقیوں نے فتح را پڑھا ہے لیکن اس کے جہت ہوا اور یا بانی سہا ہوا کا کہ یہ اس لذت پانا ہے  
 اور غم ہے دور ہونا ہے ولینحاک اور روزی ہر خوش واسطے ہکو اور یا ہول بہشت کا کہ وقت میں اس کے پاس چھو کہ ہکو سوچا کرے اور یا

انحضرت کی خاطر مبارک جنت کا نازل ہونا



وہ شخص ہے کہ پوشیدہ ہوگا، سو اچانک پوشیدہ ہو میں سے ہی اور ظاہر ہو اس سے غلو میں سبب ہے کہ دیکھا جاتا، خلقت میں سبکی تدبیر کی علامت کو اور قبول ہو کہ  
ایک روز سو خد صلح ہمراہ اپنے صیغے میں چلے گئے ایک بڑا یا فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے سبب کہ کہا کہ خدا جانتا ہے اور پیغمبر کا فرمایا کہ اسکو عنایت کہتی ہیں کہ  
یہ سیراب تازی میں کی اور سب کرنا ہی پوشیدہ نکلا اور حق تعالیٰ اسکو مانہ کہتا ہے اور منع کرتا ہے اس سے کہ اسکو نہ دیکھیں تیری میں اور اسکی عبادت نہیں کرتے ہیں اور  
شکر کا اور انہیں کہتے ہیں بعد اسکو فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ نجر میں کی اور اسکو کیل ہے لوگوں کہ کہا کہ خدا اور پیغمبر کا خوب جانتی ہیں فرمایا کہ اور تو اسکی آسمان  
دیکھا اور ساتویں آسمان تک ہر ایک نجر دوسرے کے ہوا اور ہر ایک آسمان دوسرے کے بانوس برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور نیچے زمین کے زمین کے اور ایک میں  
دوسری میں ایک بانوس برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور بعد اسکو فرمایا کہ قسم ہے اسکی کہ جان نجات کی اسکی حکم میں ہے کہ اگر تم اسکو خوش گئے اور پکارو تو اسکو جواب دیو  
اور اگر ساتویں میں گئے پکارو تو وہ اسکو جواب دیو اور اگر دسبان آسمان میں زمین پکارو تو وہ اسکو جواب دیو اور بعد اس کے یہ آیت تلاوت فرمائی ہوا اول  
والاخر والظاهر والباطن **وَهُوَ يَكْلِي عِلْمُ** اور وہ خدا ساتویں جہنم کے عالم ہے اور جہنم کے عالم کے نزدیک اس کے نزدیک اور آخر جہنم کا اور  
ظاہر اور باطن سب برابر ہے **هُوَ الَّذِي** وہ شخص ہے وہ خدا **خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ** پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو  
**فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ** چھ دنوں میں اور جہنم کے عالم کے بندے اپنے کام میں جلدی کیا کہوں میں ایک دن میں پیدا کر سکتا تھا اور ذکر کا پہلے  
اسکی مرتبہ ہوا **أَسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ** پھر غالب ہوا اور عرش کے باقاعدہ کیا اسکی تدبیر کا اور اسکو امون کے جاری کرنا موقوف صلیت  
اور جسے کہتی ہیں عرش یعنی بادشاہی ہے اور بعد ذکر کمال قدرت کے اور اپنے کمال علم کا ذکر کرتا ہے کہ **يَعْلَمُ مَا يَلْفِي فِي الْأَرْضِ** جانتا ہے ہر چیز کو کہ  
داخل ہونی ہر چیز میں جیسے کہ تخم و سبب ہونے کے اور قطری باران اور خزانے اور مرد و قبر و مین و **وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا** اور جانتا ہے ہر چیز کو کہ غلٹی ہے  
زمین سے جیسے کہ گھاس اور بوٹیاں اور کھائیں چیزیں **وَمَا يَنْزِلُ** اور وہ چیز کہ نازل ہوتی ہے **مِنَ السَّمَاءِ** آسمان سے اسکو بھی جانتا ہے  
جیسے کہ برف اور باران اور آواز اور ملک **وَمَا يَعْرِضُ فِيهَا** اور وہ چیز کہ چڑھتی ہے چچ آسمان وہ بھی اسکو معلوم ہے جیسے کہ ارواح اور اعمال و ملک  
اور وہ عائن اور ملک کا اور تجارت میں کی اور سوا اسکو عرض ہے کہ کوئی چیز نہیں پوشیدہ نہیں **وَهُوَ مَعَكُمْ** اور وہ ہمراہ تھا ہے باعتبار علم اور قدرت  
کہ اسکا علم اور قدرت نہایت متعلق ہے اور فضل اسکو عبادت بھی بعض بندوں کے ہمراہ ہے بس سوجہ وہ تھا ہمراہی **أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** جن کو کہ ہم  
اسکا علم اور قدرت سے کسی حالت میں نہیں ہوتا کوئی عمل اور کوئی حال نہیں پوشیدہ نہ ہوگا **وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ** اور اسکا علم اور قدرت  
کہ کوئی ہو تم بصیرت دینا ہی اور دیکھنے والا ہے اور اسکو موافق اسکو جزا اور سزا اور پگالہ **مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** اسکو اس کے بادشاہی  
آسمانوں کی اور زمین کی **وَالِىَ اللَّهُ تَجْعَلُ الْأُمُورَ** اور طرف خدا کے پھر جاتے ہیں تمام امور کہ انجام سب کا طرف اسکو ہے اور جو کوئی سوا اسکو کوئی  
مالک نہ بناتا ہے آخر اسکو فنا ہوا اور مالک اسکی ہی **يَوْمَ يُنْفَخُ الْأُكُلُ فِي النَّهَارِ** داخل تلیں رات کی سچ دن کے دن کی رات بنادی جیسے کہ موسم  
سرایں **وَيَوْمَ يُنْفَخُ الْأُكُلُ فِي النَّهَارِ** اور داخل کرتا ہے دن کو سچ رات کے سات کا دن بنایا جیسے کہ موسم گرامیں فصلوں کو مختلف ہے ہر وقت  
بند ہوگا **وَهُوَ عَلِيمٌ** اور وہ جاننے والا ہے اور عالم ہے **بِذَاتِ الصُّدُورِ** ان چیزوں کو کہ سینوں میں ہیں پوشیدہ اور چھپی ہوئے اور اسکی علم  
میں نہ دیکھو خوف لانا ہی گناہ کہ جسے جس وقت کہ خدا تعالیٰ حسب ضرورت کا پکار کر نوا لا اور جانا والا اور قدرت کہنے والا سب چیزوں کا ہی تو اسکو کر نوا لا اور  
انکا کر نوا لا **أَمَّا يَأْتِي اللَّهُ** ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور اسکی حدایت کا اور اسکو عقائد کو **وَأَسْأَلُهُ** اور ساتھ پند اسکی ایلان لاؤ اور  
اسکی نبوت کا عقائد کو کہ وہ محمد ص **وَأَتَّقُوا** اور خیر کرو تم راہ خدا میں **مَّا جَعَلَكُمْ** سچیز میں سے کہ کر دیا ہے خدا کے ملک **مُسْتَكْفِينَ** چھپ  
ہوئیوں پہلے لوگوں کو **فِيهِ** سچ چیز کے کہ وہ مال میں دنیا کے اور پہلے لوگ اسکو چھپ کر مگئے ہیں اور بعد اس کے جانشین اور قائم مقام ہر کر ان ملکوں کے  
مالک ہوگا اور مثل پہلو کو تم نہیں اننا صرف کہتے ہو پس ان مالوں میں سے دو انصیحت کو تو تم ان لوگوں کے کہ انہوں نے اس مال کو نہ کھایا اور نہ خرچ کیا بلکہ ان  
کمانیں خرچ کیے اور فائدہ اس حاصل کیا اور بدوں فائدہ اٹھانیکے جمع کر کے ہتھارو اسکو چھپ گئے اور تم ہمارے اور شدت اسکو مالک ہو اور غرر ہے اس



جماعت کو پہنچا کہ بعد میں وہ ہو جائیگا۔ اس وقت سے دوسرے کو پہنچا کہ وہ خدا میں خرچ کرو اور یاد رکھو کہ مال حقیقت میں تمہارا مال نہیں بلکہ خدا کا مال ہے۔  
پس تم بیکار نہ رہو کہ تمہاری دولتیں صرف میں اس کو کر دیا ہو اور تم اس کے تصرف میں مثل کلا کے ہو خدا کی جانب سے اور جسے کہ موکل انہو کو کہہ دیتا ہے کہ  
میرے مال کو فلاں جگہ خرچ کرنا ہے یہی خدا تعالیٰ نے خرچ کرنے اور خرچ کرنے کے مقام بیان کر دی ہیں پس اس کو خرچ کر دے جسے کہ تمہاری دولتیں تمہارے  
خرچ کرنا بہت سہاں ہے جسے کہ اس شخص سے سہاں تو ہے کہ جو کسی جانب سے کوئل ہو خرچ کرنا ہے اور امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مالدار کو  
مال میں محتاجوں کا قوت اور رزق کہا ہے اور خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے حدیث قدسی میں کہ مال مال میل ہے اور مالدار کوئل سے میرے میں محتاج آدمی عیال  
میری میں اس کو کوئل کی شکل میں میرے مال میں پر عیال میری کے کہ اس سے میری عیال کو نہ دیو تو داخل کرونگا میں اس کو تیرے منہ میں اور یہی کچھ ہوا  
نکرونگا لیکن یہ حدیث مذکورہ ہے اور اجرا یا مال کا اور اس کی ماہ میں خرچ کرنا جو خدا سے تو بیکار یا مال کے اور خرچ کرنے فرماتا ہے  
**وَالَّذِينَ آمَنُوا سَوْفَ يُعْطَوْنَ أَجْرًا كَثِيرًا بِمَا هُمْ فَاكِهُنَّ** اور رسول پر **يُنْفِقُوا** اور خرچ کیا ہے انہوں نے مال کو مالہ خدا میں کہ رزق اور  
خمس ان کا کیا ہے اور سوا اس کے مزید مال کو صرف کیا ہے اور ان لوگوں کے جس پر اللہ نے وہ نعمتیں ہیں بہت کی اور بعد اس کو کفار کو  
اور توبہ کرنا ہے کہ **وَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَقُولُونَ** اور تمہارے کفاروں کہ **لَا تَوْمِنُونَ** نہیں یا ان تے ہو تم باللہ ساتھ خدا کے کہ اس کی حدیث کا قادیان  
کرتے ہو **وَالسَّائِلُونَ** اور حال یہ کہ پیغمبر بھی اس کا یہی دعویٰ کرتا ہے کہ **يَدْعُوَكُمْ** بلاتا ہے کہ **يَدْعُوَكُمْ** دعوں کے وسیلے سے **لَتَوْفِينَا بِرَبِّكُمْ** تاکہ یا ان  
لاؤ تم ساتھ ہر روزگار کے **وَقَدْ اخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ** اور تحقیق کیا ہے خدا نے تمہارا اور عہد کیا ہے تمہارا یا ان لایکھلے بلانے سے دلیلوں کے  
وسیلے سے اور تمہارا مال کرنا ہے کہ کوئل عطا کی ہے اور تمہاری دلیلوں عقل کی نہایتیاں کہی ہیں کہ یا ان کی طرف سے پہنچا نہ لوے ہیں اور بعد  
عقلی دلیلوں اور خبردار کوئلے پیغمبر کوئی خبر باقی نہیں ہے پس کیا وجہ ہے کہ اگر خدا اور رسول پر ایمان نہیں لائے ہو اور ابو عمر نے ان کو نصیحت فرمادی ہے  
اور ميثاق کو مرفوض اور بعضے کہتے ہیں ميثاق سے وہ بیان مراد ہے کہ جو بروز اہستہ خدا نے سب کو اس سے لیا تھا اور اگر تم اپنی پروردگار کی پوچھو اور تمہارے  
کے انکار کے وہی حال یہ کہ خدا تعالیٰ نے تم سے عہد و پیمان لیا ہے یا ان لایکا **اِنْ كُنْتُمْ مَوْفِينَ** اگر ہو تم ایمان لائو کہ اور اس کا کلام ہو کہ  
ہو دلیلیں حق کی توبہ کو سوا ایمان نہیں لائے ہو **وَالَّذِينَ** اور وہ خدا و شخص کے کہ **يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدٍ** نازل کرنا ہے اور پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
**اِيَّاكَ بَيِّنَاتٍ** دلیلیں روشن یا ان لایکی کہ وہ قرآن ہے اور خبری ظاہر **لِيُنْجِزَ لَكُمْ** تاکہ تمہارے **الظَّلَامَاتِ** اندھیروں کے سے  
پیغمبر اور قرآن اور دلیلوں کے سبب **اِلَى التَّوْحِيدِ** و شنی یا ان کے **وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ** اور تحقیق کہ خدا ساتھ تمہارے **لِرُوفٍ** ہستہ  
ہو **حَرِيْمٌ** حریم کرنا لاکہ پیغمبر کو یا ان کی طرف بلانے کا حکم کرنا ہے اور فقط عقلی دلیلوں پر کتنا نہیں کہتا ہے اور خرچ کرنا ہے کہ تمہارے **وَمَا لَكُمْ**  
اور کیا ہے اسے تمہاری اور کیا خبر ہے کہ **اَلَا تَنْفِقُوا** یہ کہ نہیں خرچ کرتے ہو تم اپنا مال کوئل **فِي سَبِيلِ اللّٰهِ** بیچ راہ خدا کے کہ جس کی سب سے  
اگلی درگاہ کی نزدیکی حاصل ہو **وَاللّٰهُ** اور حال یہ ہے کہ واسطے خدا کے ہی **وَيُزِيلُ السَّمُوتَ وَالْاَرْضَ** آسمانوں کی اور زمین کی کوئل  
آسمانوں کی زمین میں ہے بعد فنا ہونے کے ایک طرف ہو جائیگا ہر چند آسمان بھی حقیقت میں اس کو واسطے ہی لیکن خلقت کو اس میں خست تصرف کی پھر اور آخر کو  
سب تصرف جاتا رہیگا اور خدا تعالیٰ ہی اس کا مالک ہے جائیگا جس وقت تم جانتے ہو کہ یہ مال تمہارا ہے پس سب کوئل نہیں خرچ کرتے ہو کہ اس کا ثواب تم کو  
ہو یا لاکہ ہمیشہ کو وہ باقی رہے اور اس خرچ کرنا لاکہ پیغمبر کی تفاوت بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ **اَلَيْسَتْ تَوٰى** تم نہیں سب سے تم میں سے کوئیں میں  
**اَنْفَقَ** وہ شخص خرچ کرے راہ خدا میں **مِنْ قَبْلِ الْفِتْنَةِ** پہلے فتنہ کے سے کہ وہ وقت مسلمانوں کی زور و مافوت کے ہو ہی پہلے ہی ہو چکا کہ جنت  
کہ فتنہ ہو تو مسلمانوں کی کثرت ہو گئی اور لوگ فوج فوج اسلام میں داخل ہونے لگے اور حاجت ظہر سے جنگ کرنا کی نری اور ضرورت ہر ایک خرچ کی فتح کے سے  
پہلے تھی اور زمینیں ہن مانہ میں قتل بھی زیادہ تھی ہوا اسے ہوتے کے خرچ کرنا ثواب یاد تھا پس پہلے خدا نے فرمایا کہ نہیں اس پر شخص خرچ کرے پہلے فتنہ  
کہ **وَقَاتِلْ** اور جنگ کرے دشمنوں کے خدا کے اور وہ شخص خرچ کرے بعد فتنہ کے اور جنگ کرے کفاروں کے بلکہ فتنہ کے سے پہلے خرچ کرنا لاکہ اور جہنم میں

کافروں کو انوارِ ثواب میں یاد دہا کر کے کہ بعض فتح مکہ تو بہت ہال ہاتھ آیا تھا اور فراغت ہو گئی تھی مگر تھے قدرِ صلاحِ خیر کی بانی نہیں تھی  
**اولیٰک** وہ لوگ پہلے خیر کو قبولے مہاجرین اور نصاریں سے اعظم درجہ بزرگ یا وہ ہیں یا اعتبار و رجحان اور مرتبہ کے من الذین انفقوا  
 ان لوگوں سے کہ خیر کیا ہی انہوں نے بعد چھوڑ کر دے **وقالوا** اور کیا یہ انہوں نے **وکلوا** اور ہر ایک کو معنی فتح کو کسی پہلے خیر  
 کو تھکا کو دو نو کو **وعد الله الخسری** وعدہ کیا ہے خدا نے ثواب نیک چھوڑ کا وہ ہر شے ہے انہوں نے جو جانیں لیں جو نہیں اور مرتبہ نہیں و تو فرقی ہے  
 کہ پہلے خیر کو قبول کر کے خیر سے یاد دہا کر رہے ہیں اور ان مرنے کا کو مرفوع بڑھائی اور کہتا کہ مفعول فعل پر مقدم ہو تو عمل فعل کا ضعیف ہو جاتا  
 ہو اور اسے نصب کیا **والله یعملون** اور خدا سب سے بڑھ کر کرتے ہو تم جیادہ جو اس کے ہتھ خیر کرنے اور لڑنے سے کہ کون خیر اس  
 بنیٹ خیر خیر کرتا ہے اور خیر نصرت سے لڑتا ہے اور کون کھلا کہ خیر کرتا ہے اور کون جہاد سے بھاگتا ہے تو بڑھ کر اور یہ دونوں اوصاف خیر کرنا  
 اور کھانا سے لڑنا جو کہ جب کمال حضرت علیؓ میں ہے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں کسی میں بھی چنانچہ آیت اور روایات سے ثابت ہوئی اور راہ خدا میں  
 ہر دستے تھے کہ اپنی پاس کچھ باقی نہ رہتا تھا بہانہ تک لباس کون اور غلامیہ تک کے ہونے لگتی تھے اور یہ ہو جتے تھے کہ خیر نصرت علیؓ کے پاس کچھ باقی نہ رہتی تھی  
 اور ابوبکر کے پاس آمدنی یا وہ بھی بلکہ آمدنی سب کچھ کے برابر مال غنیمت میں تھی اور علیؓ کو زیادہ آمدنی اور صحابہ ایک اور بھی تھی کہ انکو خمس میں  
 ملتا تھا لیکن سب سے بڑھ کر خیر کر دینے و دینے کو تھے تو فقیر تھے تھے اور جہاد کرنا انکا طہرہ کہ کہی جیاد میں کچھ نہیں ہیں اور رہتا جنگ کر رہے ہیں  
 اور ایسا ہی سب سے پہلے ان میں چنانچہ پہلے اس کے گزرا گیا ہے کہ سات برس تک علیؓ اور خدیجہؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نازبندی اور وقت کی جستجو تیسرا آدمی  
 حضرت خدیجہؓ کی نازبندی والا تھا اور وہ خود اپنے شعر میں فرماتے ہیں **سبقتکم الی الاسلام طراہا غلاما بلغثا وان حلمنا یعنی** بہت کی ہو میں نے  
 تم سے طرف اسلام کے سب سے پہلے کہ ہوتے تھے کا تھا اور بالغ ہوا تھا میں لیکن تعجب ہے بیضاوی اور کشاف نے لکھا ہے کہ اس آیت ابوبکر کی شان میں لکھتے ہیں  
 اور کہتے ہیں کہ خیر کیا تھا اور وہی پہلے ایمان لایا تھا اور قتال کے معنی لکھ رہے ہیں کہ میں اسکو زود کو تھی تھی اور یہ اس کے طریق اشارہ ہے کہ قریش نے وقت خیر  
 خطبے کے کفش کاری کی تھی اور سراجِ نبویہ میں ہے کہ خیر کے ناک کے برابر ہو گئی تھے پہلا اسکو قتال کے بعد لکھا اور اسکو نیک خیر کرنے فرماتا ہے کہ  
**من ذالذی کون یقرض الله** قرض یو خدا کو عرصے کے نہیں میں مال کو انہوں نے خیر کر کے اور انکا عرصہ خیر ثواب ہے وہ خدا کو نہ  
 قرض ہو اور جیسے کہ قرض ایک نین سے ہوتا ہے البتہ خیر خیر کر کے عرصے کی میں خیر کے عرصے میں کہ بڑھ کر خیر کو وصول کر کے اس سے کہہ سکتے ہیں کہ  
 خدا کو کہ بڑا اور سچا وعدہ کا ہے قرض یو قرض **فما احسن ما قرضناک** کہ نہایت خاص ہے یہ وصول حلال کو نیک جہ میں خیر کر کے **فیضنا** یعنی خیر  
 کر کے خدا اس میں اور بڑھائی کہ **ما اکرناک** کہ اجرت کا ایک سے من کیا نیک سات سو تا ایک سو سے **وکرناک** کہ اجرت کو بڑھائی ہے بڑھائی  
 ذات میں ہے وہ خدا کو زیادہ کیا جاوے اور جو وقت کے زیادہ اور خیر خیر کیا جاوے تو کئی بڑھائی کیا کہ جو بیک باہر جو کہ خیر نصرت کی میں حلی نہیں ہے  
 اور کہتے ہیں قرض سن معنی جو مال کہ راہ خدا میں باجائی ہو گئی ہو وہ مال حلال ہو ہو ہو کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ان اطیب اطیب  
 الاطیب یعنی تحقیق کہ خدا پاک ہے نہیں میں مل کر تا ہو کر مال کو دے کر کہ مال نہیں خیر کر کے لے لے مال لے لے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **ولا یمسوا الخبیث منہ** متفقین یعنی نہ  
 قصد کرو تم ناپاک کا اور بکری سے جو خیر کا اس مال میں ہو کہ خیر کر کے آواز دے کہ وہ مال جو راہ خدا میں اس مال کو عزیز کر کے ہو اور اپنی زندگی کی امید رکھو ہو  
 ہو کہ رسول خدا فرمایا ہے کہ زیادہ بزرگ ہر صدقہ ہو کہ کو خیر کر کے تو جنت کے در درست ہو تو انوشیہ انکو خیر کر کے میں خیر کر کے اور یہ نہیں زندگی کی کہ کہتا ہو تو  
 اور محتاج ہو جانیکا تھا کہ خوف ہو اور انکو خیر کر کے نہیں دلیل کر کے تو یہ نیک روح تیری خلق کو پہنچا دے کہ تو کہہ کر کہہ کر مال و اور قدر خدا ہو و اور جو خیر  
 اور باجائی ہے کہ ہر شے دیکھ اور زیادہ محتاج کو دیکھ ہو اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **وان تحضوا** اور تو سوا انفرادہ فرما کر کہم یعنی اور اگر پوشیدہ کہ تم ہو کہم اور وہم  
 محتاجوں کو تو ہیں وہ بہتر ہے و ملو تمہارا جو چہو یہ کہ جنت کے جسکو یہ کہم جہان کہم اور انیت نہیں چکا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **لا تطلوا** اصداقکم بالحق لا تفلو  
 یعنی باطل کرو تم صدقوں انہوں کے ساتھ جہان کہم کے اور انیت نہیں چکا کہم کے خاص میں ملو خوشنودی خدا دیکھ اور کمیزیں باکی انہیں تہو و

۱۲

خیر خیر کے اوصاف

ہو کہ ریاضت باعتبار شریعت کے اور ثواب میں نہیں تا اور اہم ہوتی کہ جو مال کہ راہ خدا میں یوں لکھو حقیر اور تہور آج اگر چہ بہت ہو مگر کہ مال دنیا کا مقابلہ میں  
 آخرت کی نعمتوں کی نہایت قلیل اور یقین کے تو یہ کہ اس مال بہت دست کہتا ہو ہو کہ خدا فرماتا ہے کہ من تمالوا بہ حتی تقفوا عما تحبون یعنی ہرگز نہ پہنچو گے تم  
 نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم اچھے پیش کہ دوست کہتے ہو تم شکوہ و سوہن کہ تم کو نیکی طرف محتاج بہت ہو اور ہوتے ہو خرچ کرو ہو کہ بہت نزدیک ہے غلو میں کہ  
 اور اب منین کل حال و زقیامت کا بیان تا یہ کہ یوم تری لکھو میں یاد کرو تو محمد صلعم اس کو کہ دیکھو تو مومنین کہ اور کہ تفسیر و تفسیر لکھا ہے یہ طرف غلو  
 ہے ہر عظیم کے یعنی خرچ کر تو انکو اجر بڑا ہی جسدن کہ دیکھو تو لے دیکھنے والے مردوں یا لایا انکو ولکھو ثبات اور عورتوں یا لایا انوں کو  
 صراط پر کہستے و در تا ہو گا نور ہر نور ایان ان کا بین ایدیم لے انکو و یا یمنا انہم اور ساتہ جانبوں است انکی کسے کہ موجب نیکی نجات  
 اور یہاں تک کہ ظہر بہشت کے بعد ان و نوجا نہی خصوصیت یہ ہے کہ نیکو کونما نہ اعمال ہو لگے سی اور جانب است لینے جیسے کہ بد و نکو شیت کے بھیجے اور  
 جانب چپے لینے بہن نور علامت ہو گا انکی نیک ہو نیک اعمال نیک کی جہت اور سبب اس کے مانند برقی کہ اطہر کہ جانب کے یہاں تک کہ بہشت میں  
 جائے چہر آں را بن ہو و منقول ہے کہ نور ہر شخص کا بقدر عمل کے ہو گا کیسا کہ تو صنعا سے عدن تک کی وی میں گا اور کیسا کہ شہار کے اور کیسا کہ برابر و رخت کے  
 اور کہ تر سے وہ نور ہو گا کہ صاف نور کا اپنی قدموں کی جگہ نہ دیکھ لے اور بعضے مومنین کو نور نہیں مرتبہ کو پہنچے گا کہ آتش و مزخ کو چھوگا اور جہت صراط پر گزریں تو  
 و مزخ سے آواز آئے کہ جلدی گز جاتے ہو مومنین تیری نور نے میری آگ کو بجھا دیا حال یہ کہ مومنین کے آگے اور جانب است نور ہو گا صراط وہ جا ہو گا یہاں تک کہ  
 بہشت کے دروازہ پہنچیں اور جہت بہشت کے دروازہ پہنچیں ملائکہ انکا استقبال کے کہیں کہیں لکھو الیوم خوشخبری تمہاری جلدی جہت بہشت  
 داخل ہوا ان بہشتیوں نے کہ بخیرنی جای ہیں میں شہداء الہما سر نیچو ختوں کے سے نہیں خلدین فیہما ہمیشہ ہو گا ہیں و مزخ  
 ان بہشتیوں کو ذلک خوشخبری بہشت کی ہوا لفظہ العظمیٰ وہی ہر سنگاری بڑی اور مراد کو پہنچا ہو کہ اس حال میں انہوں نے  
 تمام ہوں قیامت کے نجات پائی اور عاتقہ ان میں پہنچا اور کہتے ہیں مومنین کو صراط پر نور دیوں اور منافقین کو اس میں رہ جلائیں اور جہت مومنین انہا  
 منہ جھے کو پھیریں تمام صراط روشن ہو گا پسنا فقیر انکی وضو ست نور کی کریں لیکن ان تہا پہنچے چنانچہ خدا تبارک و تعالیٰ کہ یوم مریقول  
 المصابون بلکہ تو میں کہ کہیں ساقی و ولکنا فقات اور منافق عورتیں للذین اقلوا و اسطر ان لوگوں کے کہ یا ان لک  
 ہیں یعنی وہ مومنین سے نور کو طلب کیا اور کہیں اسے کہ انظر و ناظر کرو تم ہمیں اور منہ اپنی موڑ کر ہماری طرف کو دیکھو کہ نقشبیں  
 روشنی کو نہیں ہم یعنی روشنی ایوں میں نور کہ نور تمہارے سے جہت کہ تم ہماری طرف دیکھو اور بعضے کہتے ہیں انظر و ناظر یعنی انظر و ناظر  
 منافقین مومنین کے کہنے کہ تظار کرو تم ہمارا کہ نور کو سے ایوں ہم اور یہ ہو کہ کہنے کہ مومنین صراط پر سے مانند برق کے گریں گے خوش بقا کہ ہو لک  
 سوا ہو کہ اور منافق پیدا ہو گا اور بعضے کہتے ہیں مومنین ان منافقین جہت قمر و ستارہ ہر جگہ جلیں تو ہمیں طے ہوئے ہونگے اور منافقین مومنین کے نور  
 کی روشنی میں اچلتے ہونگے اور جہت مومنین انجو جدا جہت میں تو وہ نور ہر جگہ اور شوق کو مومنین سے طلب میں اس جم قہ منافقین کو طلب کریں  
 قبل کہ جا یعنی مومنین یا ملائکہ منافقین کو کہیں اسرجعوا الی جہاد تم کے منافق و سراقہ کہ چلیاں دنیا میں جہت دنیا میں  
 پہنچو تو قال المسوا نوراً پس عوند و تم نور کو آج ہو کہ قیامت میں نیکو نہیں کماستے ہیں بلکہ دنیا سے کمائی کر لائے ہیں اور یا یہ کہ  
 وہاں جاؤ کہ جہاں یہ نور ہماری باطن ہے اور یا یہ کہ چلو جاؤ یہاں تا امید ہو کہ تمہارا حصہ من فی میں نہیں ہے یہ مراد ہو مومنین کے چھپے کو چھپنے سے اور  
 مومنین منافقین کو کہیں کہ چھپ کر نور کو طلب کرو وہ اپنے منہ کو چھپے کو پھیریں جان کہ نور انکی جیسے ہر قضر ب پس لجا یعنی ملائکہ حکم خدا  
 مابین بیکہم دریا ان مومنین اور منافقین کے لیسو ر ایک یو یعنی ایک یو اور بلند دریاں انکی گھڑی کریں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ  
 اعراف ہے کہ وہ دیوار ایسی ہو گی کہ باب و دروازے کے دروازہ ہو گا کہ مومنین اس میں داخل ہوں یا طنہ اندر ہو گا یہاں تک کہ فیہ  
 النجۃ چمکے جس تک ہو کہ نور نزدیک ہے بہشت و ظاہر کا اور باہر ہو گا کہ جہاں منافقین ہو گا یہاں ہو گا کہ من قبلہ





[illegible]







جو باز رکھ کر گزاسی اور مطلق غم اور مطلق خوشی منع نہیں ہے بلکہ وہ انسان کی طبیعت کے لازمی ہواؤں کو کوئی دفع نہیں سکتا اور کسی بھی عیب یا عیب سے کہیں نہ بچ سکتا لیکن ہر ایک کو جس سے دفع کرنا کسی نفس کے حاصل ہونے سے لہتہ دل غش ہوگا لیکن ہر ایک کو خدا کا دل سے اور غرور اور فخر اور ناز کو اپنی طبیعت میں جگہ نہ دینا اور دوستی مرتبہ دنیا کی اور مغرور ہونا دنیا کی ثروت پر اور خوش حال ہونا دنیا کے فائدہ و فتنے جو عیب و عجز کا ہے جو تمام خصلتوں سے بدتر ہے اور اسے خدا تعالیٰ بعد ہر گناہی کہ **وَاللّٰہُ لَیُّحِیْثُ** اور خدا نہیں دست کہتا کہ **مُحْتَآل** ہر انسان کو نعمت دنیا پر کہ **مُحْوَ** ناز اور عجز کرنا اور دنیا کی نعمتوں اور مرتبوں اور مال کی جو باعث ہوتی ہے بخل کا اور اس سے حقوق خدا کے مثل کوفہ اور جس سے غیو کے ادا نہیں کرتا ہے اور اسے فرماتا ہے کہ **الَّذِیْنَ یَبْخُلُوْنَ** وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں اور یہ بدل ہے مختال ہے یعنی خدا دوست نہیں کرتا ہے ان لوگوں کو کہ باوجود دنیا واری اور محبت منافع دنیا کے بخل کرتے ہیں مال کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے ہیں **وَبَاہِرُوْنَ النَّاسِ** اور حکم کرتے ہیں دوسروں کو بھی بالمثل ساتھ بخل کے **وَمَنْ یَّتَوَلَّ** اور جو شخص کہ منہ پھیر مال کے خرچ کرنے سے اس مقام میں جہاں خرچ کرنا واجب ہے اور یہ پھر خدا تعالیٰ کے حکام سے اور باز نہ سمجھے جسے جنت کہ دنیا کی کوئی چیز جاتی رہے اور نہ خوشی کرے نہ بدیہ جو جنت کہ دنیا کی کوئی چیز مانتے **لَوْ فَاَنَّ اللّٰہُ** پس تحقیق کہ خدا **هُوَ الْعَلِیُّ** وہ کیا نیازی ہے اس کے اور اس کو خرچ کرنے سے **الْحَبِیْدُ** ہر ایک اپنی ذات میں اور صفات میں کہ **مِیوْ** کا منہ بہرنا اس کو کچھ ضرر نہیں تاہی اور اگر منہ نہ پھیرے اور مالوں کو خرچ کریں تو نہیں نہیں کا فائدہ ہے نہ خدا کا اور اسے بے لطف کو بیان کرتا ہے کہ **لَقَدْ اَرْسَلْنَا** لہتہ تحقیق بھیجا ہے **رُسُلًا** پیغمبروں میں کہ **بِالْبَيِّنَاتِ** ساتھ دلیلوں و شواہد و حجتوں و مشن کے کہ دلالت کرتی ہیں حداثیت اور معبود ہونے ہمارے اور یا یہ کہ بھیجا ہے ساتھ معجزوں کے کہ دلالت کرتی ہیں حق ہونے کے **وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ** اور نازل کیا ہے جسے ساتھ اس کی کتاب کہ حق باطل سے جدا ہو جائے اور نازل ہوتی ہے وہ کتاب حلال و حرام کے حکموں کو مثل توبہ و بخل و قرآن کے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ مراد کتاب ہے علم ہے کہ جس سے علم ہر چیز کا جاننا جائے اور ہر راہ دیکھنا کہ وہ ہوتا تھا **وَالْمِیْزَانَ** اور نازل کیا ہے جسے ترازو کہ **لِیَقُوْمَ النَّاسُ** تاکہ قائم ہو میں آدمی **بِالْقِسْطِ** ساتھ انصاف کے حقوق کو جس سے برابر کریں انہیں حق سے معاہدہ کے اور منقول ہے کہ جبریلؑ یہاں سے ترازو حضرت نوحؑ کے پاس لائے تھے اور کہا کہ اپنی قوم کو حکم کر کہ اس وزن کریں اور فرماتا ہے کہ **وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ** اور نازل کیا ہے جسے لوہے کو آدم پر اس نے عباس سے منقول ہے کہ جنت آدم پر ہفتے دنیا میں تھے تو تین چیزیں تھیں ہر ایک کی ہمراہ ایک ٹھیس تھوڑی اور آہن اور سنڈاسی اور بعضی روہت ہے کہ یہ پانچ چیزیں تھیں سونے اور تمیز بھی تھی اور وہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے چار کبریاں آسمان پر نازل کی ہیں تو ہا اور ساگ اور پانی اور نمک **فِیْہِ بَاسٌ** شدید ہے ہر ایک کے خوف سخت ہے ہوا کہ اسے ہتیار ہے ہر ایک کہ جنگ میں کام آتے ہیں چاہے تو دشمن کے دفع کرنے کو اسے ہوں مثل تلوار اور نیزہ اور نیزہ و خنجر کے اور سگاہ اور خواہ انہیں کی حفاظت کیوچھ ہوں مثل تہ اور خود او چار کینہ وغیرہ کے اور کٹر مفسرین کہتے ہیں کہ مراد اس سے شمشیر اور طبیعت علیہم السلام کی آیات میں اور ذوالقہار ہے ہر ایک واسطے رسول خدا کے آہان نازل ہوئی تھی اور رسول خدا وہ ہر ایک کو عنایت کرتی کہ اس سے وہ دشمنوں سے جہاد کرتے تھے اور بعضی دیکھتے ہیں کہ ذوالفقار ان ہیوں میں سے تھی کہ جو یقین حضرت سلیمانؑ کو بھیجی تھی اور وہ ہنہ بن ابی حاج کے پاس تھی اور جنگ میں ہر ایک کو قتل کیا اور اس تلوار کو اسے لیلیا اور ایک دیکھتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی و شافی ایک سخت ہتھیار لی اور ہر ایک کو عنایت کی اور فرمایا کہ اس سے جہاد کرو جو جنت کے کوئی نہیں ہے اپنا نامہ میں لیا تو موقع دیر ہو گئی اس تلوار سے وہ جہاد کرتے تھے اور دشمنان خدا کو قتل کرتے تھے حاصل یہ کہ لوہے کے ضمن میں جنگ سخت ہے اور جہاد کرنا ہر دشمنوں کو **وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ** اور فائدہ ہیں ان لوگوں کے کہ اس سے آزار بنتی ہیں جس سے پیشہ والو کو چھیناج ہوتی ہے اور علامت ہے کہ دشمنان نے پیغمبر سے اور کتاب میں نازل کہ حق باطل سے جدا ہو جائے اور ترازو نازل کی وہ وزن کریں کہ لوگوں کے حقوق میں کمی یا زیادتی نہ ہو اور تلوار نازل کیا تاکہ دشمنان میں سے خوف کریں اور رفع کلی اس سے سلا نوٹوں





رعایت کی ان سے اسے ہی بابت کی اور نہ نگاہ کہا انہوں نے انکو حق سے روایت کیا تھا کہ ان کے کلمے چاہے اور نہ اور ان کا کہ جس طرح  
 نگاہ کہنا تھا بلکہ خدائے قائل کہ جو محمد اور قرآن انہوں نے چاہا یا اور بعضے دین عیسوی کو جو کہ محمد کے دین میں داخل ہوئے ہیں مسلمان ہو گئے ہیں  
 پس تا سجد کہ **فَإِتَيْنَا الدِّينَ مَوَالِیْنِ** یا یعنی ان کو انکو کہہ دیا کہ یہاں تو میں صہبائے کرام سے منبر آخر الزمان **تَجْرِمُ** اجر اکٹھا کہ  
 کثرت ثواب کو عطا کیا و **کَثِیرٌ مِنْهُمْ** اور بہت سے انہیں **فَاسْتَفْزَعُوا** ہر گز نہ گھبراہٹ میں یا ان اور ابن مسعود روایت کی ہو کہ ایک روز میں محمد  
 صلعم کچھ مدت میں حاضر ہوا فرمایا کہ ایسا من جو وہ جماعت پہلے تھی ابتر فرقے ہو گئی اور ایک کہ نہیں ہے باقی جو اور باقی کے ساری ہوے اور ایک کہ نہیں  
 عیسائی دین پر لطفین جاوے اور سرکشوں سے لڑا اور دوسرے فرقہ انہیں سے وہ تھا کہ طاق جبار سے ان کی نہیں کہتی تھے وہ نہیں ہیں جا بجا لگے اور  
 رہبانیت کو انہوں نے اختیار کیا اور ان لوگوں کی حق میں خدایتعالیٰ فرمایا کہ وہ رہبانیت اختیار کیا اور بعد اسکے فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر ایمان لایا اور میری پیروی  
 نہ کی تو اسے سبقت حق کی رعایت کی اور جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لایا وہ کافر اور ملاک ہوئیو اللہ سے اسے اور فرمایا کہ رہبانیت فی الاسلام معنی سلام میں رہبانیت  
 نہیں بلکہ رہبانیت میری امت کی ہجرت اور چھاپا اور نیا اور روزہ اور کھانا اور وقت حرام باندھنے کے باوجود اپنے کچھ کہنے سے اور حواریں کے حال  
 کے بعد خطائے اہل کتاب سے جو کہ ایمان لائے تھے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** ہر گز نہ گھبراہٹ میں یا ان اور ابن مسعود روایت کی ہو کہ ایک روز میں محمد  
**وَأَمَّا بَرِّسُولِهِ** اور ایمان لائے تھے ساتھ پیغمبر کے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ خدا **كَفَلَانِ** درجہ میں **لِحَتِّهِ** حست و بخشش اپنی  
 میں ایک عتقہ تہ پہلی پیغمبر ایمان لائی جس سے اور دوسرے جملہ علم پر ایمان لائے کہ سب **وَيَجْعَلُكُمْ** اور دوسرے کر دیا و ہوا ہمارے نور  
**مُكْمَلِينَ** یہ کہ ان کو کہ جلتے ساتھ اس کے اکی و شنی میں اور صراط پر گزر جاؤ اور بہشت میں داخل ہوو **وَيَغْفِرْ لَكُمْ** اور بخشند و ہوا ہمارا گناہوں اور  
 سابقہ کفر کو **وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** اور خدا عزوجل والا ہونے کی **حَرِّمَ** مہربان ہے ان پر کہ بعد اس کے ان کو گناہ بخشند اور تفسیر لمیت میں کہ کہہ را کہ کفایت سے  
 حسن و حسین ہیں اور نو کے مراد علی ہیں یعنی ایمان لائے تم خدا اور سو خدا تھا کہ حقتعالیٰ شفاعت حسن و حسین کی عطا فرمادے علی کی نور کی و شنی سے  
 صراط پر گزر جاؤ اور سعید بن جبیر صریح روایت کہ رسول خدا نے جعفر تیار کو شتر سوار کے ہمراہ کو کہ بجانب شہر پہنچا بخاشی کے پاس کہ انکو دین اسلام طیف  
 بلای جعفر کے پاس گیا اور طرفین اسلام کے بلایا اور غبت لائی کہ اسے اسلام کو قبول کیا اور چالیس آدمی ہمراہ انکو ایمان لائے تھے انہوں نے بخاشی سواؤں  
 طلب کیا رسول خدا کی خدمت میں جائیکہ بخاشی نے انکو اجازت دی دوسرے ہمراہ جعفر کے وینہ میں آئی لیکن اس وقت وہ وینہ میں پہنچے کہ رسول خدا تیار ہی جنگ لڑنے کی  
 کر رہے تھے اور جب وقت محتاجی اور فقری صحاب کی اور موجود نہ ہونا سامان لڑائیکا انہوں نے دیکھا تو رسول خدا صلعم سواؤں طلب کیا وہاں پہنچا کہ جوشے  
 مال اور سہا بلکہ مسلمانوں پر تقسیم کر دی اور انہوں نے وہاں سے مال لاکر مسلمانوں پر تقسیم کیا حقتعالیٰ نے یہ آیت اکی شان ہر  
 نازل کی کہ **الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ** ہم یہ یونوں الایہ اور قبیلہ کفار اہل کتاب نے یہ یونوں جہم قرین کو سنا تو مسلمانوں پر فخر کیا اور کہا کہ جو کوئی ہمارا اور  
 ہمارا دونوں کی کتاب پر ایمان لائے تو انکو ملے و واجر ہیں اور جو کوئی فقط تمہاری کتاب پر ایمان لکھو اور ہماری کتاب پر ایمان لکھو ایک لہجہ سے سوانہ  
 ملے گا پس انکو کہو کہ فضیلت ہم سے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ انکو کہ ایمان لائی ہو وہ تم خدا اور محمد پر ایمان لائیں ثابت قدم رہو تاکہ خدا  
 انکو دیکھ کر کہہ کہ وعدہ کیا ہے تم سے اور مومنین اہل کتاب سے و واجر کا اور اجرت ہارا انکو کہ جسے کہتے کہ گناہوں کو کہ تم میں انکو کہ ایمان لائیں کہ جسے کہ وہ پہلے  
 پیغمبروں پر اور خاتم المرسلین پر ایمان لائی ہیں ایسی ہی تم بھی سب پیغمبروں پر ایمان لائی ہو اور بعد اسکے فرمایا کہ **لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ** اہل کتاب ان کو کہہ دو  
 لائیں انکو اور دوسرا ان مختلفہ مشق کا یہی سولے کے علم کے بعد واقع ہوا ہے اور تقدیر کی ہے کہ لعلکم اہل کتاب انہوں نے لایقرون یعنی خدایتعالیٰ مومنین  
 کو دو حصہ نور اور رحمت اور مغفرت کی مینا ہونا کہ جائیں اہل کتاب کہ محمد پر ایمان لائیں تو یہ قدرت نہیں کہتی ہیں وہ کفار اہل کتاب علی رضی عنہ  
**فَصَلِّ اللَّهُ** اور کسی چیز کے فضل خدائے کو کہ وہ ہر گز فضل خدا کو نہیں پہنچ سکتی ہیں اور انکو کہ ہر گز نہ گھبراہٹ میں یا ان اور ابن مسعود روایت کی ہو کہ ایک روز میں محمد پر ایمان لائیں  
 اور وہ اس حالت میں محروم ہیں پس ان بخشوں بھی محروم رہیں **وَأَنَّ الْفَضْلَ** اور تحقیق فضل چاہے ان کا یہی **لِللَّهِ** جو ماتہ قدرت خدا کے ہے

لَوْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ نِسَاءِ جَدِّكُمْ هَؤُلَاءِ مَسْكُوتٌ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ خُذُوا صَبْرًا فَضَلُّوا عَنْكُمْ وَأَنْتُمْ كَذِبُونَ  
 ہیکل جو بیس آدمی میں سے کہ وہ دین بنوا اور رضائی کا زکر کرتے تھے لیکن پیغمبر کو دین پر تھے وہ رسول صلوات اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سلام کو قبول کیا ابوہریرہ نے انکی کہاکہ یہ قوم ہوتے انہوں نے جواب میں انکی کہاکہ کیا ہے وہ طوطی کا کہ ہم خدا پر ایمان بنائیں جس تعالیٰ نے انکی واسطے اور مومنین اہل کتاب کی واسطے  
 شل عبد شہد بن سلام کے اور انکی یاد رکھ دو اجر بخش فرمائی ان لوگوں کے صحابہ عدل پر فخر کر کے کہاکہ ہم سے بہتر ہیں وہ طوطی کہ ہمارے طوطی ہیں  
 ہیں رہتے ہمارے طوطی ایک اجر ہے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی **سُورَةُ الْحِجَابِ** سورہ مدنی ہر اور آیتیں سہل آیتیں ہیں اور انکی کہاکہ ہم سے بہتر ہیں وہ طوطی کہ ہمارے  
 کی حدیث سورہ حدید میں گزرتی ہے اس کے پڑھنے کے ثواب کے ذکر میں **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہتے ہیں ایک روز خولہ بنت خلیفہ کہ نصاریٰ سے  
 تھی قوم خبیث سلوک کا رہتی تھی اور شہر نکاح میں سب کچھ دیکھتی تھی اور انکی کہاکہ ہم سے بہتر ہیں وہ طوطی کہ ہمارے  
 خارج ہوئی تو اسے طالب صحبت کا ہوا وہ سبب کسی باعث کے اس امر سے باز رہی شوہر نکاح جو ہوا تھا اسے غصہ ہو گیا کہ کہاکہ انت علی کلمہ امی نبی تو مجھ پر  
 مانند پشت ماں میری کے ہوا اور سکون شروع نہیں کیا کہہتی ہیں اسکا کہ وہ ظہر سے شقی ہے اور اس کلمہ کے کہنے سے وہ عورت شوہر پر حرام ہو جاتی ہے جتنا کہ کفار مذکور  
 اور کفار کا بعد ہر کفر کا اور ایم جاہلیت میں ظہر ہے اور ایسا یعنی نہ جنت میں کسی قسم کھانسی طلاق واقع ہو جاتی تھی اور اس بعد ہر کفر کا اور ایم جاہلیت  
 کہاکہ گمان میرا یہ کہ تو مجھ پر حرام ہو گئی ہے خولہ نے کہا کہ اس امر کو تو رسول خدا سے جا کر پوچھ لے کہاکہ مجھ کو حیا آتی ہے خولہ خود حضرت کی خدمت میں گئی وہ حضرت  
 عائشہ حضرت کا سر ملاتی تھی کہاکہ یا رسول خدا اس صبا سے بقت مجھ کو اپنی نکاح میں لایا تھا ہوتے میں حیا تھی اور والدہ اور کنیت بہت کہتی تھی اور اس  
 مال میرا خود برد کیا اور بہت غور نہ مجھ سے بنائی اور جوانی سے میں شہیا ہو گئی اور سیکر کنیت کے لوگ مجھ سے جدا اور متفرق ہو گئے تو مجھ کو سننے میں لوگ  
 کرو یا ہر اور میں نہیں جانتی کہ فرزند نکاح کیا علاج کروں اگر اسکا پاس چوڑی ہوتی سبب نکاح اور ہلاک ہو جائیگی اور اگر اسے پاس کہتی ہوں تو مجھ کو  
 مر جائیگی اور اب یہ ظہر سے نشان ہوا اتنے میں کیا کوئی تدبیر ہے کہ پھر ہماری موت یا ہم سنہ کی ہو فرمایا کہ تم آپس میں ہم ہو گئے ہو کہاکہ یا رسول خدا غلط ظہر  
 کا واقع نہیں ہے ظہر ہر ایک گمان میں ہے تو مجھ پر حرام ہو گئی ہے خولہ فرزند نکاح کی کثرت اور بچپن آنکھ سے اور حجابی لپکی سے کہ ایک کثرت سے نکاح ہو گیا اور یہ  
 تھی نہایت نگین ہوئی اور وہ سب کا حضرت کا فرض کی تو وہی جواب نکاح کہ شکایت کرتی ہوں میں غلط نکاح کے پورا فائدہ اور تنہائی کی حضرت نے فرمایا کہ  
 ظہر شرع کے اعتبار سے تو مجھ پر حرام ہو گئی ہے اور خدا تیری مقدمہ میں پہنچ نہیں آیا ہوا وہ یہی کہتی تھی کہ شکایت کرتی ہوں میں غلط نکاح کے پورا فائدہ اور تنہائی  
 اور پریشانی کی بس انہی عاجزی سے سنہ طرف سماج کیا اور کہاکہ خداوند تحقیق میں شکایت کرتی ہوں میں غلط نکاح کے پورا فائدہ اور تنہائی کی بس انزل فرما  
 اپنی پیغمبر کی بان پر وہ حکم کہ جس میں سری خلاصی و رحمت ہو وہ تو یہ کہتی تھی اور عائشہ حضرت کے سر کو دھوتی تھی جو سب کا حضرت کے پھر عرض کی کہ یا رسول خدا  
 میرے مقدمہ میں فکر کرنے چاہئے اور میرے حال پر رحم کرنا چاہئے عائشہ نے کہا کہ جو کچھ کہے کو اپنے کوتاہ کرنا چاہئے کہ وحی پیغمبر برائے ہوئی اور علامت وحی کی یہ تھی کہ  
 ہوتے اور کچھ حضرت پر طاری ہوتی تھی جو وقت عائشہ نے آواہا حضرت کا دہرنا تو حضرت میں آواہا خولہ کو حکم کیا کہ تو فوض شوہر کو حاضر کر اور بعد اسکا  
 یہ چار آیت تلاوت فرمائیں **قَدْ سَمِعَ اللَّهُ حَقِيقَتَنَا هُوَ عَلَی قَوْلِ النَّبِيِّ مُحَمَّدًا لَكَ كُنَّا نَعْمُ رَحْمَةً** کہنا اے رحمت کہ جبکہ اگر تھی تجھے ہم صلوات  
**فِي زَوْجِهَا** اے رحمت ہر ایک کے **وَلَسْتَ تَكُنْ إِلَى اللَّهِ ذُو فَضْلٍ وَاللَّهُ كَيْسُهُ أَهْلًا سَمَاءًا وَرُحْمًا**  
 سوال و جواب تہا را یعنی یا رب کہنا سخن کا پہلے سوال کرنا اور جواب یا مقدمہ میں ظہر کے کہ تو کہتا تھا عورت کے کہ تو اپنی شوہر پر حرام کرنا اور وہ کہتی تھی کہ ہم کو  
 طلاق نہیں ہے **إِنَّ اللَّهَ سَمِعَ حَقِيقَتَنَا هُوَ عَلَی قَوْلِ النَّبِيِّ مُحَمَّدًا لَكَ كُنَّا نَعْمُ رَحْمَةً** دیکھو نکاح کا احوال کا اور بقول ہے کہ جو وقت عائشہ نے یہ  
 آیت سن لی تو کہاکہ بزرگ ہے وہ شخص کہ ہوتا ہے سب ان کو اور شوہر کوئی آواز پوشیدہ نہیں ہے ایک عورت گھر کے گوشہ میں سول ہو گئی کہ کرتی تھی طرح سول  
 ہم بعض بات کو انکی سنتے تھے اور بعضی کو نہیں سنتے تھے اور خدا پر اسکی کوئی بات پوشیدہ نہیں تھی اور بعد اسکی فرمایا کہ **الَّذِينَ بَطَّأُوا فِي جَدِّكَ**  
**مَنْ يَكُونُ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ مِنْكُمْ** ہاں یہی سنی اپنی بیوی کو وہ کہیں تو مجھ پر شل بیٹیاں میری کے ہر توجہ وہ لوگ کھا ہن نہیں ہیں

سید ظہار کی تفسیر کا

الحمد لله رب العالمین

[illegible]













ایہ بخوبی

حضرت علی کے ابو بکر و عمر سے خلافت کے لئے

تصدق کر دینے عرض کی کہ یہ لوگ اسکی طاقت نہیں کہتی ہیں یا کہ سبکی دیویں دینے کہا کہ ایک نامہ یا ایک حدیث میں فرمایا کہ انصیب تیرا دنیا میں بہت کم ہے جو تو  
 کہ حضرت نے ہند پر مقرر کیا تو لوگوں کو بہت مشورہ معلوم ہوا اور فقیروں نے تو لنگی کے سبب اور نوکروں کے بخل کے سبب کہ سو بخیر معلوم کے پاس جان نامہ وقف کیا اور  
 میں بڑا مال ہیں ایک نیا لپٹو پاس لکھتا تھا اسکو مٹی و س م کو بچا اور ہر روز ایک م تصدق کرتا تھا اور رسول خدا کرنا کرتا تھا اور مسائل پوچھتا تھا اور  
 خلوت میں علوم کے راز سے واقف ہوتا تھا اور مخالف و موافق کی دونوں کی کتاب میں مگر ہے کہ علی نے فرمایا کہ کتاب میں ایک بیت ہے کہ کہنے  
 بیٹے مجھے آپ علی نہیں کہیں یا ہر روز بعد میری کوئی آپ علی کہہ لیا اور جامع الاصول میں لکھا ہے کہ صحابہ میں سے کہنے ہیں آپ علی بن ابی طالب  
 اور کثافت میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنی باپ سے روایت کی ہے کہ انہی ایک مذہب کا علی میں تین چیزیں ہیں کہ اگر تمہیں میں ایک بھی نہیں ہوتی تو  
 میرے نزدیک شترانہ سرخ موزاخ چشم ہو بہتر تھی ایک تو فاطمہؓ ہر اک اس کے صلح ہو تو کہ شریعت سے بزرگ را نامی آدمی تو نہیں کہ اسکی درخواست کرتے تھے اور  
 دوسرے علم سو خدا کا اسکو موت ہوا روز جنگ خیبر اور فکر ہکا سورہ انفعا میں مفضل گذر گیا ہے اور سیر آہ بخوبی کہ اسکو اسکی کہنے علی نہیں کہیں اور نصف  
 طالب حق بنظاہر ہے کہ ختم کرنا علی کا تصدق کر لیا اور بخوبی کو اور حوصل اسکی معاجلات نہیں ہیں اور توجہ اسکی ملاقات صرف نہا میں ملے ہیں  
 ہے مفضل بنو علی میں تمام صحابہ و بیٹہ رہنا ابو بکر اور عمر اور عثمان کا باوجود اسودگی اور تو لنگری اور ترک کرنا بخوبی رسول خدا کا اور محروم رہنا تھا اس  
 سعادت کہ نبی کی ولایت کرنا ہے انکو لیں نے ہر طرف مال دنیا کے اور غیبت اٹلی ہر طرف دنیا کو ناباؤار کے اور علی باوجود فقر اور فاقہ کے اس سعادت محروم  
 نہوا اور تفسیر دارک اور تفسیر ہدی اور تفسیر بحر راج شہا الدین ملت آبادی میں بڑی معتبر کتابیں ہست کی ہیں مگر کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فرمایا ہے کہ اس آیت پر کہنے علی نہیں کہیں یا ہر روز بعد میری کوئی آپ علی کہہ لیا اور جامع الاصول میں لکھا ہے کہ صحابہ میں سے کہنے ہیں آپ علی بن ابی طالب  
 را کہبتا تھا تو میں سے ایک ہم کو تصدق کرتا تھا اور دس سلا مٹی رسول خدا سے پوچھے اور حضرت جواب لکھا جھگو دیا بیٹے بوجہ کہ یا رسول اللہ وفا کیا چھو  
 فرمایا کہ توحید اور شہادت لا الہ الا اللہ کی پھر بیٹے بوجہ کہ فساد کیا ہے فرمایا کہ کفر اور شرک ہے خدا تعالیٰ کا اور بعد اسکی بیٹے بوجہ کہ حق کیا ہے فرمایا کہ ہلام اور  
 قرآن اور ولایت یعنی خلافت جو حق منہی ہو کہ وہ طرف سیر اور بعد اسکی باقی کے اور سلا لکھی ہیں لیکن تمام معنی رکھنا چاہئے اور لہذا کو ہاتھ نہوینا چاہو  
 رسول خدا فرماتے ہیں کہ حق تین چیزیں ہیں ہلام اور قرآن اور خلافت جو حق منہی ہو کہ وہ طرف علی کے اور علی کے پاس جو حق منہی ہو کہ وہ طرف علی سے پہلو ہو تو  
 خلافت جو حق فرمایا پس وہ باطل ٹھیری اور علی کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور اگر پہلوں کی خلافت بھی حق ہوتی تو چاروں کی خلافت کو حق فرماتے نہ  
 نہا علی کی خلافت کو اور اگر ولایت معنی دوستی ہو تو اس موت میں بھی مطلب ثابت ہو واسطے کہ جو حق منہی ہوئی اور پہلو کی دوستی باطل  
 ہوئی تو خلافت بھی انکی باطل ہے کہ جو حق منہی ہوئی تو خلافت انکی کیونکر حق ہوگی پس مطلب ثابت ہوا اور رسول اکرمؐ کو دوسرے مقام میں  
 بھی علی کا اور رسول خدا کا نہیں را کہنا اور فضیلت علی کی کل صحابہ ثابت ہے چنانچہ ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ جابر بن عبد اللہ سے  
 منقول ہے کہ وہی رسول اللہ علیا الی اطراف فانتجا فقال الناس ای لہنا فقون او عوام صحابہ فقطال بخیر مع ابن عمر یعنی بلایا رسول خدا نے  
 علی کو طرف طائف کے پس را کہنا حضرت علی سے پس کن آدمیوں نے یعنی منافقوں نے یا عام صحابہ کہ پس تحقیق را زہوار را کہنا ہکا ہمارا ہر عمر اسکو  
 کے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کہنے والے طائف بخیر مع ابن عمر کے منافقین یا عام صحابہ تھے اور شیخ متقی نے کنز العمال میں اس عبارت میں فقال لہنا  
 کی جگہ فقال ابو بکر لکھا ہے پس اس قول سے معلوم ہوا کہ کہنے والے طائف بخیر مع ابن عمر کا ابو بکر ہے اور ملازمین الدین نے اپنی تفسیر میں ابو بکر کی جگہ  
 عمر کا نام لکھا ہے اور ملا علی قاری جو اسے غافل تھا سو اسے اسے ناس کی تقریر میں منافقوں یا عام صحابہ لکھی ہیں اور جو وقت یہ حدیث موافق  
 کہنے ملا علی قاری کے تسلیم کیجا تو لازم آئے کہ ابو بکر اور عمر منافقین یا عام صحابہ میں سے تھے کہ کچھ قدر اور زہر لگاتے تھے رسول خدا کے نزدیک نہ صحابہ  
 کہا میں سمجھتا ہوں کہ اس عبارت میں ہر عبد اللہ بن ہارون خراسانی نقل کیا ہے کہ منیر ام علیؓ نے فرمایا ہے بوجہ کہ صدقہ منبر کے حرام ہوا فرمایا کہ  
 امیر عظیم سے تھے سوال کیا ہے اب اسکو جان تو کہ جو حق منہی ہو کہ وہ طرف علی کے اور علی کے پاس جو حق منہی ہو کہ وہ طرف علی سے چک آلودہ کرے اور

[illegible]



اور یہ دوسری صفت عذاب کی ہے واسطے منافقوں کو پہنچے کہ ہمیں پہلے عذاب سے شہارہ طرف عذاب قبر کے ہوا اور دوسرے شہارہ طرف عذاب آخرت کے ہے  
 اور کہتے ہیں ایک شخص نے منافقین میں سے کہا کہ ہم سبب ال کثیر اور اولاد متعدد اپنی کے قیامت کے روز بھی نصرت کو گئے ہوگا اور فائدہ میں ہوگا اور عذاب  
 سے سوز کے سنگاری یا نیگے حتمی بنے یہ آیت نازل کی کہ **لَنْ يَغْنَمَ غَنَمًا مِنْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** اور انکو یہ نصرت کے روز **أَمْوَالُكُمْ** مال انکو ولا  
**أَوْلَادُهُمْ** اور نہ اولاد انکی **مِنْ اللَّهِ** عذاب میں سے شہارہ کی چیز اور اولیات سے گروہ منافقوں کی **أَصْحَابُ النَّارِ** صاحب آتش  
 معذخ کے ہیں **هَؤُلَاءِ خَالِدُونَ** کہ وہ جہنم میں دوزخ کی مشیت سے نکلے ہیں **يَوْمَ يَجْعَلُ اللَّهُ جَعْلًا** یا کہ تو زمین کو کہ اٹھا یا ان منافقوں کو  
 عذاب کو قبر سے اور سوزانکو کہہا کہ تم یہاں نہیں لائے تو **يُخْلَقُونَ** پس تمیں کما میں ملے، واسطے اس کے یعنی خدا کے آگے انبی ایمان اور  
 مومن خاص ہو کر تمیں کما میں منافقین کما میں **يُخْلَقُونَ** لکھ چکے قسیر کھاتے ہیں وہ دھوکہ دیا اور مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تم میں تمہارا کما میں  
**وَيُحْسَبُونَ** مسلمان کرتے ہیں **أَلَمْ تَحْقُقْ** وہ علی نقیؑ اور پر ایک چیز کے ہیں یعنی کما میں انکا یہ کہہ چکے ہیں انی قسم سے کہوں میں سوز  
 فائدہ ہوگا اور وہ اپنے تئیں سہا بہت پر جانتے ہیں مراد اس سے یہ کہ نفاق ایسا کردلوں میں طرح سے مضبوط ہو کہ نہ نعت میں بھی نہ اور نہ ہوگا  
 آلا خبردار ہو اور مومنین کے **أَلَمْ تَحْقُقْ** وہ منافقین **هَؤُلَاءِ الْكَافِرُونَ** وہی جہنم بولنے والے ہیں **يَوْمَ يَخْلَعُ اللَّهُ عَنْكُمْ** تمہارے کو پہنچا کہ خدا  
 کے سامنے بھی جہنم بولتے ہیں تمہارے کھاتے ہیں **يَوْمَ يَخْلَعُ اللَّهُ عَنْكُمْ** تمہارے کھاتے ہیں **يَوْمَ يَخْلَعُ اللَّهُ عَنْكُمْ** تمہارے کھاتے ہیں  
 انکو کہ طرف باطل کے راغبیہ **وَقَدْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ** پس پہلا دیا انکو یا کہ خدا کا کہ نہ ہو کہ زبان سے یا کہ کرتے ہیں **يَوْمَ يَخْلَعُ اللَّهُ عَنْكُمْ**  
 یہ گروہ خدا کو پہنچنے والے لوگ **حِزْبُ الشَّيْطَانِ** گروہ شیطان کے ہیں **يَوْمَ يَخْلَعُ اللَّهُ عَنْكُمْ** آلا خبردار ہو اور جانو تمہارے بندہ خدا کے  
**حِزْبُ الشَّيْطَانِ** ان کے کہ تحقیق گروہ شیطان کا **هَؤُلَاءِ الْكَافِرُونَ** وہی نقصان والے ہیں بہشت کی نعمتوں کے ہاتھ سے دیر  
 ہمیشہ عذاب میں گرفتار ہو **إِنَّ الَّذِينَ تَحْقُقْ** جو لوگ کہتے **كَلِمَاتٍ** اللہ **وَرَسُولُهُ** کہتے ہیں ان کو پہنچے اس کے کی  
**أُولَئِكَ** وہ لوگ خلاف نیما **فِي الْكُذِّبِينَ** بیچ زیادہ دلیل لگو کہ ہونگے دنیا میں راحرت میں یعنی زیادہ دلیل لگو کہی جماعت میں وہ  
 دخل ہیں اور کہتے ہیں مسلمان نے بعد فتح ان بستیوں کے کہ جو انکو گروہ اور نواح میں تھیں کہ کہ لہتہ خدا تعالیٰ ہو کہ فارسیں روم کے لینے کی بھی  
 توفیق دیا کہ جسے عبد بن سلیمان غیر منافقوں کے ساتھ کہ گمان تمہارا رہا یہ کہ فارسیں بعد ان بستیوں کے مانڈ ہیں کہ جو تھیں فتح کیا ہو حتمی  
 نے یہ آیت نازل کی **كَلَّمَ اللَّهُ** کہہا خدا **لَحْظَةً** لحظہ میں اس حکم کو ثابت کیا ہے کہ **عَلَيْكَ** انکو **وَسَلَّى** لہتہ غالب ہوگا میں اس رسول  
 میرے دشمنان میں ہوا اور غلبہ خدا کا جنت قائم کرنی اور نصرت نبی ہی ہوگی میں اور مسلمانوں کے دشمنوں پر اور غلبہ رسول کا اگر انکو حکم جہاد کا ہو تو راہی میں  
 انکو دشمنوں کا غالب ہوگا اور جو حکم جہاد کا نہیں ہے تو دلیل اور حجت غالب کرے گا **إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ** تحقیق خدا قوت والا ہے نہایت نصرت کے لئے اور  
 غالب نے پر عسکر میں غالب ہے حکم میں اس ریحیر ہوا کوئی انکو منع نہیں کر سکتا ہی اور کہتے ہیں ایک روز عبید اللہ بن عبد اللہ سلول سو خدا کے  
 ہاں آیا حضرت نے پانی طلب کے نوش فرمایا اور کچھ ہاں سے پانی باقی رہ گیا عبید اللہ نے کہہا یا رسول خدا **فَاجْزِئْ** ہاں تو یہ باقی کا پانی لیجاؤ  
 اور پانی بکٹ بلاؤں ان پانی کی برکت سے دل ہکا شرک سے پاک ہو حضرت انکو اجازت دی وہ لیگیا اور سب سے باکچہ پانی دیا انہی پوچھا کہ یہ کیا ہے  
 عبید اللہ نے کہہا کہ رسول خدا کا کچھ پانی ہی ہو چکا کہ دل تیرا شرک اور نفاق سے پاک ہو اسنے کہہا کہ تو اپنی ماں کا پیشاب کوں نہیں لایا عبید اللہ نے سوچا  
 جا کر سب ان بیان کیا اور کہہا کہ کچھ اجازت ہو تو میں اسکو مار دوں فرمایا کہ نہیں کہہا کہ ساتھ نرمی کر جسٹھا نے یہ آیت نازل کی کہ **لَا تَجِدُ قَوْمًا**  
**يُؤَدُّونَ** قوم کو یعنی محال ہے کہ باؤ تو نہیں کہہا کہ **يَوْمَ مَنُوتَ** باللہ **وَالْيَوْمَ** آخر ایمان لائے ہیں وہ ساتھ خدا کے اور دن آخرت کے  
**يُؤَدُّونَ** دوست کہہاں **مَنْ جَادَ اللَّهُ** **وَرَسُولُهُ** اس شخص کو خلاف کرے وہ خدا کے اور رسول کے ان کے یعنی مومنین ہرگز کافر و فاجر  
 منافقوں اور انہی وہی کے مخالفوں کو دوست نہ کہیں گے **وَلَوْ كَانُوا** اگر یہ ہوں میں مخالف نہ ہو خدا اور رسول کے **أَبَاءَ** ہوا باپ تو جیسے مینا عبید اللہ









اگر انکو پہنچا دیا جتنا مال غنیمت یا ہر خدا اور پھر اگر علی رسول  
 اور پیغمبر کے مالوں کو سے یعنی یہ مال بنی نصیر کے رسول کو بخشے ہو ہو کہ جو کہ در بیان یہاں اور زمین کے خاص احوال کے اور دیکھو  
 کے اور انکو غنیمت کے جو کہ فرمانبردار اور پیغمبر کے ہیں کہ جتنا وصف خدا تعالیٰ نے بیان کیا ہے اہل ایمان ہمارے ہیں جو کہ کفار اور مشرکین ظالموں  
 ہاتھ میں سے وہ حق انکا ہے کہ پہلے اس طرف سے نہیں کہ خدا اور پیغمبر اور یہی فرمایا حضرت صلی علیہ السلام کہ جو کہ مال غنیمت خدا تعالیٰ نے اپنے  
 رسول کو بخشا ہے وہ خود تمہارے ہاتھ میں یا ہو کہ تمہارا جو قسم پس نہیں دے رہا ہے علیکہ اور یہ کہ واسطے لینے اس کے من حیث کہ  
 ذکر کا کہ اور نہ شہ نہیں پایا وہ تم وہاں سے پیغمبر کے کہ وہ اس پر سوار تھا اور ایک روایت میں کہ وہ دراز گوش ہوا تھا اور اس قلعہ کے  
 فتح میں یہودیوں کے جنگ کی طرح کی نہیں واقع ہوئی ہے کہ کوشش متونی اور سب کے مستحق ہیں غنیمت کے ہوتے وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ اُولٰٓئِکَ یَعْلَمُ خِصَّتْ  
 یَسْلُطُ اَرْسُلَہُ غَالِبٌ لِّیَہِمْ یُوکَلِّی اَمِنْ یَسْتَاۤءُ اور جس شخص کے کہ جاتا ہے سبب عیب خوف کے پس مقدمہ غنیمت کا ہے  
 جو پیغمبر جسکو وہ چاہے دیکھا اور جسکو چاہے نہ دیکھا اور تقسیم اس کی مثل اس غنیمت کے نہیں ہے کہ جسکو جنگ کے نتیجے میں اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور  
 خدا اور ہر چیز کے قدرت کنہ والا کہ کبھی تو سبب مخرج کے کہ وہ جنگ جلال ہے انکو دشمنوں پر غالب کیا ہے اور کبھی سبب پوشیدہ کے کہ وہ مال غنیمت  
 عیب غنیمت کا ذکر نہیں ہے مسلمانوں کو نہ غنیمت یا اور سبب تقسیم کا حال بیان کیا ہے مَاۤ اَقَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاَوْعَظَکَ اَیُّہُمْ  
 ترک کیا ہے کہ یہ غنیمت پہلی آفاقی ہے اور معنی آگاہی ہے کہ جو کہ پہلے جو خدا اور پیغمبر کے مال غنیمت میں سے من اهل القری بستیوں انکو  
 مالوں میں سے کہ وہ بستیوں کے بنی نصیر تھے اور وہ مال غنیمت بنی نصیر کا قلیلہ پس خاص احوال کے وَلِلرَّسُوْلِ اور پیغمبر کے اور جو  
 حصہ کہ خدا کا ہے انکو بھی وہی حضرت ابنی مصلحت کے موقوف کریں وَلِذِی الْقَرْبٰی اور یہی صواب قرابت رسول کے ہے وہ مال چاہئے کہ  
 اہل بیت کو ان حضرت کے وہ مال پہنچے وَالْیَسَّٰحٰی اور جو بستیوں آل محمد کے ہے وَالْمَسٰلِکِیْنِ اور جو مسکنوں کے ہے وہ مال جو قوت  
 ایسا کہ کھانگی نہ کہتی ہوں آل محمد کے وَابْنِ السَّبِیْلِ اور جو مسافر کے ہے وہ مال کہ آل محمد کے لوگوں میں سے ہو وہ مسافر غرض یہ ہے کہ  
 قریب یتیم اور مسکین اور سبب اہل بیت رسول میں سے ہوں کہ انکو واسطے ہے یہ مال اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ وہ ہند میں ہے لو کہ  
 ذوالقرنی جسے خاندان الہیہ کیا ہے اور اپنے رسول کے نفس کے نزدیک انکو کیا ہے کہ انکا ذکر اپنے اور پیغمبر کے ساتھ کیا ہے پس فرمایا کہ مَاۤ اَقَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ  
 اہل القری قلیلہ وَلِلرَّسُوْلِ لَذِی الْقَرْبٰی وَلِیَامَنِی اہل اہل بن اہل سم میں سے بیت خاص کو گئے اور صدقہ میں سے یعنی زکوٰۃ وغیرہ میں سے ہمارے  
 و اہل حصہ قرار نہیں کیا ہے بلکہ بزرگ اور مرتبہ والا کیا ہے خدا پیغمبر کے کو اور ہوں اس سے کہ کھلائی میں اسیر کا کہ آدیسوں کے ہاتھوں میں سے اور حضرت  
 سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ ہمارے قریب یتیم اور مسکین اور مسافرین ہیں اہل خانہ ان کے علما اور آل و بیویں کے قریب یتیم اور مسافر اور مسکین مرقوم ہیں  
 اور دوسری وہ ہیں سجاد علیہ السلام فرمایا کہ وہ اس کا حصہ قریبوں اور اہل بیت میں سب آدیسوں کے ہمارے ہم شریک ہیں اور حضرت صلی علیہ السلام  
 نے فرمایا ہے کہ ہم وہ قوم ہیں فرض کی ہو خدا تعالیٰ نے فرمانبردار بنائے ہوں اور ہمارے مال فی کاکہ خاص کیا گیا ہو اور جو بیکر نکالا ہو گزیرہ  
 مال جو یا خوب اور نوبت یا خضع رت اور سنی قیمتی اور خیر بنظر اور مال میں طرح کا تو ہر ایک مال زکوٰۃ کہ وہ بنی ہاشم پر حرام ہے اور ایک مال وہ  
 ہے کہ جو کفار سے لڑ کر شمشیر زور سے لیتی ہیں اس میں سے خمس بنی ہاشم کو ملتا ہے اور باقی کا جہاں فرمایا ان کے و اس کو اور اگر ہکا و چکوا ہا غنیمت کی آیت میر  
 محرز گیا ہے اور ایک مال ہے کہ جو کفار سے بدوان لڑائی کے ہاتھ لگتا ہے اور وہ خاص بنی ہاشم کے ہے زندگی میں اہل اور بعد انکو خلیفہ حق کو ملتا ہے اور وہ  
 جسطرح چاہیں اسکو خیر کریں اور سختی مال فی او خمس کہ بنی ہاشم ہیں اور ابوبکر اور عباس میں سے اور حق انکا خمس میں جعفر ہے وہ رسول خدا بنی زندگی میں  
 انکو دیا تھا اور یہی ابوبکر نے اپنی خلافت میں کیا تھا لیکن عمر نے اپنی خلافت کے آخر زمانہ میں حق قرابتی امیر المؤمنین اور ابوبکر میں غیر کو دیا اور بیان کیا  
 خدا کہ یہاں مال فی کو بیٹا کیا ہوا کہ کیلا یكون ذولہ ناکہ ہو وہ مال فی دست بستہ ابوالابین اَلْاٰخِنِیَا وَصْنُکُمْ و سیران

تو گروہ کے تم میں سے کہ اپنی قوت اور غلبہ سے اپنے حق سے زیادہ وہ یوں اور غلبوں کو تھوڑا دیوں اور یا یہ کہ انکو مجھ پر کہیں سارے مانہ جاہلیت میں ستور تھا  
پہلے زمانہ رسولؐ کی اور خطاب میں آپؐ میں سے سب سے پہلے اور اہمیت علیہم السلام کے **وَقَالَتُ الْيَهُودُ نَحْنُ مُسْلِمُونَ** اور جو کچھ کہہ کر وہ کوئی تکوین  
مال فی اور غنیمت میں سے **فَخَذُوا مِنْهُمْ مِمَّا يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ** اور وہ چیز کسے کیا ہے اسے تکوین سے **فَأَنفَضُوا** پس  
باز رہو تم اور اسکو قریب جاؤ اور حکم عام سے کہ جو یہ چیز فرمائی وہ کہو اور جس کام کو منع کرے اسکو ہرگز مت کرو **وَأَتَقُوا اللَّهَ** اور وہ تم خدا سے  
رسولؐ کی مخالفت میں **إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ** تحقیق خدا سخت کرنے والا عذاب کا ہے مخالفوں کو حکم پیغمبرؐ کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے  
فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کسی نبی کو نبیہا میں سے بخشش نہیں دی یا یہ کہ جو یہ چیز فرمائی اس کو محبت فرمایا ہے کہ سلیمانؑ کو تو یہی فرمایا کہ منافقوں اور منافقین سے  
یعنی بخشش تو یا تمام رکھہ تو بغیر اس کے اور یہاں حضرت کو فرمایا کہ **إِنَّمَا إِلَهُ الْبَشَرِ** خداوند ہے اور اس میں شہادہ اس طرف اس کے کہ نہ ہرگز  
کی پیغمبر کے ہاتھ میں ہے اور بعد اسکو ائمہ معصومین کے ہاتھ میں اور اسکو آخرت کے خیر کے مال تقسیم کیے مسلمانوں اور خیر والوں کے ہاں کہ انکو اس حال میں  
دیا اور نبیؐ اور نبیؐ قتل کو جلا وطن کیا اور نبیؐ قتل کو قتل کیا اور انکی عورتوں اور لڑکوں کو لڑکیوں اور عظام بنایا اور انکی مالوں کو مسلمانوں کو تقسیم کیا  
موافق مصلحت کے **لَا تَقْرَأُوا لَهُمْ جَزَاءَ** وہ اس قدر مہاجرین کے یہاں اتنے ہوئے تو انکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال  
فی اور وہ اس قدر مہاجرین کے کہ وہ قوی اور باوقیم اور سائیں اور آبن سہیل میں پیغمبرؐ قرار میں داخل نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسکی تعظیم کی ہے یہاں اسکو خارج  
کیا ہے اور اسکو عطف الفقراء کا رسولؐ کے مابعد ہے اور مہاجرین کے وہ لوگ مہاجرین کے ہیں کہ انکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال  
وہ لوگ ہیں کہ انکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال **وَأَمْوَالُهُمْ** اور مالوں سے کہ مال انکو وہاں سے ہے اور وہ مال انکو  
انکھانہ دیا اور وہ فقراء مہاجرین کے ہیں کہ انکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال **فَصَلِّ لِقَائِ اللَّهِ** فضل کے حصول اور  
رضامندی کو جسکی معنی ہجرت انکھانہ سے سوداگری اور دنیا کی غشی نہیں ہے بلکہ وہ اسکو شمولی اور رضامندی سے ہے **وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ** اور وہ  
کرتے ہیں وہ دین خدا کی اپنی مالوں اور جانوں کے واسطے اور پیغمبر کے ہر مقام میں **أُولَئِكَ** یہ کہ وہ مہاجرین کی **فَهُمُ الصَّادِقُونَ**  
وہی ہیں جو قول میں **فَعَلَّ** میں مہاجرین میں سے ایک مرد تھا کہ اسکو ایک پیغمبرؐ بنا دیتا تھا اور چاروں نہیں سبب پہنکے کہ اسکا کھودنا اور اسکو اندر  
بیٹھنا تھا کہ مری کم اثر کرے اور حقیقت کہ حال انکھانہ ہوا تو رسولؐ نے مال نبیؐ نصیر کا مہاجرین کو تقسیم کیا اور رضامندی میں آویسوں کہ بہت محتاج تھے چنانچہ  
مذکور ہوئے اور انکھانہ کے حق میں مہاجرین کے **وَالَّذِينَ بَوَّأُوا** اور نبیؐ انکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال  
**وَالَّذِينَ بَوَّأُوا** اور نبیؐ انکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال **وَالَّذِينَ بَوَّأُوا** اور نبیؐ انکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال  
اور بعضے کہتی ہیں کہ انکھانہ پہلے فعل کہ وہ اسکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال **وَالَّذِينَ بَوَّأُوا** اور نبیؐ انکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال  
عقل کو اسکی تصدیق کی ہے انکھانہ اور بعضے کہتی ہیں کہ انکھانہ پہلے فعل کہ وہ اسکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال **وَالَّذِينَ بَوَّأُوا** اور نبیؐ انکو اسکی اور بعد اسکی سے بغیر اس کے ہی اور پیغمبر کے وہ مال  
بعضے کہتی ہیں کہ ایمان نام مدینہ کا ہے اور رسولؐ صلعم نے نام انکھانہ بیان کیا ہے حال یہ کہ مدینہ میں مسلمان ہوئے ہیں **مِنْ قَبْلِهِمْ** پہلے ان مہاجرین  
اور یا یہ کہ ایمان لائی ہیں پہلے ہجرت مہاجرین کے اور پہلے آنے کے اسے مدینہ میں آئے ہیں اور انکھانہ نے یہاں مقیم ہیں اور وہ مشرکوں میں ہیں نہ کہ مکہ میں  
جا کر انکھانہ رسولؐ سے ہجرت کی تھی اسلئے ہر شخص کے لئے اور گوری سے اور رضامندی کی تعریف میں لائی ہے کہ **يُحِبُّونَ** دوست کہتے ہیں وہ **مِنْ**  
**هَاجَرُوا إِلَيْهِمْ** اس شخص کو کہ ہجرت کے طرف انکو اپنے شہر کو چھوڑ کر انکو شہر مدینہ میں آئے ہیں انکو اپنی شہر میں رہنے والے ہیں انکی مدد کرتے ہیں  
اور بعضے کہتی ہیں کہ انکھانہ خبر سے والذین بَوَّأُوا الدار کی لیکن اسصفت میں عطف ہے مہاجرین پر نہ ہوگا بلکہ نبیؐ کا **وَالَّذِينَ بَوَّأُوا**  
**صَدُورِهِمْ** اور انہیں اپنے ہونے انکھانہ چھوڑنے کے **حَاجَةً** چھیناج کو **وَقَالُوا** انکھانہ سے کہ دیکھو یہ مہاجرین مال غنیمت نبیؐ نصیر کا  
اور انکھانہ کو وہ مال نہیں دیا گیا ہے اور انکھانہ کو جو یہ نہیں دے تھے انکو دیا ہو کہ انکو انہیں یا بلکہ رسولؐ نے وہ مال تقسیم کیا ہے چنانچہ وہی میں مہاجرین کے رسولؐ کا







[illegible]





کئی مرتبہ یہاں ہی ہوا اور کئی بیہوشی کی حالت میں اس نے برصیصا کو سوسٹا لاکہ بلانے کی ہوت بہوش ہے اور نہایت خوبصورت ہے اگر کسی کو ساتھ تو ہوت  
 صحبت کر چکا تو کسی کو خبر نہ ہوگی برصیصا نے انکو سوسٹا راہ پا کر اس لڑکی سے اپنا منہ کالا کیا اور وہ لڑکی اس کا ملہ ہو گئی اور بیٹھ اٹھ کر بنگلہ اسکے  
 پاس آیا اور برصیصا کہہ کر کہنے یہ کیا فعل بد اور حرکت نالائق کی اور تو خود اپنے تئیں اور عابدوں کو رسوا اور بدنام کیا برصیصا نے نہایت اسی سمجھا کہ اس  
 مقدسہ میں قیام کرنی چاہیے نہیں کہہ کر یہ راز پوشیدہ ہو گیا جس تک تو نہ کو قتل نہ کری اور میں یہاں کیسے سچے اور ایک دہشت ہے کہ اپنے مسئلے پر اسکو قتل کرنے کی فکر  
 برصیصا اپنی جان کے خوف سے اسکو قتل کیا اور خاک میں اسکو دفن کر دیا اور بیٹھنے سے عورت کی چادر کا گوشہ اس خاک سے باہر نکال دیا اور جسوقت بہانی نہیں  
 لڑکی کے آئی اور اپنی بہن برصیصا کو بوجھا تو کہہ کر اسکو دیکھو اور ان شخصوں کو جو ہیں سے نیک عقائد تھا اسکی کہنے کو قبول کر کے چلے گئے اور دوسری شب بستر  
 نے بڑی بہانی کے خواب میں چکر کہا کہ برصیصا تیری بہن کے ساتھ یہاں آیا کیا اور جسوقت بیدار ہوا تو اپنی جی میں پھیرا کہ یہ خواب عیسانی ہے اور دوسری شب  
 منجملہ بہانی کے خواب میں چکر یہی کہا کہ ابھی بعد بیدار ہونے کے خواب عیسانی مقرر کیا اور تیسری شب چوتھے بہانی کے خواب میں چکر یہی بیان کیا جو  
 کچھ کہ بڑی بہانی سے بیان کیا تھا اور جو تھوڑے روز میں وہاں بہانی ایک کچھ لکھی ہو کر بیٹھے تھے اور اپنی بہن کو روتے تھے چوتھے بہانی نے کہا کہ میں یہاں خواب  
 میں دیکھا ہے منجملہ بہانی نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے بس وہ تینوں برصیصا کے پاس گئے اور کہا کہ ہماری بہن کے ساتھ تو  
 کیا کیا کہا کہ میں نے کیا نہیں کیا کہ وہ اسکو لیکے ان تینوں کہہ کر برصیصا نے راز کا راز اسے دفع نہ کیا جو کچھ کہتا سچ کہتا وہ وہاں چلے گئے اور دوسری  
 شب بیٹھ بھرا کچھ خواب میں آیا اور وہی حال بیان کیا اور کہا کہ جاؤ بہن تمہاری فطانی جگہ خاک میں فون ہے اور اسکی چادر کا گوشہ خاک سے باہر نکلا ہوگا  
 جسوقت بیدار ہو تو وہاں گئے اور اس کے مسئلے کے سچے جا کر دیکھا تو گوشہ چادر کا باہر نکلا ہوا تھا اسکا کچھ کو گھومو تو وہاں سے وہ عورت نکلی اور برصیصا کو گرفتار کر کے لے گئی  
 تاکہ اسکو سولی پر چڑھائیں اہل بیت نے نہیں کہا کہ تو نے کچھ کا نہ کیا کہ گروہ سولی پر چڑھایا جائیگا تو کھارہ لکھی گناہ کا بوجھ لگایا نہیں کہا کہ میں بھلی سکا کام تمام کرنا  
 ہوں اور اسکو کا کر کے مارتا ہوں بس ہلے صحت میں بکر برصیصا پاس آیا اور کہا کہ میں عابد ہوں کہ جھکو فطانی دعا کا کھلائی تھی اور تو نے یہ کیا کام کر لیا کہ  
 سب بدوئی اتر کر بیڑی کی اس قضیہ میں بھی ایک چیز تھیں کہ تعلیم کرتا ہوں تاکہ توہمیں ملاسی نجات پائی برصیصا کہہ کر وہ کیا ہی کہا کہ جھکو سجدہ کرتا کہ میں ایک  
 دھکا جھکو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کروں اور تو نہیں سے بہال جا اور جسوقت بہال جا تو نوکر لے کر لینا برصیصا نے نہیں سجدہ کیا اور نہیں کہا کہ میں تجھے  
 بیزار ہوں بس سولی پر بٹھوڑا دیا اور ایک روایت یہ ہے کہ جسوقت سولی پر چڑھایا تو ہوت نہیں سکی پاس آیا اور کہا کہ منہ پر ہی تجھکو ہلے میں گرفتار کیا ہے اگر  
 میری فرمانبرداری کری تو تجھکو ہلے ملاسی وہاں دوں کہا کہ میں فرمانبردار ہوں نہیں کہا کہ جھکو ایک سجدہ کر کہا کہ سولی پر کیونکر سجدہ کروں نہیں کہا کہ نہ  
 شہارہ کی کرنا کھایت کرتا ہی برصیصا سولی پر شہارہ نہیں سجدہ کیا اور کافر ہو گیا اور بعد اسکے نہیں کہا کہ میں تجھے بیزار ہوں یہ وقت عابد کا فوہو  
 مر گیا اور تتر بتر کی عبادت اپنی شہر بادی اور دوسری روایت میں قصہ طرح سے مذکور ہے کہ برصیصا ایک بدوڑ زاد تھا اور دنیا سے کٹنا رہتا تھا  
 کیا تھا اور ملا کر نے انکی عبادت کی کثرت سے توجہ کیا اور اہل بیت نے اس کے ساتھ فریاد کیا اور بٹھنے کہتے ہیں کہ میں نے فریاد کیا اور ایک بدکی صحت میں بکر برصیصا جو  
 کے دروازہ پر آیا اور برصیصا بوجھا کہ تو کوئی ہے کہہ کر میں ایک شخص کا بیٹا ہوں چاہتا ہوں کہ تیری عمر میں بھی عبادت کروں برصیصا اسکو بلالیا اور  
 اہل بیت نے عبادت کی کہ تین روز تک کھانا نہ پیا اور نہ ایک ساعت سو یا اور جسوقت برصیصا ریاضت الیس کی کہی تو بہت توجہ کیا اور اہل بیت نے کہا کہ میں  
 ایک بڑا گناہ کیا ہے جسوقت گناہ میرے دل میں رہتا ہی تو سبب یہ ہے کہ نہ میں کھانا ہوں نہ پیتا ہوں نہ سوتا ہوں برصیصا نے کہا کہ میں ہی چاہتا ہوں کہ  
 تیری مثل جاؤں گناہ کر کے تاکہ جو طے سے عبادت کو بجا لاؤں گناہ کو یاد کر کے کہا کہ چلے گناہ کر اور بعد اسکے توبہ کر تاکہ عبادت کی حلاوت کو چھوڑ دو  
 خدا غفور رحیم ہے گناہ کو بخش دے گا برصیصا نے پوچھا کہ کونسا گناہ کروں اہل بیت نے کہا کہ زنا کر برصیصا کہہ کر زنا نہ کرو سکا کہہ کر نشہ کی چیز کہہ کر وہ بہت ہالان  
 سے برصیصا نے کہا کہ نشہ کی چیز کو میں کہاں سے لاؤں کہا کہ فطانی بستی میں جاؤ وہاں چیز ملے گی برصیصا اسی بستی میں گیا اور دیکھا کہ وہ بستی  
 نہایت خوبصورت تھیں یہی ہے اس طرح بیکر کے نوش کی اور جسوقت فعل میں رہو گئی تو وہی عورت زنا کیا اور وہ عورت غور غور تھی جسوقت وہاں پہنچا

پاس آیا تو برصیقاں کو قتل کیا اور پلیس آدمی کی صورت میں شکل دار ہو کر حاکم کے پاس گیا اور انکو خبر کی اگر حال کی حاکم نے برصیقاں کو طلب کیا اور  
چالیس کوڑی شراب پیچھے کے جرم میں انکو ماری اور تیرہ لکے جرم میں ماری اور بعد اسکے قصاص کے وہ انکو سولی پر لٹکایا پس پلیس نبی پہلی صورت میں  
آیا تو برصیقاں کو کیا مال تیرا دی میرا کہا نہ انہیں جس کی توجہ نہیں لگنے پر چلو پلیس کہا کہ میں تیرا گراہ کر نہیں دے سوں میں برس کو شش محرم تا تہا ہائیک  
تجھ کو سولی پر دیکھا اور اب اگر تو اپنی نجات پس بلاسی چاہتا ہو تو میں تجھ کو خیر اسکا مہول کہا کہ یہی چاہتا ہوں کہ مجھ کو خلاسی ہو جا پلیس کہا کہ  
مجھ کو سجدہ کر کہا کہ کیونکر سجدہ کروں سولی پر پلیس کہا کہ شہارہ گمراہ بن نصیبے پلیس نے کہا اور کافر ہو گیا وکان عاقبتہا  
پس ہجرامان و نو کا یعنی شیطان کا اوٹیں انہاں کا منافقوں اور بیہودوں کا فروغ ہے اٹھنا یہ کہ تحقیق وہ دونوں فی النار ہیں  
انہیں و فرخ کے ہو کر خالیدین فیہا ہمیشہ ہے و کج ہوا اور خالدین حال واقع ہو و ذلک اور وہی ہمیشہ فرخ میں نہا کجرا  
الظالمین بلا ظلم کرنا اور کجائی اپنی جانوں پر سبب مٹا کر نے کفر کے کہ را حق ہو گز گئی ہیں را یہ چونکہ نصیحت تاہر کہ یا اٹھنا  
الذین امنوا وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اتقوا اللہ و روم عذاب خدا کہ انکو کموں کو جلاؤ و التظر نفس او چہ کہ دیکھنے  
ما قد مت لغد تجھ کو کہ بھیجے وہ اصل کے دن کے یعنی وہ اصل روز قیامت کے کہ وہ عمل صالح ہی یا عمل مجرے اگر عمل بد نکاتے تو نجات  
و نہی والا ہے اور اگر عمل ہی تو ہلاکت نبی والا پس اگر طاعتیں نیکیاں کی ہیں انکی شکر گزاری کری اور اگر وہ برائیاں اور گناہ ہیں انکو بکریاں پریشان  
واتقوا اللہ اور روم خدا سے یہ قول تا کہ یہ پہلو کی اور بھٹے کہی ہیں پہلو اور تو بکے ہو گناہوں گزری ہو سے اور وہ سر اور بازو کے ہندہ  
مناہو ہے تو یا یہ پہلو اور ادا ہے جہاں ہر اوہ اور وہ اصل کر کے حرام کو کہے ان اللہ جبار و متعز ہے چاہے یہاں سے کہ لے رہے ہیں  
اگر اسکے حکم کے خلاف کرے تو عذاب میں گرفتار ہو گے و لا تکونوا اور نہ ہو تم ہی مومنین کا الذین کسوا اللہ ما نہا ان لوگوں کے کہ  
بھول گئے خدا کو یعنی یہاں حکموں ترک دیام اور میں ہوں اور منافقین اور مشرکین ہیں مطلق حکام خدا کے انہوں نے پروا نہیں کی ہے و انساہم کین ہلا و یا  
خدا کے انکو اور انفسہم انفسوں کو یہاں تک کہ سنتے ہیں ان بات کو کہ نفع بخشے انکو انفسوں اور نہیں کہتے ہیں وہ کام کو کہ خالص کر کے انفسوں  
اور جب کہ زمانہ کفر اور گناہ میں خدا کو فراموش کیا بسبب غنا و کے باوجود ظاہر ہو ویلوں فرمانبرداری حق سبحانہ کو خدا تعالیٰ نے تو بکے کو بھی نہ ہلا دیا اور  
حال پر انکو چھوڑ دیا و لعلک ہم الفاسقون یہ لوگ وہی ہر ہو گیا ہیں حکم خدا اور بعد ہر لوگو کو خدا تعالیٰ نے تیرا ہی لا کستوی  
نہیں اب رہیں وہ خدا کے اصحاب النار صاحب آتش و فرخ کے کہ غفلت میں سیر کر کے مستحق و فرخ کے ہو و اصحاب الجنة اور صاحب  
بہشت کے کہ خدا کی فرمانبرداری کر کے مستحق بہشت ہو و اصحاب الجنة صاحب بہشت کے یعنی ہر وہ بہشت کے ہم الفارزون  
وہی سنگاری بابوے اور مراد کے پیچھے وہ ہیں و رام رضا علیہ السلام فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم نے اہل بیت کو پڑھا اور فرمایا کہ صحابہ جنت وہ ہیں کہ  
جنہوں میں میری فرمانبرداری کی ہے اور بعد میری علی بن ابیطالب کو تسلیم کیا ہے اور علی خلافت کا اقرار کیا ہے اور صحابہ النار وہ ہیں جنہوں نے ہر کیا تھا  
اور بعد کو توڑ ڈالا اور جنہاں کی بعد میرے ہیں وہ اس قرآن کی تعظیم اور توقیر کو بیان تاہر کہ کو اولکذا الذین انکرتے ہم ہذا القرآن ہر  
قرآن علی الجبل اور پہاڑ کے بطریق مثل تو لست ایتہ کہ تہذیب تہذیب تو انکو خاشعاً عاجزی کرنا و المتصلک عا پیٹنے والا من  
خشیت اللہ خوف خدا کے یا و بہشت عہد عذاب کے جو ہیں سے باوجود ہر قدرت و بڑی ہو چکے اور کفار کے دلوں کے ان کے کچھ نہیں  
ہوتا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی آگ ہے کہ اگر ہم قرآن پہاڑ پر لکھ دیتے ہیں کہ ہم انکو سجدہ اور صیافت عطا کرتے تو وہ بارہ بار ہو جاتا و تلک  
الامثال اور یہ مثالیں جو کچھ قرآن میں مذکور ہو ہیں نصیر ہا لتاس بیان نے ہیں ہم انکو دلوں کے لعلک ہم یتفکروا  
تا کہ وہ صوبہ و زماں کریں و زماں کے عذاب میں آ رہا ہے پروردگاری اور حیم بیان تاہر کہ ہو اللہ وہ کہنے قرآن کو پڑھنا خلاہی  
الذی لا الہ الا هو وہ خدا نہیں کسی کو ہی مجبور سوسا انکو کہ مستحق عبادت ہو عالم الغیب جانو والا بشیہ کا والشہادۃ





حاطبہ بن ابی بلتعہ کے پاس آئی اور کچھ طلب کیا تو کہہ دیا کہ سوئی کا قصد تمہارا کرتا ہے ہتھیار بنو دست کر رکھو اور اس بنو را وہ خط لکھو دیکر رخصت کیا ساتھ وہ خط اس سے لیکر ان بنو بالونین چلا کر رکھ لیا اور طرف مکہ کے روانہ ہوئی اور جبریل نے رسول کو اس سے خبر دی سید نے حضرت ام المومنین کو مع مقدار اودعار کے طرف مکہ کے روانہ کیا اور فرمایا کہ راہ میں اس عجمی کے پاس سے خط لیکر یہاں آؤ وہ سوار ہو کر مکہ کی طرف واپس ہوئے اور راہ میں اس عجمی کو پایا خط کو اس سے طلب کیا اس نے کہا کہ یہاں سے لکھ کر لیا اور اپنے ارادہ پھر لکھا کہ ام المومنین فرمایا کہ قسم خدا کی کہ پیغمبر خدا ہرگز دوزخ نہیں لگے پس تلوار کھینچ کر اس عجمی کے پاس آئی اور فرمایا کہ اگر خط تو دے دیتی تو میں تجھ کو مار ڈالتا تو کا وہ عورت سی اور کہا کہ تم منہ اپنا بھرنے لگاؤ خط کو نکال کر دو دل اس نے ہر اس سے وہ خط نکال کر لکھ دیا حضرت علیؓ اس خط کو لیکر مدینہ کو روانہ ہوئے اور رسول کو وہ خط دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط کو دیکھا اور فرمایا کہ ایک شخص تم میں سے کہہ دیا کہ خط لکھا ہے تاکہ ان کو ہمارے قصیہ خبردار کرے اگر وہ شخص اٹھو اور اقرار کرے تو ہمارے ورنہ میں ان کو رسوا کر دے گا حضرت نے دودفعہ فرمایا لیکن کسی نے جواب نہ دیا تیسری مرتبہ حاطبہ اٹھا اور کہا کہ یا رسول خدا میں لکھا ہے وہ خط اود خدا کا ہے کہ بعد سلام نفاق کو مینی ختم نہیں کیا لیکن کہ میں سے یہ رشتہ دار ہیں ان کا ملاحظہ کر کے میری عایت کی جا چکے ہیں فرمایا کہ لکھو مسجد سے باہر نکالو لوگ لکھو مارتے تھے اور کہتے تھے اور وہ رسول کی طرف بیکھتا تھا شاید کہ رحم کرین جو وقت مسجد کے باہر پہنچا تو حضرت نے فرمایا کہ لکھو یہاں لاؤ جو وقت آ یا تو حضرت نے اسے توبہ کرائی اور عقیقانی نے یہ است نازل کی اور فرمایا کہ ام المومنین کے ہوشمنوں کو قتل نہ کرو کہ قتل ہونے والے ہوں یعنی رسم و راہ رکھتی ہوں **الکفر طرف ان دشمنوں کے بالمود کہ تہات دوستی کے سبب کتابت کہنے کے اشرو قد کفر** اور حال یہ ہے کہ تحقیق کفر کیا ہے انہوں نے **مما جاء کفر من الحق** یہاں سے انھیں کہہ کر کہ آئی ہو تمہارا پاس سخن حق سے کہ وہ قرآن ہی یا دین اسلام ہیں جو وقت کہ انہوں نے حق سے کفر کیا ہے تو ان کو ان سے دوستی نہ کرنی چاہیے اگرچہ وہ تمہارے رشتہ دار ہوں اور حال ان کا یہ ہے کہ **فخرجون الرسول مما تو ہیں ہوشمنوں کو قتل نہ کرو** اور ان کو کہہ سے **ان کو قتل نہ کرو** اس سبب کہ یہاں لائے ہو تم باللہ دیکھو ساتھ اللہ بڑا دکھانے کے یعنی سبب بیان انہوں نے ان کو کہہ سے نکال دیا یہ اس ان کو تم ہرگز دوست مت کہو ان کہ تم **خرجتم** اگر یہ تو تم کہہ تے ہو تو اسے دوست سے جہاد فی سبیل اللہ اور جہاد کے بیچ راہ میری کے و ابتغاء مرضی اور وہ طرطیب نے مرضی میری اور جہاد اور بتفاد و و نون مفعول لہ واقع ہوئے ہیں **لسترون الیہم بالمود** ہوشیدہ کرتے ہو تم طرف ان دشمنوں کو دوستی کو یہ جان کر کہ لکھو تمہاری دوستی کی خبر نہ ہوگی **وانا اعلم** اور میں خود جانتا ہوں اور زیادہ عالم ہوں **ہما** **اخذتم** ساتھ انھیں کہہ کہ ہوشیدہ کرتے ہو تم دوستی دشمنان خدا کی کو **واخذتم** اور جو کچھ کہ ظاہر ہے تو تم خدا کی نیکو کہ وہ ہمارے گنہگار کے آدمی تھے ہوائے ان کو لکھا تھا لیکن میں ان پر رسول کو مطلع کر دیتا ہوں اور بعض کہتے ہیں کہ علم حکم کا صیغہ ہے اور باجماع میں مذکور یعنی اور جانتا ہوں نہیں سمجھو کہ ہوشیدہ کرتے ہو اور انھیں کو لکھا ہے کہ تم **ومن یفعلہ** اور جو کچھ کرے وہی ہوشیدہ ان کو خبر کرے اور انہو دوستی کو مینکے **من یفعلہ** پس تحقیق تم ہر وہ سوا **السبیل** یہی راہ او خطا کی راہ حق ہے اور یہ طرطیب جبریل علیہ السلام سے تھا اور فرمایا کہ **ان یثقفوکم** اگر باہر سے تم کو غیبی اگر وہ تمہارے قدرت تمہیں رقاہ میں **یکونواکم** ہوں وہ ہوشمنوں کے ساتھ **اخذتم** دشمن **ویکسبوا** اور کٹاؤہ کرتے **الیکم** طرف تمہارا **ایذکم** انھوں نے کو **والسبتام** اور بنو ان بنی بالسور ساتھ ہیں یعنی ساتھ مارنے اور نکالیاں دینے کے **وودوا** **والکفر** ان کے دوست کہتے ہیں اگر کفر کو تم حبس کر دے کہ وہ کفر کرتے ہیں اس وقت کہ حال ان کا یہاں ہے اس وقت میں ان کو دوستی رکھنی بڑی خطا ہے **کن یتفعلکم** ہرگز نہ نفع پہنچا تے تم کو **احاکمکم** رشتہ دار تمہارا **ولا اولادکم** اور فرزند تمہارا اور ان بنی دوستی کو کیا فائدہ ہے کہ **کونہ القیامہ** دن قیامت **یقض** تمہیں **جہاد** کی کجادی کرے گا اور بیان تمہارا کہ تم کو تمہاری ولاد اور رشتہ داروں کا رسی جو کر دے گا کہ کافر کو دوزخ میں بھیجا اور مومنوں کو بہشت میں پس جو لوگ کفر کو نہیں پہنچا سکتے ہیں ان کو کفر سے جدا ہو جائے انکی رعایت تم کو طر کرے **ہو واللہ بالعمول** اور خدا ساتھ انھیں کہہ کرتے ہو تم دوستی یا دشمنی **لصیرہ** دیکھو مالک اور موافق ان کے کج جہاد کا

[illegible]











حتیٰ علیٰ ابی حنیفہ طریقیہ اکی بیت کا تعلیم کرنا کہ یہ بیا ایہا النبیؐ اور غیر بلند مرتبہ اذ اجماعک المومنات فتیٰ میں یہ بیا اس  
 بیان میں ابی حنیفہ کے بیا یعنی بیت کرین وہ جسے علیؑ ان لا یسیر کن اور یہاں کہ نہ شریک کرین وباللہ شیعنا ساجد  
 کسی حد کو توں میں بیا اور چہ وہ بیت ولا کیسرفن اور رنجوری کرین و شوہر وک اور عیوں کے ال میں ولا یکن بن اور نہ لاری  
 ولا یقتلن اصنہ قتال کرین اولادھن اولاد اپنی کو یعنی دختر وکن کہ وہ نہ نہ کو خاک میں فن کر دیتی تھے اور یہ کہ بچہ جو بیت  
 میں ہو لگو کر میں نہ لاری ان بن بھتان اور نہ لائیں وہ بھتان کو کہ یفتریکہ جو بھٹ بنایوں ہو لگو بن ایدھن و ان بھٹ  
 بیاں ہاتھوں نہ کے اور باؤں کے یہ کنایہ ہوا میں نہ سے کسی غیر سو لگو جنکر شوہر وک سر لگائیں کہ میں یہ شوہر جنایا ہو اور یہ کنایہ میں نہ سے  
 آوا ہو کہ بیت کہ جسوں کو کہتے ہیں میان و نو ہاتھوں ہو سو اور فرج کہ جس سے لگو باہر نکالتی ہیں وہ میان و نو ہاتھوں ہو اور ہاتھوں سے بچہ  
 بچہ حرام کا نہ جنوں میں ہن حرام کے بچہ کو جنکر شوہر وکی طرف مشوبہ کیل اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے تمہت نامی کرنی شوہر دار یا ساعو قول کو  
 اور غیر مکی اولاد خاوندوں کے سر لگانے ولا یعتنک اور نہ نامانی کرین یہ یہی اور محمد مسلم فی معروف بچہ نیک نام کے کہ تو انکو علم  
 کہے اور معروف بہ نیک نام کو کہتے ہیں خواہ وہ جب ہو خواہ سنت ہو اور بعضے کہتے ہیں مراد اس سے یہ کہ مرد غیر محرم کے ہمراہ تنہائی میں بیٹھیں  
 اور کہتے ہیں مراد اس سے کہ نوہ نہ کرین و کہتے ہیں کہ نہ پہاڑیں و بال صوک نہ پوسیں اور مومہوں نہ جیلین ام شخر نہ پوسیں و زبان رازی شوہر وک  
 نہ کرین و رانہ و مومہ باتیں کرین اس حقیقت کہ وہ عورتیں اس شرط پر جسے بیعت کرنی چاہیں اور محمد مسلم تو بیا یعہن بیت کہتے ہیں  
 شوہر وک یا نہ لاری انکو ایک ہوا گروہ اپنی عہد کو وفا کریں اور حضرت صادق علیہ السلام کی حدیث میں یا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قح پانی کا طہلے کے اپنا  
 ہاتھ ان پانی میں الا اور پھر اس سے نکالا اور بعد اسکو ان عورتوں کو حکم دیا انہوں نے یا نہ بانی میں اسے اس طرح سوائے بیعت لی اور ہاتھ اپنا ان رتوں کو  
 ہاتھوں سے نہ لاری اور بعضے کہتے ہیں اس طرح بیعت اس کی کہ حضرت نے کہا لیا ہوا پر لیا اور بعد اس کے انکو بیعت لی اور بعضے کہتے ہیں اس طرح بیعت لی  
 حضرت نے ایک کپڑا در میان آبا و در میان ان عورتوں کو والا اور ایک سطر لگا پڑا ہاتھ میں پڑا اور دوسرا سطر لگا پڑا ہاتھ میں یا اس طرح سے بیعت لی اور  
 انکو ہاتھوں کو چھو انہیں اور ایک ہاتھ میں یہ کہ حضرت نے یہ خواہر خدیجہ کو فرمایا اس نے حضرت کی طرف سے بیعت لی والی والسنعصر لھن اللہ اور  
 بخشش چاہے تو ہو محمد صائم ان عورتوں کو پڑا خدا سے جو کہ کہ انہوں نے حالت کفر میں کیا ہے ان اللہ عفو عن تحقیق خدا بخشے والا ہی ان آدمیوں کو  
 کتا ہو لگو جو کہ بیعت کریں گے جیم وہ ہا بیت کہ توفیق تو ہو اور ایمان کی انکو دی کہتے ہیں بعد ازاں انہوں نے آیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے فرمایا کہ  
 ابایکم علی ان لا تشرکن باللہ یعنی بیت کرنا مومنوں سے اور یہیں شرط کے کہ نہ شریک کرو تم ساتھ خدا کے کیسکو نہ دختر عتبد کہ زوجہ ابو سفیان کی تھی  
 در میان کھڑی تھی اور نقاب پہنچو رہ رہتے والا تھا اس سے کہ یہاں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کا ارشاد سنکر کہن لگی کہ یا رسول خدا بیعت لی ہو جو کہ  
 پھر لکھ لکھی ہو وہ مردوں نہیں ی کہ در دوں فقط سلام اور جہاد پر بیعت لی ہو اور بعد اس کے حضرت نے فرمایا کہ ولا تشرق یعنی اور نہ جوری کرو تم شیش  
 کہا کہ ابو سفیان ایک بچہ ہے اور بیٹوں کے مال میں سے بہت مال لیا ہو وہ ان کی اجازت نہیں جانتی میں کہ حلال ہے وہ مال مجھ پر یا حرام ابو سفیان نے  
 کہا کہ جو کچھ لکھا ہو اور جو کچھ تو لکھی ہے سب مجھ پر حلال ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ہند ہو کہ لکھاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 لگو معاف کر کہ خدا تجھے معاف کرے اور مقصدوں کو تیرے بلایا یہ ہو لگو کہا کہ انہو روز جنگ احد پر حضرت حمزہ کا اپنی دانتوں کے بچے کہ لکھ چھپا یا تھا اس  
 قصہ کو منشا کرانی تھی اور بعد اسکو فرمایا کہ ولا تشرق یعنی اور نہ زنا کرو تم ہند کہا کہ کیا عورت سا زنا کر لگتی ہے عمر در میان صفا کے کھڑا تھا یہ کلام سنکر  
 ہنسنا اس سے کہ سلام سے پہلے عمر کے اور ہند در میان اٹھائی تھی اور ان کے ساتھ یہ فعل کیا تھا اور بعد اسکو حضرت نے فرمایا کہ ولا تقتلن املاؤن یعنی اور نہ  
 قتل کرو املاؤن کو ہند کہا کہ ہم انکو پورے میں نہیں چھپیں میں و جو قتل ہوا ان میں سے جو انکو قتل کرتا ہو اور یہ انہو اس کے کہا کہ جنگ بدر میں لکھا ہوا  
 خطہ بن ابی سفیان پر لکھا ہوا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا تشرقن بل کہ پڑا اور بعد اسکو فرمایا حضرت کہ ولا تاتین









ہیں کہ انہیں کرا تین گنی تھیں نہ فیض کو پہنچ سکے کہ مستفیض کارو حانی اور مقدرین تانیو لاہو اگر روح قدر میں ہو سکتا ہے لیکن اس کو فارقلیط بھیجا دیا  
ہے ہوتا ہے کہ وہ یوم الدار کو بعد بھر نہ رہا اور اب نظر انہوں کے پاس سو اگر روح بلہیں کے کچھ نہیں ہے اور اگر فارقلیط بھی فیض اور روح مقدر میں آدھو  
جو کہ حوارین پر یوم الدار میں نازل ہوا تھا تو لازم ہو کہ نظر انہوں کی پوری اور پاباستح مثل حواریوں کے کشف اور کرامتوں پر قادر ہو جائیں لیکن  
وہ ہرگز قادر نہیں ہیں پس معلوم ہوا کہ فارقلیط ان فیض کو نہیں تھا اور نہیں تھا بتلائیں کہ وہ فارقلیط کے جوابدہ تھی تھا وہ کہاں چلا گیا اور کیوں  
خانی ہو گیا کہ اس کا کوئی اثر بھی ظاہر نہیں ہے اور اس فیض کی بہتک بھی کا نہیں نہیں تھی مگر وہ جہان کی تخریب و تہویر کرنے اور الزام نہی کیوں طوطی تھا اسے تو  
عیشی کے فرمایا کہ جو جب می کام بھی کیا اور عیشی نے انکو جن جان کا سفر فرمایا تھا سو انہوں نے کچھ کو مست اور عدلت کی اور کچھ نہ ظالم عالم کا کیا وہ  
کیونکہ مقرر چار بیگانہ پس ثابت ہوا کہ جہان کے سفر اسکا پیغمبر نہیں ہونے عدل کو جاری کیا اور نصاریٰ جب اس مقام میں حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ  
ان جان کے سفر اسے مراد شیطان ہے سو یہ سو اچھوتے ہیں اگر مسیحی خدا کو جن جان کا سفر کہیں تو خدا ان میں غارت ثابت ہو جائیگی اور اگر خدا اور نصاف سے  
دیکھتے تو یہ تاویل درست نہیں ہو سکتی ہو سکتی یہاں کلام دوسرے کیلئے نہیں ہے شیطان ہیچ نہیں اس کے کو ڈیرا اور علاوہ اس کے شیطان کیلئے کہاں  
جو حضرت عیشی فرماتے ہیں کہ وہ آتا ہے وہ تو کو عہد میں جو تھا اور بچیل میں کہاں کہ اسے عیشی سے باتیں کیں اور عیشی کو آرمایا اور اگر یہ مراد ہو کہ وہ لب  
ہو چاہتا ہے یہ بھی درست نہیں ہے سکتا ہے اس کو کہ عیشی فرماتے ہیں میرا جانا تھا کہ اس کو سو منہ و پس منہ عیشی کے جیسے اسکا غلبہ ہوا تو عیشی کا جانا سو  
کب ہوا بلکہ منفر ہوا اور اگر ہم فرض کریں وہی جن جان کا سفر اس کا وہ ایک جملہ مترضہ ہو دیکھا میں گیا ہو لیکن حکومت فارقلیط اور روح صدق تھی ہو  
وہ محمد صلعم سے وہ تیسرا خدا ہوئی اور فرضی نہیں ہے سو اس کو کہ اسے جہان کو تہویر نہیں کیا اور عدلت کی اور بچیل میں کہاں کہ وہ اپنی کھسکا اذہبی ان میں  
بھی کہ وہ اس طوطی عن الہوی ان ہوا لا وحی یوحی یعنی محمد انہی وحی سے نہیں کہتا ہے بلکہ جو کچھ کہو پیغام دیا جاتا ہے وہی کہتا ہے اور اگر وہ فارقلیط  
سے وہ فروزہ نہی ہو تو اسکا محتاج ہوا لازم ہو کہ اسے کہ جب دوسرے کی سو تو کہے اور محتاج خدا نہیں ہو سکتا اور فارقلیط یونانی لفظ ہے اور معنی اسکا نکلت  
کر نیوالا اور ریمانی اور بزرگ کیا ہو میں یہ سب معنی ہمارے پیغمبر صادق آتے ہیں اور خدا اور بزرگ کیا ہوا دونوں آپس میں مترادف ہیں اور اگر اسکا کچھ  
کہ اس میں نام کی تبدیل ہے تو اسکا بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے سو اس کو کہ عیشی کا نام کی بھی تبدیل ہے اور خود نصاریٰ کہتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں عیشی کا نام سنو ان  
یعنی خدا ہمارا سو اس طرح عیشی کے نام میں تبدیلی ہوئی نہ طرح ہمارے حضرت نام میں تبدیل ہے اور خدا کا ساتھ نہ ہو بھی حضرت عیشی کے کو خاطر  
نہ تھا چنانچہ پیدائش کے اسی لیسویں باب میں کہ خدا دوسرے کے ساتھ تھا اور بعضے نظرانی اس کو جواب میں کہتے ہیں کہ یہ بیش خبری محمد کے لئے نہیں  
ہو سکتی ہو اس کو کہ عیشی نے فرمایا تھا کہ میں باپ سے خود سچے کے تھا کہ اس کو دیکھ لیں یہی نکا کہ وہ ہمارا تسلیم نہی والا اور ہمیشہ ہمارا ساز و ساز ہو عیشی کے  
چہ تو برس بعد پیدا ہوا اور اس صمد میں عیشی کے شاگرد سب کہتے تھے سو یہ وقت میں عیشی کے آریں کو تسلی الکی کہے کا تھی ہم کہتے ہیں کہ یہ خطا عیشی کا سب  
نظر نیو کو طرف سے ہے اس میں خصوصیت کسی مخاطب کی نہیں ہے اور اگر وقت ملے ہمارے پیغمبر حواریں میں سے کوئی باقی نہ رہا تو اسکا مضائقہ نہیں ہے  
ہو اس کو کہ اگر حواریں موجود نہ تھیں تو بعد میں موجود ہوتا بھی ہمنزلہ موجود ہوتا حواریں کے ہوا اور چہ بیسیویں آیت میں انجیل کی ہے کہ عیشی نے  
فرمایا کہ اور اپنے باپ سے تمہارا اور ہر ایک یا نذا کے لئے جو تمہاری ناسی مجھ پر یاں لائیکے سفارش کریں گی بات کہی ہے وہ یاد دلا دیا گیا معلوم ہوا کہ  
تسلیم نہی والا خاص اگر دوسرے کے لئے نہیں ہے بلکہ جو لوگ کہ انکی مناد سے یاں لائی ضرور کہ انکو بھی تسلیم بجائے اور اگر عیشی نے اسکا ہمارا حواریں کے کیا ہے  
لیکن تسلیم نہی لوگوں ہی کو اسے چاہو کہ ان میں سے نہ تر نزل ہیں اور حواریں میں ان میں کل تھے انکو محتاج تسلیم کی کیا تھی اور حضرت عیشی کے کہنے  
سے وہ جانتے تھے کہ بعد اسے فارقلیط کے مراد محمد سے ہے بالفور آئیگا اور لوگوں کو جو کہ عیسوی مذہب کے ہیں تسلیم کیا اور یہاں ہی ہوا کہ جو کہ ہمارے پیغمبر کے  
زمانہ میں عیسوی مذہب کا تھا اور ہمارے پیغمبر کو انہو برحق جانا اسکو تسلیم بخشی اور وہ جناب ہمیشہ ہمارے ہمراہ ہو کہ دین اسکا ابدی ہو اور شرح اسکی قیامت تک  
سب کے ساتھ ہو و قیامت تک سب کے ساتھ رہیں گی کہ وہ حضرت خاتم النبیین میں آئے بعضے نظرانی کہتے ہیں کہ ہر کچھ کہہ رہے ہو کہ اسکا نام تسلیم نہی والا تو اس نظر سے محمد





جہوت بندہ ہو والا الی اکایسکا جہ طرف ہلا کر یعنی پیغمبر کو طرف ہلا کر کہ جس میں اس طرح رو دیا اور آخرت کی اور سنگاری جو عذاب ہے لیکن مختصر  
 اپنی جہالت سے پیغمبر کو جہلا تا ہی اور ویدہ و دہشتہ عذاب اختیار کرتا ہو کہ اس زیادہ ظالم کو نہ ہوگا واللہ لا یتدی اور خدا نہیں کھاتا ہے راہ حق  
 القوم الظالمین قوم ظلم کر نیوا لو نکوا وراکوا کوا حال پر چڑھو ویتا ہی سب سے عداوت کے اور ویدہ و دہشتہ ہمارا کر نیوا دے اور بعض کہتے ہیں کہ نصر جی شہ  
 کہا کہ قیامت کے روز لات اور عیسی میری شفاعت کریں گے اور شفاعت اسی قبول ہوگی حقتالی نے اسی قول کے رد کر نہیں دیتا نزل کی کہ دین شخص  
 زیادہ ظالم ہو اس کہ خدا پر جہوت بنا کہ خدا تو ہی شفاعت کو قبول کریگا کفار کیوں اور کہتے ہیں کہ روز رسوخد صلیح جی آئی کعب بن شرف بنو قریظ کے ہمارے شہر  
 ہو گیا اور گروہ ہو کر کہ جس کے خدا اس کو نور کو جہا ویا اور کام ہکا انجام کو نہ پہنچا یہ بات سن کر حضرت کو بیخ ہو اجبریل میں واسطہ دیکھنے مال خاطر اقدس سوچا  
 کہ یہ آیت لائی کرید و لیطفوا ارادہ کرتے ہیں جہا و یوں ہمارا نور اللہ نور خدا کو یا فواہم ساتھ بنوں بنو بلطہ بن کے اور  
 نے اور بات کہ ہرگز نہ جہلے نو کے ہو یعنی حال نکاس میں مثل اس شخص کے ہو کہ اپنے منہ سے یہ نہ نکالے کہ آفتاب کو کو جہا تاہی واللہ  
 من نور اور خدا تمام کر نیوا انور اپنی کاس ہے اور ابن کثیر اور اہل کوفہ نے سوا ابو بکر کے تمام کو مضایق و تفسیر کے اور نور کو مجبور و رٹھا ہوا باقیوں نے  
 نے بظاہر نہایت متعمد کو متوین ہے اور نور کو منصوب پر ہا ہی یعنی روشنی میں شرع سید المرسلین کے ظاہر نے کلمہ اسلام قیامت تک سبکی و کو  
 کیرہ الکافرون اگر وہ کروہ جانیں کہ یہ سب کو تمام کر نیوا اور اسی کراہت کر نیوا ہیں کچھ انہیں ہے ہوا لای ارسلا وہ خدا وہ  
 شخص کے کہ بجا آؤں سولہ بالہدیٰ بنیوی کو ساتھ دیا ہے کہ وہ عجزہ اور قرآن و دین الحق اور ساتھ دین حق کے کہ وہ دین اسلام  
 لیطہرہ تاکفالب کو اس دین کو علی الذین علیہ اور دین کل اس دین یعنی سب بیوں پر ہو غالب ہو و لو کیرہ المشرکون  
 اگر وہ کروہ جانیں شریکین اور ناخوش ہوں اس کو غالب بنیے ہو اور کہ اس دین میں توحید خالص ہے کہ کسی دین میں نہیں ہے اور کہتی ہیں یہ وعدہ  
 وقت نازل ہو عیسیٰ کے آسمان سے اظہار ہو مہدی آل محمد کے وفا ہو گا کہ تمام زمین اسلام کو قبول کرے اور میرا مومنین علیہ اسلام فرمایا ہو کہ بلند ہوا  
 کلمہ اسلام کا اور غالب ہونا ہکا اس زمانہ کے بعد ہو گا اور قسم ہے اس شخص کی کہ جان میری اسکی قدرت میں ہے کہ دین اسلام کو غالب و سب دینوں پر  
 بہا تک کہ باقی نہ رہے کوئی سببی مگر کہ صبح کو اور شام کو اواز لا الہ الا انت محمد رسول اللہ کی سنیں اور بعد ہر سو بخدا کے قبول کے قبول ہو کر فرماتے کہ  
 یا ایہا الذین امنوا اور وہ لو کہ ایمان لائی ہو وہل اذ لکم کیا رہنمائی کروں میں تم کو علی تجارۃ تجیکم اور یہی سودا گری کہ کہ  
 نجات دیو وہ تم کو من عذاب الیم عذاب ہونا گ سو کہ وہ آگ و زخ کی ہے اور وہ سودا گری نجات بنو والی ہے کہ تو منون باللہ  
 ورسولہ ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور پیغمبر اس کے و نجا ہدون اور جہاد کرو تم کافرون یہ امر بصوت خیر یعنی ایمان لاؤ تم خدا اور رسول  
 اور جہاد کرو تم کافرون فی سبیل اللہ بیج راہ خدا کے آگ و دین کے بلند کرنے اور جاری نہیں یا موالکم ساتھ مالوں کے کہ جہاد  
 کر نیوا لو کھانے اور سواری اور ہتھیاروں میں اپنی مالوں کو خرچ کرو و النفسکم اور ساتھ جانوں اپنی کے جہاد کرو تم کہ کفار کے مقابلہ میں جو کر لے  
 راہ خدا میں آؤ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ بعض صحابہ نے کہا کہ بہتر عمل کو ہم جانیں تو یہ کہ شمشیر یا اپنی نفس اور مال کو نہیں خرچ کریں یہ آیت  
 نازل ہوئی کہ ہل اولکم علی تجارۃ تجیکم اور ایک تہا ہرگز گئی اور بیان ہکا نازل نہوا تو لو کو کہ کہا کہ کاش ہم جانتے کہ بیان ہکا کیا ہے حقتالی  
 نے یہ آیت نازل کی کہ تو منون باللہ ورسولہ اذ لکم یہ یعنی جو کچھ کہ نہ کر ہو یا ایمان رجہا و خیر لکم بہتر ہے و طو بہار دیکھا تارہ کے  
 معاملوں سے ان کنتم تعلمون اگر ہو تم کہ جانتی ہو طریقہ تجارت حقیقی کا یعنی اگر تم جانتی ہو ایمان و رجہا و کی بہتری کو اور عقدا کرتی ہو ہکا  
 کہ بہتر چاہیو اللہ ہمیشہ فائدہ کی طرف رہا ہے کہ اس کو سب فائدہ و ان مقدم رہے کہ کہ غفر لکم ذنوبکم و تجنبا خدا و طو بہار گناہ تہا کہ یعنی  
 ایمان لاؤ اور جہاد کرو کہ خدا تمہارا گناہ نہ کرے و اید خلکم اور داخل کرے گا تم کو قیامت کے روز جنت تجری بہشت میں جا ہی میں  
 من تحتھا الانهار منچو درختوں کے نہریں و مساکن طیبہ اور داخل کرے گا تم کو مکانوں پاکیزہ میں کہ وہ مکان واقع ہیں و







فصل ہے اور جو کوئی متواریہ کہہ کر تو بہتر ہے تنویر اور دل سے زین اور لکام سے راہ خدا میں ان کو دیکھو کہ جو کوئی متواریہ کہہ کر تو بہتر ہے تمام آدمیوں سے عمل میں مگر یہ کہ کسی اور شخص کا لا الہ الا اللہ کہنا اس کو لا الہ الا اللہ کہنے سے زیادہ ہولناک ہے یہ منکر ہے عمل میں مشغول ہو اور جس وقت تک تو تکرار کو پہنچی تو وہ بھی اس عمل میں مشغول ہو تاکہ ثواب ملی اور بدیہی دونوں حاصل کریں حق تعالیٰ جس وقت یہ حال دیکھا تو پھر حضرت یوحنا کے شکایت کی کہ جو کہہ حضرت نے بہار و باغ فرمایا تھا یہ بھی وہ تو تکرار کرنے کو اور یہی ہادی کو ہمیشہ ہی حضرت کے یہ منکر فرمایا کہ نالاک فصل تہذیب و تمدن میں تیار و تہذیب و فضل و عظیم اور اعلیٰ تعالیٰ ہیوں کے علم کی درست بیان کرتا ہی بسبب شیعہ کرنے اور خاتم الانبیاء کے جو کہہ کہ توحید میں لکھی ہیں چنانچہ فرمایا کہ **مَثَلُ الدِّينِ مَثَلُ الدُّنْيَا** مثال الدین مثال دنیا ان لوگوں کی کہ لاوی گئے ہیں ریت یعنی حکم ہوا ان کو کہ توحید کی تفسیر ہو اور پھر وہاں پہنچ کر وہ ان کو بار کے وہ اٹھائے ہوئے ان کو سیکھ کر اور یاد کر کے **لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ** لعلکم یتقون اس نصرت کو جسے کہ حق تعالیٰ اٹھایا تھا اس کو کہ انہوں نے فقط ان کو اٹھانے پر کفایت کی کہ ان کو پڑھا اور یاد کیا لیکن جب کہ انہیں لکھا ہوا تھا اس کا وہ حامل نکلا اور ان کی آیتوں پر عمل نہ کیا کہ وہ ہر کونایہ غیر توحید کے ان کا تھا اور خبر ان کی تھی **مَثَلُ الْحِمَارِ** مانند شل گدھ کے کہ کچل **سَفَارَ الْجَبوتِ** اٹھاتا ہی کتاب کو کوئی ان کے اٹھانے میں نہ کہہ بیٹھے ہیں انہیں جان کر کہ کہہ بیٹھے اٹھایا ہی نہیں کیا ہے اور یہاں ہی حال اس شخص کی کہ جو کوئی قرآن کو پڑھا اور یاد کرے اور پھر عمل نہ کرے اور یہی جو کوئی مسائل میں کو سیکھا اور پھر عمل نہ کرے **مَثَلُ الْقَوْمِ** بری ہوش من قوم کے **الَّذِينَ كَذَّبُوا** جنہوں نے جھٹلایا اور **كَذَّبُوا** کذب کیا **بِآيَاتِ اللَّهِ** آیات اللہ کے ساتھ آیتوں خدا کی کہ مالت کرتی ہیں وہ خاتم الانبیاء کی نبوت کے صحیح ہو پورا اور مراد اس سے توحید و قرآن **وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ** اور خدا نہیں دکھاتا ہی طریق ہتکار علی **سَجَاتِ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ** گروہ منکاروں کو کہ خدا عذاب کرے انہیں انہوں نے ظلم کیا ہے اور راہ حق سے گزری ہیں بنی خدا ان کو حال پر چھوڑ دیا اور ان کے الطاف سے ان کو محروم رکھا بسبب اس کے کہ وہ از راہ عبادہ و دینہ طریق حق سے ہٹا کر رہے ہیں یا کہ آخرت میں ان کو ہشت کی طرف نہائی نہ کر گیا اور کہتے ہیں رسول خدا نے یہودیوں کو خط لکھا کہ تم مسلمان ہو جاؤ اور میری نبوت کا اقرار کرو ان یہودیوں نے خیر کے یہودیوں کو لکھا کہ تم کو محمد انبی دین کی طرف بلاتا ہی اگر تم ان کی پیروی باز رہنا بہتر جانتو تو تم کو طاع کر دو کہ تم شہر کے ساتھ متفق ہو گئے ہیں انہوں نے ان کو جواب میں لکھا اور ان کو پھر اور کشتی کو طاع کیا کہ نبوت تم کو اور تم کو محمد سے زیادہ لائق ہے کہ تم قوم موسیٰ کلیم اللہ کی ہو اور بنی خدا کے اور دوست ان کی پس بی آدمی پریم کیوں نہ کر یا ان میں جس کی قوم میں کہی نبوت نہ ہوئی یہ مقتدا نے یہ آیت نازل کی کہ **قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا** کہہ تو ایہ منکر صلح کر دے وہ لوگو کہ یہودی ہو **يَوْمَ أَنْ كَفَرْتُمْ** اگر تم ان کے یوم انکم اولیاء اللہ یکے تھے تم دوست ہو گئے ہو **مِنْ دُونِ النَّاسِ** سوا آدمیوں و دوسروں جو کہ ایمان لای ہیں **فَقَاتِلُوا** پس نہ کرو تم منکر انکم صَادِقُونَ اگر تم سچ خدا کی دوستی میں تاکہ بعد منکر ان قید فائز بنج اور بلا رسنگاری پا کر ان تمام پر نہ چو کہ جو خدا ان کو دوستوں کے دیکھو مقرر کیا ہے اور توحید میں لکھا ہے کہ جو خدا کے دوست ہیں و منکر ان کو کہتے ہیں ظالم کہ جو کہ خدا کا دوست ہو گا وہ آخرت کے کھر کا مشتاق ہو گا اور منکر ان کی خوف نہ کر گیا جیسے خاتم الانبیاء علیہ السلام فرمایا کہ نہیں پروا ان میں کہ موت مجھ پر واقع ہو کہ یا میں سے ہر واقع ہوں لیکن وہ یہودی ہیں دوستی کے دعویٰ میں جھوٹے تھے خدا تعالیٰ ان کو فریغ سے خیر و عذاب کے **وَلَا تَحْتَمِلُونَ** ابد اور نہ آرزو کرتو کہ وہ اس موت کی کہی **يَا قَوْمِ أَقِمْ وَدِدَكَ** بسبب اس کے کہ یہی ہادی ہوا تو ان کو کہنے کہ ایمان انہوں نے نہ کیا ہے جسے کہ بدلہ ان توحید کے حکم نہ کیا اور ان کے اس سبب انہیں سے نکال دیا اور ایسے ہی ان کو فر کے اعمال ان کو یقین ہے کہ جب تک عذاب میں قتل ہو کر **وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** اور خدا اعلیٰ و اعلیٰ عالم ہے **بِالظَّالِمِينَ** سبب ظلم کرنے والوں کو اپنے نفسوں کے سبب کفر اور اعمال کے سبب ان کو عذاب ابدی میں مبتلا کر گیا اور ان کو یہ کہ سوچنا یہودیوں کے فرمایا کہ قسم ہے اس شخص کی کہ جان میری جس کو دست قدرت میں ہے کہ کوئی تم میں سے آرزو نہ کرے کہ اگر موت مجھ پر واقع ہو اور کہیں نہیں سے آرزو موت کی نہ کی پس اگر حضرت کی نبوت کے حق ہو نہ کیا ان کو یقین نہ ہوتا تو وہ آرزو کرنے کی کوئے اور لیکن جانتے تھے کہ اگر آرزو کر کے تو عذاب میں قتل ہو کر اس سے کہنے جرات منکر ان کی بہت بھی حضرت کے معجزوں میں ہے کہ خبر ہی حضرت کے وہ نہ تھا تو ان کی نہ کر گیا اور یہاں ہی







زمین پر پہلے سو مرد مجلس علم میں جانا اور پھر انکی عیادت کرنا اور جنہوں نے حاضر ہوا اور مردوں کی ملاقات کرنا، اور انکی رویت کی یہ کہ فرمایا سو گھر  
کہ تم دنیا کے طلب گینے و سطوح حکم نہیں گئے گی ہو بعد نماز جمعہ کے بلکہ ہمارے عیادت کیو سطوح اور جنہوں نے حاضر ہو کر دیکھا اور برادر منوں کی زیارت کیو  
اور بعض طلب علم کو کہتے ہیں کہ حضرت صادق علیہ السلام کی ویت طلب بنی مراد، اور دوسری ویتیں حضرت صادق علیہ السلام یہ کہ میں وزی  
طلب کرتا ہوں صدق مقدمہ میں شش آتا ہوں اور خدائے تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ وجہ حلال سے مجھ کو دیوے اور  
انکے حلال ہونے کی وجہ کو مجھ کو دکھائے اور خدا تعالیٰ نے بندوں کو حکم فرمایا یہ روزی کے طلب گینے کو دے اسے آیت بگ میں فافا فضیلت اہل  
فانشرعوا فی الارض وبتوا من فضل اللہ اور بعد اسکی فرمایا کہ حج کوئی کہ گھر میں بیٹھ کر دروازہ کو بند کرے اور گھر میں بیٹھا ہوا کہی کہ مجھ کو وزی  
وہاں میں آدمیوں سے ہوگا ایک تو یہ کہ اپنی زوجہ کیو دے دے اور خدا تعالیٰ انکی دعا کو قبول کرے اور عورت کی انکے ہاتھ میں  
وہ کیوں نہیں طلاق دیتا ہے اور دوسرے شخص کو جسکو قرض ہو اور گواہ پہنچ کر کرے اور وہ لیکر انکار کر جائے اور وہ دیکھ والا انکو دے دے  
انکی دعا کو بھی قبول نہوگی ہو کہ موافق حکم کے آئے نہیں کیا اور تیسرے وہ شخص کہ صل مال کو نہ گھر میں رکھتا ہے اور اس سے سوداگری کر کے فائدہ  
حاصل نہیں کرتا ہے اور چند روز میں سکون خورد و برد کر جائیگا اور بعد اسکے خدا کی وزی کو طلب گینے کی بھی دعا قبول نہوگی ہو کہ خدا فرماتا ہے کہ  
فانشرعوا فی الارض وبتوا من فضل اللہ واذکروا اللہ اور یاد کرو خدا کو اسکے حلال کرنے پر اسکی نعمتوں کا شکر کرو انکی طاعت کے کچھ بڑا  
بہت یہ صفت صدقہ مخدوف کی ہے اور تقدیر انکی ذکر اکثر آئی یعنی یاد کرنا بہت ہر حال میں اور وقت میں غنہ نماز کے وقت میں لعلکم  
تقلیلون تاکہ تم رستگاری پاؤ ہو سہو کہ نماز جمعہ میں حاضر ہونا اور روزی اس طلب گینا اور کثرت اوقات انکو ذکر میں مشغول رہنا موجب تنگداری دنیا  
اور آخرت کا ہے اور کثرت اوقات کے ذکر کا حکم گریبہ مقصود ہے کہ بندہ ہر حال میں دنیا کے طلب گینے میں مشغول نہ رہے اور خدا غافل نہ ہو جائے اور جناب  
رسو خدا نے فرمایا کہ جو کوئی کہ بنیت خالص کر خدا کا بازار میں کر جو بوقت کہ آدمی غافل ہوں اور خرید اور فروخت میں مشغول ہوں خستعالی  
وہ اس کے ہزار حسنہ لکھی اور قیامت میں انکو بخشے اور نوازش فرمائی اس طرح سے کہ کسی خاطر پر لپکا کر رہا ہو اور منقول ہو کہ ایک روز رسو خدا خطبہ پڑھا  
تھے ناگاہ کاروان حبیبہ کلبی کا شام سے پہنچا روغن بیت لیکر اور ان نو میں مدینہ میں گرائی اور خطبہ بہت سخت تھا اور دستور مدینہ میں تھا کہ  
قافلہ سلامت پہنچتا تھا تو بیل شلوی کا بجلتے تھے اور ہاتہ ہاتہ مارتے تھے جو بوقت آواز بیل کی اور ہاتہ ہاتہ پرانیکی لوگوں کو کانوں میں  
پہنچی تو رسو خدا کو سب میں چوڑ کر وہ خطبہ نے غلہ وغیرہ کے مسجد سے باہر دوڑے اور بیچ میں پہنچ کر کاروان کی طرف روانہ ہو اور سو بارہ آدین  
حضرت کے پاس می فرما رسو خدا نے فرمایا کہ قسم ہے اس شخص کی کہ جان محمد کی جسکے قبضہ قدرت میں ہے اگر سب مسجد باہر چل جاتے اور کوئی تم  
میں سے باقی نہ رہتا تو اس محل سے منبر آگ واندہ ہوتی اور سب کو جلا دیتی اور ہر وقت یہ آیت نازل ہوئی **وَاذْاُوا** اور جسکو کہتے ہیں **تَجَارَةً**  
سوداگری کہ **اَوْكُهُو** یا کھیل اور بازی کہ وہ بجا اہل کار اور ہاتہ ہاتہ مارتا تھا تو انفضوا الیکم متفرق ہو کر جاتے ہیں انکو اور دیکھتے ہیں کہ  
**وَتَرَوْكُم قَائِمًا** اور چھوڑتے ہیں وہ جھک کھڑا ہوا منبر بجا اور دوسری ویت اس شان نزول کی ہے کہ رسو خدا صلح نماز جمعہ کو پڑھتے تھے اور کاروان  
سوداگری کا شہر میں داخل ہوا اور آگے اس کاروان کے لوگ بجاتے تھے اور سو انکو اور باجے جاتے تھے رسو خدا کے چھوچھا آدمی کہ نماز پڑھتے تھے  
حضرت نماز میں چھوڑ کر وہ جماعت میں اس کاروان کے دیکھنے کو بھاگ گئے اور جابری رویت ہے کہ کاروان مدینہ میں آیا اور ہم رسو خدا کے چھوچھا پڑھتے  
تھے بس لوگ نماز میں رسو خدا کو چھوڑ کر اس قافلہ کی طرف چل گئے اور بارہ آدمیوں کے سوا حضرت کے چھوچھا آدمی باقی نہ رہا اور ایک میں بھی ان بارہ میں تھا  
اور ایک رویت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تم چلے جاتے تو قسم خدا کی کہ اس صحابہ میں سے آگ واندہ ہوتی اور تم سب کو جلا دیتی اور متفرق جائیے مراد یہ ہے کہ  
کوئی تو بیلوں کا تاشا دیکھنے اور انکی آواز سننے کو دوڑا تھا اور کوئی غلہ خریدنے جاکا تھا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ گیارہ آدمی جماعت میں باقی رہے تھے  
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ آٹھ آدمی باقی رہے تھے اور قافلہ منقول ہے کہ یہ حرکت انہوں میں دفع وقوع میں آئی اور منقول ہے کہ جمعہ کا دن تھا اور جو بوقت

















کیا آدمی شے کا یہاں تک رہتا ہے کہ وہ یہ کہو یہ تعجب تھا تھا کہ خدا تعالیٰ آدمی پر وحی کیونکر بھیج سکتا ہے اور یہ کہو یہ تعجب تھا تھا کہ آدمی کا کہہ  
 آدمی کی پیروی کریں اس کہتے تھے کہ یہاں یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور یہ بخانا انہوں نے کہ اگر فرشتہ آتا تو وہ بھی انہیں کی صورت میں آتا پس اسکو  
 جہلائے اور کہتے کہ تو تو آدمی ہی شے ہمارے اور اگر کسی صورت میں آتا تو اسکو وحشت کہتے اور ڈر کر اس سے بھاگتا یا کفر واپس کھینچتا  
 نے رسول کو کوکوا اور منہ پھیرا انہوں نے پیغمبر سے اور خدا تعالیٰ نے اسکو جو سے اٹھا کر پھینک دیا **وَاسْتَغْنَى اللَّهُ** اور بے پروا ہوا  
 خدا کو ایمان پہنانے کہ انکو جو جو کہ بھی ایسا نہ رہے کہ باوجود قدرت کے بلکہ جہوت انہوں نے منہ پھیرا تو انکو ایمان کی اسکو پروا نہ ہوئی تھی  
 کہ وہ انہیں کے فائدہ کیونکر ہو ایمان کو چاہنا تھا اور جب انہوں نے خود ہی اپنی اپنے فائدہ سے منہ پھیرا تو اسکو کیا پروا ہو وہ تو اپنی ذات میں کیسے  
 ایمان کا محتاج نہیں **وَاللَّهُ عَزَّ** اور خدا بے پروا اور بے نیاز ہے ایمان اور طاعت مخلوقات سے **حَمِيدٌ** تعریف کیا گیا اپنی ذات میں  
 بدوں تعریف کے تعریف کیونکر ہو اسکو جو اسے کہ جو ہر ایک کا مخلوقات میں سے ولایت کی تادی کی تعریف پر اور فرماتا ہے کہ **ذَعَمَ الَّذِينَ هَوُوا**  
**أَنْ لَّنْ يَبْعَثُ** اے گمان کیا ان لوگوں کے کہ کافر ہو گئے کہ مر گئے اٹھا جائیگے وہ زندہ کر کے **قُلْ** کہہ تو اے محمد کہ **بَلَى**  
**هَآؤُنِي لَتَبْعَنَّ** قسم ہے پروردگار میری کہ لہذا اٹھا جائیگے تم زندہ کر کے قیامت میں **هَآؤُنِي لَتَبْعَنَّ** پھر لہجہ خبر خواہ گئے تم  
 بے عمل گئے ساتھ آخر کے کہ عمل کیا ہے متی دنیا میں جہی تمہاری اعمال حساب اور موافق انکو جو خراجا **وَذَٰلِكَ** اور یہ اٹھا نا زندہ کر کے  
 اور جزا دینی علی اللہ **يَسِيرٌ** اور خدا کے یہاں ہے کہ انکی قدرت نزدیک یہ ہر دو شواہ نہیں ہے جیسے کہ پہلے بھی پیدا کیا تھا یہی دوبارہ پیدا  
 کر سکتا ہے اور فرماتا ہے کہ جہوت کہ انجام تمہارا یہاں تو لگو چاہئے کہ **فَامْنُوا بِاللَّهِ** پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے **وَأَسْأَلُ** اور پوچھ گئے  
 کہ وہ جو ہے **وَالَّذِينَ الَّذِينَ كَانُوا كَانُوا** اور ساتھ نو کے کہ جو نازل کیا ہے ہر محمد پر اور مراد اس سے قرآن ہی اور نور اسکو جو فرمایا کہ وہ معجزہ  
 ہو نہیں ظاہر ہوا اور ظاہر کرے حلال اور حرام کے حکام کو اور یاد دہان ہے وہ شامل ہے دلیلوں و حجتوں کو جو کہ حق کی طرف لیتا ہے میں جس کو نہیں ہے کہ  
 و جبکہ جلتے ہیں اور روایات طہیت علیہم السلام میں ہے آیا یہ کہ مراد اس سے امام ہی **وَاللَّهُ يَسْمَعُ** اور خدا ساتھ اپنے کے عمل سے ہر قوم  
 اقرار کرنا یا انکار کرنا **خَيْرٌ** خبر کرنا والا ہے پس لگو موافق اسکو خراجا **يَوْمَ يَجْعَلُ** حیدر جمع کر گیا لگو یہ متعلق تم تنبیہ کے سے یعنی  
 پھر خبر کر گیا لگو تمہارے عملوں کے اور موافق اسکو خراجا **يَوْمَ يَجْعَلُ** جمع کر گیا لگو یہ متعلق جمع کے کہ وہ روز قیامت ہوا  
 ہر سب جمع ہو کر میدان حشر میں دین اس خیر اور کوئی باقی نہ رہے گا کہ وہاں جو ہر روز **لَآ** وہ روز جمع کا **يَوْمَ التَّغَابُنِ** روز  
 نقصان کا ہو کہ نیکو کو بد و نکامسکان میں جو کہ بہشت میں تھا اگر وہ چھوٹ کر آئیں جاتا اور بدوں نیکوں کا مکان یونیکو جو کہ دوزخ میں تھا اگر وہ اعمال  
 بد کر کے نہیں جاتا اور نہیں ایک لڑی ہو شقیہ اور بدوں کے ساتھ ہو کہ مومن انکو مکان بہشتی میں جانیسے کچھ نقصان نہیں ہے اور سو خدا صلعم یہ تمہارا  
 سے معنی ہو چھوٹے تو فرمایا کہ یعنی کوئی بندہ مومن بہشت میں جائی مگر یہ کہ وہاں میں اسکو جگہ اسکی جو کہ دوزخ میں ہے اگر وہ اعمال بد کر کے نہیں جاتا  
 تاکہ اسکو نکال دے اور اسکان نجات دے اور کوئی بندہ مومن نہیں جائی مگر یہ کہ وہاں میں اسکو جگہ اسکی بہشت میں اگر وہ نیک عمل کر کے نہیں جاتا  
 کہ حشر اور مذہب اسکی یا وہ ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ تغابن باب تفاعل سے مشتق نہیں ہے اور مراد اس سے لینا شر کا اور ترک کرنا خیر کا ہو اور لینا  
 خیر کا اور ترک کرنا شر کا ہو پس منجے ترک کیا حصہ اپنا دنیا اور یا حصہ اپنا آخرت پس ترک کیا اسکو کہ وہ شر تھا و طہ اسکو اور لیا اسکو کہ وہ خیر تھا  
 و طہ اسکو پس ہوا نقصان کہ نبوالا اور کافر نے ترک کیا حصہ اپنا آخرت سے اور لیا حصہ اپنا دنیا پس ترک کیا خیر کو اور حاصل کیا شر کو پس کیا نقصان  
 کیا گیا بظاہر ہو جائیگا ہر روز نقصان نبوالا اور نقصان کیا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ مومن اسکو کافر و نو نقصان کیونکہ اسکو اسکو ہر ایک خدا حصہ اسکو کے  
 فوس اسویشانی کر گیا کافر تو کہیگا کہ میں مسلمان کہیں نہ ہوں تاکہ بہشت میں جاتا اور مومن کہیگا کہ زیادہ عبادت میں کیوں کی تاکہ اسکو زیادہ حصہ پائیں  
 کافر اپنا نقصان کہیگا ایمان ترک کرنے میں اور مومن اپنا نقصان پائیگا نیک کے قصور نہیں **وَمَنْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ** اور جس شخص ایمان پائے ساتھ خدا









اور جنگ سے عدہ میں تو ہکا بکا کرنا کھانا کھانا اور شوہر کو مکان میں سکونت پگایا اور جب تک کہ میں کسی دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی  
مگر بعد گزرنے عدہ **وَالْقَوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ** اور دوسرے مرد سے نکاح کرنا ہے عدہ کے شمار کرنے میں اور شوہر کو کم اور زیادہ مکر اور عدہ وفات  
شوہر کہ وہ چار مہینے دس دن ہیں اور عدہ حیض والی عورت کا کہ وہ تین یا کیا ہیں پہلے اس سے سوہ بفرق میں مذکور ہو گیا ہو اور پانی کے عدہ تو نکاح  
فکر میں رہے میں سے چنانچہ بعد اس کے شوہر کو نکاح اور جو وقت طلاق ہو تو عورت کو اپنے گھر سے لے سبب کے نہیں چنانچہ فرمایا ہو کہ **لَا تَحْضِرْ جَوْهَرًا**  
مت نکالو تم ان عورتوں طلاق دی گئی کو من نبوت میں گھروں کے سے جب تک کہ عدہ گزر جائے اور ان گھروں سے شوہر کو گھر میں جنہیں وہ  
عورت میں رہتی ہیں **وَلَا تَحْضِرْنَ** اور اس کا کہ نہ نکلیں وہ عورتیں طلاق دی گئی بھی بدولت اذن خیار کے **اَلَا تَيَاتَيْنِ** مگر یہ کہ تین  
یہ مستثنیٰ لا تخرجن سے ہے یعنی نہ نکالو تم ان گھروں کے سے مگر یہ کہ بجالائیں وہ عورتیں **يُفْلِحُ شَيْءٌ مِّنْهُنَّ** بدنی ظاہر کو اور وہ بدنی ظاہر  
کی تفسیر میں وہ تین مختلف ہیں حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ اگر وہ عورت نکاح کرے تو گھر سے باہر نکالی جائیگی اور حد بجاوری ہوگی  
اور امام رضا علیہ السلام فرمایا کہ اگر شوہر کے قریب ہو کر نکاح کرے اور اس سے کچھ خفی کرے تو اس رت میں بھی عدہ کے گزرنے سے پہلے شوہر کو  
نکاح نکال سکتا ہو اور اس کے بھی یہی منقول ہے اور دوسری روایت میں ابن عباس سے مراد کہ شوہر کو ظاہر کرے اور یہ کم عدہ جہی میں ہے اور  
عدہ طلاق بائن میں بھی کہ مہر سے پہلے طلاق کے بعد تین سال اور نکاح نہ نکالے اور نکاح نہ نکالے **وَتِلْكَ** اور یہ حکام کو مذکور ہے ہیں محدث  
اللہ حدیں خلعتی ہیں مگر کئی کئی وسط مصلحت بند ہو کر **وَمَنْ يَتَعَدَّ** اور جو شخص کہ گزر جائے اور جو شوہر **حُدِّدَ اللّٰهُ** حد خلعت کی کو  
اور ان کو برخلاف سے تو **فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ** جس شخص نے ظلم کیا اپنے جان نبی پر اور بسبب اس کے مستحق غضب خدا کا ہوا اور تو اب  
وہی سو محروم رہا **لَا تَدْرِي** نہیں جانتا ہو تو طلاق ہی کے بعد کہ مصلحت یا نہیں جانتا ہو تو اسے پیغمبر **لَعَلَّ اللّٰهُ يُحْدِثَ** شے  
کہ خدا پیدا کرے **بَعْدَ ذٰلِكَ** چھپے اس طلاق کے **أَمَّا** کسی امر کو طرح سے مرد و طلاق دینے سے پشیمان ہوا اور دوستی عورت کی شک و گمان  
پیدا ہو کہ وہ اس رت کی طرف بھڑک کر آئے اور شوہر کو زور و جبر سے نکال دینا نصرف میں لائی درمیان عدہ کے اور یہی مصلحت ہے عدہ کے مقرر کرنے کی اور عورت  
گھر سے نہ نکالنے کے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ عورت طلاق دی گئی کو اپنے سے کہ وہ عدہ میں ہر مرد لگاؤ انکھو میں اور نہ ہندی لگاؤ یا نہ ہوں  
اور کبر و نخوت شوہر اور اس کے نفس کی رہنے ہو کہ خدا فرماتا ہو **لَعَلَّ اللّٰهُ يُحْدِثَ** بعد ذالک لعل اللہ شاید کہ اس کی محبت شوہر کے لئے ہو اور وہ اس کی  
طرف رجوع کرے **فَاِذَا بَلَغَ اَجَلُكُمْ** پس وقت نہیں وہ عورت میں اپنی کو کہ عدہ کے آخر کو وہ نہیں تو **فَاَمْسِكُوْهُنَّ** پس نگاہ  
رکھو تم ان عورتوں کو یعنی رجوع کرو ان کی طرف **بِمَعْرُوفٍ** سادہ سنی کے کہ انکو چھی طرح رکھو اور رکھنا اور کبر و انسا سبب تو ہوا و ضرر انکو نہ پہنچاؤ  
**اَوْ فَاَرَقُوْهُنَّ** یا جدا کر دینا یا اسے **بِمَعْرُوفٍ** سادہ سنی کے کہ ان کا نفقہ اور مہر اور خلع دے دے کہ عورت جب تک کہ میں ہی تو مرد کو  
ختیار ہے کہ وہ رجوع کرے یا نہ کرے یا اسے **بِمَعْرُوفٍ** سادہ سنی کے کہ انکو چھی طرح رکھو اور رکھنا اور کبر و انسا سبب تو ہوا و ضرر انکو نہ پہنچاؤ  
اور اگر اپنے اہل نہایت اجل کی نہیں بلکہ قریب کے ہے ہو کہ نہایت اجل پر وعدہ گزر جاتا، پھر مرد کو اختیار باقی نہیں رہتا بلکہ وقت اختیار  
عورت کو ہے جس سے چاہے نکاح کرے **وَالْقَوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ** اور گواہ مقرر کر دو تم طلاق دینے پر **ذَوِیْ عُدْلٍ** دو صاحب عدل کے یعنی دو گواہ عادل مقرر کرو  
وہی سننے طلاق **مِنْكُمْ** اپنی میں سے کہ وہ دونوں میں سے ایک کا عطف اذا طلقتموها انسا فطلقوهن بعد تین برس اور پہلے طلاق ہی میں گواہ عادل کا  
ہونا ضروری ہے اور سوا اس کے فقہاء کے اور فقہاء رجوع کر نہیں گئے اس کو مقرر کرتے ہیں طلاق ہی میں مقرر نہیں گئے اور ہاں مذکور میں گواہ عادل ہو مگر ضرور  
ہو کہ ہر مرد و عورت کے نکاح طلاق کا مذکور ہے اور یہ عورت بعد گزرنے عدہ کے نکاح کرے اور بعد گزرنے ایک شخص کے ان دونوں سے دوسرا دعویٰ نہایت مذکور  
تا کہ مرد و عورت میں سے کسی کو یا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ طلاق ہے کہ مرد و طلاق ہو تو عورت کو باقی کے دونوں میں سے جو نہ نہیں باقی  
کی اس رت سے جماع نکلیا ہو اور دو گواہ عادل طلاق ہی پر مقرر کرے پھر وہ مرد یا وہ خدا ہے اس عورت کے رجوع کرے یا جنگ میں باقی کے میں ہیں



یست وہ طلاق ہو کہ حکم خدا تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے اور سوختا ہے جس طلاق کو طلاق فرمایا ہے اور جو طلاق کہ غیورہ کی طرح ہے وہ طلاق نہیں آویزی  
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اور عدہ مراد باکی کے دن ہیں اور امام کاظم علیہ السلام نے فانی ابو یوسف سے فرمایا کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے اپنی  
کتاب میں طلاق کا حکم کیا ہے اور تاکید کی ہے اور میں و گواہ عامل کی اور گواہ بھی عدل پسند کرے اور حکم کیا ہے اپنی کتاب میں نکاح کا اور اگر گواہ کی  
تکویان کیا ہے پس ثابت کیا تھے گواہوں کو نہیں کہ جس میں خاں نے انکو ذکر کیا تھا اور باطل کیا تھے کہ انکو نہیں کہ جس میں تاکید گواہوں کی تھی و انکو  
الشہادۃ اور قائم کرو تم گواہی کے گواہوں وقت جلوسہ للہ خاص طور ضمانندی غلے نہ و اس طرح ضمانندی اس شخص کے جسکے فائدہ کی طرح  
گواہی تیری ہو اور نہ و اس خوف اس شخص کے کہ سچی گواہی نہ دے میں کا ضرر ہے اور نہ و اس کی دوسری غرض کے ذلکم یہ گواہی قائم کرنی یا جو کچھ کہ  
مذکور ہو ہے یو عظیمہ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اس کے من کا یومن وہ شخص ایمان لاتا ہے باللہ ساتھ خدا اور اس کے حکم پر  
والکرم الآخر اور ساتھ دن قیامت اور جو کچھ کہ ہمیں اور خصوصیت منہن کی ہو اس طرح کہ فائدہ نصیحت کا انکو ہی ہوتا ہے و من  
یتق اللہ اور جو شخص قدس خدا اور اس کا حکم کے خلاف نہ کرے تو یجعل لہ گریکا خدا و اس طرح جس جاکہ کلمہ کی یعنی رنج دینا اور نہ  
وہ ظلم کیا اور خلاصی پانچا اور سوختا ہے فرمایا ہے کہ گریکا جگہ کی شہادت میں یا سوختی ہوگے اور خفیوں قیامت اور فرمایا کہ جو کوئی بہت تنگ  
کری تو خدا تعالیٰ انکو ہر غم سے کشدگی اور ہر گنی سے جگہ کلمہ کی کشدگی اور ابو ذر نے ان حضرت سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ میں بہت جانتا ہوں ایک آیت  
قرآن میں کہ اگر آدمی انکو لیونق سبکو کفایت کرے و یوزقہ اور روزی یگا انکو خدا میں حیث لا یحسب انکے سبب کہ نہ گمان کرے  
اور شمار میں لا یوزقہ اور خاطر میں گزیرے اسکی اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برکت دیکھا خدا انکو خیر میں جو انکو بخش  
فرمائی ہے اور دوسری وہ ہیں فرمایا کہ فرمایا حضرت علی نے کہ جسکے پاس روزی آتی ہے اس طرح سے کہ نہ وہ انکو واسطے کہ میں قدم رکھتا ہے اور نہ  
انکی طرف ہانکے و انکو کرایے اور نہ انکو مقدمہ میں بان کلام کرے اور نہ انکی طلب میں انکو کپڑے باندھتا ہے اور نہ اس کے لیے پتہ ہاں انکو غیر  
سے ہو کہ خدا تعالیٰ نے جسکا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے و من یق ینہ یجعل لہ من خیرا و یرزقہ من حیث لا یحتسب اور ایک روایت میں فرمایا ہے ایک  
جماعت نے رسول خدا کے صحابہ میں جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو انکو گھروں کے دروازے بند کر کے گھر نہیں بیٹھے تھے اور عبادت میں مشغول  
ہو گئے اور کہا کہ خدا نے ہماری رسانی کی جس وقت یہ خبر رسول خدا کو پہنچی تو کہہ لیا یہی کہ تھے روزی کی تلاش کو سہلے ترک کیا ہے اور روزی کو موقوف  
کر کے عبادت میں کیوں مشغول ہو ہو کہا کہ یا رسول خدا روزی نہ دالا ہماری روزی کا ضامن ہو گیا ہے سو اس طرح ہم عبادت کی طرف مشغول ہو حضرت  
نے فرمایا کہ جو کوئی ایسا کرے عبادت کی قبول نہیں کی تو روزی کا طلب نہ کرے یعنی یہ کہ خدا روزی کو توبہ کے سبب سے پہنچاتا ہے کہ جگہ سے روزی کا لگان  
نہو لیکن اسکو واسطے روزی کی طلب نہ کرے و من یتوکل علی اللہ اور جو کوئی توکل سے اور خدا کے سبب کام اپنی کے پیر کرے حقو  
حسبہ پس یہ کافی ہے انکو سبب کوئی صلاح اور درست نہ کر واسطے ان اللہ تحقیق خدایا لعل امرہ و ینہجنا نیوالا کام اپنی کا ہے طرح  
چاہے اور جسکے بارادہ کری یعنی جو کچھ مراد خدا تعالیٰ کی توکل اور غیر توکل کے حق میں ہے وہ فوت نہیں ہوتی اور کوئی انکو ارادہ کو منع نہیں سکتا اور جسکے  
بالغ کو مصافحہ کرے پڑھا ہے اور باقی کے قاری بالغ کو تنوین پڑھتی ہیں اور امر کو منصوب پڑھتی ہیں بالغ کا مفعول مقرر کر کے یعنی خدا نے چاہا نیوالا  
ہے کام اپنی کو طرح کہ ارادہ کری قد جعل اللہ تخمین کو دیا ہے خدا نے لیکل شیء و اس طرح کہ قد لاندازہ کہ اس گزیر نہیں  
اور یہ بیان ہے و اس طرح کہ اور تقریب ہے و اس طرح کہ اور تمہید ہے واسطے انکو کہ جو بعد اس کے مذکور ہوگا کہ تمہیدیں توکل سے کہ عطا کر دی خدا پر اور  
اسکے غیر سے منقطع ہو جاوے جو کوئی توکل سے خدا پر تو وہ انکی ہر جگہ مدد کرے اور کہہ رہی ہیں کہ متوکل وہ شخص ہے کہ جس وقت انکو کوئی چیز حاصل ہو تو شکر کری  
اور جس وقت کچھ حاصل نہ ہو تو صبر کری اور مقصود کے حاصل نہ ہونے سے صبر نہ کری اور دیکھو خدا کو خدا را بصیر اور جو بٹ دیکھو خدا کو خدا را بصیر تو دل انکا  
تو بیجا نہ کیا اور کہہ رہی ہیں علامتیں توکل کی تین چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ کسی سوال نہ کری اور دوسرے کہ اگر کوئی اس سوال نہ کری تو وہ دینے سے بھار نہ کرے



وہ طلاق ہے کہ جسکو زوجہ کر سکتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام بچہ گایا کہ جسکو تین طلاق دینی میں اسکو مکان دینا اور طلاق دینا وہ بچہ  
 بچہ کہ وہ حال ہے سائل نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ بچہ وہ نہیں ہے اور روح نے وجد کو تجسروا و بچہ ہا ہی **وَلَا تَصْلُوهُ** اور نہ سرج  
 پہنچاؤ تم ان عورتوں کو مکان دینا نہ کھانا دینا **فَلْيَقْوَا عَلَيْهِنَّ** تاکہ تنگی کرو تم اور ان عورتوں کو طلاق پانچویں مکانوں میں کہ وہ  
 ناجار ہو کر نکلیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ ضرر پہنچائے مرد اپنی زوجہ کو جو بقوت کہ طلاق دینا پس تنگی نہ کرے ابھر  
 یہاں تک عدہ کے گزرنے سے پہلے وہ نکلا جائے اس واسطے کہ خدا تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور جائے کہ  
 مکان لائق حال عورت ہو کہ جس میں اسکو ضرر نہ ہو کہ جسکی مالیت کو ان کی کین اور اگر ہو میں وہ عورتیں طلاق دینی ہیں **أَوْ لَا يَكُنَّ**  
**حَمْلٌ** صاحب حمل کے یعنی اگر وہ عورتیں حاملہ ہوئیں تو **فَانْفِقُوا عَلَيْهِنَّ** بقوت کہ وہ تم اور اپنے یعنی کھانا اور کپڑا اور تم اسکو حتی  
**يَضَعْنَ** یہاں تک کہ نکال کر رکھیں **حَمْلُهُنَّ** حل اپنا یعنی جب تک کہ وہ بچہ جنیں اسکو کھانا اور کپڑا اور خواہ طلاق جی الی ہو وہ  
 عورت خواہ طلاق بائن الی مد اگر وفات شوہر کے عدہ میں ہو جائے عورت کی تو اسکو مکان اور کھانا کپڑا شوہر کے ترکہ میں ملیگا اور یہ کہ  
 دیکھنا اور کہہ اس حمل کو طلاق دینا اسکی بخت ہڈی کتابوں میں **فَإِنْ أَرْضَعْنَ** پس اگر دودھ پلائیں عورتیں لا دہنی کو بعد منقطع ہونا  
 علاوہ نکاح کے **لَكُمْ** و طہرتمارے اور باپوں اور لڑکے اور اگر حیان کرے وہ عورتیں لا دہنی بدون اجرت کے دودھ پلائیں تو  
 او لا دہنی شوہر کو دوا دینے ہی پاس ہے دوا اور اگر بدون اجرت کے دودھ نہ پلائیں تو **فَأَنَّهُنَّ** پس تم ان عورتوں کو  
**أَجُورَهُنَّ** اجرتیں اور ضرور یا ان کو دودھ پلانے کی عوض میں اتنی عرفاء و عادت کے اور ماؤں کے طلاق دینی سے پہلے بھی اجرت  
 دیکر دودھ پلا سکتے ہیں اگر وہ بدون اجرت کے دودھ نہ پلائیں **وَأَلْتَمِرُوا** اور موافقت کرو تم ایک دوسرے کے دودھ پلا کر مقدمہ میں  
**يَبْتَكِرُوا** در بیان اپنے یعنی فرمانبرداری ایک دوسرے کی کر لے پدر و مادر و دودھ پلانے والوں کے دودھ پلانے کے مقدمہ میں **بِمَعْرُوفٍ**  
 ساتھ تنگی کے یعنی ان اجرت ساوہ طلب کے اور باپ کی اجرت مثل دینی میں نہ کرانے اور بچہ کو مقدار شریعی کو دودھ نہ دیوں کہ یہ  
 بچہ دودھ سے حاصل ہوا پس چاہے کہ اسکو غور اور پردخت میں دودھ نہ پلاوے **وَإِنْ نَعَسَ فَمِنْ دُونِهَا** اور اگر تنگی اور سخت گری دودھ  
 کے مقدمہ میں مان باوہ اجرت طلب کے اور باپ اس اجرت دینا نہ چاہے اور یا یہ کہ مال دودھ پلانے پر ہی رضی ہو تو **فَسَلِّطْهُنَّ** پس  
 قریب کہ دودھ پلا لے **أُخْرَى** و طہر اس کے دوسری عورت سے گاہاں کے پس چاہے کہ باپ کسی ایہ کو اجرت دیکر دودھ پلاوے یا بدون اجرت  
 کے اگر وہ رضی ہو جائے و نفقت دودھ پلانے حیان کے اور اس کلام میں عیال اور بچہ بسبب نکاح دودھ پلانے کے **لِيَنْفِقُوا** وسعتہ چاہے کہ  
 نفقہ اور خرچ دیکر صاحب گنجائش اور تو نگری کا دودھ پلانے والی اور بچہ کو **مِنْ مَسْعَتِهِ** گنجائش اپنی سے یعنی قدر طاق و تو نگری  
 اپنی کے پس عورت دودھ پلانے والی کو جسکو طلاق دینی ہو کھانا اور لباس دینا **وَمَنْ قَدْ عَلِمَ** اور وہ شخص کہ تنگی کی ہوا و پلا سکے  
**رِزْقًا** روزی انکی کہ وہ فقیر اور تنگ دست ہو **فَلْيَنْفِقْ** پس چاہے کہ خرچ کرے وہ اس عورت پر **فَكَاتَا اللَّهُ** اس کے دباے  
 اسکو خدا نے یعنی تو نگرا و تنگ دست موافق حیثیت اپنی کے خرچ کریں جیسے کہ فرمایا ہے علی المومنین قدسہ علی انہم قدسہ اور فرمایا کہ **لَا يَكْلِفُ**  
**اللَّهُ** نہیں تکلیف دیتا یہ خدا نفسا کسی نفس کو **أَلَا مَا آتَاهَا** کہ جو بچہ کہ دبا اسکو کہ اس کے دبی کا حکم کتاب ہے اور زیادہ اس کی تکلیف نہیں  
 دیتا اور ایشا و تنگ دست دل خوش کرنے کے و طہر اس واسطے کہ وہ دیکر **يَسْجَعُ** اللہ فریکہ کہ دوی خدا بعد عشر جیسے تنگی اور  
 دشواری کے **يَسْرَاهُ** آسانی اور تو نگری اگر موافق مقدمہ کے اسج کر لے خرچ کر نہیں مصائقہ کریں اور کہتے ہیں یہ کلام صحابی کی اسکی کو  
 ہو اسکا کہ اس مانہ میں اکثر صاحب تنگ دست و محتاج تھو حتمالی اکثر شہر و طہر فتح تھو اور غنیمتیں لے آئیں سب سے دودھ اور تو نگری کو اور حضرت صادق  
 سے کہنے بچہ کہ اگر کوئی شخص تو نگری دیکر نہیں بنا تو قبائیں اور عیال دیکر لے اور چادریں اور ماگو ہوتا ہے اور اسے بدن کو فرین و آرتہ ہو



تو وہ شخص صرف کریم والوں اور بیجا خچر کریم والوں سے گویا نہیں ہوگا یا نہیں ہوگا کہ خلاف ما ہو یعنی فوسقہ من سعتا وراخا یسکان لکونک  
 خوف و لانا ہو جو کہ حکم کی فرمانبرداری نہیں کرتے ہیں و کایت قین قرینہ اور بہت سی استیاء یعنی استیاء کے باغندہ ایسے غم کو  
 حکت سرکشی کی ہول اور غم پر پیریا عن امر و تھا حکم رو رو کا اپنے سے و سلاہ اور بغیروں کے سے اور انکی نافرمانی میں حکم  
 کر کے قاسبتا ہا جس کا یہ حکم اسحقا بہت کے مذہب کا شہید لکھتے ہیں کہ حساب میں بہت سخت گیری کر چکے ہم  
 و عذابنا ہا اور عذاب کی ہول کو عذابا لکروا عذابا کہ کہنے لیا عذاب دیکھا ہوا اور بیان کرنا لفظ صحت کی تحقیق وقوع کی طرح ہے  
 اور بعض کہتے ہیں کہ مراد عذاب ناسی ہے یعنی عذاب کیا ہے دنیا میں اس سخت اور بڑا اور حساب کی ہول آخرت میں حساب سخت لیکن کلام میں  
 تقدیم اور تاخیر سے قد قات و بال امر ہا جس جہان بستیوں والوں کا عذاب کا مہربانی کو جینی ہوا اور شکر کو و کان عاقبت امر ہا  
 اور تھا انجام کام اگر کا خسران نقصان بہت کی نعمتوں محروم ہو کر عذاب و فرخ میں گرفتار ہوا عذابا لکروا عذابا لکروا  
 عذابا لکروا عذابا سخت دنیا اور آخرت میں قالقواللہ پس روح عذابا لکروا عذابا لکروا عذابا لکروا عذابا لکروا  
 انجام سے نصیحت کی کہ کہی ہو کر ہوا انجام نکادنا اور آخرت میں عذابا لکروا عذابا لکروا عذابا لکروا عذابا لکروا  
 یعنی اس کا جملوں کے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو قد انزل اللہ تحقیق نازل کیا ہو عذابا لکروا عذابا لکروا عذابا لکروا عذابا لکروا  
 ذکر سے رسول خدا میں چنانچہ مابعد ہکا سپر لالت کرتا ہے اور ذکر ہو ہو فرمایا حضرت کو کہ وہ حضرت ہمیشہ کر قرآن اور تبلیغ حکام میں تہی تھے اور  
 یا کہ حضرت کے نام کا ذکر لوگوں کو زبان پر رہتا تھا اور یہ کہ سب سے ذکر کے یعنی قرآن نازل ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ذکر یہ بدل سے مایاں  
 ذکر کا اور مفعول ہے فعل محذوف کا اور تقدیر کی اسل سولہ یعنی یہ سچا پیغمبر کو کہ یتلو علیکم کہ یہ سچا ہی اور یہاں آیات اللہ  
 مبینات آیتیں خدا کی کہ روشن اور ظاہر ہیں اور حضرت امام رضا علیہ السلام فاسئلوا اہل الذکر کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ذکر رسول خدا میں اہل  
 انکی ہیں فرمایا یعنی حضرت کا جو نام ہوتا مذکور ہوا سورہ طلاق میں چنانچہ فرمایا کہ تانزل اللہ علیکم ذکر رسول اللہ علیکم آیات اللہ مبینات اور  
 بعض کہتے ہیں کہ مراد ذکر سے جبرئیل ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ قرآن ہے اور حقیقت ذکر رسول خدا کا نام ہوتا تو ایہ سخن نزلنا الذکر وانا لہ حافظون میں  
 بھی کر سے مراد رسول خدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل کیا تو ہماری ذکر کو کہ وہ پیغمبر ہے لیخرجہ الذین صدوا انکم و پیغمبر ان لوگوں کو جہان  
 لای میں و عملوا الصالحات اور عمل کی ہوئی نہیں نیک من الظلمات اندیریں گراہی کے سوی الی التورہ طرف نشانی ہدایت لے  
 ایان اور یا جس سے طرف حکم کے اور یا جس سے طرف حجت اور یقین کے ہو چکا کہ وہ یہاں ذکر رسول خدا سے ایمان کہتے تھے بلکہ بعد ہیجے رسول کے یہاں تو  
 ومن یؤمن باللہ اور جو کوئی کہ ایمان لائے ساتھ خیر و عمل صالحا اور عمل کی نیک خالص ہو گیا اور غرض تو یہ کہ خلع و عمل صالحا  
 جنات بہشتیں میں بخیری جاری ہیں من نعمہا الاہار نیچے درختوں یا غلہ انکو سے نہرینانی اور شیر اور شہد اور شراب کی  
 خالدین فیہا کہ ہمیشہ رہنے والے ہیں یہاں کہ ابد ہمیشہ یہ تاکید خلو کی ہے اور مفر دانا ضمیر کا باقیا لفظ موصول کے سے اور جمع کا باعتبار  
 معنی کے قد احسن اللہ تحقیق نیک کیا ہو خلع بہشت میں لے و ان من من نیک لہ صلح کے یہ لقا ہونی یہ بزرگی ہے پیغمبر کی کہ  
 جو منہر کی بہشت میں ہو کھانے اور پینے کی مسکنی کہ جس سے ہمیشہ لذت اور مزہ بانگے اللہ الذی نے خلو شخص کے کہ خلق سبعہ سموات  
 پیدا کیا ہو اسے سات آسمانوں کے بعض کو اور بعض کے و من الارض مثلہن اور زمین کے مثل ان مانوں کے یعنی مثل سات آسمانوں کے زمین  
 بھی سات پیدا کی ہیں بعض نیچے بعض کے اوپر سات آسمان و سات زمین کی سورہ ذاریات میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے گزرتی ہے  
 اور فرق میں سات آسمان میں ایک آسمان و سات زمین میں سات زمین کی اور زمین میں سات زمین کی اور زمین میں سات زمین کی  
 آیت لالت نہیں کرتی ہو سوا ہر ایک یتنزل الا من نزل ہو جو حکم خدا بیکہ من و بیان ان میںوں سات آسمانوں کے یعنی سات آسمانوں کے

سورة التحریم

حضرت کا حصہ از کہنا اور شکارنا

اور زمین میں جاسی ہو زندگی اور موت وصحت اور مرض اور تو نگری وغیرہ کا اور موافق حدیث امام رضا علیہ السلام کہ جو سو فاریات میں گئی ہو سو فاریات میں سے نازل ہونا ملنا نہ ہو اور میان آسمان و زمین کے حکام خدا کے لیکر نہ ہاں کے پاس خلاصہ ہے کہ خدا نے آسمان کو اور زمین میں پیدا کیا ہی لتعلموا انما جانوتم ہر بندگان خدا ان الله یہ تحقیق خدا علی کل شیء قدیر اور ہر چیز کے قاضی تدبیر کر نہیں وان الله اور تحقیق خدا علی حکم ہر جانی کیا ہی ہر چیز پر تاکہ معلوم کریں قد احاطت بحقیق عاظم کیا ہی خدا نے بکل شیء ساتھ ہر چیز کے علماء باعتبار علم کے یعنی علم کا ہر چیز کو پہنچا ہی طرح سے کہ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے اور نہ کوئی اس کی قدر سے خارج ہو سورة التحریم بہ سورہ مدنی ہوا اور سہیل رہ آیتیں میں ان شاء اللہ سورہ طلاق میں گور ہو گیا ہو مدلی بن کعب کو دیکھ کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی سورہ تحریم کو پڑھے حقیقی تو بضع ہو عطا فرمائی فیسم الله الرحمن الرحیم اس سے کہ نازل ہو کے سبب میں بیان کرتے ہیں رسول خدا نے دونوں ہی بیبیوں پر تقسیم کر رکھا تھا اتفاقاً ایک روز نبوت حصہ کی تھی سو خدا نے حصہ لے لیا کہ بار سو خدا میں اپنی باپ گھر جانا چاہتی ہوں اگر چہ جو اجازت ہو حضرت نے انکو نصبت دی ہو باپ گھر چلی گئی اور جوقہ چلی گئی تو رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو جو دارا بن سہیم بن سوختا تھی اور بادشاہ ہند کے بطریق تھے وہ حضرت کی بیوی تھی حصہ کے گھر میں طلب کیا اپنی خدمت سے انکو سرفراز فرمایا جوقہ حصہ اپنی باپ گھر سے آئی تو دروازہ جبرہ کا بند پایا دروازہ کے باہر بیٹھ گئی یہاں تک رسول خدا باہر تشریف لائے اور خطر ہوئی کہ وہ بیبارک سے نہ ملے حصہ اس حال پر مطلع ہو کر رو لگی اوکھا کہ یا رسول خدا الوٹھی کہ میرے گھر میں تعالیا اور اس سے خلوت کی ورمی است نگاہ نہ کھی اور دوسری بیبیوں کے گھر وغیرہ کام کیا حضرت نے فرمایا کہ حصہ یہ لوٹدی میری اور خدا تعالیٰ نے یہ مجھے حلال کی ہو میں تیری خاطر ہو کہ اپنے اوپر حرام کیا لیکن یہ راز تیری پاس مانت ہو تو ہکا ذکر کے روبرو نہ کرنا و کسی سے نہ کہنا حصہ نے قبول کیا اور درمیان اسکا اوٹا حصہ جو دوستی تھی عائشہ کے اور اپنی جہو کے درمیان کی دیوار کو جا کر کوٹا عائشہ خبردار ہوئی حصہ عائشہ سے کہہ لے بہن خوشخبری ہو جو جو چاہو رسول خدا نے ماریہ قبطیہ کو اپنی اوپر حرام کیا ہو عائشہ کی تشویش سے خلاصی پائی اور جوقہ حضرت عائشہ کے گھر میں ہو تو عائشہ نے یہ حکایت کہنا سے حضرت کے روبرو بیان کی اور یہ سورہ نازل ہوئی کہ سو طہ نے حرام کیا ہو اپنے اوپر جو کہ خدا نے جبکہ حلال کیا ہو چاہو فرمایا کہ یا ایہا النبی اے نبی عظیم القدر مانتا چھو کہ سو طہ حرام کر لے تو ہی ذات پر مانتا حل الله لک لک بچہ کو کہ حلال کیا ہو خدا ہو طہ سے تبتغی و طلب تانہ تو حرام کر نہیں حلال چیز کے فرضات از واجبات خوشنودی عورتوں کی بلکہ انکو چاہئے کہ وہ تیری خوشنودی کو اور رضامندی کو طلب کریں تو پیغمبر خدا کا اور شوہر انکا ہو اور بعض کہتے ہیں کہ سب سے نازل ہونے کا یہ ہو کہ رسول خدا کا دستور تھا کہ بعد نماز صبح کے اپنی بیبیوں کے چوک گرد جاتے تھے اور بعد اسکے حکام خدا کے پہنچاتے تھے زینب خنجر جیش اپنی باپ گھر سے شہد کہتی تھی اور جوقہ حضرت کے گھر میں جاتے تو وہ انکے واپس شربت تیار کرتی تھی اور انکو لانے میں زیادہ دیر نہ کرتی تاکہ حضرت انکو گھر میں بلوہ پھر میں حال دیکر بیبیوں حضرت بہت مکر وہ معلوم ہوا عائشہ اور حصہ نے آپس میں اتفاق کر کے مقرر کیا کہ جوقہ حضرت بنت کے گھر سے شہد نوش کے میسر یا تیرے گھر میں شریف لائیں تو انکی کہیں حضرت منہ میں عافیر کی ہوا تھی ہو اور دوسری بیبیوں کے کہہ کہ تم بھی یہی کہنا اور معافیہ و رحمت میں کجی ہو کر وہ معلوم ہوتی ہو اور حضرت نے خوشنودی سے رکھو تھے اور جو بدی نہایت پرہیز کرتے تھے تاکہ جب یہی حل حضرت کے پاس آئے تو بوجہ بد کو نہ سوچیں جس وقت حضرت شہد کا شربت نوش فرما کر سو وہ باہر تشریف لائے تو سو وہ بچہ جو بیبیوں کے کہنا کہ خنجر دروغ حضرت کے کہنا نہایت ہی سنے ان امر کا کچھ ذکر نہ کیا اور جوقہ عائشہ کے گھر میں تشریف لائے تو عائشہ نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر ناک کو بند کیا حضرت نے بوجہ کہ ایسا تو کیوں کیا کہہ کہ تمہیں معافی کی ہوتی ہو کہہ کہ معافی تو میں نہیں کھا یا لیکن یہ کہ گھر میں شہد کا شربت پیلیے کہہ کہ انکی کھتی ہو چکا چھول چوسا ہو کا اور جوقہ حصہ کے گھر میں تشریف لیگے انکی بھلی اپنی ناک پر ڈی و رکھا کہ یہ کیا ناخوش ہوئے کہ تمہیں اتنی ہو اور چہرہ عائشہ نے کہا تھا وہی ہو بھی کہا جوقہ حضرت کے دو مرتبہ دو عورتوں سے خبر سنی تو فرمایا کہ یہ شہد

ابن ابی حرام کی بات یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا خدا کہ سو حکم حرام کتابہ تو بھیج کہ خدا تجھے حلال کی ہے **وَاللّٰهُ عَفُوٌّ** اور خدا بخشنے والا ہے  
 ترک کرنے پر اولیٰ ہر کے جھکو **لَحِيْمٌ** گہرا جان، رجوع کرے یہی طے فیض و اولیٰ کے اور رسول اللہ نے ابن ابی حرام کو جہاد حرام کیا تھا آپ  
 حضرت کا کچھ گناہ نہیں ہے نہ چھوٹا نہ بڑا سو حکم جو تو نے یا لذیذ چیزوں کو دھلی کھاری اور سنگینی نفس ترک کرنا نہیں ہے اور نہ دخل گناہ  
 بلکہ یہ ہر دخل ہر ریاضت ہو اور وہ موجب ثواب بھی کا ہو اور ایک وجہ کی خاطر سو دوسری وجہ کو طلاق ہو تو جانتے ہے کہ ایک خطاب  
 کر کے کہیں کہتے یہ کیوں کیا ہے اور یہ شقت کو بھی گوارا کی اگرچہ یہی فعل جو کیا، قبیح نہیں ہے اور اگر تسلیم بھی کیا جائے تو یہ ترک اولیٰ ہو گا نہ گنا  
 سو حکم کہ نبی علیہم السلام معصوم ہیں گناہوں سے اور ولیمین عقلی اور نقلی آپر قائم ہوئی ہیں **قَدْ قَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ خَيْرًا** مگر کیا ہے خدا  
 دے گا تمہارے لئے خیر اور تمہارے لئے خیر ہے جس چیز پر کہ تم قسم کھاؤ کہ حکم میں نہ کرو مگر ایک سطر کا طریقہ ہے مقرر  
 کیا ہے جس کے سبب اگر قسم کے مخالف کوئی کام کرو تو انہیں کچھ گناہ نہ ہو اور وہ یہ کہ مقدم کھانے کے نشانہ تعالیٰ کہہ دیا ہے کہ اگر قسم کے  
 مخالف کام کرو اور قسم کو توڑو تو تو کا کھارہ دیدہ کہ جس چیز پر قسم کھائی ہو وہ حلال ہو جائیگی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قسم کھائی و قسم  
 کھانے سے ماریہ یا شہد حرام ہو گئے تھے ہوا خدا فرمایا کہ تم کیوں حرام کرتا ہو حلال چیز پر نفس کیو حکم اور طریقہ ایک حلال ہونیکا بیان ہے یا حرام  
 نہیں ہو سکتی ہو کوئی چیز جب تک خدا حرام نہ کرے اور اگر کسی چیز پر سبوح کے نہ کھلنے پر قسم کھا کر تو لہذا کھانا ہی وقت حرام ہو جائیگا قسم کھانے سے  
 لیکن بعد کھارہ دینے کے پھر حلال ہو جائیگا اور کتنی ہی گراولی کے ترک کرنے پر قسم کھا کر اور قسم کو توڑے تو پھر کھانا بھی نیا چیز نہیں ہے اور اگر دیو تو  
 مستحب ہو گا **وَاللّٰهُ مَوْلَاكُمْ** اور خدا کا سارے تمہارا ہی یعنی وہ کام کہ جس میں تمہاری صلاح اور دینی ہو وہ کرتا ہے اور یا یہ کہ خدا اولیٰ ہی تمہارے  
 نفوس **وَهُوَ الْعَلِيمُ** اور وہ جاننے والا ہے نہ کسی مصلحت کی **الْحُكْمُ** حکمت الہی کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت و مصلحت کرتا ہے اور جو کچھ  
 میں رسول اللہ نے ماریہ قطیعہ کو نبی اور حرام کیا اور حصہ نہیں از کے پوشیدہ رہنے کی بات کی کہ تو فرمایا کہ ایک از میر اور کہ میر رو برو ہو بیان  
 کرتا ہوں کہ کوئی تو کسی نہ کہنا اور نہ پوشیدہ رہنے میں خیانت نہ کرنا یعنی انکو کسی پر ظاہر نہ کرنا اور وہ یہ کہ بعد میر ابو بکر اور میر ابی مالک تر  
 امسک ہو کر اور بادشاہی کر کے اور بعد انکی عثمان حکمت کر گیا حصہ بات نہ کر بہت شرم ہوئی اور یہ دونوں حضرت کے عاشق و جا کر کہ ہی  
 خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ **وَإِذْ أَسْرَ النّبِیِّ** اور یاد کرو تم ہی منین جس وقت باز کہہا پیغمبر علیہ السلام **إِلَى الْبَعْضِ** اور بعض بیوں  
 اپنی کے بعضی طرف حصہ کے پوشیدہ کہا حلال تھا ایک بات کو کہ وہ حرام کرنا ماریہ کا اور حکومت ابو بکر اور عثمان کی ہی اور رسول اللہ نے جو فرمایا تھا کہ  
 ابو بکر اور عمر مالک اس سے ہو کر اس سے کوئی یہ نہ سمجھو کہ مالک ہا تھا حق پر تھا اور وہ خلیفہ حق تھے سو حکم رسول اللہ نے جو خبری تھی کہ بعد میر  
 وہ مالک خلیفہ ہو کر خواہ حق پر ہو خواہ باطل پر اور یہ نہیں یا کہ وہ خلیفہ میرے ہو کر اور حق پر ہو کر اور یہاں کو نہ فرطے کہ وہ حضرت تھاتر تھے  
 بعد میر خلفاء ہو کر اور وہ حق پر نہ ہو گئے چنانچہ صحیح مسلم میں تحریر ہے خلیفہ سی جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ بعد میر امام اور پیغمبر ہو کر وہ میری  
 ہدایت براور میری سنت پر نہ ہو کر اور رسول اللہ کی روایت کیوں کر معتبر ہو کہ وقت معرکہ خلافت ابو بکر کے کہیں بھی نہ کر نہ کیا کہ رسول اللہ فرمایا کہ بعد  
 میر ابو بکر اور خلیفہ اور مالک تھے اور نہ ابو بکر نے ذکر کیا ہے میرے کہ کی بات کا کہ جسے شان نزول میں ایک سورہ نازل ہوا اور فد کے صدقہ  
 ہو نیکو فاطمہ زہرا سے ابو بکر نے بیان کیا کہ جسکو کہنے رسول اللہ نے نہ سنا تھا جیسی بات کہ بیان کیا کہ جسکو کہنے رسول اللہ نے نہ سنا تھا تو اب میرے کہ کی  
 بات کیوں کہتا کہ وہ بادشاہی اور شہراری کی بات تھی اور میں نے کے ظاہر کر دینے کے بعد میرے میں تاہم کہ **فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ** پس جو وقت کہ  
 خبر کی نہیں حصہ عاشق کو یہ سات ہیں کہ جسے چہا نیکار رسول اللہ حکم دیا تھا **أَصْطَرَكُمُ اللّٰهُ** اور ظاہر کیا کہ خدا تعالیٰ ظاہر کیا اس  
 پیغمبر کو خدا کے رسول کے طور سے کہ میرے لئے مطلع کیا رسول اللہ کو علیہ اور پیغمبر کے حصہ میری بات عاشق کہہ دی عرف **بَعْضُ** بعضا یا پیغمبر  
 خدا بعضے ہیں بات حصہ یعنی حصہ وہ سات کہی جو کچھ کہہا عاشق سے کہی تھی بلکہ بعضے ہیں کہی **أَعْرَضَ** اور نہ میر یا عن



روایت احتجاج علی بن ابی طالب علیہ السلام

بعض حصے یعنی بعض بات نہیں کہہ سکتے ہیں خدا تعالیٰ تو سب بات بلاوی تھی جو کچھ کہہ سکتے تھے عاقل سب کو بھی اور کل بات کا حصہ تھا  
 اور بعض بات حصہ کہنی اور بعض کہنی یہ حضرت کے علم اور کرم کی جہت تھی اور خیانت حصہ کا ذکر بعض بات کہنے سے بڑی حاصل ہو گیا گو  
 ساری بات کا ذکر کیا اور کسائی نے عرف کو تحقیق پر حاضر کیا یعنی غصہ ہوا پیغمبر حصہ پر اور منہ بھر لیا یہاں تک طلاق ہی نہ ہو فاما انہا  
 جس وقت خبر کی پیغمبر نے ان حصہ کو یہ ساتھ ان کے کہنے کو چاہیے کیا تھا قال کہہا حصہ نے پیغمبر سے قرآن الہذا  
 کہ خبر دی چھوڑی کہ حصہ نے تیرا راز ظاہر کر دیا ہو قال کہہا پیغمبر کہ بتائی العلیم خبر دی ہو چھوڑا خدا جاننے والے ظاہر اور پوشیدہ کو  
 باتوں نے الجیز خبر دیا ہو ہر چیز سے آدمی منقول ہے کہ جوق سو خدا کو راز کا ظاہر کرنا معلوم ہوا تو حصہ کو طلاق ہی اور سب کا کھڑا ہو گیا  
 سب کا بپا نہیں بہت غصہ ہوا اور کہا کہ اگر سو خدا کا راز ظاہر کر نہیں خیر ہوتی تو وہ چھوڑا طلاق کیوں تیرا سو خدا کا بپا نہیں ہو گیا یہاں قیصر کی  
 غور میں ہو اور المسنت کی کتابوں میں حصہ کے طلاق کی کافقہ مذکور ہو چنانچہ ایسا بن عبد البر میں عقبہ بن مسروق سے روایت ہے کہ سو خدا نے حصہ کو طلاق  
 دی اور یہ خبر کو کچھ تو پہلے پہلے سر ہر خاک دالی آدمی بن آدمی اور وصیہ نسائی میں بھی روایت ہے اور یہ جو کہتے ہیں بعد از سو خدا نے حصہ سے  
 رجوع کی یہ قول باطل ہے سو خدا کہ بعد کے خدا تعالیٰ نے مثال حصہ اور عائشہ کے خیانت کرنے کے مقدمہ میں نوح اور لوط کی بیویوں کے ساتھ دی ہے  
 کہ وہ پیغمبر کی خیانت کرتی تھیں پھر رجوع کیوں کر ہو سکتی ہے اور اگر بالفرض حضرت نے دنیا میں حصہ رجوع کی وہ مصلحت کے اور ان کے اقرار کے قلوب  
 کی تالیف کی وہ مصلحت کے مشہور ہے کہ بعد سو خدا کے نویسیوں میں بھی داخل ہے لیکن آخرت میں محبت سو خدا کی نصیب نہ ہوگی اور ان کو بد حضرت کو  
 مریم اور آسیہ عطا ہوگی اور بعد اسکے دو مومن جو تو کو ذکر کیا ہیں زن فرعون اور مریم کو باوجودیکہ زن فرعون کی زوجہ تھی اور مریم کو تھیں با  
 کو کہ نبی ہر لیل راز پہنچاتے تھے لیکن وہ دونوں کی فرمانبرداری ہو دست بردار ہوئیں اور عائشہ کے طلاق کو سو خدا نے علی کے سپرد کیا اور فرمایا تھا  
 کہ میری بیویوں میں سے جسکو تو طلاق دی ہو وہ میری حیثیت کی شرف سے خارج ہو جائیگی چنانچہ المسنت کی کتابوں میں کو ہے اور مولانا طبرسی نے احتجاج میں  
 روایت کی ہے کہ علی نے عائشہ کو طلاق دی پس عرض میں ان دونوں کے خدا تعالیٰ ہیہ زن فرعون اور مریم مادر عیسیٰ سو خدا کو عطا کر گیا تھا مسکت روز اور  
 اپنے استغاثی نے غیب سے طرف خطاب کر رجوع کے مصلحت سے عائشہ کے حصہ کو عائشہ کے حصہ کو بکرو تم حصہ اور عائشہ اور رجوع کرو تم الی  
 اللہ طرف خدا کے اور پیغمبر کے آزار دہی میں کہنے کی مذکور ہوئے مصلحت کے پیغمبر کے راز میں خیانت کے اور توبہ اور عاقل  
 اس جرم سے نہ رجوع کرے کہ قد صغت قلوبی پس تحقیق کہ ہو گئی ہیں مل تم دو تو اور میں کیا ہے حق ہو کہ وہ محافظت راز پیغمبر کی تھی ف باطل کے  
 کہ وہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور دل و نو کے دیکھو اور یہاں جو قلوب کا لفظ بصوت جمع آیا ہے سو خدا کے عیوب کا دستور ہے کہ تہنہ کو جو طرف تہنہ کے مضاف  
 کرتے ہیں مضاف کو صیغہ جمع کرتی ہیں صحیح بخاری میں مذکور ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ مدت راز سے میں میں اس امر کا تھا کہ عمر خطاب سے پوچھوں کہ  
 آہہ صغت قلوبی میں لسنی و عورتیں میں اور وہاں بکریہ میں اور عمر و فوج کیوں مظلوم رہا نہ ہو ایک و عمر و فوج کیوں مظلوم رہا نہ ہو ایک و عمر و فوج کیوں مظلوم رہا نہ ہو ایک  
 یہ المؤمنین میں قل میں مقتدائی کے قد صغت قلوبی میں کوئی عورتیں مراد ہیں ہری کہتا ہے کہ عمر نے ابن عباس سے اس سے بہت کہ بہت کی  
 اور کہا کہ تم یہی باتوں سے باز نہیں لے ہو اور بخیر ہو کہ کہا کہ مراد ان عورتوں کے حصہ اور عائشہ میں اور خدا احمد جنبل میں بھی یہی مذکور ہے اور سو  
 اکو اور کتابوں میں یہ روایت بھی طوطائی ہے اور اس میں مذکور ہے کہ طلاق تو حصہ کو دی تھی اور غزہ ام ابیہ میں جانے مشہور ہو گیا کہ سب بیویوں کو طلاق دی  
 اور بتایا کہ عاقل خدا تعالیٰ حصہ اور عائشہ کی طرف خطاب تھا کہ ہاں کہہا کہ اے اللہ اس کی کما کر تو تم دونوں اور عائشہ اور حصہ  
 علیہ اور ہر کوئی پیغمبر کے راز پہنچا پر تو کیا دوسرے اور کچھ مضائقہ نہیں ہے فان اللہ پس تحقیق خدا ہو مولا کا مولا ہو ہی کا مولا ہو  
 یہ پیغمبر کی نصرت کرنا لاہو و جبریل اور جبریل کہ ہر دار ملا کہ رو میں کا ہو وہ ناصر اور مددگار ہے وصلا المؤمنین اور وہ ملک  
 تمام مومنین کے کہ وہ علی بن ابی طالب کے مدد کرنا لاہو و جبریل اور جبریل کہ ہر دار ملا کہ رو میں کا ہو وہ ناصر اور مددگار ہے وصلا المؤمنین اور وہ ملک











اور ایک شخص کی بیوی دوسرے شخص کو بھینس دیتی ہے اور دوسری شل کو بیان تاہو و مزلکہ ایت عماد اور محمد بن عثمان کی ہوا الیٰ حصہ  
 قرآن مجید جسے نگاہ رکھنا ہے اپنی کو حرام نہ ہو **فَقَدْ خَلَقْنَا فِیْہِ** پس جو شخص نے یہ فرج اہل کے باہر بیان میں ہی نہیں میں من روفنا  
 روح نبی سے کہ پیدا کیا تھا ہے اس روح کو نبی جبریل کو کہنے حکم کیا کہ روح کو میں بھینس اور سچ اس پیدا ہو **وَصَدَقَتْ** اور سچا جانا اور  
 تصدیق کی گئی مریم نے **بِکَلِمَاتٍ رَبِّہَا** ساتھ باتوں پر وہ گارہ کے معنی جو حکام کہ بھیل سے پہلے بہار جبریل یا تھا اہل اسے تصدیق کی  
 اور عطا کیا **وَكُتِبَہِ** اور تصدیق کی ساتھ کتابوں اہل کے کہ انکو سچا جانا اور انکا عطا کیا جو کتاب میں کہ بھیل سے پہلے انبیاء بر نازل ہوئی تھیں  
 اور بعضے و کتاب پر ہوتی ہیں اور مراد اس کتاب بھیل لیتی ہیں **وَكَانَتْ اَوَّلَیْہِ** اور پہلی وہ مریم **مِنَ الْقَائِلَتِیْنِ** فرمانبردار و نہیں خدا کی اور یا  
 ہمیشہ عبادت نبی والوں اور وظیفہ پڑھنے والوں سے اور قاتلین کہ جمع مذکور صیغہ سے تعلیم آیا ہو اور شہادہ کھڑے اس کے کہ طاعت مریم کی کامل  
 مرد کی طاعت کم نہیں اور یا یہ کہ مریم کے باب ادا قاتلین سے صلح اور تقویٰ سے آ رہتہ اور مریم اور مریم اولاد میں ہارون  
 برادر موسیٰ کے بھی اور معاذ بن جبل کی روایت کی ہے کہ وقت نزوح خدیجہ الکبریٰ کے رسول خدا صلعم آگے پاس گئے اور فرمایا کہ اے خدیجہ میں کراہت  
 رکھتا ہوں حال و نہ کہے خدیجہ نازل ہوئے اور خدا تعالیٰ نے اس کراہت کے ضمن میں یہ حکم فرمایا کہ ارادہ کیا ہے اور حیثیت تو نبی سے تو توں کے پاس  
 پہنچے تو انکو میرا سلام پہنچا خدیجہ نے کہا کہ یا رسول خدا اس میں میری کون ہیں یا یہ کہ مریم دختر عمران اور آسیہ دختر فرعون اور کلیمہ یا علیہ السلام  
 اور مریم نام خواہر موسیٰ کا کلمہ ہے اور یہی من لایحضرہ الفقیہ کی روایت میں ہے اور ابو موسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ مردوں میں سے بہت  
 کامل ہو لیکن عورتوں میں سے کامل نہیں ہوئی ہیں مگر چار عورتیں آسیہ دختر فرعون زوجہ فرعون اور مریم دختر عمران و خدیجہ دختر خویلد اور فاطمہ  
 بنت محمد اور فریماہ حضرت کے فضل بہت کی عورتوں کی چار ہیں خدیجہ دختر خویلد اور فاطمہ دختر محمد اور مریم دختر عمران اور آسیہ دختر فرعون  
 فرعون اور قتال منہر بہت منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں حکم کیا ہے حضرت اور عائشہ کو کہ تم مانند زین فوج اور زن حاکمی مت ہو  
 خیانت کرنے میں بلکہ مانند زن فرعون اور مریم کے ہو فرمانبرداری میں اور صاحب کتب و کتابی کہ اس میں حکم میں کیا ہے حضرت اور عائشہ کی طرف  
 اس کے اول میں کہ ہوئے اور عتاب ہے اس میں کہ جو انکو صادر ہوا کہ انہوں نے اس میں اتفاق کیے اور ایک نے دوسرے کو کہے پیغمبر خدا صلعم کو آنا پہنچایا ہو  
**سُوْرَةُ الْمَلٰٓئِکَ** یہ سورہ کی ہے اور اس میں کئی آیتیں ہیں اور یہ المومنین علیہ السلام فرمایا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھتا ہے اس کے روز تجا  
 پاؤ اور ملائکہ کے پروں پر بیٹھا ہوا حسن پیشہ نکالے اس کے حسن مانند ہوا اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ سورہ الملائکہ نعم سورہ ہے اس کے منع  
 کرتی ہے اپنے بڑے بڑوں کے کو عذاب قبر سے اور قوربت میں بھی نام اس سورہ الملائکہ کہ جو کوئی اس سورہ کو شب پڑھے تو برکت والا ہے اور خوش حال اور فرما  
 ہوا اور نیکو خاندانوں میں سے کہ کہیں اور میں اس سورہ کو بعد نماز عشاء کے پڑھتا ہوں اور جو کوئی اس سورہ کو شب رخصت میں تلاوت کی جسوقت قبر میں ہیں تو منکر  
 اور نیکو نظر ہوں اور باؤں کو گویا ہوں کہ میں تمہارا پیغمبر قابو نہیں ہوتا کہ یہ بندہ بائیں رہتا و جب پڑھتا ہوتا تھا اور سورہ الملائکہ پڑھتا تھا شرب  
 روزا و حیثیت اس کے کسک کسک کے آئیں تو شکم کو کہی کہ تمہارا قابو اس بندہ نہیں ہے ہوا کہ جو کہ اس سورہ کی طرف سورہ الملائکہ کیا تھا اور حیثیت وہ آئیں بان  
 کی طرف میں تو وہ کہے کہ تم کو اس بندہ پر کوئی راہ نہیں ہے ہوا کہ یہ سورہ الملائکہ پڑھتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی سورہ تبارک  
 الہی سیدہ الملائکہ فرض میں سے سورہ سے پہلے شخص ہمیشہ حفظ خدا میں صبح تک قیامت کے روز خدا اس میں سے یہاں تک بہشت میں داخل ہوا وہ اس  
 سورہ کو خدیجہ بھی کہتے ہیں ہوا کہ نجات بخواتین ہے اور سورہ واقیہ بھی کہتے ہیں ہوا کہ گناہ کرنے والی ہوا عذاب قبر سے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا کہ  
 انہا واقعہ من عذاب قبر **لِیْسَمِ اللّٰہُ الْوَحْمَا لِرَجْمٍ** تبارک بابرکت اور بزرگ اور بلند ہے صفات مخلوقات اپنی ذات اور  
 صفات میں **الذّٰی یَبْدِیْہُ الْمَلٰٓئِکَ** وہ شخص کہ یہ ہمارے قدرت اہل کی ہے بادشاہی دنیا اور آخرت کی اور جمیع ہور میں کا تصرف ہے  
 ہوا کہ ہکا علم اور قدرت پر حیرت کو گھیرے ہوئے ہے اور تمام موجودات کے طرف انکو نسبت بربا **وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ** اور وہ اوپر ہر چیز کے آگاہ ہے

۲۰

وہی ہے

تبارک و تعالیٰ





[illegible]

اور جہاں نامیغیر سکا لیکن اس وقت کا قرار انکو کچھ فائدہ نہ تھے **فَسَمِعَا** ابن و مکر و خباہت ثانی سے دور کرنا **لَا تَحْتَاجُ** اب السعید و طہاروں  
 و وزخ کے اور محتاج نہ ہوں مطلق واقع ہوگا فعل محذوف کا اور یہ بدو عاوی و وسطے و وزخوں اور بعضے کہتے ہیں کہ حق نام ایک صحرا کا ہی و وزخ میں اور  
 یہ آیت باطل کرتی ہے مجھے کہ قول کہ جلوس کہتے ہیں کہ کفر اور گناہ خباہت طرف سے ہو وسطے کہ کفر اور گناہ اگر انکو اختیار میں نہ ہوتا تو کہنے کہ ہم مجبور تھے اور  
 اقرار اپنے گناہوں کا کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ ہمارا اختیار تھا اور خطبہ غریر میں کہا ہے کہ یہ آیتیں دشمنان علی کے حق میں ہیں اور بعد الیت و دوستان  
 علی کی شان میں اور بعد اسکے مومنین کے وعدہ کو بیان کیا ہے کہ **إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ** تحقیق جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم تم عذاب و دوا کا  
 اپنے گناہوں پر برہنہ کر کے اور طاعت کو اختیار کر کے **بِالْغَيْبِ** سادہ غیب کہ اس عذاب کو دیکھا نہیں اور وہ اسی پوشیدہ لیکن اس سے خوف کر کے  
 گناہوں پر برہنہ کرتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ ساتھ غیب یعنی جس وقت و مومن غائب ہوتے ہیں اس وقت تنہائی میں خوف کرتے ہیں اور فہم بیکر کرتے ہیں  
 اور جہاں کہتے ہیں کہ میں جو علامتیں کہ خوف کی ہیں یہ اور گناہوں کا کرنا اور عذاب نزع کا تصور کر کے بقرار ہو جانا یہ سب شہد کرتے ہیں اور  
 لوگوں کا ظاہر نہیں کرتے تاکہ راسی محفوظ رہیں وہ مومنین خالص ہیں **هُوَ مَغْفِرٌ** واسطے کو بخشش گناہوں کو اگر کبیرہ اور ثواب بڑا کہ  
 لذت بڑی ہے ان کے مقابلہ میں اسکے نہایت حقیر اور قدر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ اس سے مراد ہے آخرت کی سختیوں اور کہتے ہیں کہ کفار قریش اپنی  
 خوش مذاکافی بر مغرور و سید المرسلین کے حق میں کچھ کچھ بائین کر کہتے تھے اور حجت کہ حق کے وسیلہ سے کئی مرتبہ کفار ظالم ہوتے تو پشیم شورہ کر کے یہ  
 رائی قرار دی کہ جو کچھ کہتے تھے وہ سب آہستہ کہوتا کہ خدا کا شانہ شہنشاہ اور کونکر و کویہ آیت نازل ہوئی **وَأَسْرُوا أَهْلَكُمْ** اور جہاں تم اپنی بات کو  
 پیچھے سے رہیں **وَأَجْعَلُوا لَهُ يَأْتِكُمْ** اور تم ساتھ آکر یہ دونوں امر کو نزدیک برابر ہیں سب کا یہ ہے کہ **إِنَّهُ عَلِيمٌ** تحقیق وہ جاننے والا اور عالم ہے  
**بِذَاتِ الصُّدُورِ** لیساتہ سینوں کی باتوں کے پس اس کے کہ زبان پر جاری ہوں پس جو کوی کہ دلونکی باتوں سے واقف ہو پھر زبان کی گفتگو کو پھر پوشیدہ  
 ہوگی خواہ آہستہ گفتگو کریں خواہ آواز بلند سے **أَلَا يَعْلَمُ** کیا ہے سینوں کی باتوں کو **مَنْ خَلَقَ طَمَعُ** کہ پیدا کیا، ان سینوں کو یا جانا نہ ہو  
 بندہ کہ رازوں و مشوروں کو وہ شخص کہ جسے انکو پیدا کیا ہے اور من خلق عیلم کا فاعل ہوا اور مفعل بھی ہو سکتا ہے عیلم کا معنی مخلوق یعنی کیا نہیں  
 جانتا خدا ان شخص کو کہ جسکو پیدا کیا ہے اور اسکی پوشیدگیوں پر مطلع نہ ہو **وَهُوَ اللَّطِيفُ** اور حال یہ کہ وہ خدا باریک بینی کے والا جاننے والا پوشیدہ  
 کی حقیقتوں کا بخیر و خیر و بار بار کیوں پوشیدہ چیزوں کی اور سب سے منقول ہے کہ کبر و شک و رخنہ نہیں ہے ہا تھا اور ہوا سخت آئی اور اسے کثرت  
 پر و رخنوں کے گرائی اسکے ولین کش را کہ کیا خدا جانتا ہے کہ ان رخنہ نہیں سے کثرت پر ہے ہا تھے آواز دی کہ **الاعلم** من خلقی **وَاللَّطِيفُ** خیر اور اب  
 خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کو شمار کرتا ہے جو کہ بندوں کی ہیں **هُوَ الَّذِي** وہ خدا وہ شخص کہ **جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا** گناہوں کے پہلو  
 زمین کو نرم اور حکم میں اور فرمانبردار کہ جسطرح چاہو نہیں اپنا تصرف کرو میں و لیسوز راعت و عمارت بناؤ **فَامْشُوا** اس جہم **فِي مَتَالِكُمْ** پیچھا  
 اس میں یعنی اسکی طرف جواب میں کہ بلند ہیں زمینیں جلو پس وقت کے خداز میں اس طرح حکم میں کیا ہو کہ انکے شانوں پر کہ وہ سخت اور بلند مکان ہیں  
 چل سکو تو اور کوئی جگہ زمین میں یہی ہوگی کہ وہ حکم میں نہ ہو اور پھر نہ چل سکو اور اب اس کے نزدیک اس سے مراد پہاڑ ہیں اس طرح کہ شانہ  
 ہر چیز کا زیادہ بلند ہو **وَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ** اور کھاؤ تم روزی اس خدا کی سے کہ وہ طوطا کہ مقرر کی ہے یعنی جو کچھ میں ہے اس میں غلہ اور میوہ  
 اور شکاریاں اسکو کھاؤ **وَاللَّهُ الشَّوْهِدُ** اور طرف اس خدا کے ہوا ٹھکانہ ہمارا قبروں یعنی قیامت میں اسکو حکم بطرفی و انہ ہو گئے پس کھانے اور چلنے کے  
 شکر کو ترک مت کرو کہ مستحق اسکی رضامندی کے نہ ہو اور سوال کریگا وہ تم سے کل کو ان نعمتوں کی شکر گزاری کا اب فکر کو خوف لگاتا کہ **عَاثِمٌ** تمہارا  
 اس میں گئی ہو تم کے کافروں **فِي السَّمَاءِ** اس شخص کے چہ آسمانوں کے ہی یعنی خدا کہ تمہارا گمان میں آسمانوں ہے اور ابو جعفر اور ابو عمر اور  
 نافع اور یعقوب نے استم کو ایک ہمزہ مدوہی پر صلیبے اور باقیوں نے دو ہمزہ و او و شقا و شکر میں کہ تھا کہ خدا آسمان کی جائے ہو طوطا کہ خدا نے  
 انکو عطا کے موافق فرمایا کہ کیا بخوف ہو گئی ہو تم اس شخص کے چہ آسمان ہے **وَأَنْ يَخْشَى** بکرا لارض یہ کہ ہر سا وہ ملک زمین میں **فَإِذَا**



پس سوقت زمین میں گویا ہوا کہ وہ زمین کہتے ہیں یہاں تک کہ کوئی کچا مثل قلعہ کہ سرور ہو گا ایک تھکے برابر لچاتی ہو اور قیامت  
نہایت طرح چلا جائیگا اَمَّا امَّتُکُمُ بَیْکُمْ ہُوَ مَن فِی السَّمَاءِ اَنْ تَخْشَیَہُ سُبْحًا وَنَهَارًا وَتَخْشَیَہُ لَیْلًا اِنَّ یَوْمَئِذٍ یَخْلُقُ  
عَلِیْکُمْ حَاضِبًا اَوْ یَتَّخِذُ لَکُمُ رِجًّا مِّمَّنْ ہَاہُنَا سَبْعِیْنَ سَیْرًا سَبْعِیْنَ سَیْرًا سَبْعِیْنَ سَیْرًا سَبْعِیْنَ سَیْرًا سَبْعِیْنَ سَیْرًا سَبْعِیْنَ سَیْرًا  
کَیْفَ تَذِیْرٌ لَّہٗ یُوَدِّعُہٗ دُرَّ اَنَامٍ لِّیَکُنْہٗ دُرًّا اَنَامًا لِّیَکُنْہٗ دُرًّا اَنَامًا لِّیَکُنْہٗ دُرًّا اَنَامًا لِّیَکُنْہٗ دُرًّا اَنَامًا لِّیَکُنْہٗ دُرًّا اَنَامًا  
چھوڑ کر کیا چھٹلاتے ہیں پہلی آیت کے بھی پڑھ لیا کہ جو چھٹلا کر چھٹلا کر فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ کَذَّبَ اُولَیْہِیْمَ حَتَّیٰ جَاءَہُمُ الْبَیِّنٰتُ  
مِنْ رَّبِّہُمْ اِنَّ لَکُمُ لَکُوْنًا لَّہٗ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور یہی شامت فعال ہی ہلاک ہو فکیف کَانَ تَلْکَیْزُہُمْ کَیْفَ کَانَ تَلْکَیْزُہُمْ کَیْفَ کَانَ تَلْکَیْزُہُمْ  
دیکھنا کہ یہاں سے ان کے ہلاک کر نہیں اور سچ نہیں کرتے ہیں اور یہی قدرت پر دلیل لانا ہے کہ اَوَلَمْ کَرِّہُوْا کَیْفَ اُنْزِلَ عَلَیْہِمْ الْاٰیٰتُ مِنْ  
مَّوَدِّہِمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا رِجَالًا مَّوَدِّہِمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا رِجَالًا مَّوَدِّہِمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا رِجَالًا مَّوَدِّہِمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا رِجَالًا مَّوَدِّہِمْ  
موتے ہیں ہوا میں جانب راست اور جنت کی طرف اور یہی ہے کہ ہر کوئی جو جنت کے ہلاک ہوتے ہیں مَّا یَسْکُنُوْنَ مِنْہُمْ  
تھنا اور رکھتا ہے اَنَکُمُ ہَاہُنَا اَلَا اَلَمْ تَحْجُوْا مَدَّ لَکُمُ خَلْقُہُ وَالَا یَہِیْءُ لَکُمُ الْاَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ  
ہوا میں کیا ہے اِنَّہٗ یَجْعَلُ تَہْوٰی تَحْقِیْقًا خَدَّیْہِ سَاہِیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ  
کہتے ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے اَمَّنْ یَّکُوْنُ شَیْءٌ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ  
لَّکُمُ الشُّکْرُ ہُوَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ  
سو خدا بخشنے والے یعنی وہ کوئی طرف اشارہ کیا جائے کہ یہ شکر کفار کا ہے اور کوئی طرف اشارہ کیا جائے کہ یہ شکر خدا کے عذاب ہے  
یعنی نہیں ہے کافروں کے اور کوئی یہاں شکر خدا کے عذاب سے انکو بچا کر اور ان شکر سے بت پرک جگہ وہ پیش کرتے تھے لیکن وہ بھی نجات دینے کی قدرت نہیں  
رکھتے ہیں اِنَّ الْکَافِرُوْنَ ہُمْ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ  
ان کی جگہوں کے ایک طرف نظر نہیں کرتے ہو کہ تم کو یقین ہو ہمارے عذاب گزشتہ کا مثل وہاں اور پھر برس کے یا کوئی مددگار تمہارا ہے کافروں کا خدا کہ وہ  
تمہاری مدد کے عذاب سے انکو بچا کر اور کس پھر کہ تم میری نافرمانی کر رہے ہو کیا تمہارا کوئی شکر ہے کہ وہ میرے عذاب سے نجات دے اَمَّنْ  
کوئی شخص ہے کہ اشارہ کیا جائے کہ اَلَّذِیْہِ ہُوَ شَیْءٌ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ  
خدا پر زنی اپنی کو مارا ان حمت بند کے اور زراعت پر افسانے نازل کر کے یعنی اگر خدا اپنی زوری کو تے بند کرے تو وہ کوئی ہے سو ان کو کہ تم کو زنی کا  
بَلْ جَوَّ اَلَا یَکُوْنُ اِنَّ الْکَافِرُوْنَ ہُمْ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ اَوَّلَیْنَ  
نفرت کرنے لگی طبیعتوں کے اور اب نہیں اور کافروں کے اور یہی ہے کہ اَمَّنْ یَّکُوْنُ شَیْءٌ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ  
اوندھا کر ہوا اور یہی ہے کہ اَمَّنْ یَّکُوْنُ شَیْءٌ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ  
بہنچنے والا اَمَّنْ یَّکُوْنُ شَیْءٌ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ  
اور واقعہ یہی علی صراطِ مُسْتَقِیْمٍ اور یہی ہے کہ اَمَّنْ یَّکُوْنُ شَیْءٌ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ  
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دل تجا رہیں ایک تو وہ کہ جس میں نفاق و ریاکارانہ اور دوسرا دل منکوس یعنی اوندھا اور تیسرا دل مطہر یعنی پاک  
آوندہ اور چوتھا پڑھنا اور پس مطہر دل منافق کا ہوا پڑھنا اور دل منکوس ہے کہ جس وقت خدا ویسا ہی تو وہ شکر کرے اور بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور  
منکوس دل شکر کا ہے اور جلد کے یہ آیت تلاوت فرمائی اور جو چھو کو امام موسیٰ کاظم نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بیان کی مثل اس  
شخص کی کہ مخالفت کی خلاف گیری میں سے مانتا ہے جس شخص سے کہ چلتا ہے اور ہر منہ ہونے کے نہیں پاتا ہے طرف مقصود کے اور کیا اس شخص کو کہ ہر دہائی کی

سید اکبر علیہ السلام کا تعلق ہے اور اس کا تعلق ہے ہر المؤمنین قل کہ تو جو ہے وہ خدا الذی وہ شخص ہے کہ نبی قدرت استنساخ کیا گیا  
 نکلتے وجعل لکم الیتمہ اور کیا نبی پیدا کیا ہے اور تمہارے کان تک نہ کہ سنو تم کلام خدا کو والا یصلوا منکم منکم تاکہ وہ جو تم قدرت  
 کی عجاوب مخلوقات کو والا فکدہ اور دلوں تک نہ کہ خدا کے کلام کو سمجھا دے اور انکی مہمانی میں مل کر وہ نصیحت کرو قلیلہا کاشکروا وہ جس کے  
 کرتے ہو تم ان نعمتوں کا قلیلہا صفت جو صمد و خدو کی نبی شکر اقلیلا اور سنا ندی قل کہ تو جو خدا اگر کفر قریش جو ابغی دیوں رہے کہیں کہ راقی و سحر  
 ہمارا خدا کہ ہوا الذی نے وہ خدا وہ شخص ہے کہ راقی اور ناصر تمہارا ہے کہ ذکر رکھ پیدا کیا ہے کہ نے تم کو فلا رخص بیچ زمین کے اور ہر ایک  
 آپر ساکن کیا اور ایک کارسپر دیکھا تاکہ انکی عبادت کرو والیکہ تحشر وکون اور طرف کو جمع کی جائے تم قیامت کے روز نہ انکی غیر طرف و بغیر انکی  
 کی پاؤں کے ویقولون اور کہتے ہیں شکرین نہیں اور انکو مہمان ہے نبی کی راہ کو کہنے ہذا الوعد کہ ہے یہ وعدہ وہیجا اور تمہارے  
 کا با وعدہ قیامت کا اور جزا پانچا اپنے انہما کے قیامت کے دن ان کنتم صا دقین اگر جو تم سچے ہو عوی میں قل کہ تو جو محمد  
 انما العلم سہا انکہ نہیں جانتا وقت خدا کا دنیا میں جانتا قیامت کا کہ کب ہو کے عند اللہ نزدیک خدا ہے اور وہی جانتا ہے وہ نو کے  
 وقت کو اور سہا انکو اور کوئی نہیں جانتا ہی واما انت اور سہا انکہ نہیں میں فذلک یوم مبین اور انیوالا اہول ظاہر میں فقط اور انیوالا اہول  
 عذاب ہو گیا اور آخرت کے اور عذاب نیا اور قیامت کے وقت کو میں نہیں جانتا ہوں اور اب خدا تعالیٰ انکو حال کا ذکر تا ہی وقت نازل ہو اور  
 دیکھو عذاب کے چنانچہ فرماتا ہے کہ قل تادوا کہ جس جہنم کے وہ کہیں وہ کفار ہیں عذاب عدہ کو گئے کو دنیا میں آخرت میں ذلکۃ فحسبہ کہ نزدیک  
 ہو نیوالا ہوان کو کو تو سیدت بد اور رشتہ کی جائیں وجوہ الذین کفر وامنہ ان لوگوں کو کہ کافر ہو گئے یعنی وہ عذاب برادر کو جو سہو  
 اور سچہ ہے سیاہ ہو جائیں انکو دیکھتے ہی وقیل اور کہا جائی یعنی نہیں کہیں انکو کہ ہذا الذی کنتم یہ یہ وہی ہے کہ تھے تم ساتھ انکو  
 تادعون طلب کرتے اور انکو مانگو اور یا یہ کہ دعویٰ کرتے تھے کہ سب انکو ہم برادر ہو گئے اور دوبارہ زندہ ہو کر انھیں اور یہاں عذاب برادر  
 شتق دعا سے ہے اور وہ سہر عتبار سے شتق دعویٰ سے ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہیں دیکھنا عذاب کا قیامت کے دن ہو گا اور حاکم ابوالقاسم خکافی نے  
 شریک سے نقل کی ہے کہ شمس بیان کیا کہ معنی اور مراد وہل ایسے یہ ہے کہ جہنم کہا ہوا انکی خلافت علی نے قرب اور منزلت اور مرتبہ علی بن ابی طالب  
 خدا کے نزدیک تو چہرے کے سیاہ ہو گئے نہایت کینہ اور حسد اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ جہنم کہا انہوں نے قرب مکان اور مرتبہ ہر المؤمنین کا  
 نزدیک پیغمبر کے تو سیاہ ہو گئے چہرے ان لوگوں کو کہ علی کی فضیلت اور بزرگی کو چٹلاتے تھے اور انکار کرتے تھے اور قتی نے کہا ہے کہ قیامت کے روز دشمن  
 علی کے جہنم کے طرف ہو گا اور طرف پیغمبر کے کہ خدا انکو غایت کیا مرتبہ بزرگی و سکاوت میں احمد ہو گا اور وہ حوض کعبہ پر دستوں کو اپنے سر پر کرتا ہو گا  
 اور دشمنوں کو دانتے ہاتھ ہو گا تو سیاہ ہو جائیگے منہ انکو دشمنوں اور کہا جائیگا انکو کہ ہذا الذی کنتم بہ تدعون منزلتہ وموضع وہی یعنی یہ وہ ہے کہ تھے تم  
 ساتھ اسکے دعویٰ کرتے مرتبہ انکو کا اور مقام و نام انکو کا اور کہتے ہیں کہ ہمیشہ کفار رسول خدا کے اور انکو مہمان کی موت کی آرزو کرتے تھے خدا تعالیٰ نے یہ  
 آیت نازل کی ہے کہ قل کہ تو نے محمد ان کفار کو کہ انکے کیا دیکھاتے یعنی خبر دو تم مجھ کو کہ ان اهلکئی اللہ اگر لاک کری مجھ کو خدا  
 ومن معی اور ان لوگوں کو کہ ہمراہ میرے اور جننا یا جننے ہو اور مہمانی کو ہے ہمراہ میری حل میں برکری تو من یجیر الکافرین  
 پس کہ کہ نہاد دیو کا فو نہ کو من عذاب الیم عذاب ذاک سے کہ کفر کے سبب مستحق ہے ہوں یعنی ہو خدا ماری یا آجہا انکو تہا ہی  
 لیکن تم عذاب سے کیونکر بچ سکتے ہو ہمارا مرنا تو مخلوق فائدہ نہیں دے سکتا ہے جس کو کہ تم کافر ہو گئے اگر ہم مر جائیگے تو تم کو کیا حاصل ہے تم تو سب کفر کے ہماری  
 مرنا بعد بھی عذاب سے بچا نہیں دے سکتے ہو لہذا اگر یا لایا تو نجات دے سکتے ہو میں یا موتی آرزو کرنی بیفائدہ ہے اور اگر ہم مر گئے تو ہم فائدہ اور سعاد  
 ہو گا حال ہے کہ ہمیشہ کی نعمتوں کے لذت پانگے قل کہ تم نے محمد ان کفار کو تو بچ کر کے کہ ہو وہ کہ میں انکو طرف لانا ہوں الرحمن و رحمن  
 والا ہر بزرگین تمہیں انکی تمام مخلوق کو پہنچی ہیں امتابہ بیان انکی ہم ساتھ اسکے سبب سے کہ ہو یقین انکی حدانیت کا ہے وعلیکہ اور ہر ایک

تو کتنا توکل کیلئے اور عطا کیا اور سا کام اپنی کسے نہیں کرے یعنی اہم ایمان لائی ہیں اور تم ایمان نہیں لائے ہو اور جس نے نہیں کیا ہے جیسے کہ تم کرتے ہو  
 اور جس نے ہی پر توکل کیا ہے نہ مال و مراد میں اپنے جیسے کہ تم مال پر اور آدمیوں پر توکل کرتے ہو فسد علیہم پس فرمے کہ جانو گے تم  
 یعنی یہ دیکھنے عذاب کے تم جانو گے کہ واقع میں من کھو کون شخص ہے کہ وہ ہم میں اور تم میں فی ضلال صیقین بیچ گمراہی ظاہر ہے  
 قل اذ آیتہ کہہ تو اچھو کہہ کیا دیکھتے یعنی خبر دو تم جھوکو کہ ان اصحابہ ماؤ کہ اگر ہو جائے پانی تمہارا یعنی اب چاہہ فرم اور اب میری  
 حضری کہ جھوکو تم پڑو ہو علقو لانچے جانیکو زمین میں کھو وول ہاں پہنچو فمن تاشکھن کمن لایکنا متعار وسط وکما معاین بانی جاری  
 یا ظاہر کہ سب کی انکو دیکھیں سہاں شاہ ہر طرف ہاں مے کہ روزی کا ویز والا وہ خدا ہے سچا ہے کہ انکی نعمتوں کا شکر کرو اور انکی پرستش کرو نہ  
 بتو کی کہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے وہ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ مراد اس یہ ہے کہ اگر ہو جائے اہم متہارا غائب رہے تو تم نہ دیکھو اور نہ جانو کہ  
 کہاں تو پس کون لائی متہاری پاس امام ظاہر کو کہ خبر دیو وہ مکو آسمان و زمین سے اور بتلاو وہ مکو حرام اور حلال خدا اور منقول ہے کہ بعد تلاوت  
 اہل بیت کی کہ ہر رب العالمین یعنی خدا کہ پروردگار عالم ہو گا یہ وہ پانی غائب ہو کو ظاہر ہے اور کہتی ہیں ایک علم ہے شاگرد کو پڑھا تا تھا من با تکم  
 ہمارے معین ایک کافر زندیق نے سکر جواب دیا کہ کدال و کرسی سے کھو کر پانی نکالینگے شب وہ زندیق اندھا ہو گیا ہاتھ آواز دی کہ دیکھ چیمے تری  
 انکو کہ کچھ کھانچے کھلا گیا ہے کہ ہر کھو کرسی اور کدال سے کھو کر باہر نکالیں اور کہتی ہیں وہ محمد بن کر یا طیب تھا کہ جسے آیت خدا پر خیرات کی تھی سنو  
 القلم یہ سورہ ملی ہو اور ہر سورہ نون بھی کہتی ہیں اس میں دن آیتیں ہیں اور بن عباس سے منقول ہے کہ علی بن طلحہ تک کی ہو اور ہر سورہ کو کھانا  
 یعلون تک فی ہر اور بعد اسکے کیتون تک کی ہو اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ نون و القلم کو پڑھو فیض میں پائو اقل ہر جہت تک  
 وہ زندہ ہو فقر و محتاج سے انکو میں کھو اور بعد اسکے فشار قبر سے انکو اپنی پناہ میں لگا دیکھو شاہد تھا بسبح اللہ الرحمن الرحیم  
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ ان ایک نہر ہے بہشت میں حتمی نے سکھو فرمایا کہ ہو جاتو روشنائی پس وہ بستہ ہو گئی اور تھی وہ زیادہ سفید و روشن  
 اور شیرین یا وہ شہد کہ بعد انکو قلم کو فرمایا کہ لکھو تو پس لکھا قلم نے جو کچھ کہہا اور جو کچھ کہہا ہو نوا لا قیامت تک و حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ ان ایک  
 نہر ہے بہشت میں حتمی نے سکھو کہ کیا کہ بستہ ہو جاتو پس وہ بستہ ہو گئی اور تھی ہو کر روشنائی یعنی بعد اسکے خدا تعالیٰ نے قلم کو فرمایا کہ لکھو تو پس لکھا قلم نے  
 لوح محفوظ میں کچھ کہہا اور جو کچھ کہہا ہو نوا لا قیامت تک پس روشنائی ہو گئی اور قلم نور کا ہے اور لوح محفوظ نور کی ہر سفیان کہتا کہ فیض  
 کی و فرزند سو خدا بیان تو میری و برو حال و شنائی اور لوح اور قلم کا اور کھلا تو جو کچھ کہہا خدا نے جو کچھ کہہا یا فرمایا کہ اب سعید اگر تولا ق جو اب  
 نہ ہوتا تو میں جھوکو جواب دینا پس ان ایک شتہ کی کہ پہنچا تا طرف قلم کے اور قلم بھی ایک فرشتہ ہے اور قلم ہر وقت طرف لوح کے اور وہ بھی ایک شتہ  
 اور لوح پہنچا تا ہر طرف ہر شتہ کے اور ہر قلم پہنچا تا ہر طرف یہ کائیل کے اور کائیل پہنچا تا ہر طرف جبریل کے اور جبریل پہنچا تا ہر طرف فریک کے اور بعد انکو فرمایا کہ  
 کھرا ہو جاتو سفیان تجھے ہن میں ہن میں اور دوسری دیات حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ ان ایک نہر تھی بہشت میں سفید و روشن  
 شہد زیادہ شیرین خدا تعالیٰ نے سکھو کہ کیا کہ روشنائی ہو جاتو اور بعد اسکے نور سے ایک رخت لگایا اور سکھو کہ کھو تو قلم ہو جاتو فرمایا کہ لکھو تو  
 انکی پوچھا کہ ای پروردگار میر کیا لکھوں میں فرمایا کہ جو کچھ کہ قیامت تک ہو نوا لا پس لکھا بھر مہر کی اپرا و فرمایا کہ قیامت تک گو یا نہ ہونا اور ان سکھو  
 صلح کا بھی نام ہر مثل لیلین کے اور بعض کہتی ہیں ان شروع ہمارا الہی کا ہر مثل نور اور ناصر کے اور بعض کہتی ہیں شاہ طرف کلمہ کن کے ہر اور بعض کہ  
 نزدیک نام ہر سورہ کا ہو اور بعض کہ نزدیک ان ایک لوح ہر نور کی اور بعض کہ نزدیک قسم ہر نصرت خدا کی اور شہد یہ ہے کہ وہ نام مجاہد کا ہو اور جمع  
 انکی انوان اور نینان کا اور خصوصیت انکو ذکر کی طرح سے بیان کرتے ہیں کہ انکی خلقت عجیب غریب ہے کہ جس وقت انکو بانی میں سے نکالا تو نور جاری و بخلاف  
 اور حیوانات کہ بانی میں نور توں ڈوب کر مر جائیں اور بن عباس سے نزدیک پہلی ہے کہ جبکی بہشت پر میں سے انکو جوت کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ انکا کلمہ ہے  
 اور ہر المؤمنین علیہم السلام یہ بیان کرنے میں نام انکا بلہوت اور کہتی ہیں خدا تعالیٰ نے بہشت میں پیدا کیا تو انکا سات کلمہ کے بعد ایک شتہ پیدا کیا تو زمین کہ

۲۸

سورۃ القلم

در حدیث



اپنے شانہ پر رکھا اور اس کو پھیلنے کے واسطے ایک ڈھونڈا ہوا  
 قدم رکھا تو پاؤں اٹکا کا پڑا لگا خدا نے ایک قوت پیدا کی کہ وہ اس  
 فرشتے نے اپنا قدم اس قوت پر رکھا اس کا پاؤں نے قوت پر قرار پڑا اور اس قوت پر اپنے قدم کا وہ ایک سنگ بنیاد کیا اور اس کا دل مثل فلک  
 آسمان اور سات میں ہے اور یہ وہ ہے کہ تمہارے انہماک کو کہا تھا کہ یا بنی اسرائیل ایک مثال جتہ من خرو ل فلکن فی صحفہ اور بعد اسکے واسطے  
 قرار گاہ اس پتھر کے قن کو پیدا کیا اور اس پتھر کو اس کی پشت پر رکھا اور وہ چھیلی پانی پر اور پانی ہوا پیرا اور وہ خدا کی قدرت قائم ہے کہ بہت بزرگ  
 ہے قدرت اس کی اور کعبہ الجبار سے منقول ہے کہ چھیلی نے پلیس کے واسطے سو جا ہا کہ حرکت کی اور جو کچھ کہ اس کی پشت پر اس کو والدی حقیقی نے بزرگ  
 جانور کو پیدا کیا کہ وہ اس کی ناک میں داخل ہو اس کو داغ میں جا ٹھیرا چھیلی نے فریاد اور زاری کی خدا تعالیٰ نے اس کو نور کو حکم کیا کہ باہر نکل وہ جانور اس کی ناک  
 سے باہر نکل کر اُپر بر و کھڑا ہو گیا تاکہ اگر وہ ارادہ ہو کہ اسے تو اس داغ میں داخل ہوا اور وہ چھیلی اسکے خوف سے خاموش گھری ہو اور ہرگز حرکت نہیں کی  
 اور کہتے ہیں کہ قول صحیح ہے کہ وہ ان دوات خدا تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی ہو یعنی قسم ہے دوات کی والقلم اور قلم کی کہ وہ نور اور طول اٹکا  
 مثل ماہن آسمان اور زمین کے ہے اور لوح محفوظ اس کتاب کی ہے اور یاماد اور قلم سے ہر اگر ہم جنس اس کو کہیں اور یہ بھی قلم ہی کی بزرگی سے ہے کہ تمام کتابیں  
 آسمانی اس سے لکھی گئیں اور حکام شرع کے اس سے تحریر ہوئے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ بیان و بیان کا بیان قلم کا بیان بان کو وہ کہ جس سے  
 ورنہ رتدریس گئے ہیں اور اس کو بھول جاتے ہیں اور بیان قلم کا ہمیشہ ایک مانہ وراثت کتابی ہے اور کہتے ہیں کہ بناؤ دنیا اور دین کی وجہ پر برتری تو  
 اور قلم پر اور نور پر دست قلم کی ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اول چیز جو خدا تعالیٰ نے نور محمد سے پیدا کی ہے وہ قلم ہے اور بعد اسکے لوح پس لکھا  
 قلم نے لوح پر جو کچھ کہ ہونا والا قیامت تک بعد اسکے بخارات پانی سے لکھے گئے تھے آسمان پیدا کیا اور بعد اسکے قن کو پیدا کیا اور زمین کو اس کی پشت پر رکھا اور  
 جس وقت ان نے حرکت کی تو زمین ملی پہلی اڑوں پیدا کیا اور پھر زمین کی یخیں کیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ان و القلم وما یسطرون اور تم ہی بخیر کی کہ  
 لکھتے ہیں ملائکہ جو کچھ انہی روحی ہوتی ہیں یا جس چیز کا کہ اس کو حکم ہے اور کہتے ہیں ان وہی ہے اور قلم زبان ہے اور سیاہی آیت ہے اس سے بندوں کے اعمال لکھتے  
 ہیں بعض کہتے ہیں ملائکہ قلم سے صاحبان قلم ہیں یعنی لکھنے والے کہ وہ ملائکہ ہیں ان ہی قسم کہانی ہے اور کہتے ہیں ولید بن مغیرہ اور ابو جہل وغیرہ کفار سو خدا  
 صلعم کی طرف جنوں کی نسبت تیرتھے اور نالائق باتیں بنی بان نکالتے تھے اور حضرت کو کہتے کہ یا ایہا الذی نزل علیہ الذکر لجنون عینی اور وہ شخص نال  
 کیا گیا ہے اور اس کے قرآن الہیہ دیوانہ ہے اور وہ حضرت پر تو خلق عظیم سے ان کی باتوں کی بروہت کہتے تھے حقیقی نے ان چیزوں کی قسم کھا کر کہا کہ ہا انت  
 نہیں ہے تو محمد صلعم کہ یہ عجز و کبر بزرگ کیا گیا ہے ساتھ نعمت پروردگار اپنی کے لجنون دیوانہ جسے کہ یہ حق آدمی ٹھہر کہتے ہیں اور  
 بنعترے ربک حال واقع ہوا ہے یعنی مجنون نہیں ہے وہ شخص کھام کیا گیا ہے کمال عقل و نبوت و حکمت کو و انک لعلہ تحقیق و اطمینان  
 کا جو الہیہ ثواب و نبوت انھیں میں اور غصہ پیو میں اور رمت کی تکلیف میں اس کو ظلم اور آزار لکھنے میں غلام مملوؤں غیر حاکمان و مہنت  
 رکھا گیا یعنی خدا تعالیٰ بدون اس کی شخص کے کہ اس کا حاکم اٹھایا جائے جو کمال عقل کا رکھتا ہے اور یا یہ کہ لجنون معنی مقطوع ہوتی ہے ذاب غیر قطع کیا گیا  
 جو کہ ہمیشہ ہوا وہ ٹھہر گیا ہے لکھا اور بعد اسکے ان وجیب کی تعریف میں ہا کہ و انک لعلہ تحقیق تو محمد صلعم لعلہ خلق عظیم لہذا و خلق عظیم  
 اور عبادت بزرگ کے ہے کہ دوسرا کوئی مثل تبرہ صفت میں شریک نہیں ہے ہوا کہ تو اپنی قوم سے ان کو کمال حاصل تھا کہ دوسرا آدمی کو اس کی بروہت کی قوت  
 نہیں ہے اور عینے کہتے ہیں ہر مخلوق عظیم سے میں سلام کہ سب یوں بزرگ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ کیا خلق مثل خلق محمدی کے نہیں کہ اس کو اپنے تین بالکل حق کے  
 سپر کر دیا تھا اور تمام مخلوقات اس کی نظر میں ملنے حیر و کھلائی اور شب و عروج جہاں کو اس کے پیش نظر کیا اس کی نظروں میں سب سچ معلوم ہوا اس کو کوئی مقصود سوا  
 ذات خدا نہ تھا اور قول ہے کہ خلق حضرت کا یہ تھا کہ مودب و آداب تھے اور سوا اس حضرت کے فرمایا تھا کہ ادبی ربی فاسن تاویبی عینی ادب سکھایا یا مجھ کو دیکھا  
 میرے نے میں نہ کیا ادب سکھانا میرا اور کہتے ہیں کہ خلق عظیم حضرت کا یہ تھا کہ ظاہر میں خلقت کے ساتھ عظیم کے ساتھ پیش کرتے تھے اور باطن میں حق کی طرف توجہ

ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز رسول خدا ﷺ میں بیٹھے تھے اور صحابہ حضرت کے گرد کھڑے تھے ایک اعرابی بنی جھگل کر رہی والا آدمی مسجد میں داخل ہوا اور ایک سو سارے یعنی گودہ اپنی دھن میں لپٹا تھا حضرت کے کہنے لگا کہ اسے محمدؐ تو جادوگر اور دروغ گو ہے صحابہ نے ارادہ کیا کہ ہنگو مار ڈالیں حضرت نے منع کیا اور اعرابی سے فرمایا کہ یہ بھائی عرب کے تو کسکو چاہتا ہے کہ ہمارے جادوگر جھگڑے کو فرمایا کہ محمدؐ میں لیکن جادوگر اور جھوٹا نہیں میں بلکہ رسول خدا کا ہوں اعرابی نے کہا کہ قسم ہے لات و عزت کی کہ یہ تیرا حال و نشان شوکت مانع نہ ہوتی تو میں اپنی شمشیر کو تیرے حوض آلودہ کرتا اور قسم یہ خدا کی میں تجھ پر پانٹ لاؤں گا جب تک کہ یہ گودہ تجھ پر پانٹ لائی نہیں کہ کو نکال کر باہر ڈال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ سو سارا سنے جواب کیا کہ لیبیک یا رسول خداؐ فرمایا یا حضرت نے کہ میں معن ہوں کہ ہمارے رسول خدا کا یہ شہیوت اہل اعرابی کے ولیمین تاثیر پیدا ہوئی اور یہاں لایا اور بصدق ل کہا کہ انہما ان لا الہ الا اللہ وہما ان محمد رسول اللہ اور کہا یا رسول خدا جس وقت میں مسجد میں داخل ہوا تو تیری برابر بیٹھو دشمن نہ کہتا تھا اور اب تیرے برابر میں کیوں دوست نہیں کہتا ہوں اور منقول ہے خلق عظیم کی تفسیر میں ایک روز رسول خدا ﷺ صحرائی دینہ میں پھرتے تھے دیکھا کہ ایک بڑبڑا ایک کنوئیں پر پانی بھر کر نکھڑ رہی لیکن ضعف اور پیری کے سبب پانی کنوئیں میں سے نہیں کھینچ سکتی تھی حضرت انکی پاس گئے اور فرمایا کہ ایڑیاں میں سے سوا سٹے پانی کھینچیں کہا کہ اگر نیکی کو گئے تو پانی نفوس کے دھڑ کو گئے تم پس حضرت کنوئیں پر گئے اور ڈول کنوئیں میں ڈال کر پانی نکالا اور انکی مشک کو پکڑ دیا اور دوش مبارک پر اسے مشک رکھا اور بڑبڑا فرمایا کہ تو گئے سیر چل دیا یہ خیمہ کو دکھایا اور ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا صحابہ میں سے انہوں نے کہا کہ اس مشک کو میں لے لوں حضرت نے قبول کیا اور فرمایا کہ میں نے لی ہو شت کا بار کھینچو گے وہ پانی ہر بڑبڑا لگے گئے جانی تھی اور رسول خدا ﷺ انکی چھپے مشک اٹھاؤ مگر جاتے یہاں تک کہ انکی خیمہ کے دروازہ پر پہنچا اور مشک کو زمین پر رکھ دیا اور وہاں سے چل گئے اور بڑبڑا خیمہ کے اندر گئی اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ مشک کو باہر سے اٹھا لاؤ انہوں نے کہا کہ یہ ماوراء تو ہیں مشک کو یہاں کیونکر لائی کہا کہ ایک دوشیرین گفتار خوبصورت نیکار خوشخو مجھ پر پانی کے یہاں لایا انہوں نے پوچھا کہ وہ کہاں سے لایا ہے بڑبڑا نے کہا کہ یہاں سے لایا ہے اور انہوں نے حضرت کو پہچانا اور پاؤں پر گر پڑے اور حضرت کو اپنی خیمہ کے قریب لائی اور اپنی مال سے کہا کہ یہ جوان مرد وہ کتنا شب روز جسکو دیدار کی شتاق تھی اور آرزو کرتی تھی اور جسکی محبت میں دم ماتی تھی بڑبڑا خیمہ سے باہر نکلی اور وہ انکی بیٹے سے حضرت کے قدموں گر پڑی اور بڑبڑا روئی اور کہا کہ یا رسول خدا مجھے بڑی گستاخی ہوئی اور میں حضرت کو پہچانا نہیں تھا اور میں نکر غل کے عہدہ باہر نکلاں رسول خدا ﷺ انکو تسلی دی اور انکو اور انکے بیٹوں کے حق میں عافیت فرمائی پس جبریل نازل ہوا اور یہ آیت لائی کہ واما علی خلق عظیم اور بعضی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک روز رسول خدا ﷺ صلعم کے بدن میں کچھ حرارت ظاہر ہوئی اور وہ روز خفصہ کی نوبت کا تھا عائشہ نے ایک قحاش کو کالونڈی کے ہاتھ رسول خدا کے پاس بھیجا اور حضرت نے وقت خفصہ کے پاس بیٹھ گئے تھے وہ لوندی جی وقت قحاش کو لیکنی تو خفصہ نے کہا کہ اس کیلئے لوندی ہے کہا کہ آتش جو ہے عائشہ نے رسول خدا کے پاس بھیجا خفصہ یہ سن کر خفصہ ہوئی اور کہا کہ عائشہ مجھ پر کراہی کرتی ہے اور لوندی ہو نہیتی ہے کیا مجھ کو آتش جو چاہی نہیں آتی ہر باغیر کے ساتھ مجھ کو وہ نسبت نہیں ہے جو انکو ہے اور قحاش کو لوندی کے ہاتھ سے لیکر زمین پر پھینک دیا آتش جو زمین پر گر پڑا اور وہ قحاش بارہ بار ہو گیا رسول خدا نے اس قحاش کے ٹکڑوں اٹھایا اور جو کچھ آتش جو انیس لگ ہاتھ اٹھو تناؤں فرمایا اور اس لوندی کے پیچھے جا کر فرمایا کہ ہو کنیز اگر عائشہ بچہ تو کہہ دینا کہ انہوں نے آتش جو کھا لی ہیں اور جو کچھ کہ تو نے خفصہ سے سنا ہے اور دیکھا ہے اسکا ذکر اسکا سنو نہ کرنا کہ جو یہ نزع اور فساد کا ہے اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ کوئی آرزو ہو اور کسیکو کیسی طرح ہی سچ پہنچے بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی کہ واما علی خلق عظیم اور یہی حضرت خلق میں تھا کہ ملک خلق نیک حکمران تھے چنانچہ منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نیک عمل نہیں ہے فرمایا کہ خلق نیک فرمایا حضرت نے کہ نیک خلق باگ ہے جو بہت خدا سے نیک ہیں اس نیک خلق ملک کے آلودہ باگ ہاتھ میں شستہ کے ہوا و فرشتہ کہنیتا ہے انکو طرف خیر کے اور خیر پہنچتی ہے انکو طرف شستہ کے اور خلق بد باگ ہے جو خدا سے نیک ہیں اس خلق بد باگ کے آلودہ باگ ہاتھ میں شیطاں ہے اور شیطاں کہنیتا ہے انکو طرف ہی کے اور بدی کہنیتا ہے انکو طرف دفع کے اور فرمایا حضرت نے کہ اگر میری شت آدمی جو بہشت میں داخل ہو گا وہ تقویٰ اور نیک خلق سے داخل ہو گا اور رسول خدا ﷺ نے انکی بدی کے خلق نیک میں ہر مومن کو پیش آنکی تعریف میں کثرت سے روایتیں آئی ہیں خدا تعالیٰ توفیق خلق نیک کی عطا کرے اور خدا تعالیٰ رسول خدا ﷺ کے دشمنوں کو خدا بالیم سے دور رکھے چنانچہ فرمایا ہے کہ فاستغنی فی نفسی بیکہ و بکونہ

اور محمد صلعم و یبصرقت اور یحییٰ وہ دشمن تیری کہ کے رہی دیکھنی جوت کہ عذاب نازل ہو تو معلوم ہو نہ وقت کہ **بایکم المفتون** کو سنا تھا کہ جنوں میں لایا جا رہا ہے اور بعض کہتے ہیں مفتون صدمہ یعنی معلوم ہو کہ ساتھ کوئی ہتھکڑی جنوں ہی یعنی وقت نازل ہو عذاب کے معلوم ہو گا کہ مستحق  
 اکو ہم میں تم ان ربک تحقیق پروردگار تیرا کھو **اعلم** وہی خوب جانتا ہے اور زیادہ عالم ہے **بمن صلی** ساتھ ہیں شخص کے کہ گمراہ ہوا ہی  
**سنن سبیلہ** راہ انکی سے کہ وہ راہ حق ہوا و حقیقت میں ہیں یوانہ ہی **وہو اعلم** اور وہی یادہ عالم ہی **بالمفتدین** ساتھ بہت ہوا لوگو  
 کمال عقل کے ساتھ کہ وہ مومن ہیں اس کلام میں مومنین وعدہ نجات کا ہے اور کفار کو وعدہ عذاب اور حاکم ابوالقاسم خکانی نے روایت کی ہے صحاح سے کہ جہنم  
 دیکھا قمریش نے پیغمبر کو مقدم رکھنا علی کا ہر مہر میں اس کی عزت اور فضیلت کو بڑا مانا تو انہوں نے علی کی مذمت میں مینا میں اپنی مراز کیوں اور کہا کہ پیغمبر علی  
 کی محبت میں یوانہ ہو گیا جنت تعالیٰ نے یہ سورہ نازل کیا اور فرمایا کہ ہو محمد تو یوانہ نہیں بلکہ خلق عظیم کے ساتھ ہوا و خدا جانتا ہے ان کو نیکو گمراہ  
 ہو ہی رہا ہے جو کہ محمد او علی کے حق میں پیغمبر ہوا میں کچھ ہیں خدا جانتا ہے راہ رست پانیوالو کو یعنی علی بن ابیطالب کو اور محمد بن سلع روایت  
 کی ہے کہ کعب بن عجرہ اور عبد بن مسعود وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا کی مجلس مبارک میں حاضر تھے ایک شخص نے علی بن ابیطالب کے حال سے سوال کیا اور فضائل  
 اور مراتب اس سرور الیاء کے دریافت کیے رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ علی بن ابیطالب سلام میں تم سب سے مقدم ہو اور کوئی مرد اس سے پہلے ایمان سے فرما نہیں  
 ہوا اور ایمان علی کا تھا ایمان زیادہ اور علم کا تھا علم سے فرماں ہے اور علم کا تھا علم سے غالب ہے اور عقیدہ کا دین میں اور شرع کے حکام میں  
 تھا عقیدہ زیادہ اور ہوا ریکہ اور علم کا تھا علم سے ہوا تعلیم کرنے والا انکا میں دل اور اپنی علوم اور راز مینا اسکے پس رکھی ہیں اور ریکہ دین کے ہوا اسکے  
 پیغمبر ہوا وہ خلیفہ میرا درمیان میں کہ ہوا لوگو اور میں یہ راہ میری ہوا میں راہی کہتا کہ کلام رسول خدا صلعم کا جہنم کے بہانہ کی نجات تو بعضے منافقوں نے  
 کہا کہ علی بن ابیطالب نے محمد کو اپنی محبت میں لپیٹ لیا ہے یہاں تک کہ حق میں ہی چیز باقی نہیں چھوڑی اور اپنی سب سے اسکے پیغمبر کو اور ہوا اپنی ات کی جگہ  
 مقرر کیا جہنم کے لوگو کا حال تھا تو خدا تعالیٰ نے وہاں تسلی خاطر اقدس رسول خدا کے یہاں نازل کی کہ تو یہاں نہیں سے جیسے یہ منافقین تھے ہوا و خطاب  
 کرتا ہوں جیسے طرف **فلا تطع** **الملکذین** پس فرمانبرداری کر تو جہنمیانیاں والو کی یعنی مشرکین کی کہ توحید کو خدا کی جہلا تے ہوا و تیری  
 نبوت کا انکار کرتے ہیں انکو کو اپنی بات والے دین کی طرف ہٹا میں انکو کہنے کو تو مستان **وَدُو** دوست کہتے ہیں اور چاہتے ہیں **لَوْنَدَهْن**  
 اگر نرمی سے تو انکو ساتھ اور شرک سے انکو تو مست نکری تو **قَدْ هَنُوكَ** پس میں نے بھی ور دین حق پر طعنہ نہ کریں راہ یہ کہ دوست کہتے ہیں انکو  
 کہ تو انکی موافقت کی شرک میں کہی تو انکو جھوٹا ہی پتہ شمس تو وہ بھی تیری ساتھ نرمی کریں **وَلَا تَطْعَمُ** اور نہ فرمانبرداری کر تو **كُلَّ حَلَاوٍ** ہر چیز  
 اور سچی قسم کھانیوں کی کہ بے بروائی سے طرح کی قسم کھاتا ہے اور مراد اس ولید بن مغیرہ کہ وہ بیباک اور ناپاک تھا جہنمی قسم کھائیں **مَصْدَنَ خَوَارِ**  
 حقیر اور خفیف عقل و تدبیر میں راہ یہ کہ آدمیوں کی نظروں میں **خَوَارِ** بہت عیب نیوالا کو نیکو پیٹھ پیچو اور طعنہ نہ کر نیوالا آدمیوں **مَشَا** ہر چیز  
 بہت چلنے والا بخل خونی میں مینا آدمیوں کو یعنی اسکی بات اس کہتا تھا اور اسکی بات اس کہتا تھا اور اس سے سبب درمیان آدمیوں کے نزاع والیا تھا اور کہتا  
 ہوا کہ ولید بن مغیرہ تھا اور یہ سبب صاف ایسا کہ ہوا **مَشَا** بہت منع کر نیوالا **الْخَيْرِ** وہاں سبب کی کہ یعنی اپنی مال کو لوگوں سے منع کرتا تھا اور  
 حکیم کو کہ نہیں دیتا تھا حتیٰ کہ نہ غیر مستحق کو نہ حق میں سے نہ سنت میں سے اور راہ یہ کہ منع کر نیوالا ایمان کا ہے کہ جو بہترین اعمال ہے اور کہتے ہیں ولید بڑا  
 مالدار تھا اور اس کے بیٹے تھے انکو کہتا تھا کہ جو کوئی تم سے اسلام کو قبول کرے گا انکو کچھ نہ دوں گا اور کہتے ہیں مال پارسوئی کے پیش کرتا تھا تاکہ وہ حضرت اپنے  
 دین سے بھر جائیں ریگانوں کو اپنی کچھ نہیں دیتا تھا **صَعْدَ** حد سے گزنیوالا ظلم میں **أَتَيْمٌ** بہت گناہ کر نیوالا یا زنا کا **عَتَلٌ** بد خو بد مزاج  
 سخت دل ترش و آویں کہتے ہیں کہ عقل و شخص ہے کہ لوگوں کو بہانہ کے قید اور عذاب میں لارے کہتے ہیں عقل و شخص ہے کہ بہت گناہ لہو بہت  
 گناہ و تم کہتا ہے جو کچھ ہمارے لکھانا اور پنا سب کو کھا جا اور بی جائے اور سب کو کچھ نہ دے **كَيْفَ** پھر ان میں سے کہ کہی ہوئی ہیں **مَرْبُوعٌ**  
 حرامی ہے کہ باپ کا معلوم نہیں ہے اور میرا منہ میں علیہ اسلام فرمایا کہ جسکی کوئی اصل نہیں یعنی ولد الزنا اور کہتے ہیں کہ ولید مینا تو قریب بزرگ ہوا تھا اور خیر





[illegible]





دن قیامت تک یعنی کیا ثابت میں اس طرح کہ تمہیں ہم قیامت تک ان کلمہ تحقیق اور کلمہ کون لہتہ وہ خبر جو حکم کروم جو واسطہ جو  
 کچھ چاہو تب ایسا ہی تمہارے واسطے کیا ہے قیامت تک اس کے کلمہ حکم کے برابر ہو گا حکم کرو سنا ہم پوچھ تو  
 لے محمد سلم ان کا فروع کہ اہم بذات کون سا تھا ساتھ اس حکم کے زعمیہ خاص کہ خیر میں اس حکم کے عہد سے پہلے اہم کلمہ یا اس طرح  
 لکھے نفس کا عیش و سرور میں اس میں کہ وہ موافق ان کو کہتے ہیں اس کو دعویٰ کر گواہ ہیں قلیا تو اس میں طے کلامین بشر کا ہم نفس کو  
 بہوں کہ تاکہ وہ انکی تصدیق کریں ان کا تو اصادیقین اگر میں سمجھوں دعویٰ میں مثل مسلمانوں کے کچھ بھی بہشت میں مرجھائے یعنی ہیں دعویٰ میں  
 کوئی ان کا مدعا نہیں جیسے کہ کتاب کی باس نہیں کہ میں حال خبر دیتی ہوں اور یا عہد ہو کہ خدا کے نزدیک اس کو مضبوط کیا ہو اور کوئی ضامن ہو کہ ذمہ اس میں ہو  
 حاصل ہے کہ کوئی دلیل اور سند میں دعویٰ کی لکے باس نہیں بلکہ خیالات و توہمات نفس کی ہر دہی یوہر کشف عن ساق جسد کہ  
 کھلو جائی پندلی سے یہ متعلق قلیا تو کہے ہو یعنی سچا ہے کہ لائیں و حاضر ہیں و شریکوں انہوں کو جسد کہ اٹھا یا جا کر پندلی سے اور یا یہ کہ متعلق اور دماغ سے  
 یعنی یا تو کہ جسد کا ظاہر کج یا پندلی ویر کھنڈ ہے یا تو کہ حقیقتوں کی اور سنو کی پوشیدگیوں کا ظاہر ہو یعنی جسد کا ظاہر جلیس صلیب اور حقیقتیں سب کاموں کے  
 یہاں تک واقف ہو جائیں ہیں ہر ایک و دوسرے کے احوال و سہار پر آو کہتے ہیں کشف ساق سے مراد سخی اس رنگی اور ہوں یعنی جسد کہ بہت سختی و  
 شدت ظاہر ہو اور دشمنان شدتیں ہر روز کی اپنی کہ زیادہ اور متصور ہوں اور یہ ہوتے ہوں ایمان دنیا کے تو گزر جائیں قیامت پیدا ہوا و ثواب و عذاب کو  
 انکھنوس و کھیل بن عباس منقول ہے کہ یہ سب عتول زیادہ سخت قیامت کا روز اور یہ عتہ ہے کہ رسوخ لے جسکی خبر دیتی ہو اور فرمایا کہ قیامت کے  
 روز خلائق کو میدان حشر میں حاضر کریں اور خدا تعالیٰ درمیان ظالموں و مظلوموں کے حکم کرے یہاں تک کہ اگر کس نے بائی میں وہ دھلایا ہو تو اس سے کہیں گے  
 کہ بائی ہو و وہ کو جدا کر دے عذاب کی باہر ہو گا اور ایک وار کر نوا لا وار کر کا کہ تمام خلائق ہنگو سنیں اور کہیں گے کہ ہر گز وہ اومہت پر بیٹھو کچھ چاہیں  
 بس بے دست ہو کر بیٹھیں چھو دوزخ میں جائیں یا ہو جس نے سوا خدا کی پرستش کی ہو اس کو دوزخ و فرعون وغیرہ کے وہ لوگ ان کے ہمراہ دوزخ میں جائیں گے  
 اور وہ لوگ کہ جنہوں نے غیر اور عیسیٰ کی پرستش کی ہیں کہ غیر اور عیسیٰ کی صورت میں خدا تعالیٰ دوزخ میں لے گا اور وہ کچھ دیکھ کر کہیں گے کہ  
 یہ ہیں جو ہر خدا تعالیٰ پہنچا اور نصاریٰ کو حکم کرے گا کہ ان کو ہمراہ ان فرشتوں کو دوزخ میں لے جاؤ اور مالک کے سپرد کر دیں باقی رہیں گے وہ لوگ کہ جو خدا کی عبادت  
 کرتے تھے مومنین و منافقین میں خدا تعالیٰ ان کو خطا کے بگاڑ کے کسی پرستش کرتے تھے وہ کہیں گے کہ خدا حق کی اور خدا تعالیٰ حکم کرے گا کہ جہاں ان کو ہوا میں  
 اور ایک فرشتہ کی عظمت اور جلال کا ظاہر ہوا اور سب نے میو کو حکم سچہ کہ کیا ہو سب مین سجدہ میں جائیں و منافق اور یا کہ تم کو قدرت سچہ کہ نہ کہیں اور  
 پشت انکی مثل چوب خشک کے ہوا جو اور یہ مراد قول حق تعالیٰ ہو یوم کشف عن ساق ویدعون الی السجود اسکا جائینگے وہ آدمی طرف سجدہ کے  
 خدا و اس طرح اور بعض کہتے ہیں کہ بلانیو الا طرف سجدہ ہر حق اس دن کا ہو گا کہ جو قیامت حال کہیں گے تو سجدہ میں گر پڑیں اور عالم التہنیل میں البسعیہ ری سے رہیں گے کہ  
 خدا تعالیٰ ہر روز اپنی پندلی کو کہوں گا اور اسنت کی کتابوں میں کہیں گے کہ خدا تعالیٰ ہی صوت بند و کو غیر صوت میں کہیں گے کہ وہاں خدا انہیں سے اور صوت  
 اپنی ہی صوت کو کہیں گے کہ ان کو سچا کہیں گے کہ وہاں خدا حال ہے کہ منافقین اور یا کہ اس سے سجدہ نہ ہو سکیا جتو اس سجدہ آدمی کو حکم ہو گا کہ سجدہ کرو فلا  
 یستطیعون کس طاعت کہیں گے وہ جاکر انکی خاشعہ ابصار اھم جو قیامت کھلنے والی ہوگی کچھ کہیں انکی شدت ہول اور خوف اور انکھنوس اور انکھنوس  
 نہ کہ ہول کہیں گے اور فرماؤ کہ وہ نہ اٹھا سکیں گے و نہ تھیں گے نہ پھینکیں گے نہ لگیں نہ لہے حواری سبت امت اور حشر کے اور غبار کی یہ جو وقت کا ظاہر  
 اور تحقیق تھے وہ دنیا میں یدعون بلاتے تھے یعنی حکم کہ جاتے تھے الی السجود طرف سجدہ کہنے کے وہ سائلون جو قیامت کے ہواست  
 اور نذر سچے اور قدرت کہتے تھے اسطے سجدہ کہیں گے لیکن باوجود صحت بہن سجدہ کو ترک کرتے تھے اسطے ہر روز سوا حسرت اور نذر سچے اور کچھ کچھ حاصل نہ ہو گا  
 اور سجدہ جن سے دیت کہ مراد بلانیو اس سے مومن سجدہ یعنی حی علی الخلق کو سنتے تھے اور ناز کیوں نہ ہوتے تھے اور کعبہ اللجبار سے دیت کہ یہ بیت ان لوگوں کو تھیں کہ









یہ ایرٹان میں بنایا گیا ہے۔

[illegible]





[illegible]

فیس کہ اویا کہ آرا مذہب و طوائف مذہب کے معنی اپنے سو گند کھانا نہیں **يَا بَصِيرَةٌ** سنا ہے کہ یہ کہتی ہے کہ ان چیزوں کو کہ جو دیکھی جاتی ہیں **وَمَا لَآ**  
**بَصِيرَةٌ** اویا سنا ہے کہ نہیں کہتی ہے کہ جو چیزیں غائب ہیں نظر سے اس قسم میں نہیں کہیں اور کوئی چیز یا نبی نہ ہی بہا نکلتا ہے خدا بھی جی نہیں تم  
کھائی ہو خلیے جی تمام مخلوقات کی کہ **أَنَّهُ خَشِيقٌ** وہ قرآن **لَقَوْلِ رَسُولٍ** کہہ رہی ہے کہ رسول بزرگ کا یہی معنی جو کہ بطور رسالت میں پیغام بری کے  
جانب سے کلام کرتا ہے اور خدا کے بند و نوکر و بر و بیک اور اپنی طرف سے نہیں بناتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد رسول ہے جو بریل ہے یعنی وہ قرآن قول جبریل کا ہے جو  
خدا کے محمد پر ہوتا ہے اور پہلا قول ہے کہ اس شخص کی رسالت ثابت ہوئی ہے اور وہ کہنا شروع کرتا ہے کہ اس نے فرماتا ہے کہ یہ قول رسول کا ہے کہ جو بطور رسالت  
کے خدا کی جانب سے برتا ہے **وَمَا هُوَ** اور نہیں ہے وہ قرآن **يَقُولُ شَاعِرٌ** تو شاعر کا کہ جس میں خیالات کی ہوتی ہے اور یا کہ یہ معنی اور منو مل  
جیسے کہ گمان ہے میں **قِيلَ مَا لَوْ مَيَّوَنٌ** کہہ رہی ہے کہ یہاں لائے ہیں وہ قلیل گفت مصلحت و فکری اور تقدیر کی اسانا قلیل سے اور اس میں ہے  
اور اس کی شہر اور عام اور مقبول سے پہلے تو سنوں پر ہا ہے مخاطب کا صیغہ کا قول کی طرف خطاب کیے گئے ہیں کہ  
ایاں لائے جو تم اور مراد اسے ایمان لانا ہے ہوا سے کہ قلیل عدم کے معنی میں **وَلَقَوْلِ كَاهِنٍ** اور نہیں ہے وہ قرآن قول کا کہ جو شایہ کتب کے  
خبر غیب کی دیتا ہے کہ وہ کھاتا ہے کہ میں بھی تو میں **قِيلَ مَا لَئِنْ كَرُوتَ** کہہ رہی ہے کہ نصیحت کہتے ہیں اور ترکیب و قرأت و معنی میں اس قول کا بھی  
وہی حال ہے کہ جو بہت قوال ہے اور کہتے ہیں کہ ذکر ایمان کا عدم شاعر کے ساتھ اور ذکر تذکرہ کا کہن میں جو ساتھ ہوا ہے کہ نہ مشابہ ہو قرآن و اس کے ایک  
مہر خا ہے کہ کھاکوئی کھانا نہیں تیار ہے کہ جو کھانا کرنا والا بخلاف خدا ہے قرآن کہانت ہے کہ کھانا علم موقوف ہے تذکرہ اور فکر احوال رسول ہے اور قرآن کے معانی پر  
مخالف ہیں بلکہ یہاں **تَنْزِيلُ** ان کا کیا ہے قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم **مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ** پروردگار عالموں کی طرف سے جبریل کے ہوا سے **وَلَوْ**  
**نَقُولُ عَلَيْكَ** اور اگرچہ کہ اور ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ** بعض باتوں کو کہتے گمان تھا کہ اسے **لَا خُذْ نَامِيَه** کہتے ہیں ہم  
**أَهْتَ بِالْيَمِينِ** دست راست کہ **لَمْ لَقَطَعْنَا مَنَهُ** بچہ لہتہ کا میں ہم **أَلَوْ تَنْزِيلُ** کہ کو کر کے متصل ہے یعنی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے  
بنکر ہمارے طرف سے نہ ہو تو ہم کھانا دست راست کہتے ہیں کہ وہ ہلاک ہو جائے اور کھانا قتل کہیں جیسے کہ بادشاہ خست میں کہ جلا کو قتل  
کر دینا کہ کھانا کے حکم دیتے ہیں اور وہ روہو بادشاہ کو غلاف نکال کر گنہگار کا دست راست کہہ کر قتل کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ اول اس کو دست راست  
اسے جلا کر لیں اور سو کر لیں اور بعد اسے کھانا قتل کر لیں اور بعض کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ قوت اور قدرت ہم کہہ کر لیں اور ہلاک کر لیں یا یہ کہ  
قوت اور توانائی کو اسے جلا کر لیں اور کھانا قتل کر لیں **فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ** میں میں میں کوئی **عَنْهُ** اس قتل سے **حَاجِرِينَ** منع کر دینا  
یا اسے قتل سے باز رکھنے کے **وَإِنَّهُ** اور تحقیق کہ وہ قرآن **لَتَذْكُرُهُ** کہتے صیغہ **لِلْمُتَّقِينَ** وہ طو پر یہ کاروں کے ہوا ہے کہ وہی اسے فائدہ  
حاصل کرتے ہیں **وَإِنَّا لَعَلَّمُ** اور تحقیق کہ ہم لہتہ جاتے ہیں **أَنْتَ مِنْكُمْ** کہ تحقیق بعض ہم **مُكَذِّبِينَ** جھٹلا دے ہیں ان کو پس ہم لگوں  
کہ ٹھانسی نہ اور بنا اور بعض کہتے ہیں کہ منکر میں خطا ہے مسلمانوں کے ہوتے ہیں کہ بعض ہم سے کا جو چاہیں وہیں سلام ہے جہاں **وَإِنَّهُ** اور تحقیق وہ قرآن  
میں **عَلَى الْكَافِرِينَ** اور کافروں کی جنت کے قوائے میں کا کہ جھٹلا اور یا کہ جھٹلا قرآن کا موجب کی جنت کا ہے ہر روز **وَإِنَّهُ** اور  
تحقیق وہ قرآن **حَقِّ الْيَقِينِ** لہتہ حق قید کا یعنی یہ یقین کہ یہ سطر کا شبہ نہیں ہے اس کے خاتمے پاس نازل ہوا حق و یقین میں خلاف ظنی و دعتی  
میں وہ نوا ہے **فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ** سنا ہے نام پروردگار اپنے کے کہ بزرگ ہے یعنی پاکیزگی اسکی بیان کرتا ہے کہ عجب خلقت سے اور  
بڑی صفات سے اور حضرت سجاد علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کسی کی سبحان اللہ عظیم و مجہد و مدح و تحسین کے بعد تسبیح کے قصد کرے تو خدا تعالیٰ اسے سزا دے گا کہ اس کا  
دور کر دیا اس سے تین ہزار گناہ اور تین ہزار درجہ اس کے وہم بلند کرے **سُورَةُ الْمَعَارِجِ** کہتے ہیں کہ یہ سورہہ ملی ہے کہ آیت والذین فی سواہم حق معلوم ہے  
کے نزدیک مدنی ہے اور یہ ہیں اسکی جو ہیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہہ سال ال کو پیش نہ کرے تو خدا تعالیٰ فیما مکتے روز اس کو گناہوں سے  
پریش کرے اور اس کو بہشت میں ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکھ کر **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کہتے ہیں کہ یہ نصیر بن جاث بن کلام کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

سورة المعارج





اسی علوم ہوگی کہ انکو سب جاننے کے یہ روز چاس ہزار برس کا ہوگا حال یہ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہذا جنتنا ہوالک واقع نہیں ہو سکتا ہے اور البتہ واقع ہوگا  
**فَاَصْبَارٍ** پس ہرگز تو نہ روئے جہان پر **صَبْرًا** جہاد صبر نہ کہ جس میں صبر کی شکایت نہ ہو اور عذاب میں آنکھ جلدی نہ کرے غصہ نہ پاتے ہوگا اور  
**بِرَّاءٍ** بنی ہرگز تو نہ جھگڑائے **بِرًّا** تحقیق کہ وہ کانچہلا ہوگا **وَنُورًا** و بختی میں ہوں عذاب باقیامت کو **بَعِيدًا** دور مکان یعنی کہاں انکا یہ کہ  
وہ واقع نہ ہوگا **وَرَأٰہُ قَرِیْبًا** اور دیکھتی ہیں ہم انکو وہاں سے ممکن ہے کہ وہ واقع ہو **وَمَرَّتْکُمْ الشَّمَا** جس دن کہ ہو وہاں کا **کُلْمَلٌ**  
مانچا ہوی گئے ہو گئے یا مانند تانبے کے ہوئے یا مانند چھٹ تیر کے **وَتَلَوْنَ الْجِبَالُ** اور زمینیں پہاڑ کا **لَحْمٌ** مانند شہم زکھانک کے جس وقت  
کہ ریزہ ریزہ ہو جائے ہو اور اگر کوئی مانند شہم و مشکلی ہوئی ہو چھٹا اور اگر کوئی ہو جائے ہو اور اگر کوئی ہا طرح طرح کے رنگ کے ہیں کہ ہر ایک ہر ایک  
شکل بننے پر ایک کے چوبائیں اور جو اسکے مانند شہم زکھانک و مشکلی ہوئی ہو اور جو اسکے مانند غبار کچھ ہو گئے **وَلَا یَسْئَلُ حِمِیْرٌ** اور نہ پوچھو گا کوئی بکبانہ  
**حِمِیْرًا** بکبانہ کو کہ تیرا کیا حال ہے **سُوءًا** کہ ہر ایک کو اپنی جان کی پٹری ہوگی اور ابن کثیر اور عام نے یہ سال کو بغیر ہاڑھائی یعنی نہ پوچھا جائیگا کوئی بکبانہ  
**یَبْصُرُ وَتَحْمُرُ** وہاں جلتے وہ بکبانے ان بکبانوں کو یعنی ایسا نہ ہوگا کہ آدمی اپنی بکبانوں کو نہ دیکھتی پائیں زیادہ انکو نہ دیکھتی ہوں بلکہ ہر ایک ہر ایک دوسری  
کو دیکھتا ہے اور بکبانہ اور بکبانہ کو دیکھتا ہوگا لیکن اپنی اپنے حال میں ایسے گرفتار و مشغول ہوں کہ دوسرے کے حال کے پوچھنے کی قدرت نہ ہوگی اور یہی امام محمد باقر  
علیہ السلام فرمایا ہے کہ ہمیں پچانتی ہوئے او کوئی کیونہ پوچھنا اور بعض کہتی ہیں کہ مراد یہ ہے کہ کوئی بکبانہ دوسرے کے گناہوں نہ پوچھ جائیگا بلکہ ہر ایک اپنی ہی گناہ کی  
سزا پائیگا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ بکبانے بکبانوں کو پچانتے یہ ایک ساعت کا ذکر ہے اور بعد اسکے کوئی کیونہ پچانتا اور ہر ایک دوسری سے بھاگے گا اور  
ایسا حال ہوگا **وَقَدْ اُخْرِجَ** دوست کہیں گا اور اگر کوئی بکبانہ کا کافر کو **یَقْتَدِیْ** اگر فدا کرے **مِنْ عَذَابٍ یَوْمَئِذٍ** عذاب  
اس دن کی **سَبَبٌ** سبب ہے بیٹوں پر کے اور بعضوں نے عذاب تو یہ ہے پڑھائی اور ہند کی شیم کو مفتوح یعنی ہر گناہ کا راز و ذکر بکبانوں کو اپنی عوض میں  
کو دیں تاکہ وہ عذاب کو اٹھائی اور میں بخت پاؤں باوجودیکہ بیٹے سب زیادہ پیارے ہوں لیکن انکو اپنا بچا ہیگا کہ فدا کر دوں اور میں شاکہ رہائی پاؤں **وَصَاحِبًا**  
**صَاحِبًا** اور جو وہ اپنی چاہیگا کہ فدا کر دوں اپنی عوض میں باوجودیکہ بڑی غمخوار ہے وہ **وَالْخِیْرَةُ** اور بھائی ہو کہ وہ قوت بازو و ہمت نہایت بکبانہ چاہیگا کہ فدا کر دوں  
**وَفَصِیْلَتًا** اور گنہگار کو **لِقَوْلِهِ** جو کہ جگہ دیتا ہے **لِقَوْلِهِ** کہ کوئی چاہیگا کہ فدا کر دوں اسکو اپنی عوض میں **وَمَنْ لِّیْ الْاِخْرَی** اور جوئی کہ  
بیچ زمین کے ہر دوست کہیں کہ اپنی عوض میں فدا کر دوں **جَمِیْعًا** سبکو یعنی چاہیگا کہ تمام خلائق کو بکبانہ کو اپنی بدلے فدا کر دوں **لَقَدْ لَبِیْخًا** بے  
نجات ہو وہ نہ دینا اسکو عذاب **کَلَّا** نہیں نہیں معنی نہ ہاں کہ فدا دینا عذاب ہر ہاں **لَمَّا** تحقیق کہ وہ آتش و مزح کہ جس سے فدا دینا بکبانہ ہوگا  
اور فائدہ نہیں ہوتا ہر **لِظُلْمٍ** ظلم ہے خالص کوئی چیز نہیں ملی ہوئی نہیں تاکہ باعث کم ہو حرارت کا ہو اور کہتے ہیں ظلم نام و ذبح کا ہے اور ہلکے مرجع کا  
فکر نہیں کیا ہو سطور کہ عذاب کا ذکر سہر و لالت کرتا ہے اور یا فدا دینا ولالت کرتا ہے اور یا ایک وہ ضمیر قصہ کی ہے اور لظلمی بتا رہا ہے اور خبر اسکی یہ کہ **لَرَّحْمٰہُ**  
اور ہیر نیوالا ہے وہ شعلہ **لِلشَّوٰی** و سطور پست ہاتھ اور پاؤں شکر کو پاؤں پست سر و نکو شدت حرارت کے اور غصہ نے نزاع کو منصوب پڑھا حال تفرک کے  
اور نزاع صنیعہ بالعد کا ہے یعنی بہت کھینچنے والا پست و گوشت کو اور عذاب کو اپنی جگہ سے اور غصہ یعنی طراوت ہے اور جامع شواہد کی ہے کہ جو معنی پست سر ہے اور  
جس کو وہ شعلہ پست اور گوشت کو کھینچے گا اور دھیر بکبانہ کو اپنی جگہ سے دوسرا پیدا ہو جائیگا سطور سے وہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہیگا **تَلْعُوْا** بلاتی ہو وہ  
اگ غصہ کھینچتی ہوئی طرف جبر و قہر سے جلائو واسطے **مَنْ اَذْبُرُ** ہر شخص کو کہ پست پھری ہوئے حق سے **وَلَوْ لٰی** اور نہ پھیرا **وَجَمْعًا** اور  
جمع کیا ہو مال دنیا کو بدولت ملاحظہ حال و حرام کے **فَاَوْعٰی** پس سنیت کہا ہے ہر مال کو یعنی واسطے حفاظت کے ہر مال کو برتن میں کہہ چوڑا ہے اور غصہ  
و جگہ نہیں ادا کیا نہیں اسبست جہنم و حفاظت مال اور دینا مال اور شغل معاملات کے حق سے باز رہے اور فرمان خدا کو ترک کیلئے اور  
انجائے انسان کی کثرت جس کو بیان کرتا ہے کہ **اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہِۥٓ لَکَفٰرٌ** تحقیق آدمی خلیق پیدا کیا گیا ہے **هَلُوْا** ہلکا ہوئے **مَنْ نَّوَالِی** کے  
جس کو نے پر اور حقوں جہہ ادا کرنا جو جلد منع کرنا والا اور بلاؤں کے نازل ہونے جلد بے صبری نیوالا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کرتے ہیں کہ فرما باحضرت کہ بدتر

آدمی میں وہ غیلی ہو کہ فیض سے انکساع کرے اور بدتر وہ نامردی ہو کہ دل کو اسکی جگہ سے لے کر اور بجھے کہتے ہیں کہ تلخ ایک نوبت کو وہ فاف کی اسی پر کہ ہر روز  
 ساتھ ساتھ گھاس و خالی کرتا ہو یعنی تمام گھاس اسکی کھانا ہو اور ساتھ ساتھ ریاضا کا بانی پیتا ہو اور سرفی اور گرمی میں صبر نہیں کہتا ہو اور شرب فکر میں  
 رہتا ہو کل کو یکساں کھاؤ کالیں خلیع اللہ تعالیٰ نے بصیری اور اندیشہ روزی میں اسکی اپنی جانور کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور کہنی ایک عالم سے تفسیر ہو کر کی ہو چو  
 کہا کہ اس زیادہ کیا تفسیر اسکی واضح ہوگی جو کہ خدا فرماتا کہ **اِذَا مَسَّ الشَّرَّ جَسَدًا فَمَا يَصْنَعُ الَّذِي يَتَذَكَّرُ اَنْ هُوَ رُجُلٌ مِّنْ رُّجُلٍ فَتَرْكَبْهُ**  
**بِهِتْ صَبْرًا** اور فرماد کہ نزلہ اور شب و زنج اور فزع میں اوقات بسر کرے **وَ اِذَا مَسَّ الشَّرَّ لَحْيًا فَمَا يَصْنَعُ الَّذِي يَتَذَكَّرُ اَنْ هُوَ رُجُلٌ مِّنْ رُّجُلٍ فَتَرْكَبْهُ**  
 اسو کی کہ تو **مَدْعُوٌّ** کا منع کرے اور اسکی اپنی نفس طاعت خدا اور مال کے خیر کرے راہ خدا میں رہو غا اور جو غا حال واقع ہو میں اور مراد اس آیت کو مضمون  
 ہے کہ نہان صبر اور منع کرنے میں ایسا مضبوط اور مصروف ہو کہ گویا بہر ہی پیدا کیا گیا ہے اور گویا یہ اسکی صفات خلقیہ غیر اختیارہ میں سے ہے اور حقیقت میں  
 خدا تعالیٰ نے ان صفات پر پیدا نہیں کیا ہو اور دلیل اس پر ہے کہ خدا تعالیٰ مومن کو جس سے ہتھار کرتا ہو چنانچہ فرماتا کہ **اِنَّ الْمَصْلٰحَةَ لَمَّا تَرٰهُنَّ وَ اَتٰهُنَّ**  
 آدمی ان صفات پر قائم رہتا ہے مگر ناز کے اور اگر ہوگا **الَّذِينَ هُمْ وَ دُوْلُهُمْ عَلَى صَلٰوةٍ اَوْ بِرَازَانِي** کے **كَامُوْنَ** ہمیشگی  
 کرے ہو کہ ہر چند کوئی شغل کہتے ہوں لیکن ناز کے وقت پر پڑنے سے باز نہیں رہتے ہیں اور بدولن عذر ناز کو کہی فوج نہیں کرتے اور جناب المومنین علیہم السلام  
 نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کوئی عمل نیکیات کو فوت ہوتا ہو تو دن کو قصا کرتے ہیں یعنی بجالا ہیں اسکو اور اگر دن کو فوت ہوتا ہو تو رات کو قصا کرتے ہیں  
 اور بجالا ہیں اسکو اور امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہے کہ یہ آیت غافل کے واسطے ہے اور آیت والذین ہم فی صلواتہم یحافظون فرائض کو یہ واسطے ہے کہ یہ لوگ  
 الذین ہم فی صلواتہم دہم وہ لوگ ہیں کہ حالت ناز میں انی منہ کو قبلہ کی طرف نہیں پھرتے ہیں اور جب راست نظر نہیں کرتے ہیں **وَالَّذِينَ فِيْ**  
**اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مِّمَّا لِيْ النَّاسِ مِنْ دُوْنِ اَمْوَالِهِمْ يُؤَدُّوْنَ اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ** اور وہ لوگ ہیں کہ ہر مالوں ان کے حق معلوم حق ہو جانا گیا یعنی حق معین جسکی زکوٰۃ میں اور صدقوں وغیرہ میں **لِلنَّاسِ** دے  
 سوال کرے کہ محتاج کے واسطے **وَالَّذِينَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مِّمَّا لِيْ النَّاسِ مِنْ دُوْنِ اَمْوَالِهِمْ يُؤَدُّوْنَ اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ** اور وہ لوگ ہیں کہ ہر مالوں ان کے حق معلوم حق ہو جانا گیا یعنی حق معین جسکی زکوٰۃ میں اور صدقوں وغیرہ میں **لِلنَّاسِ** دے  
 رکھتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ حق معلوم زکوٰۃ میں نہیں بلکہ وہ چیز ہے کہ تو اسکو اپنے مال میں نکالو اور بعد اسکے ہی خوشی کے موافق تہڑا  
 یا بہرہ وہ گویا ہر روز حلال کی طرح سے سختوں کو دیو اور دیو سے ہی دیتے ہیں کہ پہنچاؤ تو قرعہ بول اور دیو تو اس شخص کو کہ محروم رکھتا ہو بجا کو عطا  
 کرے تو اس شخص کو کہ دشمن کہتا ہو تو بھوکو **وَالَّذِينَ يَصِلُوْنَ** اور وہ لوگ ہیں کہ سچ جانتے ہیں اور عقائد کرتے ہیں **بِیَوْمِ الدِّیْنِ** ساتھ روز  
 جزائے اور عطا مست و جزائے حق جاننے کی ہے کہ ان کے خوف سے طاعت و عبادت میں مشغول ہوا اور حکام خدا تعالیٰ کے بجالا اور حیات کو ترک نہ کرے اور منع  
 کرے کہ اس کو گروہا **وَالَّذِينَ هُمْ** اور وہ لوگ ہیں کہ **مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ** عذاب ہر دھوکا لانے سے **مُشْفِقُوْنَ** ڈر رہے ہیں اور  
 کہتے ہیں ایسا نہ ہو کہ عذاب میں ہم گرفتار ہو جائیں اور یہ سب وہ گناہوں پر بریز کرتے ہیں **اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ** تحقیق عذاب دردگار ان کا غیر  
**مَامُوْنَ** نہیں خوف کیا گیا ہو یعنی اسکے واقع ہونے کو خوف اور ڈر نہ ہو چاہی اگر جہالت سے طاعت کرتا ہو اور گناہوں پر بریز کرتا ہو بلکہ اُمید نجات اور خوف عذاب  
 دونوں برابر چاہتے ہیں حال نیک اپنا نال نہ ہونا چاہی بلکہ ہر دم عذاب الہی سے ڈرنا چاہئے اور اسکی حسرت نماند بھی نہ ہونا چاہی کہ ذات اسکی غفور الرحیم ہے  
 کیلئے جو کہ عذاب کو ناجحیم ہے، مولانا میر نام غفور الرحیم ہے، بختیگا انوفصل عیساں میر نام، پورا اسکو کیا وغنی اور کہ یہ ہے، لیکن عذاب کا بھی بڑا خوف ہے جو مجھے  
 کہنے سے ان کے میرا دل غم ہی نہیں غفلت کی ہو کہ جو مجھ پر دام، لیکن عذاب سے بھی نہایت ہی جی ہے، **وَالَّذِينَ هُمْ** اور وہ لوگ ہیں کہ **لِفِرْعٰوْنِ**  
 واسطے ستروں ان کے **حَافِظُوْنَ** نگاہ رکھنے والے ہیں اور اسکی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** مگر اور پورے دل ان کے کہ نجات دہی کے ہونا تلخ  
 شمع کے یا نڈیاں بنی ملک کی جیسے خدا فرماتا ہے **اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ** یوہ عورتیں کہ ملک ہوئی ہیں ان کو ان عورتوں کے کہ وہ عورتیں ان کی ملک میں ہیں  
 وہ اپنی ان عورتوں تلخی اور ملک کی عورتوں کی گفتا کرتے ہیں **فَاِنَّہُمْ** غیر مملوین جسحق وہ نہیں لاسکے گئی ہیں اگر ان عورتوں سے سنوں کہ چاہ رکھتے ہو  
 ترک کرتے ہیں **فَمَا یَنْتَعِیْ** جس شخص کو طلب کرے **وَاَعْدِلْتَ** سوا ان عورتوں تلخی اور ملک کے **قَالَ لَکَ** بسن لو کہ ان عورتوں کو طلب کرے

[illegible]



سورة نوح

جسد پہ چلے وہ من الاحد ات مرون سیرا عا جوقت جلدی سے دور ہوا ہونہ ہر من لی اور لطف و سرور مع سیر علی ہیں  
 سیر جلدی جائیگے کہ کا لقمہ گو یا کہ وہ الی نصب طرف تو کہ تھا تو کہ باجہ نہ تو کہی فضون دور تے ہیں یعنی جیسے کہ وہ تو قرب تھے  
 اگر تہا دل کھڑے تھے یا جیکہ لشکر را گندہ او شرفی بنی فوج کے علم کو قائم دیکھ کر اسی طرف ڈرتے ہیں اور بن عامر جنصل و سہل نصب جہا انزل و صبا کے  
 جس نصب تھو کہ او بانی کے قادی نصب فتح نون برتے ہیں جوقت وہ قرون ٹکڑے ڈیرنگ تو حاشعہ ہیج کو جکھن والے ہو گئے ابصار ہم  
 انجس اکی نہایت خوف اور ہشت اور شہ حال واقع ہوا ہی ضمیر یوسفون یعنی خوف سے نہ انجس کھل سکیں اور نہ وہ سر کو اور اٹھا سکیں ترھم  
 پوشیدہ کر لیو کی تاکو ذلہ حواری رنگو نساری اور سیاہی ذلک الیوم الذی یہ دن ہے کہ دنیا میں گانوایو عدو و پجور  
 و صحت چلے جسد کا اور جسد کا وڑا چلے تھی او عباد کی جت سے نہ نکو نکا کرتے تھی سورۃ نوح یہ سورہ کی عروا سہل ٹھانیر  
 آیتیں میں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی بیان پر کہم اور اس کی کتاب کی تلاوت کرے چاہے کہ ترک کرے تلاوت سورہ انا ارسلنا نوحا ہوا سطلے کہ  
 ہر بندہ ایمان لائو لا و طر مٹا ہی تھا اور میر کر نوا لا کہ ہر رست کو ناز فرض اور نافذ میں ہیگا تو خدا تعالیٰ انکو نیکو کرے کانو میں جگہ بیکہ او تین باغ مع اسکو  
 بہشت انکو دیکھا و طرح طرح کی بخشش اور رزق اور شرم کی نعمتیں انکو عطا کرے گا و دوستو حوین را بے بکارت کی خوشیوں اسکو دیکھا تھا نہایت  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم انا ارسلنا نوحا تحقیق کہ ہم بھیجا تھا نوح کو الی قومہ اور قوم اسکی کے کہ وہ قابل کی ولادت تھی  
 ان اندر قومک یہ کہ در تو قوم اپنی کو یعنی یہ کہہ کر تھے انکو بھیجا کہ تو اپنی قوم کو عذاب الہی سے جا کر درامین قبل ان تا تہم پہل  
 اس کے کہ ہر ایک باس عذاب الہم عذاب دنا کہ وہ طوفان کا عذاب فرسخ ہوا دران اندر مجر سے جہنم مقدس اور تقدیر اسکی بان اندر ہی  
 بچ مکت کا حکم ہوا تو حضرت نوح اپنی قوم کی ہلاکت کو کہہ کر کہاں سے کہتا تھا کہ یا قوم و تو میری انی لکم مذنبین و مبین تحقیق  
 میں اسکو تمہارا نیا ابول ظہر ان عبد اللہ یہ کہہ کر تھے کہ تم خدا کو کجائی کے ساتھ و اتقوہ اور ڈرو تم اس سے انکو عذاب اور پیر کر تھے  
 انکی فرمانی کرو و اطیعون اور فرمانبرداری کرو تم میری جس چیز کا کہ میں تم کو حکم دوں میں سے اسکو میری مانبر واری خدا کی فرمانبرداری کو  
 نزو کہ ہے اور جوقت تم میرا روگے تو یغفر لکم و بخشے گا خدا و طہار میں ذنوبکم یعنی گناہ تمہارے جو کہ تم اسلام پہلو کرے ہیں اور بعد ہلام جو  
 گناہ تمہارے انکو چاہتے جاہر نہ بخنے و یوخرکم اور مہلت دیکھا انکو عذاب ہلاک کرے تو اسے یعنی زندہ رکھے گا انکو الی اجل مستحق طرف ایک ت  
 مقرر کرے کہ وہ وقت اجل کا لیکن بشرط ایمان اور طاعت اور اگر یہاں کرے تو عذاب میں فدا کرے ہلاک کرے گا اور یہاں ہی ہوا کہ وہ ایمان لا و اور طوفان میں غبار ہو کر  
 ہلاک ہو ان اجل اللہ تحقیق کہ مقرر کی ہوئی خدا کی ہوا سطر میں کہ اگر آجاء جوقت تو لا یوخرکم مہلت دیکھا انکو الی اجل مستحق طرف ایک ت  
 اجل کا وقت آئی تو پھر اجل نہیں ملتی ہوا و جیلہ اور تدبیر نہیں فائدہ نہیں بخشی ہو جس جلدی کہ وہ مہلت اور تاخیر کو یہ ایمان اور طاعت کو اختیار کرے تو نکتم اگر نہیں  
 فکر و تامل سے لگے تو ان جانو ہوا اور کچھ علم رکھتے ہو تو بعضے کہتے ہیں کہ مراد اجل مستحق سے قیامت کا روز ہے اور اپنی وقت وہ ملتی نہیں ہے تقدیر نے ہی قوم کو  
 نوسو چار سو سچھا یا کہ خدا پر ہم ایمان و سلکین ہمیشہ کشتی کے ان حضرت کا انا را و رخصتین بچاتے تھے اور وہ حضرت صبر کے انکی آزار کی برداشت کرتے تھے  
 چنانچہ سورہ ہود میں ہکا ذکر ہو لیا ہی اور جوقت ایمان ناسید ہو تو قال کہا رب انی دعوت قومی اور پروردگار میر تحقیق کہ میں بلایا تو  
 ہی ایمان اور طاعت کی طرف لیلا و کھا ارباب اعدا یعنی یزید بن مکنی دن ہمیشہ بروقت ایمان کی طرف بلاتا تھا انکو بلایا نہیں شکس طرح کا قصہ نہیں  
 فلکم یزدہم میں زیادہ کیا انکو د عالی بخیر نے افرار اگر یہاں انکو قبول کرے اور نفرت کرنے ایمان و کفر کی باونی سے مراد ہے کہ وہ فوج  
 کے ہائے سر پہلو و فخر اور گمراہی میں تھارے تھے اور جوقت کہ نوح نے انکو طرف ایمان بلایا اور انہیں نے انکو قبول کیا تو انکو کفر میں اور زیادتی ہوئی تو کہتے ہیں  
 حضرت کہ و الی تحقیق کہ تم کلمہ دعوت ہم جو بلایا اور طرف طاعت و عبادت لیغفر لکم مگر بخشش کو وہ انکی ایمان کی جت انکو گناہوں سے  
 جعلوا اصبا بھو کیا انہیں بھیل ہی کوئی اذ انہم ہیج کانوں کے لاکھن سننے سے بند کر دیا و استغشوا اتبا بھو اور اسکی تہا



٩٤



کہ جسے انکی عبادت میں مشغول ہوا اور بتوئی عبادت سے شروع ہوئی اور حضرت نوح کے زمانہ میں طوفان آیا تو یہ بت چاک میں شہد ہو گئے اور بطنان  
 ابلیس نے ان بتوں کو ٹپکی کے اندر نکالا اور آدھو کو انکی پرستش کو اس طرح حکم دیا اور وہ بت بطور وراثت کے دست بہست چلائے تھے یہاں تک کہ عرب کی قوم بنو  
 بنو اور انکی پرستش کرتے تھے بطنان یثرب کے سوا اور ملک طیف لجا کر انکی عبادت میں مشغول ہوا اور زمانہ وراثت انکی پرستش کی اور بنی نوح نے انکو راہ  
 چھیننے کا کیا تو وہ بہاگ کرتی ہجرت کی طرف چل گئے اور یثرب بنی کھلان کے پاس تھا اور بعد انکی اولاد انکی وراثت ہوئی تھی یہاں تک کہ بت ہمدان میں پہنچا  
 اور شمر خشم کے پاس تھا وہ انکی عبادت کرتے تھے اور سواع آل وکلان کے پاس شاہ انکی عبادت کرتے تھے اور وہ قضاہ کے پاس تھا وہ دوتہ بخل میں لجا کر  
 انکی پرستش کرتے تھے اور بعد انکی اولاد میں انکی چلا آتا تھا بطور وراثت کے یہاں تک کہ سلام شروع ہوا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نوح ایک جماعت کے  
 ہمراہ سرزمین میں آدم کے بدن کی کھجانی کرتے تھے اور کھار کو انکی قبر کا طواف نہیں فرماتے تھے ابلیس نے لوگوں سے کہا کہ نوح اور انکی گروہ پتھر کو کرتے ہیں  
 اور دعویٰ کرتے ہیں ہم فرزند آدم ہیں اور انکو کہتے ہیں یہ آدم کی اولاد نہیں ہیں ہی سب سے انکو آدم کے بدن کی زیارت نہیں کرنے دیتی ہیں تباہی واسطے  
 آدم کی صلوٰۃ کی ایک چیز بتا رہا ہوں تاکہ تم بھی انکا طواف کرو پس ابلیس کہنے سے انہوں نے پانچ بت بنائی اور انکا طواف کیا کرتے تھے اور آخر کو ابلیس قریب  
 دینو سے وہ ان بتوں کی عبادت کرنے لگا اور بعد طوفان کے ابلیس انکو خاک میں سے نکالا اور رختہ رختہ لوگوں کی عبادت پر آمادہ کیا یہاں تک کہ وہ بت کے قیدی نہیں  
 رہے اور ایک قید میں پہنچ گئے اور یہی قصہ نوح نے عرض کی کہ خداوند آدم کے ریسول عالم لوگوں کو کہا کہ ان بتوں کی عبادت ہاتھ مت اٹھاؤ  
**وَقَدْ أَصْلَحُوا** اور تحقیق گمراہ کیا ان ریسول کے کثیر بہتوں کو کہ پہلے ہی گمراہ کرتے چلائے ہیں اور بعض کہتے ہیں ان بتوں کو کہ انکی پرستش  
 کر نیسے لوگ گمراہ ہو گئے ہیں **وَلَا تَدْعُ الظَّالِمِينَ** اور نہ زیادہ کر تو یہ بدو گار ریسول ظلم کرنے والوں کو اپنے نفسان کفر کے **لَا صَلَاحَ لَهُمْ** گمراہات  
 اور عباد و ضلال معنی ہلاک و سری جگہ بھی آیا ہے جسے کہ ان لہجہ میں فی ضلال و سبوح اور یامرا و ضلال سے باز رہنا تو فیض و لطف کا کبھی سبب نہ ہو سکتا کفر سے  
 حاصل ہو یا اس نہ ہو **حَقِيقًا تَمَّ** اس میں نہ ہو اور تقدیر سے ہی من چلیں تا تم ہی یعنی خطاؤں ہی کو ملنے گناہوں کی جہت **اعْرِضُوا** غرق ہو گئے  
 وہ فان میں اور بعد غرق ہو گئے **فَادْخُلُوا** ان کو داخل کر گئے وہ آتش و فوج میں اپنی کے سوا اور چاروں کو عالم ہو سکتا مقدم کیا ہے کہ نہ کفار و منافق  
 نہ تھا مگر خطاؤں اور گناہوں کی جہت **فَلَمْ يَجِدْ** والہم پس باقی انہوں نے **دَوَّالِہِ** سوا خدا **فَضَلَّ** اور گمراہ کر دیا اور طوفان  
 کو انکو مٹ گئے یعنی سوا خدا کے جو انہوں نے مشغول ہو کر تھے تھے انکو قدرت تھی کہ وہ عذابے فان اور ان میں فوج کو انکو دیکھتے اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ  
 انکو گناہوں کی جہت غرق ہو گئے اور ان گناہوں کی کفر بھی تھا اور وہ بڑا گناہ تھا لیکن غرق گناہ ہوئی جہت ہوئی پس آدمی کو چاہا کہ سلام  
 سنا کر کہ گناہوں میں مشغول نہ ہو اس طرح کہ موجب انکا خطا میں ہی تھی اگرچہ رنج میں نہیں مثل کفار و منافق کے اور کہتے ہیں کہ حضرت نوح نے نوح  
 بچا من پس بنی قوم کو نصیحت کی اور سمجھایا اور انکی حالات و طبیعتوں سے دریافت کیا کہ یہ لوگ ہرگز ایمان قبول نہ کریں گے اور جو کوئی انکو پکارے گا انکو گمراہی  
 کہیں گے چنانچہ پہلی اس سگور رہی کہ انکو نکال دینی کو میں انکا نوح کے پاس لجاتے اور کہتے کہ یہ مرد دیوانہ ہے انکو کہنے میں آنا کہ یہ نکمراہ کر دیا اور کفر میں انکی  
 طبیعتوں مضبوط کرتے تھے اور خدا تعالیٰ نے بھی نوح کو خبر دی تھی کہ تیری قوم میں سے کوئی ایمان لائے گا اور جو کوئی ان سے پیدا ہوگا وہ بھی ایمان لائے گا  
 ہو اس طرح حضرت نوح نے انکو حق میں انکی سچ کہنی کی وہ اس طرح بدو عاکی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **قَالَ نوح** اور کہا نوح نے بعد میں خبر کرنے کے کہ  
**رَبِّ اَوْ بِرَدِّكَ اَسِرْ** لا تَدْعُ الظَّالِمِينَ **لَا تَدْعُ الظَّالِمِينَ** کا فروع سے **دَيَّا** راہ کوئی گھر میں بنی والا  
 اور بننے والا بلکہ سب ہلاک کر تو انکے **اِنَّ تَدْعُ الظَّالِمِينَ** کہ تو انکو گمراہ کر دے گا تو انکو **اَصْلَحُوا** عبادات گمراہ کرے گا وہ ہندوں کے گمراہ و دین  
 باز رہیں **وَلَا يَلِدُوا** اور نہ جنم کے وہ **اَلَا فَاجِرٌ لِّقَادَرِہِمْ** کہ انکو گمراہ کر دے گا تو انکو **اَصْلَحُوا** عبادات گمراہ کرے گا وہ ہندوں کے گمراہ و دین  
 کوئی نہ تھا اس طرح کہ جالین سے عورتیں انکی بائج ہو گئی تھیں اور بعد طوفان کے حضرت نوح نے اپنی اور تمام مومنین کو دعا کی کہ **رَبِّ اغْفِرْ لِي**  
**وَلِوَالِدَيَّ** اور والدین میرے **وَلِمَنْ دَخَلَ** اور وہ ان شخص کے کہ داخل ہوا **يَتَّيْنِ** گھر میں یا کشتی میں رہی



وَالْجَنُّ يَكْفُرُونَ كَيْفًا وَدِينُ الْوَحْيِ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ بِهِمْ جَدُّوا كَذِبًا أَوْ بِهِمْ جَدُّوا كَذِبًا أَوْ بِهِمْ جَدُّوا كَذِبًا  
اور جو وقت قرآن مجید سنا تو جاننا کہ اسے خدا پر چھوٹ بنایا تھا اور اب ہم انہیں کھینچ کر لے کر آ رہے ہیں اور خدا پر ایمان لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ  
مِنَ الْإِنسِ يَعُودُونَ رَجَالٌ أَدْمِیُّونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہ بعضے مقاموں میں پناہ پکڑتے تھے ساتھ مردوں کے مین الجن جنوں میں آؤ وہ پہلے  
سچا اگر کوئی ہو لیا کہ جنکے میں نہ تھا تو کہنا کہ میں پناہ پکڑتا ہوں اس محفل کے سوا کہ ساتھ اسکی قوم کے بدوٹ اور عقائد یہ تھا کہ اس پناہ پکڑنے سے اس میں ہونگا  
قَرَأُوا لَهُمْ لَقَدْ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ فَكَيْفَ حَقَّقُوا اسباب میں پناہ طلب کیا کہ ہقا تکبر اور کبر و غرور کو ہوا کہ اس پناہ مانگنے سے انکی خیال سے کہ پناہ  
ہماری اس تہ کی ہو کہ آدمی جسے پناہ طلب کرتے ہیں اس پر ہم انکو حامی اور مددگار اور مدد دینے والے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ پہلے سے جنوں کے پناہ ایک قسم نے میں سے جاتی تھی  
اور بعد انکی پناہ چاہنی عرب میں پھیل گئی اور سب نے پناہ چاہی تھی اور ثابت نہایت روایت تو ہیں کہ کہتا کہ جن مانے میں سے سو خدا صلعم مدینہ میں تشریف لائے تو میں اپنے پاس  
ہمرا سفر میں لے گیا تھا راہ میں شب ہو گئی اور میں ایک دیو اس کے پاس گیا مجھ کو آدمی ات گزری تو ایک بھیڑ یا یا آگور سفد کے بچہ کو دیکھا اس نے کہنے لگا کہ  
اباؤ کرنا اس جنگل کے تیری پناہ ہو ایک ازینو سنی اور کسکو دیکھا نہیں اور وہ آواز تھی کہ اے میرا جان چوہو تو کو ہوا پھر میں نے اس بچہ کو چوہو دیا وہ بچہ کلمہ میں لکھا  
اور کوئی ضرر نہ ہو پھر اچھا اور حق تعالیٰ نے یہ آیت مذکورہ نازل کی وَآتَاهُمُ طُغْيَانًا اَوْ تَحْقِيقًا اُن آدمیوں کو یعنی کھارے نہیں کھانے لگے انکی پناہ گمان کیا ہو گمان  
گمان کیلئے ہو جنوں اُن لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا اید کہ ہرگز نہ زندہ کر کے اٹھائے گا انکی مر دہ نہیں سے حساب اور خبر اکیو اسکا یا یہ کہ مہر کے نہ ہو گا  
خدا اکیو بعد عیسیٰ آؤ کہتے ہیں یہ وحی کی گئی ہو خدا کی طرف سے اور عیسیٰ لہریم کی جن کی طرف چھوٹی ہو اور خطاب ظہم میں اش کی طرف سے یعنی وحی کی گئی ہو عیسیٰ کہ آدمی  
جنوں کے پناہ مانگتے ہیں اس سبب غور و نگاہ زیادہ کرتے ہیں کہ ان کے گمان کرتے ہو کہ انکی قریش یہ کہ اسکی وحی کو پھر کر کے نہ بھیجے گا  
اور صحت میں جملہ معترضہ ہو گا جس کے کلام میں وہ جن کہتے ہیں وَآتَاهُمُ طُغْيَانًا اَوْ تَحْقِيقًا اُن آدمیوں کو یعنی کھارے نہیں کھانے لگے انکی پناہ گمان کیا ہو گمان  
سے تھان کہ فرشتوں کا کلام سنو کیواسے فَوْجِدْ نَاهَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا حَرَسًا شَيْبًا اَوْ تَحْقِيقًا اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا  
اور جس اسم جمع ہو اور صفت اسکی باعتبار لفظ کے ہو اور مردانہ سے ہو کہ وہ بے قوی اور زبردست ہیں شیطاں کے منع کرنے واسطے میں نہ تاکہ وہ تھان پر نہ  
جائیں ہیں جن کہتے ہیں یا میں نے گمانوں سخت کو وَشَّيْطَانًا اَوْ تَحْقِيقًا اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا حَرَسًا شَيْبًا اَوْ تَحْقِيقًا اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا  
ہیں کہتے ہیں جن کو وَآتَاهُمُ طُغْيَانًا اَوْ تَحْقِيقًا اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا حَرَسًا شَيْبًا اَوْ تَحْقِيقًا اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا  
و اسٹونے کے خبریں تھان کی فَمِنْ لَّيْسَمِيعِ اَلَا اَبَسَ لَكُمُ الْيَوْمَ كَيْفًا اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا حَرَسًا شَيْبًا اَوْ تَحْقِيقًا اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا  
شَہَاكَا شَہَاكَا اَلَا اَبَسَ لَكُمُ الْيَوْمَ كَيْفًا اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا حَرَسًا شَيْبًا اَوْ تَحْقِيقًا اُن آدمیوں کو ملے پر کیا گیا  
کہتے ہیں کہ یہ شہاب حضرت رسول خدا کے زمانہ سے پہلے تو لیکن جنوں کے منع کرنے واسطے نہ ہو اوجہ کہ ہر حضرت پر اسے تو یہ جنوں کے اوپر جانے منع کرنے واسطے  
مقرر ہو گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت زمانہ ہی میں پر اسے نہیں نہ تھی اور ہر حضرت کے معجزات میں ہو گیا اور حضرت سجاد علیہ السلام سے  
روایت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا کہ کہا ابن عباس کہ ہم رسول خدا کے پاس بیٹھے تھے اور ایک ثابت انہار کی حضرت کے پاس حاضر تھی ایک ستارہ تھان سے اتر کر حضرت نے  
پوچھا کہ جاہلیت کے دنوں میں یعنی اسلام پہلے جو ستارہ کرتا تھا تو کھو گیا کہتے تھے میں نے کہا کہ کوئی مرد بکر تہ کا مریا پیدا ہو اور فرمایا ہو حضرت معاویہ علیہ السلام  
کہ اور لیکن خبر دینی تھان کی اس طرح ہو کہ شیطاں ایک جگہ تھان پر بیٹھے تھے فرشتوں کے کلام جو انکو واسطے کہ ملا کہ کوئی خبر غیب کی کہیں تو ہم انکو سنیں اور  
وہ شہاب ثاقب سے یعنی شعلہ آتش سے ہانکے نہیں لڑے ہیں لیکن ہوا کہ کلام کے سننے سے منع کی جا میں تاکہ زمین پر اسباب واقع نہ ہو کہ مشابہتی کے ہوں جو چو کہ  
لوگوں کو اس خدا کی جانب سے اور ثابت کرنے کے لئے انکی خبر میں سے جو رانی تھے ان چیزوں میں سے کہ جو  
خدا کی جانب سے عالم میں واقع ہوئی اور کوز زمین پر لجا کر کہ اس کے کہتے تھے اور وہ کاہن اپنی طرف سے باطل کو حق کے ساتھ ملا کر بیان کرتا تھا پس جو کہ مطابق  
کہتا تھا وہ کاہن نہ تو وہ تھا کہ جو شیطاں سے لے کر تھا اور جس میں خطا کرتا تھا وہ باطل تھا اور وہ ہوتا تھا وہ کہ جو اپنی طرف سے انہی زیادہ تھا پس جو وقت ہو کہ





تحقیق مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں **فَلَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** بجاؤ تم نہیں **مَعَ اللَّهِ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
 انصاری اپنی عبادت خانوں میں عزت و عیشی کو خدا کی یاد کرنے میں کہتے ہیں مساجد مرا و تمام دعوتیں ہیں اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے میرے واسطے تمام زمین  
 مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں جہاں چاہے اور حضرت امیر المومنین فرمایا کہ مرا و مساجد سات عشا میں جس پر چاہے کہ میں پیشانی اور دو ٹوٹنے اور دو ٹوٹیلان و نوٹھا تھوکی  
 اور دو ٹوٹھو پاؤں کے یعنی جو مساجد کے ایک واسطے زمین پر نہ رکھو اور حضرت امام موسیٰ کاظم اور علی بن موسیٰ علیہم السلام منقول ہے کہ مرا و مساجد اور صیاد اور تمام  
 معصومین علیہم السلام ہیں اور عید بن جبریل علیہ السلام نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر کوئی مسجد میں حاضر ہوا حضرت کے ہمراہ نماز پڑھیں کہ جبکہ ہم ہی ہیں مسجد  
 بہت دور تھا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ **وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ** اور تحقیق اللہ شان ہی کہ **وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ** یہ وہ خدا کا کہ وہ  
 جس سے بنی نخل میں صبح کیو پہلے کہ **بَدَّ عَوْهَ** بجاؤ اس خدا کو نماز میں اور جن اس کی قرأت کو سنتے تھے گاد **وَأَيُّكُمْ قَرِيبٌ** تھو وہ جن کہ نہیں  
**عَلَيْهِ لَبَدًا** اور یہ کہ اس میں ایک اور پورے دوسرے گزیرا کر تہ و دام سے اور واسطے تعجب کے کہ اس مسجد کو چاہے کہ وہ دیکھتے تھے عبادت حضرت کی اور مقتدی ہونا  
 مساجد نماز میں اور نماز میں اٹھنا اور بیٹھنا اور کھڑا کرنا اور سوجھنا اور نماز میں آگے سے کہی لیا حال انہوں نے دیکھا تھا اور یہ لیا کلام سنا تھا اور ابن عباس  
 منقول ہے کہ یہ کلام جنوں کا ہے کہ بدعتی قرآن کے قسب کہ اپنی قوم میں گئے تو انہیں خبری نہ تھی کہ انہوں نے وہاں پر وہاں سے سوئے اور وقت قضا کرنے کا اور سنتی قرأت حضرت کے اور  
 منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام عبد اللہ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ میں نے ان کو فرمایا کہ مجھ کو اپنا بندہ کہا اس کے جو شرط بندی کی تھی وہ  
 حضرت کے اور ان کی تھی اس لئے کہ عبد اللہ کہا اس وقت رسول کو کئی سویت تھی مایا جان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ **وَأَيُّكُمْ قَرِيبٌ** کیا تو سویت بھی فرمایا کہ تبارک الذی  
 نزول الفرقان علی عبدہ **قُلْ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** بجاؤ تم نہیں **مَعَ اللَّهِ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
**الشِّرْكَ بِهِ** اور میں شریک نہ ہوں میں اس کے **أَكْحَدًا** کیسی کوئی اور باوجود خاصہ اور غیر منہ قال **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
 اس کے کہ میں نے بجاؤ تم نہیں **مَعَ اللَّهِ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **قُلْ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
**أَنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ شَيْئًا** میں نہیں مالک ہوں اس لئے کہ میں نے **وَلَا أَسْأَلُكُمْ** اور نہ دستی امر کا کہ کو فائدہ کسی امر کا نہ بچاؤں یعنی  
 میں نے نہیں کہتا ہوں کہ ضرر اور نفع تم کو نہ بچاؤں اور نہ میں نے **وَلَا أَسْأَلُكُمْ** اور نہ دستی امر کا کہ کو فائدہ کسی امر کا نہ بچاؤں یعنی  
**قُلْ إِنِّي لَنْ يَخُفَّرَنِي** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **قُلْ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
 اور یا نہ بچاؤں اور یا کسی بلا میں مبتلا کر دے کہ میں نے **قُلْ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **قُلْ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
 پناہ منہ ہاں میں نے **قُلْ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **قُلْ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
 کہ میں نے **قُلْ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **قُلْ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
**يَعِصِرُ اللَّهُ** اور جو شخص نافرمانی کرے خدائی اور کو غیری پرستش میں **وَأَسْأَلُكُمْ** اور نہ دستی امر کا کہ کو فائدہ کسی امر کا نہ بچاؤں یعنی  
**تَأْجِهْكُمْ** اگر دفع کی ہو خالین فیما **وَأَسْأَلُكُمْ** اور نہ دستی امر کا کہ کو فائدہ کسی امر کا نہ بچاؤں یعنی **تَأْجِهْكُمْ** اگر دفع کی ہو خالین فیما **وَأَسْأَلُكُمْ** اور نہ دستی امر کا کہ کو فائدہ کسی امر کا نہ بچاؤں یعنی  
 اس کا مفہوم ہے کہ جو شخص نافرمانی کرے خدائی اور کو غیری پرستش میں **وَأَسْأَلُكُمْ** اور نہ دستی امر کا کہ کو فائدہ کسی امر کا نہ بچاؤں یعنی **تَأْجِهْكُمْ** اگر دفع کی ہو خالین فیما **وَأَسْأَلُكُمْ** اور نہ دستی امر کا کہ کو فائدہ کسی امر کا نہ بچاؤں یعنی  
**حَتَّىٰ إِذَا لَوَّاهُمَا** **وَدَبَاهُمَا** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **حَتَّىٰ إِذَا لَوَّاهُمَا** **وَدَبَاهُمَا** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
**مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا** **وَأَقْلَحُ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا** **وَأَقْلَحُ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
 ہوں میں یہ ہو خدا نے فرمایا کہ **مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا** **وَأَقْلَحُ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا** **وَأَقْلَحُ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
 کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا** **وَأَقْلَحُ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے  
**وَأَقْلَحُ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے **وَأَقْلَحُ** کہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ **لَا تَدْعُوا إِلَيْهِمْ** اکل اکل کے ساتھ کیسی کوئی پرستش نہ کرو جس کے ہونے

ع ۱۹ ۱۱









یعنی ملین میں اُنکو کشتی کے مظاہر اُنکو مارا اور صلح اُتھلے سے پیش آکر بالیقہ کا ارادہ مت کر اور یہی نصیحت ہاتھ مت چھوڑو اور وہ کشتی میں تھا کہ تیرا ہوا  
 میں کونکر طرف نرمی ہو کہتے تھے اور کشتی وہی اور جہ سے اُنکو ملے تھے لیکن دل ہمارا انکی طرف سے غصہ اور غضب میں بھر رہا تھا اور منظر اسکی شکوہ بھی کب انچھا کرنا  
 حکم ہوا وقت آیرجہا نازل ہوئی تو یہاں سے نسخ ہو گئی اور یہ آیت لالت کرتی ہو کفار نرمی اور خلق کے ساتھ پیش آنے پر اور باطن میں اُنکو بغض کہتے ہو اور حکم کرتے ہو  
 خدا جو جیکے **وَدَارُنَا وَالْمَكْدِينِ** اور چھوڑو تو جھکا اور جھٹلانا والوں کو یعنی جھپٹو تو تالو کہ وہ **أُولَئِكَ** صاحبِ نعمتوں میں جنہی طرف میں  
 اور انکو رسیوں کو کہ وہ نعمت و دولت کے میں انکو چھوڑو کہ میں انکی خیر دینی کو کھاتے تھوں اور تو انکو میں سب سے کہ **وَمَهْلِكُمْ** اور ہلکے تو انکو **فَلْيَلَا**  
 تھوئی اور ظیقا صفت ہے مصد مخدوف کی یعنی مہلت دے تو انکو مہلت دینی تھوئی کہ عنقریب لے بلالوں کا اور تیری تلوار اسکی انکو ہلاک کر دے گا اور بعد اسکی عذاب ہوگا  
 میں انکو گرفتار کر دے گا اور بعض کہتے ہیں در بیان نازل ہونے اس آیت کے اوجہ بکد اور ہلاک ہونے طرف قریش کے بہت کم فاصلہ تھا اور انکو عذاب کیو بیان تھوئی ان  
**لَدَيْنَا** تحقیق کہ نزدک تا رخصت میں اسطرح دشمنوں کے انکا لالہ بیاں ہیں اور طوق آگ کے کہ انہیں قید کی جائیں **وَجَحْمًا** اور میں بزرگ ہے کہ انہیں جل  
 بہنکر سوختے جائیں **وَطَعَامًا** اذ غصہ اور کھانا کلو میں کھو والا اور پھسنے والا کہ نہ بچ کر اور نہ اور نہ اور نہ **وَعَذَابًا** اور عذاب ہوگا  
 سوا ان عذابوں جو کہ مذکور ہوئی ہیں خدا ہی لکھتا ہے جس وقت کہ ہمیں عذاب انکو واسطے تیار کھی ہیں انکو تو چھوڑ دے گا اور اپنی دل کو خوش کہہ دے تو قول  
 کہے مشرکین ہزار برس تک اچھے اچھے کی فریاد کریں تو انکو کھانا کھلا جائیگا اور پھر ہزار برس تک لعش لعش کی فریاد کریں تو انکو سپت خون اور خون کا بہتا ہوا پانی  
 بلایا جائیگا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ پھر تیرے سو خالنے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتی ہوئی سنا یہ وقت حضرت ہریر بن کریر رضی اللہ عنہما کہ پڑھتے ہوئے وہ ان کے ہاتھ میں  
 علیہ السلام کو بتا کہ یہ یا فرما کہ خداوند ایک کلمے نے اسکو ان سے دور و پید کیا یہ عذاب ان کو دینا کا اچھا کس تہ کا ہو گا حال ہے کہ خدا فرماتا ہے ہم مشرکین اور  
 گنہگاروں کو اس عذاب میں مبتلا کرے کہ **يَوْمَ نَرْجُفُ الْأَرْضَ** جس دن کہ لرزے میں آئے زمین **وَالْجِبَالَ** اور پہاڑ **وَكَانَتْ الْجِبَالُ** گنہگاروں کی جگہ  
**كُتَيْمًا** لکڑی کے مہیلا کہہ رہے ہوں کی ہیبت یعنی پہاڑ سخت بنو مکاؤں کے اٹھ کر مانند ریت کی آریں گے اور جب اللہ تعالیٰ تاکہ جنت کی کتاب کو دیوں  
 کہ **إِنَّا أَرْسَلْنَا** تحقیق ہم بھیجا **إِلَيْكُمْ** طرف تہا را کہ والو **رَسُولًا** پیغمبر کو کہ ہم تم شان کہ وہ محمدی بنا ہوا **عَلَيْكُمْ** گو آج اور پھر  
 قولوں اور فعلوں تہا را کا اقرار ہے کہ وہ کہو ای دیکھا کہ کس کس نے تم میں سے انکو نے سوا بیان قبول کیا اور کس نے قبول کیا **إِنَّا أَرْسَلْنَا** جسے کہ بھیجا ہمیں اسی  
**فَرَعُونَ** رسول کا طرف سے انکو ایک پیغمبر کو کہ وہ بھی تھا **فَقَعَصَ** فرعون رسول پر نافرمانی کی فرعون اس پیغمبر کی اسکو کہنے پر عمل کیا  
**فَأَخَذْنَا** لاپس کر اپنے لکھو **أَخَذْنَا** اور پھر کہہ کر دیا بجاری باجوہ و کثرت شکر اور فاحی ملک کے لکھو غرق کر دیا اور منور پانی کی تیر کو نہ پہنچا تھا کہ انکو ہم اس  
 دوزخ میں لکھو جس وقت کہ ہم نے پہاڑ پر دست کو جسے اٹھا کر پھینکا یا انکو کہے کا فرتو **فَكَفَّ** بتقون پس نہ کر کے تم ان **كَفَرْتُمْ** اگر کفر کر کے تم  
 انکو کہو **يَوْمَ مَا** اسکی یعنی عذاب اسکی کہ وہ ان پر ہول اور ہیبت **يَجْعَلُ** لولدا **سَيِّئًا** کر دے گا اور انکو بڑھاکے اور اسکی بال منہ بجا کر  
 اور تو مامعول فیہ ہے اور بعض کہ مامعول بہت ہی فعل مخدوف کا اور وہ روز انکو بڑھاکے دیکھا ہی نہ مانی لی جیسے یا شدت ہول کی کہ فرشتے انکو کھانے کو  
 بڑھاکے دے اور ستور کہ آدمی کثرت نجس ہو بڑھا جاتا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک دشمن بال کمر اور ڈار صبح کے سیاہ کہتا تھا اور صبح کی وقت تمام بال اسکی مثل بن کے سفید  
 لوگوں نے سب سے چمکا کہ شب کی روز قیامت کو اور آتش دوزخ کو خواب میں دیکھا ہے اور اسکو کہہ لیا کہ آگ کی زنجیر نہیں جکڑ کر دوزخ کی طرف کہیں جی رہی اسکی ہول سے  
 تمام بال میرے سفید ہو اور پھر اسکا خدا تعالیٰ وصف بیان تہا را **السَّمَاءُ** منقسط ہے آسمان پھٹنے والا ہوا ساتھ اسکی ہیبت و سختی سے یعنی یہاں سخت ہوگا  
 وہ روز کہ آسمان اسکی شدت ہل ہی پھٹ جائیگا اور آسمان منقسط ہو کر زمین منقسط کی آسمان کی طرف نہیں جی رہی بلکہ شنی مقدس یا سفید کی طرف پھرتی ہے اسکا  
 تقدیر اسکی شنی منقسط ہو یا سفید منقسط ہوگا **وَعَدَ** ہو وعدہ اسکا دوزخ ہے اسکی **مَفْعُولًا** کیا گیا یعنی ضرور واقع ہوگا اور وعدہ کی  
 مرجع کا ذکر سبب معلوم ہو گیا نہیں ہے اور اگر وعدہ کی صاف ظن مفعول کی ہو تو وعدہ کی ضمیر یوم کی طرف پھر سکتی ہے **إِنَّ هَذِهِ** تحقیق یہ ہیں وعدہ کی  
**تَذَكُّرُ** نصیحت میں **فَمَنْ** شائع جس شخص کا ہو دیکھ اسکی نصیحت **أَتَاخَذُ** الی **رَبِّهِ** بکثرت پڑو گا انکو کے سبب **لَا** کو تقویٰ





مؤلفہ

[illegible]



[illegible]

[illegible]

[illegible]





[illegible]

اسکی فضل اور رحمت کے یطرف نظر ہوگی اور نظر ہوگی نعمتوں کے حاصل میں کیا اور یہ الامین علیہ السلام فرمایا ہے کہ دوست اگر بعد از غروب کو حساب کرے کہ یطرف جانیکے کہ نام  
 اٹھا جو ان کے اوپر نہیں غل کرے کیا اور بانی اٹھا نوٹ کرے کیا پس سفید اور نورانی جانیکے سنہ اکابر اور کسافت اور چکر پیرسی جاتا رہے گا اور بعد ازاں انکو حکم ہوگا بہشت میں  
 داخل ہونے کا پس اس مقام پر بھیجے گا اور نظر کرے کیا یطرف پروردگار ان کے کہ کیونکر تو ایسا ہیجائے گا، انکو اور بھی دے قول حقیقی سے کہ الی رہا ناظرہ اور اولو نظر محسوف  
 انکو نظر یطرف غلاب کے ہے اور او جوہ ہر اصحاب مجاہدین میں صلیحان جوہ مراد میں اس آیت کی تفسیر میں بت اور تھکوبت بعضی تو  
 کہتی ہیں نظر سے معنی انکے کہ کہنے کے ہیں اور بعضے کہتی ہیں کہ نظر کر کے معنی میں کہتی ہیں بعضے انہیں سے کہتی ہیں کہ مختار رہے گا  
 اس قدر کہ اور تقدیر کی الی ثواب بہا ناظرہ ہی معنی نظر کرے کیا یطرف اسے پروردگار ان کے کہ وہ تین بہشت کی ہیں ایک نعمت بعد دوسری نعمت کے کہ جس قدر  
 انکار زیادہ ہو اور جوہ ہر اصحاب جوہ ہیں بیکہ مختار و وقت اور مضاف الیہ انکو مقام اور اسباق قرآن میں بت آیا ہے جیسے جار ربک معنی جار ربک اور  
 ان اللذین یؤفون اشد معنی یؤفون اولیاء اللہ اور بعضی نظر کے معنی وہ کہنے کے کہتی ہیں اور مضاف کو مقدار نہیں ہے اور کہتی ہیں کہ یطرف پروردگار ان کے کہنے کے  
 ہوگا انکو اسکی جہاں کو اور یہ قول صحیح نہیں بلکہ نہایت کج ہے اسکی کہ جسکی طرف دیکھنے کی طرف اشارہ ہوگا انکے کہنے کے اور پہلے سے اور لحاظ اور خدا کی طرف  
 اشارہ انکے کہنے میں ہو سکتا ہے اور انکے کہنے میں دیکھ سکتے مگر حقیقت کے وہ دیکھ گئی مقابلہ میں ہوا اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں کہ مقابلہ میں  
 واقع ہوا اور دیکھنا نام نہیں ہو سکتا ہے مگر حقیقت کے شمع بنیائی کی اس شری بری کہ جسکو دیکھتے ہیں اور علاوہ اسکی اگر جسم اور حیت خدا کی ہوگی ثابت ہو تو لہبہ دیکھنا  
 درست ہو سکتا ہے اور بدون اسکی ہرگز عقل میں نہیں آیا اور یہ بھی ضرور نہیں کہ نظر دیکھنے کے معنی کا فائدہ بخشے باعتبار نعمت کے جیسے کہ کہتی ہیں نظرت الی الہماں علم ارادہ  
 یعنی نظر کی میں طرف چاند کے پس دیکھائی انکو دیکھنا نظر دیکھنے کے معنی میں نہیں ہے اور اگر دیکھنے کے معنی میں تو تناقص لازم آتی اور یہ معنی ہوں کہ دیکھنا یعنی چاند کو پس  
 نہ دیکھنا یعنی چاند کو اور بعضے علماء نظر کو تھار کے معنی میں کہتی ہیں اسکی یہ کہ نظر کرے کیا یطرف ثواب پروردگار ان کے اور یہی قول حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ہے  
 اور بعضے کہتی ہیں کہ نظر تھار کے معنی میں تعدی بآلی نہیں ہوتا ہے اور جواب ہر کابری بکری کتابوں میں کور ہو اور شعاع نصاب کے اسکی سند لائی تو میں نظر متعدی  
 بآلی تھار کے معنی میں ہوتا ہے اور جہاں تفسیر فیضی اس آیت کی تفسیر میں کہتا ہے کہ ناظرہ کہ متعدی بآلی ہو تھار کے معنی میں نہیں آتا اور فطرۃ الی میر کی  
 تفسیر میں کہتا ہے کہ بعضے قاری فطرۃ کو فطرۃ پرستی ہیں اور ناظرہ منظور کے معنی میں ہے اور حال یہ کہ وہ متعدی بآلی ہو اور یہاں قرار کرتا ہے اور وہاں نکار کرتا ہے  
 بعضے کہتی ہیں الی رہا میں الی واحد الار کا اور الی نعمت کے معنی میں ہے پس معنی آیت کی یہ کہ منہ ہر تازہ ہوگا نعمت پروردگار کو دیکھنے کے یا تھار کرے کیا  
 اور یہ وہاں اہل سنت کی ہمتورہ میں مختلف ہیں کہ کہنے کے معنی میں بھی ہیں اور نظر کر کے معنی میں بھی لیکن اکثر احوال ان وابتوں پر حل ہے جسے میں جو کہ خلاف عقل ہیں  
 یعنی دیکھنے کے معنی میں خلاف عقل اسکی کہ خدا کی ہوگی کہ جسم اور حیت ہو گیا نکار کرتے ہیں اور پھر ہکا دیکھنا ممکن جانتے ہیں اور انہیں وابتوں کی جہت سے بعضاں خدا کے  
 وہاں جسم ثابت کرتے ہیں یہاں تک خدا کا خندہ کرنا اور وقت خندہ کے انکو دانستوں کا ظاہر نا انکی روایتوں میں کور ہو اور اسکی مراد اہل کیو ہوگی کہ خدا کو دیکھ سکتے ہیں  
 کہتی ہیں ہو سکتا ہے کہ ایک اندھا مشرق میں اور مغرب میں ایک سیاہ چینی ہو اور درمیان میں بہت پروردگار کے حال اور ہی اتانہ ہر ہو پس وہ  
 اندھا اس چینی کو دیکھ سکتا ہے اور کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی بہت خوبن میں بانی والا شری ملے بہاڑ کو کہ انکو کہوں کہ وہ ہو دیکھ کر وقت بہت خوشن  
 میں دیکھ سکی اور زیادہ بخت اور تھکوں اسکی کہ علم کلام کی کتابوں میں وجوہ کو صمد کی اسیرہ اور منہ ہوگی اسفور سخت ترشیں سیاہ یعنی کا ذول اور کونکو  
 تظن گمان کیگو اور کہنے کے معنی جانتو ان یفعل تھا یہ کہ کیا جاسا سہ انکو قافراۃ عذاب ثنیوالا پشت ہر دیکھنا یعنی کمر کا توڑ نیوالا اور کہنا یہ  
 بڑی عذاب کے نازل ہوئی کلا نہیں نہیں یعنی اسے دنیا سے طلب نیوالو کہ ولوں کو دنیا سے اٹھا چلا اور آخرت کے غافل ہو چلا اور اتنا کہیں کہیں کہ  
 اذ بلغت الارافی جسوقت پہنچو جس کو اور اسکی کہ کلام کے مرجع کا ذکر نہیں کیا ہے جسوقت پہنچے روح جبر گردن کو وقیل اور  
 کہا جاتی ہے انکو شہد وارہ وقت یہ حال انکو دیکھ کر کہیں صمد اذ کون کہیں کمر نیوالا جہاں پہنچو کنی والا اور دعا کر نیوالا کہ کا علاج کری تاکہ اسکو شفا  
 حاصل ہو وطن اور گمان جوہ نزع میں ہو کہ انہ الفراق تحقیق یعنی جو کہ نازل ہو چلائی ہو دنیا سے اور بظہر وقت کا قبول اور یگانوں کے



لا رخصه - حارث بن عسقلان کا قبیلہ تھا



[illegible]

مگر خواتِ اہمیت اور یہی ان متواتر روزہ رکھنے کا



[illegible]

[illegible]

١٥



سورۃ التیس

[illegible]

اور انہرے یہاں تک کہ سب سے فارغ ہوں اور منہ میں شکر کی سی بجی ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ وہ ساتہ میں شاخ کا ایک دھنڑ کا پکا اور وہ لکھو جنت گمان کرے لکھو اور فوج و فوج دوسرے کے وقت نہیں داخل ہو لکھو اور جہاں سایہ کے خشک ہو لکھو ہوتا ہے اس واسطے فرماتا ہے کہ **لَا ظِلُّ** نہ سایہ نہ لکھو اور نہ مدام کہ جس میں راحت ہو **لَا يَغِيظُ** اور نہ بے پروا کرے وہ اور نہ وضع کرے **مِنْ اللَّصْبِ** حرارت شعلوں کے سے **لَهَا تَحْقِيقٌ** کوہ و دوزخ **تَرْفِي** بہشتیہ اور دانا ہو **بِشَرِّ شَرِّ** اور لکھو کہ **كَالْقَصْرِ** مانند محل اور بڑی مکان ہیں **كَانَ** گویا کہ وہ شری **جَمَالَتْ** صفو و شرفان رو ہیں اور گہری ہیں صفو سے مراد سیاہ ہے اور صفو اسطے کہا ہے کہ سیاہی و شک مائل بزروی ہوئی ہے اور تشر و دوزخ جو سیاہ مائل بزروی ہے تو تشر وری بھی لکھو یہی ہونگے اور جہالات جمع جہال کی ہے اور جہال جمع جہل کی اور تشر وری کو قصر کہ بہت بڑے ہونے کی جہت کہا ہے اور جہالات صفو اور رنگ کے اعتبار سے اور کثرت اور بڑے بڑے کو چھوٹا اور سرعت حرکت کی جہت کہا ہے **وَيْلٌ** دے یعنی عذاب الیم اور دوناگ ہے **يَوْمَئِذٍ** نہ روز **لِلْمُكْدِنِينَ** اور جہلا نیوالوں کو کہ دوزخ کی صفت کو چیلاتے ہیں اور تشر وری کا اعتبار نہیں کرتے ہیں **هَذَا** یہ روز **يَوْمًا** **يَنْطِقُونَ** وہ روز ہے کہ نہ گویا ہونگے اور نہ کچھ کہہ سکیں گے کفار نہ روز کی دہشت کے بعض مقاموں میں سوہنوں کے قیاس کے مختلف مقامات ہیں بعض مقام میں تو جگہ اور گفتگو کرنا نہیں اور بعض مقام میں بیباک ہو ہونگے اور دہشتوں کے چہرے کہہ سکیں گے **وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ** اور نہ اذن دیا جائیگا واسطے کہ عذر کرنے کے **وَلَوْ** **يَعْتَدُونَ** یعنی خواہی کریں ہو لکھو کہ کوئی عذر ہی نہ ہوگا واسطے کہ اور سیاہ نہیں ہو سکتا کہ اس واسطے حقیقت میں عذر نہ ہو اور خدا تعالیٰ عذر کرنے کی اجازت دینے **وَيْلٌ** دے یعنی سختی اور اندوہ بہت **يَوْمَئِذٍ** **لِلْمُكْدِنِينَ** نہ روز **لِلْمُكْدِنِينَ** اور جہلا نیوالوں کو **هَذَا** یہ روز **يَوْمَ** **الْفَصْلِ** ہذا حکم اور اجزا کرنا ہے جو کمال ہے اور فیصلہ کرنا اور ان لوگوں کو **جَمَعْنَاكُمْ** جمع کرنا ہم کو لے جہلا نیوالوں کو **الْأَوَّلِينَ** ماضی ہونگو کہ پہلے لکھو جہلا یا تھا ایک مقام میں اور حکم کرنے کے **فَإِنْ** **كَانَ** **لَكُمْ** **بِرَّ** اس واسطے کہ تہا کہ کافر و کیند کوئی کفر اور حیلہ تو **فَلْيَدُونِ** پس مکر کر تم مجھے **وَيْلٌ** دے یعنی غم و غصہ **يَوْمَئِذٍ** **لِلْمُكْدِنِينَ** نہ روز **لِلْمُكْدِنِينَ** اور جہلا نیوالوں کو کہ حیلہ کے عذاب سے رہائی نہ پاسکیں گے اور اب مومنین پر تشر وری کا جان بیاں تاکہ ان **الْمُتَّقِينَ** تحقیق پر تشر وری کا ہوں اور تشر وری ہو سکیں قیامت کے روز **فِي** **ظُلَالٍ** **بِج** سایہ و دھنوں میں **وَعَيُونَ** اور **مَنْ** **رَجَمْتُمْ** **وَفَوَاكِهِ** اور درمیان بیوں **تَمَایِشْتَهُونَ** بھینسے کہ خواہش کریں گے وہ اور کہا جائیگا انکو کہ **كَلُوا** کھا جاؤ تم میری بہشت **وَأَشْرَبُوا** اور نوش کرو تم پانی اور شراب بہشت کی **هَیْهَاتَ** پارے ترو دلتں کر نیچے از نیوالوں کو کہ **تَعْمَلُونَ** بسبب کہ تم نے عمل نہ کیے تھے دنیا میں **إِنَّا** **كَذَلِكَ** تحقیق ہم یہی **نَجْزِي** **الْحَسَنَاتِ** بدلا دیتے ہیں تم نیکی کرنا لکھو **وَيْلٌ** دے یعنی یہی کہ **يَوْمَئِذٍ** **لِلْمُكْدِنِينَ** نہ روز **لِلْمُكْدِنِينَ** اور جہلا نیوالوں کو کہ بہشت کی نعمتوں کا فراموش نہیں کرتے ہیں اور کہا جائیگا انکو کہ **كَلُوا** کھاؤ تم اور جہلا نیوالوں کو تشر وریاں لکھو **وَمَتَّعُوا** اور فائدہ اٹھاؤ تم دنیا کو مال کا **قَلِيلًا** نہ بڑا یہ صفت ہے مصدر مخذوف کی معنی فائدہ اٹھانا تھوڑا یا زمانہ بھوٹے **إِنَّا** **كُلَّ** **مَنْ** **يَعْمَلُ** **مَنْ** **يَحْتَقِقُ** تم گنہگار ہو **وَيْلٌ** دے **يَوْمَئِذٍ** **لِلْمُكْدِنِينَ** نہ روز **لِلْمُكْدِنِينَ** اور جہلا نیوالوں کو کہ غلاب الہی کو چھٹا بہشت خطاب ملا نہ کہ کھا کر ہوگا تشر وری یاد دلانے کو حال جو کچھ کہ دنیا میں تھا اور جو کچھ کہ انہوں نے دنیا میں بہشت کی نعمتوں سے دنیا فانیسکی نعمتوں کیوں خیر و شر اختیار کیا تھا اور مراد اس سے یہ کہ ملا نہ انکو کہیں گے کہ تم سزاوارک تھے کہ دنیا میں کو خطاب ہو لکھو کہ **كَلُوا** کھاؤ تم اور فائدہ اٹھاؤ تم پھر ان جہان فانی میں اور خطاب ہے کہ یہاں کلام جدید شروع ہوا کہ اور خطاب ہمیں نیاسی میں کفر کو جو کہ چھٹا ہیں اور معنی اس کو یہ ہے کہ لکھو کہ دنیا انک مال پر مغرور ہو ہو اور جمع کر نہیں مال دنیا کو مشغول ہو اور آخرت کی طرف بہشت کی ہے کھاؤ تم دنیا میں اور فائدہ اٹھاؤ تم تشر وری دینوں کہ تم کافر ہو اور مال نکلی ہو اور عکسوا تہا ہے جلد آخر کو بخوگے اور پھر عذاب آخرت میں غمار ہو جائیگا ولے نہ روز **لِلْمُكْدِنِينَ** اور جہلا نیوالوں کو کہ بسبب اختیار کرنے فائدہ انک نے لکھو کہ انفسو کو عذاب الہی میں کفر کیا ہے تو کہنے ہیں کہ رسول خدا صلم نے تو تحقیق کو ناز میوے حکم دیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں دیتے ہیں یہ ہمیں نہنگ عاری اور انہایت شرم و حشر فرمایا کہ

۱  
ع  
۲۱



بنی هاشم

جس میں وہ خلاف کرتے ہیں کہ

۵ پھر یہاں تو یہ ہے کہ جائیگے وہ آخرت میں عقاد کی ناپاکی کو امداد بنو قیل کے باطل کے گواہ کر

وہ سب مبالغہ کے فرمایا ہو اور غم و شام سے طرف میں کے کہ دوسرے خوف لانا زیادہ سخت پہلے سے اور بعض کہتی ہیں کہ معنی یہ ہے کہ جس کا قریب ہے کہ جائیگے وہ آخر

ابن ابی نعیم کا ذکر کرتا ہے کہ **اَلَمْ يَجْعَلِ الْاَرْضَ كَمَا نَحْنُ فِيهَا** کیا نہیں کیا ہے زمین کو **مِثْلَ** ایسا بنا دے زمین تاکہ ہم پر ٹھہرے **وَالْجِبَالَ**

پہاڑوں کو **اَوْتَادًا** ایسی بنائے زمین کی تاکہ زمین اٹھ نہ اڑے اور زمین بلتی اور حرکت کرتی تو پہر ٹھہرنے سکتی اور فائدہ اس سے حاصل نہیں ہوسکتے

**وَخَلَقْنَاكُمْ** اور کیا نہیں پیدا کرے تمکو **اَنْ** **وَاَجَاوِزًا** جوڑا یعنی نر اور مادہ تاکہ ایسے انس بکڑو تم اور انس بکڑو تاکہ یہ ایک ملک قسم قسم کا پیدا کرے

سیاہ اور سفید اور سرخ اور زرد اور کوتاہ اور دراز مونا اور بڑا اور خوبصورت اور بدصورت اور طرح طرح کی زبان اور گفتگو عطا کی **وَجَعَلْنَا** اور کیا نہیں تو **تُؤَمِّلُونَ**

**سُبَاتًا** سوئیاں کو سبب آرام اور راحت کے تاکہ ماندگی اور مشقت و تسکین حاصل کرو **وَجَعَلْنَا السَّيْلَ** اور کیا نہیں رات کو لباس پوشش کے اس کی

تاریکی میں پسینہ نکال دے اور پوشیدہ کرنا منظر سے اور بعض کہتی ہیں یہ معنی ہیں کہ شب کو وقت لباس تمہاری کا کیا تاکہ شب کا پرتو تین لباس میں

پوشیدہ کر دے وقت کو **وَجَعَلْنَا النَّهَارَ** اور کیا نہیں دن کو **مَعَاشًا** وقت طلب کے معیت تاکہ اپنی روزی کو کسب اور کام کو حاصل کرنے میں

جستجو کر دے **وَبَنَيْنَا** اور کیا نہیں **فَوْقَكُمْ** اور کیا نہیں **سَبْعًا** سات آسمانوں سخت کہ نہایت مضبوط اور ستوا ہیں اور سطح ہر بیدگی اور

خلل نہیں ہے **وَجَعَلْنَا** اور کیا نہیں ان آسمانوں میں **سِرَاجًا** چراغ روشن یعنی آفتاب پیدا کیا کہ وہ چوتھے آسمان پر ہے **وَ**

**اَنْزَلْنَا** اور کیا نہیں **مِنْ الْمُعْصِرَاتِ** پانی نکلنے والوں کے سے اور بعض کہتی ہیں مراد حضرت سی ہوا میں ہیں بادلوں کو پھونکنے میں

اور نکالتی ہیں ان میں سے **مَاءً ثَجَّاجًا** پانی ٹپکنے والا کہ وہ بارش کی طرح بہہ تاکہ نکالیں ہم ساتھ ان پانی کے حبشہ دانہ کو کہہ سکیں وہ پانی چاہے

مثل گندم اور جو کے **وَبَنَيْنَا** اور گھاس وغیرہ روئیدگی کو کہ حیوانات چارہ کھو سہو جائے **وَجَنَاتٍ** اور باغ بھرے ہوئے درختوں سے یعنی تاکہ نکالیں ہم

ساتھ ان پانی کو درختوں گہری ہو کر **اَلْفَاافًا** بہنے لگے یعنی کہ نہایت کہ ایک دوسرے سے مل کر لپٹا ہوا اور متصل ہو رہا ہو اور یہ جسے ہوا پھونکے میں تاکہ ان میں تو کھا

شکر کریں یا شکر ہی کریں و ز قیامت کا ذکر کریں **اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ** تحقیق کہ دن کھم کرے گا اور کھانے کو باطل سے یعنی روز قیامت کا **كَانَ** ہر

شکم میں **مِيقَاتًا** وقت مقرر ہو گا حساب اوتارے اور جدا دینے کے اعمال کا دوسری کو دنیا کی **يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ** جسد کی ہونیکا

جائیج کے دوسری مرتبہ **فَتَأْتُونَ** بل کے تم **اَفَاَجَا** گروہ گروہ حیل آتے ہو یعنی آؤ گے تم گروہ گروہ اپنی قبول کے اٹھ میدان خنجر میں گروہ اپنے

پیچھے کے ہمراہ و حساب جزار اعمال کے اور منقول ہو کہ معاذ بن جہل نے ایک روز ایو الشاری کے گھر میں پہلی بیت کو معنی رسولی صلعم کو جو فرمایا کہ اے معاذ تو نے

اعظیم سوال کیا ہے اور بہت ہی چیز کہ تو نے پوچھا ہے اور بعد اسکے حضرت ابدیدہ ہو کر فرمایا کہ دس قسموں کا آدمیوں کو میری امت میں سکا میدان خنجر میں جس میں

میں سے جدا کریں بعض تو بندوں کی صورت ہوں اور بعض جنوں کی صورت ہوں اور بعض اوسر اور چلنے ہوئے اور بعض اندھ ہوئے اور بعض گولہ اور پیر

ہوئے اور بعض اپنی زبان کو کھینچ کر ہوئے اور وہ بائیں سینوں پر پی ہوئے اور گھنڈا غلیظ اور پیسے جاری ہوئے کہ قیامت لوگ لگی ہوئے اور بیت کے اور بعضوں کے

ہاتھ اوپاؤں سے ہوئے اور بعضے آگ کی سولی پر لٹکے ہوئے اور بعضوں کو دایرہ بدبوائی ہوئی اور بعضے قطار کے کہ وہ ایک دوسرے سے پیچھے ہوئے کہ وہ بدلوں کے

جسم ہوئے اور ان کے بعضی بعض حضرت بیان کی کہ بندہ نوہ سخن میں اور چلی کھانوں میں ہوئے اور حرام کھانوں ہوئے اور کھانوں سے اور چلے دے سو خور

ہوئے اور اندھوں کا حکم کر دیا ہوئے اور گنگے اور گھر انی حالانہ کر دیا ہوئے اور زبانیں جانیں گے فانی اور علیا کے کہ گفتار انکی مخالفت دار ہوئی یعنی لوگ کو

چھو کا مونا حکم کرتے تھے اور خود اپنے کام نہیں کرتے تھے اور ہاتھ اوپاؤں کو ہوئے وہ آدمی ہوئے کہ جو لوگوں کو اپنے ہمسا کے آزار پہنچا تھے اور آگ کی سولی پر لٹکے ہوئے اور چلے

وہ لوگ ہوئے کہ جو بادشاہوں کے روبرو لوگوں کی چلی کھاتے تھے اور جن لوگوں میں دایرہ بدبوائی نہ ہوئی تھی خواہ شہر کی طلبت ہوئے اور لذتوں کے اور خلو کہ حق

کو پہنچاؤ نہیں منع کر دیا ہوئے اور قطران لباس پہننے کو وغیرہ اور کبر کر دیا ہوئے **وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ** اور کھولے جائیں گے آسمان یعنی پہاڑی جابلے آسمان پر بعضے

قاری سخت کو تشدید پڑتی ہیں معنی بہت پہاڑی جابلے آسمان پر فرو ہو کر نازل ہو گا تاکہ **فَكَانَتْ** بن جائیگے چٹنے سے **اَلْاَوْبَا** دروازوں کے

ع



شریعت و کتب میں بات یہ وہ کو اور درجہ کو جسے دنیا کی شریعت نوش کے بکری ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں اور یہیں خبر کے ہیں اور بن عباس نے فرمایا کہ  
 مراد ان کے بقین مفاہیہ سورہ عم میں ان میں علی بن ابیطالب ہے اور بن عباس قسم کھاتی ہیں کہ وہ ہندوہ شریعت کا اور شریعت کا جزو  
 بدلاؤ گئے ہیں وہ متقی ان نعمتوں کو بدلاؤ دنیا میں **ثَلَاث** پروردگار تیری کی جانب سے ملوث وعدہ کا اور جزو مفعول مطلق سے فعل محذوف کا **عَطَاءٌ**  
 بخشش سے یہ بدل ہے جزو اور مفعول مطلق سے فعل محذوف کا اور تقدیر کی عطا ہم عطا ہی یعنی بخشا کو بخشا **حَسْبَابُ** کافی اور وافی موافق اعمال ان کے  
**سَبِّ السَّمَوَاتِ** پروردگار سمانوں کا یہ بدل ہے من ربک سے اور اہل حجاز اور ابو عمر نے رب کو مفعول مطلق کا ہوا ہے مبتدا مقرر کے اور باقیوں کے مجرور پڑھا ہے  
 پہلے رب کی صفت تجویز کی گئی یعنی پروردگار تیرے پروردگار سمانوں کا ہے **وَالْأَرْضِ** اور زمین کا **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور جو ان کے درمیان ہے **الرَّحْمَنِ**  
 نہایت بخشنے والا ہے اور بن عباس نے کہا کہ جو پروردگار ہے ہر رب کی صفت پھر اگر اور باقیوں کے مفعول پڑھا ہے خبر سبب کی اور وہ یہاں خبر کا  
**لَا يَمْلِكُونَ** نہ مالک نہ باندی نہ ان اور زمین کے **مِنْهُ** اس کے **خِطَابًا** بات کرنا یعنی قدرت نہ کی کہ کسی کو اس کے کوئی بات نہ کرے اور یا زبان ہی  
 شفاعت کی ہو سکتی ہے مگر ان کی اذن سے اور مجال کی کو نہ ہوگی کہ ان کو ان کے عذاب پر کوئی عذر ہے ہوا کہ اس کے بند اور مخلوق ہیں غلاموں کا کیا مقدمہ کہ ان کی  
 آقا اور مالک پر عذر ہے اور یہ ذکر ہوتا ہے کہ **يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ** جس دن کہ کھڑی ہو **وَلَمَّا لَكُنَّ** اور فرشتے **صَفَاءَ** صاف نہ ہر  
 حال ملحق ہوا اور روح ایک شے ہے کہ وہ جبریل اور میکائیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور کہتی ہیں کہ خلقت میں اس سے بڑا کوئی نہیں اور جو خدا صلیم ہے وہ  
 رہتا تھا اور بعد حضرت آدم علیہ السلام کی بزرگی کی جہت سے کھڑا کر علیہ کیا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ تھا ایک صف میں کھڑا ہوا اور باقی کے فرشتے باوجود اس  
 کثرت اور بزرگی کے اس کے ایک صف میں کھڑے ہوئے اور بزرگی اور بڑی خلقت نہیں ہے سب برابر ہوئے اور کہتے ہیں کہ مقام رفیع کا چوتھا تھا ان کے اور ہر روز وہ بارہا  
 تسبیح کرتا ہے اور ہر چیز کی ایک شے بدلتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد روح سے کہ وہ روح ہیں دیان و وضو نہ ہونے کے اور جو نہیں داخل ہوتے اسے صاف باز رکھا  
 کھڑے ہوں اور بن عباس نے کہا کہ یہ ہر دووں کے رسول خدا سے پہلے تھا کہ روح کیا چیز ہے فرمایا کہ ایک شے ہے جو ان کے شکروں میں سے کہ وہ فرشتے بھی جن سے نہیں  
 ہیں نہ کھاتے اور پانی بھی ہیں نہ کچھ کھاتے بھی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد روح سے جبریل ہے کہ مراد ملائکہ کے ایک صف میں کھڑے ہوئے ملائکہ وغیرہ صاف نہ ہر  
 کھڑے ہوں **لَا يَتَكَلَّمُونَ** نہ کام نہ کیے شفاعت وغیرہ کے مقدمہ میں **الْأَمِنْ** اذن **لَهُ الرَّحْمَنِ** مگر وہ شخص کہ اذن دے یا ہوگا اور اس کے  
 خدا کہ نہ ہر کار کی شفاعت کرے **وَقَالَ صَوَابًا** اور کہا ہر شخص نیکی بات کو کہ وہ لا الہ الا اللہ ہی یعنی خدا کے ایک خالق و مالک ہوں وہ لوگ جیسے کہ وہ  
 اور ملائکہ اور حضرت روح علیہ السلام فرمایا ہے کہ وہ شفاعت کے واسطے ہیں اذن دے گئے ہیں قیامت روز ان کی بات کہہ دیں ہم راوی پوچھا کہ یہ فرزند رسول خدا  
 کیا بات کہہ گئے تم فرمایا کہ بزرگی سے یاد کرنا ہے ہر پروردگار اپنی کو اور درجہ پہنچنا ہم پہنچنے پر اور شفاعت کرنا ہم اپنے شیعوں کو واسطے اور پروردگار ہمارا  
 روز کرے گا ہمارے شفاعت کو **ذَلِكَ الْيَوْمَ الْحَقُّ** وہ روز حق ہے کہ واقع ہوگا اور اس کی ہر نہ ہوگی شک نہیں ہے **فَمِنْ شَاءَ الْحَدِّ** جو شخص کہ  
 چاہے کرے **إِلَى رَبِّهِ** طرف پروردگار اپنی کے **مَا بَأْسًا** بھرا یا ہاں اور طاعت اختیار کر کے **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ** تحقیق کہہنے ڈرایا ہے تم کو کئی مرتبہ  
**عَذَابًا قَرِيبًا** عذاب دے گا کہ وہ عذاب آخرت ہے اور قریب ہونا اس کا باعتبار یقینی واقع ہونے کے ہے ہوا ہے کہ جو چیز کہ آئندہ ہونی والی ہے قریب ہے  
**يَوْمَ نُنْظُرُ** جس دن کہ دیکھا آئی **مَا قَدْ كُنْتَ** یہ کہہ کر کہ گئے ہیں چاہے دو دن ہوں ان کے یعنی جو عمل کہ انہی کیا ہے اس کی جزا کو ہر روز  
 دیکھا اور اعمال کو ہاتھوں کی طرف سے دیکھا گیا ہے کہ ان اعمال ہاتھ سے نہ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مراد ان کے کہ ہر کافر کو دیکھتے ہیں عام ہر کافر کو  
 یا مومن ہوتا ہے اعمال کی جزا کو دیکھنے کے نیک عمل کی جزا بہشت ہے اور بد عمل کی جزا دوزخ ہے **وَيَقُولُ الْكَافِرُ** اور کہتا کافر کہ **يَا لَيْتَنِي** اگر کاش کہ میں  
**كُنْتُ نَسِيًّا** اگاہ ہوتا میں مٹی اور آبی نہ ہوتا میں اور بجا روز خاک ہوتا کہ عذاب میں قمار نہ ہوتا اور کہتے ہیں کہ قیامت روز زمین ہر چیز میں مشابہت کے اور تمام  
 حیوانات کو چھینڈ دیا اور درندہ کو اور پرندہ کو اور زمین میں ہر چیز کو جمع کر دیا اور ملائکہ کو کہ کسی سبک دے گئے بی سبک دے لیا مارا ہوگا تو اس کا عوض اس سے  
 لیوگا اور بعد اس کے ان کو خدا تعالیٰ خاک کر دے گا اور کافر جو وقت نکالے دیکھا تو آرزو کرے گا کہ کاش میں بھی مثل ان حیوانات مٹی ہو جاتا اور سب سے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ



چشم جانیں ہم عظاما مٹیاں بخشا کہ ہوائی بوسیدہ سن حال کے ہوتے ہم زندہ کے بچا تو جانیئے اور اسل کہوئے تاخیر ہر صاعی قالوا کہا اہل گنہگار  
 کی ہونکہ اگر یہاں ہی ہوتو نکالت یہ پھرنا ہمارا دوبارہ زندہ ہو کر اذکرہ خاصہ کہ ہوتو پھر انقصان الالباس کہ ہم ہمیشہ کو خوشناتے ہیں خدائی اور  
 جواب میں تاہم ہوتا ہے تعجب است کہ وہ یہ ہماری رکت نزدیک بہت ہمارے قائما ہی پس سوائے نہیں کہ ذجرہ واحده نہ تھا ایک ہی ایک  
 پھونکنے کی ہر کہ تمام خلایق اس زندہ جانیں اور یہ دوسری تہہ ہو پھونکی کا ذکر ہے جس وقت دوسرے ہو پھونکا جائے تو فاذ اہم پس ہوتو ہونی  
 وغیرہ بالساہرہ نیز زمین سفید بر سر ہونکہ ہونکہ اور کہتے ہیں سارہ اس میں کہ نام کہ جو نزدیک بیت المقدس کی جبل اریحا کی نواح میں ہونی  
 خسرہ کا خدا تعالیٰ ہلکا شادہ لڑیکا جقدر چاہیگا اور بعض کہتے ہیں خدا تعالیٰ زمین تباہ ہو کو پیدا کرے گا جاندی او طول اور عرض ہلکا چالیس حصہ زیادہ ہوگا  
 اور خدا تعالیٰ روح صلح کی تہی کیو ہلو حضرت موسیٰ کا اور فرعون کا حال بیان تاہم چنانچہ فرماتا ہے کہ **هَلْ أَتَاكَ كَيْلُ الْيَوْمِ** اس میں ہونا  
 ہے یعنی آئی ہے یا اس کا صلح حدیث موسیٰ بات موسیٰ کی **إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ جِسْوَتُ كَيْلِ الْيَوْمِ** پکارا ہو کہ **بِالْوَادِ الْمَقْدَلِ**  
 بیچ جنگل کے کہ نام ہلکا طوی طوی یہ معنی یہ تھا جو جنگجو جنگل میں اور قیامت کا بھاڑ کرتے ہیں تہی کا حال عوان کے ساتھ سنگر تکمیل ہو گیا اور  
 یاد کرتے جیسو ت پکارا ہو کہ تیری نے موسیٰ کو جنگل کی طوی میں رکھا موسیٰ کہ **إِذْ هَبَّ الی فِرْعَوْنُ** جانو طرف فرعون **إِنَّهُ صَعْدَ تَحْتِ**  
 وہ حد گزیرا ہو کہ فرعون میں **فَقُلْ لِّسْمِ** تو ہونکہ اور نیک خلق سو کہ **هَلْ لَّكَ كَيْلٌ** کیا دھڑیرے رشتہ ہونی **إِلَى الْيَوْمِ** طرف اس کے ہاں ہو کہ فرعون  
 اور سر کا اور کلام **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کا عقار کر تو **وَأَهْدِيكَ** اور وہ دہلاؤ میں جنگجو **إِلَى رَيْكُ** طرف ہو کہ تیرے **فَلْيَخْشَ** پس یہ تو خدا کا  
 پر سر کرے تو سر کرے اور نافرمانی ہو اور اس میں شاہ ہر طرف ہاں مرے کہ خوف ہون حضرت خدا کا حاصل نہیں ہاں اور جو کوئی خدا ڈرتا ہو وہ خیر میں مشغول ہوتا ہو  
 اور جو کوئی خدا نہیں ڈرتا ہو وہ اعمال کے نہیں ہرگز ہاں اور فرعون نے موسیٰ کو فرمایا کہ توجہ اور فرعون نے موسیٰ کو کلام کر اور طرف سے ہو کہ وہ  
 اگرچہ جاننا ہو کہ وہ قبول نہ کرے گا موسیٰ نے عرض کی کہ خداوند اس رت میں اس کو پاس جانے کیا فائدہ ہو فرمایا کہ **يَوْمَ** کہ تاکہ حجت نہیں تمام ہو تو یہ مسک روزہ ہو کہ  
 تو نے اس کو پیغمبر کے کیوں پہنچا حضرت موسیٰ یہ مسک فرعون کے پاس گئی اور پیغام خدا کا پہنچا اور فرعون نے معجزہ طلب کیا **فَارَادَهُ** پس کہہ لیا ہو کہ **الْآيَةُ**  
**الْكُبْرَىٰ** معجزہ بڑا اور وہ عصا تھا کہ سانب بن گیا تھا اور کہتے ہیں ہاتھ کو بھی دشمن کے دکھلایا اور وہ کو ایک ت فرمایا جس نے موسیٰ نے معجزہ دکھلایا  
**فَكَذَّبَ** پس ہلکا اور فرعون نے موسیٰ کو پیغمبر کے دعویٰ میں **وَعَصَىٰ** اور نافرمانی کی خدا کی معجزہ دیکھنے کے بعد اور کہہ کہ **يَا جَادُ** تیرا ادب حضرت  
 پھیری موسیٰ کی طرف سے اور اسکی فرمانبرداری انکار کیا **يَكْبُرُ** جس وقت کہ کشمکش تہا تھا موسیٰ کے ہر باطل میں نہیں **فَخَشِيَ** پس جمع کیا ہو اور میونکہ جو کہ اس کے  
 فرمانبردار تھے **فَنَادَىٰ** پس **فَقَالَ** پس کہہ کہ **أَنذَارُكُمْ** اچھے میں معراج و رکھنا تاکہ بہت بلند اور بزرگ باد ہوں سے مچو ہاں  
 کے جو میری عزت کے تمہاری بتا ہاں اس طرح کہ میں جسکو چاہتا ہوں ضرر پہنچا سکتا ہوں اور جسکو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا ہو پس ہی خدا مجھے باد بلند ہوگا اور  
 کہتے ہیں جس وقت فرعون نے اڑھا کہ دیکھا تو اپنی قوم میں پناہ لایا اور کہہ کہ انارجم الا علی مجھ کو اس اڑو ہاں سے بچا ولیکن ایسے جاہل تھی اس قوم کے آدمی کہ یہ  
 نہ سمجھو کہ جو شخص اڑو ہاں خوف نہ ہو وہ اپنے مثل کے آدمیوں سے زیادہ کرنا ہو وہ خدا کیونکر ہوگا اور بعض کہتے ہیں جس وقت فرعون نے موسیٰ کے معجزہ دیکھے تو اڑام کھایا اور  
 چاہا کہ عاجزی اسکی قوم پر پڑا ہر نہ ہو ہوا ایک جیلہ کھڑا کیا اور کہہ کہ اگر بالفرض میرا سو گئی اور بھی خدا ہو جیسے گمان تھی کا ہی لیکن میں اس سے زیادہ بلند ہو  
 ہوا کہ رسول ہلکا موسیٰ کی کہ ہمیشہ ہو کا اونگٹا رہتا ہو اور ایک بی اس کے سر سے اور ایک ٹھٹی اکیاتہ میں اور جوتیاں سکیا ہوں میں میں انہری جلتا ہو کوئی کہو  
 رکھتا ہے اسکی پاس کوئی غلام اور کوئی نوکر ہے اور میرے رسول شعیب اس میں ہو کہ وہیں ہر جود بدہ او شولیت کے گھوڑوں سوار ہو ہیں یہاں کی دیکھتے ہیں میں  
 بڑی الدار میں اور خادم اور چار بہت رکھتے ہیں میں تہہ میرا اور موسیٰ کے خدا کا دریافت کرنا چاہا اور میں بیشک اس زیادہ عزت کہتا ہوں **فَأَخَذَهُ**  
**اللَّهُ** پس پکڑا اس فرعون کے **نَكَالَ** **الْآخِرَةِ** خدا نے تہہ میں کہ جلا نا ہو **وَالْأُولَىٰ** اور خدا نے تہہ میں کہ وہ غرق کرنا ہو اور نخل مقدس کو کہ  
 فعل مخوف کا اور تقدیر اسکی نخل ہلکا نخل الماخوہ ہو اور نخل تنکلی کے معنی میں اور بن عباس سے اس معنی میں آیت کہ وہ حکم کے سر ہو کہ ہو خدا کی کلامہ الاخریٰ



ع ۳۶

انما رحم الامانی ہوا کلمہ اولی ما علمت لکم من الغیری او حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ میں نے ان کو کلموں چالیس برس کا فاصلہ تھا اور جبے میں سال  
 کہتے ہیں اور ابن عباس روایت بیان فرماتے ہیں کہ میں نے مناجاتی کہ اور پروردگار میرے لئے فرعون کو چالیس برس تک نہلت می بہا تھا کہ انوار رحم الامانی کہا  
 تیری رسولوں کی جہلا یا مقتدا لے وحی کی کہ وہ خلق نہایت تھا اور لوگوں کی حاجتیں دیکھتا تھا اور اپنی درگاہ پر نہایت منع نہیں کرتا تھا جس نے کہا کہ ہکا بل  
 انکو میں نے عین ملکوں میں سے ہے میں انکو مہابت میں تادم دیکھا فائدہ ہی مظلوظ ہوا اور تا ہی خد کہ **اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَخَبْرًا** تحقیق یہ ہے کہ یعنی فرعون کے غارت میں  
**لَعِبْرَةٌ لِّمَن يَّسْتَعِيْذُ** وہ اس شخص کے خوف کری اور نافرمانی سے خوف کے فرمانبر داری کو اختیار کری اور احسانا تعالیٰ اس طرح جہلا یا مقتدا  
 قیامت کے ہی قرین بیان تا ہی کہ **اَنْتُمْ كَيْتُمْ** اور ہمارے نزدیک **اَنْتُمْ** زیادہ سخت ہو **خَلْقًا** باعتبار سید البشر کے  
**اَمَّ السَّمَاءِ** یا آسمان ہر قدر بڑا ہی اور وہ زیادہ سخت ہی اور تم جانتے ہو آسمان کی پیدائش کیوں کہ وہ دوسرے بار کو پیدا کری اور اب  
 آسمان کی پیدائش کی کیفیت کیا کرتا ہے کہ **بَنِيْنَا** یا انکو اس سے کہ **رَفَعْنَا** بلکہ کیا جہت کی کہ وہ میں سے بائیں سر کی راہ دینی سے  
**فَسَوَّيْنَاهُ** پس رست و برابر کیا انکو کہ سطح کا خلل اور تفاوت نہیں ہے اور تاروں سے انکو آستہ کیا **وَاعْطَشْنَا** اور تار کیا لیتا تھا  
 رات کی کو **وَآخِرُ** اور باہر نکالا **ضَمَّهْمَا** روشنی آفتاب کے کو او مراد ہے دن اور رات کو اور دن آسمان کی طرف ہو چکی کہ پیدائش اور  
 انکی حرکت ہی ہو اس سے کہ رات آفتاب غروب سے ہوتی ہی اور دن اس کے طلوع سے ہوتا اور وہ فلک کی حرکت متعلق رہتی ہیں **وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ**  
 زمین کو بعد انکی پیدائش آسمان کے **حَمَّهْمَا** یا انکو پانی پر و طو آرام خلا تو کے اور جسے علم رکھتی ہیں پیدائش زمین کو پہلے آسمان سے اور پھر پانی سے  
 انکو بعد انکو اور وہیت میں بھی پانی **اَخْرَجْنَا** یا انکو پانی میں سے پانی میں سے انکو کہ جسے زمین جاری کی اور آخر سے پانی کا لفظ متعذر  
 اس طرح عطف کا نہیں نہیں یا اور کہتی ہیں وہ حال واقع ہوا ہی **وَمَرْعَاهُمَا** اور نکالا چرگاہ انکی کو اور گھاس انکی کو **وَالْجِبَالَ اَرْسَلْنَا** اور پہاڑوں کو  
 مضبوط اور پائدار کیا اور انجبال دیس ہی پہلے اس آرض دو دو مضبوط فعل مضمر کے ہیں تفسیر تا ہی اس فعل کی ماضی مضارع اور خدا تعالیٰ نے زمین کو پھیلایا ہی  
 اور پہاڑوں کو مضبوط کیا ہی اور چرگاہ کو اور چمنوں کو نکالا ہی **مَتَاعًا لَّكُمْ** اور وہ فائدہ مہیا کر **وَالْاَنْعَامَ كَمَ** اور وہ فائدہ جو باؤں مہیا کرے اور چھوٹا  
 مضبوط اور واقع ہوا اور خدا تعالیٰ نے قیامت کے عظیم اور ثابت ہو جائیوہ دلیل بیان کی ہے اور قیامت کا ذکر تا ہی کہ **فَاِذَا جَاءَتْ السَّاعَةُ** اللہ  
 جس وقت کہ آئی بلا بڑی کہ قیامت سے اس کے سبب آفرین وہ غالب ہے کہ کوئی بلا انکو برابر نہیں پس واقع ہوگی **يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ** جس دن یاد کری  
 آدمی **مَا سَعَىٰ** جو کچھ کہ کوشش کی ہی یعنی جو عمل کہ اس نے دنیا میں سے تھوڑے انکو سبب یا جانے جس وقت نامہ اعمال انکو دیا جائیگا اور سبب ہی ہر وحسرت اور  
 فہم کوں کی یادگار تو ہو طو کہ اعمال نیک کیوں نہ کنی اور نیک نہ کنی ہو طو کہ اعمال نیک یاد کیوں نہ کنی **وَبَرَزَتْ لِحْمِ** اور طو کہ کیا جائیگا و نہر میں  
**يَتْرٰى** وہ طو کہ جس کے کہ کوئی نہیں ایسا نہ ہو گا کہ جو کہہ سکتا ہی وہ انکو دیکھنا اور میدان خیر میں جمع کے کہ سبک چسپا جائیگا اور موافق عمل کے  
 ہر ایک کو جزا ملے گی **فَاَمَّا مَنْ ظَنَّنِيْ** پس لیکن جو شخص کہ گمراہی اور ایمان نہ لے خیر نہیں کیا ہی **وَاثر الحيوۃ الدنیا** اور خیر کیا ہی اس نے نہ کنی  
 دنیا کو آخرت پر کہ اس سے آخرت کی طو کوئی عمل نہ کیا اور خلاق نیک کو اختیار کر کے **فَاِنَّ لِحْمِ** پس تحقیق وہ فسخ ہی **لَمَّا وِي** وہ کہہ رہا  
 کی ہی اس شخص کو طو اور **اَلْاَمَلُ** میں قائم مقام مضاف ایسے ہمارے تقدیر کی ہی ناواہ ہی یعنی وہ مفرغ جگہ پر گزریا کی ہی **وَاَمَّا مَنْ خَافَ لَوْ**  
 لیکن جو شخص کہ خوف **وَمَقَادِرِهٖ** کھڑی ہو نزدیک پروردگار ہی کو معنی مقام عتاب پروردگار سے ڈری اور اس سے اعمال نیک لایا یا ہو گناہوں سے  
 پرہیز کیا ہو **وَوَحْيَ النَّفْسِ** اور منع کیا نفس کو **عَنِ الْهَوٰی** خواہش ام سے و نالائق کاموں سے **تَوَقَّاتِ لِحْمِ** ہی **لَمَّا وِي** پس تحقیق  
 بہشت جگہ پر کی ہے انکو واسطہ اور کہتی ہیں یہ آیت اس شخص کی شان میں ہے کہ جو تنہا ہی میں اور گناہ کرنا گناہ کرنے پر قادر ہو لیکن بہشت سے  
 خوف کر اس کو ترک کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ جانتا ہو کہ خدا انکو دیکھتا اور اس کو کہنے کو سکتا اور جو کچھ عمل کرتا ہی انکو جانتا ہی عمل  
 نیک ہو خواہ عمل ہو اور یہ مہ انکو عمل نہ کرے مانع ہو پس شخص وہ ہے کہ ڈرا ہی مقام عتاب پروردگار پر سے اور منع کیا ہی نفس کو کہنے سے خواہش ام سے اور اس کے

خطابت کی کہ کسٹاؤنک بچتو میں تجھے اور معلوم عن الساعة قیامت کہ آیتان مونسہا کہ قائم ہونا کا یعنی حق  
 میں قائم کر گیا قیامت کو فیما انت بیچ کس جن کے تو ہی میں ذکر لکھا کہ بد کرنے کے اس سے واسطی سے اور بیان کرنے کے واسطی سے یعنی تو اس کو  
 وقت کو نہیں جانتا ہی اور علم کا خدا ہی سے خلق کہتا، الی تک منتہم ہا طرف و دگاتیر کہ ہے مقام نہایت علم اس کا اور دوسرے علم کی طرف انتہائی  
 نہیں کہ سوا خدا کے کو کوئی نہیں جانتا ہی اور حال یہ کہ لوگ تجھے قیامت کے وقت پہنچتے ہیں تو سبب یہیں ہو کہ جواب میں بار بار ذکر لکھا کہ تا ہی  
 اور حال یہ کہ علم کا کسیرا ہے خصوصیت کہتا ہی اور مناسب نہیں کہ میں یہ کسکو مطلع کروں انا انت سوا اس کی نہیں کہ تو مشن سر  
 من خشیہا اور انیوالا ہی اس شخص کو خوف ہے اس قیامت یعنی تو ہو اس کو پیغمبر ہو کہ لوگوں کو یاس نہیں کیا ہی کہ اس کو قیامت کے وقت سے مطلع کرے کہ سبب یہ  
 فائدہ اس کو اسے نہیں بلکہ تو ہو اس کو بجا گیا ہی کہ اس کی سختیوں رہو اس سے ڈرائے تاکہ وہ اس خوف کے عامل نہ بن جائے لیکن اس واسطے فائدہ ہو اور  
 اس کی سختیوں سے محفوظ رہے اور اس کو جو نے مندر کو تو نہیں ہے بلکہ نہایت خوفناک اور فزانی ہے جب کہ گاہم کو یاد دہا کرے کہ تو مروتھا جنت  
 کہ یہ جنگ اس قیامت کے جسے تو نہیں دیکھتے تو جانیکے کہ تم یکتا نہیں دیکھتے دنیا میں لا عیشیہ کہ شام کو کیونکہ آؤ ضحیہ ہا  
 یا چاشت کو اس کو وہ ایک ہر دن چرینہ کا وقت یعنی قیامت کے دن کو ہوں ہے ہی زندگانی کی مدت جو بھگتاؤ اور جانیکے کہ نہیں ہو میں دنیا میں گمراہ شام یا ایک  
 چاشت کے موافق اور نہایت صغی کی غشیہ کی طرف ہو اس کو کہ دونوں کی فزیت میں ہیں تاکہ دلالت کر دے ہاں مر یہ کہ وہ میں کہ دنیا میں کی روز کاں جی  
 نہیں ہے ہیں بلکہ ایک ساعت سے ہیں کہ وہ وقت شام ہی یا وقت چاشت سورۃ العنس اور سورہ کورہ سفرہ بھی کہتی ہیں یہ ہیں  
 سیمین اللس میں اور سورہ کی ہر اور حضرت وق السلام فرمایا ہی کہ جوئی سورہ عین ثانی اور سورہ الفاتحہ کس کو پڑھے تو وہ بہشت میں و ستان میں سے ہو اور  
 اس کی عنایت سایہ میں ہمیشہ ہو اور اس کے درگاہ کے مقرب نہیں ہو لیسہ اللہ الرحمن الرحیم لوگ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن ام مکتوم کہ انہی تھے  
 رسول خدا کے پاس کچھ بوجھ لائے اور وقت بخیر صلح کے پاس شرف قریش مثل ابوجہل بن شہام اور عباس بن عبد المطلب ولید بن مغیرہ اور مہرہ بن خنیس  
 اور حبیبہ بن یحییٰ اور برادر بن کھاشبہ بن یحییٰ اور سوا ان کے حاضر تھے اور وہ حضرت ابو سلمان جو انکی یہید پائے شورہ کرے تھے اور غبت جو ان سلمان جو انکی  
 طرف بہت تھی تو انکی طرف بالکل متوجہ ہوئے تھے اور انکو سلام کی طرف ملاتے تھے اور عبد اللہ بن مکتوم کو معلوم نہ تھا کہ وہ حضرت مکتوم کی ہدایت نہیں منسل میں ہو اور ان سے  
 حضرت عرض کی کہ یا رسول خدا جو کچھ تم کو خدا سکھایا وہ میرے رب پر ہوا اور مجھ کو سکھایا اور سورہ نوحی لائے اس جگہ کہ عبد اللہ نے کہا قطع کلام کیا اور اس  
 جگہ کہ یہاں نہ کہ شرف قریش کے کہنے لگے کہ اکی بیروی کرینا کہم و اسفلہ اور فقر میں اس کے گراہیت کے کہ مبارک انکی طرف سے پھر لیا جبریل میں خدا  
 کی طرف سے آیت لا و عکس ترش وی کی و تو کی اور نہ پھر لیا ان جاہ الا عی اس کے کہ آباؤ اس نے ہا کہ وہ عبد اللہ بن ام مکتوم سے  
 و ما ید ریک اور کس نے جلا یا تم کو حال یہاں یعنی کہا جانے تو لعلہ یز کی شاید کہ وہ پاک ہو گناہوں سے بلکہ سلیم کے اٹھا کرنے  
 حکام خدا کے اوئل کر بالنیوٹ کو کلام حق کو سکر فتقعا الذکر کی پس نفع بخشی اس کو نصیحت دیا پس تو کو سوا اس کے نہ پھر لیا و اما من  
 استغنی لیکن جو شخص کہ بے پروا ہو تو کرہ فانت لہ پس تو اس کے تصدی متوجہ ہوا ہی و پیش آہی و ما علیک اور نہیں اپو  
 تیر کوئی گناہ آلا خیر تو کی اس سے کہ نہ پاکیزہ ہو کہ وہ اندھا کہ وہ ایمان لائے و اما من جاء لک اور لیکن جو شخص آیتیر یا کہن یہ یعنی  
 دوڑتا ہی علم کی طلب میں یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم و هو حیثی اور وہ درنا ہی خدا کا فاکر اذیت سے تو فانت عنہ تکلیف پس تو اس سے غافل جتا ہی  
 یعنی نہ پھر لیا تو اس کے کہ تیر ہیں جبریل ان کیوں کہ تیر تھے اور اس کے حضرت جبریل کا متغیر ہوتا تھا اور بدلتا تھا اور کہتے ہیں کہ عبد اللہ حضرت ہمیشہ دیا  
 کرتے اور نزدیک تھا کہ دیواروں میں اپنی مبارک کو ماریں اور کہتے ہیں کہ عبد اللہ کے رسول خدا صلح عبد اللہ بن ام مکتوم کے پھر وادہ ہوا اور اس کو مسجد طیل لائی جا رہی  
 بٹھلایا اور اس کی بہت تعظیم کی اور بہت مہربانی اس پر فرمائی اور جو وقت اس کو کہتی تھیں تو فرماتے کہ مہربان ہو شخص کہ بتایا پھر خدا نے جو جبریل کے کیا تیری ہی جنت  
 ہو اور وہ اس کو اپنی طرف دینہ میں خلفہ بنا کیا جوتا کو تشریف لیکر اور عبد اللہ کو حضرت کہتی تھیں کہ تیر کوئی سیکر ساتھ نہ کی یہ غصہ کی مخالفت کی تیر کوئی سیکر ساتھ نہ کی

۴۲

سورۃ العنس

مخالفت عظیم اور واجب کے آیات ہرگز ولایت نہیں کرتی ہو کہ مراد اس کی تشریف آوری کرنا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ تعجبی شان میں مائیکہ  
 ایک عالمی خلق عظیم اور تشریف آوری کرنا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ تعجبی شان میں مائیکہ  
 فضل نہیں ہو وہ کیونکر ایسی کج خلقی فقیروں کے اور اہل مال کی طرف غبت کرے گا اور حضرت نے فرمایا ہے کہ میں پہلے آیا ہوں تاکہ خلاق کو تمام کروں جس وقت کہ  
 حضرت کا تہذیب مونا ہوئے ہو تو انکی خلاف کیونکر کرے گا مضمون تراشہ ہوا لوگوں کا سر مخالف ہے حضرت کی جانب بلکہ حضرت خلافت کی جانب مخالف ہے اور  
 حضرت کی خلاق کی ویتیں پہلے اس سے واپس لے لی گئیں تھیں مگر یہی نہیں معلوم ہوا کہ وہ شخص عبد اللہ ہی تشریف آوری کرنا والا حضرت کو غیر چنانچہ  
 حضرت صوف علیہ السلام فرمایا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہوئی نہ تھی اس لیے اس شخص کے حق میں کہ وہ سوخدا صوم کے پاس بیٹھا تھا اور عبد اللہ بن ام مکتوم آیا اور  
 حضرت کے پاس بیٹھا اور اس شخص نے عبد اللہ سے نفرت کی اور تشریف آوری کر کے اس کی طرف سے نہ پھر لیا خدا تعالیٰ یہ آیت نازل کی اور متی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ  
 وہ عثمان تھا کہ جسے قہر پہنچا تھا نازل ہوئی ہوئی نہ تھی اس لیے اس شخص کے حق میں کہ وہ سوخدا صوم کے پاس بیٹھا تھا اور عبد اللہ بن ام مکتوم آیا اور  
 سوخدا کے پاس آیا اور حضرت کو پاس صحابہ کے بیٹھے تھے اور وہاں عثمان بھی بیٹھے تھے سوخدا نے عبد اللہ کو عثمان پر مقدم کر کے بٹھایا عثمان نے عبد اللہ کی طرف سے  
 تشریف آوری کی اور نہ پھر لیا خدا تعالیٰ نے انکی حقیقت پہنچا کر ان کی راہ پر لے کر دیا جو وہ بھی خط حضرت کی اوگنا حضرت کا ثابت نہیں ہوتا ہے  
 اس کے حضرت کا منہ پھر لینا اس وقت تھا کہ عبد اللہ نے کلام کو حضرت کے قطع کیا تھا اور نہ ہی اس کی تائید نہیں کیا کہ شاید حضرت کی طرف سے نول ہو اور موقع  
 حضرت کلام کرنا نہ ہوا اس کی فقری کی جیسے حضرت ہرگز نہ نہ پھر لیا تھا اور تشریف آوری جو حضرت کی تھی اس کا کچھ گناہ نہیں ہوا کہ اندھ سے تشریف آوری اور  
 کشادہ دلی و نور ہا رہیں گلا نہیں نہیں یعنی نہ تھا کہ تشریف آوری کی جیسے اور نہ نہ پھر لیا تھا اور تشریف آوری جو حضرت کی تھی اس کا کچھ گناہ نہیں ہوا کہ اندھ سے تشریف آوری اور  
 خلقت کیوڑ کوئی چاہے سوخدا اس کی ہلکوت اور کتنے نصیحت کر کے اس کے ہر عمل سے **فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ** جس شخص چاہے یاد کرے اور حفظ کرے اس کو سنکر اور کجی  
 سوخدا کے پاس اس کی تشریف آوری کرنا چاہی اور غیبت کر کے کی قرآن کی طرف پھرتی ہو اور وہ آیتیں یا قرآن لکھتا ہو اور ثابت میں **فِي صُحُفٍ** چھپی ہو  
 جو کہ لوح محفوظ میں یا ہونے والے صحیفوں میں **مَكْرُمَةً** بزرگ کر کے ہیں وہ صحیفہ نزول کے **مَرْفُوعَةً** بلند کر کے ہیں یا کہ بٹھائی گئے ہیں  
 ساتویں یہاں **مَكْرُمَةً** بالکر کے ہیں بخاستوں اور شیطاں کی آلودگیوں سے اس کا نہید چھوڑتے ہیں انکو مگر ہاتھ یا کوئی کہ وہ ملائکہ ہیں چنانچہ  
 فرماتا ہے کہ **يَا أَيُّدِي سَفَرٌ قَلِيلًا** ہاتھ لکھنے والوں کے یعنی ملائکہ انکو کہتے ہیں یا خدا کا پیغام پہنچا دینا رسولوں کے وہ بھی ملائکہ ہیں انکو کہتے ہیں کہ مراد اس سے  
 قاری ان کے ہیں جو ہکوڑتی ہو اور پھر عمل کرتے ہیں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ حافظ قرآن ہیں کہ پھر عمل کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ  
 مراد اس سے صحابہ سوخدا ہیں گرام بزرگ ہیں لکھنے والے انکو کہ وہ ملائکہ ہیں یا ہونا اور آئمہ ہدی پر سر سے چھائی ہوئی ہیں لکھنے والے انکو کہ اور ان کا چھٹا ہونا  
 حال بیان کرتا ہے کہ **قَتَلَ الْإِنْسَانَ** ہلاک کیا جانے والا جو خدا سے دور کیا جائے اور آدمی کا قورہ **مَّا الْفَرَّةُ** کیا کافر ہو یہ فعل مجرب ہے اور مراد  
 آدمی سے یہ بن خلیفہ اور تعجب اس کو یا دنی کفر میں سے یعنی کس چیز نے کافر کیا اسکو اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے عقبہ بن ابی سہب یعنی کوشی جبریل کفر کی چٹائی والی  
 ہوئی اور اسکو کافر کیا اور وہ ہرگز نظر نہیں کرتا ہے اس میں **مِنْ آيَاتِنَا** خلقہ کے جس چیز سے پیدا کیا ہے اسکو خدا یہ حیات اس کی ہو کہ خدا بیان کرتا ہے  
 چنانچہ فرماتا ہے کہ **مِنْ لُطْفِهِ** یعنی آیت کی سی **وَلَقَدْ** پیدا کیا ہے اسکو **فَقَدْ** پس اندازہ کیا اسکو کہ اسکو اعضا اور تہذیب ثانی اور اسکو  
 حواس کے **السَّبِيلَ** کیسے بھراستہ ہاں کیا اسکا حکم سے باہر نکلنے کو کہ کلمہ کے مقام کو الہام کیا وہ کشادہ ہو گیا اور اسکا کہ اسکو باہر نکالا کہ طوط  
 اور نصب بن کافل مقدر کی جیسے ہے کہ جس کی تفسیر سورہ ہر اور بعد پیدا ہوئے اس کی پڑھنے کا یہاں تک جو ان ہوا اور تہذیب اور اسکا ہونا یا بس یا نہ لا یا وہ اپنی  
 جہالت سے اور بایہ کہ نہاں عام کو اس کی آیت یعنی پھر راستہ ہاں کیا اسکو واسطے سورہ نہاں یا تو بیان یا بعد ہاں یا کافر ہاں یا جہالت کے **قَرَامَانَةً**  
 پھر موشی اسکو بعد از چھوڑ کے **وَأَقْبَلَ** پس نہیں کھا اسکو **لَمَّا** اذ **اَشْتَا** پھر جس کو کھا اسکا خدا **اَشْتَا** زندہ کر گیا اسکو کہ وقت اسکا خدا تعالیٰ مشیت  
 کے متعلق ہو اور انکا نا بھی مشیت میں ہے کہ جس کے بعد جاتا ہی اور با بالذکر کا ہو اور قبر میں کہ جس سے حفاظت ہو درندوں کے بخلاف حیوانات **گلا** نہیں نہیں





سورة التوبة

سوال اگر خطا ہر مرتبہ کی لیکن حقیقت میں سزا والے کو اور فائدہ سوا کچھ تو وہ دیکھ کر کہ وہ جواب میں کہی کہ میں حیرم مقتول ہوئی ہوں تاکہ موجب سزا نہ ہو  
اور حجت اہل لازم ہو اور یہ مقام مقام ہیں کہ ہر کہ عیسے کو خدا تعالیٰ فرما گیا کہ انت قلت للناس اتخذوني واهلي الهين معني قتلے کہا تھا اے عیسے آدمیوں کو کہ قتل  
کر دو تم جھگڑاؤ میری ان کہ معبود ہائیں کہیں گے کہ مجھ کو کا علم نہیں اور سوال عیسے سے ہوا میں حیرم مقتول ہوئی ہوں تاکہ موجب سزا نہ ہو اور حجت اہل لازم ہو اور یہ مقام مقام ہیں کہ ہر کہ عیسے کو خدا تعالیٰ فرما گیا کہ انت قلت للناس اتخذوني واهلي الهين معني قتلے کہا تھا اے عیسے آدمیوں کو کہ قتل  
کر دو تم جھگڑاؤ میری ان کہ معبود ہائیں کہیں گے کہ مجھ کو کا علم نہیں اور سوال عیسے سے ہوا میں حیرم مقتول ہوئی ہوں تاکہ موجب سزا نہ ہو اور حجت اہل لازم ہو اور یہ مقام مقام ہیں کہ ہر کہ عیسے کو خدا تعالیٰ فرما گیا کہ انت قلت للناس اتخذوني واهلي الهين معني قتلے کہا تھا اے عیسے آدمیوں کو کہ قتل  
کر دو تم جھگڑاؤ میری ان کہ معبود ہائیں کہیں گے کہ مجھ کو کا علم نہیں اور سوال عیسے سے ہوا میں حیرم مقتول ہوئی ہوں تاکہ موجب سزا نہ ہو اور حجت اہل لازم ہو اور یہ مقام مقام ہیں کہ ہر کہ عیسے کو خدا تعالیٰ فرما گیا کہ انت قلت للناس اتخذوني واهلي الهين معني قتلے کہا تھا اے عیسے آدمیوں کو کہ قتل



انہوں نے کھلایا اور سوختا بہشت میں داخل ہوا اور فرمایا کہ آمین امانت اس جبریل کہ جی پہنچا نہیں کہی کی زیادتی نہیں کی ہو بلکہ جو کہی خدا تعالیٰ فرماتا  
 وہی پہنچتا اور وہی کہی کہ پھر تیرے سوختے جبریل سے فرمایا کہ کیا خوب کیف تیری خدا نے کی تو قی قوت عند فی امرش میں طمع تم امین قوت تیری کیا ہو  
 امانت تیری کیا ہو کہ قوت میری وہ کہ مجھ کو حکم ہوا تو کی قوم کے شہر نکاح کیا وہ چار شہر تھے اور ہر شہر میں چار لاکھ ہوسوار لڑکوں کے بچوں کے تھے ان شہر کو  
 سینے ساتویں میں چھوڑے اکھارا اکھارا ہوا تھا کہ اس شہر کے مرغوں اور کتوں کی آواز امان کے فرشتوں کے سننے پس انکو پوزاٹ کیا اور امانت  
 میری یہ کہ میں کسی چیز کو حکم نہیں کیا گیا ہوں کہ تجاؤ نہ اس سے کہ میں نے کیا ہوا وہی کی زیادتی نہیں کی ہو اور جسے جناب التاب کہہتی ہیں مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں  
 اور یہ اب تھا ان حضرت کو ہیں اور ایک فروغی طرف خطاب ہو کہ **وَمَا صَاحِبُكُمْ** اور میں صابہا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حق کی بات ہے **بِشَعْنِ**  
 وہ کہ کہ عقل میں سکھ فرق آگیا ہوا تو حق اور باطل اور بھلائی اور برائی میں فرق نہ کر سکتا ہوا وہ یہ کلام بھی جواب قسم کا یعنی قسم کے ان کو نہ کہ وہ کہی کہ قرآن  
 قول خلیفہ جبریل کے وہ طہری آیا ہو اور نہیں جسے صابہا یاد دہانہ جسے کفار کمان کے میں ملکہ آل امیوس سے زیادہ عقل ہے **وَلَقَدْ رَاَهُ** اولہ بہ تحقیق  
 دیکھا پھر پھر ان جبریل کو اکی صحت اہلی میں **بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ** یہ کمانہ امان کے کفار اور دشمن سے یعنی تمام کفار آفتاب کے کہ بلند زیادہ اور نہ کہ  
 سطح ہو کہ سوختا جبریل سے فرمایا میں جانتا ہوں کہ مجھ کو اس ہیئت پر دیکھوں جس ہیئت پر تو امان میں جبریل نے کہا کہ با سوختا طاقت میری دیکھو کی ہو کہ  
 حضرت کو فرمایا کہ دکھانا چاہتا تھا کہ کہاں کہلاؤں حضرت نے فرمایا اچھ میں کہ ہاں میں سادہ کافوایا کہ منی میں کہ بھی تنگ ہے پھر مایا کہ عفات میں کہ وہی تنگ علیکن کہ وہ حرا پر  
 دکھا سکتا ہوں اس حد کو روز سوختا کوہ حرا پر جابھے جبریل کو عفات کی طرف آج بھی یہ ہیئت ہو صحت کے تمام روز میں کو پوشیدہ کر لیا اور پھر  
 مشرق مغرب تک پھیلا دیا اور سر کا امان پر تھا اور باؤں ساتویں میں میں سوختا آئے جو اس ہیئت کو دیکھا تو ہوش ہو کر گر پڑی جبریل صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ جو ہمیشہ حضرت کو پاس آتے تھے صحت اسے کہ ہو کہ آئے اور حضرت کے پاس میں کہ حضرت کو اپنی پرول میں لیا حضرت ہو شمع میں کے اور جبریل نے کہا کہ با سوختا  
 میں کو بہت بڑا دکھائی دیا اگر میکال کو دیکھو تو کیا حال ہو کہ سر کا مجھے بڑا ہوا و شانہ نکاز برعش ہے اور باؤل انکو تخت شہری میں میں برعش  
 عظیم کے شانہ پر ہوا اور جو ہر قدر ہو کو خوف خدا میں جلیک ہو جانا ہو اور اب خدا تعالیٰ سے پھر ہے کا اور قرآن کا وصف بیان کرتا ہے کہ **وَمَا هُوَ**  
 اور نہیں ہے وہ پھر **عَلِ الْغَيْبِ** اور غیب کے یعنی جو کہی کہ وہی پہنچی ہی نہیں وہ نہیں ہے **بِضَبْنِ** بخل نبی والا کہ نکو وہ وحی تعلیم نکرو اور کو  
 پوشیدہ رکھتے **وَمَا هُوَ يَقُولُ شَيْطَانٌ رَّجِيمٌ** اور نہیں ہے وہ قرآن سخن شیطان اندھ کے گا اور انکو گئے کا سا رسول سے یعنی بکلام  
 وہ نہیں ہے کہ جسکو شیاطین چوری سے ملا کہ سے شکر کا سنو کہ جاکہ اس اور اس خطاب کفار کی طرف ہے کہ وہ قرآن کو کہانت اور جادو کہتی تھے کہ خدا  
 انکرتا ہے اور کہتا ہے کہ نہ کا سنو کلام نہیں ہے **فَإِنْ تَذَهَبُونَ** پس کہاں جاؤ تو تم او ایسے سخن درست اور حق کو نہیں مانتی ہو تم او اس سے منہ پھرتے ہو  
 اور باوجود انکو کہ کہانت اور جادو کہتی ہو ان **هُوَ** نہیں ہے وہ قرآن **أَلَا لَهُ الْكُلُّ الْعَالَمِينَ** لا مگر نصیحت و طہر عالم کے ہو گئے  
**لَمِنْ تَسَاءَلُونَ** اس میں سے کہ جاؤ تم سے **أَنْ يَسْتَقِيمَ** یہ کہ سیدھا ہو بلکہ خدا میں حق کی پیروی کی **وَمَا تَشَاوُونَ** اور  
 نہیں جانتی ہو تم سنی اور بدایت کو **أَلَا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ** مگر یہ کہ چاہی خدا **أَتُتَّعِظُونَ** اور وہ کار عالموں کے کہ پھر جبریل اور رستی کے  
 ایمان کیوں طہرینی تم اپنی اختیار سے ہاں لاؤ گے مگر کہ مشیت خدا متعلق ہو پھر ناچار کرنے پر اور کو جو کر دی لیکن سطح کا ہاں خلاف تخلیف کے ہے  
 اور پسندیدہ نہیں ہے **سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ** یہ سوہ کی ہو اور سوہ نفاذ کھتی ہیں رایتیں اس میں ہیں حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ خدا  
 کوئی اس صحت کو اور سوہ اور ہمارا نفقت کو تا فرض میں پڑی یا ناز نافلہ میں سے کوئی جواب ہو کہ رحمت خدا مانع نہ ہو ہمیشہ وہ رحمت خدا میں  
 نظر کرے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ ہر نظر رحمت کی جب تک وہ آدمی حسابے فاسق ہوں **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** اذ السماء انفطرت وحق  
 آسمان بھٹ جائے **وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتشرت** اور جو کہ ستارے گر پڑیں ماہن عباس سے روایت ہے کہ امل ستاروں کے نور کو دور کر دیا اور پھر  
 انکو گرا دیوں بعضی تھیر نہیں لکھا کہ ستاروں کے قندیلوں کو نور کی بخیر و نیر سے جو لگتی ہیں وہ بخیر ہیں لانکہ کے انہوں میں جن میں قندیلوں کو کہ

[illegible]

اہم ایک اور کرمیو الا واز کرنا ہو کہ ڈالو تم کو سنجین میں روہ ایک صحیح ہضموت میں جسکو شبت بہت کتری ہیں اور کعب الجبار وہ بہت کتری ہیں کہتا ہے کہ  
 توریت میں مٹی دیکھا کہ سنجین نام ایک لوح کا ہے ساتویں میں ہے سچو نام تمام شیاطین جن اور ان کے نہیں لکھو ہو ہر جوف کعبہ اور لوح کفار کو تہان پر جانے  
 بند کروین انکو سنجین میں جگہ پر یوں اور معنی یا سیکے یہ ہیں کہ کتاب کی مثال کی ہاں کہی جاگی وَمَا ذَلِكَ مَا سَيَكُنْ اور کس چیز جلد یا  
 تجھ کو کہ کیا سنجین معنی یہ ہے کہ قبل سے نہیں ہے کہ تو یا قوم تیری انکو جانتی ہو کتاب مرقوم ایک کتاب ہے لکھی گئی یا محل کتاب ہے کہ حرف انکو ظاہر  
 اور روشن ہیں یا ایک علامت کے ساتھ نشان کیا گیا ہے کہ جو کوئی انکو دیکھ کر تو جانے کہ ہرگز نہیں خیر نہیں اور مجمع البیان میں لکھا ہے کہ کتاب قوم  
 تفسیر سنجین کی نہیں ہے ہوا کہ سنجین کتاب قوم کی نہیں ہے بلکہ وہ تفسیر اس کتاب کی ہے کہ جو ان کتاب انجاریہ کتاب ہے اور تقدیر انکی یہ ہے کہ ان کتاب انجاریہ  
 کتاب قوم اور بیضاوی میں لکھا ہے کہ وہاں ایک ماحسن میں سنجین کا مصنف مخدوف ہو یعنی ما اور ایک کتاب سنجین کتاب قوم اور معنی انکی یہ ہیں کہ اور  
 کس چیز نے جلد یا جھلک کر کیا ہے کتاب سنجین کی کتاب لکھی گئی ہے کہ وَاِلَیْکُمْ رُجُوعُکُمْ وَاَنْتُمْ عَلَیْکُمْ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ تَخْرُجُوْنَ اور کس چیز نے جلد یا جھلک کر کیا ہے  
 والنور الذین یکنون وہ لوگ پہلے ہیں اور نکلتے ہیں یَوْمَ الَّذِیْنَ سَاۡتِیَہُ وَاَنْتُمْ عَلَیْکُمْ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ تَخْرُجُوْنَ اور کس چیز نے جلد یا جھلک کر کیا ہے  
 کرتا ہو ساتھ ہر روز کے اَلْیَوْمَ الَّذِیْ تَخْرُجُوْنَ اور کس چیز نے جلد یا جھلک کر کیا ہے کرتا ہو ساتھ ہر روز کے اَلْیَوْمَ الَّذِیْ تَخْرُجُوْنَ اور کس چیز نے جلد یا جھلک کر کیا ہے  
 کر نیوالا اذ انت علیہ جوفت پڑی جاتی ہیں اور اس کے آیات آتین ہی تَقَالَ کہتا ہے کہ یہ ہیں قرآن کی جو محمد صلعم پر تہا ہے  
 السَّاطِرُ اَلْاَوَّلِیْنَ قَبْلَہُمْ ہوں کہ جو پہلے ہیں اسکی کچھ صل نہیں ہے پس جوفت کہ انکی جہالت اور عناد و کمال حال ہے تو یہ یلیل نفلی  
 انکو کچھ فائدہ نہ بخشے گی جسکے یلیل عقل کچھ فائدہ انکو نہیں دیتی ہیں گلا نہیں نہیں معنی نہ ایسا ہے کہ وہ جہلانیوں کا کہتی ہیں کہ سُرَّانَ بلکہ رنگ کہتا ہے  
 عَلَیْکُمْ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ تَخْرُجُوْنَ اور کس چیز نے جلد یا جھلک کر کیا ہے کرتا ہو ساتھ ہر روز کے اَلْیَوْمَ الَّذِیْ تَخْرُجُوْنَ اور کس چیز نے جلد یا جھلک کر کیا ہے  
 رنگ بنیہ گیا ہے اور تاریکی ہو گئی ہے ہوا سٹے وہ حق اور باطل کو نہیں بچا ہیں اور نہیں فرقی نہیں کر سکتے ہیں اور نصیحت نہیں کر سکتی ہے اور سو خدا صلعم  
 نے فرمایا کہ بندہ جوفت گناہ کرتا ہے اس کے لوہیں ایک نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ کثرت گناہوں کے ہوا کہ ہر گناہ کا ایک نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے پس اگر تو بکرے تو وہ سیاہ نقطہ وہ ہوتا ہے اور  
 علیہ السلام فرمایا کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہے جسکو مومن گناہ کرتا ہے تو اس نقطہ میں نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے پس اگر تو بکرے تو وہ سیاہ نقطہ وہ ہوتا ہے اور  
 اگر سطح گناہ پر گناہ کرتا رہے اور توبہ نہ کرے تو وہ سیاہی یادہ ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ تمام اس نقطہ سفید کو گھیر لیتی اور جوفت وہ سفیدی بالکل پوشیدہ ہو جاتی تو  
 پھر وہ شخص خیر کی طرف جمع نہیں ہوتا بلکہ گناہوں میں شغول ہوتا اور یہی ذہن قول حق تعالیٰ سے کلام بل ران علی تلوہم اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ  
 دل نہک کرتا ہے پس خدای تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کر تو کہ رنگ سرورشن اور صاف ہوا کلام عَنْ رِیْہِمْ یَوْمَئِذٍ حَقَّاقٌ تَحْتِیْہِ وَلَوْ کَانَ بَرْدٌ دُکَّارٌ  
 اپنے سقیاست کے دن کَجَوْنِ لہتہ پردہ میں کٹ گئے ہیں یعنی منع کئے گئے ہیں اور یہاں مومنین سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ مومن ہے  
 ثواب ہوتا ہے اور اس آیت کی تفسیر اس آیت کی پوچھی گئی تو فرمایا کہ خدای تعالیٰ کو مکان ساتھ وصف نہیں کیا جاتا ہے اور نہیں کہا جاتا ہے کہ وہ  
 داخل مکان میں ہے وہ والا کیا اہل اسکی طرف بندہ کی واسطے اور لیکن مراد لیکن ہے کہ تحقیق وہ ثواب پروردگار اپنی سے پردہ کئے گئے ہیں اور عین اس  
 فرمایا ہے اسکی تفسیر میں تحقیق وہ رحمت پروردگار اپنی سے پردہ ہو گئی ہیں اور اس آیت خدا کا ویدار نہیں ثابت ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ کھار خدای تعالیٰ سے حجاب  
 کئے گئے ہیں تو پس معلوم ہوا کہ مومنین کے واسطے حجاب ہو گا بلکہ وہ انکو دیکھنے سے ہوا کہ عک محاورہ میں حجاب کان کے لئی ہوتا ہے اور خدا مکان میں نہیں کہ مکان اندر  
 بیٹھا ہوا اس کے سوا پردہ ہوا کہ کھار کو دیکھنے سے ہوا کہ مومنین کے واسطے پردہ اٹھا دیا جاوے اور یہ کہاں سے لازم آیا کہ کھار کو پردہ دیکھنے سے پردہ ہو سلاطے کہ  
 حجاب ہونا پروردگار سے محال ہے معلوم نہیں کہ دیکھنے سے حجاب یا انکو قریب حجاب یا انکی رحمت یا کرامت سے حجاب یا انکی ثواب سے حجاب اور سوا اس کے  
 بہت ہے ہر جائز اور غیر جائز محال سکتی ہیں پس جوفت کہ دیکھنا خدا کا عقل لیلوں کے باطل ہوا تو جہم کہ جائز ہیں و مراد ہو گئی اور دیکھنا خدا کا مراد نہ ہو گا فقہ  
 اَلْہُمْ لَصَالُو الْکَیْمِ ہر جوفت کہ دیکھنا خدا کا عقل لیلوں کے باطل ہوا تو جہم کہ جائز ہیں و مراد ہو گئی اور دیکھنا خدا کا مراد نہ ہو گا فقہ  
 اَلْہُمْ لَصَالُو الْکَیْمِ ہر جوفت کہ دیکھنا خدا کا عقل لیلوں کے باطل ہوا تو جہم کہ جائز ہیں و مراد ہو گئی اور دیکھنا خدا کا مراد نہ ہو گا فقہ



[illegible]

نہیں یا کہ علی جو کوئی شرک و نیامین کے خلاف تھا اور اس کے علم کی تمیل کیوئے تو خدا تعالیٰ انکو شرف و تہمت سے سیر کرے گا و ہر اجداد  
 امیر شام کی منی کشیدہ چشمہ تنیم سے ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ تنیم نام اس بانی کا ہے جو عرش کے نیچے سے بہشت میں تاسی ہو وہ بہشت کی سب  
 شرابوں و پانیوں سے افضل ہے اور دوسری روایت ہے کہ ابن عباس سے ایک شخص نے بچہ کہ تنیم کہا ہے کہا کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے کہ حق تعالیٰ فرمایا کہ کوئی  
 نفس نہیں جائے جو کہ بہشتیوں کو واسطے بنی پوشیدہ رکھا ہے کہ انہم کو وہ روشن کرے اور کہتے ہیں کہ تنیم وہ شراب ہے کہ بلندی سے بہشتیوں کو گرتی ہو اور بعض  
 کہتے ہیں کہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں جاری ہو اور موافق حاجت بہشتیوں کے بہتوں میں گرتی ہو اور جس وقت بہتین برہمیاں تھ وہ وہیں پہنچاتی ہو اور زمین پر پڑتی  
 قطروں کا نہیں گستاہو اور نام انکا تنیم انکو مرتب کی بلندی کی جیسے ہوئے اور تنیم کی تفسیر ان کا ہے کہ عیناً چمکے ہوئے اور عیناً حال واقع ہوئے اور یا  
 منصوبہ لہج ہو اور تقدیر رکھنی عینی عیناً یعنی مراد لیتا ہوں جن سے کہ کوئی شرب بہا المقربون پتہ ہوتا ہے اسکے نزدیک گئے درگاہ خدا جو کہ  
 بہت نیک پر ہر گاہ میں مثل انبیاء اور ائمہ معصومین کے وہ تو تنیم خالص نوش فرمائیں کہ وہ لوگوں کو خالص محبت خدا کی تھی اور آبرار اور نیکو لوگوں سے  
 کچھ ملا کر ملائیکے اور کہتے ہیں کہ کفار قریش مثل ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور خاص بن اہل وغیرہ جس وقت فقر و صحابہ کو دیکھتے تھے مثل عمار و جہش بن مالک  
 اوجھا کہ تو اسی ہنسی اور ٹھٹھا کرتے اور طعن کی راہ سے کہتے کہ حق پر ہمارے محمد برحق نازل ہوئی ہو اور وہ رسول خدا کا ہے اور ہم زندہ کر کے دوبارہ  
 اٹھا جائیگا یہ آیت نازل ہوئی **اِنَّ الَّذِیْنَ اٰخَرُوْا یَحْتَقِقْ حَرُّ کُوْلٍ مَّا کَانُوْا یَشْرٰوْنَ** گناہ کیا ہے شرب کفار و شرک کے **کَا نُوْا مِّنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** ہیں  
 ان کوں کہ ایمان لائے ہیں **یَضَعُوْا کُوْلَ مِمَّا کَانُوْا یَشْرٰوْنَ** اور جس وقت گزرتے ہیں ساتھ ان ہونے کے تو بتھاڑوں انکے ہر  
 ماں میں اس میں سے ہنسی کے اور کشف میں منقول ہے کہ اگر وہ امویوں کی جماعت فقر و صحابہ کے ہمراہ تھے ایک جماعت منافقین کی تاکو دیکھ کر ہنسی اور  
 اٹھ کر ہنسی میں شامی کئے اور ٹھٹھا کرنے لگا اور اپنی بارگاہ کہنے لگا کہ منہ صلیع کو یعنی اس شخص کو کہ جسکی پیشانی کے اوپر بال تھے وہ کہہ رہے تھے **وَمَا لَکُمْ**  
 امیر المؤمنین تھے اور اس میں سے ہنسی اور امیر المؤمنین بنور رسول خدا صلیع کی مسجد میں پہنچے کہ جبریل یہ آتیں لیکر نازل ہوئے کہ منافقین ہونے میں سے ہیں اور  
 انکو کشت شامی کرتے ہیں **وَ اِذَا اَنْقَلَبُوْا اِلٰی اٰہْلِہِمُ** اور جس وقت پھرتے ہیں وہ طرف لوگوں کے کہ **تَوَلَّوْا** پھر یہ **فَکَہِنُ**  
 باتیں بنائی ہو کر سچا حال واقع ہوئے اور ابو جعفر اور جنس نے فکھین پڑھا ہے بدولت الفک یعنی ٹھٹھا ملنے سے تباہی لے ہو کر اور شواہد التشریح میں ابن عباس سے روایت  
 ہے کہ ان الذین اجر مومنا و منافق قریش کے ہیں اور الذین امنوا مومنا و علی بن ابیطالب اور سعید بن سعد بنی نے کہ یہ بھی ملے ہے کہ برادریوں میں ابن عباس سے  
 روایت کی ہے کہ مراد الذین اجر مومنا و منافق بنی امیہ کی ہے کہ جس وقت علی بن ابیطالب اپنے بارگاہ ہمراہ نہ جماعت پر گئے رہی تو انہوں نے چشم اوامر کے خلاف  
 علی کے کیا اور مراد الذین امنوا علی بن ابیطالب سے اور صحابہ اسکے اور رسول خدا صلیع نے شاہ اولیا علی مرتضیٰ کو جو شجرہ می کہ فریب کہ ہم انکو دیکھ کر کہ وہ  
 آتش و زرخ میں جلتے ہوئے اور مقاتل کہ علماء اہل بیت کے اپنے تفسیر میں لکھا ہے کہ اگر یہ امیر المؤمنین نے صحابہ کے ہمراہ رسول خدا صلیع کے پاس جاتے تھے اتفاقاً  
 راہ میں ایک جماعت منافقین بڑا کھانڈ رہا تھا ان جماعت دیکھا کہ علی اپنی بارگاہ ہمراہ رسول خدا صلیع کے پاس جاتا ہے ہنسی اور ٹھٹھا کرتا اور فقہا مارنا  
 شروع کیا اور نالائق باتیں کہتے کہ جس وقت علی مرتضیٰ مجلس درس رسول خدا میں پہنچے تو جو فقہانے یہاں تھے وہ بھی اور ان حال سے مطلع کیا اور علی کے تبرکات کو  
 جو کہ پیش نظر تھا وہی کہہ لیا اور ان کفار و منافقین کے حال میں علی تعالیٰ فرمایا کہ **وَ اِذَا رَاوْہُمْ اَوْ جِئْتُمُوْہُمْ فَاَنْقَلِبْ وُجُوْہُکُمْ اِلٰی الْاَرْضِ** کہتے  
 ہیں وہ کفار و منافقین اس میں کہ **اِنَّ ہُوَ کَاۡءٌ** تحقیق لوگ کہ ٹھٹھا کی پیروی کرتے ہیں **لِصَّالُوْنَ** بہت گراہ ہوتا ہے **وَمَا اَرْسَلُوْا** اللہ  
 حال یہ کہ نہیں بھی گئے ہیں کفار و منافقین **عَلِیْمٌ** اور ان میں سے **حَافِظِیْنَ** نگہبان ہو کر تاکہ کوئی ایسی نگرانی اور ہدایت کی اور کفار  
 اور منافقین جو ہونے میں کہ ابی کہتے تھے اور ہمیشہ انہیں ہنسنا کرتے تھے خدا تعالیٰ قیامت کے روز فرما جائیگا **فَالْیَوْمَ** ہر آج کے دن قیامت کا روز  
**الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں **مِنَ الْکُفَّارِ** کافروں سے **یَضَعُوْنَ** ہنسنے کے **عَلِی الْاَرْضِ** اور پتختوں کے بہشت میں  
 بیٹھے ہوئے **یَنْظُرُوْنَ** نظر کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ مرنے میں جاتے ہیں اور طعن کر رہا ہے انکو اور دلیل ہیں اور زمینیں انکو

بزخمت اور ثروت میں مبتلا تھے اور یہ معنی میں ہے کہ اس امر کے قیاس کا روز ہو گا وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں کھانے سے منہ سنبھالنے کے لئے غدا میں کھانا ہو گا  
 جیسے کہ وہ کھانے اور دنیا میں منہ سنبھالنے سے کھانا اور پھر کھانا نظر کرتے ہوئے اور کھانا بہت کم ہوتا ہے روز خیر کو کھانا بہت کم ہوتا ہے اور وہ جلدی سے  
 بہشت کے طیرف و اندر ہو گا جسوقت کہ بہشت کے قریب پہنچیں فرشتے دروازہ بند کر لیں اور دوزخی رنجیدہ ہو کر کھانا دوزخ کو کھانا لے لیں اور کھانا  
 ان کو سناہ سپاہی کرتے اور زمینیں حال دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ **هَلْ ثَوْبَ الْكِفَالِ كَمَا بَدَأَ دَعَا كَفَا** ملا کا تو ایفعلون  
 پیچھے کا کہ تھو وہ کہنے دنیا میں معنی دنیا میں جو وہ ہمیشہ رہتے تھے کیا ان کا بدلہ انکو ملا اور جزہ اور کسائی نے ہل کے لام کو ثوب کے نام میں اور عام کے بہتوب  
 پڑھا ہے **سُورَةُ الْاَشْفَقِ** اور اس سورہ کو سورہ اشفاق بھی کہتی ہیں اور یہ سورہ مکی ہے اور اس میں بیس آیتیں ہیں اور ثواب اس سورہ  
 حفظ میں مذکور ہے یوں ہے اور ابی بن کعب سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے خدا ان کو اپنی بناہ میں لے لے اور اس سے کہ نامہ اعمال ان کو دست  
 چپ میں دیں بلکہ نامہ اعمال ان کو دست راست میں دیں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا الشَّمْسُ كَانَتْ خَشْفًا**  
 بھٹ جائے اور ملا کہ ابھر زمین پر نازل ہوں اور پہلے زمینیں علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کشتان سے بھٹکا **وَ اِذْ نَتَّ لِرَبِّهَا** اور کان کھڑے  
 حکم پروردگار اپنے کے کہ جسوقت حکم ہمیں انکو بہتوب دے پھر چکا اور سر زبانی نکرے **وَحَقَّتْ** اور لائق کیا جائے اہان واسطے سنو اور فرمانبرداری  
 حکم خدا کے سو سہل ہے خدا ان کو پکڑ لے گا وہ کیونکر حکم خدا کا نہ جلا لے تو آدمی ہی کی شان ہے کہ خدا تعالیٰ کی ناشکری اور نافرمانداری میں شاہی  
**نِیْثُ نَفْسٍ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ** اور جسوقت کہ زمین کھینچی جائے سطح کہ بلند یوں پھاڑوں کھینچیوں اور پھر انکو کھینچیں کہ  
 انکی بلندی پرستی سب برابر ہو جائے جیسے کہ اوپر کی کھینچی ہو اور کھینچی ہو وہ برابر اور صاف جاتی ہے اولیٰ سے ہی زمین کو کھینچنے کہ برابر اور صاف جاتی  
 سطح کہ اگر زمین کا انداز مشرق میں کھینچ کر مشرق کو کھلائی دیکھا اور کیا کہ انکو کھینچنے سے سطح کی فراخی اور کشادگی زیادہ ہو جائے **وَاَنْتَ مَا فِیْهَا**  
 اور فلک دوزخ میں جو کچھ کہ زمین انکو ہے معنی جو کچھ کہ زمین اندر ہے انکو وہ باہر والے **وَحَقَّتْ** اور خالی ہو جائے کوشش اور مختلف کر کے معنی جو  
 کوشش کہ اس سے ممکن ہو خالی کر کے باب میں ہمیں سطح کا قصہ وہ نکرے **وَ اِذْ نَتَّ لِرَبِّهَا** اور کان کھڑے زمین واسطے حکم پروردگار اپنے کے باہر والے پیچھے  
 میں جو اس کے اندر ہے اور خالی کر نہیں **وَحَقَّتْ** اور لائق کیا جائے پروردگار کے حکم کی واسطے ہو اس کے کہ وہ انکی پیدا کی ہوئی ہے اور زمین انکو سطح کا  
 اختیار ہے اور سو بخیر معلوم روایت بیان کرتے ہیں یا کہ نبوت خدا تعالیٰ قیامت کی ظاہر میں زمین جو کچھ ہے اسکو باہر والے چاندی کو اور سو کو کا نظام  
 کہ جو کہ یہ میر ظلم اور قتل سے تھا اور جو کچھ کہ میرا تہ اس کے سبب کا ناگیا ہم نسبت ہو گئی اور یہ ہیں اور بعضے کہتی ہیں کہ مراد ہے کہ مرود کو باہر والے کی اور بعضی  
 کہتی ہیں کہ پہاڑوں کو ڈالنے اور بیات کر نہیں ہو سکی پہلے تو صفت پہان کی ہے اور دوسری صفت میں کی اور جواب شرط کا خیر ہے چنی جو قیل  
 یہ اسوند کو رہوں تو دیکھنا کہ انان جو کچھ کہ اسے پہچانے سنی کی کو یاد دینی **يَا اَيُّهَا الْاَنْسَاكُ** اور آدمی پنخا بہر آدمی کی طیرف و اولاد آدم سے  
 معنی آدمی **اِنَّكَ كَادِحٌ** تحقیق کہ تو سخت کربنالا ہے معنی رخ اور کوشش سے کام کرنا بلا ہوا الی **رَبِّكَ** طرف پروردگار اپنے کے کد حاکم کرنا  
 محنت اور کوشش سے معنی تو عمل کرنا اور کوشش خدا کی طیرف پہنچنے میں **فَمَلَا قَبْلَهُ** پس ملاقات کرنا بلا ہوا الی کوئی اپنے عمل اور کام کی جڑ کو تو پہنچا ہے اس سے  
 چارہ نہیں ہے معنی عمل نیک ہو یا بد ہوا دیکھو شقت کرتے ہو انکی جڑ کو پاؤ گے **فَاَمَّا مَنْ اَوْفَىٰ بَعْدَ ذٰلِكَ كِتَابَهُ** نامہ اعمال اپنا  
**بِیْمَانٍ اِحْسَانٍ** وہ نہ پڑا نہ اپنے کے **فَسَوْفَ يَكْسَبُ** پس یہ کہ کیا کیا جائے **حِسَابًا اَيْسَارًا** حساب اہان کہ اس میں سطح کی علی اور شادی  
 نہ ہو اور کہتی ہیں کہ حساب یہ کہ گناہ انکی انکو دیکھا جائے اور پھر معاف کر دیا جائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا سو بخیر معلوم ہے کہ جو کوئی حساب کیا  
 جائے وہ عذاب کیا جائے کہ سو بخیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا حساب ہے اس سے کیا ملے اور فرمایا کہ حساب یہ کہ مراد ہے کہ گناہ ہو گیا ہے اور پھر معاف کر دیا جائے  
 حساب ان کے حساب میں اعتراض و چون چرکی نوبت پہنچے اس میں کیا کیا جائے **وَيُنْقَلِبُ** اور پھر یہ کہ شخص کا حساب سانی کیا گیا ہے الی **اَهْلِيْهِ**  
 طرف لوگوں اپنے کے کہ کہنے انکا ہے زمین میں یا اپنی عورت کی طرف کہ وہ جو میں بہشت کی ہیں **مَسْرُورًا** خوش ہو کر یہ حال واقع ہو گا معنی وہ شخص

۱  
 س  
 ۸











او سکو کچھ فرزند نہ پہنچا بادشاہ سکو سولی پر چڑھا یا او تیر لگو کر تیری کے نہ لگا او اس جوان کہ کہ ای بادشاہ بیان تو اس خبر کہ جسکے یہ چھٹا تاقی رت کے  
 دیکھتا ہی بادشاہ نے غدا کی لہو کہا کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ قتل تر اس جوان کہ کہ تو اگر میرا قتل کرنا چاہتا ہو تو لوگو کو نوٹھیلے پر جمع کر اور مجھ کو ذیبت  
 او ایک تیر میرے تر کنس ہیں کہیں چکر کہ کہ لسم لہدرب اظلام معنی نام خدا ہے سیرت کہ تیر کو مجھ پر جلانے میر وہ لگو بادشاہ نے یہاں ہی کیا او تیر لگو اما تو انکی  
 پیشانی پر وہ تیر لگا وہ جوان کہ گیا او جادوی کہ ہاں ضرر تھے انہوں کہ کہ انہاں لائی اس کے کے پروردگار پر بادشاہ ہوا کہ کہ اس مرکا تو خوف  
 کرتا تھا وہی آگے آیا کہ آدمی اس کے کے خدا پر بیان لائی او تیری خدای ہی پھر گئے بادشاہ غصہ میں ہوا اور حکم دیا کہ رستوں کے سر پر گڑھ کو دیں ہاں  
 خند قوس کے پس گئے کہ کہ اور اس آگ بھردی اور حکم دیا کہ جو کوئی اس جوان کے خدا پر بیان لائی یا سکو آگ میں الدین اور جو کوئی بیان نہ لائی یا سکو چوڑ دیں  
 بادشاہ کو آدمی موافق حکم کے ان غار کے کنارے کے قریب بیٹھ گیا اور یہ ایک سے پوچھتا تھا تھے جو کوئی بیان لگا کر کرتا تھا سکو آگ میں التھے اور جو کوئی  
 انکا کرتا تھا اسکو چوڑ دیتے تھے ایک عورت مومنہ کو اس خندق کے کنارہ پر لائی اور اس مومنہ کے پاس ایک بچہ  
 نکاتین مہینے کا تھا وہ عورت اس کے کی محبت اس خندق کے کنارہ سے بھاگتی تھی وہ بچہ گویا ہوا اور کہ کہ ای ماں کو ڈرتا تھا اس آگ میں اس صبر کر اور کچھ خوف  
 اور پروا نہ کر کہ آگ دمنے کی اس زیادہ خفقان جوقت اس منہ نے یہ سنا تو بشوق تمام اپنی تہذیب اس کے آگ میں لایا اور کہتے ہیں کہ جوقت عورت اور  
 سکا لگا آگ میں گر پڑی تو خدا تعالیٰ نے ایک ہوا بھیجی وہ ان خندق میں داخل ہوئی اور آگ کو خندق کے باہر نکال کر ساری میں پہلایا او ایک شعلہ اس سے  
 بادشاہ کے پاس پہنچا سکو اور سکو تخت کو لے کر جلادیا اور کچھ آگ اسکو لشکر میں پہنچی سب کو جلادیا او وہ عورت اور سکا لگا اور جبکہ مہینے کہ اس آگ میں تھے  
 سلامت باہر نکلا لائی اور سب سے روایت کی کہ کہ ایک روز عین خطاب کے پروردگار اس جوان کا ذکر ہوا ایک شخص نے بیان کیا کہ فلا مانگنا کہ کہ تھے پھر جوان  
 اسکا انداز ہر ہوا اور مینے دیکھا کہ وہ ماتہ اپنا اس ختم تیر پر رکھتی تھی اور خستہ اسکا ہاتھ کو اس ختم سے اٹھاتے ہیں وہ ماتہ پھر وہیں ٹھیرا ہی او ختم اس کے  
 نیچے ہوتا ہی عمر نے حکم دیا کہ سوز زمین میں فرج دو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر کوئی اس خندق میں جانا تھا تو اس کے کورے کا تھوڑا پھلے اس سے  
 کہ وہ آگ میں پڑے اسکی مشیت کھیرا کر جانی تھی او منقول ہے کہ بارہ ہزار مومنین اس خندق میں چلے اور بعضی حایت میں تھیں ہاں کے میں تو بعضی میں ان میں ناز ہوا  
 اور ہر المومنین علیہ السلام روایت ہے کہ کہ فرمایا کہ صہابہ بعد موحوسی تھی او لہذا جب حکم میں انہوں نے خلاف کیا اس سے انکی کتاب کو ہماں پر لکھنے  
 او گمان انکا یہ تھا کہ شرب حلال ہے اور انکی ایک بادشاہ شرب نش کی اور مست ہوا اور سی میں انکی تھی کہ کہ صحبت کی اور جوقت ہوں میں یا تو میں حرکت ہی  
 نام ہوا اور یہ خبر انکی رعیت میں پہنچی اور وہ اس کی خلاصی میں کوئی چارہ نہیں جانتا تھا انکی میں نے کہ کہ اسکی بیریہ کما دیو کو جمع کر اور خطبہ پڑھا اور  
 کہ کہ خدا تعالیٰ نے صلاح بہر کل حلال کیا ہی اور بعد اس کے میں اس کو خدا تعالیٰ نے بہر سے نکاح کرنا حرام کیا ہی پس اس نے خطبہ پڑھا لیکن کسب قبول کیا نہیں  
 نے کہ کہ خندق میں ہوا اگر اس کی جو کوئی اس انکار کر ہی سکو خندق میں الدیو اور کہتے ہیں کہ طول اس خندق کا چالیس گز کا تھا اور عرض بیس گز کا  
 البتہ یہ بدل تھا اس آیت کے معنی ہلاک کر گئے صبا آگ کے ذات الوجود صاحب بندہ کی تھی ہاں اس صفت ناری ہی اذ ہم علیہا  
 قہود جس کو کہ وہ اور کہنا دیں ہوں اس کے مہم دیو کہ تھے مٹا سکا خندق ہی اور اس سے قتل کا طریقہ ام قتل سے مراد اس کے یعنی قتل کے ہی صہابہ  
 کہ کہ صہابہ اس میں تھے جو کہ وہ لوگ اس کی خندق میں کھڑے تھے ان میں سے بعض تھے کہ کہ وہ قتل کے ہی صہابہ اس میں تھے جو کہ وہ لوگ اس کی خندق میں کھڑے تھے ان میں سے بعض تھے کہ کہ وہ قتل کے ہی صہابہ  
 بادشاہ کے آدمی علی ما یفعلون اور پھر کہ کہ کرتے تھے وہاں مومنین کے ساتھ مومنین کے شہود کو اسکی خود تھے نزدیکیاں تھے یعنی جسوں  
 نے بادشاہ کے پروردگار کو اسکی کہ کہ انہوں کے قصہ کیا ہی اس میں کہ جو بادشاہ نے حکم دیا تھا اور یہ کہ وہ حاضر تھے اور کہتے ہیں کہ بادشاہ اور اس کے  
 آدمی حاضر تھے یا گواہ تھے کہ مومنین کے ساتھ ہاں تھے تھوڑے کچھ کہتے ہیں کہ وہ قتل کے ہی صہابہ اس میں تھے جو کہ وہ لوگ اس کی خندق میں کھڑے تھے ان میں سے بعض تھے کہ کہ وہ قتل کے ہی صہابہ  
 دیکھتا تھا اسکو خدا نہیں مٹا تھا لیکن اسی صبا کے فضل سے اور وہ فرج ہوا تھا وہ مومنین تھے خدا تعالیٰ نے سکو لعنت کی وہاں قہود اور نہ ہمار  
 بیان صہابہ اسکو دمنہم ان مومنین کسی چیر کا اور نہ کرست نہ کی لا ان یوموا کرہا کہ بیان لائی تھے وہ باللہ العزیز ساتھ خدا

غالب کہ اس سے ڈرنا چاہئے الحید تعریف کیا گیا ہے کہ اس کی حیرت اور ثواب کا ہید واریہ چاہئے الذی وہ خدا کا ملائک السموات والارض  
 وسطی شیک باو شاہی آسمانوں اور زمین کی ی واللہ علی کل شیء او خدا اور ہر چیز کے مومن کا فر کے قولوں و فعلوں سے شہید کیا گیا  
 او عالم ہر او جو شخص اس پر ایمان لائے کہ اس کی برائی اور چاہئے کہ اس پر ایمان لائے کہ اس کی برائی اور چاہئے کہ اس کی برائی اور چاہئے کہ اس کی برائی  
 ہے تو بیشک جزا دیگا کہ مومن کو بہشت میں داخل کرے گا اور کافر کو دوزخ میں ڈالے گا ان الذین آمنوا بالمبین والمؤمنات تحسن  
 جن کو تو فتنہ میں لاؤ مومن و مومنہ کو تو نکلو اور مومن و مومنہ کو تو نکلو اور مومن و مومنہ کو تو نکلو اور مومن و مومنہ کو تو نکلو  
 سے وہ نہ بھریں و فکرم عذاب جہنم پس اس کو عذاب دینے کا ہے و فکرم عذاب جہنم پس اس کو عذاب دینے کا ہے و فکرم عذاب جہنم پس اس کو عذاب دینے کا ہے  
 بڑا عذاب اور عذاب حریق کا تو جلائیگا واسطے ی اور عذاب جہنم کا یہ ہے کہ اس میں قوم کھائیں گے اور آب گرم اور پھل اور زخمی گھاس پھوس کھائیں گے  
 اور گریں گے اور تلواریں و زینوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں  
 عذاب جہنم کے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں  
 الصلوات اور عمل کرتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں  
 ان جہنم کے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں ان کے بدنوں کو کھاتے ہیں  
 الکبارہ یہ ہر مرد کو پہنچا بڑا اور رستگاری بزرگ کہ اس کا مقابلہ کوئی مقصد علی نہیں ہے اور تمام دنیا کی نعمتیں اس کے پیچھے ہیں ہر مرد کو  
 جسے نعمتیں بھی ہو سکتی ہیں ان بطنش سر بک تحقیق کہ بچہ نامور ہو گا تیری کلمہ محمد کشیدہ کہ بہت سخت ہے کہ جس کو سب کے  
 عذاب میں گناہ کیا پھر اس کے واسطے عذاب نجات کی نہیں ہے انہ وہو یبدل تحقیق کہ وہ خدا ہی ظاہر کرتا ہے کہ وہ دنیا کو دنیا میں و یعیذ  
 اور اعادہ کرے گا آخرت میں وہاں بھی پڑے گا حتیٰ کہ خدا بکرے گا اور اس کا بد کرتا ہے خلقت کو اول اباد را عادیہ کرے گا یعنی دوبارہ پیدا کرے گا آخرت میں  
 واسطے حساب رجا کے اس میں ابن عباس سے منقول ہے و هو الخفول اور وہ بخشنے والا جو کوئی کہ گناہوں سے توبہ کرے اور کفر سے توبہ کرے اور کفر سے توبہ کرے  
 دوست اس شخص کا جو اس کی فرمانبرداری کرے اور اس کی خوشنودی کرے اور اس کا گناہوں سے توبہ کرے اور کفر سے توبہ کرے اور کفر سے توبہ کرے اور کفر سے توبہ کرے  
 ہوتا ہے کہ جو کسی دوستی کرے اور ہر وقت اپنے دوست کی رضا جوئی میں ہے تو وہ دوست اس سے نہایت خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو ہر قدر غنی کرے  
 یہ ہمیشہ میری شکر گزاری میں ہے و العرش المجید صاحب شہر کا یا صاحب عرش کا کہ بزرگ ہے وہ خدا ہے کہ بعضوں نے تجھ کو مکتوب کیا ہے  
 اور بعضوں نے مرفوع فقال کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے جس چیز کے کہ ارادہ کرے اور اب مجھ کو کھانے کے حال سے خبر دیتا کہ ہل اتک  
 کیا آئی ہے تیرے پاس و محمد صلی اللہ علیہ وسلم حدیث کے لکھنے والے شکر و کفر کی کہ ان شکر و کفر کو لوگوں نے نبی کے ساتھ عداوت کی اور مجھ کو جھٹلایا اور سبب  
 ہو گیا عذاب نبی اور آخرت میں گرفتار ہو گیا اور یہ تفہیم قرار ہے یعنی خدا تجھ کو خبر دیتا ہے تیری تسلی کی واسطے ان کا کہ تو بھی مثل ان انبیاء کے اپنی قوم کے  
 جھٹلایا اور اپنا دینی پر صبر کرے جسے کہ ان انبیاء نے صبر کیا تھا اور تجھ کو بھی تیری قوم پر نصرت کی جو جسے کہ انگو دی تھی اور تیرا ملا تیری قوم سے تیری  
 فرعون و تموز کے بدلے ہے جنہو سے اور فرعون فرعون اور اس کی سب پروری کرنا ہے ان فرعون کے ذکر پر اکتفا کیا اس واسطے کہ قوت  
 ان سب کو فرعون ہی تو تھی اور وہ سب اعداء تھے یعنی کیا آئی ہے تیرے پاس ان فرعون کی اور اس کے گروہ کی اور قوم تموز کی کہ وہ جھٹلانا اٹھاتا تھا نبی کو  
 اور بھڑچکھی ہوتی ان کی اس سے کہ ان الذین کفروا بلکہ جو لوگ کہ کافر ہوئے وہ فی تکذیب ہی جھٹلانا قیامت کے ہیں اور جزا  
 کا حشر نہیں کرتے ہیں واللہ من و انہم اور خدا ہی ان کے محبط ہے کہ یہ نبی کا اور ان کو احاطہ لگے ہوئے علم اور قدرت پس اس سے  
 بہاں کر کہ نہیں نہر جاسکتے جسے کہ کہیری ہوئی چیز کہ یہ نبی والی سے کہ نہیں نہر جاسکتی ہے اور یہاں نہیں ہے کہ کفار قرآن کو جھٹلاتے ہیں ان کو عذاب و شکر  
 بل ہو قرآن مجید بلکہ وہ قرآن بزرگ سے اور یکتا ہے معجزہ ہونے میں اور بزرگ آسمان کے ہیں معانی بزرگ اور ولیلین روشن ہونے میں

کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نیرہ کو کاٹتا تھا جس سے قلم بجا رہا۔ حضرت عیسیٰ نے نیزوں میں آواز سنی کہ یاروح اللہ میں شخص کو منع کر کہ یہ جھگڑو جو کچھ عیسیٰ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تیرا کاشنا ہر صباح کیا ہے تیری اس میں کیا غصہ ہے کہا کہ مجھ جانتا ہوں کہ صل اور طری میری باقی رہے پھر آخر الزماں کے وقت تک کہ مجھے قلم تراش کر قرآن کو نبجسے لکھیں اور فرمایا ہی رسول خدا صلی علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ایک قلم تراشی قرآن کے لکھنے کیلئے یا خدا تعالیٰ انکو بہشت میں ایک رخت دیوے کہ اگر زندہ مدت تک اُترے تو ہم رخت کو ٹوکریسے اور یہ قرآن مجیب لکھا گیا ہو فی اللوح محفوظ بیحی و نحی کے نگاہ رکھی گئی ہو حرفوں کے بدل جانیسے اور کم از زیادہ بیوی یا شیاطین لنگرز کی نگاہ رکھی گئی ہے اور ابن عباس منقول ہے کہ لوح محفوظ ایک دانہ موتی سفید سی ہے او طول ہکا زینب سے آسمان تک ہے اور عرض ہکا مشرق سے مغرب تک ہے اور کنارہ ہکا یا قوت ہے اور مقابل سے منقول ہے کہ لوح محفوظ کی دو طرفیں ہیں ایک طرف عرش فلکیاں است اور دوسری طرف جانب چپے اور حقت خدا تعالیٰ ارادہ وحی کرتا ہے تو اس لوح کو ہر افیل کی پیشانی پر کرتا ہے اور میکائیلؑ اس پر نگاہ کرتا ہے اور جبرئیلؑ لکھا ہے انکو پڑھنا ہے اور میکائیلؑ انکو جبرئیلؑ کو پہنچاتا ہے اور جبرئیلؑ انبیاء کو پہنچاتا ہے اور متی نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہر فرقہ کے کہتا ہے کہ لوح کی جانب چپ ہر افیل کی پیشانی پر ہے حقت وحی کا خزانہ کلام کرتا ہے تو وہ لوح ہر افیل کی پیشانی سے لگتی ہے پس وہ نظر کرتا ہے لوح میں اور جو کچھ نہیں لکھا ہے انکو جبرئیلؑ سے بیان کرتا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام روایت کی ہے کہ جبرئیلؑ نے رسول خدا صلی علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہر افیل حاجب پروردگار کا ہے اور وحی کے صادر ہونے کے مقام میں سب زیادہ نزدیک ہے اور ایک لوح یا قوت سرخ کی ہے دو نو اکھوں کے درمیان ہے حقت تحوی خدا تعالیٰ کی جانب سے صدور ہوتی ہے تو وہ لوح ہر افیل کی پیشانی سے لگتی ہے پس نظر کرتا ہے لوح میں اپنے پیچھا تا ہے انکو اور ہم آسمان و زمین کے طرف میں پہنچا ہے ابن عباس روایت کہ وحی کے سری پر لکھا ہے لا الہ الا انت وحدہ ودینہ الاسلام محمد عبیدہ و رسولہ اور منقول ہے کہ خدا تعالیٰ ہر روز زمین سو ستارے مرتبہ لوح میں نظر کرتا ہے و سطی زندہ کرتے اور بارق النور و غوثین اور دولت دینے کے اور منقول ہے کہ لوح میں سات خط نور سے لکھی ہوئی ہیں اور ہائی خطوط احوال دنیا کے اور ساتھی خطوط واسطے قیامت اور جو کچھ نہیں ہوگا بہشت اور دوزخ میں پہنچنا تک سورۃ الطلاق یہ سورہ ملی ہے اس میں سورۃ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ طلاق کو نماز فرضہ میں پڑھے قیامت کے بعد انکو خدا کے نزدیک بڑا مرتبہ ہو اور نہایا ہو کہ فریقوں میں سے ہو کہیں اللہ الرحمن الرحیم تو ہیں ایک شب سوخی صلعم انچیچا ابو طالب کے پاس بنے تھے ناگاہ ایک ستارہ روشن اور شعلہ عظیم ظاہر ہوا ابو طالب نے اور حضرت موسیٰؑ کو چاہا کہ یہ کیا فرمایا کہ یہ ستارہ کہ شیطاں کو دفع کرتا ہے اور علامت قدرت خدا کی ہے تو وقت جبرئیلؑ میں سورۃ البکر نازل ہو والسماء اور قسم ہے آسمان کی کہ یہ بتا بقدرے والطارق و قسم ہے ستاروں کا ہر مونیو الوعی ثقب اور طارق ثقب آسمان کو کہتے ہیں اور بعد اسکو استعمال ہوتا ہے کہ طائر مونیو کے معنی میں ہو چکا، وَمَا أَذْرَبَكُمْ اور کس چیز نے جلایا تم کو کہ مَا الظَّالِقُ كَيْفَ يَكُونُ النَّارُ السَّمَاءِ سندہ روشن ہو نیوالہ مثل شعلہ آسمان کے کہ نہایت روشنی ہو گا کہ ثقب یعنی سوراخ کرتا ہے تاریکی میں شب کی آمدنی ہے اسی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ ستارہ خلعت کا ہے اور ستارہ قیامت کا ہے اور وہ بلند منز لو نہیں ہے اور وہ زحل ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے میں نے ایک آدمی کو چاہا کہ زحل تمہاری نزدیک کیا ہے ستاروں میں سے کہا کہ ستارہ خمس ہے فرمایا کہ انکو خمس کہا جائے گا کہ یہ ستارہ میرا مومنین کا ہے اور وہ ستارہ اوجبار کا ہے اور وہ ستارہ روشن ہے کہ جب کا خدا تعالیٰ قرآن میں فرمایا ہے میانی نے پوچھا کہ ثقب سے کیا مراد ہے فرمایا کہ مطلع ہے اسکا سا تو برآسمان ہے اور سوراخ کیا ہے اپنی روشنی سے اور روشن ہوگا آسمان دنیا میں وجواب قسم کا ہے اِنْ كُلُّ نَفْسٍ مِنْكُمْ بِغَمٍّ لَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ کہ ما دہر ہو ایک نگہبان کا اور یا فرشتہ ہے کہ نگاہ رکھتا ہے اسکے عمل کو اور انکو شمار کرتا ہے تاکہ ہو یاد ہو اور ابن عامر اور عاصم اور ابو جعفر اور حمزہ نے کہا کہ قشعرہ میں پڑھا ہے اور ان میں صحت میں ناقص ہے اور باقیوں نے کہا کہ یہ تخفیف میں پڑھا ہے صحت میں ان مخففہ شدہ کا ہے اور آزاد ہے یعنی تحقیق ہر نفس التبادیل اسکا ایک نگہبان ہے جناب صلعم سے روایت میان نے ہیں فرمایا حضرت نے کہ یہ ستارہ فرشتے ہر مومن پر ہو کل میں ہر افضل علیہا اور ہر شیطاں کو اس طرح وضع کرتے ہیں کہ مٹی کو شہد سے

سورة الطارق  
مصحف طاهر



و منع کرتے ہیں اگر ایک خط بندہ کے حال پر جو کچھ تو شیاطین اُسکو لچکائیں اور ادا ماسکی دیکھیں کہ حضرت فرمایا کہ میرا آدمی پر اسکو سوار کر  
 فرشتے مومل ہیں مومن ہو یا کافر ہو اور اس وقت تک کہ اس سے منع کرتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ وصیت کرتا ہے آدمی کو اُسکی بدائش کی تامل کر نہیں  
 سطح پیدا ہوتا اور جو شخص کہ قادر پرست میں طرح پیدا کرنے پر توجہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے چنانچہ فرماتا ہے **فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ**  
 پس چاہئے کہ نظر کرے آدمی معنی جو شخص کہ ہمارا کرتا ہے دوبارہ زندہ ہو سکا وہ دیکھو اپنی بدائش کی اصل کو کہ **مَوْحِقُ خَلْقٍ** جس چیز پر  
 پیدا کیا گیا ہے **خَلْقٍ مِّنْ قَدَرٍ** افاق پیدا کیا گیا ہے باقی اچلنے کے سوا وہ فاق معنی مد فوق بھی ہو سکتا ہے معنی پیدا کیا گیا ہے  
 اس بات پر کہ گرایا گیا ہے رحم مرگم زدہ بانی **خَلْقٍ مِّنْ قَدَرٍ** در میان پشت مرد و عورتی **وَالْزَّائِبُ**  
 اور بدیوں سنیہ عورتوں کی کہ یہ دونوں پانی باہم بہتے ہیں تو آدمی بتا ہے **إِنَّهُ** تحقیق کہ وہ خدا کہ پیدا کرنا آدمی کا لطفہ سے ہے  
**عَلَىٰ رَجْعِهِ** اور پر پھر اس کے کویتی دوبارہ ابدی ہو کر آدمی کو زندہ کرنے پر **قَادِرٌ** کہ بہ قدرت مکنی والا ہے **تَوَكَّلْ عَلَى السَّلَامِ**  
 جس دن کہ آزمائی جائیں پوشیدہ کیاں معنی ظاہر کی جائیں پوشیدہ چیز جن کہ دلوں میں ہیں تاکہ پاک چیز پاک چیز سے جدا ہو جائے اور سو خدا صلعم سے  
 ہو جائیگا کہ وہ پوشیدہ کیاں کیا میں مایا کہ اعمال بہتہ میں آزار و روزہ اور کوفہ اور غصہ اور غشل خبابت اور غل جب اس کے یہ سب پوشیدہ کیاں ظاہر  
 ہو جائیں کہ بیٹے ناز بھی ہو اور نہ پڑھی ہو اور اگر چاہے کہ مٹی وضو کیا ہے اور نہ کیا ہو پس مراد یہ دویم قبل اسرار سے اور ہو سکتا ہے کہ آدمی قابل  
 سب فرشتوں کا اور انکو بجا نہ لانا حاصل ہے کہ نہ روز ظاہر ہو جائیگے پوشیدہ اعمال نیک اور بد اور نیکو شیں کہ کفر تھا و نیکو ایمان تھا **فَمَا لَهُ**  
 پس وہ واسطے ہمارے کہ جو کچھ نکلتا قیامت کا ہے **مِنْ قُوَّةٍ** کوئی قوت کی نفس میں تاکہ خدا کو منع کرے پس **وَلَا تَصِرْهُ** اور نہ کوئی مرد  
 کو نہ لاکہ اسکی کہکشی خدا کو منع کرے اور اب اسے تاکید واقع ہوئے قیامت دوسری طرح سے فرماتا ہے کہ **وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ** ہے  
 آسمان صاحب پھرنے کی معنی آسمان پھر نہ لاکہ اور مردورہ میں جن کہ ہر کہ حرکت کی ہو پھر وہیں آجاتا ہے اور کہتی ہیں جمع سے مراد مٹنے یعنی باران  
 اور جمع ہو کر ہو سکتا ہے کہ اپنی وقت میں جمع کرنا یا پھر برستے **وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدُوعِ** اور قسم ہر زمین کی جو جگہ ٹکڑی  
 معنی وہ شکافہ ہوتی ہے تاکہ زمین ام گھاس نہیں ٹکڑی ہو چھٹی جاری ہوں اور جواب تم کا یہ ہے کہ **إِنَّهُ** تحقیق قرآن **لَقَوْلٍ قُضِلَ**  
 کہتے ہیں کہ **وَمَا هُوَ إِلَّا قَوْلٌ بَاطِلٌ** سے جلا کر نکالا تو کہ باطل سے **وَمَا هُوَ إِلَّا قَوْلٌ بَاطِلٌ** وہ نزل اور قول بطل مثل جادو اور کہانی کے اور اب کہہ کر شکر کو  
 حال ہو چکا کہ **إِنَّهُمْ** تحقیق کہ کفار کہ **يَكِيدُونَ كَيْدًا** اگر کرتے ہیں کرنا باطل کو میں خدائے کر اور چھٹے میں تو جی اور زمین  
 کے آرا پہنچا نہیں آتے کہ یہ خدا واقع ہوئے پہلے خبری ہے کہ وہ دارالندوہ میں خبر کے قتل کرنا یا نکال دینا کا مشورہ کرے **لَقَوْلٍ قُضِلَ**  
 اور خدا و نگاہیں کر کی انکو خبر انکی نبی مناسب **فَقِيلَ** **لِلْكَافِرِينَ** پس بہلتے ہو تو کافرو نکلو اور طبری مت کہ انکی ہلاکت میں **أَمْ هَلُمُمْ**  
 بہلتے تو انکو اور چوڑی تو انکو **وَيَكِيلُ** بہلتے ہیں تو انکو چوڑی کا کہ یہ غفر بیک ہونگا کہ وہ ہند بد کا ہی بار و قیامت اور کھولنا ہکا  
 و طوڑی و مٹکین اور تاکہ صبر سو خدا کے ہے لیکن لفظ نہیں بھی فرق ہے **سُورَةُ** **الْاَعْلَىٰ** یہ سورہ کی ہو اور جسے کومل کہتے ہیں اور میں  
 انیس آیتیں ہیں حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو فرض میں نازل میں شہ قیامت کے روز ہکا واریتھی کہ تو بہشت کے  
 جس وارہ سے چاہے داخل ہو اور ابی حصہ روایت کی ہے کہ میں نے اہل النورین علیہ السلام کے چھ بیٹے نازین ہی ہیں جن حضرت نے سوا سچ اسم  
 رکھا ملا علی کے کوئی دوسری موت نہیں ہے اور فرمایا کہ اگر چاہو تم ثواب سے کہ تو ہر کوئی روز میں مرتبہ پڑھتے اور جو کوئی اس سورہ کو پڑھتا ہو  
 گو با صغیر ابراہیم کے اور صغیر مثنیٰ کے آوی پڑھے ہوں اور دوسری و تین اہل النورین علیہ السلام فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم اس سورہ کو بہت دست کہتے  
 تھے اور کہتے پہلے جسو سجان بی الاعلیٰ کہا وہ بیکائل تھا کہ جسوقت ش الہی کو ہنر کی او طول عرض کے ساتھ دیکھا تو سجدہ میں پڑا اور پتہ سچ کہی  
 اور حضرت ابوطالب علیہ السلام روایت کہ جسوقت سچ ام رکب ملا علی پڑھتے تو کہنے کہ سجان بی الاعلیٰ اور منقول ہے کہ جسو آہ صبح باہم رکب اعظم نازل ہوئی تو

وَمَا هُوَ إِلَّا قَوْلٌ بَاطِلٌ

روحانی فرمایا کہ ہر کوئی اپنے رب کو ہر وقت سبحان بی الخیم کو میں کہنے لگے اور توبہ آج ہم ربنازل ہوئی توبہ میں اس کے کہنے کا حصہ ہے  
 حکم دیا ہوتا ہے سبحان بی الا علی کہنے لگے اور پہلی اس کو ہم میں اللہم کہ گت اور سجدہ میں اللہم کہ سجدت کہتے تھے تسمیہ اللہ الرحمن الرحیم  
 سجدہ اسم رکعت اولیٰ سے یاد کرو تو نام پر روگا رہی گا کہ بہت بلند ہو وہ نام یعنی کہ توبہ سبحان بی الا علی اور اس نام کو جو چاہے کہ سجدہ  
 نہیں ہے بہت بول اور جو معنی کہ انکو لائق ہیں ان میں نہ تھا استعمال کر مثلاً اعلیٰ کو قہر اور اقتدار کے معنی میں استعمال کرنے مکان پر بلند ہوئی معنی میں  
 اور عظیم اور شمع اور خضوع و انکسار نام ہے الذی وہ خدا کہ خلق پیدا کیا اسے ہر چیز کو فسویٰ پس درست کیا اسکو سب ہذا کو موافق  
 حکمت کیا کہ معلوم ہو کہ ہر کچھ پیدا کر مولا برا حکیم اور عالم اور قادر ہے والذی اور وہ شخص ہے خدا کہ قل انما زکریا کیلئے ہر چیز کا جوکہ مصلحت  
 انکو واسطے تھی قصہ ہی پس اہ و کہلائی اسکو ہر چیز کی اور شناسا کیا فائدہ اور ضرر کا کہ آدمی اپنی معاش کو طاعت ہی اسکی راہ و کہلانے سے اور  
 حیوان چراگاہ کو جاتا ہی اور بچہ اپنی مال کی پستان کی طرف غبت تا ہی اسکے راہ و کہلانے سے اور کو مادہ کے پاس جانکی راہ بتلائی کہ باعث پیدا ہو  
 بچہ کا ہی حاصل یہ کہ پیدا کرتا ہی اور فائدہ اور ضرر کی راہ بتلاتا ہی چنانچہ کہتے ہیں کہ جو قوت سائب کبھار برس کا ہوتا ہی تو اندھا ہو جاتا تھا تعالیٰ اسکو الہام  
 کرتا ہی کہ اپنی آنکھ کو سونف تازہ کی چٹی سولے بنیائی اسکی بھر درست سجاتی ہی اور اگر خشک جنگل میں ہو اور زمین اور رستہ میں کئی منزل کا فاصلہ ہو تو  
 وہ اس مسافت کو لڑکھو کر تار ہے یہاں تک کہ اپنی تمیں کسی باغ میں بنو میں پہنچا ہی اور درمیان ختول اور گھاسوں کے کہ کثرت سے ہیں سونف کی ذرت  
 کو تلاش کرنا ہی اور اپنی آنکھ کو اسکی تپ پر ملتا ہی اور خدا کے حکم سے اسکی آنکھ روشن ہو جاتی ہی اور جیسے کہ وہ ہدایت کرتا ہی ہر حیوان کو اسکا بیان پیر  
 ہو سکتا ہی والذی اخبرجہ لکھو عیہ اور اس کے ملنے کا لاجرا گاہ کو زمین سے یعنی گاتا ہی پھر کو کہ جسکو چاہی کہلاتے ہیں جملہ بہر  
 کو دیا ہی چارہ کو بعد سبزی کے عشاء خشک بڑہ ریزہ اخوی سیاہ لیکن وہ حالت میں حیوان اسکو کہلاتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اخوی حال ہے  
 مرغی یعنی وہ چارہ کثرت سبزی سے سیاہ معلوم ہوتا ہی اور پھر اسکو خشک ریزہ ریزہ کو دیا ہی اور کہتے ہیں کہ جبریل کوئی سورت یا آیت سونف کے  
 رو برو پڑتو تو وہ حضرت بھی جبریل کے ہمراہ پڑنے لگتے ہیں خوف سے کہ یہاں کو کہ بھول جاؤں خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ **سَقِرْ لَكَ**  
**فَرِيحٌ** کہ بڑھائیں ہم تمکو اور تیرے حافظہ کو اپنی قوت بخند کے کہ **فَلَا تَنْسِي** پس یہو لیگا تو اپنی حافظہ کی قوت کے سبب کہ ہم تمکو عطا کریں گے  
**اَلَا مَا اَشَاءَ اللّٰهُ** مگر جو چاہے خدا کہ اسکو تو فراموش کر دے اور کہتے ہیں کہ وہ ہوتے ہو کہ جو قوت تلاوت آیت کی منسوخ ہوا ہی اور خدا تعالیٰ اسکو  
 حضرت کے دل سے بہکا دے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کو پھر حضرت کہتے ہیں **اِنَّهٗ لَيَعْلَمُ الْجَهَنَّمَ نَحْوَهُ** وہ خدا  
 جانتا ہو ظاہر قول اور غفلت میں سے **وَقَايَحْفَى** اور پھر کو کہ پوشیدہ ہی تھا اسے دلوں میں اور یہ کہ بلند پڑنے کو قرآن کے جانتا ہی اور جو  
 کہہ کہ تیری دلکشی سے بھول جائیگا **وَلَيْسَ لَكَ** اور قریب کہ آسان کریں ہم او تو فوق دیویں ہم تمکو **لِلْاِسْرَى** دھڑلے طریقہ  
 آسانی کے وحی کے حفظ کر نہیں یا شریعت مقدمہ میں بہت سہل اور آسان اور شریعتوں سے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد تیری سے جنت ہے  
**فَلَا تَنْسِي** پس نصیحت و توفیق ان کو کہ انکو **لَفَعَتِ الذِّكْرٰی** اگر فائدہ دیکو نصیحت و توفیق کی **لَفَعَتِ الذِّكْرٰی** کہ نصیحت قبول کی  
**مَنْ يَخْشٰی** وہ شخص کو ڈرتا ہی خدا سے اسکو کہ وہ مائل کر گیا اور اپنی انجام کو سوچا ہی اور وہ نصیحت کہ پڑ گیا **وَيَخْشٰی** اور کنارہ بکر نکالیں  
 نصیحت سے **اَلَا تَتَّقِ** بدتر کا فلور بد بخت یا دہ مثل ولید بن مغیرہ کے اور عتبہ بن ربیعہ کے **الَّذِي يَصْلٰ النَّارَ الْكُبْرٰی** وہ شخص کہ  
 داخل ہوگا آگ بڑی میں کہ وہ جہنم کے طبقہ کی آگ ہی اور بہت جلا نیوالی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ یہ آگ تھاری تھوڑے سوزش میں کہہ ہے  
 جہنم کی آگ ہی اور کہتے ہیں کہ تار کبریٰ سب سے بچے کے دیکنی آگ ہے کہ وہ مقام فرعون بنی کا اور منافقوں کا ہی اور تار صغریٰ اوپر کے طبقہ کی آگ ہے کہ  
 وہ گنہگار ان آیت محمد کے واسطے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ مطلق آگ آخرت کی بڑی ہی اور دنیا کی آگ چھوٹی ہی **لَوْ لَا مَوْتُ** فیہا پھر مرگاہ  
 بد بخت اور شقی زیادہ ہے ان آگ بڑی کے تاکہ آرام پاویں **وَلَا يَحْنٰی** اور نہ زمرہ ہوگا کہ اس سحر احتیاج پر بلکہ وہ زندگی اسکا وبال ہوگا اور ہمیشہ





مِنْ عَذَابِنَا ۖ فَجَسَدًا مُتَشَابِهًا لَّهُمْ سِوَى كُفٍّ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ لَمَّا جَاءُوكَ أَلْفًا مِّنْ قَبْلِكَ لِيُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَيُنْزِلَ عَلَيْهِمْ مِّلًّا ۚ قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ وَتِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الَّتِي نُنَزِّلُ بِهَا الْقُرْآنَ ۚ إِنَّكَ فِيهَا لَتَذَكَّرُ ۚ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَٰهَ الْفُرْقَانِ ۚ وَتِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الَّتِي نُنَزِّلُ بِهَا الْقُرْآنَ ۚ إِنَّكَ فِيهَا لَتَذَكَّرُ ۚ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَٰهَ الْفُرْقَانِ ۚ وَتِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الَّتِي نُنَزِّلُ بِهَا الْقُرْآنَ ۚ إِنَّكَ فِيهَا لَتَذَكَّرُ ۚ

النصف  
الاول  
۱۳

قول نکرین کہ از دست بر که **قَدْ كُنَّا اَنْتُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ** اسکی نہیں کہ تو نصیحت نہی ملا جلدین قبول کریں چاہیں قبول نہیں اور سوا اسکی اور شریک  
وتم کہ نہیں **لَسْتُمْ عَلَيْهِمْ** نہیں ہے تو اوپر انکو بمصیطر گماشتہ کہ جبر اور قہر سے تو ایسا مانا کریں **اَلَا مَنْ تَوَلَّىٰ** مگر جو شخص کہ  
منہ پیر یعنی تو اپنے غلبہ کرنے والا نہیں ہے لیکن جو شخص منہ پیر نہی طرف سے نصیحت کے **وَلَقَدْ** اور کفر کریں اور حق کو قبول نہی تو **فَعَلَّامٌ بِاللَّهِ**  
پس اب کریں **هَذَا الْعَذَابُ** اب لاگین عذاب بہت بڑا کہ وہ عذاب آخرت کا ہے اور عذاب نیلے بہت بڑا ہی یعنی جو شخص کہ منہ پیر نہی اور کفر کرے  
بہر تہجیر کرے اگر ایمان قبول نہی تو اسے جہاد کرے اور آخرت میں خدا تعالیٰ اسکو عذاب کیسے عذاب کرے گا کہ ہمیشہ وہ دوزخ میں جا کر رہے **اِنَّ التَّائِبَ** تائب  
طرف ہر کہ منہ پیر ہمارے حکم کے **اَيَا نَهْمُ** بھرنے کا ہے **لَحْرَانٌ** عَلَيْنَا بچھڑنا اور پھر **حَسَابًا** حساب کیا ہو قیامت کے روز کہ ہر ایک کو  
کامل ہوگا اور فوق تمام ہوگا **سُورَةُ الْفَجْرِ** یہ سورہ کی ہے اور اس میں تیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ فجر کو  
فراتس اور نوافل میں پڑھے اسکو ثواب سین بن علی علیہما السلام کا ہو ہوگا کہ یہ سورہ سنن کا ہے جس کو جو شخص کہ اپنی تلاوت کی قیامت کے روز شہر شہک حسین بن  
علی علیہما السلام ہمراہ ہو اور اسکو درجہ میں مبتلا ہو اسکو فریقوں میں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** **وَالْفَجْرِ** قسم صبح اول کی کہ مانند  
ستون کے کنارہ کی آسمان ظاہر ہوتی ہے اور یہ صبح دوم تھوڑی پہلو ہوتی ہے اور وہ وقت مناجات اور دعا کا ہے اور باقی قسم صبح دوم کی کہ وہ وقت نماز کا  
اور وقت جمع ہونے کا وہ آسمان کے کہ وقت ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور بن عباس کے نزدیک ساعت اول ابتدائی فی الجحہ کی کہ وہ شروع دہ اول توں فجر کا  
اور معنی فجر کے یہاں پھٹی اور شروع ہونے کی کہ حال اس میں ہے تہمتا ہی اور یا یہ قسم صبح جمعہ کی کہ وہ جمع مسکینوں کا ہے اور یا یہ کہ قسم صبح روز عرفہ کی کہ  
وہ روز عبادت حاجو نکاحی اور بنیان میں لکھا ہے کہ فجر سے شام تک طرف نماز یعنی جاری ہونے پانی کی ٹکلیوں سے رسول خدا صلی علیہ وسلم کے اور وہ اوقات کا ذکر ہے کہ  
رسول خدا صلی علیہ وسلم اور لشکر اسلام کہ بہت سی تھے اور وہ بارہ راتوں میں تھے رسول خدا صلی علیہ وسلم کی شکایت کی اور کہا کہ ہم ملاک ہوتے ہیں اور ہفت  
کھا خوشی کھاتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طاعت باری کی چار چھ حضرت کی چار ٹکلیوں سے جاری ہو جیسے چھٹوں سے پانی جوش  
کرنا ہے تمام لشکر سیر کیا اور اپنی انبی مشکین بن کر لیں اور یا جاری ہونے پانی کا سونے کے پتھر مراد ہے کہ بارہ چھٹے اس سے جاری ہو اور یا فجر سے مراد پتھر  
پتھر صالح کے نادر کا ٹکنا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مصاف فجر کا مختف ہے اور تقدیر اسکی و خالق فجر یعنی قسم بیدار کے نیکو فجر کی اور ہی قیاس پر  
اسکا **وَلَيَالٍ عَشْرَةٍ** اور قسم راتوں میں کی کہ وہ دن پہلی آیتیں فی الجحہ کی ہیں کہ انیس نہ بھی ہے یا قسم ہے دن راتوں  
اول محرم کی کہ انیس عاشورہ ہے یا قسم ہے دن راتوں آخرہ رمضان کی کہ انیس شب ہے یا قسم ہے دن راتوں شعبان کی کہ انیس شب برات ہے  
اور شہرہ دن میں اول فی الجحہ کی ہیں اور اس بن مالک سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے قسم ان میں دنوں فی الجحہ کی کھائی ہے ہوا طوطا کہ اس کے نزدیک فی الجحہ  
کے دنوں و راتوں کو کوئی دن یا وہ دوست نہیں ہے اور روزہ ہکا ثواب میں برابر یکساں ہے اور اسکی ہر شب بیداری کی منی شب بیداری کی ہے  
اور منقول ہے کہ کینے رسول خدا صلی علیہ وسلم کی کہ فلاں جوان دنوں میں روزہ پڑھا ہے پس حضرت اسکو طلب کیا اور فرمایا کہ بزرگی اور فضیلت ان لوگوں  
کو کیا جانتا ہے اسنے عرض کی کہ یا رسول خدا میں نے نہیں سنا اسکو کہ یہ ایام حج کے ہیں حاجی ایام حج اور عبادت میں مشغول ہوتے ہیں میں بھی جانتا ہوں  
کہ طاعت میں انکی موافقت کروں اسکی کہ آخرت میں انکی ہمراہ میں بھی ہوں فرمایا کہ جوان خوشخبری ہو تجھ کو کہ جو کوئی ان میں دنوں کو نگاہ رکھے ایسا ہو  
سنو جگہ آوی ہو روز آند کو ہوں رتو اونٹ قربان کے ہوں و سنو کھڑو راہ خدا میں غاریوں کو دیکھو ہوں و رسول بریں کی روشنی اسکو لکھیں اور جو کوئی اس  
دنوں میں نصیحت کرے اور راہ خدا میں بویو لیا ہو کہ اسنے پیغمبر کو دیا ہوا جو کوئی ان دنوں میں کسی عبادت کو کسی سیر کو چھوڑ کر گیا ہو تو ایسا ہو وہ پیغمبر کے  
بوجھ کر گیا ہو اور جو کوئی ان دنوں میں کسی عبادت کو چھوڑ کر گیا ہو وہ پیغمبر کے بوجھ کر گیا ہو اور جو کوئی ان دنوں میں کسی عبادت کو چھوڑ کر گیا ہو وہ پیغمبر کے  
ایسا ہو کہ پیغمبر کی اسنے ضیافت کی ہوا اور منقول ہے کہ اول فی الجحہ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے راتوں کا خلیل نام ہوا اور ہی فوراً دم کی تو بہ  
قبول ہوئی ہے اور ہی دن فاطمہ زہرا کا ہمارے منین سے نجات ہوا اور ہی ذرا بہر ہم نے کعبہ کو بنانا شروع کیا ہے اور ہی روز کو کو نیکو حج کیو طوطا آواز دی ہے

اور یہی وہ ناپو فرزند کفران کیا ہو اور یہی وہ غلامِ کمال آیا ہو **وَالشَّفِيعُ وَالْوَقْرُ** اور قسمِ حجت کی اطلاق کی او اس کے مراد تمام شیا میں سے ایک  
حجت اور طاق سے چیزیں علیٰ غایت ہیں میں سے چیز یا حجت ہوگی یا طاق ہوگی اور شفع دو رکعت نماز کی ہیں اور جو ایک کعبت نماز کی ہے اور حدیث میں  
یہ کہ شفع حسن و حسین ہیں اور شفعہ اللہ میں ہیں اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام فرمایا ہے کہ شفع روزِ رجب کہ وہ آٹھویں فی الحج کی ہے اور دوسرے  
عرفہ کا روز ہے کہ وہ نویں فی الحج کی ہے اور اہل کوفہ نے وتر کبیرہ اور پڑھا ہے **وَاللَّيْلِ إِذَا يَأْسُ** اور قسمِ رات کی جو وقت کہ گزرا اور  
اہل بیت کبیرہ کو تیسری پڑھا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہے کہ قسم ہے رات کی جو وقت کہ آئی بعد ذکر کے اور اب اس طرح تعظیم مسموک فرماتا ہے کہ  
**هَلْ فِي ذَٰلِكَ** کیا ہے نہج ان مسموک کر کے لگے ہوگی **قَسْمٌ** کوئی قسم پسندیدہ **لَّيْلِ** فجر طوطا صبا غزل کے کہ نہر قناعت اور  
عتبار کریں گے اور یہ تمام اقاری ہی معنی یہ ہیں سب سے بڑی انکی کے کفایت کرتی ہیں عقل والوں کو اگر انہیں اپنی عقلوں کو دخل دیوں اور جانیں کہ سب سے  
کہ خدا تعالیٰ نے جن چیزوں کی قسم کھائی ہے وہ شامل میں عجائبِ دلیلوں سے رت خدا کو اور راہِ ایچا ہیں اسکی عجائبات غریبہ دیگر یوں کہ طرف اور  
انکی حکمت کا ملکہ کہ طرف اور کہتے ہیں کہ جواب قسم کا محذوف ہے اور وہ بعد بن ہی یعنی لہتہ خدا کے جائینگے اور بعض کہتے ہیں کہ جواب قسم کا اسکی بعد  
اور وہ ان کے بلالہ صاویہ اور الم ترکیف و بیان میں قسم اور اسکی جواب کے بطور حیلہ معترضہ کے آگیا ہے اور دلالت ہے اسے جواب کے محذوف ہو تو یہ قول بعد کا  
اکثر کیا نہ دیکھا ہو ای محمد صلعم یہ خطاب مع صلعم کہ طرف کے اور تنبیہ اسکی تفریش کیوں ہو ہے معنی کیا نہ دیکھا ہو بھی محمد صلعم معنی لہتہ دیکھا ہے اور  
جانا ہوئے کہ **كَيْفَ قَعَلَ** کیونکر کیا **سَرَّابًا** بعد پروردگار تیرے ساتھ اولاد عابدین عوض بن ارم بن سام بن نوح کے کہ قوم توح کی  
تھی اور نام اسکا علوان کی پر کے نام سے ہے **اِذْ هَرَّ** یہ عطف بیان علوان کا ہے اور غیر منصرف ہے اور رضاف ہکا محذوف ہے اور تقدیر اسکی بعد بظاہر ہے  
معنی کیونکر کیا پروردگار تیری نے سافر فعل کم او کہتے ہیں کہ یہ علوان کی پروردگار کے نام سے مشہور ہوئی ہے اور علوان چلے نہیں ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ  
ارم نام اسکی شہر کا ہے اس وقت میں وہ اہل ارم ہوئے اور شہر ہے کہ ارم نام اس شہر کا ہے جو کوشلوان نے بنایا تھا اور ذکر اسکا عنقریب آئے گا اور خدا تعالیٰ  
ارم کی صفت بیان کرتا ہے کہ **ذَاتُ الْعِجَادِ** صاحبِ رتوں بلند کا اور ستونوں دراز کا اور کہتے ہیں کہ علوان کی قوم کے آدمی بڑی جسم اور  
دراقت تھے اور کہتے ہیں درازی انکی ہر ایک کے قد کی ایک ہزار پانچ سو چار گز کی تھی اور رسول خدا اور وہیت کرتے ہیں فرمایا حضرت اگر انکی کسی کے  
دھننی اور لچائی ہوئی تو انکی ایسی قوت تھی کہ دشمن کی قوم کے برابر ہمارا کا ایک ٹکڑا توڑ کر اس قوم کے سر پر رکھ دیتے وہ سمجھتے کہ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ**  
**يَخْلُقُ مِثْلَهَا** وہ ارم کہ نہیں پیدا کیا گیا ہے مثلاً کے **فِي الْبِلَادِ** شہروں کے اور قصہ کا اس طرح ہے کہ عموماً وہ بڑے شہر دار  
اور شہر دار وہ نواب و شاہ اور شہر دار گنا تو شہر دار سب ملو ہکا مالک ہوا اور کل زمین کے باو شاہ ہوں اسکی فرمانبرداری اختیار کی اور جو وقت تمام دین کا  
مالک ہوا تو عجب کرنے لگا اور دعویٰ خدا کی کا کیا خدا تعالیٰ نے اسکی پاس میں خبر ہے انہوں نصیحت کی انہوں نے مانا اور اس سے کہا کہ اگر ایمان لائے گا تو خدا تجھ کو  
بہشت عطا کرے گا اسے پوچھا کہ بہشت کیا چیز ہے لوگوں نے کہا کہ ایک جگہ ہے جہنم سے بھری ہوئی اور شہر میں جو دینوں کے محل کرتے ہیں جہاں کہ جن سے بنایا  
تھو کہ ہا کہ اسکی دیوار میں ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ لکے کی ہے اور کنگریاں اسکی موتیوں سے ہیں اور شہر میں جہاں کے محل بنے ہوئے ہیں اس  
سیووں کے درخت ہیں انہیں میں شہر دار نے کہا کہ میں اسکی مثل بنا سکتا ہوں پھر خدا تعالیٰ نے اسکی واسطے دست بردا ہونا چاہا اور سمجھے کہتے ہیں یہ ناد بھلا ہے  
اور حضرت ائمہ اسکی سمجھا دیکھتے تھے وہ انہیں ایمان لا یا اور بہشت کا ذکر سنکر اسکی حاطوں سے بھاگ کر کوئی قطعہ میں کا کہ جسکی ہوا معتدل ہو تلاش کر دیں غار کے  
واسطے وہ لوگ گئے اور شام کی میں میں اور بجھے کہتے ہیں کہ میں کی میں میں میں ایک قطعہ انہوں نے تلاش کیا کہ وہ بلند تھا اور ہوا اسکی معتدل تھی کہ نہ گرمی  
تھی ہاں زیادہ سردی تھی اور انہیں ہمارا کوشلوان نے حکم دیا کہ ہر شخص تم میں سے ایک ہزار ہزار حاضر کرے وہ امر اسکی سنو آدمی تھے ہر ایک ہزار ہزار ہزار  
کئی اور روز میں کل بادشاہوں کو کھلا ہوا تھا کہ باس چاندی اور سونا اور جہاں سے سب میری پاس میں پیدا ہوئے اور بہشت کا بھنا شروع ہوا اور انکی دیواروں  
میں ایک اینٹ چاندی کی تھی اور ایک لکے کی اور انکی بچوں میں مٹی اور پاؤں اور ہر جگہ گتے ہیں ہر روز چار ہزار اونٹ چار ہزار چاندی اور سونا گولہ گتے ہوئے





[illegible]

١٤٣٥

海



[illegible]



سو خايل



تسمہ دن کی جسوت روشن ہو کر شب کی تاریکی کے جایگزین ہو۔ **وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ** اور قسم ہے ان کی کہ پیدا کیا نہ نر اور مادہ کو جس نے اپنی قسمت کا طے کر لیا یعنی آدم اور حوا کو کہ جو سب کی میوٹی اصل ہیں یہاں نر اور مادہ کو حیوانوں کی قسم سے اور سب کو خدا کو جو کوئی دوسرا پیدا کر نہوالا نہیں ہے اور سب کو خدا خانہ ہی ہو سکتا ہے اپنی نام کا ذکر نہیں کیا اور جواب تم کا یہ ہے کہ **إِنْ سَعَيْكُمْ لَتَشْتَبِهَنَّ** تحقیق کو شش تہائی عقلوں اور فعلوں میں بہت پرانہ اور مختلف ہے کہ کوئی تو اعمال نیک کرتا ہے جو کہ موجب نجات ہے اور کوئی اعمال بد کرتا ہے جو کہ باعث عذاب ہے اور رسوخ صلح سے روایت ہے کہ آدمی دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ اپنی تمیز کر لے اور آواز کھری اور دوسرا وہ کہ اپنی تمیز نہ کرے اور اب انکی احوال مختلف اور جزا کا ذکر کرتا ہے کہ **فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ** پس لیکن جس شخص نے کہ دیا اپنی مالوں کے حقوق راہ خدا میں **وَاتَّقَىٰ** اور پرہیز کیا اپنی گناہوں **وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ** اور سچا بانا اور تصدیق کی ساتھ کلمہ نیک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور یا تو اس کے حاصل ہونے کو راستہ درست سمجھا یا ہر کلمہ کو جو کہ حق پر دلالت کرتا ہے حق جاننا یا ملت اور مذہب نیک کہ وہ دین اسلام، نیک حق جاننا **فَسَنَكْسِرُهُ** پس قریب ہے کہ آسمانی نور ہم کو نہ تیار ہو **لِلْعُسْرَىٰ** وہ سطر طاعت کے کہ وہ آسمان ترامو کا تہہ پہنچاؤ اور اپنی رغبت انکی طرف مشغول ہو اور یا یہ کہ تیار کریں ہم کو سطر طاعت کے کہ پہنچا نہوالا ہو طرف سانی اور راحت کے کہ وہ جنت کے اور یہ المؤمنین علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ ایک روز رسوخ صلح جنازہ پر حاضر ہوا اور ایک لکڑی ہاتھ میں گتے تھے انکو بطریق فکر میں پرستار تھے اور بعد اس کے فرمایا کہ ہر شخص کے سطر بہشت میں جگہ ہے اور دوزخ میں جگہ ہے یہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسوخ صلح ہم عمل نیکوں فرمایا کہ نہیں عمل کی جاؤ ہر آدمی تیار کیا گیا ہے واسطے انکام کے کہ جسکو واسطے پیدا ہوا اور بعد اسکو یہ آیت تلاوت فرمائی اور جناب رسوخ صلح کو ماییت کرتے ہیں فرمایا کہ کسی وزا قناب نہیں روشن ہوتا ہے مگر کہ دوزخ سے آکر دو جانے کہتے ہیں خداوند جو کوئی مال کھرج مری عوفل سکا جلدی انکو پہنچاؤ جو کوئی مال کھرج مری سکا مال جلدی تلافی ضائع کر اور بعد اسکو یہ آیت تلاوت فرمائی **فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ** واقعی وصدق باحسنى فسنيسره للعسرى **وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ** اور لیکن جس شخص نے بخیل کی اور جو حقوق کہ انکو مال میں تھے انکو راہ خدا میں یا اور یا یہ کلمہ تو جسے بخیل کی انکا عقاب بجاوا **الاستغناء** اور پوچھائی کی دنیا کی لذتوں خواہشوں مشغول ہو کر ذوالآخرت اور سب سے طاعت ترک کیا اور گناہوں کو اختیار کیا **وَلَكِنَّا بِالْحُسْنَىٰ** اور چٹھیا یا اور تکذیب کی ساری کلمہ کہ کہ وہ کلمہ توحید **فَسَنَكْسِرُهُ** پس قریب ہے کہ آسمانی دیوں ہم کو اپنی عبادتوں کا کی جنت **لِلْعُسْرَىٰ** کے دھڑو شوری کے طاعت نہیں شوار ہوگا اور سب سے دوزخ میں داخل ہو اور یا یہ کہ توفیق کو اس آٹھالیوں اور سب کو حال پرچہ دوزخ طاعت نہیں نہایت شوار ہوگا **وَمَا يَخْنِي عَنْهُ** اونٹ پر واکر اس سے اونٹ دفع کرے اس عذاب مالا مال نہگا کہ جس کو بخل کیا ہے **إِذَا تَرَدَّىٰ** جو قتل ہلاک ہو وہ اور ابن عباس سے منقول ہے اس آیت نازل ہوئی سبب میں ایک دھنسی کو گھر میں ایک سخت کاٹھا کہ بعضی شامیر انکی انکام ساری گھر میں صاف و رد ہمسایہ محتاج اور عیال اٹھا اور وہ دھنسی جیسو اس سخت میو کو توڑنے کے اس سخت پر چڑھتا اور میوہ توڑنے کے وقت کوئی دانہ خرا کا ان سب ساری گھر میں تار اوڑھ کے انکو کھالتی تو وہ درخت نیچے اتر کر انکو ہاتھوں میں خرا کے دانوں کو چھین لیتا اور اگر وہ لڑکے اپنے منہ میں ان کچھ روں کو لے جاتے تو وہ شخص انکو منہ میں اٹھائی وال کر ان کو بھجودے انکو منہ سے نکال لیتا اور ہمسایہ اس امر کی شکایت رسوخ صلح کی حضرت ان دھنسی کو طے کیا اور فرمایا کہ او مرد اس سخت اپنی کو کہ جسکی شاخ تیری ہمسایہ گھر میں کچھ ہاتھ فروخت کر عوض میں درختوں میں کہ میں کو بہشت میں دھکا اس شخص نے کہا کہ میرے پاک میں خرا کا دوزخ بہت ہے اور وہ درخت بہت ختوں میں بہت ہے اور میری خاطر اس بہت ختوں میں کہ میں اس سے اس سب سے میں انکو فروخت نہیں کر سکتا ہوں ابو دھراج جسوت حضرت یہ سنا تو کہا کہ یا رسوخ صلح اگر میں اس سخت کو اس خریکوں حضرت مجھے خریکوں کو عوض میں اس سخت کو کہ بہشت میں فرمایا کہ میں خریکوں کو دھکا اس سخت کو عوض میں ہو بہت سخت ختوں میں ابو دھراج اس شخص کے پاس گیا اور اس کے کہا کہ تو میرے ہاتھ اس سخت کو فروخت کر اسے جواب کیا کہ رسوخ صلح مجھے خریکوں سے سخت کو عوض میں بہشت کے درختوں اور وہ میرے سبب ختوں کو بھجوا دھنسی خاطر اس سے بہت ہوئی یہی رسوخ صلح کہ ہاتھ اس سخت کو فروخت نہیں کیا ہے اگر تو موافق

3112





[illegible]

عبدالطلب نے سجال بیان کیا اور قریش کے ہمراہ جا کر مکہ کے غار میں تین کھمبوں پر کھڑے ہو کر دعا پڑھنے لگا اور یہاں تک کہ  
منہ کر کے کہا کہ اے پروردگار میرے محمد کو میری طرف بھیج دے کہ میں اسے آواز آئی کہ یہ قوم نے صبری ست کر دیا تھا خدا کا حکم تھا اور ناصر عبدالطلب نے کہا کہ وہ کہاں  
آواز آئی کہ وہ وادی تہامہ میں غلامی و خستہ نزدیکی سے عبدالطلب سے رہو اور ہمراہ اپنی قوم کے تہا کہ طرف وار ہو کر قربان فیل سے راہ میں طاقات ہوئی اس  
پہچانوں سے کہا کہ غلامی جگہ میں جب بھیجے تو دیکھا کہ درخت کی شاخ سے بازی کرتے ہیں کہیلے میں عبدالطلب نے جو مدت نہیں کیا تھا حضرت کو نہ بچا نا اور  
پہچانوں کے نوکوں فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب سے سنا کہ کہا کہ خدا ہو چیر جان میری اور سواری سے نیچا تر رہی اور حضرت کو اپنی گدی میں لے کر  
لے آئے اپنی غل میں حضرت کے درخت اور جسے شمال کے معنی میں تاج کہتے ہیں پھر تیرہ حضرت اپنی چا اہل کے ہمراہ قافلہ تجارت میں شام کو جا تھے شیطان نے شتاب یک ہر  
حضرت کی اونٹ کی ہڈیاں پکڑ کر ایک دوسری طرف پھیری حضرت نے حق تعالیٰ سے جبریل کو بھیجا جبریل نے ہمارے اونٹ کی پکڑ کر رکھو راہ پر ڈال دیا اور پھر کی ہوا شیطان  
بار کی وہ جزیرہ جہش میں جا پھر اٹھ قدم میں خلتے فرمایا کہ وجہک ضالا فہدی **وَوَجَدَكَ عَائِلًا** اور یا محمد کو دیش عیال **ارفاً غنم** پس تو گھر  
کیا جا محمد کو خچر کے مال سے کہ تو اس سے تجارت کی تو بعد اس کے غنیمتوں کے مال سے تو تو گھر آیا اور یا یہ کہ محمد کو غنیمتوں کے مال سے تو گھر کیا کہ انفاذ کنز لایفنی یعنی قناعت ایک خزانہ  
فنا نہیں ہوا اور حضرت کا مصلحتاً سلام ان آیتوں کی تفسیر میں آیا ہے کہ الم یجدک ضالاً فہدی یعنی کیا نہیں یا یہ محمد کو یتیم یعنی یتیم کے تیرا مثل غلوق میں کوئی نہیں ہے اور  
جگہ نہ آئی و سو کو طرف تیری کہ جسے ہدایت پاتے ہیں **وَوَجَدَكَ ضَالًا فہدی** اور یا محمد کو گم ہونے والا قوم میں تیری فضل اور تیرے کو وہ نہیں جانتے تھے پس ہنما کی  
انکو طرف تیرے وجہک عائلًا فاعنی اور یا محمد کو مدد کرنے والا اور قوت دینے والا علم سے پس پڑا کیا خدا نے انکو سب سے اور کہتے ہیں کہ یتیم میں کوئی نہیں ہے اور  
نہونی کا نام دیتیم ہوا کہ وہ یتیم ہے اور یا محمد کو درویش عیال **ارفاً غنم** کیا محمد کو سب سے کہ کسی سوال نہیں تھا اور جسے کہتے ہیں کہ  
معنی یہ ہیں کہ محمد کو عیال دار پایا ہمت کی کثرت کے تمام خلائق تیری عیال اور محتاج تیرے ہیں اور محمد کو علم قرآن اور حکام شرع سے تو تو گھر کیا کہ تو پھر نقصا خیر کری  
حاصل ہو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شمار کیا ہے تاکہ انکا شکر کری اور اسی سے طلب کی وجہ کہ طلب کی اور بعد اسکے فرماتا ہے کہ جس وقت کے شربت یتیمی کا چلنا ہی  
اور درویشی اور تنگدستی کا کہیں پہنچے تو **قَامَا إِلَيْكُم بَنٌ لِّكُنْ تَمُومًا وَلَا تَقْصُرُوا** پس قہر اور غضب نہ ہو اور اس سے کہ کو منع مت تو او حقیر  
مت شمار نہ کرو تو او خدا کی بچان تو او نہ ہر بانی کرو اپنی یتیمی کو یاد کر کے **وَأَمَّا السَّائِلُ** لیکن سائل کے لیے محتاج کو **قَالَ تَنْصُرُونَهُ** پس چیکر اور آواز  
سخت ہو جواب مت دی تو او یتیم اور سائل کے مقدمہ میں اگرچہ خطا حضرت کی طرف ہو لیکن مراد سے سبب نہیں ہیں اور بعد اس کے رسول خدا یتیم اور سائل میں ہر  
کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے انکو محروم کوئے نہ چھوڑتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ جس وقت یتیم روتا ہے تو عرش خدا کا کانا پتا ہوا کہ اسے گریہ خدا سے  
فرماتا کہ اے فرشتو میرے کہنے میں یتیم کو رو لایا کہ جب کا چلا کہے غائب کیا ہے فرشتے جواب دیں کہ خداوندنا تو خود جانتا ہے خدا تعالیٰ فرمائی کہ اسے فرشتو  
میری میں ملو گواہ کرتا ہوں کہ جو کوئی ان یتیم کو خاموش کرے اور غمی کری تو میں قیامت کے روز اس سے نفی ہوں گا اور اس بن مالک سے روایت کی ہے کہ  
اگر کوئی سائل میرے پاس آئے اگرچہ گھڑی پر سوا سوا ہوا تیرا کو پیرا تو حق کو لے نہ لے اور اگرچہ اس کا چہرہ صاف ہو تو اسکو دیکھ کر اسے کہ سائل کو محروم مت کہہ  
اور بعد اس کے خدا تعالیٰ اپنی جہت سے فرماتا ہے کہ **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ** لیکن سائل سے نعمت پروردگار اپنے کے فضل سے اس بات کو تو معنی سے پھر نہ  
شکو ظاہر کر کہ نہ کرنا پروردگار کی نعمت کا یہ بھی شکر نہیں کا ہوا چہاں انکا ناشکری ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی آدمی کا شکر نہ کرے اسے خدا کا  
شکر کیا اور کجی تہی کا شکر نہ کرے وہ بہت شکر کرے گا اور ذکر کرنا نعمت خدا کا شکر ہے اور ذکر کرنا نعمت ذکر کا ناشکری ہے **سُورَةُ الْاِسْتِشْرَ**  
یورہ کی ہے اور نہیں آیتیں ہیں اور ثواب کو شکر سے کاسوہ و اس میں گریہ لیکن ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ جو کوئی اس عہد کو پڑھی  
ثواب کا مثل اس شخص کے ہو کہ جسے انو طاقات کی ہوا محمد کو غم سے خوش کیا ہو اور شفاعت انکی چوہرہ اور سہار علماء کے نزدیک اچھی اور  
الم تشریح وہ نو ایک رست میں ہوا طرہ کہ تمام ہونا نعمتوں کی شمار کا جو کہ انھی میں شروع ہوئی ہیں **وَالْمُتَشْرِعُ** میں سے اور یہی سب سے ناز و جہت میں کی  
ایک نعمت میں ان و فو میں سے ایک رست پڑنا جائز نہیں ہے بلکہ دو لوگوں پڑنا جائز اور ایسے ہی **وَالْمُتَرْكِي** و ملا لاف و نو ملکہ ایک سورت میں

او دو روز کی ایک سرت ہو جس طرح ولا کرتا ہو الم بحکم تینا فادی آخرتک بعد کفرنا ہو کہ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد للہ الشکر لک  
 کیا نہیں ہے جس نے صحت لک سینہ تیری کو واسطے علم اور حکمت اور فطرت کی کے اور صبر کے اذیتوں رکھ رہا ہوں پر ہر شاک کہ گناہ کش رکھے  
 مناجات حق کو اور بلا خفت کو طرفین اسلام کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کہتی ہیں منی رسول صلعم یوحنا کہ کیا سینہ کو کہو جاتا فرمایا کہ ہاں منی  
 یوحنا کہ علامت اہل کیا ہو فرمایا کہ کنارہ کشی کرنی خانہ غور کہ وہ دنیا یا ناپائدار ہے اور ہر جمع کرنی طرفانہ تیشگی کے کہ وہ آخرت ہو اور متعدد ہمارے پر  
 مکتبہ ایسی ہے اور ولایت کے نام سے کہہ لینی پر یہ قول کہ **وَوَضَعْنَا عَنَّا وَنَزَّلْنَا** بوجہ بہاری تیرے کو  
**الذی انقضیٰ** اٹھنے کے شکستہ کیا پشت تیری کو اور وہ اٹھنا بوجہوں سالت کا تھا اور آزار دینا کافروں کا اور چھٹا ناٹھا اٹھنا  
 ہونا انہی ہدایت سے واسطے کہ خدا تعالیٰ نے اہل اٹھنا کو تہا کن دیا معجزوں کے دیکھنا کسی اور پشت حصرت قوی کیا اور سب حضرت کو غالب کیا کہ  
 اکثر ایمان لائی اور باقی کے حضرت کے نام سے ہوا کہ اور یہاں کیا مہنے تجھے اٹھنا حکام شرع کو اور اٹھنا کو تہا کن دیا **وَسَفَعْنَا**  
**لَكَ** اور بلند کیا مہنے واسطے ذکر تیری کو تیری قدر اور تیرے بڑھانے واسطے کہ تہا کو بغیر اور سالت سے یاد کرتے ہیں اور خاتم السلفین تہا کو کہتے ہیں  
 اور یہ کہ آپ کو ذکر کے ساتھ تیز دگر زد کیا اذان اور اقامت میں اور شہد میں اور خطبہ میں جسوقت تہا کو یاد کریں تو تہا کو بھی یاد کریں چنانچہ کہتی ہیں کہ  
 شہدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اپنی طاعت کے نزدیک تیری طاعت کے اور دو بیچنے کا تہا کو بند و نکو حکم کیا اور نام بلند تیرا اہل کتاب اور  
 مذکور کیا اور سب نبی اس عہد لیا کہ تہا کو ایمان لائیں اور قیامت کے روز ادا لیں اور آخرین کا سب کا پیشوا تہا کو کیا اور شافع روز محشر تہا کو کیا اور کہتے ہیں کہ مشرکین میں  
 کے روبرو فقر اور فاقہ رسول خدا کا بیان کرتے تھے اور حضرت کو اہل مرا کا وہم ہوا کہ کیا نہ ہو کہ مسلمانوں کو سلام کی غیبت کے پھیلے ہوئے تعالیٰ نے ہی ہر گنہگار کو  
 جو کہ عطائی تھیں کر کیا اور بعد سے کفر فرمایا کہ اے محمد صبر اور دل کے اپنے خوش کہہ کہ **قَالَ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرٌ** اس تحقیق کہ ہمراہ ہر شوری کے کہ دنیا  
 میں آسانی ہو آخرت میں اور یہ کہ مرا تہا سے تنگی سینہ کی اور بارگاہ شکستہ کہ نہوا الا پشت کا ہو اور گرا ہی قوم کی اور ایداد دینی کی اور تیری سے مراد شادی  
 سینہ کی اور تالینا بوجہ کی اور توفیق قوم کی واسطے ہدایت پائی اور طاعت کی پس حمت سے بایں نہا چاہو جسوقت کہ غم اور سنج لاحق ہو **إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ**  
**يُسْرًا** تحقیق کہ ہمراہ دشواری آسانی ہے یہ تاکید پہلی کی اور اجماع علیہا کہ دوسرے آسانی کے وعدہ میں اور منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ  
 تھے کہ ہرگز نہ غالب ہو گی ایک دشواری و آسانیوں اور جب تک کہ اس طرح بایں تے ہیں عسر پر لام تعریف ہے نہیں تعدد نہوا کا خواہ جنس کا خواہ عہد کا اور تیرے گروے  
 پس دوسرا اول کے غیر ہوگا پہلے میں تعدد نہوا پس تہا ایک ہوا اور تیرے ہو اور دوسرے میں ایک تیرے کا ہوا اور ایک آخرت کا اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ہے کہ دشواری  
 کہ میں ہے اہل ہمراہ آسانی مدینہ میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دشواری کہ مدینہ میں ہے آسانی بہشت میں **فَإِذَا فَرَغْتَ** پس جسوقت کہ فارغ ہو تو خدا کے  
 حکام پہنچنے سے اور تبلیغ رسالت سے **تَوَقَّأَنْصَبَ** پس رنج کہینچ تو واسطے عبادت کو یا کہ کوشش کر تو دعا میں اور یہ کہ ثبوت کے استغاث میں فعل ہوا اور حضرت  
 صادق علیہ السلام منقول ہے کہ مراد نصیب سے کوشش معنی دعا میں ہے بعد نماز کے وقت بیٹھنے کی اور حضرت امام محمد باقر و صادق علیہما السلام منقول ہے کہ جسوقت کہ  
 فارغ ہو تو نماز چاہے پس کوشش کر تو دعا میں ہے نماز کا اپنی کے اور غیبت کے طرف اگر سوال کر نہیں تہا کو سیکوہ اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ہے کہ جسوقت کہ فارغ ہو تو  
 جہاں کفایت کوشش کر تو دعا میں ہے اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر میں لکھا ہے کہ معنی آگاہی میں کہ جسوقت فارغ ہو تو حجۃ الوداع اور تبلیغ رسالت میں  
 قائم کر تو علی کو دعا میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نصیب کو صبر کے شری بڑھتے ہیں کہ تہا فاری بسبب خلیا اپنی مذہب کے کہ مراد سے نہیں بیٹھتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 لکھا ہے کہ مراد بعضوں میں ہے کہ جسوقت کہ روایت کی گئی ہے بعض ہا نصیب سے کہ تہا نصیب سے مراد کوشش ہے یعنی قائم کر تو علی کو دعا میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ  
 اگر صحیح ہو کہ جسوقت کہ رضی کہتا ہے تو میں رست میں ناصبی کو دعا میں ہے صحیح ہوگا کہ وہ کہو کہ نصیب یعنی عداوت اور بعض تو علی علیہ السلام لکھن بخشہ کی دل کی  
 اس میں اندھی ہو گئیں اگلو بہ نہ سو جہا کہ قائم کرنا خلیفہ اور امام کا بعد تبلیغ رسالت اور بعد فارغ ہو کر عبادت کے تو مرعقول ہے تاکہ آدمی بعد اسکے حیرت اور  
 خلا میں گرفتار ہوں اور بعض علی کا دعا میں ہے کہ تبلیغ رسالت کیا تعلق کہتی ہے اور بعد تبلیغ رسالت اور عبادت بعض علی کا کونسا مرعقول ہے اور سکر وں



پیشہ

روایتیں علی کی دوستی کی تاکید میں سوحد کے منقول ہیں علی سے بغض کی سبکی ایک روایت بھی نہیں ہے اور تو صبح علی سے عداوت کیسے کرتے ہیں علی  
فہال کی جہت کرتے ہیں اور عداوت میں علی کی کوئی روایت سوحد کا بیان نہیں کرتے اور بڑے ملعون ہیں وہ لوگ کہ جو زخشری کو کہہ چکے ہیں کہ  
تشیع سے خلافت کیا ہے بلکہ کہا جائے کہ عزال کو نصب رخصت ہو گیا ہے اور بعضی روایتیں علی کے مناقب میں عجیبانہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ من چار پہلو سے  
معدن ان مایوں کے بیان کرتے ہیں **وَاللّٰی سَرَّایَ قَاتِلَکَ** اور طرف بہرہ کا لہو کے پس غبت کر تو صکار کے سب فتوں میں اور جو کہ چاہے تو  
اسے طلب نہیں کرے کہ صکار کی نوا لا حاجتوں کا سوا کسی کوئی نہیں ہے اور جبکہ امام حسن عسکری کی تفسیر میں لکھا ہے اس کے موافق یہ کہ علی کو قاتل کر تو واسطے  
خلافت کے اور طرف پروردگار ہی کے پھر غبت کے تو اس میں سر قاتی سوائے تین ہمیشہ کے گھر میں نہیں آتا تو کہ وہ غلبہ برے، **سورۃ التین** پر مبنی ہے  
اور بعض سکودنی کہتی ہیں اور سنیں آٹھائیں ہیں اور حضرت صلیق علیہ السلام فرمایا ہے جو کوئی اس کا لفظ نہیں کہے اور نافع میں ہے جو کہ کہ بہشت میں وہ آرزو کرے  
وہی سکودوں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** قسم ہے آخر کی **وَالنَّیُّوْنِ** اور زیتون کی اور کہتی ہیں کہ ان دونوں کو تمام  
کے واسطے خاص کیا ہے کہ خبر یہ پانچویں ہے کہ میں فضلہ نہیں ہے اور غذائی لطیف ہے کہ جلد مضم ہو تا ہے اور دل سے کہ ہکا فائدہ بہت ہے، اس طرح کہ طبیعت کو نرم  
کرتا ہے اور لہجہ کو تحلیل کرتا ہے اور گرد و نکوپاک کرتا ہے اور ریگ شانہ کو دو کرتا ہے اور جگر کے اوتلی کے سداون کہہ لیتا ہے اور فریہ کرتا ہے بدن اور حدیث  
میں آیا ہے کہ قطع کرتا ہے ہوا ہر کوا اور نقرس کو کہ وہ ایک روخت تھا ہے پاؤں کی انگلیوں میں اور نخی میں اور زیتون میں ہے اور رومی کے ساتھ سکود  
کھاتے ہیں اور وہ دعا بھی ہے اور ہکا روغن بہت لطیف ہوتا ہے اور فائدہ آئین بہت ہے اور بعض کہتی ہیں کہ مراد تین اور زیتون سے ہے ان کی گلی کا گہ  
ہے اور وہ دو پہاڑ ہیں ارض مقدس میں اور ایک طور کہتی ہیں اور دوسرے کو زیتا اور وہ ہر ایک عبادت گاہ ایک پغمبر کی ہے اور بعض کہتی ہیں کہ وہ جوئی اور  
کوہ بیت المقدس اور ابن عباس منقول ہے کہ تین مسجد نوح ہے اور زیتون بیت المقدس اور بعض کہتی ہیں کہ تین پہاڑ ہے درینا حلوان اور ہلوان کے اور  
زیتون پہاڑ شام کا ہے کہ ان پہاڑوں میں انجیر اور زیتون اوتی ہیں **وَطُورِ سِیْنِیْنِ** اور شرم ہے طور سینا کی کہ وہ مقام مناجات کرنے  
موسیٰ کلیم اللہ کا ہے اور سنیں اور سینا انجیر کا نام ہے کہ جہنم پہاڑ ہے اور بعض کہتی ہیں کہ مبارک کے معنی میں ہے اور منقول ہے کہ موسیٰ جو پھر علیہا السلام کو  
اس طرح پڑھتی تھے **وَاللّٰہِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُورِ سِیْنِیْنِ** اور **وَالْاَمِیْنِ** اور قسم ہے اس شہر میں شہر ہن بنی واک کی کہ وہ کہہ ہے اور مقام پیدا ہو گیا عالم کا  
اور حضرت کاظم علیہ السلام روایت ہے کہ فرمایا سوحد لے کہ خدا تعالیٰ نے کل شہر میں سے چار شہروں کو پسند کیا ہے چنانچہ قریبا کہ **وَاللّٰہِ وَالزَّیْتُوْنِ** طور سینا  
ہذا البلد الامین پس تین تو مدینہ اور زیتون بیت المقدس کا طور سینا کو فہرہ اور بلحا میں کہہ ہے اور فرمایا سوحد صلعم نے کہ زیتون ہیر المونین ہے اور طور سینا  
حسن اور حسین اور ہذا البلد الامین باقی کے آئینہ ہیں اور حضرت کاظم علیہ السلام فرمایا ہے کہ تین جن ہیں اور زیتون حسین ہیں اور طور سینا ہیر المونین ہیں اور  
ہذا البلد الامین محمد صلعم ہیں اور امام محمد باقر کی روایت ہے کہ بلحا میں فاطمہ تہر ہے اور جواب قسم کا یہ کہ **لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ لَیْسَ لَہِ تَحْقِیْقٌ** پیدا  
کیا ہے آئی کوئی **اَحْسَنَ تَقْوِیْنِ** نیک یا وہ قوام کہ سکود صوت اور شکل اچھی دی ہے اور اعضا اس کے بہت مناسب رویت بنائی ہے جو انوکھے  
بہتر اور صکار کہا کہ **رَدَدْنَا** پھر پھر تھے سکود سب کے کفر اور گناہوں اور نہ شکر کرنے نعمتوں پروردگار کے اور نہ شکر کرنے اس نعمتی صوت  
اور شکل کی **اَسْفَلَ سَافِلِیْنِ** اہل لہا علی میں کہ سب فتوں سے بچی کا طبقہ ووزخ کا ہے اور یا یہ کہ ہیر اسمنے سکودست تین بہتوں میں باعتبار صوت  
کھانکی صوت کو ووزخ میں نہایت قبیح کر دیا اور یا یہ کہ انکی صوت کو بدل دیا بڑھاکر کہ منہ پر انکو ختہاں بڑھ گیاں اور بال اس کے سفید ہو گئی اور دانت اس کے  
گرنے اور کمر انکی خم ہو گئی **اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں **وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** اور عمل میں انہیں نیک **وَلَہُمْ**  
بس واسطے ہے **اَحْسَنُ غَیْرِ مَمْنُوْنٍ** اگر بے منت غیر اور یا یہ کہ غیر قطع کیا گیا کہ ہمیشہ کہ ہو یعنی جیسے کہ جوانی اور صحت میں انکی عبادت کا ثواب ہم  
کہتے تھے ہیری اور غنی میں بھی باوجودیکہ عمل نہیں کرتے ہیں اسنی ستورہ موافق ثواب کا ثابت ہے اور اس بن مالک نے سوحد صلعم سے روایت کی ہے کہ لڑکے  
بالغ ہوئی پہلے جو بچی اوطاعت کرتے ہیں ان کا کو باپ رماں کو ملتا ہے اور جو گناہ کہ وہ باپ رماں کی تعلیم سے اوٹ لگے کہہ سکتے ہیں وہ باپ رماں کے



اور نہ ہالہ لا الہ الا اللہ پس میں نے بے باقی اور بطل اس کے بیان کیا تو کہا کہ خوش ہو تو پس میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ شخص ہے جس کی شہادت میں  
ابن مریم صلی علیہ السلام نے اور رسول ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو جہاد کا حکم ہو بعد اسکے اور اگر میں اہل زکوٰۃ ہوں تو تیری علامہ ہو کہ جہاد کو ملے اور وہ گمراہ  
رسوخ صلح نے فرمایا کہ میری طرف کو ہشت میں کہا ہر قسمی لباس پہنے ہوئے ہو اسطرح کہ وہ چہرہ ایمان لایا تھا اور دوسری حاکمیت میں کہہ رہا تھا کہ  
فرمایا کہ جبریل نے انہیں بھیجے تو ایک شہتہ ہشت کے ریشمی کپڑے کا ٹکڑا لایا اور سر پر ڈال دیا اور کہا کہ اس کو بڑھ مٹی کہا کہ میں نے جبریل نے مجھ کو  
کہہ کر بھیجا تھا کہ میں یہ پیش ہو جاؤں تو میں تبہ لیا ہی کیا اور بعد اسکے تجھ کو چہرہ کہا کہ **اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ** پڑھ تو قرآن مجید  
شروع کر تو لاہو قوساتہ نام پروردگار ہی کے **الَّذِي خَلَقَ** جسے کہ پیدا کیا ہر چیز کو ہی قدرت سے موافق تقاضا و حکمت کے **خَلَقَ**  
**الْإِنْسَانَ** پیدا کیا ہر آدمی کو **مِنْ عَلَاقٍ** خون بستہ سے جو کہ لطف سے بنتا ہی اور نہان پیدا کر نیکاد کر کیا سو گے اور مخلوقات ہو اسطرح کہ  
نازل ہوا قرآن کا پہلی طرف ہے اور سب میں کے رسی والوں کے زیادہ بزرگ ہے اور نہان جمع کے معنی میں ہے جیسے کہ ان انسان لہی جبر  
پس ہوا اسطرح علق کا لفظ آیا کہ وہ جمع قلعہ کی ہے اور قرآن کے خدا تعالیٰ نے پیدا کر نیک بیان شروع کیا ہی ہوا اسطرح کہ پہلا وجہ خبا کا ہے جتنا  
اور پیدائش لالت کرتی ہے پیدا کر نیک کے وجود پر اور اسکی قدرت اور حکمت پر **اقْرَأْ** پڑھ تو یہ تاکید پہلے قریب ہے **وَرَبُّكَ الْكَرِيمُ**  
اور پروردگار تیرا بزرگ زیادہ ہے ہر چیز سے اور سب کو نکال بزرگ ہی اور کرم کا سب سے زیادہ ہے ہوا کہ بیشمار ختم بند و نیکو و نیکار اور باوجود کفر  
کفر اور گناہوں میں نافرمانیوں کے بخشش کو ہی بندوں سے بند نہیں تا ہی اور جو وہ تو بہ کرین تو بہ کوئی قبول کرتا ہی **الَّذِي عَلَّمَ** وہ پروردگار  
سکھلا یا لے لکھنا یا **الْقَلَمَ** سا قلم کے کہ نام نور دنیا مشرق سے مغرب تک لکھنے سے تمام ہو ہیں کہتے ہیں کہ وہ اس آدم علیہ السلام کے کہ  
اسکو لکھنا سکھایا اور شہود سے کہ پہلے جس خط لکھا وہ اوریش تھا **عَلَّمَ الْإِنْسَانَ** سکھایا آدمی کو **مَا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ** جو کچھ کہ نہیں جانتا تھا  
دنیا اور دین کا مونس آیا کہ غم کو غم کو تعلیم کی حکام شرع کے جو کہ نہیں جانتے تھے او یا یہ کہ آدم کو تعلیم کیا جو کچھ کہ نہیں جانتا تھا **كَلَّمَ** نہیں نہیں جانی  
ہا نہیں جانی کہ انکی غمتوں کی ناشکری کرو اور بعض کہتے ہیں کہ لکھنے کے معنی میں ہے یعنی تھا کہ **الْإِنْسَانَ** تحقیق آدمی **لَقَدْ عَلَّمَ** لکھنے  
حدیث کرتا ہی اور سرکشی کہ ہے **أَنْزَلَ** **الْإِنْسَانَ** اسطرح کہ وہ دیکھا ہی لے اپنے تیرے کہ بے پروا ہوا وہ خدا کی طرف سے کہ اپنے تیرے نگر جانتا ہے  
کہ جو لوگوں امر مومن کی کثرت سے اور سختی مفعول دیر راز کا ہے اور دونوں ضمیر میں ایک شخص کے دہا ہیں اور کہتے ہیں کہ جسوقت آدمی کے پاس مال زیادہ  
آوہ لباس نفیس کہانوں نیک اور گھوڑوں نیک یا قیمتی میں یا دق کر مین طغیان ہوتا ہے احتیاج میں آیا ہی کہ لے خدا پناہ پھر تاہو نہیں سارہ تیری اس  
فقیری کہ تجھ کو آدمی کی پال بچا ہی اور اس نگر کے تجھ کو طاعی اور خدا گزریا لا کر دی اور جب تعالیٰ خطاب تا ہی اور ڈالتا ہے طغیان کے انجام سے کہ  
**إِنِّي إِلَهِ رَبُّكَ** تحقیق میں پروردگار تیری کے ہی **الْحُجُجِي** پھر ناسب کا آخرت میں پس طغی کو اور غلطی کو کہ موافق عمل کے خراج کا و  
جست کہ انجام تھا ہی تو کہ تو کو طاعی ہو و افضل کی فرمانبرداری اور عبادت کو ترک کر دے کہتے ہیں یہ آیت اور ترجمہ اسکی ابو جہل کے شان میں نازل ہی  
ہی اور مقل ہے کہ ایک روز ابو جہل نے ابو بارون کہا کہ محمد تمہارے مریاں ناز پرستہ اور نہم ہلنا کہ پہلے تھا ہی اور تم انکو شہوتی ہوا و کچھ نہیں کہتے ہر قسم اس  
شخص کی کہ جسکی تم کہاتے ہیں اگر میں انکو ناز پرستہ ہوا دیکھوں تو پاؤں اپنا اسکی گردن پر رکھوں اسکو ہلاک کروں تو کون تجھ کو روکتا ہے  
ناز پرستہ یہ منکر وہ گیا اور حضرت کے پاس پہنچا تھا کہ وہیں مکر جلا آبارنگ رسا و بدن میں لے نہ پڑا ہوا لوگوں نے پوچھا کہ لے ابو جہل کہہ کیا ہوا کہا کہ  
میں جسوقت پہنچا کہ ارادہ محمد کا کروں مریاں اپنی او محمد کے ایک خندق دیکھی آگ سی بھری ہوئی اور اندھا شہوتی تھا اور بندوں کے آپس میں  
مارا کرتے یہ خبر حضرت کو پہنچی تو فرمایا کہ قسم ہی میں شخص کی کھان میں جی کہ دست قدرت میں ہے اگر وہ میرا پس اتنا تو لانا کہ اسکو بارہ بارہ کر ڈالو پس یہ  
آیت نازل ہوئی کہ **أَسْرَأْنِيْتِ كَيْفَ يَنْفَعُكَ الَّذِي يَنْفَعُكَ** ان شخص کو کہ منہ کرتا ہی **عَبْدًا** بندہ کامل کو مٹی محمد کو **إِذَا صَلَّيْتَ**  
جب کہ ناز پرستہ تو کیا ہو گی خدا اس منع کر چکا کی او کیا ہوا خطاب **هَٰذَا آيَاتُ كَيْفَ يَنْفَعُكَ** ان گان اگر تم وہ بند



جسکو منع کرتا ہو ناز پر ہے سو علی اللہ کے اور یہ کہ آو لکربا التقویٰ حکم کر و خلقت کو ساتھ پر ستر گاری کیا ہوگا نہ پتھر  
 سے منع کرنا چاہو اور وہ لوگ کہ کفر فرماتا ہو کہ آسرا بیت کیا دیکھتے ان کذب اگر چیلاد وہ ابو جہل منع کر نیا لا جھکو یا مطلق  
 حق و کولی اور منہ پر بیان اور طریق حق ہو کس قدر عذاب کا ہوگا اور فرما تو اسے فرماتا ہو کہ لکھ لکھ کیا نہیں جانا ہوں ابو جہل  
 نے بان اللہ ساتھ پہلج کے کھڑا سڑی دیکھتا ہی اسکے قصد کو اور ہوگا ارادہ برضا دیکھا اور کہتی ہیں الم علم بان اللہ  
 یہی میں طلوع ہو طرف ہوں کہ کہ راہ عبادت کر تو خدا کو خالص خدا جھکو دیکھتا ہو اور ہو گناہ کر تو کہ کہ خدا جھکو دیکھتا ہو اور  
 لے ریا کر تو خالص عبادت کر کہ خدا جھکو دیکھتا اور ای تنہائی اور خلوت میں گناہ کر تو یا خبر دے کہ خدا جھکو دیکھتا اور کہتی ہیں کہ ایک  
 شخص نے بعد گناہ تو بہ کی اور ہمیشہ روتا تھا لوگوں نے اسکو کہا کہ کیوں ہر قدر روتا ہو خدا بخشنے والا ہے کہا کہ ہر چند وہ بخشنے لیکن اس  
 نجاست کو کہ وہ میر گناہ کو جانتا ہو کیونکہ اپنے سے دور کر دے اور کہتی ہیں کہ نوبت دوسری سوخی صلعم ناز پر تھے ابو جہل نے کہا کہ وہ محمد کیا منے  
 جھکو ناز سے منع نہیں کیا ہی سوخی صلعم نے اسکو بیت فرمایا اور دیکھا ابو جہل نے کہا کہ جھکو تو مت ڈر کہ میری مجلس سب مجلسوں کے زیادہ بزرگی  
 اور میری مجلس کے آدمی بہت ہیں آیت نازل ہوئی **کَلَّا نَہِیْنِہِیْنِ نَعْنِیْ ہِیَا نَہِیْنِ** کہ وہ کافر ہو گیا گمراہ اور یہ کہ حاکم لکھ لکھ **لَہِیْنِہِیْنِ**  
 لہتہ اگر نہ باز آئی اور نہ بند ہو وہ کافر محمد کے آزار پہنچانے سے اور عبادت کے منع کرنے سے **تَوَلَّیْنَا جِبَالًا تَنْسِفُہَا** اہتہ پر گئے ہم ہوگا ساتھ مروی  
 پیشانی کے یعنی اہل پیشانی کے بال پکڑ کر اسکو ہم دوزخ میں ڈالیں اور لفظنا مصلح متکلم کا صیغہ کا ہی نون خیفہ کے ساتھ لیکن مصلح میں الف کے  
 ساتھ لکھا جاتا اور جنوں نے اسکو نون ثقلیہ سے پڑھا ہی **نَاصِیَہٗ کَاذِبَہٗ** خاصہ پیشانی جہول خطا کر نیوالی یہ ناصیہ پورا ناصیہ بدل ہے  
 اور بدل نکرہ ہے اور بدل منہ معرہ ہی اور نکرہ بدل نہیں ہوتا ہی معرہ کا بدون صفت کے ہوگا کہ کاذبہ کا ناصیہ دوسری کی صفت اضر  
 ہوئی ہی یعنی لہتہ پر گئے ہم ہوگا پیشانی کو کہ پیشانی دوزخ خطا کا ہی اور مراد پیشانی کے دوزخ اور خطا کا ہی صواب اس پیشانی کا ہی اور پیشانی کو  
 سبائو کے دھوکہ دیا ہی اور ان ناصیہ میں الفا و لام قائم مقام مضاف الیہ کے ہی یعنی پکڑنے ہم ہوگا پیشانی ہوں کافر کو **قَلْبَہٗ نَادِیَہٗ** پڑ  
 چائے کہ بلا وہ اہل مجلس نے کو مراد مجلس سے اہل مجلس سے اسکو کہ بلا وہ اچھو مستند **الزَّانِیَہٗ قَرِیْبَہٗ** کہ بلا میں ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہ  
 وہ ہوگا پکڑ کے دوزخ میں لجا میں اور بن عباس سے کہ یہ کہ رخصت ہم نے فرمایا کہ اگر ابو جہل اپنے اہل مجلس کو بلاتا تو لہتہ فرشتوں دوزخ کے اسکو علانیہ  
 پکڑتے اور ہلاک کر دیتے **کَلَّا نَہِیْنِہِیْنِ نَعْنِیْ ہِیَا نَہِیْنِ** کہ ابو جہل تصور کرتا ہے بلکہ اپنے کہ وہ اپنی ہر عمل باطل سے باز رہی **لَا حِطَّہٗ**  
 نہ فرمانبرواری کر تو اہل لے محمد اور اسکا کہامت ان وہ ناز کے ترک کر نیو کہتا بلکہ اہل مخالفت پر ثابت قدم رہ **وَالْجِدُّ** اور سجدہ کرتا تھا  
 کو ہمیشہ **وَاقْتَرَبَ** اور نزدیک ہو تو پروردگار اپنے سے اور امام رضا علیہ السلام سے روایت کہ بندہ سجدہ کر نیو قریب ہوتا ہی اور یہی قصہ ہے  
 اس آیت اور دوسری روایت امام رضا علیہ السلام سے کہ پہلو سے سورہ اقرہم ربک نازل ہوا اور بعد سے سورتوں کے اذکار خیر اللہ کا اور سجدہ  
 اس سے کا وہ جب کہ اور جن سے تو نہیں سجدہ کرنا جب کہ وہ جاریں الم سجدہ ہم سجدہ سورہ غم اور سورہ اقرہ اور باقی کی سورتوں میں جس کسی جگہ سجدہ کرنا چاہیے  
 وہ سنت **سُورَةُ الْقَدْرِ** یہ سورہ کی اور جھکے کہتی ہیں کہ مدنی ہی اور آیتیں سہن چہ ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی سورہ  
 انا انزلناہ کو ناز فرض میں پڑھی ایک از کر نیا لا خدا کی جانب آواز کہے کہ یہ بندہ خدا گناہ تیرے گئے ہوئے بخشنے کو اتنے سے عمل کو شروع کر تو امام محمد  
 علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی سورہ انا انزلناہ کو آواز پڑھ تو دیکھا کہ راہ خدایں میں شہر و بندگی اور جو کوئی آیت پڑھے تو دیکھا کہ راہ خدایں میں پڑھ میں اونا ہو  
 اور جو کوئی اسکو نون پڑھ تو دیکھا کہ راہ گناہ اسکے نامہ اعمال محسوس جاب میں **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھتے کہتی ہیں رسول صلعم نے صحابہ  
 خبر دی کہ نبی اسرائیل میں ایک بد تھا کہ اسی تیار لگا کر مراد میں راہ خدایں چلا دیکھا صحابہ نے تعجب کیا کہ اس کو تیار سے کیونکر ہم میں ملتے تھے خدائی  
 نے یہ سورت نازل کی چنانچہ فرماتا ہو کہ **اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ مُتَحَفِّظِیْنِہٖ نَزَّلْنَاہُ لَیْلَہٗ** یعنی بتدریج نازل ہو تو رات کے

۱۰۴

۱۰۵

الحق مقرر ہے کہ وہ آسمان میں سے شب قدر کے نام قرآن شریف کو سب سے پہلے میں آگیا تھا اور بعد ازاں جبریل سورت اور آیات آیت سو و صدم کے پاس لائے تھے یہاں تک کہ تیسری برسی کے عرصہ میں سب قرآن کو رسوخ کیا گیا اور شب قدر کو سب سے پہلے میں مقدور کیا جاتا ہے اس وقت جو کچھ کہہ گا تمام سالہا دوسری شب قدر تک پہنچا دیا اور اس وقت شب قدر کی برکتیں ہیں کہ یہ شب قدر اور منزلت الہی ہے اور مرتبہ سہا سہا ہے اور قدر کے معنی تلخی کے بھی ہیں اس قدر ملائکہ آسمان کے پہنچیں ہر نازل ہوتے ہیں کہ زمین تک پہنچاتی ہے اس وقت بھی اس کو شب قدر کہتے ہیں اور شب قدر میں بھی اختلاف بہت ہے بعضے علماء اہل سنت کہتے ہیں کہ وہ شب قدر کا زمانہ میں تھا اور بعد از اس بر طرف ہو گئی اور کہتے ہیں کہ قیامت تک باقی ہے لیکن بعضے خلاف کیا ہے بعضے کہتے ہیں کہ تمام سال میں پوشیدہ ہر شب عبادت کرنی چاہی تاکہ شب قدر کی فضیلت کو پایا اور بعضے کہتے ہیں کہ ماہ شعبان اور ماہ رمضان میں پوشیدہ ہے اور بعضے شب نیمہ شعبان میں کہتے ہیں اور بعضے شب اول ماہ رمضان میں کہتے ہیں اور بعضے شب نیمہ ماہ رمضان میں کہتے ہیں اور بعضے شب سہم میں اور بعضے شب ابست یکم میں اور بعضے شب بستم دوم میں اور بعضے شب اول ماہ رمضان میں لیکن اکثر کا اتفاق شب سہم میں ہے اور سہا سہا کے اتفاق کیا ہے کہ وہ شب سہم میں ہے یا شب بستم یکم میں یا شب بستم دوم میں اور اکثر روایتیں شب بستم یکم اور شب بستم دوم میں اور بعضی طایفے میں شب بستم سوم میں ہیں لیکن ان میں شب بیدار ہو کر عبادت کرنی چاہی تاکہ فضیلت شب قدر کی پایا اور اس وقت پوشیدہ کر دینا حکمت ہے تاکہ اکی آئندہ میں ہر شب عبادت کرے جسے کہ ہم غلط نام سہا حسنی میں پوشیدہ کیا ہے کہ بندہ ہم غلط کی آئندہ میں تمام ناموں کو خدائی یاد کرے اور نماز وسطی کو پوشیدہ کیا ہے ہر روز کی پانچوں نمازوں میں تاکہ بندہ پانچوں نمازوں کو پڑھے اور دعا کے قبول ہونے کی ساعت کو جمعہ کی ساعتوں میں پوشیدہ کیا ہے تاکہ تمام روز عبادت میں مشغول رہے اور فیضا مندی کو طاعت میں پوشیدہ کیا ہے تاکہ ہمیشہ طاعت کی یاد میں رہے اور فیضا مندی کو گناہوں میں پوشیدہ کیا ہے تاکہ گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں اور اپنی دوست کو پوشیدہ کیا ہے مومنین میں تاکہ سب مومن کی بزرگی کرتے رہیں اور اس شب کی تعظیم میں فرماتا ہے کہ وَمَا أَدْرَاكَ وَسُجُودًا لِّكَ جَانِبًا وَلَا لِيَا جِبَالُكَ مَا لِيَكُنَّ الْقَدْرُ كَمَا يَرَى شَيْءٌ بِغَيْرِ سَبَبٍ رَاوِ شَرَفٍ أَوْ عِزَّتٍ اس وقت جو کوئی اس شب کو طاعت کرے وہ تروک خلاصے قدر اور عزت والا ہو جائے اور جو عمل کرے اس شب واقع ہو وہ قدر اور منزلت والا ہو اور اس کی قدر کو بیان کرے کہ لَيْكَلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ہزار مہینے سے ان ہزار مہینوں کے کہ نبی اسرائیل کے غازی نے ان مہینوں میں حج کیا تھا یعنی اس ایک شب کی عبادت ان ہزار مہینوں کے جہاد سے بہتر ہے کہ ثواب اس شب کی عبادت کا ان ہزار کے ثواب سے زیادہ اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام روایت کرتے ہیں کہ میں رسوخ صلح سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بندہ سیر منبر پر کوٹے اور چڑھتا ہے میں خواب دیکھ کر مجھ کو سچ ہوا جو وقت جبریل آیا تو انہی بیان کیا کہ وہ نبی آئندہ میں جو تیری منبر پر چڑھنے اور بعد سے بادشاہی کرے گا میں نے پوچھا سلطنت ان کی کنز و دنوں کی ہوگی کہ ان ہزار مہینوں کی میت بات سن کر بہت لگتا ہے ہوا جبریل نے مجھ کو بتلادی اور سورہ قدر لایا اور کہا کہ شب قدر جبریل آئندہ کے ہزار مہینوں کی بادشاہی کے حسین شب قدر ہوگی اور شب قدر کی فضیلت میں بہت سی حدیں وارد ہوئی ہیں سو بخدا صلح نے فرمایا کہ جو کوئی شب قدر کو بیدار ہو اور عبادت خدا میں مشغول ہو تمام گناہ ان کی بخش جائیں اور منقول ہے کہ شیطان اس شب باہر نہیں نکلتا ہے اور کسی کو آواز نہیں پہنچا سکتا ہے اور ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسوخ صلح سے فرمایا حضرت نے کہ جبریل اس شب کو ستر ہزار فرشتے ہمارے لیکر سورہ الفتح لے کر زمین پر آئے اور ہمراہ ان فرشتوں کو کہ علم ہوتا ہے اور چار گناہ انکو کاڑھتے ہیں نہ تعب اور روضہ رسوخ صلح سے فرمادے کہ آیت المقدس پر اور طور سینا پر اور جبریل فرشتوں کے کہتا ہے کہ تم زمین میں چلنا پس نہی جگہ اور گھر میں نہ ہو ان پہنچیں گے اس گھر میں جہاں تھا اور سورہ بشارت یا پاک جانب الا فعل حرام ہو یا تصویر ہو ان میں جلتے اور سب ملائکہ تسبیح اور ذکر خدا میں مشغول ہوتے ہیں اور ان کو اب بچانے ہمت محمد صلح کے اور جبکہ صبح ہوتی ہے تو آسمان کو روانہ ہوتے ہیں اور پہلے آسمان کے ملائکہ انکو استقبال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کہاں آتے ہو وہ کہتے ہیں کہ زمین کے کل کی رات شب قدر تھی یہ پوچھتے ہیں کہ ہمت محمد صلح کو خدا نے کیا چیز بخشش فرمائی وہ کہتے ہیں کہ انگوٹھوں کو بخشا اور انکی شفاعت کو طاعت کی سیوا کو گھر واسطے قبول کیا پس فرمایا کہ

یہ خبر سن کر خوشحال ہوا اور آواز تہجیر کی بلند کر پان بعد ایک پہلے آسمان کے فرشتوں کے ہمراہ دوسرے آسمان پر جا پل و وحی انہیں اور خوشی پان اور آواز تہجیر کی بلند  
 کریں سطح ساتویں آسمان پر پہنچیں اور سد لہنتی کے نزدیک بھی یہی بات کہیں اور جوا تہجیر اور حبت حدن کے لوگ آواز کی سنیں اور صوا ان کے پوچھیں کہ  
 یہ کیسی آواز ہو وہ کہے کہ ملائکہ بہت محمد صلعم کے وسط تہجیر کرتے ہیں یہ بھی تہجیر کی آواز و نگو ملن کر پان رحا ملائکین بھی ان کی آواز و نگو ملن کر تہجیر  
 مشغول ہیں اور خدا تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے لیکن پوچھو کہ یہ آواز کیسی ہے وہ کہیں کہ میں سن رہا ہوں کہ بہت محمد کی بزرگی حاصل ہوئی ہے اور ان کی شفاعت ہو  
 حق میں مقبول ہوئی ہے حجتا فرماؤ کہ ہاں بہت محمد کی بزرگی ہو رہی ہے کہ جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی عاقل میں  
 گزرا ہے اور دوسری روایتیں کہ جبریل سرسبز فرشتے ہمراہ لیکر آتا ہے اور میکائیل سرسبز فرشتوں سمیت میں برتا ہے اور ایک علم ہوتا ہے  
 انکی چار شاخیں صحت ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک آسمان پر اور ایک زمین میں ان کے پاس ہے کہ بہت مذنبتہ و رب غفور یعنی  
 بہت گنہگار ہے اور خدا بخشنے والا ہے اور کوئی جگہ نہ ہو کہ فرشتہ وہاں جائے اور سلام نہ کرے اور سلام نہ کرے انکا مومنین پر پانچ جگہ ہے اول وقت نیکو کہ الذین  
 یتوفیہم الملائکہ علیہم یقولون سلام علیکم ووسکرم بہشت ودارہ پر سلام علیکم طہتم تہجیر بہشت اندر و الملائکہ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم  
 باسبر تم جو تہجیر بہشت غروں میں سلام قول میں سلام جیم یا جو میں وقت ملاقات نکو اور حاصل ہو قسم قسم کی نعمتوں کے کہ جیتے ہو م یقولون سلام  
 اور اب خدا تعالیٰ ملائکہ کے نازل ہونیکا ذکر کرتا ہے تزلزل لکلا لیکہ نازل ہوتے ہیں شتو زمین پر والو وحر اور جبریل فیضا بیج اس  
 شتو کے اور بعضی روایتیں کہ روح ایک شتہ بہت بزرگ ہے اور جبریل سے بھی زیادہ وہ فضیلت کہتا ہے وہ فرشتوں کی ہمراہ آتا ہے اور وہ فرشتے  
 غو اقباب سے طلوع اقباب تک میں پر ہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ملائکہ اور روح حضرت عیسیٰ ہیں کہ ہمراہ فرشتوں کے آتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح  
 جناب روحانات ہیں کہ شت نزل احوال فرماتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح وحی ہے کہ فرشتہ وحی لیکر آتے ہیں اور صحیح یہی ہے کہ مراد وہ  
 سے جبریل ہے وہ فرشتوں کے ہمراہ آتے ہیں انکو زمین کی شہر والوں سے شناخت اور شنائی بہت ہے اور مومنین کے گھر و محلے میں ہر جبریل مومنین سے  
 مصافحہ کرتا ہے اور علامت مصافحہ کی رقت قلب ہے کہہ سوا سوا نکلتا حاصل ہے کہ اس شب کی بزرگی کی جہت ملائکہ میں پڑا ہے یا ان  
 سر ہم سنا حکم پر و رکا رہو کے من کل امی وطلو ہر کام کے کہ جو خدا تعالیٰ مقدر کرتا ہے اس شب سال اندہ تک یا دہ طو ہر کا خیر اور  
 برکت کے یا دہ طو ہر کار کے روزی او اہل کیو طو سلا اہر سلاست وہ شبے ایو سلا او بلاو سلا اور شیا طین کی آفتوں کے او یا کہ سلامت  
 ہو اس سے کہ پیدا ہو آید کوئی بامی اور شیطان نہیں اپنا عمل کسی اور یا یہ کہ سلام ہر حکم دو سنتوں پر اور طاعت کر نوالو ان اور حوق  
 ملائکہ انی ملاقات کرتے ہیں حق خدا کی طرف وہ انکو سلام کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں باذن ربہم ہر کلام تمام ہوا اور بعد انکو دوسرے کلام شروع  
 ہوا میں کل امر سلام یعنی ہر امر اس میں سلامتی اور نفع ہے اور خیر ہے اور برکت ہے اس کو کہ خدا مقرر کرتا ہے اس شب میں ہر چیز کہ سید خیر اور برکت ہی  
 ی حتی مطلع الفجر تک صبح تک یعنی سلامتی اور خیر و برکت صبح کے کلنو تک سورۃ البینۃ اور اس سورہ کو سورہ تہجد اور  
 قیامت بھی کہتے ہیں یہ سورہ ملکی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ سورہ میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ سورہ ام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ ام کوئی تلاوت کرے وہ شکر کرے  
 پاک سے اور دین محمد میں ثابت قدم اور مضبوط ہوا اور قیامت کے روز یان آوا و حساب کا سہاں ہو لیسجد اللہ الرحمن الرحیم ان کتاب  
 مشر کہتے تھے حضرت پیغمبر کو کہ شہر نیلا ہے ہر کہ ہم اپنے دین ترک نہ کریں یہاں تک کہ پیغمبر کے جسکا وعدہ تو ریت و جہل میں لکھا ہوا ہے یعنی محمد صلعم  
 خدا تعالیٰ انکی خبر دیتا ہے کہ تم یکن الذین کفروا انہ تھے وہ لوگ کہ کافر ہو من اهل الکتاب اہل کتاب یعنی یہودی  
 اور نصرانی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات خدا میں و المشرکین اور شرک کر گیا جو کہ بتوں کی جو وہ لے ہیں منفکین بارہوی و اور جہاں انکو کفر سے  
 حتی تا یوم البینۃ یہاں تک کہ ای انکو پاس و لیں دشمن یعنی محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا یہ بدل ہے عینہ سے یعنی ہلاک  
 کیا یا انکو پاس پیغمبر خدا کا کہ یتلوا برتہا و وہ اپنی بہت کے دبر و حکما مظهرہ صحیفوں پاک کو کیوں دے غامض ہاں یعنی قرآن

القدر - ۱۲





رسول خدا علیؑ فرمایا کہ ہر ایک کے ہونے اور نہ ہونے کے واسطے کہ خدا کے راضی ہوگا اور وہ خدا راضی ہونے  
 سورۃ الزلزال یہ سورہ مدنی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اور آیتیں ہیں اور آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ آردہ مت ہو  
 آواز زلزلت کے پڑنے سے کہ جو کوئی اٹھو نوافل میں ہے خدا تعالیٰ اٹھو زلزلہ میں گرفتار نہ کری اور صاعقا و رافت اٹھو نہ پہنچو اور جہنم کے تیرے کو  
 بہشت میں جانی کا حکم ہوا و جہنم بہشت میں داخل ہو تو خدا تعالیٰ اٹھو خطاب و کہ بہا کی بنا و اسطے تیرے اپنی بہشت کو پس تو کہیں  
 جس جگہ کہ جا تو اور جس مقام کی کہ آردہ کری کہ جھکو کی طرح نہایت نہیں اور نہ کوئی جھکو و ہانسنے دفع کر سکتا ہے بسبح اللہ  
 الرحمن الرحیم اذ انزلنا الارض جوف ہامی جائی زمین زلزل لکھا ہوا ہا نا اٹھو کہ مقرر ہے ہر صوم میں یا دوسرے صوم میں  
 و اخرجنا الارض انفا لکھا ہوا اور نکلے زمین بوجہ ہول ہے کہ وہ بدن مردوں کے ہیں اور نکلے زمین میں گڑھی ہو یعنی زمین اس  
 باہر نکلا قالہ و اور نکلا مرد و نکلا تو و نکلا حساب ہوگا اور نکلا ناز و نکلا سو اٹھو کہ نہ ہا آدمی جنہوں کے کہ جو دفن کیا تھا اٹھو و لیکر حسرت  
 اور ہوس کہیں کہ اگر سبب خدا کی عینے نافرمانی کی تھی اور اک سو اٹھو یعنی زمین نکلے جائے کہ جن لوگوں نے انہیں حق خدا کا نہیں دیا ہے  
 ان لوگ اٹھیں پشیمانوں و پہلوؤں پر دماغ دی جائے وقال الانسان اور کچھ آدمی سہوت یعنی کافر جو کہ قیامت کا دینا میں نکلا  
 کو تاتھا اور بعض کہتے ہیں کہ ہر آدمی زمین کو زلزلہ میں جھکے گا لکھا ہوا کیا ہے واسطے زمین کے زلزلہ میں اور جو چیزیں کہ اٹھیں پشیمانوں  
 سکوا بر دلہ یا اٹھو یومئذ یحدث امر و زبات کہ وہ زمین سبب یارنے خدا کو اوبیان کہنے اخبار اٹھو ہول ہے کہ اس میں اٹھو و اٹھو  
 چیزوں کے باہر ڈالنے کا سبب ہے اور یا لیکر خبر دیو بندوں کے اعمال نیک و بد جو کہ اٹھیں پشیمانوں اور یہی حدیث میں آیا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
 فرمایا کہ یہ سورہ ہر صوم میں علیہ السلام کر دے و پڑھا کی فرمایا کہ میں نے ہر زمین میں جسے باتیں کی اور تمیم حرام کہتا ہے کہ ہم ہر صوم میں ہر صوم میں کہ  
 ہر کور و اٹھو اور وقت آتے زمین کو زلزلہ ہوا حضرت علیؑ نے اٹھو ہا تھا اپنا ما اوزین کہ کہا کہ کیا ہوا جھکا و پھر ہا علیؑ نے منہ کے فرمایا کہ اگر وہ  
 زلزلہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب بگ میں فرمایا ہے تو لہجہ جوابی ہے جو کہ زمین لیکر یہ زلزلہ نہیں ہے اور حضرت طاہرہ ہر صلوة اٹھو  
 روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو بکر کے زمانہ میں زمین زلزلہ ہوا آدمی ترساں ہر اس سال ابو بکر اور عمر کے پاس آیا اور لکھو و لکھا کہ وہ بھی خوف وہ ہو کر علیؑ کی طرف  
 جاتے ہیں کہ فی انکری ہے یہاں تک کہ علیؑ کو دروازہ پہنچے اور حضرت علیؑ نے پروا ہی کہہ کے اٹھو ہا نکلا اور ہر سبب فی انکری ہے  
 اور علیؑ ایک بل پر جا کر چہرہ اور ہر ہر ہر اور سبب آدمی حضرت علیؑ کے گرد بیٹھ گئے اور وہ سبب نے کی دیواروں کی طرف دیکھتے تھے کہ جنہوں کی تھی لے اور جا میں حضرت  
 علیؑ نے فرمایا کہ گویا تم کو ہول میں آیا ہے اس لئے کہ دیکھتے ہو لوگوں کے کہا کہ کیونکر ہول میں نہ ملے کہ کوئی نہ مل سکے کہ ہی نہیں کیا ہے پس وہ لوگوں کو اپنے  
 حضرت علیؑ نے جنہوں میں دی اور اپنا ہاتھ زمین پر دیا اور کہا کہ کیا ہوا جھکو ٹھہر جا پس ٹھہر گئی وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے لوگوں نے نہایت تعجب کیا اور سبب ہر سبب  
 بھی یاد ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مٹی سے اس فعل پر تعجب کیا ہے لوگوں کے کہا کہ ہاں فرمایا کہ میں مرد ہوں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اواز زلزلت الارض  
 زلزلہا و اخرجت الارض اٹھو و قال الانسان مالہا ہو اٹھو کہ وہ آدمی کہ جو زمین کے ہٹا کہ کیا ہوا جھکو اور ہر زبات کہ گئی زمین رعب دیو کی جسکو وہ  
 میں میں خلاصہ ہے کہ بات کی گئی زمین بان رکت بسبب کے تحقیق پر و رو کا تیرا اوحی لکھا ہوا کر گیا و اٹھو اس کے افرائے گا کہ خبر دیو  
 بندوں کے اعمال کی جو کہ کہ تجھ پر ہوں کہ ہر آدمی اور رسول صلعم سے روایت ہے ہر فیما حضرت کہ محافظت کرو و قہر انہی و غم کی اور حضور ہوا و ہر عمل انہی  
 محافظت کرو کہ وہ نافرمانی اور اپنے تین کا و تم زمین کے کہ وہ ہتھارے کی جگہ ہے اور کوئی شخص اٹھو نیک بد نہ کری مگر کہ وہ خبر دیو والی ہے ہر عمل کی حفاظت  
 کے روز یومئذ یصدرا الناس ہر روز پھر آدمی اپنی قبروں کے میلان خبر میں حساب و ہر آیت انہی کہہ کر اور ہر لکھو ہو کہ  
 طرح طرح کے حوالے کہ کوئی نافرمانی اور اس میں ہوگا اور کوئی سیاہ رو اور خوف میں ہوگا پس ہاں کی جائے لکھو و اسماء لکھو و لکھو و لکھو  
 اعمال کے جو کہ انکری اعمال کے ناموں لکھو ہیں اور یا کہ جزا انکری اعمال کی کہ ہاں ہاں کی غرض ہے کہ جو کہ دنیا میں کیا ہے نیک و بد یا چھوٹا اور بڑا سبب لایا جائے چنانچہ

















[illegible]





اور نہ اس میں جس کے جنس طواف خانہ کعبہ کیا ہے اور نہ جگہ پر کیا ہے نہ سکیناں کو اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو کوئی لایلاف قریش کو بڑھے  
 حق تعالیٰ اس کو قیامت میں تپتے گہوڑے پر سوار کرے اور بہشت میں نہنچاے اور نور کے خانوں پر اس کو بیٹھا اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ اگر تم تکلیف  
 اور لایلاف قریش میں ملو مگر ایسے مت ہوں نہ جو جب کی ایک کشت میں ان کو کوڑ پڑھنا چاہئے ایک سترہ کو اور ابی بن کعب نے جو مصحف میں ان دنوں سونو کو  
 بدین فاصلہ تبسم شہ کے لکھا تھا اور عمر بن مہموک اس روایت کی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کے چچو پڑا تھا اور اس نے پہلی رکعت میں آیت کو پڑھا اور دوسری  
 رکعت میں آیت تکریف لایلاف کو دو کوڑ پڑھا اور ایک سو تین کی طرف اشارہ بفرمایا میں بھی یہی ہوں اور میں نے کہا یہ کہ لایلاف متعلق ہے پہلی سورت  
 کے ختم سے پہلے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** لایلاف قریش الفاتحہ پڑھنے قریش کے اور کہتے ہیں کہ متعلق فلیعبد کے ہے  
 جو بعد اس کا اور یا متعلق ہے ختم کے کہ پہلی سورت میں ہے اور بعضی تفسیر میں لکھا ہے کہ قریش کی تجارت کیوہو اور سفر تھے موسم سرما میں کہ جاتے  
 تھے اور موسم گرما میں شام کو اور اہل عرب اور شام اور تمام آدمی ان کو اہل حرم اور ولایت بیت شہ کہتے تھے اور لوٹ اور غارت قریش امن میں تھے اور  
 لوگ ان کی بہت کشت تھے خدا تعالیٰ واسطے ثابت کرنے ان کے یہ سوہ نازل کیا اور جو شخص میں سے اپنی نسبت میں نضر بن کنانہ کی طرف منسوب ہے وہ  
 قریش ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ قریش لقب بن مالک ہے کہ یہ تو نضر کا تھا اور قریش لیا گیا ہے قریش سے اور قریش ایک بہت بڑی جمعی ہے یا بن سہمی کہ  
 وہ جہاز کے پکڑے ہوئے ہیں اور ہر جنہ کو وہ کہاتی ہے اور اس کو کوئی نہیں کہتا ہے اور کسی چیز سے وہاں رہتی ہے مگر اگر کسی سے اور معاویہ ابن عباس سے پوچھا تھا  
 کہ مکہ والوں کو قریش کس سے کہتے ہیں فرمایا کہ ہوا کہ یہ شاہ بن مانع ہے میں کہ جو یہاں سے کہ خود کھاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کہتا ہے اور ایسے ہی قریش میں کہ  
 خود کھاتے ہیں اور اس کو کوئی نہیں کہتا ہے اور غالب میں اور منسوب کسی سے نہیں کہتے اور تصغیر کو لقب میں واسطے تعظیم کے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ قریش اس  
 قریش سے لیا گیا ہے کہ جو کسب کے معنی ہیں ہوا کہ وہ تجارت کیا کرتے تھے اور شہر وغیرہ واسطے سوداگری کے پھر کہتے تھے اور جو وقت لایلاف متعلق فلیعبد کا  
 ہوا تو معنی اس کا یہ ہو کہ یہ جانیے کہ عبادت کریں ہر روز گارہں گھر کو و طواف الفاتحہ پڑھنے قریش کے **اِيْلَافِهِمْ** الفاتحہ پڑھنے ان کو کی یہ بدل ہی پہلی  
 آیت سے یعنی واسطے الفاتحہ پڑھنے ان کو کی **رَجُلًا الشَّيْءِ** یہ سفر جانے کے **وَالصَّيْفِ** اور گرمی کے اور **رَجُلًا** مفعول لایلاف کا ہے  
**فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَؤُلَاءِ الْبَيْتِ** ہر روز گارہں گھر کے کو کہ وہ کو بیعت ہے اور ابو بکر نے لایلاف قریش  
 الا انہم پڑھا ہے اور ابن عامر نے لایلاف قریش ایا انہم پڑھا ہے اور ابن خلیج نے لایلاف قریش انہم پڑھا ہے اور مقصد ان کلام کا یہ ہے کہ تم میں سے ان قریش  
 بہت ہیں ان لوگوں کو تمام نعمتوں کی عوض میں ان کی پرستش نہیں کہتے ہیں تو یہ جانتے ہیں کہ یہ پرستش کس کی ہے ان کی اس ظاہر محنت کی عوض میں کہ ان کو وقت دی سفر مراد  
 اگر مکی کہ میں اور شام کو جاتے ہیں روزی کو اپنی بیکار کرتے ہیں اور حلق خجلم کے ہو جو کہ آتم تکلیف میں سے تو معنی اس کی یہ ہو کہ کہ رو یا خدا ان عباد  
 فیل کو مانند جس کھانے ہو کے واسطے الفاتحہ پڑھنے قریش کے اس تمام بزرگ سی اور سفر مراد گرمی واسطے طلب ہے روزی کو کہ نہ دے دغفہ جائیں اور نہیں  
 عزت اور کم کم کہ کسی کا خوف نہیں ہے اور بعض لایلاف کو عجیب و غریب کے متعلق کہتے ہیں تعجب و تم واسطے الفاتحہ پڑھنے قریش کے سفر مراد گرمی کو اور عبادت  
 کرنے تو ان کو معنی تمام شے کے کہ میں ان کو یہ نعمت و رحمت عطا کی ہے اور وہ میری پرستش کو چھوڑ کر تو مجھے پرستش کرتے ہیں لایلاف کہ پرستش میں ہر روز گارہں  
 گھر کو کہ وہ خانہ کعبہ **الَّذِي اَعْطَمَهُمْ** وہ ہر روز گارہں کہ ان کو ان واسطے وسیلہ سے میں جو کہ بعد اس کے وہ شدت  
 بکری سنگی ہوا و رفوف فاقہ میں ہو تھے اور ان واسطے وسیلہ سے ان کو گرمی سے خلاص کیا اور وہ تمہارا دیا **وَاَمْنَهُمْ** اور ان کی ان کو ان میں مخمرم کی کھنڈ  
**سے من خوف** فرمایا اور خوف سے ان کو کو کہ کہ وہ کہ کے ہیں ان طرف میں ان شام میں نہ تو ہیں اور راتوں میں ان کو یہ کہ ان کو عبادت فیل کے  
 خوف ہوا اور تمام دشمنوں کے ہجوم کر نیسے او یا یہ کہ میں ان کو ہوا ان بجزام سے کہ کہ ان کو نہ ہوا اور جسے کہتے ہیں خاک لگا اور دینہ کی خدام کو فائدہ کرتی ہے  
 اور یہ ان میں علیہ السلام فرمایا ہے کہ انہم من خوف سے یہ مراد کہ خدا تعالیٰ نے ان کو یہ دیا ہے کہ خلاف ان کی غیر میں ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے میں  
 فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اس میں کے فرزندوں میں سے بزرگ و مدد کیا کہ نہ کو اور نہ خانہ کی اولاد میں سے قریش اور قریش میں سے ہاشم کو اور ہاشم کی اولاد میں سے محمد کو اور محمد کی

بسم الله الرحمن الرحيم

پہلے جس نے کہ سو سفر کیا اور نام لگا دیا تو اسے سہاگیا رت لایا وہ ہاشم بن عبد مناف تھا اور بعد اسکے قریش تجارت میں لے کر آیا اور ہر شہر پر جانے لگا یہاں تک کہ لوگ اس کا روالہ اور لہر گئے سو سرفرازاں اس سے پہلے ہوئے کہ سوۃ الماعون بھی کہتے ہیں اور یہ سورہ کلی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بعض سورہ کلی ہے اور بعض معنی ہے اور اس میں سات باتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ آراستہ فرض اور نفل میں پڑھے خدا تعالیٰ اس کو سرفرازی قبول کرے اور جو کچھ اس سے دنیا میں حاصل ہوگا اس کا حساب لکریں **بسم الله الرحمن الرحيم** اگر آیت تکیا دیکھنا تو پڑھو اور جانا تو پڑھو **الذی یبذلک الذی** اس شخص کو کہ جہلا تارہ اور تکرار کے ساتھ یا اللہ ین ساتھ پڑھنا یا ساتوں ہمام کے اور یقین نہیں کہ تارہ کا وجود ظاہر ہے بلکہ حقیقت کے اور کہتے ہیں کہ یہ سورہ نصف اول کا فرق کی شان میں ہے اور نصف آخر منافقوں کی شان میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ سورہ خاص بن اہل کی شان میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ کی شان میں ہے اور بعض ابو جہل اور قریش کی شان میں کہتے ہیں اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نام سورہ ایک منافق کی شان میں ہے اور ابن جریج سے روایت ہے کہ ابو سفیان و اذنت کج کرتا تھا اور جو وقت کوئی یتیم تارہ کو لکھتی تارہ اور بعض ابو جہل کو کہتے ہیں کہ وہ جو کسی یتیم کا بھی ہوتا تو وقت کھانے اور کپڑے کے انکی خدمت لیتا اور قمارت جہلا تارہ کی شان میں یہ سورہ نازل ہوا **فذلک الذی** پس جہلا نیوالا اور جزا کا یا دین ہمام کا وہ شخص ہے کہ کلمۃ الیوم دفع کرتا اور یتیم کو اپنی پاس سے سختی سے **ولا یحضر** اور نہ ہر صدمہ رغبت لانا ہی لوگوں کو علی **اطع امر المسکین** اور کھانے مٹانے کے اپنی پاس سے کھانا دیکر کہ لوگ اسکو دیکھ کر مسکین کو کھانا دیں نہ خود دیتا ہی اور نہ لوگوں سے کہتا ہی کھانا دینے کی وجہ سے سبب عطا و کرمی و جزا کے یعنی علامت جہلا روز جزا کے باز رہنا آخر سے یہ کہ نہ رغبت ثواب کی ہو اور نہ خوف عذاب کی ہو اور اگر روز جزا کو سچ جانتا ثواب کی رغبت یا نہ روز جزا کے خوف سے اعمال نیک کرتا اور یتیم کو دفع کرتا اور مسکین کو کھانا دیتا اور حبس کے روز جزا کو راستہ و حق نہ جانتا تو ہر طرح ناکامی پر پہنچے کہ وہ دین اور کان میں سے ہر کا ہی اوستی کرتا اور ہر طرح عذاب کا کہ **قول للصلین** کہیں دے اور سخت عذاب کے واسطے ان کو بڑبڑاؤ **الذین ہم** وہ لوگ کہ وہ عن صلواتہم ساء ہوتے نازانی سے غافل ہیں اور پیچھے ہیں اور ہر کسی کو یہ تو قیہ نہیں کہتے ہیں چاہے نہ پڑھے اور اگر پڑھے تو بے غرضت سے کاروبار کے اوقات میں پڑھے بسبب عطا و کرمی کے اور عذاب پر ہونے کے اور حضرت صادق علیہ السلام کہنے سے آیت کی تفسیر ہو چکی کہ کیا وہ وسوسہ شیطان کا ہی فرمایا کہ نہیں تو سبب پتیا ہی اور لیکن اس سے یہ مراد ہو کہ ناسخات کری اور چڑھے اسکو اول وقت میں اسکو پڑھو اور دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ وہ ناسخاتی ہے اول وقت میں بدوین عذاب کے اور سیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا کہ خدا تعالیٰ ناسخاتی یا دہ کسی عمل کو دوست ہیں کہتا ہی پس غافل کری مگر ناسخاتی سے دنیا کے مردوں سے کوئی شے ہو چکا کہ خدا تعالیٰ نے مذمت کی ہے اور لوگوں کی چنانچہ فرمایا ہے کہ الذین ہم عن صلواتہم ساء ہون یعنی غفلت کریں اور کہ انہوں نے نستی کی اور قتل کے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ غفلت کیوں ناسخاتی سے فرض نازوں کی تاخیر کرتے ہیں اور قتل کے اور بسبب نستی عطا و کرمی کے تاخیر کریں کو سہل جانتے ہیں اور اگر ناسخاتی ہیں تو اسکی شرائط اور ارکان کا ملاحظہ نہیں کرتے ہیں اور سبب و چھٹی طرح نہیں کرتے ہیں اکثر مسلمان ہیں مگر قیام میں نعوذ باللہ من ذلک اور دوسری روایت میں ابن عباس سے یہ مضمون منقول ہے کہ مراد ساء ہون ہے یہ کہ چاہے پڑھے یا نہ پڑھے **الذین ہم** وہ لوگ ہیں نہ ناسخاتی غفلت کیوں کہ وہ ریا کرتے ہیں ناز میں اور لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہیں ناز کو پڑھتے ہیں کہ لوگ انکی تعریف میں اور سبب پڑھتے ہیں لوگ انکو بے ناسخاتی جانیں اور ثواب کی رغبت سے اور عذاب کے خوف سے ناسخاتی پڑھتے ہیں اور نہ خدا کے رضی ہو تو واسطے ناسخاتی پڑھتے ہیں اور صفات منافقوں کی ہیں کہ وہ کھانا کو مسلمانوں کو خوف سے ناسخاتی پڑھتے تھے اور جب تنہا ہوتے تھے تو نہیں پڑھتے تھے اور میر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد اس سے منافقین ہیں جن کو نہیں امید ہے کہ تمہیں نماز کو پڑھنے کے ثواب کی اور نہیں خوف کرتے ہیں پڑھنے کے عذاب سے پس وہ انکی پڑھنے سے غافل ہیں انکا جلتا ہی وقت ہکا پس جو وقت سے نہیں سمجھتا ہوتے ہیں ناسخاتی پڑھتے ہیں اور یہاں تک کہ حال اکثر مسلمانوں کا ہے کہ اول تو ناسخاتی پڑھتے ہی نہیں



۲۲

哥

مغرب تک جو کوئی نہیں پائی خوش کسی سرگزشتہ نہایت سیری اپر از دھام کرگی اور ایک حالت کہ نہیں مثل جو یا ونکی اس نہایت ہونگے اور وہ  
لوگ ریمان بہت سیری کے مثل شران غارشی کے ہونگے اور درمیان اوٹوں کو شکت ورنیک صورت و جوقیت میں انکو نہایت کی گئے ہوگا تو کہ ہونگا  
کہ انکو کہاں لگو جلتے ہو یہ تو صاحب سیر ہیں حضرت کو جواب کہ تو نہیں جانتا ہی کہ انہوں نے بعد تیر گیا حدیث کیا ہے اور جوقیت کہ تو نے دنیا سے  
مفارت کی ہے جوقیت یہ مرتد ہو گئے تھے اور یہ روایت انکو کوثر پر ہانکنے کی اور فرمانا رسوخا کا کہ یہ سیر صاحب ہیں حضرت کو جواب ملنا کہ  
تیری بعد یہ مرتد ہو گئے تھے او دین میں انہوں نے احداث کیا تھا یہ سب صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ورجح بین صحیحین میں اور سند احمد بن منیر و کتب احداث  
الہدایت میں مع جو کہ جو کوئی چاہی دیکھ لیوے اور یہ نہ خدا تعالیٰ نے رسوخا صلعم کو عطا کی ہے اور ساقی انکو میر المؤمنین علیہ السلام میں چنانچہ لقب  
حضرت ساقی کوثر شہسہ لیں میر المؤمنین اپنے دوستوں کو اس سے سیر کتب کی اور دشمنوں کو اپنے محروم رکھنے کے اور صاحب رسوخا کی ہانکنے سے معلوم ہوا کہ وہ  
لوگ دشمن علی کے تھے جن لوگوں نے انکو حق غصب کیے ہیں اسکا بھڑو دفات رسوخا کے سوائی خلافت کے اوکیا مہر تھا کہ جسکے بگاڑنے اور حدیث میں نہ  
ہونگا اور خلاصہ طلب کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد بنے خیر کثیر تجھ کو دی ہے دنیا اور آخرت میں اور تجھ کو دنیا اور آخرت میں سرفراز کیا ہے پیغمبری سے اور  
طرح طرح کی نعمتیں تجھ کو دی ہیں فصل پس ناز پرہ تو لڑتے واسطے پروردگار اپنے کے خالص سکی رضامندی کیوہو و الحشر اور قرآنی  
کرتو اور محتاجوں پر ہکو تصدق کر دی واسطے رضامندی خدا کے اور سکی تفسیر میں ہی تو کہتا ہے کہ ناز سے مراد ناز فخر ہے مردلفہ میں اور قربانی  
کرنی میں کوئی کہتا ہے کہ ناز سے مراد ناز عید قربان ہے خمر کے قرینہ سیر اور ناز سے مراد قربانی ہے بعد ناز کے اور بھنے کہتی ہیں ہدای اسلام میں  
بیلے قربانی کوئے تھو اور بعد کے ناز پرہ تو تھے حقائق نے فرمایا کہ پہلا ناز پرہ ہوا اور بعد اس کے قربانی کرو اور میر المؤمنین علیہ السلام فرمایا ہے کہ مراد ناز سے  
رفع یر ہے یعنی وقت تک بچنے کے ناز میں ہاتھوں کا ناولں تک اٹھا کر لیجنا اور حضرت صادق علیہ السلام بھی ہی فرمایا ہے کہ پس ناز پرہ تو اور  
ہاتھوں کو وقت تک بچنے کے اٹھا کر کا ناولں تک لیجنا تو اور سب طرح کی دیتیں اہل بیت علیہم السلام متعدد منقول ہیں اور مقاتل سے بھی یہی روایت ہے کہ  
وقت ناز پرہ کے ہر کلمہ میں ہاتھوں کو کا ناولں تک اٹھا تو اور حضرت علی سے روایت کی ہے اور علی نے رسوخا سیر روایت کی ہے اور حضرت علی سے جو  
روایت آتی ہے کہ فرمایا کہ ناز میں دست راست و دست چپ سر کہہ تو سینہ کے اوپر یہ روایت موضوع ہے اور طیل اور دروغ ہے کہ سب ہائیک مخالف ہے  
ان نشاندگت تحقیق کہ دشمن تیرا و محمد صلعم ہوں ان کی توجہ کو سی قوم برہنا و منقطع ہو اپنی شل سے کہ بعد کو کوئی باقی نہ رہا و یہاں ہی ہوا کہ عاں غم  
جو کہ حضرت کوثر کہتے تھے بعد انکو اولاد میں انکی کوئی باقی نہ رہا و یہاں وہ نشان اور انکو بھی نہیں تاکہ وہ کوٹن اور حضرت کا فکر اور شہر قیامت تک ہیکل اور حضرت  
میں جو کہ تیر حال ہوگا وہ بیان باہر ہے اور منقول ہے کہ رسوخا صلعم مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہاں قرآن مجید پڑھ رہے تھے حضرت کوثر نے کہا کہ اے تیرا وایا چائیں کہ  
فرزند نہیں ہوتا تھا اہل کوثر کہتے تھے اور کہا کہ میں محمد کو عیب لگا یا اور اسے دشمنی کی ہے خدا تعالیٰ نے یہ سوہ نازل کیا اور فرمایا کہ دشمن تیرا وہی ہے جس سے کہ  
جسکے واسطے دین نہ رہا ہے اور نہ اسکی نسب سے سورۃ الکافرون سورہ کی ہے اور بھنے اہل کوثر کہتے ہیں اس میں چہ تین ہیں حضرت  
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کو فرض ناز میں ہے خدا تعالیٰ اہل کوثر کو مال و رباب اور سکی اولاد کو  
بخشنے اور اگر وہ شقی ہو تو تھیل کے دفتر میں انکا نام کوٹا دی اور سعد اور یحییٰ کو دفتر میں انکا نام لکھا اور جنتا کہ وہ زندہ ہو سید اور یحییٰ جنت ہے اور یہ  
میری اور یہیدوں کے ساتھ آئے اور دوسری دیتیں حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ میرا پنے فرمایا کہ قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن ہے جوقیت  
وہ انکو پڑھنے سے فارغ ہوتے تو کہتے کہ عید و اللہ وحدہ اور دوسری دیتیں یا ہے کہ جوقیت تو انکی تلاوت سے فارغ ہو تو کہہ کہ وہی الاسلام میں مرتبہ رسوخا  
صلعم منقول ہے کہ وقت سحر کو انکو کوٹہ سوہ نہ ہوا و تاکہ کوئی چیز انکو اذیت نہ پہنچا و اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اس سورہ میں جو خالص ہے شیطان اس سے  
بہت بہکتا ہے یسمللہ الخیر الخیر قل کہہ تو محمد صلعم کہ یا ایہا الکافرون ہر کا و مراد کافروں سے کہی جاعت ہے کہ  
خاک قریش کے مثل امیہ بن خلف اور بن مغیرہ اور عاص بن خنصہ بن سجعہ اور سوا انکو جو لوگ کہ قریش میں سے رسوخا پر خمر ان سے تھے اور انلام ہیں

۱-  
نورانی  
کتاب

عن أبي بصير عن النضر



[illegible]

و حضرت کی کہ رسوخ اس ملاقات میں حضرت نے اجازت دی اور فرمایا کہ سبب انارول و ملاقات نہیں ہو سکتا ابوسفیان پہلے  
حال نشا او کی جملہ ایک کا تھا کہ ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوا اور ہم دونوں کے درمیان میں جاکر آیا کہ ہم سے ملاقات کی یہ خبر حضرت کو پہنچی حضرت نے  
رحم کے گواہی پاس بلایا انہوں نے سلام کو قبول کیا اور حضرت نے اسے کہہ کر منزل ظہران پہنچا اور خبر پھیل گئی کہ قریش پر پوشیدہ تھی سو ہر کوئی گھنڈی سے  
نہیں آتا تھا کہ اس سے دریافت کریں اور رسوخ کی طرف سے بہت خوف رکھتے تھے ابوسفیان بن حب جب کہ مدینہ سے مایوس ہو کر آیا تھا اور حکم بن حرام و بدیل  
بن قحطہ کے دریافت کیا کہ سبب باہر نکلے اور عباس کہتے ہیں میں اس دیشہ میں تھا کہ اگر رسوخ ان لشکر کو مکہ میں تشریف لائیں تو قریش کا نام و نشان باقی نہ رہے گا  
پس شب کو کہ رسوخ ان منزل ظہران میں آیا ہوا وٹ پر میں حاضر ہو کر آراک میں آیا اس راہہ کو کہ اگر کوئی لکڑہارا یا گھسیارا کہہ کر وہ وہ لیجا نیوالا تو اس کو کہوں قریش کو بھڑکا  
کر دی تاکہ باہر نکلے رسوخ امان جا میں اس حد میں پھرتا تھا کہ ناگاہ آنا ابوسفیان جن بک سیرکان میں پہنچا اور حضرت کے لشکر کی آگ جو انہوں سے دور تھی  
کہا کہ کیسی آگ ہے بدیل نے کہا کہ نبی خراہ کی آگ ہے ابوسفیان کہہ کر یہ آگ اس سے زیادہ اوسیدیل جانتا تھا کہ لشکر رسوخ آکا تاہی آویہ کی آگ ہے لیکن اس کو ظاہر نہ کیا  
اور عباس کہتے ہیں یہی آگ آواز لشکر کہا کہ ابوسفیان اس لشکر کہا کہ تو ابوالفضل عباس کہہ کہ ہاں ابوسفیان کہہ کہ ہاں میں سیر خیر فدا ہوں تو کون جس کا  
لشکر تہا ہو گئے ہی مٹی کہا کہ رسوخ ابھی لشکر ظہر سیکر کے دس ہزار آدمی ہیں یہ کوئی مقابلہ کی طاقت نہیں ہے ابوسفیان کہہ کہ ابوالفضل تو عقدہ میں کیا  
صلاح ہمارے وسطی و چہتا ہے کہ اس صلاح یہ کہ تو میری آواز سے بچو سوار ہوا اور رسوخ کا پاس چل کہ میں سے روٹے اس امان طلبے اور جو نہیں تو و پھر فتح  
پاک تیری گردن جدا کرے گا عباس کہتے ہیں کہ وہ میری بچو سوار ہوا اور میں اس کو لشکر کے درمیان لایا اور جس آگ پر میں رہتا تھا وہ کہتا تھا کہ یہ رسوخ کا جگہ ہے  
اور جوت عر خطاب کی آگ پر پہنچے تو عمر نے ابوسفیان کی آواز کو پہچانا اور کہا کہ لشکر یہ خدا کا کہ ہمارے قبضہ میں آیا بدرون عہد و عقد کے اور رسوخ کو خبر نہ گئی  
روانہ ہوا اور میں اس سے ڈرا کر اس سے بڑھ گیا اور بعد سے وہ بھی آیا اور کہا کہ یہ رسوخ آیا ابوسفیان دشمن خدا کا حکم فرما کہ میں اس کو گردن ماروں میں کہہ کہ ابوسفیان  
ابوسفیان امان کی کہ میں اس کو لایا ہوں اور ابن خطاب نے اس کو قتل میں سنا لیا میں کہہ کہ اسے عمر یہ عمر عبد مناف سے اگر نبی عدی میں سے ہو تو میں اس میں کچھ مضائقہ  
نہیں ہوتا رسوخ فرمایا کہ میں اس کو امان کی کل کو وہ میری پاس آئی دوسرے روز میں اس کو رسوخ کی پاس لیگیا حضرت نے فرمایا کہ ابوسفیان دعا کہ یہ کیا اتنا کہ  
وقت نہیں آیا کہ یہ یقین کرے کہ کوئی مجھ کو نہیں سوا اس نے خدای پاک کے کہا کہ مال میرا پیر خیر فدا ہوں میں تو بدراؤ احد کے روز ہی جانا تھا کہ اگر دوسرے خطا ہوتا تو  
وہ ہماری فریاد کو پہنچا حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تو مجھ کو پیغمبر اور پیچا ہوا خدا کا جگہ کہا کہ میں میں مجھ کو مروے میں کہہ کہ گواہی تھی ہونے کی یہ ہے اس کے  
تجھ کو گردن ماریں کہا کہ میں نے مجھ کو وہ ماہ کی مہلت و حضرت نے فرمایا کہ میں چار ماہ کی مہلت تجھ کو دی اور تجھ کو فرمایا کہ اس کو لشکر کی گزر گاہ میں بٹھانا کہ آدمی  
جانب میں اس کو امان ہے میں کہہ کہ یہ رسوخ اتم جتو کہ یہ فخر اور عزت کو بہت دست کہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اس کو گھر میں لے آئے اس کو امان ہے اور جوئی مسجد حرام میں  
جائی اس کو امان ہے اور جو کوئی اس کو گھر کا دروازہ بند کرے بیٹہ ہے اس کو امان ہے اور جو ابوسفیان گزر گاہ تک پر بٹھلا دیا اس کو لشکر نہیں گزرتا تو جتنا کہ یہ کون ہیں جو موت  
رسوخ بڑی بددعا اور حسرت اور جلال سے تشریف لایا اور ہمارے حضرت کے مہاجرین اور نصار تھے کہ سب ہی میں قیام نہ رہے تھے اور عجائب اور شوکت کے آئے تھے کہ شل  
آئی کہ کسی کیونکہ یہاں تھا انکو پوچھا تو میں کہہ کہ یہ رسوخ ابھی لشکر کہا کہ ابوالفضل میرے پیچے کی بڑی بادشاہی میں کہہ کہ یہ بادشاہی نہیں ہے بلکہ یہ بدادشاہی  
اور شوکت نبوت کی ہے اور سب کے کورمانہ ہوا اور حضرت نے فرمایا کہ نشان میرا چھوڑ دے کہ وہ یادہ بلند جگہ کہ میں سے گاڑ دواو اس آگوت بڑھانا کہ میں ہاں نہیں چوں  
اور فرمایا کہ کسی جنگ سے ماوا اگر سے کوئی لڑی تو تم بھی اس لڑاؤ اور چار آدمی کو قتل کا حکم عابد بن عبد بن ابی مرہ اور جویر شا و عبد بن جنط اور عقیس بن صبار کا  
اور وہ موتوں کا نوبت قتل کا حکم دیا کہ وہ رسوخ کی چوڑی رست گایا کرتی تھیں فرمایا کہ ان جہ آدمی کو قتل کرو اگر چاہو ہوں کہ کعبہ ستون کا پلار ہوں میری زمین میں نے  
حوت کو آدیا ہے کہ ان نو میں قتل کیا آوایا ہے ت بھاگی اور قصوں باز میں قتل کیا اور جن خط کو دیکھا کہ اس کو سب کے پیر و تھا عبد بن جابر و عمار بن اسلم کو قتل کیا  
اور میری زمین نشان اٹھا کر انیو پالے جاتے گھر و نہ ہوا اور کفار ہیں کان میں نہ ہئی تھی اور حضرت علی اپنا منہ چھپا ہر خطا و خود پر کر رہے تھے اور وہی جوئی شرم خدا کا

[illegible]

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय



١٥٣٤



پس اسے تنبیہ کی اور خبر دی اور وجود کو ثابت کیا اور اسے شہادہ کی طرف مائل کیا کہ ہوں کہ جو خبر سے بلکہ وہ پیدا کرنا والا کہ ہوں کا اور پیدا کرنا والا حواس کا اور بعد اس کا  
 فرمایا کہ مجھ کو خبر دی ہے کہ بانی بن علی سے اور انہوں نے میرا بیٹا بن علی سے فرمایا کہ میرا بیٹا بن علی نے کہا کہ بدیہی لاشی سے ایک شب پہلے میں نے حضرت خضر کو خواب میں  
 دیکھا اور حضرت نے میں کو ہمارا کہ مجھ کو ہی خیر تعلیم کرو کہ جس سے میں عداوت میں نہ رہتا ہوں اور نصرت پائل فرمایا کہ کہہ تو یا ہوا میں لا ہوا لا ہوا ہوا جس میں ہوا تو میں سوچا کہ  
 پاس کیا اور قیامت بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ بن علی تو نے ہم عظم کو جان لیا کہ مجھ کو حضرت نے ہم عظم تعلیم کیا ہے پس سکین میں کی لڑائی میں شہتا تھا اور دشمنوں کا  
 خالی تھا اور بعد اس کا امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ میرا بیٹا بن علی نے بدیہی لاشی میں قتل ہو چکا ہے اور بعد اس کے فرمایا کہ یا ہوا میں لا ہوا لا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 علی القوم الکافرن اور جنگ صفین میں بھی وقت لڑائی کو سکھایا ہے تم کو اور عداوت ہے جو چاہا کہ یا میرا بیٹا بن علی یہ کیا کیا ہے فرمایا کہ یہ ہم عظم ہے اور ستون کو ایک جا کر  
 کا ہے وہ خدا کے سوا کسی سزاوار پرستش نہیں اور سوزہ حشر کی آہر تو لاوت لایا اور سواری میں ہے آتر کر چار رکعت ناسی ٹہنی حال سے پہر خدا کی یاد  
 انکو غالب رہ گیا اور پھر میرا بیٹا بن علی نقل کی کہ تہ کے معنی یہ ہیں وہ معبود کی مخلوقات انکی مقدس میں حیران ہیں اور پیشینہ ہے وہ بخیر و کجی کے سوا اور پھر  
 وہ ہوں اور دل کو خدوں سے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام کہ مراد میرا بیٹا بن علی کلام ہے کہ خدا وہ معبود ہے کہ جو حیران اور سرگردان ہیں انکی حقیقت انرا ہمیت کے  
 پانے میں اور عربی خیر میں لان تو ہوتا ہے کہ الدارجل اور بعد اس کے فرمایا کہ خدا تہ کے معنی میں ہے کہ جس کا کوئی مثل اور نظیر نہ ہو ذات میں صفات میں اور  
 توحید مراد اور کرنا ایک خدا کا ہے اللہ الصمد الخالد لا یزول لا یتبدل لا یتغی اور محتاجی اور نہ کھانا ہوا اور نہ پینا ہوا اور نہ سوتا اور نہ بھڑکا اور نہ  
 اس کے معنی میں ہے میں کہ شر اور حد سے کہ سب کا نہیں انکی طرف بھیج کریں اور کریم کا لفظ ہوا تو آیا ہے کہ سوا انکی کوئی قصہ نہیں ہے اور کوئی قصہ نہ ہو وہ معبود  
 نہیں ہو سکتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ قصہ کہ جو چاہو سو کرے اور حضرت امام رضا سے روایت ہے کہ میں قصہ وہ ہے کہ تخلیق سب کی جسکی کیفیت دریافت نہیں امید ہو  
 اور امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ قصہ وہ ہے کہ جو فراری رسید ہو نہیں انتہا کو پہنچا ہوا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ کو چلا جائیگا اور قصہ وہ ہے کہ نہ کہا اور نہ بچا اور نہ  
 خواب کے اور قصہ وہ ہے کہ جسکی سبب نہ ہواری میں انکی اور لا کوئی علم کرنا والا اور منع کرنا والا نہ ہو اور نہ خفیہ سے روایت ہے کہ وہی قصہ کہ جو اپنی ذات قائم ہوا اور نہ  
 غیر سے پر و اہوا جسکے واسطے پیدا ہوا اور نہ ہو جانا نہ ہو اور حضرت شیخ نے فرمایا کہ قصہ وہ ہے کہ جسکے واسطے شرک نہ ہو اور نگہبانی شی کی انکو در ماندہ اور نہ  
 والا نگرے اور کوئی چیز نہیں پوشیدہ ہو اور زید بن علی نے روایت کی ہے کہ قصہ وہ ہے کہ جو لفظ اس سے ارادہ کی چیز کے پیدا کرنا کرے وہ ہے کہ وقت پیدا ہو جائے  
 اور کہتے ہیں بصرہ کو کہ اسے امام حسین علیہ السلام کو خط لکھا کہ قصہ کے معنی سے سوال کیا ان حضرت نے کہا جو الکا کہ اسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اہل بصرہ و قرآن میں  
 خوض مت کرو اور اسے جگہ راست کرو اور بدولت علم کے نہیں گفتگو مت کرو کہ میں نے جبر رسول اللہ صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جو کوئی قرآن میں بن علم  
 کے اپنی دے کہ اسے سب گہبہ انکی دوزخ میں لگی اور اہل بصرہ خدا تعالیٰ نے خود خیر صمد کی بنو قول سبحان کی ہے کہ کہ یکل نہیں جنتا ہو  
 خدا یعنی کوئی چیز اس سے پیدا نہیں ہوتی ہو مثل فرزند کے یا مانند اور کثیف چیز کے جو کہ مخلوقات پیدا ہوتی ہیں مثل توکل اور رزق اور حرکت و عرق  
 وغیرہ اور کوئی لطیف چیز نہیں نکلتی ہے مثل روح اور نفس کے اور عوارض اسکو واسطے ہیں مثل شے اور آواز اور علم اور حسی اور غواہ و شہدے اور ہوا  
 اور تہ اور ہوا اور سیر اور آسماں اور دریا اور بیخ اور گہوا اور موت اور حرکت و خلق اور پھر وہ ہے کہ کوئی چیز نہیں ہے وہ پیدا نہیں ہوتی ہے یہ کہ  
 یولدا اور نہ جنایا گیا ہے وہ خدا یعنی کسی چیز سے وہ پیدا نہیں ہوا اور نہ کسی چیز میں سے نکلا ہے مثل کثیف چیز کے جیسے کہ حیوان حیوان سے پیدا ہوا ہے اور  
 کھانسن میں سے نکلتی ہے اور پھل و رختوں میں سے نکلتے ہیں اور ربانی بہاروں اور زمین میں سے نکلتا ہے اور نہ مثل لطیف چیز کے کسی میں سے نکلتا ہے جیسے کہ گھا  
 انکہ میں سے آسناکان میں سے اور نہ گہنا نال میں سے اور چھٹا اور کلام کرنا زبان میں سے بلکہ وہ قصہ ہے کہ کسی چیز میں سے ہے اور نہ کسی چیز کے اندر سے  
 اور نہ کسی چیز کے اوپر سے اور نہ کسی چیز کے نیچے سے پیدا کرنا والا سب چیزوں کا ہے بنی قدرت ہی موافق مصلحت اور حرکت کو اور فنا کرنا والا اور باقی کرنا والا  
 جس چیز کا چاہو بنی شیت و کبریاں کن لہ اور نہیں ہے واسطے کہ کفوا ہمجنس اور مثل احدہ کوئی معنی نہ نکالوئی مثل  
 اور نظیر اور مشابہ ذات اور صفات میں نہیں ہے اور بعد اس کے فرمایا کہ فذلک اسم اللہ الذی لم یلد ولم یولد عالم غیب شہادۃ کبیرہ تعالیٰ یعنی پس جو ہے





صحیح حاصل ہوئی جبکہ کوئی قید اس غلامی پاتہ صحیح ہے کہ جادو و خیرت پر کچھ اثر نہیں کیا تھا لیکن جس نے حضرت کو خبر کی تھی جادوئی یا کہ حضرت کا معجزہ ہو  
 نبوت کی رہتی پر غیب کی خبر ظاہر کر نیسا و بعد انکو جبریل یہ دونوں تینوں کی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قل اعوذ برب الفلق کہ یہی وہ محمد کہ  
 پناہ مانگتا ہوں ساتھ پروردگار سفیدی صبح کے یہ خطا جبریت کی طرف سے اور مراد اس تمام ہے کہ او فلق کے معنی پیش ہے اور سفیدی صبح کو ہوا و فلق کہا ہے کہ  
 وہ شب کی تاریکی میں سے پہنچتی ہے اور جسے صبح مخلوقات مراد ہے ہیں فلق سے کہ ہر ایک کی اصل میں ہے شکر نکلتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہے کہ فلق  
 ایک کلمہ ہے و در خیل ان کہیں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار کوٹھڑیاں ہیں اور ہر کوٹھڑی میں ستر ہزار کلو سانس ہیں اور ہر سانس کے پیٹ میں ستر ہزار  
 تہلیلان ہر کی میں ضروری کہ دو زنیو نکال کر رائی ہو اور بعض کہتے ہیں کہ فلق ایک کلمہ ہے جو دفع میں رو دوزخ کے ہنر والے کی حرارت سے پناہ دے  
 ہیں کہ تیر تہ نو باہر کے سانس کا خدا اذن چاہتے ہو ان کو ہوا تو انہی باہر کو ہوا دم نکالا ایسی ہی تھی کہیں کہ جنم کو تو جلا دیا غرض حق ہو کہ خدا فرماتا ہے  
 کہ ہر کوئی پناہ مانگتا ہوں ساتھ پروردگار صبح کے میں شتر خالق بدی بیکری سے کہ پناہ مانگتا ہوں کو مودو کو قہار میں سے خواہ آدمی ہو خواہ جن ہو اور  
 خواہ در گھر ہو اور خواہ زمین کے اندر کہ ہو و کجا نور ہو کہ جس میں ہی ہوا پناہ مانگی جاتی ہے وہ عام قتل ہو نہ ہو یا ظلم ہو یا انذار سانی ہو یا زیہ ہو یا جانور  
 ہو یا کائنات کی حیوان کا ہو و سوا کی یعنی ہر بدی و پناہ مانگتا ہوں و من شتر خالق ابدی شب تاریک سے اذ اوقب جنتی کہ  
 آئی تاریکی کی ما و سب چیز کو گھیر لیتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد غاسق سے کلا سانس یعنی پناہ مانگتا ہوں کلا سانس اور اس کی تیش سے اور کہتے ہیں کہ غاسق مراد  
 ہر چیز سے ہے کہ جو کم کی ضرورت ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں و من شتر الخالق ابدی عورتوں کو بکری والیوں کی سے فی الحقیقہ  
 کہ بکری کو یعنی عورتوں کے جادو کے کلمہ کو پہنچتی ہیں ہون جیسے کہ لیسکی بیٹوں کے کیا تھا طرح کی عبت تو بکری جادو سے پناہ مانگتا ہوں غم کے وہ دھڑلے ضرر  
 پہنچا آدمی کو کہ ہون پہنچتی ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس سحر کا کچھ اثر نہیں ہوتا ہے اور اگر ضرر ہو تو وہ سبب کمالی یا پانچ سو سالہ شکر کے تاج کی ہوتی ہے  
 سوا باہر کی تاثیر کے عقائد کے ہے کہ باعث پریشانی اور اضطراب دل کا ہوتا ہے پس یہ صحت میں پناہ مانگی شتر نفات سے یا عمل انگو سے ہے کہ حضرت سحر کی  
 ہی اور انکھانہ انگو سے خالق بافتنہ انگو سے کہ لوگو کو انگو سحر و تیرت سے ہوا عام لوگو کو وہم میں ڈالتی ہیں نعم اور ضرر اور خیر اور شر سے اور جلا کو قتل کو رست اور  
 و رست جانور میں اور رست سے انکی نظیر کرتے ہیں انگو کہتے ہیں کہ جن کو حکم میں ہے اور غیب کی خبر بتلاتے ہیں اور یہ ہر باعث ضرر اور فساد کا ہون میں اس سے  
 خدا تھا و اس کے شتر پناہ مانگتا ہوں کا حکم فرمایا و من شتر خالق ابدی خدا کو ہے اذ احسد جنتی کہ خدا کو ظاہر کر دے اور  
 موافق انگو سے ہے سو اذ اگر کلام کر دے ضرر کا انگو بچتا ہے کہ انگو میں کرا تا ہے جنتی اور خدا کا انگو سے اس سے کو حسد کی صفت پر ختم کیا ہے اس سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ یہ بدین صفات میں ہے چنانچہ ابن عباس روایت ہے کہ اگر عام میں حسد سے بدتر کوئی چیز ہوتی تو خدا تھا اس سے کہ کو ختم کر دے اور اذ خطا عالم میں آتے ہوئے  
 وہ حسد میں کا آدمی نہ تھا اور پناہ مانگتا ہے کہ جو میں یہ ہوا وہ حسد قابل کا تھا کہ اذ حسد بائیل کو قتل کیا اور بعض کہتے ہیں کہ مراد خیر جاسد شتر انگو کہ ہوا کا ہی ہوا کہ  
 چشم خرم اثر کلی تھا اور حدیث میں آیا ہے کہ چشم بکا واقع ہوا اور منقول ہے کہ رسول خدا کا زرقع کو قمرستان پر ہوا حضرت فرمایا کہ اگر آدمی ان قمر کے  
 چشم خرم کی ہلاک ہو تو اس سے کہ رسول خدا نے ان دنوں کو کا تعویذ ہم حسن اور امام حسین کو بھی بھیجا تھا سورۃ التاسیس سورہ  
 مدنی اور فلق کے اور ان دونوں کو معوذتین کہتے ہیں یہ تین سورہ تاسیس و بقرہ اور آل عمران اور بقرہ علیہ السلام فرمایا ہے کہ رسول خدا کو مرض اور بد سخت  
 لاحق ہوا جبکہ اور یہ کمال حضرت پاس انجو جبریل خیرت ستر ہزار بیٹا اور میکائیل حضرت کی باؤں کے جاناب جبریل نے تعویذ کیا قل اعوذ برب الفلق کا حضرت نے اس طرح  
 اور یہ کمال نے تعویذ کیا قل اعوذ برب الناس کا اور رسول خدا نے اس سے شفا پائی اور ان کے پیروں کا قل اعوذ برب الفلق میں رکھا ہے بسبح اللہ  
 الرحمن الرحیم قل کہ یہی وہ محمد کہ اعوذ برب الناس پناہ مانگتا ہوں ساتھ پروردگار آدمیوں کو میں کے او کافر کے کہ  
 سب مالک پروردگار کہ فرمایا وہ ہوا انکی سب کو پیدا کیا کہ مالت الناس بلو شاہ آدمیوں کا وہ مالک ہے اللہ الناس مخلوق و موجد  
 اور اس کی انگو بندی میں اس سب کی ملک میں ہیں نظم و ملالت کرتا ہے اس پر کہ لائق پناہ خدا ہی اور اس سے پناہ طلب کی جائے کہ وہ بنو خطا حمایت میں رہتے

۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵







